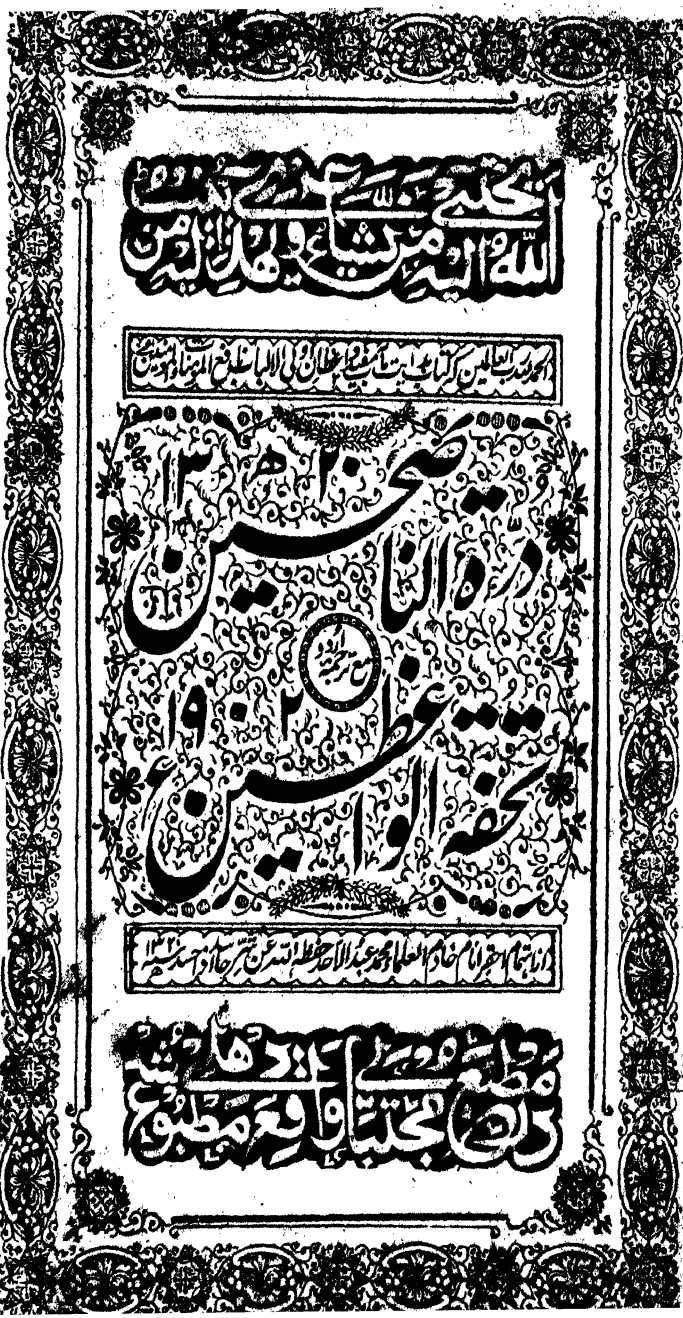
UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226044

UNIVERSAL
LIBRARY


انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء وھو اعلم بالمھتدین
الحمد للہ رب العالمین کہ کتاب ہدایت باب ہدایت و عنوان ولی الالباب نفع المومنات والمومنین
درۃ الناصحین
مع ترجمہ
تحفۃ الواعظین
از تالیف احقر انام خادم العلما محمد عبد الاحد حفظہ اللہ عن شر حساد احمد سنہ ۱۳۲۱
در مطبع مجتبائی واقع مطبوع شد

شائقین کتب مندرجۂ ذیل اور نیز جملہ علوم و فنون کی کتابیں مطبع مجتبائی دہلی سے طلب فرمائیں

خیر الموائس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس یہ کتاب فی الحقیقت تمام مسلمانوں خصوصاً واعظوں کے واسطے نہایت ہی مکمل و مفید ہے اور وعظ و نصیحت کی دوسری کتابوں سے بے پروا کر دینے والی کتاب ہے اور ایسی مبسوط و جامع کتاب ہے جس میں ہر قسم کے علوم مندرج ہیں اسکا ایک ایک بیان ایسا بسیط اور مسلسل ہے جسکو واعظ بہت عرصہ تک بلا تکلف بیان کر سکتا ہے اس کتاب کی ہر ہر فصل میں دنیا بھر کے میٹھا علوم درج ہیں جس باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع کیا ہے اُسکے مناسب اول نصوص قرآنیہ سے استدلال کر کے احادیث صحیحہ مع حوالہ کتب بیان کی ہیں پھر صحابہ کرام کے صحیح صحیح آثار اور اُسکے ضمن میں اکابر کے حالات اور سچی سوانح عمر یاں درج ہیں اسکے بعد گذشتہ نامور ان اسلام کے ولولہ انگیز واقعات سلف صالحین کی تعجب خیز حالات اگلے زمانہ کے لوگوں کی عبرت افزا حکایات عجیب پیرایہ میں بیان کی ہیں اور ہر ایک جملہ سے متعلق بیشمار فوائد اور لطائف الگ ہی تنہا نکات و حقائق۔ فقہی مسائل طبی معلومات جسمانی امراض کی تحقیق اچھے متعلق مجرب آزمودہ نسخات صحیح اور ماثور عملیات۔ دنیا کی ہر ایک چیز کی ماہیت اور خاصیت خاصہ کو دیکے منافع و فوائد مشروحاً بیان کئے ہیں

آخر میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتداء پیدائش سے سن وفات تک کے صحیح صحیح واقعات علماء اور صوفیہ کے مناقب و فضائل خوب شرح و بسط سے لکھے ہیں خلاصہ یہ کہ اب تک ایسی جامع اور واعظوں کے مفید اور کارآمد کتاب لکھنے میں نہیں آئی اسکا مطالعہ کرنے والا تمام علوم سے واقف ہو سکتا ہے اور وہ مضامین بیان کر سکتا ہے جو ایک بڑا عالم مشکل بیان کر سکے یہ کتاب عربی زبان میں تھی مطبع نے تمام مسلمانوں اور خصوصاً واعظوں کے فائدہ کے لیے سلیس اردو زبان میں بکثرت کر دیا ہے اور دو جلدوں میں اسکو چھاپا ہے۔ کاغذ رسمی کاغذ ولایتی

اوراد رحمانی و اذکار سبحانی مؤلفہ مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی۔ در بیان فضائل۔ تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر و تلاوت نے جس میں بڑے بڑے نکتے احادیث صحیحہ سے بیان کئے ہیں اور ہر حدیث کا ماخذ لکھدیا ہے اور جو کلمات تسبیح و تحمید لکھے ہیں انکا ہفت روزہ حزب بنایا ہے اور حزوں کے متعلق لطائف و نکات ہیں مجموعہ اسناد درج فرمائے ہیں مجتبائی ۱۲

ستر الجمیل ترجمہ سر الجلیل مع ضمیمہ از مولوی سید عبد الصمد صاحب شوری مرحوم مجتبائی۔ یہ اصل رسالہ بتکیہ بزبان عربی امام ہمام شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے اور اس میں آیۃ کریمہ بضمنا اللہ

و فیم اور کیل کے خواص نہایت عمدہ و پسندیدہ طور پر بیان کئے گئے ہیں اور ایک ضمیمہ اعمال مفیدہ کا بھی بمعمولات صمدیہ اضافہ کیا گیا ہے قیمت

مجموعہ وظائف ہر حصہ مجتبائی۔ ہم صورت و ہم تقطیع دلائل الخیرات و مکارم شریف اشرفی فی علمی انعام والی مجتبائی

حصہ اول اس میں آمنت باللہ پانچوں کلمے۔ سید الاستغفار۔ اسمائے حسنی اسمائے رسول بقبول۔ درود تاج مع اسناد و مغلم مع اسناد و صلوٰۃ تنجینا مع اسناد۔ درود اکبر مع اسناد۔ یہ دس جواہر اس میں مندرج ہیں۔ حاشیہ پر اسماء و ترجمہ خط نہایت پاکیزہ۔ کاغذ چکنا

حصہ دوم۔ اس میں ہشت سورہ مع خواص و فضائل یعنی سورہ یٰسین مع فضائل سورۂ فتح مع فضائل۔ سورۂ تبارک مع فضائل سورۂ واقعہ مع فضائل۔ سورۂ مزمل مع فضائل۔ سورۂ رحمن مع فضائل۔ سورۂ کہف مع فضائل۔ ہر کام کی ماثورہ و مجرب دعائیں اور اوراد و وظائف۔ درود مستغاث مع دعائے حاضری و دعائے مغنی مع فضائل و خواص ہے

حصہ سوم۔ اس میں قصیدہ بردہ مع اسناد و قصیدہ غوثیہ مع اسناد و حزب و مناجات اجابت دعا۔ اوراد فتحیہ مع اسناد و دعائے رقاب۔ دعائے سیفی مع اسناد و طریق و عوۃ و انامل جلی اجابت و خواص و فضائل و دعائے ہادی و دعائے حمیدی مع ترکیب

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب ہدایت مآب مفید واعظان اولی الالباب نافع العوام والمومنات والمومنین مسمی بہ

درۃ الناصحین

مع ترجمہ اردو

حجۃ الواعظین

از اہتمام احقر انام خادم العلماء محمد عبد الاحد حفظہ اللہ عن شر حاسد ذی حسد سنہ ۱۳۱۹

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً یہ بالکل صحیح ہو کہ ہندوستان کی قسمت مین روز ازل سے لکھا جا چکا تھا کہ وہ ایک زمانہ تک دینی و دنیاوی علوم کا مطلق حصہ نہ لے اور اندلسی و بغدادی علوم کی راحت افزا ہواؤن کے جان بخش اور خوش آیندہ جھونکے یا تو کوہ ہمالیہ کی برفانی چوٹیون سے ٹکرا کے رہجائین یا بحر ہند کی خونی موجون مین غرق ہوجائین یا ہندوکش کے خطرناک درون مین اٹک رہین اور اسکی خاص وجہ وہ عظیم الشان قاتل اتحاد تھا جو ہندو مسلمانون مین چولی دامن کی طرح قائم ہوتا جاتا تھا جب سے مسلمانون نے ہندوستان مین قدم رکھا اُنکی ہوسناک طبائع فتوحات کی طرف برابر مائل رہین اور اُنہون نے اپنی قسمت کا فیصلہ ہمیشہ تلوار ہی پر لکھا یہی وجہ ہے کہ اُن مین نہ کسی اسلامی مدرسہ کی بنیاد پڑی نہ اندلس و بغداد کی طرح دار العلوم مقرر ہوئے اس مین ذرا شک نہین کہ اُس عہد مین ہندوستان دنیاوی جاہ و جلال اور سلطانی جبروت و شوکت کا گھر تھا مگر اسلامی علوم سے محض خالی تھا لیکن الحمد للہ کہ تھوڑا زمانہ گزرنے کے بعد اُسکی خوش قسمتی کا چاند افق پر چمکنے لگا اور یہ فانی اور ہندوستان کو برباد کرنے والا نقشہ خوش آیندہ فوٹو سے بدل گیا وہ اپنی غلطی پر بہت جلد متنبہ ہو گئے اور کھوئی ہوئی عزت حاصل کرنے کے لئے علمی دنیا مین نمایان ترقی کرنے لگے۔

یہ امر عموماً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اسلام نے دنیا کے جن طبقون پر حکومت کی وہان کی زبان اگر بالکل مٹ نہین گئی تو اتنا ضرور ہوا کہ علمی حیثیت کا معزز عہدہ اُس سے چھین کر عربی زبان کو دیدیا گیا فارس اسپین اندلس کی ملکی زبان گو بالکل مختلف تھین مگر علمی زبان ہر جگہ پہلے بھی عربی ہی رہی اور اب بھی ہے۔ ہندوستان بھی اس عام اثر سے مستثنے نہین لیکن اس خصوصیت مین آج ہندی مسلمانون کا تمام اسلامی ملکون مین امتیاز ہے۔ پھر یہ اثر ہا ہے کہ اُنہون نے عربی زبان کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنی ملکی زبان کو بھی علمی خزانون کے اصول جواہر سے محروم نہین ہونے دیا جس عہد مین علوم قدیمہ سلطنت کر رہے تھے گو اُسوقت ہندی زبان مین اُن علوم کا پورا سلسلہ موجود نہ تھا لیکن نہایت مسرت سے دیکھا جاتا ہے کہ آج وہ تمام سلسلہ ہندی مسلمانون کی ملکی زبان مین موجود ہے۔ حدیث فقہ تفسیر تاریخ ادب معانی بلاغت تصوف اخلاق غرضکہ تمام دینی و دنیاوی علوم کی کتابین جو نہایت ضخیم ہین ہندوستانی سب کا ترجمہ موجود ہے۔ علوم قدیمہ

کے علاوہ جدید علوم وفنون کی سینکڑون کتابین ترجمہ ہوچکی ہین اور برابر ہو رہی ہین مستقل تصنیفات کے، علاوہ اگر ان ترجمہ شدہ کتابون کا ذکر کیا جاوے تو ایک بڑی فہرست طیار کرنی ہوگی۔

کتب نصائح کے سلسلہ مین **درۃ الناصحین** ایک مشہور کتاب ہی جس کے نادر مضامین حقیقت مین ہدایت ارشاد کے درۃ التاج ہین اور الفاظ و معانی سراسر معرفت بنیاد۔ باکمال مصنف نے انتخاب مطالب کیلئے مختلف کتابون کے سینکڑون ورق اُلٹ ڈالے اور سخت غواصی کے بعد صدف تحقیق سے وہ گرانبہا موتی نکالے ہین جن کی نظیر سے جوہریان فن کے خزانے خالی ہین اسمین ابتدا سے انتہا تک قرآن مجید کی جستہ جستہ آیتین نحوی ترکیبین حل لغات احادیث سید کائنات اور دیگر فاضلانہ نکات اور محققانہ ابحاث مندرج ہین جس آیت سے عنوان کو شروع کیا ہی اُسکے متعلق علاوہ مراتب مذکورہ کے نہایت عبرت انگیز حکایتین اور نتائج خیز نصیحتین اور ولولون مین فوری جوش پیدا کردینے والی مستند روایتین لکھکر ثابت کردیا ہے کہ یہ کتاب عموماً اخلاق پر نیک اثر ڈالنے کا بہت کچھ سامان رکھتی ہے اور واعظون کے لیئے اس سے بہتر وعظ و درس کا ذریعہ ملنا نہایت مشکل ہے وعظ کے وقت بسم اللہ کہکر قرآن کی ایک آیت پڑھ دیجئے پھر تفسیر بیضاوی خازن ابوالسعود روح البیان کبیر وغیرہ کے دقیق و غامض نکات بیان کرتے چلے جایئے زان بعد احادیث رسول امین آثار صحابہ و تابعین اقوال سلف صالحین سے سامعین کو محظوظ کیجئے۔ قدرے استعداد ہو تو صرف ایک آیت کا وعظ حاضرین کے کئی گھنٹے ذکر الٰہی مین لے سکتا ہے علاوہ ازین مصنف نے ہر عنوان کے بعد درود شریف کے فضائل اور اُس کے متعلق صحیح حدیثین اس کثرت سے لکھی ہین جنکا یکجائی مجموعہ دوسری کتاب مین مل نہین سکتا غرضکہ **درۃ الناصحین** اپنی خاص نوعیت کے لحاظ سے تفاسیر و احادیث اور دیگر مفید علوم کا ایک مختصر مجموعہ اور واعظین کے لئے بیش بہا ارمغان ہے چونکہ ہنوز عربی زبان کے لباس سے آراستہ تھی اسلیئے اکثر احباب و طلبہ کی خواہش نے مطبع مجتبائی کو اسے ملکی زبان مین لانے پر مجبور کردیا چنانچہ غایت کوشش کے بعد نہایت سلیس بامحاورہ اور صاف اردو مین اس کا ترجمہ ہوا اور **تحفۃ الواعظین ترجمہ درۃ الناصحین** نام رکھا گیا۔ نصف صفحہ مین اصل عربی کتاب رکھی اور دوسرے نصف مین ترجمہ کو جگہ دی۔ ترجمہ مین لفظی پابندی قصداً ترک کردی گئی ہی کیونکہ بامحاورہ ترجمہ مین لفظی پابندی ہمیشہ مخل مطالب ہوا کرتی ہے اس بنا پر یہ خیال نہایت کمزور خیال ہے کہ اصل کتاب کے بعض الفاظ و فقرات کا ترجمہ کیون قلم انداز کیا گیا ہے ہان اسباب کا بہت لحاظ کیا گیا ہے کہ ترجمہ مطلب غیر مختصر اور مشابہ ہو اور اصل کتاب کی کوئی بحث چھوڑی نہ جائے ہر صفحہ کے متعلق جو دقائق و نکات اصل کتاب مین موجود ہین وہ آپ ترجمہ مین بھی پائینگے جو نحوی ترکیب وہان ہے یہان بھی موجود ہے مطالب کی جن باریکیون کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہے وہ ترجمہ مین بھی صراحت کے ساتھ دکھلائی گئی ہین غرضکہ اصل کتاب کے تمام مراتب ترجمہ مین متحقق ہین اور ترجمہ اصل کا پورا قائم مقام ہے

(کاپی رائٹ محفوظ ہے)

محمد عبد الاحد غفی غفرلہ مدیر مطبع مجتبائی دہلی
ماہ برج الثانی ۱۳۱۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من الناصحین ؛ وافهمنا من علوم العلماء الراسخین ؛ والصلوٰة والسلام علی من نسخ دینه ادیان الکفرة والطالحین ؛ وعلی آله واصحابه الذین کانوا بتمسک شریعته صالحین **وبعد** فیقول البائس الفقیر ؛ الی رحمة ربه القدیر عثمان بن حسن بن احمد الخوبوی ؛ اکرمهم الله بلطفه وکرمه العلی ؛ قد کنت ماکثا فی البلدة العظیمة المسماة بالقسطنطنیه صانها الله تعالی وسائر البلاد من الآفات والبلیه ؛ فلما رایت بین الاخوان الطلبة والمشائخ الموالی ؛ الذین هم بین الانام کالمصابیح فی ظلم اللیالی ؛ موعظة مرغوبة فیما بینهم وبین العلماء والفضلاء الذین هم کانوا باعتصام معدن العلم ورثة الانبیاء ؛ لکنها غیر مرتبة علی نسق القرآن العظیم والفرقان المجید ؛ اردت ان اکتبها واصلح خطائها بعنایة الملک الحمید ؛ وقد صادفنا بعض الطلبة من اخواننا ؛ یقولون بالسنتهم ما لیس فی کتابنا ؛ ویخطئون بل یکفرون فی نصائحهم الی المتغمسین فی النعاس ؛ وسیرون الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس

سب تعریف اُس خدا کے لئے جس نے ہمکو ناصحین کے گروہ میں پیدا کیا۔ اور علمائے مستند کے علوم کا مطلب سمجھایا۔ اور درود وسلام اُس پیغمبر کے لئے جس کے دین نے تمام کفار بداطوار کے دینوں کو منسوخ کر دیا۔ اور رحمت کاملہ کا سوال اُسکی آل واصحاب کے لئے جو اپنے پیغمبر کی شریعت پر چلنے کے سبب صالحین میں شمار کئے گئے **اما بعد** ربّ قدیر کی رحمت کا محتاج۔ **عثمان بن حسن بن احمد خوبوی** عرض رسا ہے۔ کہ میں نے زمانۂ اقامت بلدۂ **قسطنطنیہ** (صانہا اللہ تعالیٰ من الآفات والبلیۃ) میں اکثر اُن طلبہ اور مشائخ کی (جو آسمانِ علوم کے آفتاب اور جہل کی اندھیریوں میں چراغ کی طرح چمک رہے تھے) دلی رغبت اپنی کتاب **موعظت** کی طرف دیکھی اور مجھے معلوم ہوا کہ اکثر فضلا، جو معدن علوم اور اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ کے مصداق ہیں اُس کے زیادہ شایق ہیں اس لئے ارادہ کیا کہ بتائید الٰہی اُسے اچھے اسلوب سے لکھوں اور نظر ثانی میں کاتبوں کی غلطیاں درست کر دوں۔ اور ترتیب آیات کا لحاظ رکھکر نظم قرآن مجید کی طرح مرتب کروں کیونکہ بعض طلبہ ایسی باتیں جن کا نشان بھی ہماری کتاب میں نہیں ملتا ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور بیان کرنے میں اُن سے اکثر غلطیاں واقع ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض وقت غافلوں کو نصیحت کرتے ہوئے ہیں اُنکے کفر کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اور اُن کو وہ شیطان نظر آجاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالا کرتا ہے

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا ، صرفہ اللہ عن القاء الفتن فی قلوبنا ، شرطرأی من الایام الحادثۃ مرض شدید ، بامر اللہ و تقدیر الملک الحمید ، وکنت ذا فراش عدۃ من الایام ، بحیث ما قدرت علی نبذۃ من الکلام ، ونذرت فی اثنائہ ان عصمنی العاصم من الافات والبلایا ، الق معشوقا بین العشاق والبرایا ، وافض علی وجہ القرطاس ضیاء الشموس والانوار ، واجر بین الانام ماء المد والبحار ، ولما رزقت الخلاص من المرض المسطور وما بقی عندی شئ من الفتور ، وعثرت علی ھذہ الاقوال وما وقعوا بایدیھم فی الخطاء والضلال ، واخذت فی الکتابۃ بعنایۃ الملک المنان ، صار کل مسائلھا کانھن الیاقوت والمرجان لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ، ورتبت کل آیۃ بتنظیم القرآن الکریم وانتقیت ما دل علی اوصاف الجنان والجحیم ، والحقت بعض الاحادیث الشریفۃ والقصص اللطیفۃ فیمن یعمل عمل قوم لوط من الخبیث والخبیثۃ

ہم اپنے نفس کی برائیوں اور بُرے کاموں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں فتنہ ڈالنے سے اُسے دور رکھے ۔ پھر مجھے ایک سخت مرض نے آدبایا ۔ اور میں عرصہ دراز تک صاحب فراش بنا رہا ۔ یہانتک کہ بولنے تک کی طاقت نہ رہی ۔ چنانچہ میں نے اپنی بیماری میں نذر مانی کہ اگر خدا مجھے اس مرض اور آفات و بلیات سے بچالے تو ایک طرز نرالے انداز کے شاہد زیبا کو عموماً مخلوق اور خصوصاً عاشقوں کے روبرو جلوہ آرا سے مشاہدہ و مناظر کروں گا ۔ اور صفحۂ قرطاس پر آفتاب علوم کی شعاعیں ڈالوں گا ۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ فیض کا ایک ناپیدا کنار دریا بہاؤں گا ۔ چنانچہ بفضل الٰہی جب مرض جاتا رہا اور قدرے نقاہت باقی رہگئی اور مجھے بعض غلط گو طلبہ کے اقوال اور ضلال و اضلال کی خبر ملی تو میں نے اس کتاب کو مرتب کرنا شروع کیا ۔ للہ الحمد جس کی مدد سے اس نیک کام کا آغاز ہوا تھا اُسی کی توفیق نے انجام کو پہنچا دیا ۔ اس کے مسائل کانھن الیاقوت والمرجان لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان کے مصداق ہیں ۔ میں نے ہر آیت کو نظم قرآن کے مطابق مرتب کیا ہے ۔ اور جو آیتیں بہشت یا دوزخ کے اوصاف پر دلالت کرتی ہیں ۔ اُن کے مطالب واضح طور پر بیان کئے ہیں ۔ اس کے علاوہ صحیح حدیثیں بھی درج کردی ہیں ۔ اور اُن لوگوں کی عبرت کے لئے جو کہ قوم لوط کے سے بُرے کام کرنے کے عادی ہیں عجیب و غریب قصے ۔ اور نادر حکایتیں لکھی ہیں ۔

وبینت ماشانہ فی الدنیا والاخرۃ وھل یجب الحد او الرجم علی قیاس الزانی والزانیۃ ، ولما خرجت من بطن الامر الی دار الفناء واحتاجت الی اسم معین من اشرف الاسماء سمیتہا بدرۃ الناصحین جعلہا اللہ بین الاخوان من الصالحین ، الا انی القس من بعض الازکیاء فضلا عن الفضلاء والکبراء ان یصلح ما وقع خطأ منی ، وان یرفع ما نشأ سہوا عنی ، لان الانسان محل النسیان ولان شروع مثلی فی مثل ہذا من الفضاحۃ کما ان کتابۃ الامثل من الضیاعۃ والاشتغال بمثل ہذا فی اثناء التحصیل ، کالقاء الموجودات فی ماء النیل ما العفو وما التکفیر الا من الغفران ، ما الذنب وما التقصیر الا من العصیان یہدی من یشاء الی سواء السبیل وھو حسبی ونعم الوکیل لہ الحمد علی کل حال سوی الکفر والضلال وھو المنزہ عن الشبیہ والمثال

اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ ایسے بدفعل آدمی کا دنیا و آخرت میں کیا حال ہوگا۔ نیز اس مسئلہ کی تحقیق بھی ہے کہ لوطی شخص کو حد مارنی چاہیئے یا زانی پر قیاس کر کے اُسے سنگسار کرنا لازم ہے پھر جب یہ کتاب پردۂ غیب سے عرصۂ وجود میں آئی تو مجھے ایک قیمتی نام رکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اس لیئے اس کا نام درۃ الناصحین رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک مسلمان بھائیوں میں درجۂ قبولیت عطا کرے۔ اب میں مشہور علما و فضلا سے قطع نظر عموماً ازکیا کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اگر کہیں مجھسے بھول چوک رہ گئی ہو تو اُس کی اصلاح کریں۔ اور میرے سہو و نسیان کو درست کر دیں۔ کیونکہ انسان محل نسیان ہے۔ اور مجھ جیسے لیاقت کے آدمی کو ایسے اہم کام کا شروع کرنا خود اپنی رسوائی اور گویا کسی فالج زدہ کاتب کے ہاتھ کی لکھائی ہے۔ یا اینہمہ طالب علمی کے زمانہ میں ایسا مشکل کام لے بیٹھنا اپنے موجودہ سامان کو دریائے نیل میں ڈال دینے کے برابر ہے لیکن جس طرح خطا اور تقصیر گناہ میں شامل ہے اسی طرح معافی اور چشم پوشی بخشش میں داخل ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لے آتا ہے۔ اور وہی میری مدد کو کافی اور اچھی طرح میرے کام بنانے والا ہے۔ سوائے حالت کفر و ضلالت کے اور تمام احوال میں اُسی کی تعریف کرنی چاہیئے۔ وہ اپنے شریک اور اپنے مثل سے بالکل پاک ہے۔

سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ البقرۃ

شهر رمضان مبتدأ خبره ما بعده او خبر مبتدأ محذوف تقديره ذلكم شهر رمضان او بدل من الصيام على حذف المضاف اى كتب عليكم الصيام صيام شهر رمضان وقرئ بالنصب على اضمار صوموا او على انه مفعول وان تصوموا وفيه ضعف او بدل من ايام معدودات ورمضان مصدر رمض اذا احترق فاضيف اليه الشهر وجعل علما ومنع من الصرف للعلمية والالف والنون كما منع داية فى ابن داية علما للغراب للعلمية والتانيث وقوله عليه السلام من صام رمضان فعلى حذف المضاف لان الاثم لا يتناسى وانما يسمو بن ذلك اما لان رمضانهم فيه من حر الجوع والعطش او لان رمضان الذنوب فيه او لوقوعه ايام الرمض اى الحر حينما نقلوا اسماء الشهور عن اللغة القديمة

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم بقرہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ الآیۃ

لفظ شَهْرُ رَمَضَانَ ترکیب نحوی میں مبتدا ہے اور جملہ مابعد (یعنے اَلَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ) اس کی خبر یا شَهْرُ رَمَضَانَ خود خبر ہے اور اس کا مبتدا لفظ ذٰلِكُمْ محذوف۔ یا یوں کہئے کہ یہ لفظ الصِّيَامُ سے بدل واقع ہوا ہے۔ علی حذف المضاف۔ یعنے اس ترکیب میں مضاف محذوف ماننا پڑے گا اور ترکیب اس طرح ہوگی كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ بعض قراتوں میں شَهْرَ رَمَضَانَ بالنصب یعنے رائے غیر منقوطہ کے زبر کے ساتھ بھی آیا ہے۔ اس صورت میں عامل ناصب (لفظ صوموا) محذوف ہوگا یعنے صُوْمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ یا اسے اَنْ تَصُوْمُوْا کا مفعول کہیں گے (مگر یہ ترکیب ضعیف ہے) یا یوں سمجھئے کہ شَهْرَ رَمَضَانَ بالنصب اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے بدل واقع ہوا ہے۔ اور لفظ رمضان مصدر ہے جو رمض سے لیا گیا ہے رمض گرمی و تپش کو کہتے ہیں۔ لفظ شہر اس کا مضاف ہے اور اب یہ ایک خاص مہینے کا عَلَم یعنے نام مقرر ہوگیا ہے اسی لئے یعنے عَلَمِیَّتْ اور الف نون زائدتان ہونے کے باعث غیر منصرف ہے۔ جیسا کہ لفظ دابہ ابن دابہ کی ترکیب میں آکر علمیت اور تانیث کے سبب غیر منصرف ہوگیا ہے کیونکہ ابن دابہ کوّے کا نام ہے۔ اور حدیث شریف مَنْ صَامَ رَمَضَانَ الخ میں حذف مضاف ہے۔ یعنے مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اس مہینے کا نام یا تو اس لئے رمضان رکھا گیا ہے کہ بھوک پیاس عموماً اجسام میں حرارت پیدا کر دیتی ہے یا اس لئے کہ یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے یا اس لئے کہ یہ گرمیوں میں واقع ہوا تھا کیونکہ مہینوں کے نام نعت قدیم سے منقول ہیں

(الذی انزل فیه القرآن) ای ابتدی فیه انزاله وکان ذلك لیلة القدر او انزل فیه جملة الی سماء الدنیا ثم نزل منجما الی الارض او انزل فی شانه القرآن وهو قوله تعالی کتب علیکم الصیام وعن النبی علیه السلام نزلت صحف ابراهیم علیه السلام اول لیلة من رمضان وانزلت التوراة لستٍ من رمضان والانجیل لثلاث عشرة والزبور فی ثمانی عشرة من رمضان والقرآن لاربع وعشرین والموصول بصلته خبر المبتداء اوصفته والخبر فمن شهد الفاء لوصف المبتدا بما تضمن معنی الشرط وفیه اشعار بان الانزل فیه سبب اختصاصه بوجوب الصوم فیه (هدًی للناس وبینات من الهدی والفرقان) حال من القرآن ای انزل فیه وهو هدایة الله للناس بالاعجاز وایات واضحات بما یهدی الی الحق ویفرق بینه وبین الباطل بما فیه من الحکم والاحکام (قاضی بیضاوی) روی عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال علیه السلام رغم انف رجل ای لحقه ذل وحقارة ذکرت عنده ولم یصل علی ورغم انف رجل عنده ابواه او احدهما فلم یعل فی حقهما فلم یدخل بسببه الجنة

یعنے اسی رمضان کے مہینے میں نزولِ قرآن کی ابتدا ہوئی ہے۔ اور اس ابتدا کا شرف لیلۃ القدر کو ملا ہے یا یہ معنے ہیں کہ شہر رمضان میں تمام قرآن مجید آسمان دنیا کی طرف نازل ہوا اور پھر حسب موقع آیت آیت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترتا رہا۔ یا یہ مطلب ہے کہ رمضان کی شان میں قرآن مجید اُترا ہے اور وہ یہ آیت ہو کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کی پہلی رات میں صحیفے نازل ہوئے۔ اور توریت چھٹی رمضان کو انجیل تیرہویں رمضان کو۔ زبور اٹھارہویں رمضان کو اُتری۔ اور قرآن مجید چوبیسویں رمضان المبارک کو نازل ہوا۔ الذی موصول انزل فیه القرآن اُسکا صلہ ۔ ونو ملکر مبتدا یعنے شہر رمضان کی خبر۔ یا اُس کی صفت۔ اور فمن شهد خبر۔ اور چونکہ مبتدا کی صفت معنے شرط کو متضمن ہے اس لیے جملہ خبریہ میں فائے جزائیہ لائی گئی نیز اس آیت میں اشارہ ہے کہ رمضان میں قرآن کا نازل ہونا روزہ کی فرضیت کا ایک خاص سبب ہے۔ آیندہ آیت میں هُدًی لِّلنَّاسِ الخ نفسِ قرآن سے حال واقع ہوا ہے یعنے قرآن اس حالت میں نازل ہوا ہے کہ اپنے اعجاز اور ظاہر آیات کے باعث لوگوں کے لئے ہدایت ہے کہ حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اپنے احکام کے سبب حق و باطل کو جُدا جُدا کر دیتا ہے (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا کرے (۱) وہ شخص ذلیل ہو کہ جو میرا تذکرہ سنے اور مجھپر درود نہ بھیجے (۲) وہ شخص ذلیل ہو کہ جسکے ماں باپ دونوں یا دونوں سے ایک موجود ہو اور وہ اُنکے ساتھ ایسا سلوک نکرے کہ جسکے باعث جنت میں داخل ہو سکے

ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان و تحر رمضان قبل ان یغفر لہ لان رمضان شہر رحمۃ ومغفرۃ من اللہ تعالی فمن لم یغفر فیہ فہو مغبون (زبدۃ الواعظین) روی من صلی علی یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء یوم القیامۃ ومعہ نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلہم لوسعہم (زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ السلام انہ قال من فرح بدخول رمضان حرم اللہ جسدہ علی النیران وقال علیہ السلام اذا کان اول لیلۃ من رمضان یقول اللہ تعالی من ذا الذی یحبنا فنحبہ ومن ذا الذی یطلبنا فنطلبہ ومن ذا الذی یستغفرنا فنغفر لہ بحرمۃ رمضان فیامر اللہ تعالی الکرام الکاتبین فی شہر رمضان بان یکتبوا لہم الحسنات ولا یکتبوا علیہم السیئات ویعجوا اللہ تعالی عنہم ذنوبہم الماضیۃ روی ان صحف ابراہیم علیہ السلام انزلت لیلۃ اول شہر رمضان والتوراۃ لستۃ لیال من رمضان بعد سبعمائۃ عام من صحف ابراہیم علیہ السلام والزبور لاثنتی عشرۃ لیلۃ منہ خلت من بعد التوراۃ خمسمائۃ عام والانجیل لثمان عشرۃ سنہ بعد الزبور بالف ومائتی سنۃ والفرقان لسبع وعشرین منہ بعد الانجیل بستمائۃ وعشرین سنۃ انتہی (من کتاب الحیاۃ)

(۳) وہ شخص ذلیل ہو جس کے پاس رمضان آئے اور اُس کی مغفرت سے پہلے رخصت ہو جائے کیونکہ رمضان مغفرت اور خدا کی رحمت کا مہینا ہے جس کسی کی اس مہینے میں مغفرت نہوئی وہ بڑے خسارہ میں رہیگا (زبدۃ الواعظین) دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھپر سو مرتبہ درود بھیجیگا وہ قیامت کے دن ایسے نور کے ساتھ اُٹھیگا کہ اگر اُس کو تمام مخلوقات میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو (زبدۃ الواعظین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص رمضان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالی اُسکے بدن پر دوزخ کی آنچ حرام کر دیتا ہے۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ کوئی ایسا ہے جو ہمیں دوست رکھے ہم اُسے دوست رکھیں گے۔ کوئی ایسا ہے جو ہمارا طالب بنیں ہم اُس کے طالب بنیں گے۔ کوئی ایسا ہے جو ہمسے مغفرت چاہے ہم رمضان کی تعظیم کے باعث اُسے بخشدیں گے۔ پھر اللہ تعالی کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ رمضان میں لوگوں کی نیکیاں لکھو۔ برائیاں درج نکرو۔ اور اُنکے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کی پہلی رات کو صحیفے اُترے۔ اور صحف ابراہیم علیہ السلام کے سات سو برس بعد چھٹی رمضان کو توریت۔ اور توریت کے پانسو برس بعد بارہویں رمضان کو زبور۔ اور زبور کے بارہ سو برس بعد اٹھارہویں رمضان کو انجیل نازل ہوئی۔ اور انجیل کے چھ سو بیس برس کے بعد ستائیسویں رمضان کو قرآن مجید نازل ہوا۔ انتہی (من کتاب الحیات)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول لو علم امتی ما فی رمضان لتمنوا ان تکون السنة کلها رمضان لان الجسنات فیه مجتمعة والطاعة مقبولة والدعاء مستجابة والذنوب مغفورة والجنة مشتاقة لهم (زہرۃ الواعظین) وعن حفص الکبیر انه قال یقول داود الطائی غلبنی النوم فی اول لیلة من رمضان فرایت الجنة فکانی جالس علی شط نهر من درو یاقوت واذا رایت جواری الجنة کانهن الشمس من نور وجههن فقلت لا الٰه الا اللہ محمد رسول اللہ فقلن لا الٰه الا اللہ محمد رسول اللہ نحن للحامدین الصائمین الراکعین الساجدین فی شهر رمضان ولذا قال صلے اللہ علیه وسلم الجنة مشتاقة الی اربعة نفر تالی القران وحافظ اللسان ومطعم الجیعان والصائمین فی شهر رمضان (رونق المجالس) و فی الخبر اذا اهل هلال رمضان صاح العرش والکرسی والملائکة ومادونهم یقولون طوبی لامة محمد علیه السلام بسبب ما عند اللہ تعالی لهم من الکرامة واستغفرت لهم الشمس والقمر والکواکب والطیور فی الهواء والسمک فی الماء وکل ذی روح علی وجه الارض فی اللیل والنهار الا الشیاطین علیهم اللعنة فاذا اصبحوا لا یترک اللہ تعالی احدا منهم الا یغفر له

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ سے سنا! اگر میری امت کو رمضان کا ثواب معلوم ہوجاتا تو اُن کی آرزو ہوتی کہ سارے سال رمضان ہی رہا کرے کیونکہ اس مہینے میں نیکیاں جمع اور عبادت مقبول اور دعا مستجاب ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جنت روزہ داروں کی مشتاق رہتی ہے (زہرۃ الواعظین) حفص کبیر داؤد طائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکبار مجھے رمضان کی پہلی رات میں نیند کا غلبہ ہوا تو میں جنت دیکھائی دی۔ داؤد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں یاقوت اور موتیوں کی ایک نہر کے کنارہ بیٹھا دیکھا! اور وہاں جنت کی چند خوبصورت لڑکیاں نظر پڑیں جنکے چہرے سورج سے زیادہ چمک رہے تھے میں نے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اُسکے جواب میں اُنہوں نے بھی کلمۂ شہادت پڑھا اور یہ کہا کہ ہم خدا کی تعریف کرنے والوں روزہ داروں اور رمضان میں رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے ہیں۔ اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت چار طرح کے آدمیوں کی مشتاق ہے (۱) قرآن مجید پڑھنے والوں کی (۲) بیہودہ باتوں سے زبان کو نگاہ رکھنے والوں کی (۳) بھوکوں کو کھانا کھلانے والوں کی (۴) رمضان کے روزہ داروں کی (رونق المجالس) حدیث شریف میں ہے کہ جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو عرش و کرسی اور فرشتے وغیرہ باآواز بلند یہ کہتے ہیں کہ امت محمدؐ کو اُس بزرگی کی بشارت ہو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ اور اُن کے لئے بجز شیاطین علیہم اللعنۃ کے چاند سورج ستارے پرندے مچھلیاں اور ہر ذی روح رات دن مغفرت مانگتا ہے! اور پہلی تاریخ کی صبح کو اللہ تعالیٰ ایک ایک کرکے سبکو بخشتا ہے۔

ویقول اللہ تعالیٰ للملائکۃ اجعلوا صلاتکم وتسبیحکم فی رمضان راحۃ لھم علیہ السلام حکی ان رجلا اسمہ لھم کان لا یصلی فلما دخل رمضان یزین نفسہ بالثیاب والطیب ویصلی ویقضی ما فاتہ فقیل لہ لم تفعل ذلک فقال ھذا شھر التوبۃ والرحمۃ والبرکۃ عسی اللہ ان یتجاوز عنی بفضلہ فمات فرؤی فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی ربی بحرمۃ تعظیمی رمضان عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فی شھر رمضان وتقرک فی فراشہ وتقلب من جانب الی جانب یقول لہ ملک قم بارک اللہ فیک ورحمک اللہ فاذا قام بنیۃ الصلوٰۃ یدعو الفراش ویقول اللھم اعطہ الفرش المرفوعۃ واذا البس ثوبہ یدعو لہ الثوب ویقول اللھم اعطہ من حلل الجنۃ واذا البس نعلیہ تدعو لہ نعلاہ ویقولان اللھم ثبت قدمیہ علی الصراط واذا تناول الاناء یدعو لہ الاناء ویقول اللھم اعطہ من اکواب الجنۃ واذا توضأ یدعو لہ الماء ویقول اللھم طھرہ من الذنوب والخطایا واذا قام الی الصلوٰۃ یدعو لہ البیت ویقول اللھم وسع قبرہ ونور حفرتہ وزد رحمتہ وینظر اللہ تعالیٰ الیہ بالرحمۃ ویقول عند الدعاء یا عبدی منک الدعاء ومنا الاجابۃ ومنک السوال ومنا النوال ومنک الاستغفار ومنا الغفران (زبدۃ الواعظین)

اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ تم رمضان میں اپنی عبادت وتسبیح کا ثواب اُمت محمدیہ کے نام کردو۔ حکایت ایک شخص محمد نامی سخت بے نماز تھا مگر جب رمضان کا چاند دیکھتا تھا تو نفیس کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر نماز شروع کر دیتا تھا اور قضائے عمری پڑھا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا اُس نے جواب دیا کہ یہ توبہ اور رحمت وبرکت کا مہینا ہے کیا عجب خدا اپنے فضل سے میرے گناہ معاف کردے چند روز بعد یہ شخص مر گیا۔ کسی بزرگ نے خواب میں دیکھکر پوچھا کہ کیا گزری اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کی تعظیم کے باعث مجھے بخشدیا حضرت عمر بن الخطاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان میں روزہ دار نیند سے جاگتا اور بستر پر پڑا کروٹیں لیتا ہے تو ایک فرشتہ یہ کہتا ہے کہ خدا تجھے برکت دے اور تجھپر رحم کرے اُٹھ کھڑا ہو۔ پھر جب وہ نماز کی نیت سے کھڑا ہوتا ہے تو بستر اُسکے لئے دعا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ الٰہی اسے جنت کے عالی مرتبہ فرش عنایت فرما۔ پھر جب کپڑا پہنتا ہے تو وہ یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی اسے جنت کے حلّے دے۔ اور جب نعلین پہنتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ الٰہی پلصراط پر اس کو ثابت قدم رکھ۔ اور جب پانی کا برتن لیتا ہے تو وہ یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی اسے جنت کے کونے عطا کر۔ اور جب وضو کرتا ہے تو پانی دعا کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ الٰہی اسے گناہوں اور خطاؤں سے پاک صاف کردے۔ اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو گھر یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی اس کی قبر کو فراخ اور لحد کو نورانی کردے اور اپنی رحمت نازل فرما۔ اور اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت کی نظر کرتا ہے اور دعا کے وقت یہ فرماتا ہے کہ اے بندے تیری طرف سے دعائے حاجت۔ ہماری طرف سے قبولیت۔ تیری جانب سے سوال۔ ہماری جانب سے عطا و نوال۔ تیری طرف سے استغفار۔ ہماری جانب سے مغفرت بے شمار (زبدۃ الواعظین)

وفی الخبر ان رمضان یجیٔ یوم القیامۃ فی احسن صورۃ فیسجد بین یدی اللہ تعالی فیقول اللہ تعالی یا رمضان سل حاجتک فخذ بید من عرف حقک فبدر فی العرصات فیاخذ بید من عرف حقہ فیقف بین یدی اللہ تعالی فیقول اللہ تعالی یا رمضان ماذا ترید فیقول ارید ان تتوجہ بتاج الوقار فیتوجہ اللہ تعالی بالف تاج ثم یشفع فی سبعین الفا من اھل الکبائر ثم یزوج بالف حوراء مع کل حوراء سبعون الف وصیفۃ ثم یرکبہ علی البراق فیقول اللہ تعالی ماذا ترید یا رمضان فیقول انزلہ بجوار نبیک فینزلہ الفردوس فیقول اللہ یا رمضان ماذا ترید فیقول قضیت حاجتی یا رب این کرامتہ وثوابہ فیعطی مائۃ مدینۃ من یاقوتۃ حمراء وزبرجدۃ خضراء وفی کل مدینۃ الف قصر (زہرۃ الریاض)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ (صدق) وعن زید بن رفیع عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علی مائۃ مرۃ فی کل یوم جمعۃ غفر اللہ ولو کانت ذنوبہ مثل زبد البحر (زبدۃ الواعظین ۶)

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن رمضان نہایت اچھی صورت میں ہوکر اللہ تعالی کو سجدہ کریگا۔ وہاں سے حکم ہوگا کہ اے رمضان مانگ کیا مانگتا ہے اور جس نے تیرا حق ادا کیا ہو اُس کا ہات پکڑ لے پس رمضان اپنا حق ادا کرنے والوں کا ہات پکڑ کے حضور میں کھڑا ہو جائے گا۔ پھر حکم ہوگا کہ اے رمضان تو کیا چاہتا ہے۔ رمضان عرض کریگا کہ الٰہی جس نے میرا حق ادا کیا ہے اُس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھدے۔ چنانچہ اللہ تعالی اُسے ایکہزار تاج مرحمت کریگا اور ستر ہزار کبیرہ گناہ کرنے والوں کی بابت اُس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور ایسی ایکہزار حوروں کے ساتھ اُس کا نکاح کردیگا کہ جنمیں ایک ایک حور کے آگے ستر ستر ہزار لونڈیاں ہوں گی۔ پھر اس کو براق پر سوار کرکے پوچھے گا کہ اے رمضان اب تیرا کیا منشا ہے۔ رمضان عرض کریگا کہ الٰہی اس کو اپنے پیغمبر کی ہمسائگی میں جگہ دے۔ بس تو اللہ تعالی اُس کو فردوس میں بھیجدیگا اور پھر ارشاد فرمائیگا کہ اے رمضان اب کیا چاہتا ہے۔ رمضان کہے گا کہ الٰہی تو نے میری حاجت تو پوری کردی لیکن اس شخص کا ثواب اور عزت کدھر ہے۔ چنانچہ اس پر اللہ تعالی اُسے یاقوت اور زبرجد کے سو شہر کہ ہر شہر میں ایکہزار محل ہوں گے اور عنایت کریگا (زہر الریاض) ابن مسعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا قول ہے قیامت کے دن میرے پاس وہی رہیگا جو مجھپر کثرت درود بھیجے گا۔ زید بن رافع پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص مجھپر جمعہ کے دن درود بھیجے اُسکے گناہ دریا کے جھاگوں کے برابر ہوں گے تو بھی معاف ہو جائیں گے (زبدۃ الواعظین)

ابوہریرۃ روی البخاری عنہ من قام رمضان ای احیی لیالیہ بالعبادۃ غیر لیلۃ القدر تقدیرا او معناہ ادی التراویح فیہ ایمانا ای تصدیقا بثوابہ واحتسابا ای اخلاصا نصبہما علی الحالیۃ او علی انہما مفعولان لہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ لمشارق عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان اول یوم رمضان ہبت ریح من تحت العرش یقال لہا المثیرۃ وتحرک اوراق اشجار الجنۃ فیسمع من ذلک صداء لم یسمع السامعون احسن منہ فتنظر الحور العین الی ذلک فیقلن اللہم اجعل لنا فی ہذا الشہر من عبادک ازواجا من عبد صام رمضان لازوجہ اللہ تعالی زوجۃ من تلک الحور فی الخیمۃ کما قال اللہ تعالی فی کلامہ القدیم حور مقصورات فی الخیام وعلی کل حوراء منہن سبعون حلۃ لیس واحدۃ منہا علی واحدۃ ولکل امرأۃ سریر من یاقوتۃ حمراء منسوج بالدر وعلی کل سریر سبعون فراشا وسبعون مائدۃ من الوان الطعام ہذا لمن صام رمضان سوی ما عمل من الحسنات فینبغی للمؤمن ان یحترم شہر رمضان ویحترز من المنکرات ویشتغل بالطاعات من الصلوۃ والتسبیح والتذکیر وتلاوۃ القرآن قال اللہ تعالی لموسی علیہ السلام انی اعطیت امۃ محمد نورین کیلا یضرہم ظلمتان فقال موسی علیہ السلام وما النوران یا رب فقال اللہ نور رمضان ونور القرآن فقال موسی علیہ السلام وما الظلمتان یا رب فقال اللہ تعالی

ابوہریرہ سے بخاری روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں کھڑا رہا یعنے شب قدر کی تلاش کے لئے رمضان کی تمام راتوں میں عبادت کے ساتھ شب بیدار رہا۔ یا تمام تراویح پڑھیں اور ان لیکن یہ عبادت ثواب کی نیت اور سچے اخلاص سے کی تو اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں لفظ ایمانا واحتسابا یا تو حال واقع ہوئے ہیں یا مفعول لہ (مشارق) ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان کی پہلی تاریخ عرش کے نیچے سے ایک ہوا جس کا نام مثیرہ ہے چلکر جنت کے درختوں کو لگتی ہے اور اس سے ایک ایسی سہانی صدا پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے بہتر کوئی آواز نہ سنی ہوگی۔ حوریں یہ عالم دیکھکر دعائیں مانگتی ہیں کہ الٰہی اس مہینے کے روزہ داروں سے ہمارے نکاح کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہر روزہ دار کا نکاح اُن حوروں میں سے ایک کے ساتھ کر دیگا جو حسب فرمان الٰہی نیچی نگاہ والیاں اور خیموں میں رکھی گئی ہیں۔ ایک ایک حور کے پاس مختلف رنگ کے ستر ستر حلّے اور سرخ یاقوت کا جڑاؤ تخت اور ہر تخت پر ستر رنگ کا فرش اور طرح طرح کے کھانوں کے دسترخوان چنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اُس کا حصہ ہے جو رمضان کے روزے رکھے و دیگر حسنات کا ثواب الگ رہا۔ پس تو ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ رمضان کی تعظیم کرے اس مہینے میں منہیات سے بچے۔ اور ذکر و تسبیح و درود و تلاوت قرآن اور دیگر طاعات میں مشغول رہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسے علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے امت محمدیہ کو اس لئے دو نور عنایت کئے ہیں کہ اُن کو دو اندھیریاں سزائیں موسے علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی وہ کیا ہے فرمایا ایک نور قرآن دوسرا نور رمضان۔ پھر پوچھا کہ دو اندھیریاں کونسی ہیں جواباً

ظلمة القبر وظلمة القيامة (درة الواعظين) وعن انس بن مالك رضى الله عنه عن النبى عليه السلام انه قال من حضر مجلس العلم فى رمضان كتب الله تعالى له بكل قدم عبادة سنة ويكون معى تحت العرش ومن داوم على الجماعة فى رمضان اعطاه الله تعالى يوم القيمة بكل ركعة مدينة تملأ من نعم الله تعالى ومن بر والديه فى رمضان ينال نظر الله تعالى بالرحمة وانا كفيل فى الجنة ومامن امراة تطلب رضى زوجها فى رمضان الا ولها ثواب مريم وآسية ومن قضى حاجة اخيه المسلم فى رمضان قضى الله تعالى له الف حاجة يوم القيامة وعن ابى هريرة رضى الله عنه انه قال قال عليه السلام من اسرج فى مسجد من مساجد الله تعالى فى رمضان كان له نور الى قبره وكتب له ثواب المصلين فى ذلك المسجد وصلت عليه الملائكة واستغفر له حملة العرش ماداموا فى ذلك المسجد (ذخيرة العابدين) روى عن النبى عليه السلام انه قال اذا كان اول ليلة من رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النيران ولم يفتح باب منها وفتحت ابواب الجنان ولم يغلق باب منها ويقول الله تعالى فى كل ليلة من رمضان ثلاث مرات هل من سائل فاعطيه سؤله هل من تائب فاتوب عليه

کہ ایک قبر کی اندھیری دوسری قیامت کی (درۃ الواعظین) انس ابن مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں علم دین کی مجلس میں حاضر ہو اُس کے نامۂ اعمال میں ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور وہ عرش کے نیچے میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص رمضان میں التزام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے خدا سے قیامت کے دن ہر رکعت کے بدلے اپنی نعمتوں سے بھرا ہوا ایک شہر عنایت کریگا۔ اور جو رمضان میں اپنے والدین سے احسان کریگا اللہ تعالیٰ اُس پر مہر کی نگاہ رکھیگا اور بہشت کی بابت اُس کا ضامن ہوں۔ اور جو عورت رمضان میں اپنے خاوند کی مرضی پر چلے گی اُسے حضرت مریم اور آسیہ کا سا ثواب ملیگا۔ اور جس نے رمضان میں کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کردی قیامت کو اللہ تعالیٰ اُسکی ہزار حاجتیں پوری کریگا۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں کسی مسجد میں چراغ جلادیا اُسکی قبر میں نور بھرا جائیگا اور اُسکے تمام نمازیوں کا ثواب دیا جائیگا اور جب تک وہ مسجد قایم رہے گی فرشتے اُس پر رحمت بھیجتے اور حاملان عرش اُسکی مغفرت چاہتے رہیں گے (ذخیرۃ العابدین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ رمضان کی پہلی رات کو شیاطین اور سرکش جنات قید کردیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہوکر آخر رمضان تک نہیں کھلتے اور جنت کے دروازے کھلکر آخر تک بند نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر رات میں تین بار یہ ندا ہوتی ہے کہ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ ہم اُس کا سوال پورا کردیں۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ ہم اُسکی توبہ قبول کرلیں

هل من مستغفر فاغفر له ویعتق الله بکل یوم من رمضان الف الف عتیق من النار قد استوجب العذاب واذا کان یوم الجمعة یعتق فی کل ساعة الف الف عتیق من النار واذا کان آخر یوم من رمضان یعتق بعدد من اعتق من اول الشهر (زبدۃ الواعظین) صوم یوم الشک علی سبعة اوجه ثلاثة منها جائزة مع الکراهة وثلاثة بغیر کراهة وواحد لا یجوز اصلا اما الثلاثة التی هی جائزة مع الکراهة فالاول هو ان یصوم یوم الشک بنیة رمضان والثانی ان ینوی به واجبا آخر والثالث ان یصومه بنیة متردده یعنی ان کان من رمضان فهو منه وان کان من شعبان فهو منه فهذه جائزة واما الثلاثة التی هی جائزة بغیر کراهة فهو ان یصوم یوم الشک بنیة التطوع او بنیة شعبان او بنیة مطلقة واما الواحد الذی لا یجوز اصلا فهو ان یصوم یوم الشک علی انه ان کان من رمضان فانا صائم والا فلا فهو لا یجوز اصلا (افاضی خان)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم البقرۃ

یا ایها الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم یعنی الانبیاء والامم من لدن آدم علیه السلام وفیه توکید للحکم وترغیب فی الفعل وتطییب للنفس

ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ ہم اُسے بخشدیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر تاریخ میں ایسے بے شمار لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے جو فی الواقع عذاب کے مستحق ہو چکے تھے۔ اور رمضان میں جمعہ کے دن ہر ساعت میں بے انتہا گنہگار دوزخ سے چھٹکارا پاتے ہیں۔ اور رمضان کی آخری تاریخ میں اسقدر لوگوں کو دوزخ سے نجات ملتی ہے کہ جسقدر پہلی تاریخ سے آخر تک ملی تھی (زبدۃ الواعظین) یوم شک میں روزہ رکھنے کے سات طریقے ہیں تین جائز مع الکراہت اور تین جائز بلا کراہت۔ اور ایک کسی طرح جائز نہیں جو ان مع الکراہت کی تینوں صورتیں یہ ہیں (۱) یوم شک میں رمضان کی نیت کر کے روزہ رکھے (۲) کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھے (۳) نیت میں تردد ہو یعنے اس طرح نیت کرے کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو رمضان کا اور شعبان کا ہے تو شعبان کا نفلی روزہ رکھے لیتا ہوں اور جائز بلا کراہت کی یہ شکلیں ہیں (۱) یوم شک میں نفلی روزہ کی نیت کرے (۲) شعبان کے روزہ کی نیت کرے (۳) مطلق روزہ کی نیت کرے۔ اور مطلق ناجائز روزہ کی یہ صورت ہے کہ یوم شک میں یہ نیت کرے کہ اگر یہ رمضان کا دن ہے تو میں روزہ رکھے لیتا ہوں۔ اور اگر نہیں تو نہیں رکھتا۔ (قاضی خان)

شک کے دن روزہ رکھنے کا حکم

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بقرہ

(یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ)

مسلمانو! تمہیں روزے اس طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے۔ پہلوں سے حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء اور اُن کی اُمتیں مراد ہیں۔ اور اس میں روزہ کے حکم کی تاکید اور ترغیب اور لوگوں کی خوشدلی مقصود ہے

والصوم فی اللغۃ الامساک عما تنازع الیہ النفس وفی الشرع الامساک عن المفطرات الثلاث فانہا معظم ما تشتہیہ الانفس (لعلکم تتقون) المعاصی فان الصوم یکسر الشہوۃ التی ھی مبدؤھا ثم قال علیہ السلام یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء او الاخلال بادائہ لاصالتہ وقدمہ (ایاما معدودات) موقتات بعدد معلوم او قلائل فان القلیل من المال یعد عدا والکثیر یہال ہیلا ونصبہا لیس بصیام لوقوع الفصل بینہما بل باضمار صوموا الدلالۃ الصیام علیہ والمراد بہا رمضان او وما وجب صومہ قبل وجوبہ ونسخ بہ وھو عاشوراء او ثلاثۃ ایام من کل شہر او بکما کتب علی الظرفیۃ او علی انہ مفعول ثان لکتب علیکم علی السعۃ وقیل معناہ صوموکم کصومہم فی عدد الایام لما روی ان رمضان کتب علی النصاری فوقع فی برد او حر شدید فحولوہ الی الربیع وزاد واعلیہ عشرۃ یوما کفارۃ لتحویلہ

صوم لغت میں مطلوب نفس سے رُکنے کو کہتے ہیں اور شرع میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا نام صوم ہے کیونکہ خواہشات نفسانی کی فہرست میں بڑی چیزیں یہی تینوں امر ہیں۔ روزہ کا حکم اس لئے ہے کہ تم گناہوں سے بچو کیونکہ روزہ اُس شہوت کو جو گناہوں کا مقدمہ ہے توڑ دیتا ہے چنانچہ آنحضرتؐ کا قول ہے کہ اے جوانو۔ تم میں جس کسیکو نکاح کی طاقت ہو تو سرد نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو پست اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور جس میں نکاح کی قدرۃ نہو وہ روزے رکھا کرے۔ کیونکہ یہ اُسکے لئے گویا خصی ہوجانا ہے اور اُسکے اولی پسندیدگی اُسکی اصالت اور قدامت کے باعث ہے۔ روزہ کے دن گنتی کے ہیں یعنے موقت ہیں جن کی تعداد معلوم ہے یا تھوڑے سے ہیں۔ کیونکہ تھوڑا سا مال گنتی میں آسکتا ہے اور بہت سی چیز گنی نہیں جاتی بلکہ بلا حساب رکھدی جاتی ہے۔ آیت میں اَیَّامًا لفظ صیام کے باعث منصوب نہیں ہوسکتا کیونکہ دونوں میں فاصلہ واقع ہے بلکہ یہ لفظ صوموا کے سبب منصوب ہے جو یہاں مضمر ہے کیونکہ صیام صُوْمُوْا پر دال ہے۔ اور روزوں سے یا تو رمضان کے روزے مراد ہیں یا یوم عاشورا اور ایام بیض کے تین روزے جو رمضان سے پہلے فرض تھے اور پھر منسوخ ہوگئے یا یہ کہئے کہ اَیَّامًا کما کُتِبَ کے باعث منصوب علی الظرفیۃ ہے۔ یا یہ کُتِبَ عَلَیْکُمْ کا بطریق توسیع مفعول ثانی ہے اور بعض نے یہ معنے کہے ہیں کہ تعداد ایام میں تمہارے روزے پہلی امتوں کے روزوں کے برابر ہیں کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ رمضان نصاریٰ پر فرض ہوکر کبھی سخت جاڑے میں آیا۔ کبھی شدت کی گرمیوں میں۔ اس لئے اُنہوں نے اُسے بہار کے موسم میں منتقل کر دیا۔ اور اس کے تاوان میں دس روزے اور بڑھا لیئے

وقیل زاد واذلک لو تأن اصابھم (فمن کان منکم مریضاً) مرضا یضرہ الصوم ویعسر معہ (او علی سفر) او راکبا علیہ وفیہ ایماء بان من سافر اثناء الیوم لم یفطر (فعدۃ من ایام اخر) ای فعلیہ عدۃ صوم ایام المرض او السفر من ایام اخر ان افطر (قاضی بیضاوی) عن عبد الرحمن بن عوف عن النبی علیہ السلام انہ قال جاءنی جبرائیل وقال یا محمد لا یصلی علیک احد الا صلی علیہ سبعون الف ملک ومن صلت علیہ الملائکۃ کان من اھل الجنۃ (زبدۃ) عن النبی علیہ السلام انہ قال حکایۃ عن ربہ تعالیٰ کل عمل ابن ادم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ لان الصوم سر لیس فیہ عمل یشاھد لہ بخلاف سائر الطاعات لان الصوم سر بینی وبین احد الا اللہ تعالیٰ فالتزم جزاؤہ وللنار وی عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان یوم القیامۃ یجیٔ قوم لھم اجنحۃ کاجنحۃ الطیر فیطیرون ھا علی حیطان الجنۃ فیقول لھم خازن الجنۃ من انتم فیقولون نحن من امۃ محمد علیہ السلام فیقول ھل ایتم الحساب فیقولون لا ثم یقول ثانیا ھل رایتم الصراط فیقولون لا ثم یقول ثم حدثتم ھذہ الدرجات فیقولون بعد اللہ تعالیٰ سرا فی دار الدنیا وادخلنا الجنۃ سرا فی الاخرۃ (زبدۃ الواعظین) واذا خاف الصائم علی نفسہ الھلاک من الجوع والعطش او کان مریضا فخاف زیادۃ المرض جاز لہ ان یفطر لان الحالۃ حالۃ الضرورۃ والضرورات تبیح المحظورات (درر وغنیۃ العلماء)

اور بعض کا قول ہے کہ وبا پھیلنے کے باعث دس روز بڑھائے تھے پھر جو تم میں بیمار ہو یا کوئی دوسرا عذر جیسا کہ مشکل بیماری یا سفر میں ہو تو اس پر لازم ہے کہ اگر افطار کرے تو ایام مرض اور ایام سفر کے افطار کردہ روزے گنے اور دوسرے قول میں اگلے دن سے اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ جو شخص مثلاً دوپہر تک روزہ رکھکر سفر کرے وہ افطار نہیں کر سکتا (قاضی بیضاوی) عبد الرحمن بن عوف رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آکر یہ کہہ گئے ہیں کہ جس شخص نے تم پر درود بھیجا اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں وہ بہشتی ہوتا ہے (زبدۃ الواعظین) نبی علی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کے کل عمل اُسکے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے ہیں خود اُس کا بدلہ دونگا کیونکہ روزہ میرے عباد تو نکے برخلاف روزہ بالکل چھپی ہوئی عبادت ہے جسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا اسلئے اسکا بدلہ اُسی نے اپنی ذمہ لے لیا ہے اور اسی لئے ایک روایت میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم کو لایا جائیگا کہ بازو نہیں پر ہونگے وہ اُن پروں سے جنت کی دیوار دنپر جا اُڑینگے دار وغہ جنت (رضوان) پوچھے گا کہ تم کون لوگ ہو جواب دینگے کہ ہم محمد رسول اللہ کی اُمت میں ہیں رضوان کہیگا کہ تم سے حساب لیا گیا نہیں اور طیر اط پر تمہارا گذر ہوا نہیں وہ جواب دینگے کہ نہیں رضوان پوچھے گا کہ اچھا یہ تو کہو دروازے کیونکر کھلینگے وہ جواب دینگے کہ ہمنے دنیا میں سب سے چھپا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی اُس نے سب سے چھپا کر ہمیں جنت میں بھیجدیا (زبدۃ الواعظین) اگر روزہ دار کو بھوک پیاس سے اپنی ہلاکت کا خوف ہو یا مریض کو شدۃ مرض کا اندیشہ ہو تو اُسے افطار کرنا جائز ہے کیونکہ یہ ضرورۃ کی حالت ہے اور شدۃ ضرورۃ میں ممنوع چیزیں مباح ہو جاتی ہیں (درر غنیۃ العلماء)

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال اعطیت امتی خمسۃ اشیاء لم تعط لاحد قبلھم الاول اذا کان اول لیلۃ من رمضان ینظر اللہ الیھم بالرحمۃ ومن نظر اللہ الیہ بالرحمۃ لا یعذبہ بعدہ ابدا والثانی یامر اللہ تعالی الملائکۃ بالاستغفار لھم والثالث ان رائحۃ فم الصائم اطیب عند اللہ تعالی من ریح المسک والرابع یقول اللہ تعالی للجنۃ اتخذی زینتک ویقول طوبی لعبادی المؤمنین ھم اولیائی والخامس یغفر اللہ تعالی لھم جمیعا ولنا روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی فی کل ساعۃ من رمضان یعتق ستمائۃ الف رقبۃ من النار ممن استوجب العذاب الی لیلۃ القدر وفی لیلۃ القدر یعتق بعدد من اعتق من اول الشھر وفی یوم الفطر یعتق بعدد من اعتق من اول الشھر الی یوم الفطر (مشکوۃ) وعن جابر عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان آخر لیلۃ من رمضان بکت السموات والارض والملائکۃ مصیبۃ لامۃ محمد علیہ السلام قیل یا رسول اللہ ای مصیبۃ ھی قال علیہ السلام ذھاب رمضان فان الدعوات فیہ مستجابۃ والصدقات مقبولۃ والحسنات مضاعفۃ والعذاب مدفوع فای مصیبۃ اعظم من ذھاب رمضان فاذا بکت السموات والارض لاجلنا فنحن احق بالبکاء والتاسف

رسول خدا فرماتے ہیں کہ میری امت کو پانچ چیزیں ایسی دیگئی ہیں کہ اس سے پہلے کسی کو نہیں ملیں (۱) رمضان کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ انکو نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور جسپر وہ مہربانی کی نگاہ ڈال لیتا ہے اُسے کبھی مبتلائے عذاب نہیں کیا کرتا (۲) فرشتوں کو انکے لیئے مغفرت چاہنے کا حکم کرتا ہے (۳) روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے (۴) اللہ تعالیٰ جنت کو بناؤ سنگار کرنے کا حکم نافذ فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ مومن بندوں کو مبارکباد میرے خالص دوست یہی لوگ ہیں (۵) یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک شب سے بے کر سبکو بخشدیتا ہے اسی لیئے ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے عبادت کرتا رہا اُسکے تمام گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں (زبدۃ الواعظین) ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر ساعت میں شب قدر تک چھ لاکھ قابل عذاب گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد کرتا رہتا ہے اور شب قدر میں اس قدر لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جسقدر پہلی تاریخ سے شب قدر تک ہوئے تھے اور عید کے دن اس قدر گروہ دوزخ سے نجات پاتے ہیں جسقدر پہلے روزہ سے عید تک رہائی پاچکے ہیں (مشکوۃ) جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا کہ رمضان کی سب سے آخری رات کو آسمان اور زمین اور فرشتے امت محمدیہ کی مصیبت پر رویا کرتے ہیں کسی نے پوچھا کہ اے رسول خدا وہ مصیبت کیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ رمضان کا رخصت ہوجانا کیونکہ اس میں دعا مستجاب۔ صدقہ مقبول۔ نیکیاں دوچند اور عذاب دفع ہوتے تھے پس تو رمضان کے پہلے جانے سے بڑھکر اور کونسی مصیبت ہوگی۔ پھر جب آسمان و زمین ہمارے لیے روتے ہیں تو ہم اُن سے زیادہ رونے اور افسوس کرنے کے مستحق ہیں۔

لما ینقطع عنا من هذه الفضائل والکرامات (حیاۃ القلوب) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالیٰ خلق ملکا لہ اربعۃ اوجہ من وجہ الی وجہ مسیرۃ الف سنۃ فوجہ یسجد الی یوم القیامۃ ویقول فی سجودہ سبحانک ما اعظم جمالک ووجہ ینظر الی جہنم ویقول الویل لمن دخلہا ووجہ ینظر الی الجنان ویقول طوبی لمن دخلہا ووجہ ینظر الی عرش الرحمن ویقول رب ارحم ولا تعذب صائمی رمضان من امۃ محمد علیہ السلام (زہرۃ الریاض) عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالیٰ یأمر الکرام الکاتبین فی شہر رمضان ان یکتبوا الحسنات لامۃ محمد علیہ السلام ولا یکتبوا علیہم السیئات ویذہب عنہم ذنوبہم الماضیۃ وقال علیہ السلام من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (زہرۃ الریاض) یقال للصوم ثلث درجات صوم العوام وصوم الخواص وصوم خواص الخواص واما صوم العوام فکف البطن والفرج عن قضاء الشہوۃ واما صوم الخواص فہو صوم الصالحین وہو کف الجوارح عن الآثام فلا یتم ذلک الا بعلامۃ خمسۃ اشیاء الاول غض البصر عن کل ما یذم شرعا والثانی حفظ اللسان عن الغیبۃ والکذب والنمیمۃ والیمین الغموس لما روی انس عن النبی علیہ السلام انہ قال خمسۃ اشیاء تحبط الصوم ای تبطل ثوابہ الکذب والغیبۃ والنمیمۃ والیمین الغموس والنظر بشہوۃ

کیونکہ ہمسے مذکورہ فضیلتیں اور بزرگیاں منقطع ہوئی جاتی ہیں (حیات القلوب) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اُسکے چار منہ بنائے ہیں ایک منہ سے دوسرے تک ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اس فرشتے کا ایک منہ سجدہ میں ہے جو قیامت تک رہیگا اس منہ سے سجدہ ہی کی حالت میں یہ فرشتہ یوں کہتا ہے کہ الٰہی میں تیری تسبیح کرتا ہوں تیرا جمال نہایت عظیم الشان ہے دوسرے منہ سے جہنم کی طرف دیکھکر یہ کہتا ہے کہ اُسپر افسوس جو اسمیں داخل ہوا تیسرے منہ سے جنت کی طرف دیکھتا اور یہ کہتا رہتا ہے کہ اسکے داخل ہونے والے کو مبارکباد چوتھے منہ سے عرش الٰہی کی طرف دیکھکر یہ کہا کرتا ہے کہ الٰہی رحم کر اور امت محمدیہ میں جو رمضان کے روزہ دار ہیں انہیں عذاب نہ دے (زہرۃ الریاض) رسول خدا کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو رمضان میں یہ حکم کرتا ہے کہ امت محمدیہ کی نیکیاں لکھو اور بدیاں لکھنی چھوڑ دو اور اُنکے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور یہ بھی آپکا فرمان ہے کہ جس نے ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے رمضان کے روزے رکھے اُسکے سابق گناہ معاف ہو جاتے ہیں (زہرۃ الریاض) بعض علما کا قول ہے کہ روزے تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) اخص الخواص کا روزہ عوام کا روزہ یہ ہے کہ پیٹ اور شرمگاہ کو اُسکی خواہشوں سے روکا جائے اور خواص یعنے صالحین کا روزہ یہ ہے کہ تمام اعضا گناہوں سے باز رہیں یہ مرتبہ پانچ چیزوں پر مداومت کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۱) ممنوعات شرعیہ پر نگاہ نہ ڈالنا (۲) زبان کو جھوٹ غیبت چغلخوری اور جھوٹی قسم سے روکنا کیونکہ ایسی ہیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پانچ چیزیں روزہ کو نابود یعنے اُس کے ثواب کو باطل کر دیتی ہیں - جھوٹ - غیبت - چغلخوری - جھوٹی قسم - نامحرم عورت پر بدنگاہی -

والثالث کف الاذن عن استماع کل مکروہ والرابع کف جمیع الاعضاء عن المکارہ وکف البطن عن الشہوات فی وقت الافطار اذ لا معنی للصوم عن الطعام الحلال ثم الافطار علی الحرام فمثلہ کمثل بنی قصرا وہدم مصرا قال علیہ السلام کم من صائم لیس لہ الا الجوع والعطش والخامس ان لا یستکثر من الحلال وقت الافطار بحیث یملأ بطنہ ولذا قال علیہ السلام فما ملأ بغض الی اللہ تعالی من بطن صائر ملیء من الحلال ۔ واما صوم خواص الخواص فصوم القلب عن الہمم الدنیئۃ والافکار الدنیویۃ وکفہ عما سوی اللہ بالکلیۃ فاذا تفکر ہذا الصائر فیما سوی اللہ یحصل الفطر من صومہ وہو رتبۃ الانبیاء والصدیقین فان تحقیق ہذا المقام الاقبال الی اللہ تعالی بالکلیۃ والانصراف عن غیرہ (زبدۃ الواعظین) اعلم ان الصوم عبادۃ لا یقف علیہا حواس العباد ولا یعلمہا الا اللہ والصائم فصار الصوم عبادۃ بین الرب والعبد فلما کان ہذا عبادۃ وطاعۃ لا یعرفہا الا اللہ اضافہا الی نفسہ فقال الصوم لی وانا اجزی بہ وقیل اضافہ الی نفسہ لان الصوم عبادۃ لا یقع لاحد فیہا شرکۃ مع اللہ تعالی لان من العباد من یعبد الصنم ویسجد لہ ویعبد الشمس والقمر یتصرف فیہا الصنم وہم الکفار ولیس من العباد احد یصوم للصنم او للشمس او للقمر او للنار بل یصوم للہ تعالی خالصا فلما کان ہذا عبادۃ مبنیۃ علی اغراضہ وہی عبادۃ خالصۃ للہ تعالی اضافہ الی نفسہ فقال الصوم لی وانا اجزی بہ قولہ وانا اجزی بہ

(۳) کانوں کو بُری باتیں سننے سے روکنا (۴) تمام اعضا کا مکروہات سے اور افطار کیوقت پیٹ کا مشتبہ مال سے بچانا کیونکہ روزہ کی حالت میں حلال طیب کھانے سے رکنا اور پھر حرام سے افطار کرنا بالکل بیجا بات ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ کسی نے بڑی محنت سے ایک محل بنایا اور ایک شہر کا شہر ڈھا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اکثر روزہ دار بجز بھوک پیاس کی تکلیف اُٹھانے کے اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے (۵) یہ کہ افطار کے وقت (خواہ حلال ہی کیوں نہ) اور تھوڑی ہی تان کر نہ کھائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کا تنا ہوا پیٹ تمام برتنوں سے زیادہ ناپسند ہے۔ (خواص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ دل تمام دنیاوی، دنیوی افکار اور ماسوے اللہ سے بالکل رُکا رہے۔ ماسوے اللہ کے خیال سے ان لوگوں کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ یہ روزہ انبیاء اور صدیقین کا حصہ ہے کیونکہ اس مقام کا حاصل ہونا محض اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور ماسوے سے کُلّی انقطاع پر موقوف ہے (زبدۃ الواعظین) واضح رہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے یہ خدا اور بندہ کے مابین پردہ کی عبادت ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دونگا بعض علماء نے اس نسبت کی یہ وجہ لکھی ہے کہ صرف روزہ ہی ایسی عبادت ہے جسمیں کوئی باطل معبود خدا کا شریک نہیں کیونکہ بتوں کی پوجا ہوتی ہے۔ لوگ چاند سورج کو سجدہ کرتے ہیں بتوں کے نام پر صدقہ دیا جاتا ہے مگر خدا کی مخلوق میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو بت یا چاند سورج یا آگ کیلئے روزہ رکھتا ہو بلکہ روزہ میں ہر شخص کی نیت خدا ہی کیلئے ہوتی ہے پھر چونکہ یہ عبادت غیر اللہ کیلئے نہیں ہوتی بلکہ خالص اُسی کیلئے ہے اسلئے اسکو اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اسکی جزا دونگا

یعنے اکون لہ عن صومہ علی کرم الربوبیۃ لاعلی استحقاق العبودیۃ وقال ابوالحسن معنے قولہ وانا اجزی بہ کل طاعۃ ثوابہا الجنۃ والصوم جزاؤہ لقائی انظر الیہ وینظر الی ویکلمنی وأکلمہ بلا رسول ولا ترجمان انتہی ما قالہ فی مختصر الروضۃ فاحفظہ وانضم الناس ولا تکن من المشتہین ویجوز للصائم ان یمس امرأتہ ویقبلہا فی رمضان عندنا اذا کان یأمن علی نفسہ فان خاف علی نفسہ الجماع او الانزال بنفس المس لا یجوز ذلک وقال سعید بن المسیب لا یباح للصائم التقبیل والمس خاف او لم یخف لما روی عن ابن عباس ان شابا قام الی ابن عباس فقال لہ اقبل وانا صائم فقال لا فقام الیہ شیخ فقال اقبل وانا صائم فقال نعم فعاد الیہ الشاب فقال لہ اتعمل لہ ما حرمت علی ونحن علی دین واحد فقال لانہ شیخ یملک اربہ وانت شاب لا تملک اربک یعنے عضوک وعورتک (روضۃ العلماء) قیل المراد بالصوم قہر عدو اللہ فان وسیلۃ الشیطان بالشہوۃ وانما تقوی الشہوات بالاکل والشرب فلا یستفاد من الصوم قہر عدو اللہ وکسر الشہوات الا بتذلیل النفس بقلۃ الاکل ولذا روی فی مشروعیۃ الصوم ان اللہ تعالی خلق العقل فقال اقبل فاقبل ثم قال ادبر فادبر ثم قال من انت ومن انا قال العقل انت ربی وانا عبدک الضعیف

یعنے میں اُسکے روزہ کے باعث اپنے کرم ربوبیت سے پیش آؤں گا۔ گو استحقاق عبودیت اِس کا مقتضے نہیں ابوالحسن نے اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کے یہ معنے کیے ہیں کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب جنت ہے اور روزہ کا بدلہ میری ملاقات ہے میں اُسکی طرف دیکھوں گا وہ میری طرف میں اُس سے کلام کروں گا وہ مجھسے (خلاصہ مختصر روضہ) اِسکو یاد رکھ اور لوگوں کو نصیحت کرتا رہ۔ اور دلوں میں شبہے نہ ڈال۔ رمضان میں روزہ دار کو اپنی بیوی کا چومنا اور بوسہ لینا (بشرطیکہ جماع کا خوف نہو) جائز ہے اور اگر جماع یا فقط چھونے سے انزال کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں۔ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جماع وغیرہ کا اندیشہ ہو یا نہو روزہ دار کو کسی طرح عورت کو ہات لگانا درست نہیں کیونکہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اُنسے ایک جوان آدمی نے پوچھا کہ میں روزہ کی حالت میں عورت کا بوسہ لے سکتا ہوں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ پھر ایک بوڑھے نے یہی سوال کیا جواب ملا کہ ہاں۔ یہ سنکر اُس نوجوان نے کہا یہ کیا کہ آپ نے جس چیز کو میرے لئے حرام فرمایا اُسی کو دوسرے کے لئے حلال کر دیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بڑھاپے کے باعث اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے اور تو نوجوانی کے سبب اپنی نفسانی خواہش کو روک نہیں سکتا (روضۃ العلماء) بعض علماء کا قول ہے کہ روزہ سے خدا کے دشمن کا مقہور کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ شہوت نفسانی جو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے تسلط شیطان کا وسیلہ ہے اسلیے خدا کے دشمن کا مقہور کرنا بغیر روزہ رکھنے کے متصور نہیں ہو سکتا۔ اور ترک مذا بغیر جو تذلیل نفس کا ذریعہ ہے خواہشوں کی سرکوبی نہیں ہوتی اسی لیئے روزہ کی مشروعیت کے متعلق یہ روایت آئی ہے کہ اللہ تعالی نے عقل کو پیدا کرکے حکم دیا کہ آگے آ۔ وہ آگے آگئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی پھر فرمایا کہ میں کون ہوں اور تو کیا ہے؟ عقل نے عرض کیا کہ تو میرا پروردگار ہے اور میں تیری ذلیل بوندی

فقال الله تعالى يا عقل ما خلقت خلقا اعز منك ثم خلق الله تعالى النفس فقال لها اقبل فلم تجب ثم قال لها من انت ومن انا فقالت انا انا وانت انت فعذبها بنار جهنم مائة سنة ثم اخرجها فقال من انت ومن انا فاجابته كالاول ثم جعلها في نار الجوع مائة سنة فسألها فاقرت بانها العبد وانه الرب فاوجب الله تعالى عليها الصوم بسبب ذلك (مشكوة) قيل الحكمة في فرضية الصوم ثلاثين يوما ان ابانا آدم عليه السلام لما اكل في الجنة من الشجرة بقي في جوفه مقدار ثلاثين يوما فلما تاب الى الله تعالى امره بصوم ثلاثين يوما بليليها لان لذة الدنيا اربعة الطعام والشراب والجماع والنوم فانها حجاب للعبد عن الله تعالى وفرض على هجر دامنه بالنهار وابيح الاكل بالليل وهو فضل من الله تعالى وكرم عليها (بهجة الانوار) حكي ان مجوسيا رأى ابنه في رمضان ياكل في السوق فضربه وقال لم لم تحفظ حرمة المسلمين في رمضان فمات المجوسي فرآه عالم في المنام على سرير العزة في الجنة فقال الست مجوسيا فقال بلى ولكن سمعت وقت الموت نداء من فوق يا ملائكتي لا تتركوه مجوسيا فاكرموه بالاسلام بحرمة رمضان فالاشارة ان المجوسي لما احترم رمضان وجد الايمان فكيف بمن صامه واحترمه (زبدة المجالس)

پھر ارشاد ہوا کہ اے عقل میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ بعد ازاں نفس کو پیدا کر کے آگے آنے کا حکم دیا۔ مگر نفس نے اس کا حکم نہ مانا۔ پھر فرمایا کہ میں کون ہوں اور تو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں میں ہی ہوں اور تو۔ تو ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نفس کو سو برس تک جہنم کا عذاب چکھا کر اپنے سامنے بلایا مگر اس نے وہی جواب دیا جو پہلی مرتبہ دیا تھا پھر اسے سو برس تک بھوک کی آگ میں رکھکر پوچھا کہ اب بتا میں کون ہوں اور تو کیا؟ اسوقت نفس نے اپنی عبدیت اور اسکی ربوبیت کا اقرار کر لیا۔ اسی حکمت کے مقتضا سے اللہ تعالیٰ نے اسپر روزے فرض کر دیئے (مشکوۃ) تیس روزے فرض ہونے میں بعض علماء کے قول کے مطابق یہ حکمت ہے کہ آدم علیہ السلام کے پیٹ میں گیہوں کے دانے تیس روز تک رہے تھے۔ پھر جب انکی توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تیس روزوں کا حکم دیا نہیں راتیں بھی داخل تھیں۔ کیونکہ دنیوی لذتیں چار طرح کی ہیں۔ کھانا پینا۔ جماع کرنا۔ سونا اور یہی خدا اور بندے کے مابین بمنزلہ حجاب ہیں۔ امت محمدیہ پر صرف دنکور روزہ فرض کیا گیا۔ رات کھانے پینے کے لئے مستثنیٰ رہی۔ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم ہے (بہجۃ الانوار) کہتے ہیں کہ ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو رمضان میں سربازار کچھ کھاتے دیکھکر مارا۔ اور یہ کہا کہ تو رمضان میں مسلمانوں کی تعظیم کو نگاہ کیوں نہیں رکھتا اتفاقاً مرنے کے بعد اس مجوسی کو کسی عالم نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں عزت کے تخت پر بیٹھا ہے۔ پوچھا کہ تو مجوسی تھا اس نے کہا ہاں تھا تو مسی لیکن میں نے مرتے وقت ایک غیبی ندا سنی کہ اے فرشتو اسے مجوسی طریقہ پر نہ چھوڑو۔ بلکہ تعظیم رمضان کے باعث اسلام کی بزرگی سے ممتاز کر دو۔ اس میں اور اشارہ ہے کہ جب مجوسی کو اعزاز رمضان کے سبب ایمان نصیب ہو گیا تو اس کے روزے رکھنے و تعظیم کرنے والے مسلمانوں کو کیا کچھ ملیگا (زبدۃ المجالس)

روی عن رسول اللہ علیہ السلام حاکیا عن ربہ تعالیٰ کل حسنۃ یعملہا ابن آدم یضاعف لہ اجرہا من عشرۃ الی سبع مائۃ ضعف الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ اختلف العلماء فی قولہ تعالیٰ الصوم لی وانا اجزی بہ مع ان الاعمال کلہا لہ وھو الذی یجزی بہا علی اقوال احدھا ان الصوم لا یقع فیہ الریاء کما یقع فی غیرہ لان الریاء یقع بین آدم وآدم شیٔ فی القلب وذلک ان الاعمال لا تکون الا بالحرکات الا الصوم فانما ھو بالنیۃ التی تخفی عن الناس وثانیہا ان المراد بقولہ وانا اجزی بہ انہ انفرد بعلم مقدار ثوابہ وتضعیف اجرہ واما غیرہ من العبادات فقد یطلع علیہا بعض الناس وثالثہا معنی قولہ الصوم لی وانا اجزی بہ ای انہ احب العبادۃ الیہ ورابعہا الاضافۃ الیہ وھی اضافۃ تشریف وتضعیف کما یقال بیت اللہ وخامسہا ان الاستغناء عن الطعام وغیرہ من الشہوات من صفات الرب فلما تقرب الصائم الی اللہ بما یوافق صفاتہ اضافہ الیہ وسادسہا ان المعنی کذلک لکن بالنسبۃ الی الملائکۃ لان ذلک صفاتہم وسابعہا ان جمیع العبادات یوفی منہا مظالم العباد الا الصیام واتفق العلماء علی ان المراد بالصوم فی قولہ الصوم لی وانا اجزی بہ صیام من سلم صیامہ من المعاصی قولا وفعلا (مفتاح الصلوۃ) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ صدق رسول اللہ فیما قال

رسول خدا اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آدمی کی ہر نیکی دس سے لیکر سات سو کے دو چند تک بڑہا دیجاتی ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دونگا۔ باوجودیکہ تمام عبادتیں خدا ہی کے لئے ہیں اور وہی انکا بدلہ دیگا پھر روزہ کی تخصیص کیوں ہے؟ اسمیں علما کے مختلف اقوال ہیں (۱) اسکا سبب یہ ہے کہ روزہ میں دیگر عبادتوں کی طرح ریا کا شائبہ نہیں ہوتا حالانکہ آدمی سے ریاکاری ہو ہی جاتی ہے البتہ روزہ قلبی عبادت ہے اور اسکا باعث یہ ہے کہ دیگر تمام اعمال ظاہری حرکات سے تعلق رکھتے ہیں اور روزہ لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہو کر دلی نیت سے متعلق ہوتا ہے (۲) اس قول کا کہ روزہ کا بدلہ میں ہی دونگا یہ مطلب ہے کہ روزہ کے ثواب اور اسکے اجر کی زیادتی کا اندازہ خدا ہی کے علم میں ہے اسکے سوا دیگر عبادتوں کے ثواب کے اندازہ پر بعض آدمی بھی مطلع کیئے گئے ہیں (۳) روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا ثواب دونگا اسکے معنے یہ ہیں کہ مجھے روزہ تمام عبادتوں سے زیادہ تر پسند ہے (۴) روزہ کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے سے اسکی بزرگی کا اظہار مقصود ہے اور یہ اضافت ایسی ہے جیسے بیت اللہ کی (۵) کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشوں سے الگ رہنا صفات خداوندی میں سے ہے چونکہ روزہ دار نے اس صفت میں موافقت کرکے تقرب الٰہی حاصل کیا ہے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی ذات کی طرف منسوب کر لیا (۶) فرشتے کھانے پینے اور دیگر خواہشوں سے پاک ہیں آدمی روزہ رکھکر ملکی صفات بجا لاتا ہے اس بزرگی کے سبب روزہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے (۷) ظالموں کی تمام نیکیاں قیامت کے روز مظلوموں کو دیجائینگی لیکن روزہ مستثنی رہیگا۔ اسلیئے فرمایا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے۔ تمام علما کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا کے لئے وہی روزہ ہو سکتا ہے جو قولی اور فعلی گناہوں سے سالم رہا ہو (مفتاح الصلوۃ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے عبادت کرتا رہا اسکے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضور کا یہ ارشاد بالکل سچ ہے

سورۃ البقرۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وعلم آدم الاسماء کلہا) اما بخلق علم ضروری بہا فیہ او بالقاء فی روعہ ولا یفتقر الی سابقۃ اصطلام لیتسلسل والتعلیم فعل یترتب علیہ العلم غالبا ولذلک یقال علمتہ فلم یتعلم وآدم اسم اعجمی کآزر وشالخ واشتقاقہ من الادمۃ بالضم والادمۃ بالفتح بمعنی الاسوۃ او من ادیم الارض لما روی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ تعالیٰ قبض قبضۃ من جمیع الارض سہلہا وحزنہا فخلق منہا آدم فلذلک یاتی بنوہ اخیارا وشرارا وعرضہم علی الملائکۃ) الضمیر فیہ للمسمیات المدلول علیہا ضمنا اذ التقدیر باسماء المسمیات فحذف المضاف الیہ لدلالۃ المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالیٰ واشتعل الراس شیبا لان العرض للسؤال عن اسماء المعروضات فلا یکون المعروض نفس الاسماء سیما ان اریدبہ الالفاظ والمراد بہ ذوات الاشیاء او مدلولات الالفاظ وتذکیرہ لتغلیب ما اشتمل علیہ من العقلاء (فقال انبئونی باسماء ہؤلاء) تبکیت لہم

سورۃ بقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ الآیۃ)

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو کل چیزوں کے نام سکھا دیئے یعنے یا تو انکا بدیہی علم حضرت آدمؑ کو دیدیا تھا یا اُنکے دل میں القا کر دیا تھا اور اس علم لغت کے لئے کسی سابق اصطلاح کی ضرورت نہیں تاکہ تسلسل لازم آئے اور تعلیم ایک فعل ہے جسپر غالباً علم مرتب ہو جاتا ہے اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ میں نے زید کو تعلیم دی مگر وہ کچھ حاصل نہ کر سکا آدم آزر اور شالخ کی طرح عجمی لفظ ہے اور یہ آدمۃ بالضم یا ادمۃ بالفتح (بمعنے اسوۃ) سے مشتق ہے۔ کیونکہ آنحضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سخت اور نرم ہر قسم کی زمین میں سے ایک ایک مٹھی مٹی کی لیکر اُس سے آدم کو پیدا کیا اسلئے انکی اولاد رنگ برنگ ہوتی ہے ثُمَّ عَرَضَہُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ پھر اُن چیزوں کو فرشتوں کے آگے لا رکھا۔ عَرَضَہُمْ کی ضمیر مسمیات کی طرف راجع ہے جو ضمناً سمجھے جاتے ہیں کیونکہ تقدیر کلام اسماء المسمیات ہے۔ مضاف الیہ محذوف ہے اور مضاف اُسپر دال اور الف لام عوض مضاف الیہ جس طرح کہ اس آیت میں ہے وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا (یعنے اشتعل رأسی شیبا) کیونکہ سوال کی غرض یہ تھی کہ پیش کردہ چیزوں (مسمیات) کے نام بتائے جائیں اس لحاظ سے اسماء کو پیش کردہ چیزوں میں شمار نہیں کر سکتے۔ خاصکر اس حالت میں جبکہ اسماء سے الفاظ مراد ہوں (کیونکہ جب فرشتوں کے سامنے الفاظ ہی پیش کر دیے گئے تو سوال کی غرض جاتی رہی۔ بلکہ ان سے ذات اشیاء یا مدلولات الفاظ مراد ہیں۔ اور ضمیر کے مذکر لانے میں ذوی العقول کی تغلیب کا لحاظ ہے فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ہٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اے فرشتو اگر تم اپنے اس گمان میں کہ بنی خلافت کے مستحق ہیں سچے ہو تو ہمیں ان چیزوں کے نام بتا دو یہ فرشتوں کے لئے سرزنش

و تنبیہ علی عجزھم عن امر الخلافۃ فان التصرف والتدبیر فی الموجودات واقامۃ المعدلۃ قبل تحقق المعرفۃ والوقوف علی مراتب الاستعدادات وقدر الحقوق محال ولیس بتکلیف لیکون من باب التکلیف بالمحال (ان کنتم صادقین) فی زعمکم انکم احق بالخلافۃ لعصمتکم (قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا) اعتراف بالعجز والقصور واشعار بان سؤالھم کان استفساراً ولم یکن اعتراضاً وانہ قد بان لھم ما خفی علیھم من فضل الانسان والحکمۃ فی خلقہ واظھار لشکر نعمتہ بما رزقھم وکشف لھم ما استقل علیھم وھم اۃ للادب بتفویض العلم کلہ الیہ (انک انت العلیم الذی لا یخفی علیہ خافیۃ الحکیم المحکم لمبدعاتہ الذی لا یفعل الا فیہ حکمۃ بالغۃ (قاضی بیضاوی) روی عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ان انجاکم یوم القیامۃ من اھوالھا ومواطنھا اکثرکم علی صلوۃ شفاء شریف عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال من سلک طریقا الی العلم سلک اللہ بہ طریقا الی الجنۃ وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی البحر وان العلماء ورثۃ الانبیاء وعن ابی ذر انہ قال قال علیہ السلام یا ابا ذر لان تغدو فتعلم بابا من کتاب اللہ تعالیٰ خیر لک من ان تصلے مائۃ رکعۃ ولان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل بہ او لم یعمل خیر لک من ان تصلے الف رکعۃ قال علیہ السلام من تعلم بابا من العلم لیعلم الناس اعطی ثواب سبعین نبیا

اور امر خلافت سے اُنکے عجز پر تنبیہ ہے کیونکہ موجودات میں تصرف وتدبیر کرنا اور مراتب استعداد اور اندازہ حقوق کے علم سے پہلے عدالت وانصاف قایم کرنا محالات سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تکلیف میں داخل نہیں اسلئے تکلیف مالایطاق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی قالوا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (یعنے فرشتوں نے کہا کہ آپکی تیری ذات ہر عیب و اعتراض سے پاک ہے اور ہمکو اتنا ہی علم ہے جتنا تونے ہمکو بتایا بیشک تو ایسا واناہے کہ تجھپر کوئی چیز مخفی نہیں اور ایسا صاحب حکمت ہے کہ تیری تمام مصنوعات میں حکمت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہ اپنے عجز وقصور کا اقرار اور اس امر کی اطلاع ہے کہ اُنکا سوال محض تحقیق حال معلوم کرنے کے لیے تھا اعتراضاً نہ تھا اور ادھر بھی اشارہ ہے کہ انسان کی مخفی فضیلت اور اُسکی پیدائش کے متعلق خاص حکمت اب معلوم ہوئی ہے نیز اس جدید علم وکشف کی بابت اُسکی نعمت کے شکر کا اظہار ہے اور علم کلی اللہ تعالیٰ کو سونپ کر فرشتوں نے اپنی بدرجہ کمال ادب کو نگاہ رکھا ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن اُسکی ہولوں اور خوفناک مقاموں سے وہی نجات پائیگا جو مجھپر درود بھیجیگا (شفاء شریف) ابوہریرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جو شخص علم کے واسطے کی طرف چلیگا اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے رستہ پر ڈال دیگا اور آسمان وزمین کی مخلوق حتکہ دریا کی مچھلیاں عالم کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اور علماء پیغمبروں کے وارث ہیں اور ابوذر سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابوذر تیرا صبح کو اُٹھکر کتاب اللہ کا ایک رکوع سیکھنا سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا صبح کو اُٹھکر علم کا ایک باب حاصل کرنا (خواہ اُسپر کوئی عمل کرے یا نکرے) ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔ نیز آپ کا قول ہے کہ جس نے لوگوں کے سکھانے کو علم کا ایک باب سیکھ لیا اُسے ستر نبیوں کا ثواب ملے گا۔

سنت اور اجماع کے موافق ہونے کی شرط سے اپنی محبت کو ظاہر کرتا ہے

و قال علیہ السلام من جلس عند العالم ساعتین و اکل معہ لقمتین او سمع منہ کلمتین او مشی معہ خطوتین اعطاہ اللہ تعالی جنتین کل جنۃ مثل الدنیا مرتین (مشکوۃ الانوار) عن علی کرم اللہ وجہہ عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال سالت جبرئیل عن صاحبی العلم فقال ھم سرج امتی فی الدنیا والاخرۃ طوبی لمن عرفھم والویل لمن انکرھم و ابغضھم کما روی عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال من صلے الصلوۃ مع الجماعۃ وجلس فی حلقۃ العلم و سمع کلام العلم و عمل بہ اعطاہ اللہ تعالی ستۃ اشیاء الرزق من الحلال و ینجو من عذاب القبر و یعطی کتابہ بیمینہ و یمر علی الصراط کالبرق الخاطف و یحشر مع النبیین و بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء لہ اربعون بابا (رواہ عن) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال للعلماء درجات فوق درجات المؤمنین بسبعمائۃ درجۃ مابین الدرجتین خمسمائۃ سنۃ یقال العلم افضل من العمل بخمسۃ اشیاء الاول العلم بغیر عمل یکون والعمل بغیر علم لا یکون والثانی العلم بغیر عمل ینفع والعمل بغیر علم لا ینفع والثالث العلم منور کالسراج والرابع العلم مقام الانبیاء کما قال علیہ السلام علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل والخامس العلم صفوۃ اللہ والعمل صفۃ العباد وصفۃ اللہ افضل من صفۃ العباد (تفسیر تیسیر) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال خیر سلیمان علیہ السلام بین العلم والملک فاختار العلم فاعطی العلم والملک

اور آنحضرت علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی عالم کے پاس دو گھڑی بیٹھا یا اُسکے ساتھ دو لقمے کھائے یا دو باتیں سنیں یا دو قدم اُسکے ساتھ چلا اُسے اللہ تعالی دو جنتیں دیگا ہر جنت دنیا سے دوچند ہوگی (مشکوۃ الانوار) حضرت علی آنحضرت علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے اہل علم کا حال پوچھا جواب دیا کہ وہ دین و دنیا میں آپکی اُمت کے چراغ ہیں اُنکے قدر شناس کو مبارکباد اور اُنکے منکروں اور دشمنوں پر افسوس (کوشی) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص جماعت سے نماز پڑھکر اہل علم کے حلقہ میں بیٹھ گیا اور کلام الٰہی سنکر اُسپر عمل کرتا رہا اللہ تعالی اُسے چھ نعمتیں عطا کرتا ہے (۱) رزق حلال (۲) عذاب قبر سے نجات (۳) داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال (۴) بجلی کی طرح پلصراط سے گزرنے کی آسانی (۵) پیغمبروں کے ساتھ حشر (۶) شرح یاقوت کا چالیس دروازوں والا ایک محل (زبدہ) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ علما جنت میں عام مومنین کی نسبت سات درجے اوپر ہوں گے۔ ہر درجہ میں پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ علم پانچ چیزوں کے سبب عمل سے افضل ہے (۱) علم کا بلا عمل ہونا ممکن۔ اور عمل کا بلا علم ہونا غیر ممکن (۲) علم بلا عمل کسی قدر نافع ہے اور عمل بلا علم غیر نافع (۳) علم چراغ کی طرح ایک روشن چیز ہے (۴) علم انبیا کا مقام ہے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری امت کے علما انبیا بنی اسرائیل کی برابر ہیں (۵) علم اللہ تعالی کی صفت ہے اور عمل بندوں کی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کی صفت بندوں کی صفت سے افضل ہوا کرتی ہے (تفسیر تیسیر) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم اور سلطنت میں سے ایک چیز پسند کر لینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ آپ نے علم کو پسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے دونو چیزیں عنایت کیں

وقال سلیمان علیہ السلام العلم ثلاثۃ احرف عین ولام ومیم واشتقاق العین من علیین واشتقاق اللام من اللطف واشتقاق المیم من الملک فالعین یجاوز صاحبہ الی علیین واللام یجعلہ لطیفا والمیم یجعلہ ملکا علی الخلق ویقال یدل علی شرف العلم قولہ تعالی لمحمد علیہ السلام وقل رب زدنی علما لان اللہ تعالی اعطی محمدا کل العلوم ولم یامر بطلب زیادۃ غیر العلم (مجالس الابرار) حکی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جاء الی باب المسجد فرای الشیطان عند بابہ فقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا ملعون ما تصنع ھنا فقال الشیطان اریدان ادخل المسجد وافسد صلوۃ ھذا المصلی ولکن اخاف من ھذا الرجل النائم قال صلی اللہ علیہ وسلم یا ملعون انت تخاف من المصلی وھو فی العبادۃ والمناجاۃ مع ربہ والنائم فی الغفلۃ تخاف منہ قال الشیطان المصلی جاھل وافسادہ اسھل ولکن النائم عالم اذا اغویت المصلی وافسدت صلوتہ اخاف من یقظتہ واصلاحہ عجلا فقال علیہ السلام نوم العالم خیر من عبادۃ الجاھل (منہاج المتعلمین) قال علیہ السلام من اراد ان یحفظ العلم فعلیہ ان یلازم خمس خصال (الاولی) صلوۃ اللیل ولو رکعتین (والثانیۃ) دوام الوضوء (والثالثۃ) التقوی فی السر والعلانیۃ (والرابعۃ) ان یاکل للتقوی لا للشھوات (والخامسۃ) السواک

سلیمان علیہ السلام کا قول ہے کہ علم کے تین حرف ہیں **عین** - **لام** - **میم** - عین علیین سے - لام لطف الٰہی سے میم ملک (یعنے بادشاہی) سے مشتق ہے - عالم کو علم کی عین علیین سے برتر مقام پر پہنچا دیتی ہے - لام لطیف بنا دیتا ہے اور میم مخلوق کا مالک کر دیتا ہے اور اللہ تعالی کا اپنے پیغمبر سے یہ خطاب وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (الٰہی میرے علم میں ترقی دے) خود علم کے شرف پر دلالت کرتا ہے - کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی عطا فرمایا تھا - یا اپنے علم کے سوا اور کسی چیز کی زیادتی کے سوال کا حکم نہیں کیا (مجالس الابرار) مروی ہے کہ رسول خدا کسی مسجد کے قریب جا نکلے اور شیطان کو اُسکے دروازہ کے قریب کھڑا دیکھا - پوچھا کہ اے ملعون تو یہاں کیا کر رہا ہے - جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے مسجد میں داخل ہو کر اُس نمازی کی نماز میں خلل ڈالوں - لیکن اس سونے والے شخص سے ڈر لگتا ہے آپ نے فرمایا اے ملعون تو اُس نمازی سے جو عبادت و مناجات میں مشغول ہے کیوں نہیں ڈرتا اور اس سونے والے سے جو غفلت میں ہے کیوں اندیشہ کرتا ہے شیطان نے کہا وہ نمازی جاہل آدمی ہے جس کا بہکا دینا نہایت آسان ہے - اور یہ سونے والا عالم ہے - مجھے یہ خوف ہے کہ اُس نمازی کو بہکاؤں اور نماز میں خلل ڈالوں تو کہیں یہ سونے والا جلدی سے بیدار ہو کر اُسکی اصلاح کر دے اِسوقت آپ نے فرمایا کہ عالم کی نیند جاہل کی عبادت سے بہتر ہے (منہاج المتعلمین) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص علم کو محفوظ رکھنا چاہے وہ پانچ باتوں کا التزام کرے (۱) رات کی نماز خواہ دو ہی رکعتیں ہوں - (۲) ہمیشہ باوضو رہنا (۳) ظاہری و باطنی تقوے (۴) محض پرہیزگاری کی نیت سے خورد و نوش کی تدبیر (۵) مسواک

وقال النبی علیہ السلام خیر الدنیا والآخرۃ مع العلم وشر الدنیا والآخرۃ مع العلم والعالم الواحد اکرم من تسعین الفضل عند اللہ تعالیٰ من الف شہید والمراد من العالم فی ھذا الحدیث ھو عالم عمل بعلمہ قال علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ خلق تحت العرش مدینۃ مکتوبا علی بابھا من زار العلماء فکانما زار الانبیاء ولذا قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوس ساعۃ عند العلماء احب الی اللہ تعالیٰ من عبادۃ الف سنۃ وروی عن النبی علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ خلق قبۃ من نور تحت العرش مثل الدنیا عشر مرات فیھا الف شجرۃ من مرد وریاقوت وزبرجد ولؤلؤ ومرجان فاذا کان یوم القیامۃ فتحت ورا قھا ثم ینادی منادمن قبل الرحمن این الذین صلوا الصلوٰۃ الخمس مع الجماعۃ فجلسوا فی حلقۃ العلم یجیئون الی ظل ھذہ الاشجار الیوم فیجیئون فیجلسون تحت ھذہ الاشجار ثم یوضع بین ایدیھم مائدۃ من نور فیھا ما تشتھیہ الانفس وتلذ الاعین فیقال لھم کلوا منھا جمیعا رکذا فی مکاشفۃ الاسرار وقال النبی علیہ السلام ما من مؤمن یحزن بموت العالم الا کتب اللہ تعالیٰ ثواب الف عالم والف شہید وکذا قال علیہ السلام موت العالم موت العالم وفی الکواشی من شتم امرأ من اھل العلم بکلمۃ الجاھ یکفر وتطلق امرأتہ طلاقا بائنا عند ھم وعند اھل الفقہ وقال الصدر الشہید فی فتاوی بدیع الدین من استخف بالعالم یکفر وتطلق امرأتہ بائنا وقال علیہ السلام سیأتی زمان علی امتی یفر ون من العلماء والفقہاء فیبتلیھم اللہ تعالیٰ بثلاث بلیات

نیز آپ فرماتے ہیں کہ دو جہان کی بھلائی اور دارین کی عزت علم کے ساتھ ہے اور ایک عالم فضیلت علم کے باعث اللہ کے نزدیک ہزار شہیدوں سے بڑھکر ہے۔ اس حدیث میں عالم سے وہ شخص مراد ہے جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک شہر پیدا کیا اور اُسکے دروازے پر یہ لکھا یا کہ جس نے عالموں کو دیکھا اُس نے گویا پیغمبروں کی زیارت کی۔ اسی لئے آپ فرماگئے ہیں کہ عالم کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ہزار برس کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے دنیا سے دس گنا ایک نور کا شہر پیدا کیا اسمیں موتی۔ یاقوت۔ زبرجد۔ اور مرجان کے ہزار درخت ہیں۔ قیامت کے دن ان درختوں کے پتے چوڑے کر دیے جائینگے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادندا کریگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو جماعت سے نماز پڑھکر اہل علم کے حلقہ میں بیٹھا کرتے تھے آج ان درختوں کے سایہ میں چلے آئیں چنانچہ لوگ اُنکے سایہ میں آبیٹھیں گے۔ پھر اُنکے آگے نور کا دسترخوان بچھایا جائے گا جسمیں نفس کی خواہش کے مطابق اور آنکھوں کو لطف دینے والی نعمتیں ہونگی اور اُن کو حکم ہوگا کہ خوب پیٹ بھر کے کھاؤ (کذا فی مکاشفۃ الاسرار) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو مومن کسی عالم کی موت کا غم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہزار عالموں اور ہزار شہیدوں کا ثواب دیتا ہے اور یہ بھی آپ کا قول ہے کہ عالم کا مرنا عالم کے مرنے کے برابر ہے۔ اور کتاب کواشی میں ہے کہ عالم کو فحش گالی دینے والا کافر ہو جاتا ہے اور اُسکی عورت پر بائن طلاق پڑ جاتی ہے یہ امام محمد اور اہل فقہ کی رائے ہے اور صدر الشہید فتاوے بدیع الدین لکھتے ہیں کہ عالم کو ذلیل کرنے والا کافر اور اُسکی عورت مطلقہ ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ علماء اور فقہا سے نفرت کرنے لگیں گے اُسوقت اللہ تعالیٰ اُنکو تین طرح کی بلاؤں میں مبتلا کرے گا

اولاھا یرفع البرکۃ من کسبہ والثانیۃ یسلط اللہ تعالیٰ علیہ سلطانا ظالما والثالثۃ یخرجون من الدنیا بغیر ایمان ذکذا فی مکاشفۃ الاسرار) وروی ان النبی علیہ السلام قال اذا کان یوم القیامۃ یؤتی باربعۃ نفر عند باب الجنۃ بغیر رؤیۃ الحساب والعذاب الاول العالم الذی عمل بعلمہ والثانی الحاج الذی حج بغیر عمل الفساد والثالث الشہید الذی قتل فی المعرکۃ والرابع السخی الذی اکتسب مالا حلالا وانفقہ فی سبیل اللہ بغیر ریاء فینازع بعضہم بعضا لدخول الجنۃ اولا فیرسل اللہ تعالیٰ جبرائیل لیحکم بینہم فیسال اولا الشہید فیقول لما عملت فی الدنیا وانت تریدہا دخول الجنۃ اولا فیقول قتلت فی المعرکۃ لرضوان اللہ تعالیٰ فیقول من سمعت ثواب الشہید فیقول من العلماء فیقول احفظ الادب لا تقدم علی معلمک ثم یرفع راسہ الی الحاج فیقول مثل ذلک ثم الی السخی فیقول مثل ذلک ثم یقول العالم الٰہی ما حصلت العلم الا بسخاوۃ السخی بسبب احسانہ فیقول اللہ عزوجل صدقت العالم یا رضوان افتح ابواب الجنۃ حتی یدخل السخی الجنۃ وھؤلاء بعدہ ذکذا فی مشکوۃ الانوار وقال علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم وکذا اوحی اللہ تعالیٰ الی ابراھیم علیہ السلام انا علیم احب علیما وقال حسن رحمۃ اللہ علیہ مداد العلماء یوزن یوم القیامۃ بدم الشہداء فیترجح مداد العلماء علی دم الشہداء وکذا قال النبی علیہ السلام وکزعم انہ ذکر العلماء اولا وضعہما او سلما ولا تذکر بعا فتہلک

(۱) کمائیوں میں برکت نہ رہے گی (۲) اُنپر ظالم بادشاہ مسلط کر دیا جائیگا (۳) دنیا سے بے ایمان ہو کر اُٹھیں گے (کذا فی مکاشفۃ الاسرار) آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار شخص بلا حساب و کتاب جنت کے دروازہ کے قریب لائے جائینگے (۱) عالم جس نے اپنے علم پر عمل کیا ہو (۲) حاجی جس نے حج میں کوئی خرابی نہ کی ہو (۳) شہید جو معرکہ میں قتل ہوا ہو (۴) سخی جس نے حلال کی کمائی میں سے بلا ریا و سمعہ خدا کی راہ میں دیا ہو۔ یہ چاروں پہلے جنت میں داخل ہونیکے لئے آپسمیں جھگڑ پڑینگے تب جبرئیلؑ کو حکم ہوگا کہ انکا جھگڑا چکاؤ۔ جبرئیلؑ اول شہید سے پوچھینگے کہ تم سب سے پہلے جنت میں جانے کا کیا استحقاق رکھتے ہو وہ جواب دیگا کہ میں نے صرف رضائے الٰہی طلب کرنیکے لئے معرکہ میں اپنی جان دی ہے جبرئیلؑ فرمائینگے کہ تو نے شہادت کا ثواب کس سے سنا تھا۔ شہید جواب دیگا کہ علماء سے۔ جبرئیلؑ ارشاد کرینگے کہ بس تو ادب سے رہ اور اپنے معلم سے آگے نہ بڑھ۔ پھر حاجی اور سخی سے اسی طرح کے سوال و جواب ہونگے اسوقت عالم عرض کریگا کہ الٰہی میں نے سخی لوگوں کی سخاوت اور اُن کے احسانات ہی کے وسیلہ سے علم حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد کریگا کہ عالم نے سچ کہا اے رضوان جنت کے دروازے کھولدے۔ تاکہ سخی پہلے داخل ہو۔ اور یہ لوگ اسکے پیچھے پیچھے جائیں (کذا فی مشکوۃ الانوار) آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ عالم کو عابد پر اتنی فضیلت ہے جتنی مجھے ایک ادنے مسلمان پر۔ اور اسی طرح حضرت ابراہیمؑ پر وحی آئی تھی کہ میں علیم ہوں اور عالم کو دوست رکھتا ہوں۔ اور حسن رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ قیامت کے دن علماء کی دوات کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور اُسی کا پلہ جھکا رہیگا۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اے شخص تو یا عالم بن یا طالب علم۔ یا سامع۔ چوتھی چیز کا طالب نہ ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔

قیل یارسول اللہ ای الاعمال افضل فقال العلم باللہ کان قلیل العمل ینفع مع العلم وان کثیر العمل لا ینفع مع الجهل فعلم من هذا ان العلم اشرف جواهر امن العبادة ولکن لا بد للعبد من العبادة مع العلم والا کان عمله هباء منثورا وقال النظر الی وجه العالم عبادة وقال علیه السلام ان اللہ وملائکته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها والحوت فی البحر لیصلون علی معلم الناس خیرا (زبدۃ الواعظین) قال النبی صلے اللہ تعالی علیه وسلم ان اللہ جعل بنی آدم علی ثمان خصال منها اربع لاهل الجنة وجه ملیح ولسان فصیح وقلب تقی ویدعطی واربع لاهل النار وجه عابس ولسان فاحش وقلب شدید ویدبخیل صدق رسول اللہ قال النبی علیه السلام احذر واثلاثة اصناف من الناس وهم العلماء الغافلون والفقراء المراهنون والمتصوفون الجاهلون بلا علم قال النبی صلے اللہ تعالی علیه وسلم قوام الدنیا باربعة اشیاء اولها بعلم العلماء والثانی بعدل الامراء والثالث بسخاوة الاغنیاء والرابع بدعوة الفقراء ولولا علم العلماء لهلک الجهلاء ولولا سخاوة الاغنیاء لهلک الفقراء ولولا دعاء الفقراء لهلک الاغنیاء ولولا عدل الامراء لاکل بعض الناس بعضا کما یاکل الذئب الغنم قال النبی علیه السلام من انفق درهما علی طالب العلم فکانما انفق مثل جبل احد من الذهب الاحمر فی سبیل اللہ تعالی قال النبی علیه السلام من صلے صلوة الجماعة من المسلمین اربعین یوما

بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا وہ علم جو معرفت الٰہی کا ذریعہ ہو کیونکہ علم کے ہوتے تھوڑا سا عمل مفید اور جہل کے ہوتے بہت سا عمل غیر مفید ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اپنی ذات میں عبادت سے بہتر ہے لیکن علم کے ساتھ عبادت ضروری چیز ہے ورنہ سارے علم ایسے کی طرح اڑ جائیں گے نیز آپکا ارشاد ہے کہ عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا اور فرشتے اور آسمان وزمین کی مخلوق یہانتک کہ سوراخ کی چیونٹیاں اور دریاؤں کی مچھلیاں سکھانے والے عالم کی تعریف کرتی ہیں جو لوگوں کو نیک علم سکھاتا پڑھاتا ہے (زبدۃ الواعظین) آنحضرتؐ کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے بنی آدم کو آٹھ خصلتوں پر پیدا کیا ہے انمیں سے چار خصلتیں بہتوں کی ہیں (۱) ملیح اور نشاش چہرہ (۲) فصیح اور میٹھی زبان (۳) خدا سے ڈرنے والا دل (۴) داد و دہش کرنے والا ہاتھ اور چار خصلتیں دوزخیوں کی ہیں (۱) ترش خوئی کے سبب بگڑا ہوا چہرہ (۲) فحش بکنے والی زبان (۳) پتھر کی طرح سخت دل (۴) بخیلی کرنے والا ہاتھ یہ رسول خدا کا یہ فرمان بالکل سچ ہے نیز آپ فرماتے ہیں کہ تین طرح کے آدمیوں سے بچتے رہو (۱) غافل علماء سے (۲) خوشامدی فقراء سے (۳) جاہل صوفیوں سے آور ارشاد ہوا ہے کہ دنیا چار چیزوں سے قایم ہے (۱) علماء کے علم سے (۲) امراء کے انصاف سے (۳) دولتمندوں کی سخاوت سے (۴) فقراء کی دعا سے۔ علماء کا علم نہو تو جاہل ہلاک ہو جائیں امراء کا انصاف نہو تو آدمی کو آدمی اس طرح کھا جائے جس طرح بھیڑیا بکری کو کھا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ طالب علم پر ایک درہم خرچنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اُس نے کوہ احد کے برابر سونا خیرات کیا۔ یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جس نے چالیس دن تک تکبیر اولی کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھی

لم تقنت رکعۃ کتب اللہ لہ براءۃ من النفاق وقال النبی علیہ السلام من صلی الصبح فی جلس فی مجلسہ یذکر اللہ تعالیٰ یعطیہ اللہ فی الفردوس سبعین قصرا من ذھب وفضۃ وقال النبی علیہ السلام انما سمی الصلوٰۃ مثنی لانہ یثنی فی کل رکعۃ علی ربہ احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی علیہ من ذنوبہ شیء قالوا لا قال کذلک الصلوٰۃ تغسل الذنوب (دقائق الاخبار)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم البقرۃ

(وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ) ای فقل لھم انی قریب وھو تمثیل لکمال علمہ بافعال العباد واقوالھم واطلاعہ علی احوالھم عجال من قریب مکانہ منھم روی ان اعرابیا جاء الی النبی علیہ السلام فقال یا رسول اللہ اقریب ربنا فنناجیہ ام بعید فنناديہ فنزلت ھذہ الایۃ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ تقریر للقرب ووعد للداعی بالاجابۃ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ ای بمعنی اذا دعوتھم للایمان والطاعۃ کما اجیبھم اذا دعونی لمھماتھم (ولیؤمنوا بی) امر بالثبات والمداومۃ علیہ (لعلھم یرشدون) راجین اصابۃ الرشد وھو اصابۃ الحق وقرئ بفتح الشین وکسرھا واعلم ان اللہ تعالیٰ لما امرھم بصوم الشھر ومراعاۃ العدۃ وحثھم علی القیام بوظائف التکبیر عقیبہ بھذہ الایۃ الدالۃ علی انہ خبیر باحوالھم سمیع لاقوالھم

اللہ تعالیٰ اُسے نفاق سے آزادی کا پروانہ لکھدیتا ہے اور آپکا ارشاد ہے کہ جو صبح کی نماز پڑھکر ذکر الٰہی کرنے بیٹھ گیا اُسے جنت الفردوس میں سونے چاندی کے ستر محل عطا ہوں گے پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ نماز کی مثال اُس نہر کی سی ہے جو کسیکے دروازہ پر بہ رہی ہو اور وہ ہر روز پانچ دفعہ اُس میں نہاتا ہو۔ بتاؤ اُس شخص کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہیگا؟ صحابہ نے کہا ہرگز نہ رہیگا آپنے فرمایا نماز اسی طرح گناہوں کو دھو دیتی ہے (دقائق الاخبار)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بقرہ

(وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ الایۃ)

یعنے اے محمد جب میرے بندے تمسے میری بابت سوال کریں تو اُنسے کہدو کہ میں اُنکے پاس ہوں۔ یہ بندوں کے افعال و اقوال اور اطلاع احوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کے کمال علم کی تمثیل ہے جسکو قرب مکانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول خدا سے سوال کیا کہ اگر ہمارا پروردگار قریب ہو تو ہم اُس سے چپکے چپکے مناجات کیا کریں اور اگر بعید ہو تو پکار پکار کر عرض معروض کرتے رہیں اُسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اس سے اللہ تعالیٰ کے قرب کا ثبوت اور دعا کی قبولیت کا وعدہ نکلتا ہے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ الایۃ یعنے بندوں پر لازم ہے کہ میں ایمان اور طاعت کی طرف بلاؤں تو میرا کہا مانیں۔ کیونکہ مہمات میں میں اُنکی دعا قبول کرلیتا ہوں اور اُنکا فرض ہو کہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تاکہ اُن کو سیدھا رستہ ملجائے یرشدون میں شین منقوطہ کا زبر زیر پیش تینوں قرأتیں آئی ہیں واضح رہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے روزوں اور اُنکی گنتی پوری کرنے کا حکم دیا اور بندوں کو تکبیر و اداے شکر پر اُبھارا تو اُسکے بعد اس آیت میں اِدھر اشارہ فرمادیا کہ خدا اُنکے احوال سے مطلع۔ اُنکے اقوال کا سامع

مجیب لدعائہم مجازیہم علی اعمالہم تاکید الہ وحثا علیہ (قاضی بیضاوی) عن ابن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من دعاء الا بینہ وبین السماء حجاب حتی یصلی علی النبی علیہ السلام فاذا صلی علیہ خرق ذلک الحجاب ودخل الدعاء واذا لم یفعل ذلک رجع دعاؤہ حکی ان واحدا من الصلحاء جلس للتشہد فنسی الصلوۃ علی النبی علیہ السلام فرای رسول اللہ فی نومہ فقال لہ لم نسیت الصلوۃ علی فقال یا رسول اللہ اشتغلت بثناء اللہ وعبادتہ فنسیت الصلوۃ علیک فقال علیہ السلام اما سمعت قولی الاعمال موقوفۃ والدعوات محبوسۃ حتی یصلی علی ولو ان عبدا جاء یوم القیامۃ بحسنات اھل الدنیا ولم یکن فیہا صلوۃ علی ردت علیہ حسناتہ فلم یقبل منہا شیء (زبدۃ وی) ان موسی علیہ السلام ناجی ربہ فقال الٰہی ھل اکرمت احدا مثل ما اکرمتنی حیث اسمعتنی کلامک قال اللہ تعالیٰ یا موسی ان لی عبادا اخرجہم فی اخر الزمان فاکرمہم بشہر رمضان وانا اکون اقرب الیہم منک فانی کلمتک وبینی وبینک سبعون الف حجاب فاذا صامت امۃ محمد وابیضت شفاہہم واصفرت انوفہم ارفع تلک الحجب وقت الافطار یا موسی طوبی لمن عطش کبدہ وجاع بطنہ فی رمضان فانہ اجازہ یرون لقائی فینبغی للعاقل ان یغرم حرمۃ ھذا الشہر

اُسکے دعا قبول کرنے والا اور اُنکو مطابق اعمال جزا دینے والا ہے اسمیں عبادتوں کی تاکید اور اُنپر ترغیب پائی جاتی ہے (قاضی بیضاوی) انس رضؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبتک دعا کرنے والا اپنے نبیؐ پر درود نہ بھیجے اُسکی دعا اور آسمان کے مابین ایک پردہ حائل رہتا ہے۔ درود بھیجنے کے بعد پردہ پھٹکر دعا آسمان تک پہنچ جاتی ہے ورنہ واپس آجاتی ہے۔ روایت ہے کہ ایک شخص تشہد میں درود پڑھنا بھول گیا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ تونے ہمپر درود کیوں نہیں بھیجا عرض کیا کہ میں خدا کی ثنا اور شغل عبادت کے باعث درود بھول گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تونے یہ حدیث نہیں سنی کہ جبتک انسان مجھپر درود نہ بھیجے اُسکے تمام اعمال نامقبول اور دعائیں غیر مستجاب رہتی ہیں۔ قیامت میں اگر کوئی شخص تمام اہل دنیا کی برابر نیکیاں لیکر آئے لیکن انمیں درود نہو تو اسکی تمام نیکیاں رد کردی جائینگی اور کوئی طاعت قبول نہوگی (دبہ) مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی مناجات میں فرمایا کہ الٰہی تونے میرے برابر کسی اور کو بزرگی دی ہے یا نہیں کیونکہ تو مجھسے ہمکلام ہوا ہے۔ جواب ملا کہ اے موسےٰ میں آخر زمانہ میں ایک امت کو پیدا کروں گا اور رمضان کے باعث اُنکو بزرگی دوں گا اور تمھاری نسبت اُنسے بہت قریب ہوجاؤں گا کیونکہ میں تمھارے ساتھ ستر ہزار پردوں میں ہمکلام ہوا ہوں۔ لیکن امت محمدؐیہ جب روزے رکھے گی اور اُن کے ہونٹ سفید اور رنگ زرد ہوجائیں گے تو میں افطار کے وقت ان پردوں کو اُٹھادوں گا۔ اے موسےٰ رمضان میں جس کا کلیجا پیاسا اور پیٹ بھوکا رہا ہو اُس کو مبارک باد۔ ایسوں کی جزا میری ملاقات کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسلئے عقلمند کو لازم ہے کہ رمضان میں تعظیم کو نگاہ رکھے۔

ویحفظ قلبه فیه من الحسد والعداوة للمسلمین ومع ذلك یکون خائفا وخاشیا الله یقبل صومه ام لا حیث قال الله تعالٰی انما یتقبل الله من المتقین) یخرج الصائمون من قبورهم ویرفرن صیامهم تتلقی بالموائد والتحف والاباریق یقال لهم کلوا قد جعتم حین شبع الناس واشربوا قد عطشتم حین روی الناس واستریحوا فیا کلون ویشربون والناس فی الحساب (تنبیه الغافلین) عن علی ابن ابی طالب رضی الله تعالٰی عنه انه قال سئل النبی علیه السلام عن فضائل التراویح فی شهر رمضان فقال یخرج المومن من ذنبه فی اول لیلة کیوم ولدته امه وفی اللیلة الثانیة یغفر له ولابویه ان کانا مؤمنین وفی اللیلة الثالثة ینادی ملك من تحت العرش استانف العمل غفر الله ما تقدم من ذنبك وفی اللیلة الرابعة له من الاجر مثل قراءة التورٰة والانجیل والزبور والفرقان وفی اللیلة الخامسة اعطاه الله تعالٰی مثل من صلی فی المسجد الحرام ومسجد المدینة والمسجد الاقصٰی وفی اللیلة السادسة اعطاه الله تعالٰی ثواب من طاف بالبیت المعمور واستغفر له کل حجر ومدر وفی اللیلة السابعة فکانما ادرك موسی علیه السلام ونصره علی فرعون وهامان وفی اللیلة الثامنة اعطاه الله تعالٰی ما اعطی ابراهیم علیه السلام

اور اسمیں دل کو مسلمانونکی عداوت اور حسد سے بچائے۔ اور ہامان سے اللہ تعالٰی سے اسلئے ڈرتا کانپتا رہے کہ دیکھئے روزہ قبول ہوا یا نہوا۔ کیونکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ خدا پرہیزگاروں ہی کی طاعت قبول کیا کرتا ہے روزہ دار قبروں سے نکلکر اپنے روزونکو پہچان لینگے اور روزے۔ کھانے کے خوان تحفے اور آفتابے لیکر اُنسے ملاقات کرینگے۔ پہر اُن کو حکم ہوگا کہ خوب کھاؤ کیونکہ لوگونکی پیٹ بھرائی کے وقت تم بھوکے رہ چکے ہو۔ اور خوب پیو۔ کیونکہ اوروں کی سیرابی کے زمانہ میں تم پیاسے رہے ہو۔ چنانچہ روزہ دار کھانے پینے میں مشغول رہیں گے اور اُنکے سوا دیگر لوگ حساب وکتاب میں (تنبیہ الغافلین) حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول خدا سے رمضان میں تراویح کی بابت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ رمضان کی پہلی رات میں مومن بندہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے دوسری رات میں اُسکی اور اُسکے مسلمان ماں باپ کی مغفرت ہوجاتی ہے۔ تیسری رات میں فرشتہ عرش کے نیچے سے ندا کرتا ہے کہ اب نئے سرے سے عمل کر کیونکہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہوچکے ہیں۔ چوتھی رات میں اُسے توریت۔ انجیل۔ زبور۔ اور قرآن مجید پڑہنے کا ثواب ملتا ہے۔ پانچویں رات میں اللہ تعالٰی اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہے جس نے مسجد حرم مسجد نبوی اور مسجد اقصٰے میں نماز ادا کی ہو چھٹی رات میں بیت المعمور کے طواف کرنے والے کی برابر ثواب ملتا ہے اور تمام پچھلے اور ڈھیلے اُسکی مغفرت چاہتے ہیں۔ ساتویں رات میں اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا حضرت موسٰیؑ سے ملاقات اور فرعون کے مقابلہ میں اُنکی مدد کی آٹھویں میں اُسی اتنا ثواب ملتا ہے جتنا حضرت ابراہیمؑ کو ملا۔

وفی اللیلة التاسعة فکانما عبد اللہ تعالیٰ عبادة النبی علیہ السلام وفی اللیلة العاشرة یرزقه اللہ خیر الدنیا والاخرة وفی اللیلة الحادیة عشرة یخرج من الدنیا کیوم ولدته من بطن امه وفی اللیلة الثانیة عشرة جاء یوم القیامة وجهه کالقمر فی لیلة البدر وفی اللیلة الثالثة عشرة جاء یوم القیامة امنا من کل سوء وفی اللیلة الرابعة عشرة جاءت الملائکة یبشرون له انه قد صلی التراویح فادخله اللہ بها الجنة وفی اللیلة الخامسة عشرة تصلی علیه الملائکة وحملة العرش والکرسی وفی اللیلة السادسة عشرة کتب اللہ له براءة النجاة من النار وبراءة الدخول فی الجنة وفی اللیلة السابعة عشرة یعطی مثل ثواب الانبیاء وفی اللیلة الثامنة عشرة نادی ملک یا عبد اللہ ان اللہ رضی عنک وعن والدیک وفی اللیلة التاسعة عشرة یرفع اللہ درجاته فی الفردوس وفی لیلة العشرین یعطی ثواب الشهداء والصالحین وفی اللیلة الحادیة والعشرین بنی اللہ له بیتا فی الجنة من النور وفی اللیلة الثانیة والعشرین جاء یوم القیامة آمنا من کل غم وهم وفی اللیلة الثالثة والعشرین بنی اللہ له مدینة فی الجنة وفی اللیلة الرابعة والعشرین کان له اربع وعشرون دعوة مستجابة وفی اللیلة الخامسة والعشرین یرفع اللہ عذاب القبر فی اللیلة السادسة والعشرین یرفع اللہ ثواب یعبد عاما وفی اللیلة السابعة والعشرین جاء یوم القیامة علی الصراط کالبرق الخاطف

نویں رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ثواب ملتا ہے دسویں رات میں اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی بہتری عنایت کرتا ہے گیارھویں رات میں دنیا سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے بارھویں رات میں یہ فضیلت ملتی ہے کہ اس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا تیرھویں رات کی برکت سے قیامت میں اسے ہر طرح کی برائی سے امن ملے گا۔ چودھویں رات کی عبادت کے باعث فرشتے اسکی تراویح کی گواہی دینگے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے حساب سے بری کردیگا پندرھویں رات میں فرشتے اور حاملان عرش و کرسی اسپر رحمت بھیجتے ہیں سولھویں راتمیں اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزادی اور جنت میں داخل ہونے کا پروانہ لکھدیتا ہے سترھویں رات میں انبیاء کی برابر ثواب ملتا ہے اٹھارھویں رات میں ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے خدا کے بندے تجھسے اور تیرے ماں باپ سے خدا راضی مند ہے انیسویں رات میں اللہ تعالیٰ جنۃ الفردوس میں اسکے درجے بلند کردیتا ہے بیسویں رات میں شہیدوں اور صالحوں کا اجر ملتا ہے اکیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت میں ایک محل تیار کرتا ہے بائیسویں رات میں یہ برکت حاصل ہوتی ہے کہ وہ قیامت کے دن ہر طرح کے غم اور اندیشہ سے بخوف رہیگا تیئیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اسکے لئے بہشت میں ایک شہر تیار کرتا ہے چوبیسویں رات میں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پچیسویں رات میں اس سے عذاب قبر اٹھا دیا جاتا ہے۔ چھبیسویں رات میں چالیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ ستائیسویں رات کی فضیلت کے باعث وہ پلصراط پر سے کوندتی بجلی کی طرح گزر جاتا ہے

وفی اللیلۃ الثامنۃ والعشرین یرفع اللہ لہ الف درجۃ فی الجنۃ وفی اللیلۃ التاسعۃ والعشرین اعطاہ اللہ ثواب الف حجۃ مقبولۃ وفی لیلۃ الثلاثین یقول اللہ یا عبدی کل من ثمار الجنۃ واغتسل من ماء السلسبیل واشرب من الکوثر انا ربک وانت عبدی (مجالس) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال من اعتکف ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (مسلم) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان النبی علیہ السلام یعتکف العشر الاخیر من رمضان حتی توفاہ اللہ تعالی ثم اعتکف ازواجہ بعدہ ای اعتکفن فی بیوتہن ولذا قال الفقہاء یستحب للنساء ان یعتکفن فی مکانہن (شرح المشارق)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم البقرۃ

(وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی) انما سال ذلک لیصیر علم عیانا (قال اَوَلَمْ تُؤْمِنْ) بانی قادر علی الاحیاء باعادۃ الترکیب والحیاۃ (قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ) ای بلی امنت ولکن سالت لازید بصیرۃ وسکون قلب باضافۃ العیان الی الوحی والاستدلال (قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ) قیل طاؤسا ودیکا وغرابا وحمامۃ (فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ) فاملھن واضممھن الیک لتعلمہا وتعرف شانہا لئلا تتلتبس علیک بعد الاحیاء

اٹھائیسویں رات میں اللہ تعالی اُسکے لئے جنت میں ہزار درجے بلند کر دیتا ہے اُنتیسویں رات میں ہزار مقبول حج کا ثواب ملتا ہے تیسویں رات میں اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندے جنت کے میوے نوش کر اور سلسبیل کے پانی سے نہا اور آب کوثر پی میں تیرا رب ہوں اور تو میرا بندہ (مجالس) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے اعتکاف کیا اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) نیز حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے پچھلے عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ اسکے بعد آپکے ازواج مطہرات نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا اسلیئے فقہا کا قول ہے کہ عورتوں کے لئے اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے (شرح المشارق)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بقرہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی یعنے جب ابراہیمؑ نے یہ کہا کہ آپ مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کریگا۔ یہ سوال اسلیئے تھا کہ علم الیقین میں الیقین کے مرتبہ میں آجائے قال اَوَلَمْ تُؤْمِنْ (ارشاد ہوا کہ ابراہیم کیا تجھے یقین نہیں آیا کہ میں مُردوں کے جسم و روح کو دوبارہ ترکیب دینے اور انکو زندہ کرنے پر قادر ہوں قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ابراہیمؑ نے کہا کہ ہاں ہاں مجھے تیری قدرت پر یقین تو ہے مگر یہ سوال اسلیئے کرتا ہوں کہ رؤیا اور استدلال کے ساتھ شہادت عینی کو ملا کر اور زیادہ یقین اور دلی اطمینان حاصل کر لوں قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ۔ حکم ہوا کہ اچھا چار پرندے پکڑ لو یعنے مور مرغ۔ کوا۔ کبوتر فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ پھر اُنہیں اپنے سے ہلا لو تاکہ تمہیں اچھی طرح شناخت رہے اور زندہ ہونے کے بعد اشتباہ نہ ہو

(ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءا) ای ثم جزئهن (ثم ادعهن) قل لهن تعالین باذن الله یاتینك سعیا) سائیات مسرعات طیرانا او مشیا (واعلم ان الله عزیز لا یعجز عما یریده (حکیم) ذو حکمة بالغة فی کل ما یفعله (وینزه (قاضی بیضاوی) (واذ قال ابراهیم رب ارنی کیف تحی الموتی) قال الحسن کان سبب هذا السؤال من ابراهیم انه مر علی دابة میتة قال ابن جریج کانت جیفة حمار علی ساحل البحر فرآها وقد توزعتها دواب البحر والبر فکان اذا مد البحر جاءت الحیتان ودواب البحر فاکلن منها فما وقع منها فما یصیر فی البحر واذا جزر البحر جاءت السباع فاکلت منها فما وقع منها فی التراب یصیر ترابا فاذا ذهبت السباع عنها جاءت الطیور فاکلت منها فما سقط منها دفعه الریح فی الجو فلما رأی ذلک تعجب منها وقال یارب قد علمت انك تجمعها من بطون السباع وحواصل الطیور واجواف دواب البحر فارنی کیف تحییها (لاعائن فازداد یقینا فعاتبه الله (وقال اولم تؤمن قال بلی) یارب علمت وآمنت (ولکن لیطمئن قلبی) ای لیسکن قلبی الی المعائنة والمشاهدة (فاراد ان یصیر له علم الیقین عین الیقین (قال فخذ اربعة من الطیر قال فجاء هن فاخذ طاؤسا ودیکا وحمامة وغرابا وقیل بطة خضراء وغرابا اسود وحمامة بیضاء وديكا احمرا (فصرهن الیك) ای قطعهن ومزقهن وقیل اجمعهن واضممهن الیك (ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءا

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا پھر اُن کو قیمہ قیمہ کرکے چار پہاڑ وں پر رکھدو ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر اُن کو بلاؤ اَوراُن دو اور کہو کہ خدا کے حکم سے چلے آؤ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وہ تمہارے پاس دوڑتے یا اڑتے چلے آئینگے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور تمکو معلوم رہے کہ اللہ تعالی اپنے ارادو پر غالب اور ہر چیز کے کرنے بکرنے میں حکمت سے کام لیتا ہے (بیضاوی) حسن کہتے ہیں اس سوال کا یہ سبب تھا کہ حضرت ابراہیم ایک بار کسی مرے ہوئے جانور اور بقول ابن جریج ایک مرے ہوئے گدھے کی طرف سے ہوکر گزرے جو دریا کے کنارے پڑا تھا اور خشکی اور دریائی جانوروں نے اُسے نکا بوٹی کر دیا تھا جب دریا چڑھ آتا تھا تو اُسے مچھلیاں نوچتی تھیں اور رہا سہا گوشت دریا میں گر جاتا تھا اور جب اُترتا تھا تو درندے پھاڑتے تھے اور اُنکا بچا کھچا مٹی میں ملجاتا تھا اور درندوں کے پلے جانیکے بعد پرندے کھایا کرتے تھے انکی چونچ سے جو کچھ گرتا تھا اُسے ہوا اڑا لیجاتی تھی حضرت ابراہیم نے یہ نظارہ دیکھکر تعجب کیا اور یہ فرمایا الٰہی میں جانتا ہوں کہ تو اسکو درندوں کے پیٹ پرندوں کے پوٹے اور دریائی جانوروں کے شکم سے نکال کر ضرور زندہ کریگا لیکن مجھے یہ کرشمہ آنکھوں سے دکھادے تاکہ اور زیادہ یقین حاصل ہو وہانسے از روئے عتاب یہ خطاب ہوا کہ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ یعنے اے ابراہیم کیا تمکو یقین نہیں آیا قَالَ بَلٰى الآیۃ ابراہیم نے کہا مجھے یقین ہے اور میرا ایمان ہے مگر آنکھوں سے دیکھ لونگا تو دلکو تسکین ہو جائیگی اور علم الیقین عین الیقین کے مرتبہ میں آجائیگا حکم ہوا کہ چار پرندے پکڑ کر پہلے اُنکو اپنے میں ہلا ملا لو اور پھر قیمہ قیمہ کرکے پہاڑ پر رکھدو اور پھر اُنکو آواز دو فَوْرًا دوڑتے چلے آئینگے مجاہد کا قول ہے کہ ابراہیم نے مور۔ مرغ۔ کوے۔ کبوتر کو لیا تھا اور بعض علما کہتے ہیں کہ سبز بطخ تھی اور کالا کوا اور سفید کبوتر اور لال مرغ۔ مفسرین لکھتے ہیں اللہ تعالی نے ابراہیم کو حکم کیا

قال المفسرون امر الله تعالى ابراهيم ان يذبح تلك الطيور وينتف ريشها ويقطعها ويخلط ريشها ودماءها ولحومها بعضها ببعض ففعل ثم امره ان يجعل اجزاءها على الجبال واختلفوا فى عدد الجبال فقال ابن عباس رضى الله عنهما امر ان يجعل طائرا اربعة اجزاء ويجعلها على اربعة جبال وقيل جبل على جانب الشرق وجبل على جانب الغرب وجبل على الشمال وجبل على الجنوب وقيل جزأهن سبعة اجزاء ووضعها على سبعة اجبل وامسك رؤسهن ثم دعاهن بقوله فتعالين باذن الله تعالى فجعلت كل قطرة من دم طائر تطير الى القطرة الاخرى وكل ريشة تطير الى ريشة الاخرى وكل عظم يطير الى العظم الآخر وكل بضعة تطير الى البضعة الاخرى وابراهيم عليه الصلوة والسلام ينظر حتى لقيت كل جثة بعضها الى بعض فى السماء بغير راس ثم اقبلن الى رؤسهن سعيا فكلما جاء طائر طار راس فان وجد راسه دنا منه وان لم يجده تأخر حتى يلقى كل طائر راسه فذلك قوله تعالى ثم ادعهن يأتينك سعيا قيل المراد بالسعى الاسراع والعدو وقيل المشى كما قال الله تعالى فاسعوا الى ذكر الله والحكمة فى المشى دون الطيران كونه ابعد من الشبهة لانها لو طارت لتوهموا انها غير تلك الطير وان ارجلها غير سليمة وقيل السعى الطيران (واعلم ان الله عزيز حكيم) (تفسیر صاوی)

کہ ان چار وں کو ذبح کر کے گوشت اور خون کو پرزوں سمیت ملا جلا کر کوٹ لو اور پہاڑ پر رکھدو چنانچہ آپنے اسکی تعمیل کی۔ پہاڑوں کی گنتی میں اختلاف ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ حکم ہوا تھا کہ گوشت کے چار حصے کر کے چار پہاڑوں پر رکھدو بعض کا قول ہے ایک پہاڑ مشرق میں تھا ایک مغرب میں ایک شمال میں ایک جنوب میں اور بعض علما کہتے ہیں کہ آپنے سات حصے کر کے سات پہاڑوں پر رکھے اور انکے سر اپنے ہاتھ میں لئے رہے اور یہ فرمایا کہ خدا کے حکم سے چلے آؤ۔ چنانچہ اسی وقت ہر طائر کے خونکا ایک قطرہ دوسرے قطرہ سے ہر ایک پر دوسرے پر سے ہر ہڈی دوسری ہڈی سے اور ہر گوشت کا ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے جا ملا اور ابراہیمؑ کھڑے کھڑے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھتے رہے یہانتک کہ جسموں کے انجا جسم اور پورا ڈھانچ بن تاکر تیار ہو گیا اور پھر دوڑتے اور اڑتے ہوئے اپنے سروں کی طرف آگئے جب ایک طائر کا دھڑ قریب آتا تھا تو سر اسکی طرف اڑ جاتا تھا۔ پھر اگر جس کا سر تھا اسی کا دھڑ نکلا تو دونو ملگئے ورنہ سر اُس سے الگ رہا اور اپنے دوسرے طائر کے ساتھ اپنے واقعی دھڑ سے جا ملا۔ چنانچہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا کا یہی مطلب ہے ایک قول یہ ہے کہ لفظ سعی جلد اور دوڑ کر چلنے کے معنوں میں ہے اور بعض نے اس سے معمولی رفتار مراد رکھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ یعنے ذکر الٰہی کیلئے چلو اس قصہ میں جو حکمت چلنے میں تھی اڑنے میں نہیں۔ کیونکہ چلنے میں دیکھنے والے کو چلنے والے کی واقعی شکل و شباہت کے متعلق شبہہ باقی نہیں رہتا۔ یہ پرندے اگر اڑکر آتے تو توہم ہو سکتا تھا کہ شاید اُسی صورت کے دو پرند ہوں اور یہ شک بھی گزر سکتا تھا کہ انکے پاؤں سالم نہیں بعض نے سعی کو اڑنے کے معنوں میں لیا ہے (نفسیر عزیزی)

روی ان اللہ تعالی لما اراد اللہ ان یخلق السموات والارض خلق جوھرۃ خضراء اضعاف السموات والارض ثم نظر الیھا نظرۃ ھیبۃ فصارت ماء ثم نظر الی الماء فغلی وارتفع منہ زبد ودخان وبخار وارتفع من خشیۃ اللہ فمن ثمہ یرتفع ذلک الماء الی یوم القیامۃ وخلق اللہ من ذلک الدخان السماء وخلق من ذلک الزبد الارض ثم یبعث اللہ ملکا من تحت العرش فیھبط الی الارض حوت خلق تحت الارضین السبع فوضعھا علی عاتقہ احدی یدیہ کانت بالمشرق والاخری کانت بالمغرب باسطتین قابضتین علی الارضین السبع حتی ضبطھا فلم یکن لقدمیہ موضع قرار فاھبط اللہ من الفردوس ثورا لہ سبعون الف قرن وارتفاعہ سبعون الف قامۃ وجعل قرار قدم الملک علی سنام الثور فلم تستقر قدماہ فاھبط اللہ یاقوتۃ خضراء من اعلی درجۃ فی الجنۃ غلظھا مسیرۃ خمسمائۃ عام فوضعھا بین سنام الثور الی ذنبہ فاستقرت علیھا قدماہ وقرن ذلک الثور خارجۃ من اقطار الارض ولکن ذلک الثور فی البحر فھو یتنفس فی کل یوم نفسین فاذا تنفس ھذا البحر واذا امسک نفسہ رجف فلم یکن لقوائم الثور موضع قرار فخلق اللہ صفرۃ کغلظ سبع سموات وارضین فاستقرت قوائم الثور علیھا ولم یکن للصخرۃ مستقر فخلق اللہ نونا وھو الحوت العظیم اسمہ نون ولکنیتہ بلھوت ولقبہ بیھموت

روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جب آسمان وزمین پیدا کرنے کا قصد کیا تو پہلے سبز رنگ کا ایک جوہر پیدا کیا جو آسمان وزمین سے دوچند تھا پھر اُسپر اپنے جلال کی نظر ڈالی وہ گھل کر پانی ہو گیا پھر پانی پر نظر کی فوراً کھولنے لگا اور اُسمیں جھاگ اور دُھواں اُٹھا اور پانی ہیبت الٰہی سے کپکپایا ٹھہرا یہ تھرتھری قیامت تک پانی کی ذات میں موجود رہے گی پھر اس دُھویں سے آسمان اور جھاگ سے زمین بنائی بعدہ اللہ تعالے نے عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ زمین پر بھیجا جس نے ساتویں زمین کے نیچے جاکر زمین کو اپنے کندھے پر رکھ لیا اسکا ایک ہاتھ مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس نے دونو ہاتھ پھیلا کر زمین کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے لیکن اس فرشتہ کے قدم رکھنے کو کہیں جگہ نہ تھی۔ اللہ تعالی نے فردوس سے ایک بیل بھیجا جس کے ستر ہزار سینگ اور چالیس ہزار پانو ہیں فرشتے نے اسکی کوہان پر کھڑا ہونا چاہا مگر پانو نہ ٹکے اسلئے اللہ تعالے نے جنت کے اعلے درجہ سے سبز یاقوت کی ایک سل بھیجی جسکا دل پانسو برس کی راہ کا ہے۔ یہ اُس بیل کی کوہان سے لیکر دُم تک بچھائی گئی اور فرشتے کے دونو قدم اسپر ٹک گئے۔ اس بیل کے سینگ زمین کے کناروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور یہ دریا میں کھڑا ہے اور دنیمیں دو سانس لیتا ہے اسکے سانس لیتے وقت دریا چڑھ جاتا ہے اور روکتے وقت اتر جاتا ہے لیکن چونکہ اس بیل کے رہنے پانو ٹکانے کی جگہ نہ تھی اسلئے اللہ تعالی نے تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کے دل کے برابر ایک پتھر پیدا کرکے اسپر بیل کے پانو ٹکا دیئے اور چونکہ اس پتھر کے رکھنے کی کہیں جگہ نہ تھی اسلئے ایک بڑی مچھلی پیدا کی جسکا نام نون ہے کنیت بلھوت اور لقب بیھموت ہے

فوضع الصخرة على ظهره وسائر جسده خال فالحوت على البحر على متن الريح والريح على القدرة قال كعب الاحبار ان ابليس تعلغل الى الحوت الذى كان على ظهره الارض كلها والشجر والدواب وغيرها وقال له الق عن ظهرك هؤلاء الاثقال اجمع قال فرمّ الحوت ان يفعل ذلك فبعث الله دابة فدخلت منخره ووصلت الى دماغه فضيم الى الله تعالى منها فاذن الله لها فخرجت قال كعب انظر اليها وتنظر اليه فان هم بشئ من ذلك عادت كما كانت وهذا الحوت هو الذى اقسم الله به فقال ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ (تفسير ثعلبى) هذه كلها من قدرة الله العلية البديعة فمن لم يؤمن بها فهو كافر نعوذ بالله تعالى ۔ نوع اخر متعلق باحوال الدنيا والاخرة ۔ ذكر فى الخبر عن النبى عليه الصلوٰة والسلام انه قال من كانت لاخيه عنده مظلمة من عرض او مال فليطلب من المظلوم ان يهبها له او يستحل منه او يقضى منه قبل ان يأخذ منه حسماً وذلك يوم لا يوجد دينار ولا درهم (حكاية) ان صيادا فى الزمن الاول اخذ سمكة فاخذها منه العوان وضربه فقال الصياد يا رب خلقتنى ضعيفا وخلقته قويا حتى ظلمنى سلط عليه خلقا من خلقك فاجعله عبرة للمسلمين فلما ذهب العوان الى داره شوى السمكة فلما وضعها على مائدة واراد ان يتناول لقمة السمكة باذن الله تعالى

وہ پتھر اس مچھلی کی صرف پیٹھ پر رکھا ہوا ہے باقی جسم خالی ہے ۔ اور یہ مچھلی دریا پر دریا ہوا کی پشت پر ۔ اور ہوا خدا کی قدرت اور اُسکے حکم پر ٹھہری ہوئی ہے ۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ شیطان نے ایکبار اس مچھلی کو جسکی پشت پر زمین درخت ۔ اور تمام جاندار رکھے ہوئے ہیں بہکا کر یہ کہا کہ اپنی بوجھ کو اپنی پیٹھ پر سے پھینکدے ۔ مچھلی نے ابھی اس کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جانور بھیجا جو فوراً اُسکے نتھنے میں گھسکر دماغ میں جا اُترا مچھلی نے نہایت دکھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کی چنانچہ وہ دماغ سے نکل آیا کعب کا قول ہے مچھلی اُسکی طرف اور وہ مچھلی کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہتا ہے اُدھر مچھلی نے بُرا ارادہ کیا اِدھر یہ نتھنے میں داخل ہوا ۔ اور یہ وہی مچھلی ہے جسکی نون والقلم میں اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے (تفسیر ثعلبی) یہ سب اللہ تعالیٰ کی بلند اور نادر قدرت کا نتیجہ ہے جو شخص ایسے خدا پر ایمان نہ لائے وہ نعوذ باللہ کٹا کافر ہے ۔ احوال دنیا و آخرت کے متعلق رسول خدا سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس نے اپنے بھائی مسلمان کا کوئی حق یا مال اسباب دبا رکھا ہو اُسپر لازم ہے کہ قیامت میں مدعیوں کے چھین لینے سے پہلے یا تو حقدار سے بخشوالے یا کسی صورت سے سبکدوش کرالے یا ادا کردے کیونکہ قیامت کے دن نہ کہیں دینار ملیگا نہ درہم حکایت کسی شکاری نے ایک مچھلی پکڑی اُس سے ایک ظالم کوتوال نے جبراً چھین لی ۔ اور چلتے بار خوب مار شکاری نے بددعا کی کہ الٰہی تو نے مجھے ناتواں اور اُسے زبردست بنایا ہے اُس نے مجھپر ظلم کیا ۔ تو اپنی مخلوق میں سے کسیکو اُسپر مسلط کردے تاکہ دیگر مسلمانوں کو عبرت ہو ۔ کوتوال نے مچھلی بھونکر دسترخوان پر رکھی ۔ کھانے کے لئے ہات ڈالنا چاہتا تھا کہ خدا کے حکم سے مچھلی نے کاٹ کھایا

واخذ الدود یدہ فہو یقول علی صبر حتی قطعہا ثم سری الی ذراعہ حتی قطعہا ثم نام فرأی فی المنام من یقول لہ رد الحق الی صاحبہ حتی تنجو من ہذہ العلۃ فلما استیقظ علم ذلک فجاء الی الصیاد فاعطاہ عشرۃ آلاف درہم واستحل منہ فلما جعلہ فی حل تناثر من الدود فصارت یدہ کما کانت بقدرۃ اللہ تعالی (رمکاشفۃ القلوب) عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال اذا توفی الرجل ووضع فی قبرہ جاءہ ملک وقعد عند راسہ وعذبہ وضربہ ضربۃ واحدۃ بطرقۃ لم یبق عضو منہ الا قطع وتلہب فی قبرہ ثم قیل لہ قم باذن اللہ فاذا ہو یقوم مستویا فیہیع صیحۃ یسمعہا ما بین السماء والارض الا الجن والانس ثم یقول المیت لم فعلت ہذا ولم تعذبنی وانا اقیم الصلوۃ واؤتی الزکوۃ واصوم رمضان فیقول اعذبک بانک مررت یوما بمظلوم وہو یستغیث بک فلم تغثہ وصلیت یوما ولم تتنزہ من بولک وہذا قلیل نصرۃ المظلوم واجبۃ کما روی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام ومن رای مظلوما فاستغاث بہ فلم یغثہ ضرب فی قبرہ مائۃ سوط من نار (رمکاشفۃ القلوب) قال النبی علیہ السلام من زنی بامرأۃ مسلمۃ او غیر مسلمۃ حرۃ کانت او امۃ فمات بغیر توبۃ فتح اللہ لہ فی قبرہ ثلثمائۃ باب من نار

اور فوراً ہات کے زخم میں کیڑے پڑ گئے۔ کو توال اسقدر بیتاب ہوا کہ بغیر ہات کاٹے صبر نہ آیا۔ مگر ہات کاٹتے ہی زخم نے بازو میں سرایت کر کے کیڑے والد ہے چنانچہ بازو بھی کاٹنا پڑا۔ پھر اُسے نیند آگئی اور خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے دیکھا کہ حقدار کو اُس کا حق دیدے تاکہ اس بلا سے نجات ملے۔ فوراً آنکھ کھل گئی اور شکاری پاس آکر اُسے دس ہزار درم دیئے اور اپنے لئے مچلی مباح کرائی۔ اسکے بعد تمام کیڑے جھڑ پڑے اور ہات قدرت الٰہی سے ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا۔ ابو امامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی مر کر قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اُسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور اُسے عذاب دیتا اور گرز کی ایک ایسی ضرب مارتا ہے کہ ہر عضو رائی کائی ہو جاتا ہے اور رگ رگ سے شعلے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر اُس سے کہتا ہے کہ خدا کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور اسقدر چیختا ہے کہ جن و انسان کے سوا آسمان و زمین کی اور تمام مخلوق اُس کا دہاڑنا سن لیتی ہے۔ پھر وہ یہ کہتا ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا اور مجھے عذاب کیوں دیا۔ میں تو نمازی زکوۃ دینے والا اور روزہ دار آدمی تھا۔ فرشتہ جواب دیتا ہے میں نے تجھے اسلئے عذاب دیا کہ تو فلاں روز ایک مظلوم کے پاس سے گزرا۔ اُس نے تجھسے فریاد کی مگر تو اُسکی امداد سے پہلو تہی کر گیا اور تو نے فلاں دن اس حالت میں نماز پڑھی کہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچ نہ سکا تھا اسی لیئے کہا گیا ہے کہ مظلوم کی مدد واجب ہے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس نے مظلوم کو بیکسی کی حالت میں دیکھا اور باوجود فریاد کرنے کے اُسکی مدد نہ کی وہ قبر میں آگ کے سو کوڑے کھائیگا (مکاشفۃ القلوب) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس نے مسلمان یا غیر مسلمان۔ بیگم یا لونڈی سے زنا کیا اور پھر بغیر توبہ کئے مر گیا اُسکے لیئے قبر میں دوزخ کی طرف کے تین سو دروازے کھولے جائینگے

یعذب فیہ الی یوم القیامۃ فاذا کان یوم القیمۃ یدخل النار مع الداخلین (حیاۃ القلوب) حکی ان الحسن البصری ومالک بن دینار وثابت البنانی دخلوا علی الرابعۃ العدویۃ فقال الحسن البصری یا رابعۃ اختاری منا واحدا فان النکاح سنۃ النبی علیہ السلام قالت لی مسائل من احداھا زوجت نفسی منہ فسالت الحسن اولا ما تقول حیث قال یوم المیثاق ھؤلاء فی الجنۃ ولا ابالی وھؤلاء فی النار ولا ابالی من ای صنف اکون فقال لا ادری فقالت حین صورنی الملک فی رحم ای ھل کنت شقیۃ او سعیدۃ قال لا ادری قالت اذا اقبل لواحد ان لا تخافوا ولا تحزنوا ولی احد لا بشری لکم من ای صنف اکون قال لا ادری قالت القبر یکون روضۃ من ریاض الجنان او حفرۃ من حفر النیران کیف یکون قبری قال لا ادری قالت یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ کیف یکون وجھی قال لا ادری قالت اذا نادی المنادی یوم القیامۃ الا ان فلان بن فلانۃ قد سعد سعادۃ وفلان بن فلانۃ قد شقی شقاوۃ فمن اکون انا قال لا ادری فبکوا جمیعا وخرجوا من عندھا (بھجۃ الانوار) (وحکی ایضا) انہ لما مات زوج رابعۃ العدویۃ استاذن فی الدخول علیھا الحسن واصحابہ فاذنت لھم فی الدخول علیھا وارخت سترا وجلست وراء الستر

اور قیامت تک عذاب ہوتا رہیگا۔ پھر قیامت کے دن جہنمیوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوجائیگا (حیاۃ القلوب) روایت ہے کہ ایکدن حسن بصری اور مالک بن دینار اور ثابت بُنانی رابعہ عدویہ کے پاس گئے اور یہ کہا کہ آپ ہم تینوں میں سے کسی کو پسند کریں کیونکہ نکاح سنت نبوی ہے۔ رابعہ بولیں کہ جو شخص میرے چند سوالوں کا جواب دیدیگا اُس سے نکاح کرونگی چنانچہ پہلے حسن بصری سے سوال کیا کہ اللہ تعالی میثاق کے دن فرما چکا ہے کہ یہ مخلوق جنت کے لئے ہے اور یہ دوزخ کے لئے اور مجھے نہ اسکی پروا ہے نہ اُسکی اب یہ بتاؤ کہ میں کونسے گروہ میں ہوں حسن نے کہا میں نہیں جانتا دوسرا سوال کیا کہ جب اللہ تعالی نے ماں کے پیٹ میں میری تصویر بنائی تھی تو مجھے نیکبخت لکھا تھا یا بدبخت حسن بولے مجھے اسکا جواب نہیں آتا تیسرا سوال کیا کہ قبر باغ جنت کے باغوں میں کا ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں کا ایک گڑھا میری قبر کیسی ہوگی حسن نے فرمایا مجھے معلوم نہیں چوتھا سوال کیا کہ جسدن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے سیاہ ہوجائینگے اُسدن میرا چہرہ کیسا ہوگا حسن نے کہا مجھے خبر نہیں۔ پانچواں سوال کیا کہ جسدن ایک منادی ندا کریگا کہ فلاں عورت کا بیٹا فلاں شخص سعید ہے اور فلاں عورت کا بیٹا فلاں شخص شقی اُسدن میں کن لوگوں میں ہونگی حسن بولے مجھے اسکا جواب نہیں آتا اسکے بعد سب بڑے اور پھر رابعہ کے پاس سے چلے گئے (بھجۃ الانوار) حکایت دوم کہتے ہیں جب رابعہ بصریہ کے خاوند مرگئے تو حسن بصری اور اُنکے چند احباب رابعہ کی خدمت میں گئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی اُنہوں نے اجازت دی اور سامنے پردہ ڈالکر اُسکے پیچھے بیٹھ گئیں۔ حسن اور اُنکے احباب بولے کہ آپ کے پہلے خاوند مرچکے ہیں اب اور نکاح کرنا چاہیے۔

فقال لها الحسن البصری واجیبی انه قد مات بعلك ولا بد لك منه فقالت نعم ولكن من اعلمكم حتی ازوجه نفسی فقالوا الحسن البصری فقالت ان اجبتنی فی اربع مسائل فانا لك فقال سلی ان وفقنی الله تعالی اجبتك قالت ما تقول لو مت وخرجت من الدنیا الخرج علی الایمان ام لا قال هذا غیب لا یعلم الغیب الا الله ثم قالت ما تقول لو وضعت فی القبر وسألنی منکر ونکیر اقدر علی جوابهما ام لا قال هذا غیب لا یعلم الغیب الا الله قالت اذا حشر الناس یوم القیامة ونطایرت الکتب اعطی کتابی بیمینی ام بشمالی فقال هذا غیب ایضا ثم قالت اذا نودی للناس فریق فی الجنة وفریق فی السعیر اکون انا من ای الفریقین قال هذا غیب ایضا قالت من کان له غم هذه الاربعة کیف یشتغل بالتزویج ثم قالت یا حسن اخبرنی کم جزء خلق الله العقل قال عشرة اجزاء تسعة للرجال وواحد للنساء ثم قالت یا حسن کم جزء خلق الله الشهوة قال عشرة اجزاء تسعة للنساء وواحد للرجال ثم قالت یا حسن انا اقدر علی حفظ تسعة اجزاء من الشهوة بجزء من العقل وانت لا تقدر علی حفظ جزء واحد من الشهوة بتسعة اجزاء من العقل فبکی الحسن وخرج من عندها (مشکوٰۃ الانوار)

رابعہ بولیں ہاں ہاں ضرور مگر میں تم سب سے بڑے عالم سے نکاح کرونگی حاضرین نے کہا کہ ہم میں حسن سب سے بڑے عالم ہیں۔ رابعہ نے کہا کہ اے حسن اگر تم میری چار باتوں کا جواب دیدوگے تو میں تمہاری ہوجاؤنگی حسن بولے اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو ضرور جواب دونگا۔ رابعہ نے کہا (۱) یہ بتاؤ کہ میں جب مرکر دنیا سے اٹھونگی تو ایمان کے ساتھ جاؤنگی یا نہیں حسن بولے کہ یہ تو غیب کی بات ہے جسکا حال خدا ہی کو معلوم ہے پھر بولیں (۲) قبر میں جب منکر نکیر سوال کرینگے تو میں اُنکے جواب پر قادر ہوسکونگی یا نہیں۔ حسن نے کہا کہ غیب کی بات خدا ہی جانتا ہے۔ پھر فرمایا (۳) محشر میں جب نامۂ اعمال اڑائے جائینگے تو میرا اعمال نامہ جسنے ہاتھ میں ہوگا یا بائیں میں حسن نے جواب دیا کہ یہ بھی غیب کی بات ہے جسے میں نہیں جانتا پھر پوچھا (۴) جسدن لوگوں میں یہ ندا دیجائے گی کہ آج ایک فریق جنتی ہے اور ایک دوزخی۔ اُسدن میں کونسے فریق میں ہونگی حسن نے فرمایا کہ یہ بھی خدائے عالم الغیب ہی کے علم میں ہے۔ رابعہ بولیں اگر جسم جان کے ساتھ یہ چار طرح کے غم لگے ہوئے ہوں اُسکو نکاح سے کیا خاک دلچسپی ہوسکتی ہے۔ پھر حسن کو مخاطب کرکے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے کتنے حصّے کئے ہیں حسن نے کہا۔ دس۔ نو مردوں کے لئے۔ ایک عورتوں کے لئے۔ پھر پوچھا کہ شہوت کے کتنے حصّے ہیں۔ جواب دیا کہ دس۔ نو عورتوں کے لئے۔ ایک مردوں کے لئے۔ یہ سنکر رابعہ نے کہا اے حسن۔ میں باوجود ایک حصّہ عقل رکھنے کے خواہش نفسانی کے نو حصّوں کی حفاظت پر قدرت رکھتی ہوں اور تم نو حصّے عقل رکھتے ہوئے ایک حصّہ خواہش کے دبانے پر قادر نہیں ہو۔ اسپر حسن بہت روئے اور وہاں سے چلے گئے (مشکوٰۃ الانوار)

سورة البقرة بسم الله الرحمن الرحيم

(مثل الذين ينفقون اموالهم فى سبيل الله كمثل حبة) اى مثل نفقتهم كمثل حبة او مثلهم كمثل باذر حبة على حذف مضاف (انبتت سبع سنابل فى كل سنبلة مائة حبة) اسند الانبات الى الحبة لما كانت من الاسباب كما يسند الى الارض والماء والمنبت على الحقيقة هو الله تعالى والمعنى انه يخرج منها ساق يتشعب منه سبع شعب لكل منها سنبلة فيها مائة حبة وهو تمثيل لا يقتضى وقوعه وقد يكون فى الذرة والدخن وفى البر فى الارض المغلة فى بعض الاوراضى (والله يضاعف) تلك المضاعفة (لمن يشاء) بفضله على حسب حال المنفق من اخلاصه وتعبه ومن اجل ذلك تفاوتت الاعمال فى مقادير الثواب (والله واسع) لا يضيق عليه ما يتفضل به من الزيادة (عليم) بنية المنفق وقدر نفقته (قاضى بيضاوى) نزلت فى شان عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وذلك ان رسول الله عليه الصلوة والسلام لما حث الناس على الصدقة حين اراد الخروج الى غزوة تبوك جاء عبد الرحمن باربعة الاف درهم فقال يا رسول الله كانت لى ثمانية الاف درهم فامسكت منها لنفسى وعيالى اربعة الاف واربعة الاف اقرضتها لربى

بسم الله الرحمن الرحيم

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ الآية یعنے جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچتے ہیں انکے اس صرف کی مثال ایسی ہے جیسا کھیتی کا بیج۔ یا خود انکی مثال ایسی ہے جیسا بیج ڈالنے والا کسان اس تقدیر پر مضاف محذوف ہے یعنے مثل نفقتهم كمثل حبة او مثلهم كمثل باذر حبة انبتت سبع سنابل الآية اُس بیج نے سات خوشے نکالے اور ہر خوشے میں سو دانے پیدا ہوئے۔ چونکہ بیج خوشے اُگنے کا سبب ہے اسلئے اُگانا اُسکی طرف منسوب کر دیا ہے جیسا کہ زمین اور پانی کی طرف منسوب کر دیا کرتے ہیں ورنہ فی الواقع اُگانے والا اللہ تعالی ہے مطلب آیت یہ ہے کہ اول اُس بیج سے ایک تنہ نکلا پھر اس سے سات شاخیں پھوٹیں پھر ہر شاخ میں ایک خوشہ آیا اور ہر خوشہ میں سو دانے پیدا ہوئے یہ محض تمثیل کے طور پر ہے جس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فی الواقع ایسا ہی ہوتا ہو گو کبھی کبھی جوار اور گیہوں کے درختوں اور ہر فاتی زمین میں یہاں غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے ایسا اتفاق ہو جاتا ہے وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ الآية۔ اور اللہ تعالی اپنے فضل سے صرف کرنے والے کے اخلاص اور محنت مشقت کی کمائی کے باعث جسکے لئے چاہے اسکو دوگنا تگنا کر دیتا ہے۔ اسی لئے ثواب کے اندازہ میں لوگوں کے اعمال متفاوت ہیں اور اللہ تعالی کشایش دینے والا اور صرف کرنے والے کی نیت کو جانتا ہو نیک نیتوں پر اپنے فضل کی زیادتی میں تنگی نہیں کرتا (قاضی بیضاوی) یہ آیت عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کی شان میں نازل ہوئی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جانے کا ارادہ کیا اور عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درم لیکر آئے اور یہ کہا کہ میرے پاس آٹھ ہزار درم تھے انمیں سے چار ہزار اہل و عیال کو دے آیا ہوں اور چار ہزار بطور قرض حسنہ خدا کو دیتا ہوں

فقال له رسول الله بارك الله لك فيما امسكت وفيما اعطيت وقال عثمان بن عفان يا رسول الله علي جهاز من لا جهاز له فنزلت هذه الاية (مثل الذين ينفقون الاية) (ابو الليث) قال الكلبي و مقاتل نزلت هذه الاية في شان علي ابن ابي طالب رضي الله عنه كانت له اربعة دراهم ولم يملك غيرها فانفق منها منزل التحريض على الصدقة تصدق بدرهم بالليل ودرهم بالنهار ودرهم في السر ودرهم في العلانية فنزلت (الذين ينفقون الاية (ابو الليث) قال عليه السلام ان اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم علي صلاة) روى عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال عليه السلام ما من دعاء الا بينه وبين الله تعالى حجاب حتى يصلي صاحبه على محمد عليه السلام فاذا فعل ذلك خرق الحجاب واستجيب له الدعاء (وعن) انس رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام لما خلق الله تعالى الارض وتحركت خلق الجبال فوضعها عليها فاستقرت فتعجب الملائكة وقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الماء قال نعم الريح فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الريح قال نعم ابن آدم يتصدق صدقة بيمينه يخفيها عن شماله فهو اشد منه لا مرد احدها ان تخفي الصدقة كما قال الله تعالى

آنحضرتؐ نے فرمایا خدا دونوں میں برکت دے اور عثمانؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ جس کسیکے پاس جہاد کا سامان نہو اُسکا میں ذمہ دار ہوں۔ اُسوقت یہ آیت اُتری مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ الآیۃ (ابو اللیث) کلبی اور مقاتل کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں ہے جب صدقہ دینے کی ترغیب نازل ہوئی تو آپ کے پاس صرف چار درم تھے ایکدرم دن میں خیرات کیا۔ ایکدرم رات میں۔ ایک چھپا کر دیا ایک ظاہر کر کے تب یہ آیت نازل ہوئی (ابو اللیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میرے قریب وہی شخص ہوگا جو مجھپر بکثرت درود بھیجے گا حضرت علیؓ رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک پیغمبر خدا پر درود نہ بھیجا جائے بندہ کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے مابین ایک پردہ حائل رہتا ہے۔ درود پڑھنے سے یہ پردہ چاک اور دعا مستجاب ہو جاتی ہے انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو لرزتی تھی اُسپر پہاڑوں کو میخوں کی طرح ٹھوک دیا۔ بچ گئی۔ فرشتوں نے ازراہ تعجب عرض کیا کہ الٰہی تیری مخلوق میں پہاڑوں سے زیادہ مضبوط بھی کوئی چیز ہے فرمایا۔ ہاں۔ لوہا۔ فرشتوں نے کہا اچھا لوہے سے زیادہ۔ حکم ہوا ہاں آگ۔ فرشتے بولے کہ آگ سے زیادہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں پانی۔ ملائکہ نے التماس کیا کہ پانی سے زیادہ فرمایا ہاں ہوا۔ فرشتوں نے کہا کہ اچھا ہوا سے زیادہ ارشاد ہوا کہ ہاں وہ ابن آدم جو دہنے ہات سے خیرات کرتا ہے اور بائیں کو خبر نہیں ہوتی فی الواقع صدقہ دینے والا ان سب سے زیادہ مضبوط ہے بشرطیکہ چند امور کا لحاظ رکھے (۱) چھپا کر صدقہ دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ الآیۃ

روان تخفوها و تؤتوها الفقراء فهو خیر لکم و بهذا السبب بالغ السلف فی اخفاء صدقتهم عن اعین الناس حتی طلب بعضهم فقیرا اعمی لئلا یعلم من المتصدق و بعضهم ربط فی ثوب الفقیر نائما و بعضهم القی فی طریق الفقراء لیاخذوها والثانی ان تحذر من المن والاذی کما قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کالذی ینفق ماله رئاء الناس والثالث ان تخرجها من اطیب اموالک کما قال الله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون، حتی لا تکون ممن قال الله تعالی فیهم و یجعلون لله ما یکرهون، الایة ولذا قال رسول الله علیه الصلوة والسلام ان الله طیب لا یقبل الا الطیب ای الحلال کما قال سفیان الثوری من انفق الحرام فی طاعات الله کان کمن طهر الثوب بالبول والثوب لا یطهر الا بالماء الطاهر والذنب لا یطهر الا بالحلال والرابع ان تعطی بوجه طلیق مستبشر غیر مستکره کما قال الله تعالی الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون، ولذا قال علیه السلام سبق درهم درهم علی مائة الف یعنی ان درهما واحدا بارشاد

یعنے اگر تم چھپا کر فقیر کو صدقہ دیا کرو تو تمھارے حق میں بہتر ہے۔ اسی لیئے بعض سلف کے لوگوں نے صدقہ کے اخفا میں بہت کوشش کی ہے۔ بعض نے اندھے فقیر کو ڈھونڈھ لاتا کہ غیروں سے قطع نظر خود دینے والے کو بھی دینے والا معلوم نہو۔ بعض نے سوتے ہوئے محتاج کے آنچل میں کچھ باندھ دیا۔ بعض حضرات فقیروں کے گزرگاہ میں کچھ ڈال جایا کرتے تھے (۲) صدقہ دیکر احسان جتانے اور محتاج کا دل دکھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى الآیۃ مسلمانو۔ احسان جتانے اور ایذا پہنچانے کے سبب اپنی خیرات کا ثواب باطل نکرو اور اُس شخص کی طرح نہ بنو جو لوگوں کے دکھاوے کو مال خرچ کرتا ہے (۳) صدقہ حلال کی کمائی میں سے دیا کرے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الآیۃ یعنے تم جبتک اپنی پسند کی چیز خیرات نکروگے نیکی کے درجہ کو نہ پہنچ سکوگے۔ آدمی بُری بھلی چیز دیکر اس آیت کا مصداق نہ بنے وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ یعنے جس چیز کو خود مکروہ جانتے ہیں اُسے خدا کے نام کی کر دیتے ہیں۔ اسی لیئے آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی خود پاک ہے اور پاک ہی چیز کو قبول کرتا ہے (پاک سے مراد حلال ہے) سفیان ثوری کہتے ہیں جس نے خدا کی راہ میں حرام کا مال خرچ کیا وہ گویا ناپاک کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا چاہتا ہے حالانکہ جس طرح کپڑا پاک پانی بغیر طاہر نہیں ہوسکتا اسی طرح پاک کمائی میں سے خرچ کئے بغیر گناہ نہیں دُھل سکتے (۴) نہایت خوشی اور بشاشی کے ساتھ صدقہ دینا چاہیئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا الآیۃ یعنے جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال صرف کرکے احسان نہیں دھرتے اور ایذا نہیں پہنچاتے اُن کو خدا کے یہاں پورا ثواب ملے گا اور اُنپر قیامت کے دن کسی طرح کا خوف اور غم نہوگا۔ آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک درم ہزار درم سے بڑھ جاتا ہے یعنے خوشی سے ایک درم دینا

افضل من مائۃ الف مع الکراھۃ والخامس ان تتحری بصدقتک محلا وتعطی العالم المتقی الذی یستعین بھا علی طاعۃ اللہ تعالیٰ وتقواہ والصالح المقل ولذا قال اللہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمساکین) وروی عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال الصدقۃ اذا خرجت من ید صاحبھا تکلمت بخمس کلمات الاولی کنت ضعیفۃ فکثرتنی والثانیۃ کنت حارسۃ فاکثر حارسک والثالثۃ کنت عدۃ فاحببتنی والرابعۃ کنت فانیۃ فابقیتنی والخامسۃ کنت قلیلۃ فکثرتنی کما قال اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا) قال رسول اللہ علیہ السلام ما من مسلم یطعم اخاہ حتی یشبعہ ویسقیہ حتی یرویہ الا بعدہ اللہ تعالیٰ من النار وجعل بینہ وبینھا سبعۃ خنادق بین کل خندقین خمسمائۃ عام ونادت جھنم یارب ائذن لی بالسجود شکرا لک فقد ارحت ان تعتق احدا من امۃ محمد علیہ السلام من عذابی کلما کنت استھیئ من محمد علیہ السلام ان اعذب المتصدق من امتہ فلا بد لی من طاعتک ثم امر اللہ تعالیٰ لیدخل الجنۃ المتصدق بلقمۃ خبز او بقبضۃ تمر (وقد حکی) انہ کان فی بنی اسرائیل قحط شدید سنین متوالیۃ وکان عند امرأۃ لقمۃ من خبز فوضعتھا فی فمھا لتاکلھا فنادی السائل فی الباب اعطینی للہ لقمۃ فاخرجتھا من فمھا فدفعتھا الی السائل ثم خرجت الی الصحراء لان تختطب وکان لھا ابن صغیر معھا فجاء الذئب فحملہ وذھب

ایسے ہزار درم سے افضل ہے جو بکراہت دیے جائین (۵) صدقہ کے لئے نیک مصرف تلاش کرنا چاہیے یعنے کسی پرہیزگار عالم کو دے تاکہ وہ طاعت الٰہی اور پرہیزگاری مین اُس مال سے مدد دے سکے یا کسی مفلس نیکبخت کو دیا کرے اسلیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ صدقہ فقیرون اور مسکینو نکا حق ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ صدقہ مالک کے ہات سے نکلتے وقت پانچ باتین کہتا ہی (۱) مین تیرے چیز تھا تونے مجھے عظیم الشان بنادیا (۲) پہلے تو میرا نگہبان تھا اب مین تیرا پاسبان ہون (۳) مین عموماً لوگونکا ناپسند تھا تونے مجھے محبوب رکھا (۴) مین فانی چیز تھا تونے مجھے بقا کا مرتبہ دیا (۵) مین قلیل چیز تھا تونے مجھے بڑھا دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی جو ایک نیکی کریگا اُسکو دس گنا ثواب ملیگا رسول خدا فرماتے ہین کہ جسنے کسی مسلمان کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے دور رکھیگا اور اُسکے اور جہنم کے مابین چنداسی خندقین بنادیگا کہ ہر خندق مین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور جہنم سے ندا آئے گی کہ الٰہی مجھے اپنے لئے سجدۂ شکر کی اجازت دے کہ تونے امت محمدیہ کے ایک شخص کو میرے عذاب سے نجات دی کیونکہ مجھے محمد رسول اللہ سے شرم آتی ہے کہ اُنکی امت مین سے خیرات کرنے والے شخص کو عذاب دون مجھپر تیری طاعت لازم ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد کریگا کہ جس نے روٹی کا ایک نوالہ یا ایک مٹھی کھجورین خیرات کی ہون وہ جنت مین داخل ہوجائے **حکایت** بنی اسرائیل مین ایک بار متواتر چند سال تک شدید قحط پڑا ایک عورت جسکو ایک ہی نوالہ میسر آیا تھا اُسے منہ مین ڈالنا چاہتی تھی کہ ایک سائل نے صدا دی اُس نے وہ نوالہ اپنے منہ سے الگ کرکے سائل کو دیدیا اور اپنے ننھے سے بچہ کو ساتھ لے کر جنگل مین لکڑیان چننے چلی گئی ۔ اتفاقاً بچہ کو بھیڑیا اُٹھا لے گیا

فوقعت الصیحة فذهبت الام فی اثر الذئب فبعث الله تعالی جبرائیل فاخرج الصبی من فم الذئب فذهبه الی امه وقال لها یا امة الله ارضیت لقمة بلقمة (کذا فی تفسیر حنفی) وکذا قالت عائشة رضی الله عنها ان امرأة اتت الی النبی علیه السلام وقد یبست یداها الیمنی فقالت یا نبی الله ادع الله حتی یصلح یدی فقال لها النبی علیه الصلوة والسلام وما الذی ایبس یدك قالت رایت فی المنام قد قامت القیامة والجحیم سعرت والجنة ازلفت فرایت فی نار جهنم والدتی فی یدها قطعة من الثوم وفی الاخری خرقة صغیرة تتقی بها النار قلت مالك اراك فی هذا الوادی وکنت مطیعة لربك وراضیا عنك زوجك قالت یا ابنتی کنت فی الدنیا بخیلة وهذا موضع للبخلاء قلت لها وما هذه الثوم والخرقة فی یدك قالت هما اللتان تصدقت بهما فی الدنیا وما تصدقت فی جمیع عمری الا بهما وقلت این ابی قالت هو سخی وهو فی موضع الاسخیاء ثم رجعت الی الجنة واذا والدی قائم علی حوضك یسقی الناس یا رسول الله فقلت یا ابی ان والدتی کانت امرأتك المطیعة لربها وانت راض عنها وهی فی نار جهنم تحترق وانت تسقی الناس من حوض النبی علیه السلام فاعطاها شربة من الحوض فقال یا ابنتی حرم الله تعالی علی البخلاء والمذنبین حوض النبی علیه السلام

ہانک پکار سنکر مان اسکے پیچھے پیچھے گئی اللہ تعالی نے جبریل کو بھیجکر اس بچہ کو بھیڑیے کے منہ سے چھڑوایا اور یہ فرمایا کہ اے اللہ کی بندی تو کچھ خوش بھی ہوئی یہ لقمہ اس لقمہ کے بدلے مین ہی جو تونے سائل کو دیا تھا (تفسیر حنفی) اسی طرح حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ ایک عورت رسول خدا کے پاس آئی اسکا دہنا ہات سوکھ گیا تھا آنحضرت سے کہا کہ خدا سے دعا کیجیے تاکہ میرا ہات درست ہوجائے آپنے فرمایا کہ اسکے خشک ہوجانیکا کیا سبب ہے وہ بولی کہ ایکبار مین خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ قیامت قائم ہے دوزخکو بھڑکایا جاتا ہے اور جنت سامنے موجود ہے اور میری والدہ دوزخمین ہے مگر اسکے ایک ہات مین چربی کا ٹکڑا اور دوسرے مین ایک کپڑا ہے جنسے دوزخکی آنچ روکتی ہے مین بول اٹھی کہ اچھی امان تم تو اپنے خدا کی اطاعت کرتی تھین اور تمھارا خاوند تم سے رضامند تھا پھر دوزخ مین کیون بن گئین انھون نے جواب دیا کہ بیٹی باایہمہ مین بخیل تھی بخیلون کو دوزخ ہی مین ٹھکانا ملتا ہے پھر مین نے پوچھا کہ یہ چربی کا ٹکڑا اور کپڑا کہانسے ملا جواب دیا کہ مین نے زندگی بھر مین دنیا مین یہی دو چیزین خیرات کی تھین پھر مینے اپنے باپ کا حال پوچھا وہ بولین کہ تیرا باپ سخی تھا ایسونکا مقام جنت ہی پھر مین جنت کی طرف آئی اور اپنے باپ کو حوض کوثر پر لوگونکو پانی پلاتے دیکھا مین انسے کہنے لگی کہ تمہاری بیوی اپنے خدا کی مطیع و فرمانبردار تھی اور تم انسے بہت خوش تھے افسوس وہ دوزخ مین جلے اور تم رسول اللہ کے حوض کوثر سے لوگونکو پانی پلاؤ ایک گلاس انکو بھی دیدو میرے باپ نے جواب دیا کہ بیٹی آب کوثر بخیلون اور گنہگارونکے لیئے نہین ہے اللہ نے حرام کردیا ہی

ثم اخذت منہ کاسا بلا اذن ابی فسقیت بہ امی العطشی ثم سمعت صوتا یقول ببسم اللہ تعالیٰ یدک حیث سقیت العاصیۃ البخیلۃ من حوض النبی علیہ السلام فانتبہت فاذا ید کذا بیستم قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فلما سمع النبی علیہ السلام قولہا وضع عصاہ علی یدہا فقال الٰہی بحق الرؤیا التی حکت اصلح یدہا فصلحت یدہا فصارت کما کانت قال النبی علیہ السلام السخاء شجرۃ فی الجنۃ اغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منہا قادہ الی الجنۃ والبخل شجرۃ فی النار اغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منہا قادہ الی النار وکذا قال علیہ السلام السخی قریب الی الحق والخلق والبخیل بعید من الحق والخلق کما قال علیہ السلام البخیل لا یدخل الجنۃ ولو کان زاہدا (حکی) ان حداۃ جاءت سلیمان ابن داود علیہما السلام فقالت ان رجلا لہ شجرۃ وانا افرخ علی تلک الشجرۃ وہو یرفع افراخی فدعا سلیمان علیہ السلام صاحب الشجرۃ فمنعہ منہ وقال للشیطانین ان امرکما اذا کان العام القابل ورفع ہذا الرجل فرخ ہذا الطیر فخذاہ واجعلاہ نصفین وارمیا نصفہ الی المشرق ونصفہ الی المغرب فلما کان العام القابل نسی صاحب الشجرۃ قول سلیمان علیہ السلام واراد ان یصعد الشجرۃ وقد تصدق بلقمۃ فرفع فرخ الطیر فجاء الطیر الی سلیمان علیہ السلام وشکا من صاحب الشجرۃ

یہ سنکر بلا اجازت والدمین نے خود ایک گلاس بھرا اور اپنی پیاسی ماں کو پلا دیا پھر میں نے سنا کہ ایک طرف سے ندا آئی۔ خدا کرے تیرا ہات سوکھ جائے کہ تو نے حوض کوثر کا پانی خدا کی نافرمان بخیل عورت کو پلا دیا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنا ہاتھ خشک پایا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خدا نے یہ سنکر اپنا عصا اُسکے ہات پر رکھا اور دعا کی کہ الٰہی اس خواب کے طفیل جو اسنے بیان کیا ہے اسکے ہات کو درست کر دے چنانچہ اُسکا ہات بالکل درست ہوگیا۔ رسول خدا فرماتے ہیں سخاوت کے درخت کی جڑ بہشت میں اور اُسکی ٹہنیاں دنیا میں جھکی ہوئی ہیں۔ اسکی ایک ٹہنی پکڑ لیگا تو آدمی ٹہنیوں ٹہنیوں جنت میں پہنچ جائیگا اور کنجوسی کے درخت کی جڑ بیچ دوزخ میں ہے اور اسکی شاخیں دنیا میں پھیل پڑیں ہیں ایک ہی ٹہنی پکڑ لیگا تو دوزخ میں پہنچا دے گی۔ اور ارشاد ہوا کہ سخی آدمی۔ اللہ تعالیٰ اور مخلوق دونوں سے قریب ہی۔ اور بخیل دونوں سے دور۔ اسی طرح حضور فرماتے ہیں کہ بخیل کیسا ہی عابد و زاہد ہو جنت میں داخل نہوگا۔ حکایت سلیمان علیہ السلام سے ایک چیل نے شکایت کی کہ میں ایک شخص کے درخت پر گھونسلا بنا کر بچے نکالا کرتی ہوں مگر وہ ہمیشہ میرے بچوں کو اُڑا لیجاتا ہے۔ آپنے اُسے بلا کر اس حرکت سے منع کر دیا اور دو جنوں کو بلا کر حکم دیا کہ آیندہ سال یہ شخص اُسکے بچوں کو اُتارنا چاہے تو بچہ کو اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالنا اور آدھا دھڑ مشرق میں پھینک دینا اور آدھا مغرب میں چنانچہ آیندہ سال اس درخت والے کو سلیمان کا امتناعی حکم یاد نہ رہا اور بچے اُتارلایا مگر اس سے پہلے یہ شخص کسی محتاج کو بچی کھچی روٹی کا ٹکڑہ دیچکا تھا چیل نے جب اپنے بچے نپائے تو پھر حضرت سلیمان سے شکایت کی

فدعا سلیمان علیہ السلام الشیطانین فاراد ان یعاقبہما وقال لھما لم لا تفعلان ما امرتکما فقالا یا خلیفۃ اللہ ان صاحب الشجرۃ لما اراد ان یصعد الشجرۃ قصدنا ان ناخذہ ولکن تصدق علی رجل مسلم بقطعۃ خبز فبعث اللہ الیہ ملکین من السماء حتی اخذ اکل لحمہ منا ورمیا بہ فرمی احدنا الی المشرق والاخر الی المغرب ودفع شرنا عنہ ببرکۃ صدقتہ (وحکی) انہ وقع القحط فی بنی اسرائیل فدخل فقیر علی باب غنی فقال تصدقوا بقطعۃ خبز لوجہ اللہ تعالیٰ فاخرجت الیہ ابنۃ الغنی خبزا حارا فدفعتہ الیہ وجاء الغنی الشوم داره فقطم ید بنتہ فحول اللہ حالہ واذھب مالہ فافتقر وعمات فی حال خلۃ وبنتہ تدور بین الابواب سائلۃ وکانت جمیلۃ فجاءت یوما الی باب غنی فخرجت والدتہ فنظرت الیہا وجاءلہا فادخلتہا الی بیتہا وفصدت تزوجہا الی ابنہا فلما زوجتہا زینتہا وقدمت الیہما مائدۃ باللیل فاخرجت ھذہ الابنۃ یدھا الیسری لتاکل مع الغنی فقال لقد سمعت بان الفقیر یکون قلیل الادب اخرجی یدک الیمنی فاخرجت یدھا الیسری مرۃ اخری فرد علیہا مرات فھتف ھاتف من زاویۃ البیت اخرجی یدک الیمنی یا امۃ اللہ اعطیت الخبز لاجلنا ولاجرم فعلیک یدک فاخرجت یدھا الیمنی بالتیام بقدرۃ اللہ تعالیٰ واکلت معہ وجہا فاعتبروا یا اولی الابصار وانفقوا فی سبیل اللہ تعالیٰ حتی تنالوا سعادۃ الدارین (کذا فی زبدۃ الواعظین)

آپنے اُن دونوں جنوکو بلا کر سزا دینے کا ارادہ کیا کہ تمنے عدول حکمی کیوں کی اُنہوں نے عرض کیا کہ اس شخص کے درخت پر چڑھتے وقت ہمنے اسکی گرفتاری کا ارادہ کیا تھا لیکن روٹی کا ایک ٹکڑا خیرات کرنے کے باعث خدا نے اسکی حفاظت کے لیئے دو فرشتے بھیجدیے اُنہوں نے ہم دونوں کو پکڑ لیا اور ایک کو مشرق میں پھینکا ایک کو مغرب میں اور یہ شخص اُس اُدنے صدقہ کی برکت کے باعث ہمارے شر سے محفوظ رہا حکایت بنی اسرائیل میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا اس مخمصہ میں ایک فقیر نے کسی دولتمند کے دروازہ پر صدا دی کہ اللہ کے نام روٹی کا ایک ٹکڑا ملجائے اس دولتمند کی بیٹی نے گرما گرم ایک روٹی حوالے کردی لڑکے میں اُسکا نہایت کنجوس باپ آنکلا اور اپنی بیٹی کا ہات کاٹ ڈالا خدا نے اُسے تباہ کردیا مال و دولت سب جاتا رہا اور دانہ دانہ کو محتاج ہوکر ذلت کی حالت میں مرگیا اور وہ لڑکی جو نہایت حسین تھی در در کی بھیک مانگنے لگی اتفاقاً ایکدن کسی دولتمند کے دروازہ پر پہنچگئی اُس شخص کی ماں نے لڑکی کا حسن و جمال دیکھکر اُسے اندر بلالیا اور اُس سے اپنے بیٹے کا نکاح کردیا نکاح کی رات دولہ دُلہن ایک دسترخوان پر ساتھ کھانے بیٹھے لڑکی نے بایاں ہات کھانیکی طرف بڑھایا میاں نے کہا بیٹک فقیر بے ادب ہوا کرتے ہیں اری بیحیا دہنے ہات سے کھا۔ مگر وہاں تو سرے سے دہنا ہات ہی ندارد تھا۔ لڑکی نے پھر بائیں ہات سے نوالہ اُٹھانا چاہا اور خاوند نے پھر جھڑک دیا۔ اسوقت گھر کے ایک کونے میں سے غیبی آواز آئی کہ اے ہماری سچی بندی دہنا ہات بڑھا تو نے ہماری راہ میں روٹی دی تھی ہم تجھے تیرا ہات عنایت کرتے ہیں یہ سنکر اُسنے اپنا ہات باہر نکالا تو خدا کی قدرت سے بالکل صحیح سالم تھا چنانچہ دونوں میاں بیوی نے مل جلکر کھایا اور خدا کا شکر ادا کیا آنکھوں والو اس سے نصیحت پکڑو۔ اور خدا کی راہ میں کچھ دے دیکر سعادت دارین حاصل کرو (زبدۃ الواعظین)

قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکرم الضیف فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ تعالیٰ ومن ابغض الضیف فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ تعالیٰ قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الضیف اذا دخل بیت المؤمن دخل معہ الف برکۃ والف رحمۃ صدق رسول اللہ قال النبی علیہ السلام ما من احد یاتیہ الضیف فیکرمہ بما وجد من الطعام الا فتح اللہ لہ بابا فی الجنۃ ومن عمر خرابا یعنی شیع جائعا وجبت لہ الجنۃ ومن منع الطعام عن الجایع منع اللہ تعالیٰ فضلہ عنہ یوم القیامۃ وعذبہ فی النار ولو کان ابراھیم الخلیل ومن اطعم جائعا لوجہ اللہ تعالیٰ وجبت لہ الجنۃ قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل الاعمال علی ظھر الارض ثلاثۃ طلب العلم والجھاد والکسب من الحلال فطالب العلم حبیب اللہ تعالیٰ والمجاھد ولی اللہ والکاسب من الحلال کریم علی اللہ صدق رسول اللہ (دقایق الاخبار) وقال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اتقوا النار ای اجعلوا بینکم وبینھا وقایۃ ای حجابا من الصدقۃ ولو بشق تمرۃ ای جانبا او نصفھا فانہ یسد الرمق سیما للطفل فلا یحتقر ان المتصدق ذلک اتفق البخاری ومسلم علی الروایۃ عن عدی بن حاتم کذا فی الجامع الصغیر فالحاصل ان الانفاق فی سبیل اللہ سبب لوصول الی الاجر الجزیل والنجاۃ من المخاوف والشدائد والبلایا فی الدنیا والاخرۃ کما رواہ الخطیب (عن) انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

رسول خدا فرماتے ہیں کہ جس نے مہمان کی تعظیم کی اُسنے میری تعظیم کی اور جسنے میری تعظیم کی اُسنے خدا کی تعظیم کی اور جسنے مہمان کو ناراض کیا اُسنے مجھے ناراض کیا اور جسنے مجھے ناراض کیا اُسنے خدا کو ناراض کیا آپکا ارشاد ہے کہ مہمان مومن کے گھر میں ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں لیکر داخل ہوتا ہے (یہ بالکل سچ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مہمان کی تعظیم کرے اور جو کچھ میسر ہو اُسکے آگے لاکھے اللہ تعالیٰ اُسکیلئے جنت کا دروازہ کھولدیگا۔ اور جو اجڑی بستی کو آباد کرے یعنے بھوکے کو پیٹ بھر کے کھلائے اُسکیلئے جنت واجب ہوگئی ہے اور جو بھوکے سے کھانا روک رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنا فضل روک رکھیگا گو وہ کیسا ہی مقرب آدمی کیوں نہو عذاب دوزخ میں مبتلا کیا جائیگا اور محض خدا کی رضامندی کیلئے محتاج کو کھانا دینے والا جنتی ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا کے پردہ پر تین عمل سب سے بہتر ہیں (۱) طلب علم (۲) جہاد (۳) کسب حلال طالب علم خدا کا حبیب اور جہاد کرنے والا خدا کا ولی اور حلال کی کمائی کرنے والا خدا کے نزدیک بزرگ ہے۔ (رسول اللہ کا یہ ارشاد بالکل راست ہے) (دقایق الاخبار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدقہ کو اپنے اور دوزخ کے مابین آڑ بنالو اور کچھ نہو تو آدھی پاؤ کھجور ہی دیدیا کرو کیونکہ سدِ رمق خاصکر بچوں کے لئے تو یہ بھی بہت ہے۔ اسلئے صدقہ دینے والا یہ خیال ہرگز نکرے کہ حقیر چیز کا کیا دینا۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے (کذا فی الجامع الصغیر) حاصل یہ ہے کہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بڑے ثواب اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سختیوں اور خوفناک گھاٹیوں سے نجات پانے کا وسیلہ ہے چنانچہ خطیب انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الصدقة تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء اهونها الجذام والبرص کذا فی الجامع الصغیر

سورة البقرة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا) ای الاخذون له وانما ذکر الاکل لانه اعظم منافع المال ولان الربا شائع فی المطعومات وهو زیادة فی الاجل بان یباع مطعوم بمطعوم او نقد بنقد الی اجل او فی العرض بان یباع احدهما باکثر منه من جنسه (لَا يَقُوْمُوْنَ) اذا بعثوا من قبورهم (اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ) الا قیاما کقیام المصروع وهو واقع علی ما یزعمون من ان الشیطان یخبط الانسان فیصرع والخبط ضرب من غیر استواء کخبط العشواء (مِنَ الْمَسِّ) ای الجنون وهذا ایضا من زعمائهم ان الجنی یمسه فیخالط عقله فذلک قبل من الرجل وهو متعلق بلا یقومون ای لا یقومون من المس الذی بهم بسبب اکل الربا او بیقومون او یتخبطه فیکون نهوضهم وسقوطهم کالمصروعین لاختلال عقولهم ولکن لان الله ادبی فی بطونهم ما اکلوه من الربا فاثقلهم (ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا) ای فی ان العقاب بسبب انهم نظموا الربا والبیع فی سلک واحد

کہ صدقہ دینا ستر بلاؤں کو ٹالتا ہے ان میں سب سے ادنے بدنام اور برص ہی (جامع صغیر)

سورہ بقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا الآیۃ یعنے سود کھانے والے قیامت کے دن قبر وںسے اس طرح اُٹھیں گے جسطرح وہ شخص اُٹھتا ہی کہ جسکو جن بھوت نے لپٹ کر پاگل کر دیا ہو (کہ اٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے) سود کھانے والونسے مراد ہین سود لینے والے کھانا چونکہ مال کا سب سے بڑا نفع ہے اسلئے لینے کو کھانیسے تعبیر کیا ہے یا اسکی یہ وجہ ہی کہ سود کھانے پینے کی چیزوں میں زیادہ پھیلا ہوا ہے سود یا تو مدّت کی زیادتی کو کہتے ہیں مثلاً گیہوں گیہوں کے یا نقد نقد کے بدلے میں مدت ٹھیرا کر بیچا جاے یا یہ کہ سود شے کی زیادتی کا نام ہے مثلاً گیہوں گیہوں کے بدلے میں دست بدست بیچے جائیں مگر ایک طرف سیر بھر ہوں ایک طرف ڈیڑھ سیر ایسے لوگ قبر وںسے اس طرح اُٹھینگے جیسے کوئی مرگی کا بیمار کہ اِدہر اُدھر اُٹھا اُدہر گرا۔ یہ آیت عرب کے گمان کے مطابق نازل ہوئی ہے اُنکا خیال تھا کہ جن آدمی کو لپٹ کر پاگل بنا دیتا ہے اِس سے آدمی بپھر جاتا ہے خبط حرکات نادرست یا جنوں کو کہتے ہیں جیسا کہ اندہے اونٹ کی حرکتیں اور جن کا لپٹنا اور اِس سے انسان کا پاگل یا خبطی ہوجانا بھی عرب ہی کے زعم کے موافق ہے وہ کہتے تھے کہ جن آدمی کو لپٹ جاتا ہی اور اِس سے اُسکی عقل خبط ہوجاتی ہے اسلیئے انکا محاورہ ہے جن الرّجل (یعنے فلان آدمی پر جن سوار ہے) آیتہ میں لفظ مِنَ الْمَسِّ یا تو لا یقومون سے متعلق ہے یعنے سود خوار اپنے جنوں اور خبط کے باعث جو سود خواری سے اُنکو لازم ہوگیا ہی اُٹھ ہی نہ سکینگے۔ یا لفظ یقوم سے علاقہ رکھتا ہے یا یتخبطہ سے مربوط ہے اس صورت میں آیت کے وہی معنے ہیں جو پہلے بیان ہوے۔ غرضکہ سود خوار وںکا قبروں سے اُٹھنا اور گر گر پڑنا اختلال عقل کے باعث مرگی والوں۔ یا خبطیونکی طرح ہوگا اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ اللہ تعالی سود کے لقمہ کو بڑھا بڑھا کر اُنکی توند کو حد سے زیادہ بوجھل کر دیگا ذلک بانھم قالوا الآیۃ یعنے یہ عذاب اسلیئے ہوگا کہ اُنہوں نے سود اور بیع کو نفع کے اعتبار سے ایک ہی لڑی میں پرو رکھا تھا۔

لا فضا ئما الی الربح فاستحلوہ استحلالہ فکان الاصل انما الرباشل البیع ولکن عکس للمبالغۃ کانہم جعل الربا اصلا وقاسوا بہ البیع والفرق بین فان من اعطی درھمین بدرھم ضیع درھما ومن اشتری سلعۃ تساوی درھما بدرھمین فلعل مساس الحاجۃ الیھا او توقع رواجھا یجبر ھذا الغبن (واحل اللہ البیع وحرم الربا) انکار لتسویتھم وابطال للقیاس بمعارضۃ النص (قاضی بیضاوی) عن زید بن الحباب انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول من قال اللھم صل علی محمد انزلہ المنزل المقرب عندکم یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی (شفاء) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اربعۃ حق علی اللہ تعالیٰ ان لا یدخلھم الجنۃ ولا ینیلھم نعیمھا مدمن خمر واکل الربا واکل مال الیتیم بغیر حق وعاق الوالدین رواہ الحاکم ففیہ تاویلان احدھما انہ محمول علی من فعلہ ثم استحلہ والثانی ان لا یدخلھم الجنۃ اولا عند دخول الفائزین واھل السلامۃ ثم انہ قد یجازی بمنعہ عن دخولھا اولا یرید یدخلھا بعد فلہ وقد لا یجازی بل یعفو اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال النبی علیہ السلام اجتنبوا السبع الموبقات قالوا وما ھی قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی والفرار یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات الحدیث

اور تجارت کے نفع کی طرح سود کو حلال جانتے تھے۔ دراصل تمثیل یوں چاہیئے تھی کہ اِنَّمَا الرِّبٰوا مِثْلُ الْبَیْعِ لیکن بنظر مبالغہ اسے پلٹ دیا ہے گویا اُنہوں نے سود کو اصل ٹھیرا کر بیع کو اُسپر قیاس کیا ہے حالانکہ ان دونوں میں ظاہر فرق موجود ہے کیونکہ جس نے ایک درم کے بدلے دو درم دیئے اُسنے اپنا ایک درم ضایع کر دیا۔ اور جس نے ایکدرم کی چیز دو درم کو خریدلی تو یہ توقع ہے کہ شاید وہ چیز کسی زمانہ میں کیاب ہوجائے اور لوگو نکو ضرورت ہو اسوقت اسکا گھاٹا بھر جائیگا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ الآیۃ خدانے بیع کو حلال اور سود کو حرام کر دیا ہے اسمیں بمقابلہ نص اُنکے قیاس مع الفارق کا ابطال اور مساوات کا انکار ہے (قاضی بیضاوی) زید بن حباب کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے کہ جس نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا خدا اُس کو قیامت کے دن مقام قرب میں اُتاریگا اور میں شفاعت کرونگا (شفا) ابوہریرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چار آدمیونکو جنت میں داخل نکریگا اور نہ اکھوا سکی نعمتیں نصیب ہونگی (۱) مدمی شرابی (۲) سود خوار (۳) یتیم کا مال کھانے والا (۴) ماں باپکا نافرمان (رواہ الحاکم) اسکی دو تاویلیں ہیں (۱) یہ اُس حالت میں ہے کہ آدمی ان چیزوں کو حلال جانتا ہو (۲) ایسے لوگ بخشے بخشائے آدمیوں کے ساتھ اول ہی اول جنت میں نجا سکینگے۔ پھر یا تو خدا انکو سزا دیکر بہشت میں جگہ دیگا۔ یا بغیر سزا دیئے معاف کر دیگا۔ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا کہ سات چیزوں سے (جو ہلاک کرنیوالی ہیں) بچتے رہو (۱) شرک (۲) جادو (۳) قتل بیگناہ (۴) سود (۵) مال یتیم کھانا (۶) جہاد میں موقع جنگ سے بھاگجانا (۷) مسلمان گناہ سے بے خبر اور پاکدامن عورتوں کو تہمت لگانا۔

(روعن) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال قال النبی علیہ السلام الربا ثلاثۃ وسبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ رواہ الحاکم وقال علیہ السلام نصیب الربا اعظم عند اللہ تعالیٰ من ثلث ثلاثین زنیۃ یزنیھا الرجل فی الاسلام وقال علیہ السلام درھم ربا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ست وثلاثین زنیۃ (حیاۃ القلوب) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال رسول اللہ علیہ السلام اذا باع الرجل الدرھم بالدرھمین والدینار بالدینارین فقد ارابی فاذا عمل شیئا من الحیلۃ فقد ارابی وخاصم اللہ عزوجل واتخذ ایات اللہ ھزوا (فردوس الاخبار) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انہ قال لعن رسول اللہ علیہ السلام اکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدہ رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام فی قصۃ الاسراء فانطلق بی جبرائیل علیہ السلام الی رجال کثیرۃ کل رجل منھم بطنہ مثل البیوت الضخم منضدین بعضھم علی بعض علی سابلۃ آل فرعون یطؤھم آل فرعون یعرضون علی النار غدوا وعشیا یقبلون مثل الابل المھیومۃ ای مثل الابل التی صیم بھا فتجد فی سیرھا او کذی الھیم بالتحریک افراطا فی الشھوۃ للطعام من الجوع یخبطون الحجارۃ والشجر لا یسمعون ولا یعقلون فاذا احس بھم اصحاب تلک البطون قاموا فتقبل بھم بطونھم فیصرعون ثم یقوم احدھم فیقبل بہ بطنہ فیصرع

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا سود کھانے میں تہتر گناہ ہیں سب سے ادنے درجہ کا یہ ہے کہ گو یا اُس نے اپنی ماں سے زنا کیا (رواہ الحاکم) آپکا ارشاد ہے کہ خدا کے نزدیک سود کا گناہ اسلامی حالت میں تینتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے اور جان بوجھکر سود کا ایکدرم کھانا چھتیس بار زنا کرنیسے بدتر ہے (حیاۃ القلوب) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ایکدرم دو درموں یا ایک دینار دو دیناروں کے بدلے بیچا اُسنے سود کھایا اور جسنے سود خواری کا کوئی حیلہ کھڑا کر لیا اُسنے سود کھایا اور خدا کو دھوکا دیا اور خدا کی آیتوں کو ٹھٹھے میں اُڑایا (فردوس اکبر) جابر بن عبداللہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ سود کھانے والے کھلانے والے اُسکا حساب وکتاب وغیرہ لکھنے والے اور اُسکے گواہ پر رسول خدا نے لعنت بھیجی ہے (مسلم) ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ آنسرور کائنات نے معراج کے تذکرہ میں فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھکو آدمیوں کے ایک بڑے مجمع میں لیگئے اُنمیں ہر شخص کا پیٹ موٹے تانے اونٹ کے پیٹ کی برابر ہے یہ لوگ فرعون کے لشکر کی رُو نددن میں دو بار اپر پھر پڑے پڑے ہیں فرعونی لشکر جو صبح وشام دوزخ کی طرف ہنکایا جاتا ہے آتے جاتے اُن کو پامال کر رہا ہے یہ لشکر اُن کی طرف بو کھلائے ہوئے یا نہایت بھوکے اونٹوں کی طرح بڑھا چلا آرہا ہے اس لشکر کے لوگ پتھر ہو یا درخت جو سامنے آتا ہے پیٹ میں بھرے چلے جاتے ہیں نہ خود کچھ سمجھتے ہیں اور نہ کسی کی سنتے ہیں اُن بڑے بڑے پیٹ والوں نے اس لشکر کی آمد دیکھکر چل کھڑے ہونے کا ارادہ کیا مگر پیٹ کے بل کھچکر گر پڑے۔

فلا یستطیعون ان یرجعوا ای ان یزایلوا مکانہم حتی یغشاہم ال فرعون ای یطوّہم مقبلین ومدبرین فذلک عذابہم فی البرزخ ای بین الدنیا والاخرۃ قال علیہ السلام وال فرعون یقولون اللہم لا تقم الساعۃ ابدا ای یوم القیامۃ یقول اللہ تعالٰی ادخلوا ال فرعون اشد العذاب قلت یا جبرائیل من ہؤلاء قال ہؤلاء اکلوا الربا من امتک لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس الآیۃ وعن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ انہ قال کان علیہ السلام اذا صلی الغداۃ اقبل علینا بوجہہ فقال ہل رای احد منکم من رؤیا فقص علیہ ما شاء اللہ ان یقص فیوما قال ہل رای احد منکم من رؤیا اللیلۃ قلنا لا قال علیہ السلام لکنی رایت اللیلۃ شخصین اتیانی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فانطلقا حتی اتینا علی نہر من دم فیہ رجل قائم وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل الذی علی الشط بحجر فی فیہ فرده حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ہذا الذی رایتہ فی النہر قال اکل الربا رواہ البخاری وعن ابی رافع رضی اللہ عنہ انہ قال بعث خلخال فضۃ من ابی بکر رضی اللہ عنہ فوضع الخلخال فی کفہ والدراہم فی کفہ الاخری فکان الخلخال اثقل منہا قلیلا فاخذ مقراضا لیقطعہ

اور اس جگہ سے کھسک نہ سکے یہانتک کہ فرعونی لشکر نے آلیا اور آتے جاتے سبکو اپنے پانوں روندڈالا (دوزخکو ہر روز دو مرتبہ جہانکنا فرعونیوں کیلئے عالم برزخ کا عذاب ہے مگر قیامت کے دن دوزخ میں داخل ہوکر انپر بڑا سخت عذاب ہوگا اسلئے وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ آجی قیامت قایم ہی نہو۔ کیونکہ اسدن ارشاد خداوندی ہوگا کہ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ یعنے فرعونیوں کو بڑے سخت عذاب میں دھکیل دو) رسول خدا فرماتے ہیں میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ بڑے بڑے پیٹ والے جو پھیکے پڑے ہیں کون لوگ ہیں فرمایا کہ آپکی امت کے سود خوار ہیں لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ سمرہ بن جندب سے مروی ہے کہ رسول خدا صبح کی نماز پڑھکر فرمایا کرتے تھے کہ جسنے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کردے لوگ اپنا اپنا خواب عرض کردیا کرتے تھے ایکدن حسب معمول آپنے ایسا ہی فرمایا صحابہ نے کہا کہ آجکی رات ہم نے کوئی خواب نہیں دیکھا حضور نے فرمایا میں نے یہ دیکھا ہے کہ دو شخص مجھے بیت المقدس کی طرف لیگئے اور ہم تینوں ملکر ایک خون کی نہر پر پہنچے اسکے بیچوں بیچ ایک شخص کھڑا ہے اور کنارہ پر ایک اور شخص ہاتو نمیں پتھر لئے موجود ہے۔ نہر کے اندر والا آدمی جب باہر نکلنا چاہتا ہے تو یہ کنارہ والا شخص اسکے منہ پر پتھر مار کر پیچھے ہٹا دیتا ہے چنانچہ وہ اندر والا پھر اپنی جگہ جاکھڑا ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر نکلنا چاہتا ہے اور پھر منہ پر پتھر کھاتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ جو نہر میں کھڑا ہے کون شخص ہے جواب ملا کہ سود کھانے والا (بخاری) رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ہاں ایک پازیب بچی آپ نے ایک طرف پازیب دوسری طرف درہم رکھکر جو وزن کیا تو پازیب قدرے بھاری نکلنے آپنے ٹکڑا کاٹنے کیلئے قینچی

فقلت الزیادۃ لک یا خلیفۃ رسول اللہ علیہ السلام فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام الزائد والمستزید فی النار (موعظۃ) وذکر بعض العلماء الفرق بین البیع والربا فقال اذا باع رجل ثوبا یساوی عشرۃ بعشرین فقد حصل ذلک الثوب مقابلا للعشرین فما حصل التراضی علی ھذا التقابل صار کل واحد منھما مقابلا للآخر فی المالیۃ عندھما فلم یکن اخذ صاحبہ شیئا بغیر عوض اما اذا باع عشرۃ دارھم بعشرین فقد اخذ العشرۃ الزائدۃ بغیر عوض ولا یمکن ان یقال ان العوض ھو الامھال فی مدۃ الاجل فان الامھال لیس مالا ولا شیئا یشار الیہ حتی یجعل عوضا من العشرۃ الزائدۃ فقد ظھر الفرق بین الصورتین (حیاۃ القلوب) وذکر فی سبب تحریم الربا وجوہ احدھا ان الربا یقتضی اخذ مال الغیر بغیر عوض لان من یبیع درھما بدرھمین نقدا او نسیئۃ فقد حصل لہ زیادۃ درھم من غیر عوض فھو حرام الوجہ الثانی انما حرم عقد الربا لانہ یمنع الناس عن الاشتغال بالتجارۃ لان صاحب الدرھم اذا تمکن من عقد الربا خف علیہ تحصیل الزیادۃ من غیر تعب ولا مشقۃ فیفضی ذلک الی انقطاع منافع الناس بالتجارۃ وطلب الارباح والوجہ الثالث ان الربا ھو سبب الی انقطاع المعروف بین الناس من القرض فلما حرم الربا طابت النفوس بقرض الدراھم للمحتاج والاسترجاع مثلھا لطلب الاجر من اللہ تعالیٰ والوجہ الرابع ان تحریم الربا قد ثبت بالنص

یعنے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ میں زیادتی کو آپ کیلئے مباح کرتا ہوں آپ نے رسول خدا سے روایت یہ حدیث سنائی کہ زیادہ لینے والا اور دینے والا دونو دوزخی ہیں (موعظۃ) بعض علمانے بیع اور سود کے فرق کی مثال لکھی ہے کہ جب کسی نے دس درم کی مالیت کا کپڑا بیس کو بیچا تو گویا کپڑا بیس ہی کے مقابلہ میں ہوا اور جب بایع مشتری دونو اس پر رضامند ہو گئے تو اپنے اپنے عندیہ میں مالیت کے اعتبار سے دونوں برابر ہو گئے نہ اسنے بلا عوض اس کا کچھ لیا نہ اُسنے اسکا لیکن جب دس درم بیس کے مقابلہ میں بیچے گئے تو دوسرے نے دس درم بلا عوض حاصل کئے۔ یہاں یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ مہلت دس درم زائد کے بدلے میں ہے کیونکہ مہلت کوئی مال یا مشار الیہ چیز نہیں کہ ہم اسکو دس درم زائد کے مقابلہ میں فرض کر سکیں۔ (حیات القلوب) سود کی حرمت کے متعلق علمانے چند وجوہ لکھے ہیں (۱) سود کا مقتضا یہ ہے کہ آدمی بلا عوض پرایا مال مارلے۔ کیونکہ جسنے ایکدرم دو درم کو بیچا (نقد ہو یا قرض) اُسنے بلا عوض ایکدرم حاصل کر لیا اسلئے سود حرام ہے (۲) سود کا رواج لوگوں کو تجارت کے مشغلہ سے روکتا ہے کیونکہ مالدار آدمی جب سود پر روپیہ چلانے لگے گا تو اسکو بلا محنت و مشقت بڑی بڑی دولت ملنے لگی گی اور اس سے تجارت کے باعث جو لوگوں کو نفع در نفع ہوا کرتا ہے منقطع ہو جائیگا (۳) قرض دام سے جو لوگوں کی کاروائی ہوتی ہے سود کے رواج سے بالکل بند ہو جائیگی اسلئے سود حرام ہو گیا کہ لوگ خوش ہو کر طلب ثواب کے لئے کسی ضرورتمند کو جسقدر روپیہ قرض دیں اتنے کا اتنا ہی وصول کریں (۴) سود کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے

ولا یجب ان تکون حکمۃ جمیع التکالیف معلومۃ للخلق فوجب القطع بتحریم الربا وان کنا لا نعلم وجہ الحکمۃ فی ذلک وھذا تصریح بان النص یبطل القیاس لانہ جعل تحلیل اللہ وتحریمہ دلیلا علی بطلان قیاسھم (حیاۃ القلوب) عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ السلام لا تبیعوا الذھب بالذھب والورق بالورق والبر بالبر والشعیر بالشعیر ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح الا سواء بسواء عینا بعین یدا بید ولکن بیعوا الذھب بالورق والورق بالذھب والبر بالشعیر والتمر بالملح یدا بید کیف شئتم من التفاضل لان تفاضلھا لا یکون ربا لان الجنس معدوم فاحفظ ولا تکن من الغافلین وما نص علی تحریم الربا فیہ کیلا فھو کیلی ابدا کالبر والشعیر والتمر او نص علی تحریمہ وزنا فھو وزنی ابدا کالذھب والفضۃ ولو تعورف بخلاف لان النص قاطع وھو اقوی من العرف والاقوی لا یترک بالادنی وما لا نص فیہ حمل علی العرف کغیر الستۃ المذکورۃ وھی قولہ علیہ السلام لا تبیعوا الذھب بالذھب الی آخرہ واعلم ان الحیل الشرعیۃ للاحتراز عن الربا وان کانت جائزۃ عند بعض الفقہاء الا انھا مکروھۃ عندا لبعض وھو الارجح صورتھا رجل اراد ان یستقرض عشرۃ دراھم من آخر بعشرۃ ونصف مدۃ شھر

اور یہ ضرور نہیں کہ جمیع احکام شرع کی حکمت یا مصلحت بندونکو معلوم کرا دیجائے اسلیئے گو وجہ معلوم نہو مگر سود کو قطعًا حرام ماننا چاہیئے اس سے ثابت ہو کہ نص قطعی قیاس کو باطل کر دیتی ہے (حیاۃ القلوب) عبادۃ ابن صامت پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا سونا سونے کے عوض چاندی چاندی کے عوض گیہوں گیہوں کے عوض جَو جَو کے عوض کھجور کھجور کے عوض نمک نمک کے عوض برابر سرابر دست بدست ادھر یہ اُدھر وہ رکھکر بیچا کرو لیکن سونا چاندی کے عوض یا چاندی سونے کے عوض یا گیہوں جو کے عوض یا کھجور نمک کے عوض بیچنا ہو تو دست بدست بیچو کمی بیشی کا تمہیں اختیار ہو کیونکہ اس صورت میں زیادتی سود میں داخل نہیں (لوگو اس مضمون کو یاد رکھو اور غافل نہ رہو) جن چیزوں میں کیل (پیمانہ) کی رُو سے سود کی تصریح آئی ہے وہ ہمیشہ کیلی ہی رہینگی مثلاً گیہوں اور جو اور کھجوریں اور جن چیزوں میں تول کے لحاظ سے ربا کی صراحۃ ہے وہ قیامت تک وزنی ہی شمار کی جائینگی ملکوں کا رواج اسکے خلاف ہو تو ہوا کرے کیونکہ یہ نص قطعی ہے اور نص رواج وعرف سے قوی ہوا کرتی ہے اور قوی شے ادنے کے مقابلہ میں چھوڑا نہیں کرتے ان چھ چیزوں کے سوا (جو حدیث میں مذکور ہیں) اور چیزیں جنکے متعلق کوئی نص وارد نہیں ہی انہیں بھی قیاس کی جائینگی واضح رہے کہ سود سے بچنے کیلئے کوئی حیلہ کرنا اگرچہ بعض فقہا کے نزدیک جائز ہی مگر بعض نے اسے مکروہ لکھا ہے اور اسی پچھلی بات کو ترجیح ہے حیلہ کی صورت یہ ہو کہ مثلاً زید خالد سے ایک مہینے کے وعدہ پر دس درم قرض لینے اور ادا کرتے وقت اُسے ساتھ دس درم دینے چاہتا ہے

مثل ان یبیع الرجل ثوبا یساوی عشرۃ بعشرۃ الی اجل ویسلمہ ویاخذ منہ عشرۃ ثم ان یقول الآخر بعنی المجلس ابیع ھذا الثوب بعشرۃ ونصف ویشتری المستقرض منہ بتلک القیمۃ بمدۃ معلومۃ الربا فی ھذہ الصورۃ عند قوم ولکن الاولی ان لا یفعل مثل ھذہ الحیلۃ لان التقوی خیر من الفتوی او ان یعطی المقرض الی المستقرض ثوبا یساوی اثنی عشر درھما بقیمتہ فی مدۃ معلومۃ ثم یبیع المستقرض الاجنبی بعشرۃ ثم الاجنبی الی البائع الاول وھو المقرض بعشرۃ ایضا ویقول لہ اعط العشرۃ الی فلان الذی اشتریت ھذا الثوب منہ فاذا اعطی البائع الاول الذی ھو المشتری من الاجنبی والمقرض من وجہ عشرۃ دراھم الی المستقرض منہ کان المستقرض مدیونا لہ باثنی عشر درھما والزیادۃ ایضا فی ھذہ الصورۃ لیست بربا ولکن ینبغی للمؤمن ان یحترز عن المعاملۃ غیر الشرعیۃ حقا ویواخذ فی دار الآخرۃ وتفصیل ھذا فی العلوم الفقھیۃ فعلیک بمطالعۃ اصل ھذہ المنقولۃ من الترجمۃ الی العربیۃ وادع لنا قلبا الحقیر بالادعیۃ الخیریۃ مثل الشفاعۃ المصطفویۃ بعد التمسک بالسنۃ السنیۃ ولا تشکن فی نعم اللہ الجلیۃ المفاضۃ علی العباد المذنبۃ حتی تحرم من السعادۃ السرمدیۃ وابصرھا احضر تلک بامعان النظریۃ قال النبی علیہ السلام لیس لاھل الربا نور علی وجوھھم ولا بھاء ولم یجعل اللہ فی ارزاقھم برکۃ وھو عند اللہ تعالی اتن من الحیفۃ

تو زید یوں کرے کہ دس درم کی مالیت کا ایک کپڑا خالد کے ہاتھ دس ہی درم کو بیچے اور کپڑا دیکر اُس سے دس درم وصول کرلے پھر اُسی مجلس میں خالد زید سے کہے کہ میں نے یہ کپڑا ساڑھے دس درم کو تیرے ہاتھ بیچدیا اور زید ایک مہینے کی مدۃ لگاکر ساڑھے دس درم کو خرید لے۔ گو اس صورت میں ربا لازم نہیں آتا مگر تاہم ایسا حیلہ کرنا ہی نہ چاہیے کیونکہ تقوے فتوے سے بہتر ہے دوسری صورت یہ ہے کہ خالد زید کو دس درم قرض دیکر دس کے بارہ لینے چاہتا ہے تو یہ کرے کہ ایک کپڑا جو بارہ درم کی مالیت کا ہو زید کے ہاتھ مدۃ مقرر کرکے بارہ ہی درم کو بیچے اور زید اس کپڑے کو (کسی غیر شخص مثلاً) محمود کے ہاتھ دس درم کو بیچڈالے اور پھر محمود اُسی خالد کے ہاتھ دس درم کو بیچکر کہے کہ اس کی قیمت (یعنے دس) دلواؤ تاکہ میں اپنے بایع یعنے زید کو دیدوں پس اگر خالد نے کپڑا لیکر دس درم محمود کو اور محمود نے زید کو دیدیے تو گو زید کے پلے دس ہی درم پڑے مگر سب سے پہلی بیع کے سبب خالد کے بارہ درم اسکے ذمہ قرض ہے اس صورت میں بھی بظاہر ربا نہیں مگر مومن کو خلاف شرع معاملات کرنے سے پرہیز چاہیے تاکہ عقبے میں پکڑا نہ ہو اسکی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے جنکا ہمنے عربی میں ترجمہ کردیا ہے انھیں مطالعہ کرنا چاہیئے۔ لوگو اسکے ناقل کے لئے دعاے خیر کرتے رہو انشاء اللہ تعالی سنت مصطفوی پر چلنے سے تم شفاعت کبرے کے مستحق ہوجاؤگے اور خدا کی بڑی بڑی نعمتوں میں جو بندوں پر مینہ کی طرح برس رہی ہیں ہرگز شک نہ کرو تاکہ سعادت ابدی سے محروم نہ ہو اور جو کچھ اس کتاب میں درج ہے اسے گہری نظر سے دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود خواروں کے چہرو پر رونق اور نور نہیں ہوتا اور اللہ نے انکی روزی میں برکت نہیں رکھی وہ خدا کے نزدیک مردار سے بدتر ہیں

ولیس فی النار اشد عذابا من اهل الربا صدق رسول الله صلے الله علیه وسلم رقائق الاخبار قال النبی علیه السلام الدنیا سجن المؤمن والقبر حصنه والجنة ماواه والدنیا جنة الکافر والقبر سجنه والنار ماواه صدق رسول الله قال النبی علیه السلام سیاتی زمان علی امتی یکون امراؤهم علی الجور والظلم وعلماؤهم وعبادهم علی الریاء وتجارهم علی اکل الربا ونساؤهم علی زینة الدنیا صدق رسول الله قائق الاخبار

سورۃ البقرۃ بسم الله الرحمن الرحیم

(ان الذین امنوا) بالله ورسوله وبما جاء هم وعملوا الصالحات واقاموا الصلوة واتوا الزکوة عطفهما علی ما یعمهما لاضافتها الی سائر الاعمال الصالحة لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم من آت ولا هم یحزنون علی فائت (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیه السلام انه کان جالسا فی المسجد فدخل علیه شاب فعظمه واجلسه بجنبه فوق ابی بکر رضی الله عنه فقام النبی علیه السلام الیه فقال یا ابا بکر انما اجلسته اعلی منک لانه لیس فی الدنیا احد یصلی علی اکثر منه فانه یقول کل غداة وعشیة اللهم صل علی من صلی بعدی من صلی علیه وصل علی من لم یصل بعدی من لم یصل علیه وصل علی محمد کما تحب ان یصلی وصل علی من کما امرتنا بالصلوة وصل علی محمد کما تنبغی الصلوة علیه

اور دوزخ میں سود خوار سے زیادہ کسی پر عذاب نہو کا بیشک رسول خدا کا فرمان برحق ہے (دقائق الاخبار) حضور کا قول ہے کہ مومن کیلئے دنیا ایک قید خانہ اور قبر ایک قلعہ اور جنت نہایت اچھا ٹھکانا ہے اور کافر کے لئے دنیا ایک بہشت اور قبر ایک قید خانہ اور دوزخ بہت ہی برا مقام ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا) اور حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے بادشاہ اور حاکم ظالم اور طماع علما اور درویش ریاکار تاجر سود خوار اور عورتیں دنیا کے بناؤ سنگار میں مصروف رہنے والیاں ہونگی (رسول خدا کا ارشاد بالکل درست ہے) (دقائق الاخبار)

سورہ البقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ الآیۃ یعنے جنہوں نے خدا اور رسول اور شریعت کو مان لیا اور نیک عمل کیے اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی خدا کے ہاں انکو پوری مزدوری ملیگی اور اپنے کسی آنے والی چیز کا خوف اور جانے والی چیز کا غم نہوگا۔ گو نماز اور زکوۃ نیک عملوں میں داخل ہے مگر بالتخصیص انکا تذکرہ کرنا انکی زیادہ فضیلت کے باعث ہے (بیضاوی) روایت ہے کہ رسول خدا مسجد میں تشریف لیے تھے کہ ایک نوجوان آدمی آیا آپنے اسکی تعظیم کی اور اپنے پہلو میں حضرت ابوبکرؓ سے اونچی جگہ بٹھایا اور عذر کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اے ابوبکر مینے اسکو تم پر نشست میں اسلئے ترجیح دی ہے کہ دنیا بھر میں کوئی شخص مجھ پر اس سے زیادہ درود نہیں بھیجتا۔ یہ ہر صبح شام یوں کہا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

فذلك الجلسة على منك (رواه) عن النبي عليه السلام من صلى صلاة الخمس مع الجماعة فله خمسة اشياء الاول لا يصيبه فقر في الدنيا والثاني يرفع الله تعالى عنه عذاب القبر والثالث يعطى كتابه بيمينه والرابع يمر على الصراط كالبرق الخاطف والخامس يدخله الله تعالى الجنة بلا حساب ولا عذاب (مصابيح) قال عليه السلام صلوة الرجل مع الجماعة خير من صلاة اربعين سنة في بيته منفردا (رواه) ان الجماعة تفضل على المنفرد بسبع وعشرين درجة وفي الخبر عن النبي عليه السلام انه قال اذا كان يوم القيامة يحشر الله قوما وجوههم كالكواكب فتقول لهم الملائكة ما اعمالكم فيقولون كنا اذا سمعنا الاذان قمنا الى الطهارة والوضوء ولا نشتغل بغيره وقوما وجوههم كالقمر فيقال لهم ما اعمالكم فيقولون كنا نتوضأ قبل الاذان وقوما وجوههم كالشمس فيقولون بعد السؤال كنا نسمع النداء في المسجد (درة الواعظين) (روي) عن النبي عليه السلام انه قال اذا كبر العبد للصلوة يقول الله تعالى للملائكة ارفعوا ذنوب عبدي عن رقبته حتى يعبدني طاهرا فتأخذ الملائكة الذنوب كلها فاذا فرغ العبد من الصلوة تقول الملائكة يا ربنا انعيدها عليه فيقول الله تعالى يا ملائكتي لا يليق بكرمي ان اعذب عبدا قد غفرت خطاياه عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال ان الله تعالى يحشر مساجد الدنيا يوم القيامة

اسلئے مینے اسکو تمسے اونچی جگہ بٹھایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص پانچوں وقت کی نماز جماعت سے پڑہتا ہے اُسے پانچ طرح کی فضیلتیں ملتی ہیں (۱) دنیا میں کبھی محتاج نہوگا (۲) اللہ تعالیٰ اُس سے عذاب قبر اٹھالیگا (۳) نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں ملیگا (۴) کوندتی ہوئی بجلی کی طرح پلصراط سے گزر جائیگا (۵) بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوگا (مصابیح) آپکا ارشاد ہے کہ جماعت سے ایک نماز پڑہنی گھر میں تنہا ہوکر چالیس برس نماز پڑہنے سے بہتر ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے پڑہنے سے ستائیس درجہ بڑہکر ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا محشر میں بعض آدمیونکے چہرے ستاروں کی طرح دیکھکر فرشتے پوچھیں گے کہ تمنے ایسے کیا عمل کئے تھے وہ جواب دینگے کہ ہم اذان سنتے ہی طہارت اور وضو کیلئے کھڑے ہوجاتے اور سب کام چھوڑ دیتے تھے اور بعض آدمیونکے چہرے چاند کی طرح روشن دیکھکر ملائکہ سوال کرینگے کہ تمنے کیا کیا تھا وہ کہینگے کہ ہم اذان سے پہلے وضو کرلیا کرتے تھے اور بعض آدمیوں کے چہرے سورج کی طرح منور پاکر فرشتے دریافت کرینگے کہ تمہارا ایک عمل کیا تھا جواب ملیگا کہ ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے (درۃ الواعظین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب آدمی نماز کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتونکو حکم دیتا ہے کہ میرے بندہ کے تمام گناہ جو ہیں اُسکی گردن سے اُتار دو تاکہ پاک صاف ہوکر میری عبادت کرے چنانچہ فرشتے اُسکے تمام گناہ دور کردیتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوجاتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ الٰہی اسکے گناہ پھر اسکے کندھے پر لادے جائیں حکم ہوتا ہے کہ میرے کرم کے قابل تو یہی بات ہے کہ معاف کردوں۔ جاؤ میںنے اسکے تمام گناہ بخشدیے رسول خدا فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مسجدیں

کانہا بخت ببیض نواعمہا من العنبر واعناقہا من الزبرجد وفی سہا من المسک واذنابہا من الزبرجد الاخضر والمؤذنون یقودونہا والائمۃ یسوقونہا فیفرون فی عرصات یوم القیامۃ کالبرق الخاطف فیقول اہل القیامۃ اہؤلاء من الملائکۃ المقربین ام من الانبیاء والمرسلین فینادی کابل ہؤلاء من امۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یحفظون الصلوٰۃ بالجماعۃ ولذا قال علیہ السلام من توضأ بالماء الجاری وصلی خلف الامام القاری فقد استقی رحمۃ الباری (زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لما خلق اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام علی احسن صورۃ وجعل لہ ستمائۃ جناح طول کل جناح ما بین المشرق والمغرب نظر الی نفسہ فقال الٰہی اخلقت احسن صورۃ منی فقال اللہ تعالیٰ افتقام جبرائیل علیہ السلام وصلی رکعتین شکرا للہ تعالیٰ ففعل مرتی کل رکعۃ عشرین الف سنۃ فلما فرغ من الصلوٰۃ قال اللہ تعالیٰ یا جبرائیل عبدنی حق عبادتی ولا یعبدنی احد مثل عبادتک لکن یجیء فی آخر الزمان نبی کریم حبیب الی یقال لہ محمد علیہ السلام ولہ امۃ ضعیفۃ مذنبۃ یصلون رکعتین مع سہو ونقصان فی ساعۃ یسیرۃ وافکار کثیرۃ وذنوب کبیرۃ فوعزتی وجلالی ان صلاتہم احب الی من صلاتک لان صلاتہم باہری وانت صلیت بغیر اہری قال جبرائیل علیہ السلام یا رب ما اعطیتہم فی مقابلۃ عبادتہم فقال اللہ تعالیٰ اعطیتہم جنۃ المأوی فاستاذن من اللہ ان یراہا فاذن اللہ تعالیٰ لہ فاتی جبرائیل علیہ السلام فتح

سفید رنگ کے بختی اونٹوں کی صورت میں حاضر کیجائینگی انکے پانو عنبر کے ہونگے گردنیں زعفران کی سر مشک کے دمیں زبرجد کی انکو مؤذن کھینچینگے اور امام ہنکائینگے اور یہ میدان قیامت میں بجلی کی طرح گذرجائینگی اہل محشر باہم کہینگے کہ آلہی یہ مقرب فرشتے ہیں یا پیغمبر کی سواریاں آئی ہیں جواب ملیگا کہ یہ امت محمدیہ کے وہ لوگ ہیں جو جماعت سے نماز پڑہا کرتے تھے اسلیے آپنے فرمایا ہے کہ جسنے جاری پانی سے وضو کیا اور پیچھے قاری کے پیچھے نماز پڑہی وہ حق تعالیٰ کا مستحق ہوگیا (زبدۃ الواعظین) رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو نہایت خوبصورت پیدا کیا اور انکو چھ سو پر دیئے ایک ایک پر اتنا فاصلہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں جبرئیل نے جب اپنی ہیئت پر نظر کی تو یہ کہا کہ آلہی تو نے مجسے اچھی صورت بھی کسیکو دی ہے جواب ملا کہ نہیں حضرت جبرئیل نے شکریہ کے دو نفل پڑہے اور ہر رکعت میں بیس ہزار برس کھڑے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل تو نے عبادت کا حق ادا کردیا ایسی عبادت کوئی نہیں کرسکتا مگر آخر زمانہ میں میرے حبیب اور نبی کریم محمد رسول اللہ مبعوث ہونگے اور انکی گنہگار امت نہایت ناتواں ہوگی وہ لوگ تھوڑی سی دیر میں بھول چوک کے ساتھ دو رکعتیں پڑہینگے اور اپنے فکروں میں غرق اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہونگے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں انکی نماز کو تیری نماز سے زیادہ پسند کرونگا کیونکہ وہ میرے حکم سے نماز پڑہینگے اور تو نے بلا حکم اپنی خوشی سے ادا کی جبرئیل نے کہا اگر انکو اس عبادت کے بدلے میں کیا ملیگا حکم ہوا کہ جنۃ الماوی یہ سنکر جبرئیل نے جنت الماوی دیکھنے کی اجازت چاہی وہانسے اجازت ملگئی حضرت جبرئیل اپنے تمام پر کھول کر اڑے آپ کے اڑان کی یہ حالت ہے کہ

جمیع اجنحتہ فطار فکلما فتح جناحین قطع مسیرۃ ثلاثۃ الاف سنۃ وکلما ضم قطع مثل ذلک فطار علی هذا ثلثمائۃ عام فهبط ونزل فی ظل شجرۃ وسجد لله تعالٰی فقال فی سجودہ الٰہی هل بلغت نصفها او ثلثیها او ربعها فقال الله تعالٰی یا جبرائیل لو طرت ثلثمائۃ عام ولو اعطیتک قوۃ مثل قوتک واجنحۃ مثل اجنحتک فطرت مثل ما طرت لا تصل الی حشر من احشاء احمد علیہ السلام فی مقابلۃ ربک یکتب من صلی علیهم (مشکوۃ الانوار) عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام انه قال من صلی علی تعظیما لی جعل الله تعالٰی من تلک الصلاۃ ملکا له جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاه تحت الارض السابعۃ وعنقه متصل بالعرش ویقول الله تعالٰی لهذا الملک صل علی عبدی کما صلی علی نبی هم علیہ السلام فیصلی علیه الی یوم القیامۃ (زبدۃ الواعظین) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما یروی عن الله تعالٰی ثلاث من حافظ علیهن فهو ولی حقا ومن ضیعهن فهو عدو لی حقا قیل یا رسول الله وما هن قال الصلوۃ والصوم وغسل الجنابۃ قال هن امانۃ بین الله وبین عبد امر بالحافظۃ علیهن والمراد منها اقامتها فی اوقاتها مع اتمام الفرائض والواجبات والسنن حتی ان الرجل اذا صلی فی غیر وقتها فقد ضیعها علی ما روی فی الخبر ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام قال لیلۃ اسری بی الی السماء رایت رجالا ونساء یضربون علی رؤسهم فیسیل من دماغهم کالنهر العظیم یقولون یا ویلاه ویا ثبوراه فقلت یا جبرائیل من هؤلاء

دو پر ونکے کھولنے اور علی ہذا القیاس اُنکے سکیڑنے میں تین ہزار برس کا رستہ طے ہو جاتا ہے آپ اسی صورت سے تین سو برس تک اُڑتے آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ میں اُتر پڑے اور خدا کو سجدہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ الٰہی میرے بنی آدم کی آدھی یا تہائی یا چوتھائی مسافت طے کر لی ہے یا نہیں ارشاد ہوا کہ اے جبرئیل اگر تم تین سو برس تک اور اُڑو اور تم میں اتنی ہی قوت اور اسیقدر پر اور عنایت کر دیں تو جنۃ المأوے کے دسویں حصہ کو بھی طے نہیں کر سکتے پیغمبر امت محمدیہ کو درود کے بدلے میں دیکھا کہ (مشکوۃ الانوار) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص میری تعظیم کیلئے مجھپر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالٰی اسکی برکت سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جسکے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور اُسکے پاؤں تحت الثرے میں جا پہنچتے ہیں اور گردن عرش کے قریب ہوتی ہے اللہ تعالٰی اسکو حکم دیتا ہے کہ جس نے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تو قیامت تک اسکیلئے دعا کرتا رہ (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کا قول ہے تین چیزوں کی محافظت کرنے والا میرا سچا دوست اور اُنکا ضایع کرنے والا میرا قطعی دشمن ہے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا چیزیں ہیں فرمایا (۱) نماز (۲) روزہ (۳) غسل جنابت یہ چیزیں بندوں کے پاس گویا خدا کی امانتیں ہیں اسلئے خدا نے انکی محافظت کا حکم کیا ہے اور اُسکے فرائض و واجبات و سنن کی رعایت رکھکر نماز کا ادا کرنا مراد ہے جو شخص وقت ٹالکر نماز پڑھتا ہے وہ فی الواقع اس امانت کا ضایع کرنے والا ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معراج کی رات میں نے اکثر مردوں اور عورتوں کو دیکھا کہ اُنکے سر کچلے جاتے ہیں اور اُنکے بھیجے بہہ کر ایک بڑی نہر جاری ہو گئی ہے اور وہ چیختے چلاتے اور رو رو ویلا کرتے ہیں میں نے پوچھا کہ جبرئیل یہ کون لوگ ہیں۔

قال الذین یصلون الصلوۃ فی غیر وقتہا والدلیل علیہ قولہ تعالی فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشہوات الایۃ وکذا اذا لم یصلہا بالجماعۃ کما روی ان رجلا جاء الی النبی علیہ السلام فقال انی رایت فی المنام کان فی یدی عشرین دینارا وفی الاخری اربعۃ فسقط العشرون من یدی واحرزت الاربعۃ فقال علیہ السلام ہل صلیت العشاء بالجماعۃ قال لا قال لسا قط من یدک فضل الجماعۃ التی فاتتک واما الاربعۃ التی صلیت فی بیتک لم تقبل منک (زہرۃ الریاض) قال علیہ السلام من حافظ علی الصلوات کانت لہ نورا وبرہانا ونجاۃ یوم القیامۃ ومن لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نورا وبرہانا ونجاۃ (تبیین محارم) قال علیہ السلام عشرۃ نفر لا یقبل اللہ صلاتہم رجل صلی وحیدا بغیر قراءۃ ورجل یصلی ولا یؤدی زکوتہ ورجل یؤم قوما وھم لہ کارھون ورجل مملوک ابق ورجل شارب الخمر مدمنا وامراۃ زوجہا ساخط علیہا او امراۃ صلت بغیر خمار والامام الجائر ورجل اکل الربا ورجل اکل الربا ورجل انتہاہ صلوتہ عن الفحشاء والمنکر قال علیہ السلام من لم تنہہ صلوتہ من الفحشاء والمنکر لم تزدہ صلوتہ عند اللہ الا مقتا وبعدا وقال الحسن اذا لم تنہک صلاتک عن الفحشاء فلست بمصل وردت صلاتک یوم القیامۃ علی وجہک کالخرقۃ النتنۃ (مکاشفۃ القلوب)

جواب ملا کہ یہ وقت ٹالکر نماز پڑہنے والے ہیں اور اسپر یہ آیت والے ہے فخلف من بعدھم خلف الایۃ کہ انکے بعد ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضایع کیا اور اپنی خواہشوں کے تابع بنگئے اور یہی حال اُسکا ہے جو جماعت سے نہ پڑہے چنانچہ روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب بیان کیا کہ میرے ایک ہات میں بیس اشرفیاں تھیں دوسرے میں چار۔ اُس ہات کی بیس گرگئیں اور اس ہات کی چار شعلہ بنگئیں حضرت نے فرمایا کہ تو نے رات کو عشا کی نماز جماعت سے پڑہی تھی؟ کہا نہیں آپنے ارشاد کیا کہ جو اشرفیاں تیرے ہات سے گرگئیں وہ جماعت کی فضیلت تھی اور جو شعلہ بنگئیں وہ عشا کی چار رکعتیں ہیں جو تو نے گھر میں پڑہی تھیں (زہرۃ الریاض) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو نماز وں کی محافظت کریگا تو نماز ہی اسکے لئے نور اور برہان اور حجت بنجائیگی اور جو محافظت نکریگا اُسکیلئے نہ تو نور ہوگا نہ برہان نہ حجت (تبیین محارم) پیغمبر خدا کا قول ہے کہ اللہ تعالی دس طرح کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا (۱) جو بغیر قرأت کے تنہا نماز پڑہے (۲) جو نماز پڑہے اور زکوۃ نہ دے (۳) جس امام کو مقتدی بُرا جانتے ہوں (۴) جو غلام آقا کے پاس سے بھاگ گیا ہو (۵) جو ہمیشہ شراب پیتا ہو (۶) جس عورت کا خاوند اُس سے ناراض ہو (۷) جو عورت کھلے سر نماز پڑہے (۸) جو شخص بادشاہ یا حاکم ہوکر ظلم کرے (۹) جو سود کھاتا ہو (۱۰) جس کی نماز اُسے بُرے کاموں سے نہ روکتی ہو۔ آپ کا قول ہے کہ جسکی نماز نے اُسے بُرے کاموں سے نہ روکا تو ایسی نماز خدا کے غصہ اور بیزاری کے سوا اور کسی چیز کو ترقی نہیں دیسکتی حسنؓ کا قول ہے کہ اگر تیری نماز تجھے بُرے کاموں سے نہ روکے تو تو نماز ہی نہیں۔ ایسی نماز ٹاٹ کے پُرانے ٹکڑے کی صورت میں اُلٹی منہ پر ماری جائیگی (مکاشفۃ القلوب)

عن معاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما انہما قالا لما عرج بالنبی علیہ السلام لیلۃ المعراج الی السموات رای فی السماء الاولی ملائکۃ یذکرون اللہ تعالی منذ خلقہم اللہ تعالی وفی الثانیۃ رای ملائکۃ یرکعون اللہ تعالی منذ خلقہم لا یرفعون رؤسہم وفی الثالثۃ رای ملائکۃ یسجدون للہ تعالی منذ خلقہم اللہ لا یرفعون رؤسہم الی یوم الدین سلم علیہم نبینا محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم رفعوا رؤسہم ورد واسلام النبی علیہ السلام ثم یسجد واثانیا الی یوم القیامۃ ولذلک صارت السجدۃ اثنتین وفی الرابعۃ رای ملائکۃ یشتہدون وفی الخامسۃ رای ملائکۃ مسبحین وفی السادسۃ رای ملائکۃ مکبرین ومہللین وفی السابعۃ رای ملائکۃ مسلمین منذ خلقہم اللہ تعالی فہم قلب النبی علیہ السلام واشتہی ان یکون لہ ولامتہ ہذہ العبادات کلہا فعلم اللہ تعالی ہمہ واشتیاقہ علیہ السلام فجمع عبادۃ ملائکۃ السموات السبع واکرم نبیہ علیہ السلام وقال من ادی الصلوات الخمس نال عبادۃ ملائکۃ السموات السبع (روضۃ العلماء) روی عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال الصلوۃ مرضاۃ الرب وسنۃ الانبیاء وحب الملائکۃ ونور المعرفۃ واصل الایمان و اجابۃ الدعاء وقبول الاعمال وبرکۃ المال والکسب وسلاح علی الاعداء وکراہیۃ الشیطان وشفیع بین صاحبہا وبین ملک الموت

معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا کو جس رات معراج ہوئی آپنے پہلے آسمان میں فرشتوں کو ذکر الٰہی کرتے دیکھا یہ جب سے پیدا ہوئے ہیں ذکر ہی میں مصروف ہیں علی ہذا القیاس دوسرے آسمان میں رکوع کرنے والے اور تیسرے میں سجدہ کرنے والے فرشتے نظر پڑے یہ ابتدائے پیدائش سے رکوع میں جھکے اور سجدے میں پڑے تسبیح کر رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیکم ان فرشتوں نے سر اٹھایا اور وعلیکم السلام کہکر قیامت تک کیلئے پھر سجدے میں گر پڑے۔ اسلیئے نماز میں دو سجدے مقرر ہوئے چوتھے آسمان میں ایسے فرشتے نظر پڑے جو تشہد میں تھے پانچویں میں تسبیح کرنے والے چھٹے میں تکبیر وتہلیل کہنے والے اور ساتویں میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے والے فرشتے دکھائی دیئے یہ جسد سے پیدا ہوئے ہیں اپنی اپنی خاص عبادتوں میں مشغول ہیں اور قیامت تک رہینگے اس نظارہ سے آپکا دل چاہا کہ مجھپر اور میری امت پر عبادت کے یہ مجموعہ ارکان مقرر کر دیے جائیں چنانچہ اللہ تعالے نے آپکا قصد اور اشتیاق دیکھکر ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی عبادت کا مجموعہ سے آپ کو اور آپ کی امت کو ممتاز فرمایا اسلیئے آپ کا ارشاد ہے کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے والے کو فرشتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے (روضۃ العلماء) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا نماز خدا کی رضامندی پیغمبروں کی سنت فرشتوں کی محبت کا باعث معرفت کا نور ایمان کی جڑ قبولیت دعا و اعمال کا سبب مال اور کمائی میں برکت کا موجب خدا کے دشمنوں کے مقابلہ کا ہتیار شیطان کے ہٹنے کی علت نمازی اور ملک الموت

وسراج فی قبرہ الی یوم القیامۃ وظل علی راسہ یوم القیمۃ وتاج علی راسہ ولباس علی بدنہ فاصل بینہ وبین النار وحجۃ بین یدی الرب وثقل فی المیزان وجواز علی الصراط ومفتاح للجنۃ وقال النبی علیہ الصلوۃ والسلام اذا کان یوم القیامۃ خرج شوم من جھنم اسمہ حریش من وادی العقرب طولہ مابین السماء والارض وعرضہ من المشرق الی المغرب فیقول جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام یاحریش الی این تذھب فیقول الی المرصات فیقول جبرائیل علیہ السلام لمن تطلب فیقول خمسۃ نفر الاول تارک الصلوۃ والثانی مانع الزکوۃ والثالث عاق الوالدین والرابع شارب الخمر والخامس المتکلم فی المسجد بکلام الدنیا فلذا قال اللہ تعالی وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا فاعتبروا یا اولی الابصار ولا تکونوا من الغافلین (زبدۃ الواعظین) قال النبی علیہ السلام یاتی زمان علی امتی یکون امراؤھم علی الجور والظلم وعلماؤھم وعبادھم علی الریا وتجارھم علی اکل الربا ونساؤھم علی زینۃ الدنیا صدق رسول اللہ (دتائوں الاخبار) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبد خیرا زھدہ فی الدنیا ورغبہ فی الاخرۃ وبصرہ بعیب نفسہ وکذا قال علیہ السلام ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما فی ید الناس یحبک الناس وقال علیہ السلام من اراد ان یؤتیہ اللہ علما بغیر تعلم وھدی بغیر ھدایۃ فلیزھد فی الدنیا (موعظہ)

کے مابین شفیع قیامت تک قبر کا چراغ محشر کے دن سر کا سایہ اور تاج سر پر دن کا لباس بدن پر نازی اور دوزخ میں مضبوط آڑ خدا کے سامنے حجت تراز و میں بوجھل پلصراط سے گزر جانیکا باعث اور جنت کی کنجی ہے رسول خدا کا قول ہے کہ قیامت کے دن ایک جانور حریش نام جو بچھو کی نسل سے ہو جہنم سے نکلیگا اس کا طول آسمان وزمین کے فاصلہ کی برابر اور عرض مشرق سے مغرب تک ہوگا جبریل علیہ السلام پوچھیں گے کہ اے حریش کہاں کا ارادہ ہے جواب دیگا کہ میدان محشر کی طرف جبریل پوچھینگے کہ تجھے کسکی تلاش ہے وہ کہے گا کہ پانچ طرح کے آدمیوں کی (۱) بے نماز (۲) زکوۃ نہ دینے والا (۳) ماں باپ کا نافرمان (۴) شرابی (۵) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والا اسلئے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مسجدیں خدا کے لیئے ہیں خدا کے ہوتے اور کسیکو نہ پکارو اے اہل بصیرۃ نصیحت پکڑو اور غافل نہ رہو (زبدۃ الواعظین) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اُنکے حاکم ظلم وطمع اور علماء ریاکاری اور سوداگر سود خواری اور عورتیں دنیوی زینت پر فریفتہ ہونگی (حضور کا ارشاد صحیح ہے) (دقایق الاخبار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے دنیا سے متنفر اور آخرت کا راغب بنا دیتا ہے اور اُسے اپنی عیب دیکھنے کی نگاہ عنایت فرماتا ہے اور اسی طرح آپکا یہ ارشاد ہے کہ اے شخص دنیا سے بیزار رہا کر خدا تجھے دوست رکھے گا اور لوگوں کے مال کی پروانہ کر ساری دنیا تیری دوست بنجائیگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص بغیر سیکھے علم دین اور بلا راہبر ہدایت حاصل کرنا چاہے اُس سے کہدو کہ دنیا سے متنفر رہا کرے اور غلط

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم آل عمران

(شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو) بین واحد اثبتہ بنصب الدلائل الدالۃ علیہا وانزال الآیات الناطقۃ بہا (والملائکۃ) بالاقرار (واولوا العلم) بالایمان بہا والاحتجاج علیہا شبہ ذلک فی البیان والکشف بشہادۃ الشاہد (قائما بالقسط) مقیما للعدل فی قسمہ وحکمہ وانتصابہ علی الحال من اللہ وانما جاز افرادہ بہا ولم یجز جاء زید وعمرو راکبا لعدم اللبس کقولہ تعالی وہبنا لہ اسحق ویعقوب نافلۃ او من ھو والعامل معنی الجملۃ ای تفرد قائما او احقہ لانہا حال مؤکدۃ او علی المدح او الصفۃ للمبتدء وفیہ ضعف للفصل وھو مندرج فی الشہود بہ اذا جعلتہ صفۃ او حالا من الضمیر وقری القائم بالقسط علی البدل من ھو او الخبر المحذوف (لا الہ الا ھو) کررہ للتاکید ولمزید الاعتناء بمعرفۃ ادلۃ التوحید والحکم بہ بعد اقامۃ الحجۃ ولیبتنی علیہ قولہ (العزیز الحکیم) فیعلم انہ الموصوف بہا وقدم العزیز لتقدم العلم بقدرتہ علی العلم بحکمتہ ورفعہما علی البدل من الضمیر او الصفۃ لفاعل شہد

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم آل عمران

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الآیۃ یعنے خدا خود گواہی دیتا ہے کہ اُسکے سوا اور کوئی معبود نہین مطلب کہ دلائل قایم کرنے اور کھلی آیتین نازل فرمانے کے سبب اُسنے اپنی وحدانیت ظاہر کردی ہی اور فرشتون نے اقرار اور اہل علم نے ایمان اور اُسپر حجتین قایم کرکے اُسکی یکتائی کا اظہار کیا ہے اس آیت مین اظہار وحدانیت کو اُس کے کلام کھلا ہونے کے باعث گواہی سے تشبیہ دی ہے قَآئِمًا بِالْقِسْطِ یعنے اللہ تعالی ہر شے کی تقسیم اور اپنے حکم مین انصاف کے ساتھ قایم ہی قَآئِمًا لفظ اللہ سے حال واقع ہونیکے سبب منصوب ہی۔ گو جاء زید عمرو راکبا کی ترکیب درست نہین مگر آیۃ مین التباس نہونیکے باعث افراد ذوالحال درست ہی جیسا کہ اس آیت مین وَوَہَبْنَا لَہٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَۃً یا یہ سمجھیے کہ قَآئِمًا لفظ ھُوَ سے حال ہی اس صورت مین جملہ کے معنون کو عامل قرار دینگے یعنے تفرد قائما کہین گے۔ لفظ اَحَقَّہٗ کو عامل محذوف مانا جائیگا کیونکہ یہ حال مؤکدہ ہی۔ یا نصب علی المدح کہین گے یا اسے منفی لفظ اِلٰہ کی صفت مانین گے مگر یہ ضعیف وجہ ہی اور جب اسے صفت یا ضمیر سے حال قرار دینگے تو ظاہر ہے کہ یہ مشہود بہ کے تحت مین داخل رہیگا۔ بعض قرأت مین قَآئِمٌ بِالْقِسْطِ ہے اس صورۃ مین یا تو ھُوَ سے بدل کہین گے یا مبتدا محذوف کی خبر مانین گے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اس کو تاکید اور دلائل معرفۃ کی بیان کی بابت کوشش اور حجت قایم کرنے کے بعد توحید کا حکم لگانے کی غرض سے مکرر لائے ہین اور العزیز الحکیم اسی پر مبنی ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے ظاہر ہوتا ہے کہ العزیز الحکیم اسی کی صفت ہی اور لفظ العزیز کو الحکیم پر اسلیے مقدم کیا ہے کہ اسکی قدرت کا جاننا حکمت کے جاننے سے مقدم ہے۔ اِنکا رفع یا تو اس لئے ہے کہ ضمیر ھُوَ سے بدل واقع ہوئے ہین یا اسلیے کہ فاعل شہد کی صفت ہین

وقد روی فی فضلها انه علیه السلام قال یجاء بصاحبها یوم القیامة فیقول الله ان لعبدی هذا عندی عهدا وانا احق من وفی بالعهد ادخلوا عبدی الجنة وهی دلیل علی فضل علم اصول الدین وشرفه اهـ (ان الدین عند الله الاسلام) جملة مستانفة مؤکدة للاولی ای لا دین مرضی عند الله سوی الاسلام وهو التوحید والتدین بالشرع الذی جاء به النبی علیه السلام (وما اختلف الذین اوتوا الکتاب) من الیهود والنصاری ومن ارباب الکتب المتقدمة فی دین الاسلام فقال قوم انه حق وقال قوم انه مخصوص بالعرب فنسخ آخرون مطلقا او فی التوحید فثلثت النصاری وقالت الیهود عزیر ابن الله وقیل هم قوم موسی علیه السلام اختلفوا بعده وقیل هم النصاری اختلفوا فی امر عیسی علیه السلام (الا من بعد ما جاءهم العلم) ای بعد ما علموا حقیقة الامر وتمکنوا من العلم بها (بغیا بینهم) حسدا بینهم وطلبا للریاسة (لا للشبهة وخفاء فی الامر) (ومن یکفر بایات الله فان الله سریع الحساب) وعید لمن کفر منهم (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیه السلام انه قال اتانی جبرائیل واسرافیل وعزرائیل ومکائیل علیهم السلام فقال جبرائیل علیه السلام یا رسول الله من صلی علیک عشر مرات نادیته وامرت علی الصراط

شہادت وحدانیت کے فضیلت کے متعلق پیغمبر خدا سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن موحد کو اپنے روبرو بلا کر اللہ تعالی فرمائیگا کہ میںنے اپنے بندہ کیلئے ایک اقرار کر رکھا ہے اور میں سب سے بڑھکر اقرار پورا کرنے والا ہوں میرے بندہ کو جنت میں داخل کردو۔ یہ حدیث علم اصول دین اور اہل علم کی فضیلت پر دلالت کر رہی ہے (ان الدین عند الله الاسلام) یہ جملہ مستانفہ ہے اور اول جملہ کی تاکید کر رہا ہے یعنے اللہ کے نزدیک بجز اسلام کے اور کوئی سا دین پسندیدہ نہیں اسلام توحید الٰہی اور اُس شریعت کی زیر پہننے کا نام ہے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے (وما اختلف الذین الآیہ) یعنے اہل کتاب نے حقیقت حال جان لینے یا آیتوں اور حجتوں کے ساتھ اسکے پہچان لینے کے بعد دین اسلام میں اختلاف کیا اس سے یا تو یہود و نصاری مراد ہیں یا دیگر اہل کتاب جو انسے پہلے تھے ایک فرقہ کا قول ہے کہ اسلام بیشک برحق ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ دین صرف اہل عرب کے لئے مخصوص ہے تیسرا فرقہ سے اس دین ہی کی نفی کرتا ہے۔ یا اختلاف سے توحید کا اختلاف مراد ہے نصاری تثلیث کے قایل ہیں اور یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں بعض علما کے نزدیک اس سے حضرت موسیٰ کی قوم مراد ہے جنہوں نے آپ کی وفات کے بعد اختلاف کیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی بابت نصاری کا اختلاف مراد ہے (بغیا بینہم) یعنے یہ اختلاف اُن کے باہمی حسد اور طلب ریاست کے باعث ہوا۔ کسی شبہ اور حقیقت دین اسلام کے مخفی رہنے کی سبب نہیں ہوا (ومن یکفر بایات الله الآیہ) یعنے جو شخص خدا کی آیتوں کا انکار کریگا خدا اُس سے بہت جلد حساب لیگا۔ یہ کافروں کیلئے وعید ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل اسرافیل عزرائیل میکائیل چار رون مقرب فرشتے آئے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں اُس کا ہات پکڑ کر اُسے پلصراط سے اتار دونگا

وقال میکائیل علیہ السلام انا اسقیہ من حوضک وقال اسرافیل علیہ السلام انا اسجد لہ تعالیٰ ما ارفع راسی حتی یغفر اللہ لہ وقال عزرائیل علیہ السلام انا اقبض روحہ کما قبضت ارواح الانبیاء قیل معنی شہد اللہ حکم اللہ وقضی وقیل اعلم اللہ انہ لا الہ الا ہو وذلک ببیان الدلائل حیث امکن التوصل الی معرفۃ الواحدانیۃ وہو تعالیٰ ارشد عبادہ الی معرفۃ توحیدہ (تفسیر لباب) قیل معنی شہادۃ اللہ الاخبار والاعلام ومعنی شہادۃ الملائکۃ والمؤمنین الاقرار والاعتراف بوحدانیۃ تعالیٰ واختلفوا فی اولی العلم فقیل ہم الانبیاء علیہم السلام لانہم اعلم باللہ تعالیٰ وقیل ہم علماء اصحاب رسول اللہ علیہ السلام من المہاجرین والانصار وقیل ہم علماء جمیع المؤمنین (تفسیر الخازن) وقال بعضہم ان فی ہذہ الایۃ دلیلا علی فضل العلم وشرف العلماء فانہ لو کان احد اشرف من العلماء لقرن اللہ اسمہ باسم الملائکۃ دون العلماء وعن البزازی عن النبی علیہ السلام انہ قال نزل قولہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام حین افتخر المشرکون بادیانہم وقال کل فریق منہم ہو دین اللہ دیننا وہو دین اللہ منذ بعث اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام فکذبہم اللہ تعالیٰ بقولہ ان الدین عند اللہ الاسلام الذی جاء بہ محمد علیہ السلام وہو دین الحق لیس غیرہ زادہ عن النبی علیہ السلام انہ قال لما نزل الحمد للہ رب العلمین وآیۃ الکرسی وشہد اللہ انہ لا الہ الا ہو الآیۃ وقال اللہم مالک الملک الی قولہ بغیر حساب تعلقن بالعرش وقلن یا ربنا انزلنا علی قوم یعملون معاصیک

میکائیل علیہ السلام نے کہا میں آپکے حوض کوثر سے اسکو پانی پلاؤنگا اسرافیل علیہ السلام نے کہا میں اللہ کے سامنے سجدہ کرونگا اور جبتک اسکی مغفرت نہو جائیگی سجدہ سے سر نہ اٹھاؤنگا عزرائیل علیہ السلام نے کہا میں اسکی روح اسطرح قبض کرونگا جس طرح انبیاکی بعض علماء نے شہد اللہ الآیۃ کے یہ معنے لکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا حکم یا اسکا اعلان کردیا ہے یعنے ظاہری دلائل کو معرفت توحید کا وسیلہ بناکر بندوں کو اسکی طرف رہبری کردیا ہے (تفسیر لباب) بعض کا قول ہے کہ شہادت الٰہی بمعنے اطلاع واعلام خداوندی اور شہادت ملائکہ ومومنین بمعنے اقرار توحید ہے اور اہل علم سے بعض نے انبیاء مراد لیئے ہیں کیونکہ اُن کو علم توحید ومعرفت سب سے زیادہ ہوتا ہے اور بعض نے مہاجرین وانصار میں سے وہ صحابہ مراد لیئے ہیں جو زبردست عالم تھے اور بعض کے نزدیک عموماً مسلمان عالم مراد ہیں (تفسیر خازن) بعض علما لکھتے ہیں کہ یہ آیت شرف علم اور فضیلت علماء پر دال ہے کیلیئے کہ اگر کوئی اور گروہ علما سے زیادہ صاحب فضل ہوتا تو علما کو چھوڑ کر فرشتوں کے ساتھ اسی کا ذکر کیا جاتا جعفر رازی نے پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اُسوقت نازل ہوئی جبکہ مشرک اپنے دین پر فخر کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہمارا دین تو ہمارا ہے اور ابتدائے آدمؑ سے اسی ہمارے دین کو خدا نے پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ نے انکو جھٹلایا اور فرمایا کہ دین حق یہی ہے جسکو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس لیکر آئے ہیں (شیخ زادہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا کہ سورۂ الحمد اور آیۃ الکرسی۔ اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو اور قل اللہم مالک الملک یہ چار دن چیزیں نازل ہوتے وقت عرش سے لپٹ گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ الٰہی تو ہمکو ایسی قوم پر کیوں نازل کرتا ہے جو تیری نافرمانی کرے گی

فقال الله تعالی وعزتی وجلالی لا یتلوکن عبد عند ربه کل صلوة مکتوبة الا غفرت له واسکنته
ابحبوحة الفردوس وانظر الیه کل یوم سبعین مرة واقضی له سبعین حاجة ادناها المغفرة وقرأ هذه الایة
شهد الله انه لا الٰه الا هو والملائکة واولوا العلم قائما بالقسط لا الٰه الا هو العزیز الحکیم فقال وانا
علی ذلک من الشاهدین لفظ الطبرانی وانا اشهد انک لا الٰه الا انت العزیز الحکیم عن عبادة بن
الصامت ان النبی علیه السلام قال من شهد ان لا الٰه الا الله محمد رسول الله حرم الله النار علیه (الدر
المنثور للامام السیوطی) عن النبی علیه السلام انه قال اذا قال العبد المؤمن لا الٰه الا الله محمد رسول الله
خرج من فیه ملک مثل طیر اخضر له جناحان ابیضان مکللان بالدر والیاقوت احدهما بالمشرق والاخر
بالمغرب اذا نشرهما تجاوزا المشرق والمغرب فیرتفع الی السماء حتی ینتهی الی العرش وله دوی کدوی
النحل فیقول له حملة العرش اسکن بعزة الله وعظمته فیقول لا اسکن حتی یغفر الله لقائله فیعطیه
الله سبعین الف لسان فتستغفر لصاحبه الی یوم القیامة فاذا کان یوم القیامة جاء ذلک
الملک فیاخذ بید صاحبه فیجاوز به الصراط ویدخله الجنة (روضة العلماء) عن جابر بن
عبد الله عن النبی علیه السلام انه قال لیلة المعراج لما عرج بی الی السماء رایت مدینة من
النور مثل الدنیا الف مرة معلقة بسلاسل من النور تحت عرش الله

جواب ملا کر مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم فرض نماز کے بعد جو شخص تمہاری تلاوت کریگا میں اسے بخشدونگا
اور جنۃ الفردوس میں ٹھکانا دونگا اور اسپر دنمیں ستر مرتبہ مہر کی نگاہ ڈالونگا اور ستر حاجتیں پوری کرونگا جنمیں
سب سے ادنے مغفرت ہو پھر آپنے آیۃ شہد اللہ الی آخر پاڑھی اور یہ فرمایا کہ میں اسپر گواہی دیتا ہوں طبرانی
کے یہ لفظ ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے عبادہ بن الصامت
سے روایت ہے کہ جسنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اللہ تعالی اُسپر دوزخکو حرام کردیتا ہے (الدر المنثور
للامام السیوطی) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جسوقت مومن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اُسکے
مُنہ سے ایک سبز جانور نکلتا ہے جسکے بازو پر موتی اور یاقوت کے جڑاؤ دو سفید پر ہوتے ہیں ایک پر مشرق میں
ہوتا ہے ایک مغرب میں یہ جب انہیں کہولتا ہے تو مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں اور آسمان پر چڑھ کر عرش
کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اسکی آواز میں شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے حاملان عرش اُسے خدا کی عزۃ
اور عظمت کی قسم دیکر کہتے ہیں کہ بس ٹھہر جاوہ کہتا ہے کہ جبتک کلمہ شہادت پڑھنے والے کی مغفرت نہو جائیگی میں ہرگز
نہ ٹھیرونگا۔ پھر اللہ تعالی اُسکو ستر ہزار زبانیں دیتا ہے اور وہ اُنسے اسکے لئے مغفرت چاہتا رہتا ہے قیامت
کے دن یہ فرشتہ آئیگا اور اُس کا ہات پکڑکے پلصراط سے گزار کر جنت میں داخل کردیگا (روضۃ العلماء) جابر بن عبد اللہ
پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا۔ میں نے معراج کی رات نور کا ایک شہر دیکھا جو دنیا سے
ہزار حصہ بڑا اور عرش الٰہی کے نیچے نور کی زنجیروں میں لٹکا ہوا ہے

ونہا مائة الف باب مستقر فی کل باب سہ بستان مفروش برحمة اللہ وفی کل بستان قصر من النور وفی کل قصر اربعون الف من النور وفی کل دار سبعون حجرة من النور وفی کل حجرة بیت من النور وفوق کل بیت غرفة من النور ولکل غرفة اربعمائة باب لکل باب مصراعان مصراع من اللہ ومصراع من الحبیب مستقبل کل باب سریر من النور وعلی کل سریر فراش من النور وفوق کل فراش جاریة من الحور العین لو بدأت واحدة منہن رہا الی دار الدنیا لغلب نورہا نور الشمس والقمر فقلت یارب ہذا للنبیین والصدیقین قال اللہ ہذا للذین اکرموا ایتاء اللیل واطراف النہار وان لہم عندی لمزیدا وانا اوسع رحمتی بتنبیہ الغافلین) عن النبی علیہ الصلوٰة والسلام انہ کان ذات یوم جالسا حزینا فاتاہ جبرائیل علیہ السلام فقال یا محمد ما ہذا الحزن اعطی اللہ تعالی لامتک خمسة اشیاء لم یعطہا لاحد قبلک الاول قال اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی (یعنی الف ظنہ والثانی من ستر علیہ فی الدنیا لا یفضحہ یوم القیامة والثالث لم یغلق علی امتی باب التوبة ما لم یغرغر والرابع من اتی بملء الارض خطیئة یغفرہا بعد ان یقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ والخامس یرفع العذاب عن الاموات بدعاء الاحیاء (زہرة الریاض) قال ابن عباس رضی اللہ عنہما خلق اللہ تعالی الارواح قبل الاجساد باربعة الاف سنة وخلق الارزاق قبل الارواح باربعة الاف سنة

اور اسکے ایک لاکھ دروازے ہین ہر دروازہ مین ایک باغ ہے جس مین رحمت کا فرش بچھا ہوا ہے اور ہر باغ مین نور کا ایک قلعہ ہر قلعہ مین نور کا ایک گھر ہر گھر مین نور کے ستر کمرے ہر کمرے مین نور کی ایک کوٹھری اور ہر کوٹھری پر نور کا ایک بالاخانہ ہے ہر بالاخانہ کے چار سو دروازے اور ہر دروازے کا ایک کواڑ سونے کا ہے ایک چاندی کا ہر دروازہ کے سامنے نور کا ایک تخت ہر تخت پر نور کا فرش اور ہر فرش پر ایک حور بیٹھی ہوئی ہے اگر دنیا مین وہ اپنی چٹکیا بجادے تو اسکی روشنی سے چاند سورج ماند ہوجائین۔ مینے کہا کہ آہی یہ کسی نبی کیلئے ہے یا صدیق کے۔ جواب آیا کہ اُنکے لیئے ہے جو رات کی گھڑیون اور دن کے گھنٹون مین ذکر آہی کیا کرتے ہین اور مین نے اُنکے لئے کچھ اور زیادہ رکھچھوڑا ہے کیونکہ میرا بات نہایت کشادہ ہی (تنبیہ الغافلین) روایت ہی کہ رسول خدا ایکدن غمگین بیٹھے تھے کہ جبریل تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کچھ فکر نکرین اللہ تعالی نے آپکی اُمت کو پانچ چیزین ایسی عنایت کی ہین جو اس سے پہلے کسی امت کو نہین ملین (۱) انا عند ظن عبدی بی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے بندہ کے عتقاد کا ہمسایہ ہون وہ جیسا مجھسے اعتقاد رکھیگا مین ویسا ہی ہوجاؤنگا (۲) دنیا مین جسکے عیب ڈھانکے گئے وہ قیامت مین بھی رسوا نہوگا (۳) تمہاری امت کیلئے جانکنی کے وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا رہیگا (۴) کسی شخص نے جہان بھر کے گناہ کیون ہونگے تو ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے بعد اُسے بخشدینگے (۵) زندونکی دعا کو سبب مُردون کا عذاب دفع کردیا جائیگا (زہرة الریاض) ابن عباس فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے جسمونسے چار ہزار برس پہلے روحین اور روحونسے چار ہزار برس پہلے لوگونکی روزیان پیدا کیں

فشهد الله لنفسه بنفسه قبل ان يخلق الخلق حين كان ولم يكن سماء ولا ارض ولا بر ولا بحر فقال الله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو الى العزيز الحكيم (تفسير الخازن) عن سعيد بن جبير انه قال كان حول البيت ثلثمائة وستون صنما فلما نزلت هذه الاية الكريمة خروا سجدا وقيل نزلت فى نصارى نجران فيما ادعوا فى عيسى عليه السلام (ابو السعود) وقال الكلبى قدم المدينة على النبى عليه السلام حبران من احبار الشام فلما ابصرا المدينة قالا ما اشبه هذه المدينة بصفة مدينة النبى عليه السلام الذى يخرج فى آخر الزمان فلما دخلا على النبى عليه السلام عرفاه بالصفة فقالا له انت محمد قال عليه السلام نعم وقالا وانت احمد قال انا محمد واحمد قالا فانا نسألك عن شئ فان اخبرتنا به امنا بك وصدقناك قال عليه السلام فاسألا فقالا اخبرنا عن اعظم شهادة فى كتاب الله تعالى فانزل الله هذه الاية فامنوا واسلما (ابو السعود) عن ابى هريرة عن النبى عليه السلام انه قال يجئ الاعمال يوم القيامة يجئ صلوتها وتشفع فيجئ الصلوة وتقول يارب انا الصلوة فيقول الله تعالى انك على خير فيجئ الصدقة فتقول يارب انا الصدقة فيقول الله تعالى انك على خير فيجئ الصيام فيقول يارب انا الصيام فيقول الله تعالى جئت على خير ثم يجئ الاسلام فيقول يارب انا الاسلام وانت السلام فيقول الله تعالى جئت على خير وبك اخذ وبك اعطى وانما يقبل ذلك لان الاسلام جامع هذه الخصال كلها (سنائية) (نوع آخر

اور زمین آسمان جنگل دریا وغیرہ پیدا کرنے سے پہلے اپنی ذات پر خود شہادت دی اور یہ فرمایا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الآیۃ یعنے خدا گواہ ہے کہ اُسکے سوا اور کوئی معبود نہیں (تفسیر خازن) سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ایام جاہلیت مین خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے جب آیت شهد الله انه الآیۃ نازل ہوئی تو سب سجدہ مین گر پڑے اور بعض کا قول ہے کہ نجران کے اُن نصاریٰ کی بابت نازل ہوئی ہے جو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا کرتے تھے (ابو السعود) کلبی کہتے ہین کہ ملک شام سے دو عالم مدینہ مین آئے اور یہ کہا کہ پیغمبر آخر الزمان جس شہر مین ہوگا اُسکی یہی وضع ہوگی جو اس مدینہ کی ہے پھر جب وہ رسول خدا کے پاس آئے تو آپکو پہچان لیا اور یہ کہا کیا آپ محمد ہین حضور نے فرمایا - ہان پھر وہ بولے کیا آپ ہی کا نام احمد ہے - جواب ملا ہان - اُنھون نے کہا اگر آپ ہماری ایک بات کا جواب دیدینگے تو ہم آپ پر ایمان لے آئین گے فرمایا پوچھو - اُنھون نے کہا کلام الٰہی مین سب سے بڑی شہادت کونسی ہے اُسیوقت یہ آیت نازل ہوئی شهد الله انه لا اله الا هو اسے سنکر وہ دونون ایمان لے آئے (ابو السعود) ابو ہریرہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن آدمی کے نیک اعمال اسکی شفاعت کرینگے اور خدا سے جھگڑینگے - نماز روزہ صدقہ حاضر ہوکر عرض کرینگے کہ ہم اس کے اعمال ہین وہ اُنسے کہیگا یہ جواب دیگا کہ تم بہت اچھے اور ہماری پسند کے قابل ہو پھر اسلام آکر عرض کریگا کہ الٰہی مین اسلام ہون اور تیرا نام سلام ہے جواب دیگا کہ تو سب سے بہتر ہے مواخذہ اور عطا سب تجھ پر منحصر ہے - یہ اسلئے کہ اسلام تمام عبادات و فضائل کا جامع ہے (سنائیہ) (نوع دیگر)

روی ان عیسے علیہ السلام مر بقریۃ وفی تلک القریۃ قصار فقال اھل القریۃ لعیسے علیہ السلام ان ھذا القصار یحبس الماء ویبصق فیہ ویدنسہ فادع اللہ ان لا یردہ من حیث ذھب فقال عیسے علیہ السلام اللھم ابعث الیہ حیۃ لا ترد حیا وکان القصار ذھب لقضاء الثیاب عند الماء ومعہ ثلاثۃ ارغفۃ فلما استقر فی موضع الماء نزل الیہ عابد کان یتعبد فی جبل ثمہ فسلم وقال ھل من شیء تطعمنی او ترینی حتی انظر الیہ او اشمہ یحیہ فانی لم اکل شیئا منذ کذا وکذا فاعطاہ رغیفا فقال یا قصار غفر اللہ ذنبک وطھر قلبک فاعطاہ الثانی فقال یا قصار غفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر فاعطاہ الثالث فقال یا قصار بنی اللہ لک قصرا فی الجنۃ فرجع القصار الی القریۃ فقال اھل القریۃ لعیسے علیہ السلام ان ھذا القصار قد رجع فقال عیسے علیہ السلام ادعوہ الی فدعوہ فنزاتاہ فقال عیسے علیہ السلام یا قصار اخبرنی ما فعلت الیوم من الحسنات فاعلمہ قصۃ الماء والرغفۃ والدعوات التی دعاھا العابد فقال عیسے علیہ السلام ھات رغیفک فاتاہ بھا فقتتھا فاذا فیھا حیۃ سوداء ملجمۃ بلجام من حدید فقال عیسے علیہ السلام یا سوداء فقالت لبیک یا نبی اللہ فقال الست بعثت الی ھذا قالت بلے ولکن جاء السائل من ذلک الجبل واستطعمہ فاطعمہ فدعا لہ ثلاث دعوات وکان ملک قائم یقول آمین فبعثنی اللہ الی ملکا فالجمنی بلجام من حدید

کہتے ہین حضرت عیسےٰ ایک گانو مین تشریف لیگئے وہان کے لوگون نے شکایت کی کہ فلان دھوبی پانی مین تھوکتا اور اُسے گدلا کر دیتا ہے آپ بد عا کرین کہ وہ جہان کہین ہو ہلاک ہوجاے آپنے دعا کی کہ الٰہی اُسپر کسی ایسے سانپ کو مسلط کر دے کہ بھر وہ جیتا گھر نہ آسکے دھوبی تین روٹیان ساتھ لیکر کپڑے دھونے گیا تا جب پانی مین اُترا ایک زاہد جو پہاڑ کی کو مین بیٹھکر اکثر عبادت کیا کرتا تھا سامنے سے آیا اور سلام کر کے کہا مجھے کئی روز سے کچھ نہین کہا یا تو مجھے کچھ کھلا یا روٹی کی سورت دکھا نے تاکہ مین اُسے دیکھ لون یا اُسکی خوشبو سونگھ لون دھوبی نے ایک روٹی دی اُسنے کہا خدا تیرے گناہ معاف کرے اور تیرا دل پاک کرے اُسنے دوسری روٹی دیدی زاہد نے کہا خدا تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کرے اُسنے تیسری روٹی بھی اسکی نذر کردی اُسنے کہا لے قصار خدا تجھے قصر جنت عطا کرے شام کو دھوبی صحیح سلامت اپنے گھر آگیا لوگون نے حضرت عیسےٰ سے عرض کیا کہ حضور وہ تو شاکٹا اپنے گھر مین بیٹھا ہے آپنے اُسے بلوا کر پوچھا کہ آج تو نے کونسا نیک کام کیا ہے دھوبی نے زاہد اور اُسکو روٹی دیکر دعا مین لینے کا گزشتہ واقعہ عرض کر دیا حضرت عیسےٰ نے فرمایا کہ اپنی لادنی کھول۔ اُس نے کھولی تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک کالا سانپ بیٹھا ہے اور اسکے مُنہ مین لوہے کی لگام پڑی ہوئی ہے۔ حضرت عیسےٰ نے فرمایا کہ او سانپ۔ کیا تو اس دھوبی کو ڈسنے کے لیئے مسلط نہین ہوا تھا۔ اُس نے عرض کیا کہ ہان مگر اُسنے ایک سائل کو جو پہاڑ سے آیا تھا روٹیان دیکر تین دعائین لین اور ایک فرشتہ آمین کہتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیجکر میرے مُنہ مین لوہے کی لگام ڈلوادی

فقال عیسیٰ علیہ السلام ویا قصار استانف العمل فقد غفر اللہ لک (تنبیہ الغافلین) (حکی) ان ابراھیم الواسطی رحمہ اللہ کان واقفا بعرفات وفی یدیہ سبعۃ احجار فقال لھا ایتھا الاحجار اشھدی انی اقول لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فنامر تلک اللیلۃ فرای فی منامہ ان القیامۃ قد قامت وانہ حوسب وامر بہ الی النار فرفن ھبوابہ الی باب من النار فاذا بحجر من تلک الاحجار القی نفسہ علی النار فاجتمعت ملائکۃ العذاب علی رفعہ فلم یقدروا ثم رماقوہ الی باب اخر من السبعۃ فلم یقدروا علی رفعہ حتی رماقوہ الی سبعۃ ابواب وکان علی کل باب حجر من تلک الاحجار وھم یقولون کلھم اشھد انہ شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ثم رماقوہ الی العرش فقال الرب تبارک وتعالیٰ اشھدت الاحجار فلم یتضیعوا حقک فکیف اضیع انا حقک وانا شاھد علی شھادتک ثم قال اللہ تعالیٰ ادخلوہ الجنۃ فلما دنا من الجنان وجد ابوابھا مغلقۃ فجاءت شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وفتحت الابواب کلھا فدخل الرجل (کذا فی الموا عظ)

سورۃ آل عمران

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والذین اذا فعلوا فاحشۃ ۔ فعلۃ بالغۃ فی القبح کالزنی ۔ اوظلموا انفسھم ۔ بان اذنبوا ای ذنب کان وقیل الفاحشۃ الکبیرۃ وظلم النفس الصغیرۃ ولعل الفاحشۃ ما یتعدی وظلم النفس ما لیس کذلک (ذکروا اللہ) تذکروا وعیدہ او حکمہ او حقہ العظیم (فاستغفروا لذنوبھم) بالندم والتوبۃ (ومن یغفر الذنوب الا اللہ)

حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے دھوبی اب نیک عمل کیا کر کیونکہ تیرے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں (تنبیہ الغافلین)

حکایت ابراہیم واسطی رح اپنے ہات مین سات کنکریان لیے مقام عرفات مین کھڑے تھے اور ہر کنکری سے یہ کہتے جاتے تھے کہ میرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کی گواہ رہ انھون نے رات کو خواب مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے حساب کیا جاتا ہے اور انکو دوزخ مین ڈالنے کا حکم ہوا ہے چنانچہ جب فرشتے باب جہنم کے قریب لیگئے تو ایک کنکری دروازہ کے منہ پر سل کی طرح اڑگئی۔ عذاب کے فرشتون نے بہت زور لگایا مگر اسے ہال برابر نہ سرکا سکے علی ہذا القیاس فرشتے انکو دوزخ کے ساتون دروازون پر لیگئے اور ہر دروازہ پر اسی طرح سل اڑی دیکھی ان سلون مین سے آواز آرہی تھی کہ ہم اسکے کلمۂ شہادت پر گواہ ہین۔ پھر انکو عرش کے قریب لیگئے۔ وہان سے ارشاد ہوا کہ جب کنکریان گواہ ہین تو ہم نہین ہو لین تو ہم کیونکر بھول سکتے ہین ہم خود تمہاری شہادت کے گواہ ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے جنت مین لیجاؤ جب فرشتے قریب لیکر پہنچے تو تمام دروازے مقفل پائے اُسوقت پھر شہادتِ کلمۂ توحید آموجود ہوئی اور تمام دروازے کھل گئے اور یہ جنت مین جا پہنچے (کذا فی المواعظ)

سورۃ آل عمران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً الآیۃ یعنے جنت اُن لوگون کے لئے ہے کہ جب کوئی بیحیائی کا کام کر گزرتے ہین (مثلاً زنا) یا اپنی جانو پر ظلم کرتے ہین (کوئی اور گناہ کر بیٹھتے ہین) تو خدا اور اسکے احکام و وعید کو یاد کر لیتے ہین اور ندامت یا توبہ کے وسیلہ سے اپنے گناہونکی معافی چاہتے ہین اور (یہ جانتے ہین کہ) خدا کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہین۔

استفہام بمعنی النفی معترض بین المعطوفین والمراد بہ وصفہ بسعۃ الرحمۃ وعموم المغفرۃ والحث علی الاستغفار والوعد بقبول التوبۃ (ولم یصروا علی ما فعلوا) ای ولم یقیموا علی ذنوبھم غیر مستغفرین لقولہ علیہ السلام ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ (وھم یعلمون) حال من لم یصروا ای غیر مصرین وعالمین قبح فعلھم عالمین بہ (اولئک جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا) خبر للذین ان ابتدات بہ وجملۃ مستانفۃ مبینۃ لما تقتضیہ ان من الثنا علی المتقین او علی الذین ینفقون لا یلزم من اعداد الجنۃ للمتقین والتائبین جزاء لھم ان لا یعد غیرھا من انواعھا للمصرین کما لا یلزم من اعداد النار للکافرین جزاء لھم ان لا یعد غیرھا من انواع العذاب للعاصین (لان المتدارک للتقصیر کالعامل لتفصیل بعض ما فوت علی نفسہ وکم بین المحسن والمتدارک والمحبوب والاجیر ولعل تبدیل لفظ الجزاء بالاجر لیضمن الاشارۃ والمخصوص بالمدح محذوف تقدیرہ (ونعم اجر العاملین ذلک یعنی المغفرۃ والجنات) (قاضی بیضاوی)

اور جان بوجھکر اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے یہی لوگ ہیں کہ جنکا بدلہ انکی مغفرت اور ایسی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ یہیں رہا کرینگے۔ بعض نے فاحشہ سے کبیرہ اور ظلم نفس سے صغیرہ گناہ مراد لئے ہیں اور بعض کی رائے ہے کہ فاحشہ متعدی اور ظلم نفس لازمی گناہ ہیں آیت (وَمَنْ یَّقْتَرِفْ اِثْمًا) معطوف و معطوف علیہ کے مابین جملہ معترضہ ہے اور استفہام بمعنے نفی لیا گیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت عموم مغفرت۔ استغفار کی تحریص اور وعدہ قبول توبہ کا اظہار مراد ہے اور گناہ پر اصرار نہ کرنے کے متعلق رسول خدا فرماتے ہیں کہ استغفار کرنے والا گناہ پر مُصر نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے (وھم یعلمون) لفظ لم یُصِرُّوا کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے (اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ الآیۃ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا) کی خبر ہے بشرطیکہ اسے مبتدا فرض کیجئے اور اگر اسے لفظ المتقین یا علی الذین ینفقون پر معطوف کیجئے تو جملہ مستانفہ ہوگا جنت کو متقین و تائبین کے لئے انکے جزائے اعمال کے صلہ میں تیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ گناہ پر اصرار کرنے والے بھی داخل نہو سکینگے جیسا کہ دوزخ کو کافروں کیلئے انکے اعمال کی سزا میں تیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُن کے سوا اُس میں کوئی اور ڈالا ہی نہیں جا سکتا (وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ) اور کام کرنے والوں کو بہت اچھا بدلہ ملیگا۔ کیونکہ اپنے گناہوں کا تدارک کرنے والا ضایع شدہ چیز کی تلافی کیلئے کوشش کرنے والے کی مانند ہے اور نیکوکار اور تدارک کرنے والے صاحب خانہ اور مزدور میں بہت بڑا فرق ہے اور شاید لفظ جزا کا لفظ اجر سے تعبیر کرنے میں یہی نکتہ ہے نعم کا مخصوص بالمدح محذوف ہے یعنے نعم اجر العاملین ذلک اسکا مشار الیہ مغفرۃ اور جنتیں ہیں (قاضی بیضاوی)

وعن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال لا یجلس قوم مجلسا لا یصلون فیہ علی النبی علیہ السلام الا کان علیہم حسرۃ وان دخلوا الجنۃ یتمنون من الثواب رروی ابو عیسی الترمذی عن بعض اھل العلم انہ قال اذا صلی الرجل علی النبی علیہ السلام صلوۃ فی مجلس اجزأت عما کان فی ذلک المجلس (شفاء شریف) قیل نزلت ھذہ الایۃ فی رجل تمارجاءت امرأۃ تشتری منہ تمرا فادخلہا فی الحانوت وقبلہا فندم علی ذلک فعم کل من اذنب ذنبا وطلب التوبۃ ای الذین فعلوا الکبائر من الزنا وغیرہ (قولہ والذین) عطف علی المتقین ای اعدت للمتقین والتائبین وقولہ اولئک اشارۃ الی الفریقین ویجوز ان یکون والذین مبتدأ خبرہ اولئک کشاف قولہ فاستغفروا فیہ تطییب لنفوس العباد وتنشیط وترغیب للتوبۃ وحث علیہا ورجع عز الیاس والقنوط من رحمۃ اللہ تعالی وان الذنوب وان جلت فان عفوہ اجل وکرمہ اعظم (کشاف) قولہ لذنوبہم یعنی لاجل ذنوبہم فرفت ابوابہا واقلعوا عنہا عازمین علی ان لا یعودوا الیہا وھذہ شرط التوبۃ المقبولۃ (تفسیر خازن) قولہ وھم یعلمون قال ابن عباس وھم یعلمون انہا معصیۃ وقیل وھم یعلمون ان الاصرار ضار وقیل وھم یعلمون ان اللہ تعالی یملک مغفرۃ الذنب وان لہ ربا یغفرھا وقیل وھم یعلمون ان اللہ تعالی لا یتعاظم المغفرۃ عن الذنوب وان کانت

سید پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جس مجلس کے لوگ اپنے نبی پر درود نہ بھیجین گے قیامت کے دن اُن پر ندامت اور حسرت چھائی ہوئی ہوگی اگرچہ ایسے لوگ جنت مین داخل ہون تو ہوا کرین کیونکہ یہ درود پڑھنے والونکو بیحد ثواب ملتا دیکھین گے ابوعیسی ترمذی نے بعض علماسے نقل کیا ہے کہ اگر مجلس مین کا ایک شخص بھی حضرت پر درود پڑھیگا تو تمام اہل مجلس سے کافی ہوگا (شفاء شریف) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت اس بارہ مین نازل ہوئی ہے کہ ایک عورت کسی کھجورین بیچنے والے پاس کھجورین خریدنے آئی اُسنے دُکانمین بیجا کر اُسے خوب پیار کیا اور پھر اس گناہ پر نادم ہوا مگر آیت کا حکم ہر توبہ کرنے والے گنہگار کیلئے عام ہے اور فاحشہ سے کبیرہ گناہ (زنا وغیرہ) مراد ہے قولہ والذین المتقین پر معطوف ہے یعنے اعدت للمتقین والتائبین اور اولئک فریقین کی طرف اشارہ کرتا ہے نیز ممکن ہے کہ والذین مبتدا ہو اور اولئک خبر (کشاف) قولہ فاستغفروا اسمین بندون کے لئے دلی شادمانی توبہ کی ترغیب اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونے پر تنبیہ کا اظہار ہے اور اسکا اعلام ہے کہ گناہ کیسا ہی بڑا ہو مگر اس کا عفو وکرم سب سے بڑا ہے (کشاف) قولہ لذنوبہم اسمین لام اجلیہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ گناہون کے سبب توبہ کرتے ہین اور اُن سے الگ ہوکر پھر آلودہ ہونے کا ارادہ نہین رکھتے۔ چنانچہ مقبول توبہ کی یہی شرط ہے (تفسیر خازن) قولہ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ابن عباس فرماتے ہین اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ گناہ کو گناہ جانتے ہین اور بعض کا قول ہے کہ وہ اصرار مضر سمجھتے ہین بعض نے یہ تفسیر کی ہے کہ وہ اللہ تعالی کو مغفرت پر قادر خیال کرتے اور یہ جانتے ہین کہ غفاری ہمارے پروردگار کی خاص صفت ہے بعض محققین نے یہ فرمایا ہے کہ وہ خدا کے عفو کو اپنے گناہون سے بڑا کر خیال کرتے ہین

وقیل وھم یعلمون انھم ان استغفر واغفر لھم۔ تفسیر لباب، عن ابن عمر عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر (من المصابیح) والغرغرۃ تردد الروح فی الحلق والمعنی ان توبۃ المذنب مقبولۃ مالم تبلغ الروح الحلقوم اذ عند الغرغرۃ عائل ما یصیر الیہ من رحمۃ او ھول وشدۃ ولا ینفعہ حینئذ توبتہ ولا ایمانہ لان شرط التوبۃ العزم علی ترک الذنب وعدم المعاودۃ الیہ انما یتحقق ذلک اذا امکن من التائب وھذا لا یتحقق منہ لانہ لا یقدر (مجالس رومی) عن علی ابن ابی طالب عن النبی علیہ السلام انہ قال مکتوب حول العرش قبل خلق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام باربعۃ آلاف سنۃ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا (تنبیہ الغافلین) روی ان جبرائیل علیہ السلام جاء الی النبی علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ تعالی یقرئک السلام ویقول من تاب من امتک قبل موتہ بسنۃ قبلت توبتہ فقال النبی علیہ السلام یا جبرائیل سنۃ لامتی کثیرۃ لغلبۃ الغفلۃ وطول الامل فذھب جبرائیل علیہ السلام ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موتہ بشھر قبلت توبتہ فقال علیہ السلام یا جبرائیل شھرا ھو کثیر فذھب ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موتہ بیوم قبلت توبتہ فقال علیہ السلام یا جبرائیل یوما ھو کثیر فذھب جبرائیل علیہ السلام ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موتہ بساعۃ قبلت توبتہ

یا وہ اسبات کو جانتے ہین کہ اگر ہم خدا سے مغفرت چاہین گے تو وہ ہمارے گناہ معاف کردیگا تفسیر لباب ابن عمر رسول خدا سے روایت کرتے ہین اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ خدا تعالی بندے کے گلے مین گھنگرو بولنے سے پہلے توبہ قبول کرلیتا ہو (مصابیح) غرغرہ روح کے حلقوم مین اٹکنے کو کہتے ہین گنہگار کی توبہ روح حلق مین پہنچنے سے پہلے قبول ہوجاتی ہو کیونکہ اسوقت مرنے والا عذاب ثواب کی کیفیت آنکھون سے دیکھنے لگتے ہین اسلیے توبہ اور ایمان نفع نہین دیسکتا کیونکہ گناہ کا چھوڑ دینا اور پھر اسکی طرف رجوع کرنا توبہ کی شرط مین داخل ہو اور یہ اسی وقت متحقق ہوسکتی ہے جبکہ تائب مین کسی قسم کی قدرت ہو حالانکہ مرنے کے وقت مرنے والے مین کچھ بھی باقی نہین رہتا (مجالس رومی) علی بن ابی طالب پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ پیدائش آدم سے چار ہزار برس پہلے عرش کے گرد یہ آیت لکھی ہوئی تھی وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مین توبہ کرنے والے مومن نیک عمل کرنے والے کے گناہ بخشدیتا ہون (تنبیہ الغافلین) روایت ہو کہ جبرئیل نے رسول خدا کے پاس آکر یہ کہا اللہ تعالی سلام کے بعد فرماتا ہے کہ تمہاری امت کا جو شخص مرنے سے برس دن پہلے توبہ کریگا مین اسکی توبہ قبول کرونگا رسول خدا نے فرمایا اے جبرئیل میری امت درازی امید اور غفلت مین پڑی ہوئی ہو اسکیلیے برس دن کی مہلت بہت ہو جبرئیل چلے گئے اور پھر آکر یہ فرمایا کہ حضور کا ارشاد ہو کہ اچھا ہم مرنیسے مہینا بھر پہلے توبہ قبول کرلینگے آپنے فرمایا کہ مہینا بھر بہت ہو حکم ہوا کہ موت سے ایکدن پہلے توبہ قبول کرینگے آپنے فرمایا کہ ایکدن کی مہلت بہت ہے پھر ارشاد ہوا کہ ایک گھڑی پہلے توبہ قبول ہوجائے گی

فقال علیہ السلام یا جبرائیل ساعۃ لامتی کثیرۃ فذھب ثم رجع فقال یا محمد ان اللہ تعالیٰ یقرئک السلام ویقول من مضی جمیع عمرہ فی المعاصی ولم یرجع الی قبل موت بسنۃ او شھرا او یوما او ساعۃ حتی بلغ الروح الحلقوم ولم یمکن لہ النطق والاعتذار بلسانہ وندم بقلبہ قد غفرت لہ (زبدۃ الواعظین) عن عمر بن الخطاب انہ قال دخلت مع النبی علیہ السلام علی رجل من الانصار وھو فی حالۃ النزع فقال لہ النبی علیہ السلام تب الی اللہ تعالیٰ فلم یعمل بلسانہ واجال عینیہ نحو السماء فتبسم النبی علیہ السلام فقلت یا رسول اللہ ما حملک علی التبسم فقال النبی علیہ السلام ان ھذا الرجل لم یعمل بلسانہ التوبۃ وانما بصرہ الی السماء وندم بقلبہ فقال اللہ تعالیٰ یا ملائکتی ان عبدی عجز عن التوبۃ بلسانہ وندم بقلبہ فلا اخیبہ توبۃ وندامۃ بقلبہ اشھدوا انی قد غفرت لہ (درۃ المجالس) قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ النور (وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون) وقال بعض الحکماء تعرف توبۃ الرجل باربعۃ اشیاء اولھا ان یمنع لسانہ من الفضول والغیبۃ والنمیمۃ والکذب والثانی ان لا یری فی قلبہ حسدا ولا عداوۃ لاحد من الناس والثالث ان یترک اصحاب السوء ولا یصاحب احدا منھم والرابع ان یکون مستعدا للموت نادما علی الذنب ومستغفرا للماضی عرفنا بہ بمجتھدا علی طاعات ربہ وقال تعالیٰ فی آیۃ اخری (یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا)

رسول خدا نے فرمایا میری امت کے لئے ایک گھڑی کی میعاد بہت ہے جبریل یہ سنکر چلے گئے اور پھر آکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہے کہ جس نے ساری عمر گناہ کئے اور موت سے ایک برس یا ایک مہینے یا ایکدن یا ایک گھڑی پہلے تک توبہ نکر سکا یہانتک روح حلقوم مین آ اٹکی اور بولنے یا زبان سے عذر کرنے کی طاقت نرہی مگر ایسا شخص دل مین نادم ہوا تو ہم اسکے گناہ معاف کردینگے (زبدۃ الواعظین) عمر بن الخطاب کہتے ہین کہ مین رسول خدا کے ساتھ ایک انصاری کے پاس گیا یہ شخص نزع کی حالت مین تھا رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کر مگر اسکی زبان نہ الٹ سکی مجبوراً آسمان کی طرف دیکھنے لگا حضور نے تبسم فرمایا مینے اسکا سبب پوچھا ارشاد ہوا کہ اس شخص کی زبان نے تو یاری نہ دی لیکن دل مین نادم ہوکر آنکھ سے آسمان کی طرف اشارتاً توبہ کرنیکے باعث اللہ تعالیٰ نے فرشتو سے کہا کہ میرا بندہ زبان سے توبہ نکر سکا مگر دل مین نادم رہا اسلیے مین اسکی ندامت اور دلی توبہ کو ضایع نہین کرتا مینے اسے بخشدیا (درۃ المجالس) اللہ تعالیٰ نے سورہ نور مین فرمایا ہے (وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ) مسلمانو تم سب کے سب ملکر خدا کی طرف رجوع کرو تاکہ اپنی مرادین پاؤ) بعض حکما کا قول ہے توبہ چار چیزون سے پہچانی جاتی ہے (۱) زبان کو غیبت چغلی جھوٹ اور فضول گوئی سے روکنا (۲) کسی آدمی کی طرف سے حسد اور عداوت نرکھنا (۳) بدونکی صحبت ترک کردینا (۴) گناہ پر نادم ہوکر استغفار کرتے رہنا اور طاعتون مین مشغول رہکر موت کے لئے تیار رہنا دوسری آیت مین (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا)

یعنے صادقین فی التوبۃ ویقال تنصحون اللہ فیہا سئل عمر بن الخطاب عن التوبۃ النصوح فقال ھو الرجل یتوب من عمل السوء ولا یعود الیہ ابدا (درمنثور) وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ تعالی (توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا) قال التوبۃ النصوح الندم بالقلب والاستغفار باللسان وترک الاضرار ان لا یعود الیہ ابدا کما روی عن النبی علیہ السلام انہ قال المستغفر باللسان والمصر علی الذنب کالمستہزئ بربہ (روضۃ العلماء) عن ثابت البنانی انہ قال بلغنی ان ابلیس علیہ اللعنۃ لما حین نزلت ھذہ الایۃ الکریمۃ (تفسیر لباب) عن ابی بکر عن النبی علیہ السلام انہ قال علیکم بلا الہ الا اللہ والاستغفار فاکثروا منہما فان ابلیس علیہ اللعنۃ قال اھلکت الناس بالذنوب واھلکونی بلا الہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اھلکتہم بالاھوی وھم یحسبون انہم مہتدون (درمنثور) عن النبی علیہ السلام انہ قال قال ابلیس علیہ اللعنۃ یارب وعزتک لا ازال اغوی بنی ادم مادامت ارواحہم فی اجسادہم فقال اللہ تعالی وعزتی وجلالی یاملعون لا ازال اغفر لہم ما استغفرونی عن عطاء بن خالد انہ قال بلغنا انہ لما نزل قولہ تعالی (ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون) صاح ابلیس علیہ اللعنۃ بجنودہ وحث التراب علی راسہ ودعا یا ویلہ حتی جاءتہ جنودہ من کل برو بحر فقالوا مالک یا سیدنا قال ایۃ نزلت فی کتاب اللہ تعالی لا یضر بعدھا احدا من بنی ادم ذنب قالوا وما ھی فاخبرھم قالوا نفتھم بوا الا ھو

(مسلمانو خدا کی طرف سچے دل سے رجوع ہو جاؤ اور واقعی توبہ کرتے رہو) عمر بن الخطاب سے توبۃ النصوح کے معنے پوچھے گئے فرمایا کسی گناہ سے توبہ کر کے پھر کبھی نکرنا ابن عباس فرماتے ہین کہ دل سے ندامت زبان سے استغفار کرنے اور پھر اُس گناہ کے ارادہ نکرنے کا نام توبۃ النصوح ہے چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باوجود گناہ پر مصر ہونیکے زبانسے استغفار کرنا ایسا ہی جیسے کوئی اپنے پروردگار سے ٹھٹھا کرتا ہو (روضۃ العلماء) ثابانی روایت کرتے ہین کہ اس آیت کے نازل ہونیسے شیطان ملعون بہت رویا تھا (تفسیر لباب) حضرت صدیق اکبر رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا لوگو لا الہ الا اللہ اور استغفار کا ورد بکثرت رکھا کرو کیونکہ ابلیس کا قول ہے کہ مینے لوگونکو گناہونسے اور لوگون نے مجکو استغفار سے ہلاک کر دیا - جب مینے یہ دیکھا تو اُنکے دلونمین باغوا شیطین ڈالدین جنکو وہ اپنے گمان مین نیک سمجھ رہے ہین (درمنثور) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا شیطان جب یہ عرض کرنے لگا کہ الٰہی مجھے تیرے عزت وجلال کی قسم جبتک اُنکے بدن مین روح رہیگی مین تیرے بندون کو بہکائے جاؤنگا اللہ تعالی نے فرمایا ہمین اپنے عزت وجلال کی قسم جبتک وہ استغفار کرتے رہینگے ہم گناہ بخشتے رہینگے عطاء بن خالد کہتے ہین کہ جب آیۃ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ نازل ہوئی تو ابلیس نے ایک چیخ ماری سر پر خاک ڈالی اور بہت واویلا مچایا یہانتک کہ خشکی وتری سے اُسکا سارا لشکر آموجود ہوا اور یہ پوچھا کہ حضور کیا حال ہوا ابلیس نے جواب دیا کلام الٰہی مین ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جسکے بعد انسانمکو کوئی گناہ ضرر نہین پہنچا سکتا انہون نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے ابلیس نے یہ آیت پڑھ دی اُسکے لشکر والون نے جواب دیا کہ ہم اُنپر خراشتوکی درد آپکے کھولدینگے

اولا یتوبون ولا یستغفرون ویظنون انهم علی الحق فرضی بذلک (رمنتور) عن انس بن مالک انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول قال الله تعالیٰ یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرة (خرجه الترمذی) وقد جاء فی الحدیث انه علیه السلام قال من لزم الاستغفار جعل الله له من کل ضیق مخرجا ومن کل هم فرجا ورزقه من حیث لا یحتسب وفی حدیث آخر انه علیه السلام قال والله انی لاستغفر الله واتوب الیه فی الیوم اکثر من سبعین مرة وفی حدیث آخر انه علیه السلام قال یا ایها الناس توبوا الی الله فانی اتوب الیه فی الیوم مائة مرة وفی حدیث آخر انه علیه السلام قال کل بنی آدم خطاء وخیر الخاطئین التوابون وقد روی عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال علیه السلام (یعنی المسوفون والمسوف هو الذی یقول سوف اتوب وهو هو لک لانه یبنی الامر علی البقاء الذی لیس هو موضوعا الیه فلعله لا یبقی ومن یبنی فانه کما یقدر علی ترک الیوم لا یقدر علی ترکه غدا لان غدا من الترک فی الحال لیس الا لغلبة الشهوة علیه والشهوة لا تقاوم عند تقاعد الدواعی بالاعتیاد فلیست الشهوة التی تملکها الانسان بالاعتیاد کالتی لم یعتد کها

اور وہ انہیں راہ حق سمجھکر توبہ و استغفار کی طرف ہرگز متوجہ نہوسکینگے ابلیس یہ سنکر نہایت خوش ہوا (درمنثور) انس بن مالک کہتے ہیں میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو جبتک امیدوار ہوکر مجھسے دعا مانگتا رہیگا میں تیرے سارے گناہ بخشتا رہونگا کیونکہ میری ذات بے پروا ہے اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھسے مغفرت چاہے تو میں معاف کردونگا اے ابن آدم اگر تو میں بھر گناہ لیکر میرے پاس آئیگا لیکن شرک نکرتا ہوگا تو میں اسی قدر مغفرت کے ساتھ تجھسے ملونگا (رواہ الترمذی) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص استغفار بکثرت پڑھیگا خدا اسکو ہر طرح کی تنگی سے رہائی اور ہر غم سے شادمانی کے ساتھ نجات اور ایسی جگہ سے روزی دیگا کہ جہاں اسکا گمان بھی نہو دوسری حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا میں ہر روز ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ استغفار کیا کرتا ہوں ایک اور حدیث میں آپکا ارشاد ہے کہ ہر ابن آدم خطاکار ہے لیکن خطاکاروں میں توبہ کرنے والے سب سے بہتر ہیں ابن عباس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ یعنے یہ کہنے والے کہ ہم عنقریب توبہ کرلینگے ہلاک ہوگئے کیونکہ اس ارادہ کا آدمی توبہ کو بقا پر منحصر رکھتا ہے حالانکہ بقا اسکے قبضہ سے باہر ہے ممکن ہے کہ وہ کل کو مرجائے اور اگر باقی رہے تو جسطرح آج ترک گناہ پر قادر نہیں ہوا کل بھی نہوسکیگا کیونکہ فی الحال ترک گناہ سے عاجز رہجانا خواہش بد کے غلبہ کے باعث ہے اور یہ خواہش جسطرح آج طبیعت سے جدا نہیں ہوئی کل بھی نہوگی بلکہ عادت میں داخل ہوکر زیادہ بڑھ جائے گی یہ اسلئے کہ جس بری خواہش کو انسان اپنی عادت میں داخل کرلیتا ہے وہ جدید خواہش سے زیادہ مستحکم ہوتی ہے

فانظروا یا اھل المجلس ویا اھل الانصاف اذا کان النبی علیہ السلام یستغفر ویتوب وقد غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فالذی لم یظہر حالہ اعنی لہ امر لا کیف لا یتوب الی اللہ تعالی فی کل وقت ولا یجعل لسانہ ابدا مشغولا بالاستغفار وکیف لا یذکر الملک الغفار الذی ھو المنجی من عذاب النار (ھذا ملخص من مجالس الابرار) قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ تعالی بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد بعبدہ الشر امسک علیہ بذنبہ حتی یوافیہ یوم القیمۃ

سورۃ آل عمران

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وسارعوا) بادروا واقبلوا (الی مغفرۃ من ربکم) الی ما یستحق بہ المغفرۃ کالاسلام والتوبۃ والاخلاص (وجنۃ عرضھا السموات والارض) ای عرضھا کعرضھا وذکر العرض للمبالغۃ فی وصفھا بالسعۃ علی طریق التمثیل لانہ دون الطول وعن ابن عباس کسبع سموات وسبع ارضین لو وصل بعضھا ببعض (اعدت للمتقین) ھیئت لھم وھو دلیل علی ان الجنۃ مخلوقۃ وانھا خارجۃ عن ھذا العالم (قاضی) وسارعوا قرأ اھل المدینۃ والشام سارعوا بلا واو وقرأ الآخرون بالواو الی مغفرۃ من ربکم ای بادروا وسابقوا الی الاعمال التی توجب المغفرۃ قال ابن عباس الی الاسلام

اے صاحبان بزم اور اے اہل انصاف اسپر غور کرنا چاہیئے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسبب بخشے ہوکر توبہ استغفار کیا کرتے تھے تو جسکو اپنی مغفرت ہونے نہ ہونے کی کچھ خبر نہیں اُسے کیا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہر وقت توبہ نہیں کرتا اور اپنی زبان کو استغفار میں مصروف نہیں رکھتا اور وہ رب کے عذاب سے نجات دینے والے مالک الملک اور غفار کا ذکر نہیں کرتا (خلاصہ مجالس الابرار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ جب بھلائی کرنی چاہتا ہے تو دنیا میں اُسے تکلیف پہنچایا کرتا ہے اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو تکلیفیں نہیں دیتا تاکہ قیامت کے دن پوری سزا ملے

سورۃ آل عمران

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ الآیۃ یعنے اُس چیز (مثلاً اسلام توبہ اخلاص) کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُس جنت کی جانب دوڑو جسکا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے عرض کا ذکر بطریق تمثیل جنت کی فراخی کا اظہار کرنے کیونکہ عرض عموماً طول سے کم ہوا کرتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر ساتوں آسمان ساتوں زمینوں سے ملا دیے جائیں تو جنت کے عرض کی برابر ہوں اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یہ جنت پرہیزگاروں کے لیئے تیار کی گئی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس عالم سے عالم العلیٰ میں کسی اور جگہ ہے (بیضاوی) اہل مدینہ اور اہل شام سارعوا بلا واؤ اور باقی قرار مع الواؤ پڑھتے ہیں مطلب یہ کہ اُن اعمال کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو وسیلہ مغفرت ہیں ابن عباس نے اس سے اسلام اور

وروی عنہ الی التوبۃ وقال عکرمۃ وعلی بن ابی طالب الی اداء الفرائض وقال ابو العالیۃ الی الہجرۃ وقال الضحاک الی الجہاد وقال مقاتل الی الاعمال الصالحۃ وروی عن انس بن مالک انہا التکبیرۃ الاولی وجنۃ ای والی جنۃ عرضہا السموات والارض ای عرضہا کعرض السموات والارض کما قال فی سورۃ الحدید وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض ای اسعتہا وانما خص العرض علی المبالغۃ لان طول کل شئ فی الاغلب اکبر من عرضہ یقول ہذہ صفۃ عرضہا فکیف طولہا قال الزہری اما صفۃ عرضہا فہذہ فاما طولہا فلا یعلمہ الا اللہ وہذا علی التمثیل لان نہایۃ السموات والارض لا غیر معناہ کعرض السموات والارضین السبع عند ظنکم کقولہ تعالیٰ خالدین فیہا ما دامت السموات والارض یعنی عند ظنکم والا فہما زائلتان وسئل انس بن مالک عن الجنۃ ای السماء ام فی الارض فقال فای ارض وسماء تسع الجنۃ قیل فاین ہی فقال فوق السموات السبع وان جہنم تحت الارضین السبع (معالم) عن عبد الرحمن ابن عوف عن النبی علیہ السلام انہ قال جاءنی جبرائیل علیہ السلام وقال یا محمد لا یصلی علیک احد الا صلی علیہ سبعون الف ملک وان صلت علیہ الا ملکۃ کان من اہل الجنۃ

ایک روایت میں تو یہ مروی ہے عکرمہ اور علی بن ابی طالب نے ادائے فرائض ابو العالیہ نے ہجرت ضحاک نے جہاد مقاتل نے اعمال صالحہ کے ساتھ تاویل کی ہے انس بن مالک تکبیر اولی کے قائل ہیں عَرْضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کے یہ معنے ہیں کہ جنت کا چوڑان آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جیسا کہ سورہ حدید میں فرمایا ہے وَجَنَّۃٍ عَرْضُہَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ عرض سے مراد وسعت ہے اور عرض کی تخصیص مبالغہ کیلئے ہے کیونکہ عموماً ہر شے کا طول عرض سے بڑا ہوا کرتا ہے مطلب یہ کہ جبکہ جنت کا عرض اتنا بڑا ہے تو اسکا طول کسقدر ہوگا زہری کہتے ہیں کہ جنت کا عرض تو معلوم ہوگیا مگر طول کا حال خدا ہی کو معلوم ہے اور یہ بطریق تمثیل ہے تشبیہ میں جنت کے عرض کا قطعی اندازہ نہیں بیان کیا گیا یعنے لوگوں کے گمان کے مطابق اسکا عرض آسمانوں اور زمین کے مطابق ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے خٰلِدِیْنَ فِیْہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنے تمہارے گمان میں جس مدت تک زمین آسمان قایم رہیں گے مومنوں کا گھر جنت ہے اور کافروں کا ٹھکانا دوزخ اور اگر یہ معنے نہ لئے جائیں تو ظاہر ہے کہ زمین آسمان زائل ہونے والے ہیں حالانکہ جنتیوں اور دوزخیوں کو نہ موت ہے نہ زوال ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ جنت میں زمین آسمان ہوں گے یا نہیں آپنے فرمایا جنت زمین و آسمان میں نہیں سما سکتی سائل نے کہا جنت ہے کہاں فرمایا ساتوں آسمانوں کے اوپر اور دوزخ ساتوں زمینوں کے نیچے (معالم) عبد الرحمن بن عوف نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ جو تم پر درود بھیجتا ہے اسپر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور جسپر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں وہ جنت کا مستحق ہوجاتا ہے

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال التکبیرۃ الاولی یدرکھا المؤمن مع الامام خیر لہ من الف حجۃ وعمرۃ
ولہ من الاجر کمن تصدق بوزن جبل احد ذھبا علی المساکین ویکتب لہ بکل رکعۃ عبادۃ سنۃ ویکتب اللہ
لہ براءتین براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق ولا یخرج من الدنیا حتی یری مکانہ فی الجنۃ ویدخل الجنۃ
بلا حساب واختلفوا فی حد التکبیرۃ الاولی قال بعضھم الی ان یفرغ الامام من الفاتحۃ وقال بعضھم
الی ان یبدأ الامام القراءۃ وذھب اکثر المفسرین الی القول الاول رجعہ انس الانواری روی عن النبی
علیہ السلام انہ قال من احیا اول لیلۃ من رجب لم یمت قلبہ اذا ماتت القلوب وصب اللہ الخیر من فوق
راسہ صبا وخرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ وشفع لسبعین الفا من اھل الخطایا قد استوجبوا النار
کذا فی لب الالباب للمولی تاج العارفین امر جیتنی عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال من
صلی بعد المغرب فی لیلۃ من رجب عشرین رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب والاخلاص وسلم عشر
تسلیما حفظہ اللہ تعالی واھل بیتہ وما ملکت یمینہ من بلاء الدنیا وعذاب الاخرۃ (رسالہ) مروی عن النبی علیہ
السلام انہ قال الا ان رجب شھر اللہ الاصم فمن صام منہ یوما ایقن اذا احتسبہ اوجب حقیقۃ رضوان اللہ تعالی
الاکبر ومن صام یومین لا یصعب الواصفون من اھل السماء والارض مالہ عند اللہ تعالی من الکرامۃ
ومن صام ثلاثۃ ایام وقی من کل بلاء الدنیا وعذاب الاخرۃ والجنون والجذام والبرص

ایک روایت میں آیا کہ امام کے ساتھ تکبیر اولی میں شریک ہونا ہزار حج اور عمرہ سے بہتر ہے اور اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا احد پہاڑ کی برابر مسکینوں کو سونا خیرات کیا پھر ہر رکعت کے بدلے ایک برس کی عبادت کا اجر عنایت ہوتا ہے اور اسکے لئے دو پروانے لکھے جاتے ہیں ایک آگ سے دوسرا نفاق سے ایسا آدمی مرتے اپنا ٹھکانا اپنی آنکھوں سے دیکھکر دنیا سے اٹھے گا اور بلا حساب جنت میں جائیگا تکبیر اولی کے (بعضے) کہتے ہیں جبتک امام الحمد سے فارغ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ جبتک قرأت شروع کرے اکثر مفسرین پہلے قول کی طرف گئے ہیں (مجالس الانوار) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص ماہ رجب کی پہلی رات میں جاگتا رہا تو جسدن لوگوں کا دل مردہ ہو جائینگے اسکا دل زندہ رہیگا اور اللہ تعالی مینہ کی طرح اسکے سر پر نیکیاں برسائیگا اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائیگا گویا ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے اور قابل دوزخ ستر ہزار گنہگاروں کی شفاعت کریگا (الابانہ) مروی ہے (اعرجیہ) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جسنے ماہ رجب کی کسی رات میں غرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھتا رہا اور دس دس کی نیت باندھ کر دس سلام پھیرے اللہ تعالی اسکے اہل و عیال کو دنیا کی بلاؤں اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھیگا (زبدہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا رجب [illegible] ہیں خدا کا مہینا ہے جس نے از روئے ایمان اور طلب ثواب کیلئے اسمیں ایک روزہ رکھ لیا وہ خدا کی رضامندی کا مستحق ہو گیا اور جس نے دو روزے رکھے اسکی برائی [illegible] اور جس نے تین روزے رکھے وہ دنیا کی بلاؤں آخرت کے عذاب جنون جذام برص اور فقر و جاں [illegible]

ومن فتنة الدجال ومن صام سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن صام عشرة ايام لم يسال من الله شيئا الا اعطاه ومن صام خمسة عشر يوما غفر الله تعالى ذنوبه ما تقدم وما تاخر وبدل له بسيئاته حسنات ومن زاد زاد الله اجره (زبدة) وروى عن النبى عليه السلام انه قال رايت ليلة المعراج نهرا ماؤه احلى من العسل وابرد من الثلج واطيب من المسك فقلت لجبرائيل لمن هذا قال لمن صلى عليك فى رجب ومن مقاتل رضى الله عنه انه قال ان فى وراء جبل قاف اضابير ابوابها كالقصة سعتها مثل الدنيا سبع مرات مملوة من الملائكة لو سقطت ابرة لسقطت عليهم وبيد كل منهم لوح مكتوب عليه لا اله الا الله محمد رسول الله يجتمعون كل ليلة جمعة من رجب حول جبل قاف يتضرعون بالسلامة لامة محمد عليه السلام ويقولون ربنا ارحم امة محمد ولا تعذبهم وبستغفرون ويتضرعون الى الصبح فيقول الله تعالى يا ملائكتى وعزتى وجلالى قد غفرت لهم (مجالس الابرار) قيل ان فى رجب ثلاثة احرف راؤه يدل على رحمة الله وجيمه يدل على جرم العبد وباؤه يدل على براءة الله تعالى كانه يقول يا عبدى جعلت جرمك وجنايتك بين برى ورحمتى فلا يبقى لكم جرم ولا جناية يحرمكم شهر رجب (مجالس الانوار)

اور جس نے سات روزے رکھے اسکی طرف سے جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے آٹھ روزے رکھے اسکے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھلجاتے ہیں اور جس نے دس روزے رکھے وہ مانگے مراد پائیگا اور جس نے پندرہ روزے رکھے اللہ تعالیٰ اسکے گزشتہ گناہ معاف کرتا اور بدیوں کو نیکیوں سے بدلدیتا ہے اور جو اس سے زیادہ روزہ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اجر دیگا (زبدۃ) رسول خدا فرماتے ہیں میں نے شب معراج میں ایک نہر دیکھی جسکا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا پھر جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کسکے لئے ہے کہا اسکیلئے جو ماہ رجب میں آپ پر درود بھیجے مقاتل کا قول ہے کہ کوہ قاف کے پرے ایک سفید دنیا ہے جسکی مٹی چاندی کے رنگ کی اور جو اس دنیا سے سات حصے بڑی ہے یہاں اسقدر فرشتے ہیں کہ سوئی پھینکو تو اُن ہی پر گرے ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک جھنڈا اور اُسپر یہ لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ فرشتے ماہ رجب میں ہر جمعرات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہو کر امت محمدیہ کی سلامتی کے لئے بڑی عاجزی سے دعا مانگتے ہیں اور یہ کہتے ہیں الٰہی امت محمدیہ پر رحم کر اور انکو عذاب سے بچا اسی طرح صبح تک دعا و استغفار کرتے رہتے ہیں اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے اُن کو بخشدیا (مجالس الابرار) بعض علماء کا قول ہے کہ رجب میں تین حرف ہیں ر رحمت پر ج جرم عبد پر ب برتر اور ندی پر دلالت کرتی ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندو میں تمہارے جرم و جنایت کو اپنی برتر احسان اور رحمت کے سامنے رکھ لیتا ہوں رجب کے ماہ تمہارا کوئی گناہ بلا مغفرت باقی نہ رہیگا (مجالس الانوار)

وقیل ان رجب بعد ما یمضی یصعد الی السماء فیقول اللہ تعالی یا شہری ھل عیبونک ویعظمونک فیسکت ولا یتکلم حتی یسال ثانیا وثالثا ثم یقول الٰھی انت ستار العیوب امرت خلقک بالستر وعیوب غیرھم وسمانی رسولک اصم انا سمعت طاعتھم ولم اسمع معصیتھم فلذلک سمی الاصم ثم یقول اللہ تعالیٰ انت شہری ومیعادی معیبون قبلھم مع عیوبھم رحمتک کما قبلتنی وانت معیب واغفر لھم بندامۃ واحدۃ فیک ولا تکتب لھم المعاصی فیک (اعر جیہ) وقیل سمی اصم لان الکرام الکاتبین یکتبون الحسنات والسیئات فی سائر الشھور وفی ھذا الشھر یکتبون الحسنات ولا یکتبون السیئات فلا یسمعون فیہ شرا حتی یکتب (مشکوۃ الانوار) وقال علیہ السلام ان رجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی واخرج ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال صوم اول یوم من رجب کفارۃ ثلاث سنین والثانی کفارۃ سنتین والثالث کفارۃ سنۃ ثم کل یوم کفارۃ شھر کما فی الجامع الصغیر قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام لیصم بعد رمضان الا رجب وشعبان (اخرج البخاری ومسلم) انہ قال علیہ السلام ان فی الجنۃ نھرا یقال لہ رجب اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل من صام یوما من رجب سقاہ اللہ تعالیٰ من ذلک النھر (اعر جیہ)

بعض علما کہتے ہین کہ رجب ختم ہونے کے بعد آسمان پر جایا کرتا ہے اور اسوقت ندا ہوتی ہے کہ اے رجب کیا میرے بندے تجھے دوست رکھتے اور تیری تعظیم کیا کرتے ہین رجب خاموش رہیگا یہانتک کہ تین بار یہی سوال ہوگا اسوقت رجب عرض کریگا الٰہی تو ستار العیوب ہے تو نے اپنی مخلوق کو عیب پوشی کا حکم دیا ہے اور تیرے رسول نے میرا نام اصم (بہرا) رکھا ہے یعنے لوگونکی طاعتین سنتا ہون انکے گناہ نہین سنتے (اسلیے اسکا نام اصم ہے) جواب آیا کہ تو عیب دار مہینا ہے یعنے تجھ اور تیرے بندے بھی عیب دار ہین مگر باوجود عیب مہینے انکو تیری حرمت کے باعث قبول کر لیا جیسا باوصف عیب تجکو ہرگزیدہ کر چکا ہون مین انکو تیری ساعتون مین گناہ نہ لیکر بادام ہونیسے بخشدونگا اور انکے گناہ نامۂ اعمال مین درج نکراؤنگا (اعر جیہ) بعض علما نے رجب کو اصم کہنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ دیگر مہینون مین کراماً کاتبین نیکیان اور بدیان دونون چیزین لکھتے ہین اور رجب مین فقط نیکیان درج کرتے ہین بس تو گویا وہ بدیونکو سنتے ہی نہین کہ لکھنے کا موقع ملے (مشکوۃ الانوار) پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ رجب اللہ کا شعبان میرا اور رمضان میری امۃ کا مہینا ہے ابو محمد خلال فضائل رجب مین ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ رجب کے پہلے دن کا روزہ تین برس کے اور دوسرے دن کا روزہ دو برس کے اور تیسرے دن کا روزہ ایک برس کے گناہونکا کفارہ ہے پھر ہر دن کا روزہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے (جامع الصغیر) ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ رسول خدا نے رمضان کے بعد رجب اور شعبان ہی مین بکثرت روزے رکھے ہین بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جنت مین ایک نہر کا نام رجب ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اللہ تعالیٰ اسمین سے اسے پلائیگا جس نے رجب مین ایک دن کا بھی روزہ رکھا ہوگا (اعر جیہ)

وانما سمی رجب لان العرب ترجبہ ای تعظمہ تقول رجبت الشیخ اذا عظمتہ ومن تعظیمہم لہ ان بنی مرالکعبۃ یفتحون باب الکعبۃ فی ھذا الشھر کلہ وفی سائر الشھور لا یفتحون الا یوم الاثنین والخمیس ویقولون الشھر شھر اللہ والبیت بیت اللہ والعبد عبد اللہ فلا یمنع عبد اللہ من بیت اللہ فی شھر اللہ (عرجیۃ حکی) ان امرأۃ فی بیت المقدس کانت عابدۃ اذا جاء رجب تقرأ کل یوم قل ھو اللہ احد اثنتی عشرۃ مرۃ تعظیما لہ وکانت تنزع اللباس الاطلس وتلبس ثوب البلاس فرضت فی رجب واوصت ابنہا بان یدفنہا فی بلاس فکفنہا ابنہا فی ثیاب مرتفعۃ ریاء للناس فرآھا فی المنام فقالت یا بنی لم لم تأخذ وصیتی عنک راضیۃ فاتتہ فزعا ونبش قبرھا فلم یجدھا فی قبرھا وتحیر وبکی بکاء شدیدا فسمع نداء یقول اما علمت ان من عظم شھر رجب لا نترکہ فی القبر فرید اوحید (الزبدۃ الواعظین) روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال اذا مضی ثلث اللیل من رجب فی اول جمعۃ لا تبقی ملائکۃ فی السموات ولا فی الارض الا ویجتمعن فی الکعبۃ فینظر اللہ لھم ویقول یا ملائکتی اسألوا ما شئتم فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لمن صام رجب فیقول اللہ تعالی قد غفرت لھم

اسکو رجب اسلئے کہتے ہین کہ اہل عرب اسکی تعظیم کرتے تھے (رجب بمعنے عظمت ہے) منجملہ تعظیم ایک بات یہ تھی کہ خانہ کعبہ کے خادم رجب کے سات مہینے تین کعبہ کا دروازہ کھلا رکھتے تھے اور دیگر مہینون مین صرف پیر جمعرات کو کھلتا تھا انکا قول تھا کہ رجب اللہ کا مہینا کعبہ خدا کا گھر اور انسان خدا کا بندہ ہے اسلئے خدا کے مہینے مین خدا کے بندون کو خدا کے گھر سے روکا نہین جاتا (عجیبہ) حکایت ایک عورت جو بیت المقدس مین عبادت کیا کرتی تھی جب ماہ رجب آتا تو از راہ تعظیم اپنا ریشمی لباس اُتار کر موٹے کپڑے پہن لیتی اور ہر روز بارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھا کرتی اتفاقاً بیمار ہوگئی اور اپنے بیٹے کو یہ وصیت کرکے مرگئی کہ مجھے انھی موٹے کپڑون مین لپیٹ کر دفن کر دینا مگر بیٹے نے ریاکاری کے باعث اُسے بڑے نفیس کپڑے کا کفن دیا اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ ماں یہ کہہ رہی ہے کیون بیٹا تو نے میری وصیت نہ مانی بہت مین تجھسے ناراض ہون اتنے مین اسکی آنکھ کھل گئی گھبرا کر اُٹھا اور قبر کو اکھاڑ کر دیکھا تو لاش ندارد حیران ہوا اور بہت رویا اتنے مین غیب سے ندا آئی کہ تو نہین جانتا جو شخص ہمارے مہینے یعنے رجب کی تعظیم کیا کرتا ہے ہم اُسے قبر مین اکیلا نہین چھوڑا کرتے (زبدۃ الواعظین) ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب رجب کے پہلے جمعہ کی تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان و زمین کے تمام فرشتے خانہ کعبہ مین جمع ہوتے ہین پھر اللہ تعالے اُنکی طرف دیکھکر یہ فرماتا ہے اے فرشتو تمکو جو مطلوب ہو مجھسے طلب کرو وہ کہتے ہین ہماری تمنا تو یہ ہے کہ تو رجب مین روزے رکھنے والون کے گناہ معاف کردے اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ جاؤ مینے انہین بخشدیا

وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت قال النبی علیہ السلام کل الناس جیاع یوم القیمۃ الا الانبیاء واھلیھم وصائم رجب وشعبان ورمضان فانھم شباع لاجوع لھم ولا عطش (زبدۃ الواعظین) روی فی الخبر اذا کان یوم القیامۃ ینادی منادا این الرجبیون فیخرج نور فیتبع جبرائیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام ذلک النور ویتبع الرجبیون ثم یمرون علی الصراط کالبرق الخاطف ثم یسجدون للہ تعالیٰ شکرا فیتجاوزھم الصراط فیقول اللہ تعالیٰ ایھا الرجبیون ارفعوا رؤسکم الیوم قد قضیت لکم السجود فی الدنیا فی شھری ارتحلوا الی منازلکم (رونق المجالس) حکی عن ثوبان انہ قال کنا مع النبی علیہ السلام فمررنا بمقبرۃ فوقف علیہ السلام فبکی بکاء شدیدا ثم دعا اللہ فقلت لم بکیت یا رسول اللہ فقال یا ثوبان ھؤلاء یعذبون فی قبورھم ودعوت لھم فخفف اللہ عنھم العذاب ثم قال علیہ السلام یا ثوبان لو صام ھؤلاء یوما من رجب وما انا والیلۃ منہ ما عذبوا فی قبورھم فقلت یا رسول اللہ اصوم یوم وقیام لیلۃ منہ یمنع عذاب القبر قال علیہ السلام یا ثوبان والذی بعثنی بالحق نبیا ما من مسلم مسلمۃ یصوم یوما ویقوم لیلۃ من رجب یرید بہما وجہ اللہ تعالیٰ الا کتب اللہ لہ عبادۃ سنۃ صام نہارھا وقام لیلھا (زبدۃ الواعظین) قالوا الاحادیث الواردۃ فی صلوٰۃ الرغائب موضوعۃ والمتہم بوضعہا ابن الجھم

عائشہؓ فرماتی ہین کہ رسول خدا نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگ بھوکے ہونگے مگر انبیا اور انکے تابع اور رجب شعبان رمضان کے روزے رکھنے والے کہ انکو نہ بھوک ہوگی نہ پیاس (زبدۃ الواعظین) حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن ایک منادا ندا کریگا کہ رجب کے روزے رکھنے والے کہان ہین پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوگا کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اسکے پیچھے پیچھے چلین گے اور رجب کے روزہ داران فرشتون کی پیروی کرینگے اور برق کی طرح پلصراط سے گزر کر سجدۂ شکر بجالائینگے اُسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے رجب والو سجدہ سے اپنے سر اُٹھاؤ کیونکہ تم رجب کے مہینے مین بہت سجدے کر چکے ہو اور اپنے اپنے مقام یعنے جنت مین چلے جاؤ (رونق المجالس) ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ہم پیغمبر خدا کے ہمراہ ایک مقبرہ مین گئے حضور وہان بہت دیر تک روئے پھر دعا کی ہمنے عرض کیا کہ آپکے رونے کا کیا باعث فرمایا ان لوگون کو قبرون مین عذاب ہوتا تھا میری دعا کے سبب اللہ تعالیٰ نے تخفیف کردی پھر فرمایا کہ اے ثوبان اگر یہ رجب مین ایک روزہ رکھ لیا کرتے اور ایک رات عبادت مین صبح تک جاگتے رہتے تو قبر کا عذاب نہوتا ہمنے عرض کیا کہ ایک دن کا روزہ اور ایک رات کا جاگنا عذاب قبر کو دفع کرسکتا ہے جواب دیا اے ثوبان اُسکی قسم جس نے مجکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے رجب مین خالصًا لوجہ اللہ ایکدن کا روزہ اور ایک رات کا جاگنا برس دن کے روزون اور اُسکی راتونکی عبادت کے برابر ہے یعنے اللہ تعالیٰ پورے ایک سال کا ثواب لکھتا ہے (زبدۃ الواعظین) علماء کا قول ہے کہ صلوٰۃ الرغائب کے متعلق تمام حدیثین موضوع ہین اُنکی وضع کا الزام ابن الجہم پر لگایا جاتا ہے

وبعد هذا التصريح لا اعتداد بكونها مذكورة في بعض الكتب والرسائل او نا نعرف المراد بين وحصول الثواب والعقاب من الشارع بمجرد استقلال العقل فيه فتلك الصلوة في هذه الليلة لم يصلها النبي عليه السلام ولا احد من اصحابه ولم يحث عليها فلا يحصل فيها الثواب بل يكون فعلها عبثا يخشى منه العقاب (رومی) قال الماوردی في الاحكام يستحب صوم رجب وشعبان واما الصلوة فلم يثبت فيه صلوة مخصوصة تختص به فيحمل هذا بمن لم يبلغه ذلك واذا كان ان لم يبلغه ذلك فالكل عليه الناس في هذا الزمان ولا يغتر بشيوعه في دار الاسلام وكثرة وقوعه في البلاد العظام من صلوة الرغائب في ليلة الجمعة الاولى منه لما روى انه عليه السلام قال اياكم ومحدثات الامور فان كل بدعة ضلالة فكل محدثة ضلالة وفي حديث آخر انه عليه السلام قال شر الامور محدثاتها وكل من هذين الحديثين يدل على كون تلك الصلوة في هذه الليلة بدعة وضلالة لكونها من محدثات الامور لعدم وقوعها في عصر الصحابة والتابعين ولا في عهد الائمة المجتهدين بل حدثت بعد المائة الرابعة من الهجرة النبوية ولذلك لم يعرفها المتقدمون ولم يتكلموا فيها وقد ذمها العلماء من اعيان المتاخرين وصرحوا بانها بدعة قبيحة مشتملة على منكرات فاترك هذا واعتصم بالطاعات حتى تحل المنجات العاليات وعلو المراتب والدرجات (مجالس رومی) كما قال صاحب مجمع البحرين في شرح ان رجلا يوم العيد في الجبانة اراد ان يصلي قبل صلوة العيد فنهاه علي كرم الله وجهه فقال الرجل

اس تصریح کے بعد بعض کتابون یا رسالون مین جو کچھ لکھا ہوا ہے سند بات ہو کیونکہ ہمنے امر دین اور حصول عذاب و ثواب کو شارع سے معلوم کیا ہے اسمین عقل کو دخل نہین صلوۃ الرغائب رسول خدا نے پڑہی اور نہ کسی صحابی نے اور نہ کسیکو اسکی ترغیب دی اسلئے اسمین ثواب نہین ملتا بلکہ ایک فعل عبث ہے جس سے الٹا عذاب کا خوف ہے (رومی) ماوردی (اپنی کتاب الانواع) مین لکھتے ہین رجب اور شعبان کے روزے مستحب ہین لیکن انمین کوئی خاص نماز ثابت نہین ہوئی اسلئے دیندار آدمی کو چاہئے کہ صلوۃ الرغائب کی طرف جو آجکل دار الاسلام اور اسکے بڑے بڑے شہرون مین مروج ہے اور جسپر لوگ بڑے شوق سے گرے پڑتے ہین ہرگز متوجہ نہو کیونکہ رسول خدا کا قول ہے کہ جدید باتون سے بچتے رہو ہر بدعت ضلالت اور ہر جدید بات گمراہی ہے دوسری حدیث مین آیا کہ جو بدعت ضلالت ہونے پر دال ہین کیونکہ یہ نماز بالکل نئی چیز ہے پہلے نہ تھی اور ائمہ مجتہدین کے وقت مین کبھی نہین پڑہی گئی بلکہ ہجرت کی چوتھی صدی کے بعد نکلی ہے اسلئے متقدمین نے کچھین اسکا ذکر نہین کیا اور نہ اسکے بارہ مین کچھ کہا سنا اور علمائے متاخرین نے اسکی مذمت بیان کی اور تصریح کردی کہ یہ نہایت قبیح بدعت ہے جسمین منکرات شامل ہین بس تو اے مسلمان اسے چھوڑ اور طاعات الٰہی کو مضبوطی سے تھام تاکہ بہشت برین اور عالی مرتبے نصیب ہون (مجالس رومی) صاحب مجمع البحرین اپنی شرح مین لکھتے ہین کہ عید کے دن ایک شخص نے نماز عید سے پہلے نفل پڑہنے کا ارادہ کیا اسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روکا اسنے کہا

یا امیر المومنین انی اعلم ان لا یعذب علی الصلوٰة فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانی اعلم ان اللہ تعالیٰ لا یثیب علی فعل حتی یفعلہ رسول اللہ علیہ السلام ویحث علیہ فتکون صلاتک عبثاً والعبث حرام فلعلہ تعالیٰ یعذبک بہ لمخالفتک لرسولہ خذ ما حررتہ ولا تکن من المشتبہین (من مجالس رومی ملخصاً) وفی خبر عن النبی علیہ السلام انہ قال خلق اللہ تعالیٰ وجوہ الحور من اربعة الوان ابیض واخضر واصفر واحمر وخلق بدنہا من الزعفران والمسک والعنبر والکافور وشعرہا من القرنفل فمن اصابع رجلہا الی رکبتہا من الزعفران الطیب ومن رکبتہا الی سرتہا من المسک ومن سرتہا الی عنقہا من العنبر ومن عنقہا الی راسہا من الکافور ولو بصقت بصقة فی الدنیا لصارت مسکاً مکتوب فی صدرہا اسمہ وجہا واسم من اسماء اللہ تعالیٰ ما بین منکبیہا فرسخ فی کل ید من یدیہا عشرة اسورة من ذہب وفی اصابعہا عشرة خواتیم وفی رجلیہا خلاخل من الجواہر واللؤلؤ (لطائف الاخبار)

سورة النساء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(الرجال قوامون علی النساء) یقومون علیہن قیام الولاة علی الرعیة (علی قولہ) بامرین وہبی وکسبی فقال بما فضل اللہ بعضہم علی بعض بسبب تفضیلہ الرجال قوامون علی النساء بکمال العقل (من التدبیر) وفرط القوة فی الاعمال والطاعات

اے امیر المومنین مجھے معلوم ہے کہ نماز کے پڑھنے مین عذاب ہوگا آپنے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ کسی فعل کے بجالانے پر ثواب تبھیگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو یا اسکی ترغیب دی ہو اسلیے تیری نماز فعل عبث ہے اور فعل عبث حرام ہوا کرتا ہے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مخالفت کے باعث تجھے عذاب دے اب ہی اس تحریر کو لیکر اور شک کرنیوالون مین سے نہو (خلاصہ مجالس رومی) پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حورون کے چہرے سرخ سفید زرد سبز چار طرح کے رنگ سے اور اُن کے بدن زعفران مشک عنبر کافور چار طرح کی خوشبوؤن سے اور بال لونگون سے پیدا کئے پیر اُنکو پاؤن کی انگلیون سے لیکر گھٹنون تک زعفران سے گھٹنونسے ناف تک مشک سے ناف سے گردن تک عنبر سے گردن سے سر تک کافور سے بنایا اگر ایک حور دنیا مین تھوکدے تو سارا جہان مشک سے لبریز ہوجائے ہر ایک کے سینہ پر اسمائے الٰہی مین سے ایک اور اُسکے خاوند کا نام لکھا ہوا ہے اس مونڈھے سے اُس مونڈھے تک تین میل کا فاصلہ ہے ایک ایک ہات مین سونے کے دس دس کنگن انگلیون مین دس دس انگوٹھیان اور پاؤن مین موتی اور جواہر کی پازیبین پڑی ہوئی ہین (لطائف الاخبار)

سورة نساء بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ الآیة یعنے مرد عورتونپر اس طرح حاکم ہین جس طرح بادشاہ رعیت پر اللہ تعالیٰ نے اسکی دو وجہین بیان فرمائی ہین (۱) وہبی اسکی طرف بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ الآیة مین اشارہ کیا گیا ہے یعنے مرد ہماری بزرگی دینے کے سبب جو کمال عقل حسن تدبیر مزید قوت کثرت طاعات واعمال کی علت ہے

ولذلك خصوا بالنبوة والامامة والولاية واقامة الشعائر والشهادة فى مجامع القضايا ووجوب الجهاد والجمعة ونحوها والتعصيب وزيادة السهم فى الميراث والاستبداد بالفراق وبما انفقوا من اموالهم فى نكاحهن كالمهر والنفقة روى ان سعد بن الربيع احد نقباء الانصار نشزت عليه امرأته حبيبة بنت زيد بن ابى زهير فلطمها فانطلق بها ابوها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكا فقال عليه الصلوة والسلام لتقتص منه فنزلت فقال ارد نا امرا واراد الله امرا والذى اراد الله خير فالصالحات قانتات مطيعات لله قائمات بحقوق الازواج حافظات للغيب لما يجب الغيب اى يحفظن فى غيبة الازواج ما يجب حفظه فى النفس والمال بما حفظ الله اياهن بالامر على حفظ الغيب والحث عليه بالوعد والوعيد والتوفيق له او بالذى حفظه الله لهن عليهم من المهر والنفقة والقيام بحفظهن والذب عنهن وقرئ بما حفظ الله بالنصب على ان ما موصولة فانها لو كانت مصدرية لم يكن لحفظ فاعل والمعنى بالامر الذى حفظ حق الله او طاعته فهو التعفف والشفقة على الرجال (قاضى) نزلت فى سعد بن الربيع الانصارى لطم امرأته بنت محمد بن مسلمة

عورتون پر حاکم بنائے گئے ہین اسلیئے نبوت امامت ولایت حدود وغیرہ کی اقامت عدالتون مین شہادت جہاد کی مشقت جمعہ اور جماعت وغیرہ مردون ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور یہی باعث ہی کہ مرد عصبہ بنجاتا ہے اور لڑکے میراث مین عورت سے زیادہ حصہ ملتا ہے اور عورت بغیر اسکی مرضی کے چھوٹ نہین سکتی (۲) کسبی اسکی طرف وَبِمَا اَنْفَقُوْا الآیۃ مین ایما ہوا ہے یعنے دوسری وجہ فضیلت کی یہ ہے کہ مردون نے عورتون سے نکاح کرنے مین اپنا مال خرچ کیا ہے مہر دیا ہے روٹی کپڑے کا ذمہ کر لیا ہے تو دایت ہے کہ نقبائے انصار مین سے سعد بن ربیع کی بیوی حبیبہ بنت زید بن ابی زہیر اپنے خاوند سے لڑ بیٹھین انہون نے منہ پر طمانچہ مارا زید اپنی بیٹی کو رسول خدا کے پاس لیگئے اور سعد کی شکایت کی آپنے فرمایا ہم سعد سے اس کا بدلہ لینگے اتنے مین یہ آیت اُتری آپنے فرمایا ہمارا ارادہ کچھ اور تھا اللہ کا ارادہ کچھ اور ہے اور اوسی کا ارادہ سب سے بہتر ہے فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ الآیۃ یعنے نیک عورتین خدا کی فرمانبردار اور خاوندونکے حق ادا کرنے پر قائم ہین اور خاوندون کی غیبت مین اپنے نفس اور اُنکے مال کی حفاظت کرتی ہین یہ اسلیئے کہ خدا نے اُنکو حفاظت کا حکم اور اسکی توفیق دی ہے اور وعدہ وعید فرما کر عورتون کو اسپر برانگیختہ کیا ہے یا اسلیئے کہ اللہ تعالی نے خاوندون پر مہر اور نفقہ لازم کر کے اُنکی حفاظت کی ہے اور خاوندونکو اُنکے حقوق کا نگہبان اور اُنسے مضرتون کا دفع کرنے والا بنا دیا ہے بعض قرأتون مین بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (بنصب الہاء) آیا ہے اس صورت مین مَا موصولہ ہوگا کیونکہ اگر مصدریہ کہین تو حَفِظَ کا فاعل ندارد ہوتا ہے اب یہ معنے ہوئے کہ نیک بیبیان اس سبب سے کہ مرد حق اللہ یا اسکی طاعت کا نگہبان ہے خاوندون کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرتی ہین اس مین مردون پر شفقت کا اظہار ہے (قاضی بیضاوی) یہ آیت سعد بن ربیع کے بارہ مین نازل ہوئی ہے جبکہ انہون نے اپنی بیوی اور محمد بن مسلمہ کی بیٹی کے منہ پر طمانچہ مارا اور وہ

فجاءت رسول اللہ فاخبرہ بالقصاص فنزل علیہ جبرائیل من ساعتہ بھذہ الایۃ الرجال قوامون علی النساء یعنے مسلطون فی امور النساء وتادیبھن (ابواللیث) روی عن فضیل ابن عبیدۃ انہ قال دخل رجل فصلے صلوٰۃ فقال اللھم اغفرلی وارحمنی فقال رسول اللہ علیہ السلام عجلت ایھا المصلے اذا صلیت فاقعد واحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ ثم صلے رجل آخر بعد ذلک فحمد اللہ وصلے علی النبی علیہ السلام فقال علیہ السلام لہ ایھا المصلے ادع تجب ادع تجب کذلک من سمع منکم فلیصلے علی لیستجاب اللہ کل دعائہ روی عن ابی ھریرۃ انہ قال قال علیہ السلام خیر النساء المرأۃ ان نظرت الیھا سرتک وان امرتھا اطاعتک وان غبت عنھا حفظتک فی مالک ونفسھا تریدعلیہ السلام الرجال قوامون علی النساء یعنے مسلطون علی تادیبھن وامورھن روی عن انس بن مالک انہ قال قال علیہ السلام المرأۃ اذا صلت خمسھا وصامت شھرھا وحفظت فرجھا واطاعت زوجھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت من ابواب الجنۃ زاد ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف انہ قال قال علیہ السلام للمرأۃ الصالحۃ خیر من الف رجل غیر صالح وایما امرأۃ ماتت من بعد زوجھا سبعۃ ایام اغلق عنھا سبعۃ ابواب النار وفتحت لھا ثمانیۃ ابواب الجنۃ تدخل من ایھا شاءت بغیر حساب روی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا انھا قالت قال رسول اللہ علیہ السلام ما من امرأۃ تحیض الا کان حیضھا کفارۃ لما مضے من ذنوبھا

شکایت لیکر رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوئے اسی وقت جبرئیل یہ آیت لیکر آئے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ یعنے مرد عورتون کے معاملہ اور اُنکی تادیب کے بارہ مین حاکم ہین (ابواللیث) فضیل ابن عبیدہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے نماز پڑھکر یہ کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ (الٰہی میری مغفرت کر اور مجھپر رحم فرما) رسول خدا نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی پہلے نماز پڑھ پھر بیٹھ پھر خدا کی حمد وثنا کر پھر مجھپر درود بھیج پھر دعا مانگ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھکر اَلحمد کی پھر نبی پر درود بھیجا اسوقت آپنے فرمایا اے نمازی دعا کر قبول ہوگی دعا کر قبول ہوگی اسی طرح جو شخص میرا نام سنکر درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اسکی ہر دعا قبول کرلیتا ہے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا سب سے اچھی عورت وہ ہے کہ اگر تو اُسپر نظر ڈالے تو تجھکو خوش کردے اور اگر کسی کام کو کہے تو کہا مان لے اور اگر باہر چلا جائے تو تیرے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے پھر آپنے یہ آیت پڑہی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ یعنے مرد عورتون کی تادیب کا اختیار رکھتے ہین انس بن مالک رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑہے رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے خاوند کی اطاعت کرے وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہوجائے ابونعیم عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہے ایک نیک عورت ہزار بدمردون سے بہتر ہے اور جو عورت سات روز اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے اُسپر دوزخ کے ساتون دروازے بند اور بہشت کے آٹھون دروازے کھلجاتے ہین وہ جس دروازے سے چاہے بے حساب جنت مین داخل ہوگی حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عورت کا حائضہ ہوجانا گزشتہ گناہون کا کفارہ ہوا کرتا ہے اور اگر حائضہ عورت

وان قالت فی اول الیوم الحمد للہ علی کل حال واستغفر اللہ من کل ذنب کتب اللہ تعالی لہا براءۃ من النار وجواز اعلی الصراط واماناً من العذاب ورضی اللہ لہا بکل یوم ولیلۃ درجۃ اربعین شہیداً اذا کانت ذاکرۃ للہ تعالی فی حیضہا وقال الحسن البصری ہذہ للنساء الصالحات المطیعات لزوجہا فی الامور الشرعیۃ حکی ان رجلاً فی عہد النبی علیہ السلام خرج غازیاً فقال لامرأتہ لا تخرجی من ہذا البیت حتی ارجع الیک فمرض ابوہا فارسلت رسولاً الی رسول اللہ فقال علیہ السلام اطیعی زوجک وکذا مرۃ بعد مرۃ فاطاعت زوجہا ولم تخرج من البیت فمات ابوہا ولم تزرہ فصبرت علی ذلک حتی رجع زوجہا الیہا فاوحی اللہ الی النبی علیہ السلام ان اللہ تعالی قد غفر لہا باطاعۃ زوجہا وروی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام قال اذا غسلت المرأۃ ثیاب زوجہا کتب اللہ لہا الف حسنۃ وغفر لہا الف خطیئۃ واستغفر لہا کل شئ طلعت علیہ الشمس ورفع لہا الف درجۃ (رواہ ابو منصور فی مسند الفردوس) واما ذمہن فروی عن علی رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال دخلت انا وفاطمۃ علی رسول اللہ علیہ السلام فوجدناہ باکیا فقلنا ماذا یبکیک یا رسول اللہ فقال رایت النساء لیلۃ اسری بی الی السماء فی شدۃ عذاب فذکرت شاتہن وبکیت قلت یا رسول اللہ ما الذی رایت

ذکر اللہ کرتے ہوئے صبح کے وقت یہ کہہ لیا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزادی کا پروانہ لکھدیتا ہے پلصراط سے گزرنا آسان کردیتا ہے عذاب سے امان دیتا ہے اور اُسے ہر دن رات میں چالیس شہیدوں کا درجہ ملتا ہے حسن کہتے ہیں کہ یہ فضیلت نیک اور اطاعت شعار عورتوں کی خاوند کی فرمانبردار بیویوں کے لئے ہے **حکایت** پیغمبر خدا کے عہد میں ایک شخص جہاد میں جاتے وقت اپنی بیوی سے یہ کہہ گیا کہ جبتک میں نہ آؤں گھر سے باہر نہ نکلنا اتفاقاً عورت کا باپ بیمار پڑگیا اُسنے رسول خدا سے کئی بار اجازت چاہی آپنے یہی فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر چنانچہ وہ نیکبخت گھر سے نہ نکلی یہانتک کہ اُسکا باپ مرگیا اُسنے اسپر بھی صبر کیا اور باپ کی آخری زیارت سے محروم رہی ایک عرصہ کے بعد خاوند آیا اسوقت اللہ تعالی نے پیغمبر پر وحی نازل کی کہ خاوند کی اطاعت کے باعث اللہ تعالی نے اُسکے تمام گناہ معاف کردیئے ہیں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے کپڑے دھوتی ہے تو اللہ تعالی اسکے لئے ہزار نیکیاں لکھتا اور دو ہزار خطائیں معاف کرتا اور ہزار درجے بلند کردیتا ہے اور دنیا کی ہر چیز اسکے لئے مغفرۃ چاہتی ہے (اسے ابو منصور نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے) اب عورتوں کی بُرائیاں سنیئے حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت فاطمہ دونوں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے دیکھا تو آپ زار و قطار رو رہے ہیں عرض کیا کہ حضور اسکے گریہ کا کیا سبب ہے فرمایا میںنے شب معراج میں بہت سی عورتوں کو سخت عذاب میں گرفتار دیکھا ہے اُنکی حالت یاد کرکے رو رہا ہوں میںنے عرض کیا کہ آپنے کیا دیکھا تھا

قال رایت امرأۃ معلقۃ من شعرھا ویغلی دماغ راسھا ورایت امرأۃ معلقۃ بلسانھا قد اخرجت یدھا من ظھرھا والقطران یصبصب من حلقھا ورایت امرأۃ معلقۃ بثدییھا من وراء ظھرھا والزقوم یصب فی حلقھا ورایت امرأۃ معلقۃ قد شدت رجلاھا بیدیھا الی ناصیتھا وقد سلطت علیھا حیات وعقارب ورایت امرأۃ ناکل جسدھا والنار توقد من تحتھا ورایت امرأۃ یقطع جسدھا بمقراض من النار ورایت امرأۃ مسودۃ الوجہ وتاکل امعاءھا ورایت امرأۃ عمیاء عمیاء خرساء فی تابوت من نار یخرج دماغھا من منخرھا وبدنھا ممتلئ من البرص والجذام ورایت امرأۃ راسھا کراس الخنزیر وبدنھا کبدن الحمار لھا الف الف نوع من العذاب ورایت امرأۃ علی صورۃ الکلب تدخل العقارب والحیات من قبلھا ومن فیھا وتخرج من دبرھا والملائکۃ یضربون علی راسھا بمقامع من نار فقامت فاطمۃ وقالت یا ابی ویا قرۃ عینی اخبرنی ما کان اعمال ھذہ النسلۃ فقال علیہ السلام یا فاطمۃ اما المعلقۃ بشعرھا فکانت لا تکتم شعرھا من الرجال واما المعلقۃ بلسانھا فکانت تؤذی زوجھا بلسانھا

فرمایا میںنے ایک عورت کو دیکھا کہ پنڈلیا کے بل لٹکی ہوئی ہے اور اسکا بھیجا کھدر کھدر پک رہا ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ زبان کے بل لٹکی ہوئی ہے اور اُس کا ہات پشت کو پیچھے کر باہر نکالا گیا ہے اور گرم کی ہوئی بدبودار رال اُسکے حلق سے نکل رہی ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹکی ہوئی ہے اُسکی دونوں چھاتیاں پس پشت نکالی گئی ہین اور اس کے حلق مین زقوم پکایا جاتا ہے اور ایک عورت کو اس طرح لٹکے ہوئے دیکھا کہ اُس کے چاروں ہات پاوں پیشانی سے بندھے ہوئے ہین اور سانپ بچھو اُسپر مسلط ہین اور ایک عورت کو دیکھا کہ آپ اپنی بوٹیان نوچ نوچ کر کھا رہی ہے اور اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اسکا بدن آگ کی مقراض سے کاٹا جا رہا ہے اور ایک عورت کو دیکھا جسکا منہ کالا ہے اور اپنی انتڑیان آپ کھا رہی ہے اور ایک اندھی بہری گونگی عورت کو دیکھا جو دوزخ کے تابوت مین مقید ہے اس کا بھیجا نتھنون سے نکل رہا ہے اور اسکا بدن کوڑھی جذامی کے جسم سے زیادہ بدبودار ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکا سر سور کا اور بدن گدھے کا سا ہے اور اسپر ہزار طرح کے عذاب ہو رہے ہین اور ایک عورت کو دیکھا جو کتے کی صورت مین ہے اور سانپ بچھو اُسکے شرمگاہ یا منہ کی طرف سے گھستے اور مقعد کی طرف سے نکلتے ہین اور فرشتے دوزخ کے گرز اس کے سر پر مار رہے ہین حضرت فاطمہ فرماتی ہین میںنے یہ سنکر عرض کیا کہ حضور یہ تو بتائین کہ ان عورتون نے ایسے کیا عمل کیے تھے آپنے فرمایا وہ جو چٹیا کے بل لٹک رہی ہے مردون سے اپنے بال نہین چھپایا کرتی تھی اور وہ جو زبان کے بل لٹک رہی ہے اپنے خاوند کو زبان درازی کے سبب

ثم قال علیہ السلام ما من امرأۃ تؤذی زوجہا بلسانہا الا جعل اللہ لسانہا یوم القیامۃ سبعین ذراعا ثم عقد خلف عنقہا وروی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ یقول ایما امرأۃ عذبت زوجہا بلسانہا فہی فی لعنۃ اللہ وسخطہ ولعنۃ الملائکۃ والناس اجمعین وروی عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ یقول ما من امرأۃ قالت لزوجہا ما رایت منک خیرا الا احبط اللہ عملہا سبعین سنۃ ولو کانت تصوم النہار وتقوم اللیل واما المعلقۃ بشعرہا فکانت ترضع اطفال الخلق من غیر امر زوجہا واما المعلقۃ برجلیہا فکانت امرأۃ تخرج من بیتہا بغیر اذن الزوج ولا تغتسل من الحیض والنفاس واما التی تاکل جسدہا فکانت تتزین للرجال وتغتاب الناس واما التی یقطع جسدہا بمقراض من النار فکانت تشہر نفسہا للناس یعنی لبس وازینتہا لتحب کل من یراہا بہذہ الزینۃ من الرجال واما التی شد رجلاہا مع یدیہا الی ناصیتہا وسلطت علیہا الحیات والعقارب فکانت تقعد عن الصلوۃ والصیام ولم تتوضأ ولم تصل ولم تغتسل من الجنابۃ واما التی راسہا کراس الخنزیر وبدنہا کبدن الحمار فکانت نمامۃ وکاذبۃ واما التی علی صورۃ الکلب فکانت فتانۃ تبغض زوجہا

رنج دیا کرتی تھی پھر آپنے فرمایا جو عورت خاوند کو اپنی زبان سے تکلیف دیگی قیامت کے دن اسکی زبان ستر ہات کی ہو کر گدی کے پیچھے لگائے گی ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا جو عورت خاوند کو اپنی زبان درازی کے باعث ستاتی ہے وہ خدا کی لعنت اس کے غضب اور تمام فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی پھٹکار مین گرفتار رہے گی حضرت عثمانؓ فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر خداؐ سے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہے کہ مین نے تمہارے گھر مین کچھ نہین دیکھا یا تم سے کوئی بھلائی مجھے نہین ملی اس کے ستر برس کے عمل نابود ہو جاتے ہین خواہ وہ تمام عمر روزے رکھتی اور ساری رات عبادت ہی کیون نکرتی ہو پھر فرمایا وہ جو چھاتیون کے بل لٹک رہی ہے خاوند کی بلا اجازت غیر دن کے بچون کو دودھ پلایا کرتی تھی اور جس کے ہاتھ پاؤن جکڑے ہوئے ہین بلا اجازت شوہر گھر سے باہر نکلجاتی اور حیض ونفاس سے غسل نہین کرتی تھی اور وہ جو اپنی بوٹیان کھا رہی ہے وہ غیر مردون کے لئے بنتی سنورتی اور لوگون کی غیبت کیا کرتی تھی اور جسکا بدن آگ کی مقراض سے کاٹا جا رہا ہے وہ لوگون مین مشہور ہونے اور مردون کو اپنا عاشق بنانے کے لئے زینت کیا کرتی تھی اور جسکے ہات پاؤن پیشانی سے بندھے ہوئے ہین اور اسپر سانپ بچھو مسلط ہین وہ باوجود قدرت وطاقت روزہ نماز وضو اور غسل جنابت نہین کرتی تھی اور جسکا منہ سور کا اور بدن گدہے کا سا ہے وہ چغلخور اور جھوٹی لپاٹن عورت تھی اور جو کتے کی صورت مین ہے وہ فتنہ انگیز اور خاوند کو ناراض کیا کرتی تھی

وروی عن ابی ذر انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ایما امرأۃ قالت لزوجہا علیک لعنۃ اللہ وھی ظالمۃ لعنہا اللہ تعالی من فوق سبع سموات وکل شئ خلقہ اللہ تعالی الا الثقلین ای الانس والجن وروی عبد الرحمن ابن عوف انہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ایما امرأۃ ادخلت علی زوجہا الغیر فی امر النفقۃ او کلفتہ ما لا یطیقہ لا یقبل اللہ منہا صرفا ولا عدلا وروی عن عبد اللہ بن عمر انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول لو کان جمیع ما فی الارض ذھبا وفضۃ وحملتہ امرأۃ الی بیت زوجہا ثم فجرت علیہ یوما من الایام یقول لہا من انت انما المال لی ولاموال لک احبط اللہ عملہا ولو کان کتابا روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ایما امرأۃ خرجت من بیت زوجہا بغیر اذنہ لعنہا کل شئ طلع علیہ الشمس والقمر حتی ترجع بیت زوجہا وروی ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ علیہ السلام قال المرأۃ اذا خرجت من باب دارھا من غیر زینۃ ومعطرۃ بالطیب والزوج بذلک راض بنی لزوجہا بکل قدم بیت فی النار نعوذ باللہ الملک الجبار وروی عن طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ایما امرأۃ کلحت فی وجہ زوجہا فتدخل علیہ اللحم فہی فی سخط اللہ الی ان تضحک فی وجہ زوجہا فتدخل علیہ السرور وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ابوذر فرماتے ہین کہ مینے رسول خدا سے سنا جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہے کہ تجھپر خدا کی لعنت حالانکہ زیادتی عورت ہی کی ہو تو اللہ تعالی ساتون آسمانون کے اوپر سے اُسپر لعنت بھیجتا ہے اور جن وانسان کے سوا اللہ تعالی کی تمام مخلوق اُسپر پھٹکار ڈالتی ہے عبد الرحمن بن عوف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جس عورت نے نفقہ لینے کے باعث اپنے خاوند کو رنج وغم مین ڈالا یا اس کی طاقت سے زیادہ مانگا اللہ تعالی اس کے نہ فرض قبول کرتا ہے نہ نفل عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین مینے رسول خدا سے سنا اگر زمین کی تمام چیزین سونے چاندی کی بنجائین اور عورت اُسکو اپنے خاوند کے گھر لیجائے پھر از راہ فخر ایک دن یہ بول اُٹھے کہ تو کون ہے مال تو سارا میرا ہی ہے تیرے پاس کیا رکھا ہی اُسکے نیک عمل اللہ تعالی نابود کر دیتا ہے خواہ کیسے ہی زیادہ سے زیادہ کیون نہون ابن عباس فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا جو عورت خاوند کی بلا اجازت اپنے گھر سے نکلجاتی ہے اُسپر جبتک واپس نہ آجائے دنیا کی ہر چیز لعنت کرتی رہتی ہے اور ابن عباس ہی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو عورت بن سنور کر عطر لگا کر خاوند کے گھر سے نکلتی ہے اور وہ اس فعل سے رضامند رہتا ہے تو عورت کے ہر قدم پر خاوند کے لئے دوزخ مین ایک گھر بنتا جاتا ہے (نعوذ باللہ الملک الجبار) طلحہ بن عبد اللہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو عورت ترش رو ہو کر اپنے خاوند کو رنجیدہ کریگی وہ جبتک اُسے ہنس ہنسا کر خوش نکرے گی خدا کے غضب مین رہیگی ابو ہریرہ سے روایت ہے

انه قال قال علیه السلام اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فامتنعت فبات الزوج غضبان علیها لعنتها الملائکة حتی تصبح رواه البخاری ومسلم وغیرهما وروی عن سلمان الفارسی انه قال دخلت فاطمة رضی الله عنها علی رسول الله فلما نظرت الیه دمعت عیناها وتغیر لونها فقال علیه السلام مالك یا بنتی قالت یا رسول الله کان بینی وبین علی البارحة مزاح ونشأ من الکلام ان غضب علی بکلمة خرجت من فی فلما رایت ان علیا قد غضب ندمت وغممت فقلت له یا حبیبی ارض عنی وطفت حوله اثنتین وسبعین مرة حتی رضی عنی وضحك فی وجهی مع الرضی واما خائفة من ربی فقال لها النبی علیه السلام یا بنتی والذی بعثنی بالحق نبیا انك لو مت قبل ان ترضی علیا لم اصل علیك ثم قال یا بنتی اما علمت ان رضی الزوج هو رضی الله وغضب الزوج هو غضب الله یا بنت ایما امرأة عبدت کعبادة مریم بنت عمران ثم لم یرض عنها زوجها لم یقبل الله تعالی منها یا بنت افضل اعمال النساء طاعة الزوج وبعده لیس لها عمل افضل من الغزل یا بنت جلوس ساعة عند الغزل خیر لهن من عبادة سنة ویکتب لهن بکل طاعة ای بکل نوع من الثیاب من غزلهن ثواب شهید یا بنت ان المرأة

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے اور خاوند اس سے غضبناک ہو کر رات گزارے تو ایسی عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہین (بخاری مسلم وغیرہ) سلمان فارسی روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حضرت فاطمہؓ رسول خدا کے پاس آئین اور روے مبارک دیکھتی ہی رو پڑین حضور نے فرمایا بیٹا کیون روتی ہو آپ بولین کہ رات کو حضرت علیؓ کی خوشطبعی کرتے کرتے میری زبان سے ایک ایسا کلمہ نکل گیا کہ حضرت علیؓ ناراض ہو گئے مین اسپر نادم اور غمگین ہوئی اور بہتیرا منت کی اپنے خاوند کے گرد پھر کر یہ کہا کہ خدا کے لئے تم مجھسے راضی ہو جاؤ یہانتک کہ وہ خوش ہو کر ہنس پڑے تاہم مین اپنے پروردگار سے ڈرتی ہون آپنے فرمایا اے فاطمہ اُسکی قسم جس نے مجکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اگر تو علیؓ کو رضامند کرنے سے پہلے مرجاتی تو مین تیرے جنازہ کی نماز نہ پڑہتا کیا تجھے معلوم نہین خاوند کی رضامندی خدا کی رضامندی ہو ر خاوند کی ناراضی خدا کی ناراضی کا باعث ہو جاتی ہے اے فاطمہ اگر کوئی عورت مریم بنت عمران کی طرح عبادت کرے اور اُس کا خاوند ناراض ہو تو اللہ تعالی ایسی عبادت کو قبول نہین کرتا اے فاطمہ عورتون کی سب سے افضل طاعت خاوند کی اطاعت ہی اور اسکے بعد سوت کاتنا سب سے افضل ہے اے فاطمہ گھڑی بھر سوت کاتنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اس کتے ہوے سوت کے ہر کپڑے کے بدلے مین ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اے فاطمہ جس عورت

اذا غرلت حتی تکسی وجھا وصبیانھا وجبت لھا الجنۃ واعطاھا اللہ بکل تسریل من ثوابھا مدینۃ فی الجنۃ قال النبی علیہ السلام ایما رجل کان لہ امرأتان فلم یعدل بینھما فی النفقۃ ولم یسو بینھما فی المشرب والمطعم للشرب ھو بوئی منی وانا بریٔ منہ ولا نصیب لہ فی شفاعتی الا ان یتوب وقال علیہ السلام من کان لہ امرأتان فمال الی احداھما دون الاخری فی روایۃ ولم یعدل بینھما جاء یوم القیامۃ واحد شقیہ مائل کذا فی مرشد المتاھلین قال النبی علیہ السلام امرأۃ صالحۃ خیر عند اللہ تعالی من الف رجل وایما امرأۃ حدثت زوجھا سبعۃ ایام ورضی عنھا زوجھا اغلق اللہ تعالی عنھا سبعۃ ابواب النار وفتح اللہ تعالی لھا ثمانیۃ ابواب الجنۃ فتدخلھا من ای باب شاءت بلا حساب ولا عذاب (رد قانق الاخبار) وقال النبی علیہ السلام اکثر اھل النار فی البلدۃ رجل صالح او امرأۃ صالحۃ دفع اللہ تعالی عنھا البلاء بدعاء ابیھا احمد فی رسول اللہ وقال النبی علیہ السلام من اکرم جارہ وجبت لہ الجنۃ ومن آذی جارہ لعنہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین صدق رسول اللہ (رد قانق الاخبار)

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

(واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا) یعنی وغیرہ او شیئا من الاشراک جلیا او خفیا (وبالوالدین احسانا) واحسنوا بھما احسانا (وبذی القربی وبصاحب القربۃ والجنب ذی القربی

سوت کات کر اپنے خاوند اور بچوں کے کپڑے بنائے اُس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر تند کے بدلے اسکو جنت مین ایک شہر عطا کرے گا پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس دو بیاں ہون اور وہ اُنکے نفقہ سونے بیٹھنے کھانے پینے مین انصاف نکرتا ہو ایسا آدمی مجھسے الگ ہے اور مین اُس سے بیزار ہون پیغمبر تو یہ اسکو میری شفاعت نصیب نہوگی دوسری روایت ہے کہ جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ ایک کی طرف جھک پڑے یا اُنمین انصاف نرکھے تو قیامت کے دن آدھا دھڑ گھسٹتا ہوا آئیگا (مرشد المسلمین) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک نیک عورت ہزار مردون سے بہتر ہے اور جو عورت سات روز اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے اور اسکو رضامند رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسپر دوزخ کے ساتون دروازے بند کرتا اور بہشت کے آٹھون دروازے کھولدیتا ہے وہ جس دروازے سے چاہے گی بلا حساب عذاب جنت مین داخل ہوجائیگی (دقائق الاخبار) رسول خدا فرماتے ہین کہ جس شہر مین کوئی نیک مرد یا نیک عورت رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسکی دعا سے شہر والونکی بلائین ٹالدیتا ہے حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہمسایہ کی عزت کرتا ہے اسکیلئے جنت واجب ہوجاتی ہے اور جو اُسے ستاتا ہے خدا اور فرشتے اور تمام آدمی اُسپر لعنت بھیجتے رہتے ہین (رسول المشائخ) فرمایا ہے

سورۃ نساء **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا الآیۃ یعنے خدا کی بندگی کرو اور کسی بت وغیرہ کو اُسکا شریک نہ ٹھیراؤ یا شرک جلی وخفی سے بچتے رہو اور ماں باپ اور قریب کے رشتہ دار اور یتیم اور مسکین اور

والجار ذی القربیٰ الذی قرب جوارہ وقیل الذی لہ مع الجوار قرب واتصال بنسب او دین وقرئ بالنصب علی الاختصاص تعظیما لحقظہ والجار الجنب البعید والذی لا قرابۃ لہ وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الجیران ثلاثۃ فجار لہ ثلاثۃ حقوق حق الجوار وحق القرابۃ وحق الاسلام وجار لہ حقان حق الجوار وحق الاسلام وجار لہ حق واحد حق الجوار وھو المشرک من اھل الکتاب والصاحب بالجنب الرفیق فی امر حسن کتعلم وتصرف وصناعۃ او سفر فانہ یصحبک وحصل بجنبک وقیل المرأۃ (وابن السبیل) المسافر (والضیف (وما ملکت ایمانکم) العبید والاماء (ان اللہ لا یحب من کان مختالا) یأنف عن اقاربہ وجیرانہ واصحابہ ولا یلتفت الیھم (فخورا) یتفاخر علیھم (قاضی بیضاوی) وعن عامر بن ربیعۃ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول من صلی علیّ صلوٰۃ صلت علیہ الملائکۃ کما صلی علیّ فلیقلّ من ذلک العبد او لیکثر (شفاء شریف) قال اللہ تعالیٰ وقضی ربک ای امر امرا مقطوعا بہ ان لا تعبدوا الا ایاہ

قریب کے ہمسایے اور دور کے پڑوسی اور رفیق اور مسافر اور اپنے لونڈی غلامون کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو اس آیۃ مین وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی سے بعض علمار نے وہ شخص مراد لیا ہے جو باوجود ہمسائگی رشتہ مین قرابت اور نسب یا دین مین اتصال رکھتا ہو بعض قرأتون مین وَالْجَارِ الْقُرْبٰی بالنصب آیا ہے اس صورت مین نصب علی وجہ الاختصاص ہوگا اور اس سے اُسکے حق کی تعظیم مقصود ہے اور جار الجنب سے وہ شخص مراد ہے جو بجز ہمسائگی کے کچھ قرابت نہ رکھتا ہو پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ ہمسایے تین طرح کے ہوتے ہین ایک ہمسایہ ایسا ہے کہ اُسکے تین طرح کے حق ہین (۱) حق ہمسائگی (۲) حق قرابت (۳) حق اسلام دوسرے ہمسایے کے دو حق ہین (۱) حق ہمسائگی (۲) حق اسلام تیسرے ہمسایے کا فقط ایک حق ہوتا ہے یعنے صرف حق ہمسائگی مثلاً ہمسایہ مشرک اہل کتاب ہو والصاحب بالجنب سے وہ شخص مراد ہے جو نیک کامون مثلاً تعلیم علوم یا تجارت وصنعت یا سفر مین رفیق ہو کیونکہ ایسا شخص ہمصحبت اور بسا اوقات پہلو مین ہوا کرتا ہے اور بعض علمار نے اس سے بیوی مراد لی ہے وَابْنِ السَّبِیْلِ سے مہمان یا مسافر مراد ہے وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ سے لونڈی غلام مراد ہین اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا الآیۃ یعنے اللہ تعالیٰ اُس متکبر کو دوست نہین رکھتا جو اپنے یگانون دوستون اور ہمسایون سے ناک چڑھائے اور اپنے آپ کو بطور فخر بڑائی لگائے (قاضی بیضاوی) عامر بن ربیعہ کہتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے فرشتے اسی طرح اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہین اب اُسے اختیار ہے چاہے کم بھیجے یا زیادہ (شفاء شریف) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ الآیۃ یعنے تیرے پروردگار نے قطعاً حکم کر دیا ہے کہ اُسکے سوا اور کسیکی بندگی نکرو۔

و بالوالدین احسانا بان تحسنوا بالوالدین لانهما السبب الظاهر للوجود والتعیش اما یبلغن عندك الکبر احدهما او کلاهما فلا تقل لهما اف ، فلا تضجر مما یستقذر منهما و یستثقل من مؤنتهما وهو صریح یدل علی تضجر ولا تنهرهما ، ولا تزجرهما عما یعجبك بالغلاظ وقل لهما قولا کریما ، جمیلا واخفض لهما جناح الذل ، تذلل لهما وتواضع معهما من الرحمة من فرط رحمتك علیهما لافتقارهما الی من کان افقر خلق الله الیهما ، وقل رب ارحمهما وادع الله تعالی بان یرحمهما برحمته الباقیة کما ربیانی صغیرا ، رحمة مثل رحمتهما علی وتربیتهما وارشادهما لی فی حال صغری (قاضی ت) عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال اعبدوا الرحمن ای افردوه بالعبادة لان المستحق للعبادة هو الله تعالی فمن اشرك فی عبادة ربه شیئا لا یقبل منه عمله وهو فی الاخرة من الخاسرین کما قال الله تعالی ، لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخاسرین فعلی العاقل ان یخلص فی عبادة ربه کما قال الله تعالی فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرك بعبادة ربه احدا (زبدۃ الواعظین) یقال للوالد علی الولد عشرة حقوق الطعام ان احتاج والخدمة ان احتاج والاجابة ان دعا والاطاعة ان امر غیر معصیة والتکلم معه باللین ودون الغلظة

اور ماں باپ کے ساتھہ سلوک کرتے رہو کیونکہ وہ وجود اور زندگانی کا ظاہری سبب ہین اگر انمین سے ایک یا دونون بوڑہے ہوجائین تو اُن کے سامنے اُف نکرو یعنے اُنکی کوئی بُرائی دیکھکر اور اُنکی خدمت کو گران سمجھکر ہرگز دم نمارو اُف ایک آواز ہے جو جھڑکی پر دلالت کرتی ہے وَلَا تَنْهَرْهُمَا اور اگر اُنکا کوئی فعل تجھے اچھا معلوم نہو تو اُسپر سخت سست نکہہ اور ڈانٹ نہ بتا اور نہ بلکہ ہرگز کوئی بُری بات کہکر اُنکے ساتھ توضع کو ملحوظ رکھکر اُنکے آگے اپنی خاکساری کا بازو جھکا کیونکہ اب وہ اُس شخص کے محتاج ہین جو کسی زمانہ مین ساری خدائی سے زیادہ اُنکا محتاج تھا اور اللہ تعالی سے دعا کرکہ الٰہی اپنی ابدی رحمت کے ساتھہ انکی حالت پر رحم فرمایہ رحمت ایسی ہو جیسی لڑکپن کی حالتمین میری پرورش اور تعلیم وغیرہ کے متعلق انہون نے مجھپر مبذول کی تھی (قاضی ت) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعبدوا الرحمن یعنے صرف اللہ تعالی کی عبادت کیا کرو کیونکہ عبادت کے قابل وہی ہے جو کوئی اُس کی عبادت مین کسیکو شریک کرے گا اُس کا کوئی عمل قبول نہوگا اور وہ آخرت مین زیان کار رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ الآیۃ یعنے اگر تو شریک کرے گا تو تیرے عمل نابود ہوجائین گے اور تو نقصان اُٹھائے گا دوسری آیت ہے فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اُسکو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی بندگی مین کسیکو شریک نہ ٹھہرائے (زبدۃ الواعظین) علماء کا قول ہے کہ باپ کے بیٹے پر دس حق ہین (۱) محتاج ہو تو بھلا نا پلانا (۲) ضرورت ہو تو خدمت کرنا (۳) پکارتے وقت فوراً جواب دینا (۴) جائز کامون مین اُس کا کہا ماننا (۵) سختی چھوڑکر نرمی سے کلام کرنا

وان احتاج الی الکسوۃ کساہ ان قدر علیہا والمشی خلفہ والارضاء لہ بما رضی لنفسہ والاکراہ لہ بما یکرہ لنفسہ والدعاء لہ بالمغفرۃ کلما دعا لنفسہ (تنبیہ الغافلین) عن الفقیہ انہ قال سئل عن الوالدین اذا ماتا ساخطین علی الولد ھل یمکن ان یرضیہما بعد وفاتھما قیل یمکن بثلاثۃ اشیاء اولھا ان یکون صالحا والثانی ان یصل قرابتہما واصدقاء ھما والثالث ان یستغفر لھما ویدعو لھما ویتصدق لھما (تنبیہ الغافلین) عن انس بن مالک ان النبی علیہ السلام قال لا یستقیم ایمان العبد حتی یستقیم قلبہ ولا یستقیم قلبہ حتی یستقیم لسانہ ولا یدخل المؤمن الجنۃ حتی یامن جارہ من لسانہ وقال علیہ السلام من اکرم جارہ وجبت لہ الجنۃ ومن اذی جارہ لعن اللہ والملائکۃ والناس اجمعین (حیاۃ القلوب) عن النبی علیہ السلام انہ قال من انفق علی الضیف درھما فکانما انفق الف درھم فی سبیل اللہ وقال النبی علیہ السلام ما من احد یاتیہ الضیف فاکرمہ الا فتح اللہ لہ بابا من الجنۃ حکی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان اذا جاءہ ضیف قام بنفسہ یخدمہ فقیل لہ فی ذلک فقال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول الملائکۃ یقومون فی منزل فیہ ضیف فانا استحی ان اجلس والملائکۃ قائمون (اعرجیہ)

(۶) محتاج ہو تو کپڑا پہنانا بشرطیکہ بیٹے کو میسر ہو (۷) رستہ مین باپ کے پیچھے پیچھے چلنا (۸) اپنی پسند کی چیز کو اسکے لئے پسند کرنا (۹) جس چیز کو خود برا جانے اُسے اُسکے حق مین برا جاننا (۱۰) جب اپنے لئے دعا کرے تو اسیطرح ہی دعائے مغفرۃ کرنا (تنبیہ الغافلین) فقیہ ابو اللیث سے کسی نے پوچھا کہ والدین ناخوش ہوکر وفات پاجائین تو بیٹا اُنکو کس طرح رضامند کرسکتا ہے آپنے فرمایا تین طرح (۱) بیٹا خود صالح ہو (۲) والدین کے رشتہ دارون اور دوستون سے احسان کرتا ہے (۳) اُنکیلیے دعا اور استغفار کرے اور صدقہ اور خیرات دے (تنبیہ الغافلین) انس بن مالک سے روایت ہو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کا جبتک دل درست نہین ہوتا ایمان درست نہین ہوتا اور دل کی درستی ایمان کی درستی پر موقوف ہی جبتک ہمسایے زبانی ایذا سے امن مین نہ رہین مومن جنت مین داخل نہو سکیگا صفور کا ارشاد ہو کہ جس نے ہمسایہ کی عزت کی اسکیلیے جنت واجب ہوا اور جسنے پڑوسی کو ستایا اُسپر خدا اور فرشتے اور تمام آدمیونکی لعنت ہی (حیاۃ القلوب) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا جس نے مہمان کی توضیع مین ایک درم خرچ کردیا وہ ایسا ہو گویا خدا کی راہ مین ہزار درم دیئے اور ارشاد ہے کہ جس کیسکے گھر مہمان آئے اور وہ اُسکی تعظیم کرے تو خدا اسکیلیے جنت کا دروازہ کھولدیتا ہے **حکایت** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بذات خود مہمان کی خدمت کیلیے کھڑے رہا کرتے تھے لوگون نے اس کا سبب پوچھا آپنے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ فرشتے اُس گھر مین کھڑے رہتے ہین جہان مہمان اُترا ہوا ہو اسلیے مجھے شرم آتی ہے کہ فرشتے کھڑے رہین اور مین بیٹھہ جاؤن (اعرجیہ)

عن النبی علیہ السلام انہ قال اخبرنی جبرائیل علیہ السلام انہ قال ان الضیف اذا دخل علی اخیہ المسلم دخلت معہ الف برکۃ والف رحمۃ وغفر اللہ ذنوب اھل ذلک البیت ولو کان ذنوبھم اکثر من زبد البحر وورق الاشجار واعطاہ اللہ تعالی ثواب الف شھید وکتب لہ بکل لقمۃ اکلھا الضیف ثواب حجۃ مبرورۃ وعمرۃ مقبولۃ وبنی اللہ لہ مدینۃ فی الجنۃ ومن اکرم ضیفا فکانما اکرم سبعین نبیا (کنز الاخبار) روی عن ابی ھریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا مات ابن آدم انقطع عملہ الا من ثلاث صدقۃ جاریۃ وولد صالح یدعو لہ بالمغفرۃ وعلم ینتفع بہ بعدہ (تنبیہ الغافلین) قال علیہ السلام تصدقوا فان الصدقۃ ذکاک من النار وروی عن بعض اھل العلم انہ قال افضل الاعمال اجاعۃ بطن شبعان بالصیام اخلص الخالصۃ ان رسول اللہ لما حث الناس علی الصدقۃ حین اراد الخروج الی غزوۃ تبوک جاءہ عبد الرحمن بن عوف بار بعۃ الاف درھم فقال یا رسول اللہ کانت لی ثمانیۃ الاف درھم فامسکت منھا لنفسی وعیالی اربعۃ الاف درھم واقرضت منھا لربی اربعۃ الاف درھم فقال علیہ السلام یا عبد الرحمن بارک اللہ فیما امسکت وفیما اعطیت وقال عثمان بن عفان یا رسول اللہ علی جھاز من لا جھاز لہ فقال علیہ السلام ھذا الا یقتل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع

پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جبریلؑ نے مجکو خبر دی ہے جب کسی مسلمان کے ہان کوئی مہمان آتا ہے تو اُسکے ساتھ ہزار رحمتین اور ہزار برکتین گھر مین نازل ہوتی ہین اور کل گھر والون کے گناہ معاف ہوجاتے ہین خواہ وہ دریا کے جھاگون اور درختون کے پتّون سے بھی زیادہ کیون نہون اور اللہ تعالیٰ اُسے ہزار شہید ونکا ثواب دیتا اور مہمان کے ہر لقمہ کے بدلے ایک مقبول حج اور مقبول عمرہ کا اجر لکھدیتا ہے اور جنت مین اسکیلئے ایک شہر تعمیر کردیتا ہے اور جس نے مہمان کی تعظیم کی اُس نے گویا ستر پیغمبرونکی تواضع کی (کنز الاخبار) ابو ہریرہ پیغمبر خداؐ سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اُسکے سارے عمل منقطع ہوجاتے ہین مگر تین باتین باقی رہتی ہین (۱) صدقہ جاریہ (۲) نیک اولاد جو مان باپ کیلئے دعا کرتی ہے (۳) علم جو اُسکے بعد لوگونکو نفع دے (تنبیہ الغافلین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لوگو صدقہ خیرات کیا کرو کیونکہ صدقہ دوزخ سے آزاد کردیتا ہے بعض اہل علم کا قول ہے کہ بھرے ہوئے پیٹ کو روزے رکھکر بھوکا رکھنا سب عملون سے افضل ہے روایت ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا تو عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درم لیکر حاضر خدمت ہوئے اور یہ کہا کہ میرے پاس آٹھ ہزار درم تھے ان مین سے چار ہزار اپنے اہل وعیال کے لئے رکھ لیے اور چار ہزار اللہ تعالیٰ کو بطور قرض حسنہ دیتا ہون حضور نے فرمایا کہ خدا تیرے رکھ چھوڑنے مین بھی برکت دے اور دے ڈالنے مین بھی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کسی کے پاس جہاد کا سامان نہو مین اُس کا کفیل ہون اسوقت یہ آیت نازل ہوئی مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ الآیۃ (اس آیت کا مطلب سورہ بقر مین بیان ہوچکا ہے)

قال الفقیۃ المتصدق کمثل الزراع فان کان الزراع حاذقا فی عملہ ویکون البذر جیدا وتکون الارض عاملۃ یکون الزرع طیبا کثیرا فکذلک اذا کان المتصدق صالحا والمال طیبا حلالا ووضع موضعہ فیکون الثواب اکثر شفاء اندوعی ،وقال الفقیہ ابواللیث قد ذکر اللہ تعالی فی التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان وجمیع کتبہ وامر فی جمیعہا واوحی الی جمیع رسلہ بجعل رضاہ فی رضی الوالدین وسخطہ فی سخط الوالدین وسئل النبی علیہ السلام ای الاعمال افضل فقال علیہ السلام الصلوٰۃ فی وقتہا ثم بر الوالدین ثم الجہاد فی سبیل اللہ (کذا فی التنبیہ الغافلین) ویقال ثلاث ایات نزلت مقرونۃ بثلاث لاتقبل واحدۃ منہا بغیر الاخری الاولی قولہ تعالی (اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فمن صلی الصلوٰۃ ولم یؤد الزکوٰۃ لاتقبل الصلوٰۃ منہ والثانیۃ قولہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فمن اطاع اللہ تعالی ولم یطع الرسول لاتقبل اطاعۃ اللہ والثالثۃ قولہ تعالی (ان اشکرلی ولوالدیک) فمن شکر اللہ تعالی ولم یشکر لوالدیہ لایقبل شکرہ للہ تعالی والدلیل علی ذلک قول النبی علیہ السلام من ارضی والدیہ فقد ارضی خالقہ ومن اسخط والدیہ فقد اسخط خالقہ (تنبیہ الغافلین)

فقیہ ابواللیث کہتے ہین کہ صدقہ دینے والا ایسا ہے جیسا کاشتکار اگر وہ کھیتی کے کام سے واقف ہے بیج اچھی قسم کا ڈالا ہے زمین طاقتور ہے تو کھیتی نہایت سرسبز اور غلہ بکثرت ہوگا اسی طرح اگر صدقہ دینے والا نیک۔ کمائی حلال اور مصرف ٹھیک ہو تو بہت زیادہ ثواب کی توقع ہے (شفاء اندوعی) فقیہ ابواللیث فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے توریت انجیل زبور فرقان اور ان کے علاوہ دیگر کتابون مین ارشاد فرمایا ہے اور کل پیغمبر و پیر اس مضمون کی وحی نازل کی ہے کہ خدا کا غصہ والدین کی ناراضی مین اور خدا کی خوشنودی والدین کی رضامندی مین پنہان ہے رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ سب سے افضل کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پھر والدین کے ساتھ سلوک پھر خدا کی راہ مین جہاد (کذا فی تنبیہ الغافلین) بعض علما کا قول ہے کہ تین آیتین تین چیزون کے ساتھ ملکر نازل ہوئی ہین ایک پر عمل ہو اور ایک پر نہو تو قبول نہین ہوتا (۱) اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھو اور زکوۃ دو) پس جو نمازی باوجود مقدرت زکوۃ نہین دیتا اسکی نماز قبول نہین ہوتی (۲) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (خدا اور رسول کی اطاعت کرتے رہو) بس تو بلا اطاعت رسول خدا کی اطاعت نامقبول ہے (۳) اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ (میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر) اس سے یہ ثابت ہوا کہ جبتک ماں باپ کا شکریہ ادا کرے خدا کا شکریہ ادا نہوگا۔ اسکی دلیل پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ جس نے ماں باپ کو خوش رکھا اُس نے خدا کو رضامند رکھا اور جس نے والدین کو ناراض کیا اُس نے خدا کو ناراض کر لیا (تنبیہ الغافلین)

روی ان سلیمان علیہ السلام کان یسیر بین السماء والارض حتی بلغ بحرا عمیقا فرای فی موضع البحر وجاھا ثلاثا فامر الریح ان تسکن فسکنت الریح فامر عفریتا بان یغوص فی البحر فغاص العفریت فلما بلغ قعرہ رای قبۃ من درۃ بیضاء لا ثقب لھا فاخرجھا و وضعھا بین یدی سلیمان علیہ السلام فتعجب من ذلک فدعا اللہ فانفتح باب القبۃ فاذا فیھا شاب ساجد فقال سلیمان علیہ السلام من انت امن الملائکۃ ام من الجن ام من الانس قال بل انا من الانس فقال سلیمان علیہ السلام بای سبب نلت ھذہ الکرامۃ قال ببر الوالدین لما کانت والدتی عجوزا کنت احملھا علی ظھری وکان دعاؤھا لی اللھم ارزقہ القناعۃ واجعل مکانہ بعد وفاتی فی موضع لا فی الارض ولا فی السماء ولما توفیت کنت ادور علی ساحل البحر فرأیت فیہ قبۃ من درۃ فقربت الیھا فانفتحت القبۃ لی فدخلت فیھا فانطبقت القبۃ باذن اللہ تعالی فکنت لا ادری انی الھواء انا ام فی الارض ورزقنی اللہ فیھا فقال سلیمان علیہ السلام کیف یرزقک اللہ فیھا قال اذا جعت خلق اللہ فیھا شجرۃ وعلیھا ثمر فرزقنی منہ واذا عطشت ینبع منھا ماء اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج فقال سلیمان علیہ السلام کیف تعلم اللیل والنھار فیھا

حکایت حضرت سلیمانؑ کا تخت ہوا پر اُڑتا اڑتا ایک گہرے دریا کے کنارے جا اُترا آپنے ہولناک موجین دیکھکر ہوا کو حکم دیا کہ ٹھہر جا۔ فوراً ٹھہر گئی پھر ایک جن کو دریا مین غوطہ لگانے کے لئے فرمایا اُس نے غوطہ لگایا۔ دریا کی تھاہ مین اُسے سفید موتی کا ایک ایسا قبہ نظر پڑا جس مین دروازہ یا کہین سوراخ نتھا نکالکر حضرت سلیمان کے روبرو لا رکھا آپکو تعجب ہوا۔ اللہ سے دُعا کی فوراً قبہ کا دروازہ کھلگیا دیکھتے کیا ہین کہ قبہ مین ایک نوجوان آدمی سر بسجدہ عبادت الٰہی مین مصروف ہے حضرت سلیمانؑ بولے کہ تو فرشتہ ہے یا جن یا آدمی جواب دیا۔ آدمی۔ پھر آپنے فرمایا کہ تجھے یہ رتبہ کیونکر ملا اُسنے کہا والدین کے ساتھ سلوک کرنے سے جب میری والدہ بڑھیا ہوگئین تو مین اُنکو اپنی پیٹھ پر بٹھائے بٹھائے پھرا انہون نے ایکدن یہ دعا دی کہ الٰہی اسے قناعت نصیب کر اور میرے مرنے کے بعد اسے ایسے گھر مین رکھ کہ جو نہ زمین مین ہو نہ آسمان مین جب وہ مرگئین تو مین اس دریا کے کنارے گشت لگاتا رہا ایکدن مینے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا اور اسکی طرف بڑھا۔ میرے لئے اُس کا دروازہ کھلگیا اور میرے داخل ہونے کے بعد پھر اُسی طرح بند ہوگیا اب مجھے معلوم نہین کہ مین آسمان مین ہون یا زمین مین خدا اسی قبہ مین مجکو رزق پہنچاتا ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ کیونکر۔ اُس نے کہا کہ جب مجکو بھوک لگتی ہے اللہ تعالی اسمین ایک میوہ دار درخت پیدا کردیتا ہے اور جب پیاسا ہوتا ہون اسی مین پانی اُبلنے لگتا ہے جو دودھ سے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے پھر آپنے پوچھا کہ تجھے دن۔ رات کی شناخت کس طرح ہوتی ہے

قال اذا انفجر الصبح ابیضت القبۃ فاعرف انہ النہار واذا غربت الشمس تکون القبۃ فی الظلام فاعرف انہ اللیل فدعا اللہ تعالی فانطبقت القبۃ وھو فیھا کما کانت (مجمع اللطائف) حکی ان موسی علیہ السلام قال الٰھی ارنی جلیسی فی الجنۃ فقال اللہ تعالی اذھب الی البلد الفلانی الی السوق الفلانی فھناک رجل قصاب وجھہ کذا وھو جلیسک فی الجنۃ فذھب موسی علیہ السلام الی ذلک البلد کان فوقف ھناک الی وقت الغروب فاخذ القصاب قطعۃ لحم وطرحھا فی زنبیل فلما انصرف قال موسی علیہ السلام ھل لک فی الضیف قال نعم فمضی معہ حتی دخل دارہ فقام الرجل وطبخ من ذلک اللحم مرقۃ طیبۃ ثم اخرج من دارہ زنبیلا فیہ عجوز ضعیفۃ کانہا فرخ حمامۃ فاخرجھا منہ فاخذ ملعقۃ وکان یضع الطعام فی فیھا حتی شبعت وغسل ثوبھا وجففہ والبسھا ثم وضعھا فی الزنبیل فحرکت الیھا شفتیھا قال موسی علیہ السلام قد رایت شفتیھا قالت اللھم اجعل ابنی جلیس موسی فی الجنۃ ثم اخذ ھا الرجل فعلقھا علی الوتد فقال موسی علیہ السلام ما الذی صنعت قال ان ھذہ والدتی قد ضعفت حتی لا تقدر علی القعود

جواب دیا کہ فجر ہوتے ہی یہ قبہ روشن ہوجاتا ہے مین جان لیتا ہون کہ دن نکل آیا اور شام کے وقت اسمین اندھیرا سا چھا جاتا ہے مین خیال کر لیتا ہون کہ رات آگئی پھر اُس نے خدا سے دعا کی اور دروازہ بند ہونے کے بعد قبہ اسی طرح دریا مین چلا گیا (مجمع اللطائف) **حکایت** موسی علیہ السلام نے ایکبار دعا کی۔ الٰہی مجھے اُس شخص سے ملادے جو جنت مین میرا رفیق ہوگا۔ حکم ہوا کہ تم فلان شہر کے فلان بازار مین جاؤ وہان ایسے چہرے ایسے حلیہ کا ایک قصاب ملیگا جو جنت مین تمہارا رفیق ہونے والا ہے موسیٰ اسکی دُکان پر پہنچے اور مغرب کے وقت تک کھڑے رہے اسوقت قصاب نے ایک گوشت کا ٹکڑا لے کر زنبیل مین ڈال لیا اور اپنے گھر جانے لگا موسیٰ نے فرمایا کیا تم کسی مہمان کو رکھ سکتے ہو جواب دیا ہان سر آنکھون پر۔ حضرت موسیٰ اُسکے ساتھ ہولیے جب یہ دونون مکان مین پہنچگئے تو قصاب نے گوشت پکایا اور گھر مین سے ایک زنبیل نکال لایا اور اُسمین سے ایک نہایت بڑھیا عورت کو نکالا جو فرط ضعف کے باعث کبوتر کا نیا نکلا ہوا بچہ معلوم ہوتی تھی قصاب نے ایک چمچہ مین شوربا لیکر اُسے خوب پیٹ بھر کے پلایا پھر اُسکے کپڑے دھوئے اور سکھا کر پہنا دیے بعدہ پھر زنبیل مین امانت کی طرح رکھدیا بڑھیا نے ہونٹون ہونٹون مین کچھ دعا دی حضرت موسیٰ فرماتے ہین کہ مین نے اسکے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھے۔ وہ کہہ رہی تھی۔ الٰہی میرے بیٹے کو جنت مین حضرت موسے کا رفیق بنادے بعدہ قصاب نے زنبیل کو کھونٹی پر لٹکا دیا حضرت موسے نے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے اُس نے عرض کیا کہ یہ میری ماں ہے جو ضعف کے باعث بیٹھ اُٹھ نہین سکتی

فقال موسی علیہ السلام لك البشارة انا موسی وانت جلیسی فی الجنة یسرها الله لنا بحرمة اسمائه الطیبة وبحرمة من هو افضل البریة هذه حکایة لطیفة فی الزبدة فعلیها بالصدق والعمدة حکی ان مجوسیا اتی ابراهیم علیه السلام فاستضافه فقال له ابراهیم علیه السلام ما اضیفك حتی تخرج عن دینك وتترك المجوسیة فقال لا واضرف فاوحی الله یا ابراهیم ما تضیفه حتی یخرج عن دینه ما ضرك لو اضفت هذه اللیلة ونحن نطعمه ونسقیه سبعین سنة وهو یکفر بنا فلما اصبح ابراهیم علیه السلام طلب المجوسی فوجده فی الخف علیه فقال له المجوسی ما اعجب امرك بالامس تطردنی والیوم تطلبنی فاخبره ابراهیم علیه السلام ان الله تعالی اوحی الی فی امرك کذا وکذا فقال المجوسی ایها الملك رب هذا رب بهذه المعاملة وانا اکفره امدد یدك اشهد ان لا الٰه الا الله وانك رسول الله کذا فی بعض کتب الموعظة وذکره ایضا الشیخ سعدی رحمة الله علیه فی بستانه وقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ان فی الصدقة خمس خصال الاولی تزید هم فی اموالهم والثانیة دواء للمرض والثالثة یرفع الله تعالی عنهم البلاء والرابعة یمرون علی الصراط کالبرق الخاطف والخامسة یدخلون الجنة بغیر حساب وعذاب صدق رسول الله قال النبی علیه السلام افضل الاعمال الصلوات الخمس وافضل الاخلاق التواضع صدق رسول الله (دقائق الاخبار)

آپنے فرمایا کہ تجکو مبارکباد دین موسیٰ ہون اور توجنت مین میرا رفیق ہو اللہ تعالیٰ اپنے اسمائے پاک کی برکت اور افضل مخلوقات (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل ہمپر جنت کا رستہ آسان کرے (یہ لطیف اور منتخب حکایت زبدۃ الواعظین مین ہی) **حکایت** حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک مجوسی آیا اور اُس نے کھانا مانگا آپنے فرمایا جبتک تو اپنے دین یعنے مجوسیت کو نچھوڑیگا مین تجکو کھانا نہین کھلا سکتا وہ بیچارہ مایوس ہوکر چلا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اُسوقت وحی اُتری کہ تم اسکو جبتک اپنا دین نچھوڑدے ایک وقت کا کھانا نہ دیسکے رات کی رات مہمان رکھ لیتے تو کیا نقصان تھا ہم ستر برس سے کھلا پلا رہے ہین حالانکہ وہ برابر کفر کر رہا ہے یہ سنکر آپنے اُسکو بڑی تلاش کے بعد پایا اور قسم دیکر اپنے ہمراہ لیگئے مجوسی نے کہا کہ آپ کی باتین کچھ عجیب وغریب ہین کل مجھے دھکے دلوادیے اور آج خود دوڑتے پھرے حضرت ابراہیم نے وحی کے مضمون کی خبر دی اُس نے کہا افسوس خدا تو مجھسے ایسا معاملہ کرے اور مین کافر بنا رہون اپنا ہات پھیلایئے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ انك رسول اللہ صدق دل سے مسلمان ہوگیا یہ حکایت ضیعت کی بعض کتابون مین ہی اور شیخ سعدی نے اپنی **بوستان** مین بھی اس کا ذکر کیا ہی پیغمبر خدا کا قول ہو کہ صدقہ دینے مین پانچ خوبیان ہین (۱) مال کی زیادتی (۲) دوا مرض (۳) بحکم الٰہی دفع بلا (۴) پلصراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گزر جانیکا وسیلہ (۵) جنت مین بلاحساب وکتاب داخل ہوجانیکا سبب (حضور کا ارشاد بالکل سچ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ پانچ وقت کی نماز سب علمون سے اور تواضع تمام اخلاق سے افضل ہے بیشک رسول خدا نے سچ فرمایا (دقائق الاخبار)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم النساء

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم مزید ترغیب فی الطاعۃ بالوعد علیہا بمرافقۃ اکرم الخلائق واعظمہم قدرا من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وبیان للذین حال منہ او من ضمیرہ قسمہم اربعۃ اقسام بحسب منازلہم فی العلم والعمل وحث کافۃ الناس علی ان لا یتاخروا عنہم وہم الانبیاء الفائزون بکمال العلم والعمل المتجاوزون حد الکمال الی درجۃ التکمیل ثم الصدیقون الذین صعدت نفوسہم تارۃ بمراقی النظر فی الحج والآیات واخری بمعارج التصفیۃ والریاضات الی اوج العرفان حتی اطلعوا علی الاشیاء واخبروا عنہا علی ما ہی علیہ ثم الشہداء الذین ادابہم الحرص علی الطاعۃ والجد فی اظہار الحق حتی بذلوا مہجہم فی اعلاء کلمۃ اللہ تعالی ثم الصالحون الذین صرفوا اعمارہم فی طاعتہ واموالہم فی مرضاتہ وحسن اولئک رفیقا فی معنی التعجب ورفیقا نصب علی التمییز او الحال ولم یجمع لانہ یقال للواحد والجمع کالصدیق او لانہ اراد وحسن کل واحد منہم رفیقا (قاضی بیضاوی)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نساء

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ الآیۃ یعنے جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت کریگا وہ اُن لوگون کے ساتھ رہیگا جنپر خدا کی مہربانی ہے۔ وہ کون۔ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بندے اس مین بہترین خلایق اور عالی درجہ لوگونکی رفاقت ومعیت کا وعدہ دیکر طاعت پر ترغیب دلائی گئی ہے مِنَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ الذین کا بیان اور اُس سے یا اس کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے اللہ تعالے نے علم وعمل مین اختلاف مدارج کے سبب نیک لوگون کی چار قسمین کردی ہین اور لوگون کو اُبھارا ہے کہ پیچھے رہکر اُنسے الگ نہو جائین (۱) انبیاء جو کمال علم وعمل کے باعث حد کمال سے تجاوز کرکے تکمیل کے درجہ تک پہنچگئے ہین (۲) صدیق جنکے نفس کبھی حجتون اور آیتون پر نظر ڈالنے اور کبھی تصفیہ باطن اور ریاضت کی سیڑہیون پر چڑہنے کے سبب اوج معرفت تک جا پہنچے ہین یہانتک کہ اُن کو تمام اشیاء کی خبر ملگئی اور اُنہین جون کی تون ہر چیز کی حقیقت بتا دیگئی (۳) شہید کہ طاعت پر حرص اور اظہار حق مین کوشش کرنا اُن کا طریق ہوگیا ہے یہانتک کہ اُنھون نے اعلائے کلمۃ اللہ مین اپنی جانین دے ڈالین (۴) نیک بندے جنہون نے اپنی عمرین طاعت مین اور اپنے مال مرضی الٰہی مین صرف کردیئے ہین وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا اور یہ لوگ بڑے اچھے رفیق ہین یہ تعجب کے معنی مین ہے اور رَفِیْقًا کا نصب یا تمیز واقع ہونے کی وجہ سے ہے یا حال ہونے کی جمع کا صیغہ اسلئے نہین لایا گیا کہ یہ واحد اور جمع دونو پر بولا جاتا ہے جیسا کہ صدیق یا اس سے یہ مراد ہے کہ ان مین کا ہر شخص سب سے اچھا رفیق ہوگا (قاضی بیضاوی)

روی عن النبی علیه السلام انه قال من صلی علی عشرا اذا اصبح وعشرا اذا امسی امنه الله تعالی من الفزع الاکبر یوم القیامة وکان مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین (زبدة الواعظین) من النبیین بیان للمنعم علیهم والتعرض لمعیة سائر الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام مع ان الکلام فی بیان حکم طاعة نبینا علیه السلام لجریان ذکرهم فی سبب النزول مع مافیه من الاشارة الی ان طاعته علیه السلام متضمنة لطاعتهم لاشتمال شریعته علی شرائعهم التی لا تتغیر بتغیر الاعصار (ابوالسعود) والصالحین الصارفین اعمارهم فی طاعته واموالهم فی مرضاته ولیس المراد بالمعیة الاتحاد فی الدرجة ولا مطلق الاشتراک فی دخول الجنة بل کونهم فیها بحیث الخ (ابوالسعود) عن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال ان هذه الآیة نزلت فی حق ثوبان مولی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وکان شدید الحب لرسول الله علیه السلام قلیل الصبر علی مفارقته فاتی النبی علیه السلام یوما وقد تغیر وجهه ونحل جسمه وعرف الحزن فی وجهه فسأله رسول الله علیه السلام عن حاله فقال یارسول الله مابی من وجع ولا مرض غیر انی اذا لم ارک استوحشت وحشة شدیدة حتی القاک

رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص صبح کو مجھپر دس بار درود بھیجتا ہے اور پھر شام کو دس بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بڑی سخت گھبراہٹ سے محفوظ رکھیگا اور وہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک بندون کے ساتھ ہوگا (زبدة الواعظین) مِنَ النَّبِیّٖنَ انعم اللہ علیہم کا بیان اور تمام انبیاء علیہم السلام کی معیت کی طرف اشارہ ہے حالانکہ بحث نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے متعلق ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آیت کی شان نزول مین تمام پیغمبرون کا تذکرہ کیا گیا تھا اور ادھر بھی اشارہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گویا تمام پیغمبرون کی اطاعت ہے کیونکہ آپکی شریعت تمام انبیاء کی شریعتون کو اس طرح حاوی ہے کہ زمانہ کے انقلاب سے کبھی متغیر نہوگی (ابوالسعود) صالحین وہ لوگ ہین جو طاعت الٰہی مین اپنی عمر اور اسکی رضاجوئی مین اپنا مال صرف کرتے ہین پیغمبرون اور صدیقون کی ہمراہی کا یہ مطلب نہین کہ مطیعون کا گروہ درجہ مین اُن کے برابر داخل جنت مین اُنکا شریک و ہمسر ہوگا بلکہ جنت جیسے وسیع مکان مین ملکر رہنا مقصود ہے (ابوالسعود) انس بن مالک سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا یہ آیت پیغمبر علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان کے حق مین نازل ہوئی ہے ثوبان آپسے ایک طرح کا عشق رکھتے تھے اور آپکی جدائی کو گوارا نہکر سکتے تھے ایکدن حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اُنکا چہرہ متغیر بدن نہایت لاغر اور چہرے سے رنج و غم ظاہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیفیت مزاج پوچھی اُنہون نے عرض کیا کہ مجھکو بیماری تو کچھ نہین مگر یہ ضرور ہے کہ جب آپکو نہین دیکھتا طبیعت بولانی لگتی ہے اور تادقت زیارت دیوانہ سا ہوجاتا ہون

فذکرت الآخرۃ فخفت ان لا اراک هناک لانی عرفت انک ترفع مع النبیین وان ادخلت الجنۃ کنت فی منزل دون منزلک وان لم ادخل فلا اراک ابدا فکیف یکون فیها حالی فنزلت هذہ الآیۃ ومن یطع اللہ والرسول الآیۃ (تفسیر) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انها قالت من احب اللہ تعالیٰ ذکرہ وثمرتہ ان یذکرہ اللہ فی رحمتہ وغفرانہ ویدخلہ الجنۃ مع انبیائہ واولیائہ ویکرمہ برؤیۃ جمالہ ومن احب النبی علیہ السلام اکثر من الصلوٰۃ علیہ وثمرتہ الوصول الی شفاعتہ وصحبتہ فی الجنۃ (کذا فی الجامع الصغیر) عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ فمن اراد ان ینال رؤیۃ النبی علیہ السلام فلیحیہ جاہد بید او علامۃ الحب الاطاعۃ فی سنتہ السنیۃ واکثار الصلوٰۃ علیہ لان النبی علیہ السلام قال من احب شیئا اکثر من ذکرہ (رواہ فی الفردوس ھق) عن عمر بن مرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ انہ قال جاء رجل من قضاعۃ الی النبی علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ارایت ان شہدت ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وصلیت الصلوات الخمس وصمت رمضان وقمت لیلۃ وادیت الزکوٰۃ فممن انا فقال النبی علیہ السلام من مات علی هذا کان مع النبیین والصدیقین والشہداء یوم القیامۃ

اسمین مجھے آخرت کا دھیان آیا اور یہ خوف ہوا کہ شاید وہان زیارت سے مشرف نہو سکون کیونکہ مین جانتا ہون آپ پیغمبرون کے ہمراہ ہون گے اگر مین جنت مین داخل بھی ہو گیا تو آپ سے الگ خدا جانے کونسے ادنے درجہ مین ہونگا اور اگر جنت نصیب نہوئی تو ابدالآباد تک دیدار سراپا انوار سے محروم رہونگا اسوقت میرا کیا حال ہوگا چنانچہ اسیوقت یہ آیت نازل ہوئی ومن یطع اللہ والرسول الآیۃ (تفسیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا سے محبت رکھے اسکو چاہیے کہ ذکر الٰہی زیادہ کیا کرے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ خدا اسکو اپنی رحمت ومغفرۃ کیساتھ یاد کرے انبیاء واولیا کیساتھ جنت مین داخل کریگا اور اپنا جمال پاک دکھا کر اسکی عزت بڑھائیگا اور جو شخص رسول کو دوست سمجھے اس سے کہدو کہ بکثرت درود پڑھا کرے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ آپکی شفاعت اور بہشت مین حضور کی معیت نصیب ہوگی (جامع صغیر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنت کا دوست رکھنے والا گویا میرا دوست ہے اور میرا دوست جنت مین میرے ساتھ رہے گا پس جو شخص حضور کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ آپ سے عشق پیدا کرے آپ کی سنت پر عمل کرنا اور بکثرت درود پڑھنا اس عشق کی علامت ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص کسیکو چاہتا ہے اس کا ذکر اکثر کیا کرتا ہے (رواہ فی الفردوس) عمر بن مرۃ الجہنی سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین بنی قضاعہ مین سے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ بتایئے اگر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہون پانچون وقت کی نماز پڑھون رمضان کے روزے رکھون راتون کو عبادت کرون زکوۃ دیتا رہون تو کن لوگون مین شمار کیا جاؤن گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسی حالت پر مر جائے گا تو قیامت کے دن پیغمبرون اور صدیقون کے ساتھ ہوگا۔

هکذا و نصب اصبعیه مالم یعق والدیه لان عاق الوالدین بعید من الرحمن (مشکوۃ الانوار) عن عائشة رضی الله عنها عن النبی علیه السلام انه قال اذا اراد الله تعالی ان یدخل المؤمنین الجنة بعث الیهم ملکا ومعه هدیة وکسوة من الجنة فاذا اراد الدخول قال لهم الملک قفوا فان معی هدیة من رب العالمین فقالوا ما تلک الهدیة فیقول الملک هی عشرة خواتیم مکتوب (فی احدها) سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین (وفی الثانی) ادخلوها بسلام امنین (وفی الثالث) اذهبت عنکم الاحزان والهموم (وفی الرابع) البسنا کم الحلل (وفی الخامس) وزوجناکم بحور عین (وفی السادس) انی جزیتهم الیوم بما صبروا انهم هم الفائزون (وفی السابع) صرتم شبابا لا تهرمون ابدا (وفی الثامن) صرتم آمنین لا تخافون ابدا (وفی التاسع) ورفیقکم الانبیاء والصدیقون والشهداء والصالحون (وفی العاشر) کنتم فی جوار الرحمن ذی العرش الکریم العظیم فیدخلون الجنة فیقولون الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور (سفینة الابرار) هق عن ابن عباس رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال من

بوڑھے دو آنکھیں ملا کر کھڑی کیں) مگر اسکے ساتھ یہ شرط ہو کہ والدین کا نافرمان نہو کیونکہ ایسا آدمی خدا کی رحمت سے دور رہتا ہو (مشکوۃ الانوار) حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی مسلمانوں کو جنت مین داخل کرنیکا ارادہ کریگا تو ایک طرف ایک فرشتے کو بھیجے گا اُسکے پاس جنت کے ہدیے اور خلعت ہونگے جب یہ لوگ جنت مین داخل ہونا چاہینگے وہ آواز سے کہیگا ابھی ذرا ٹھہر جاؤ مین خدا کی طرف سے ہدیے لایا ہون وہ کہینگے کیا۔ فرشتہ جواب دیگا کہ دس انگوٹھیان ملا کر کھڑی کین) ایک مین نقش ہو سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ (تمپر سلام کہ تم بھی طیبین جنت مین ہمیشہ ہمیشہ کیلیے داخل ہو جاؤ) دوسری مین اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ (جنت مین سلامتی کیساتھ امن سے داخل ہو جاؤ) تیسری مین اذهبت عنکم الاحزان والهموم (اپنے تمھارے سب رنج وغم دفع کردیے) چوتھی مین اَلْبَسْنَاکُمُ الْحُلَلَ (ہمنے تمہین جنت کے حلے پہنا دیے) پانچوین مین وَزَوَّجْنَاکُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ (بڑی بڑی آنکھون والی حوروں سے ہمنے تمہارے نکاح کردیے) چھٹی مین اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (ہمنے آج انکو اُنکے صبر کی جزا دی کہ وہ اپنی مراد کو پہنچگئے) ساتوین مین صرتم شبانا لا تهرمون ابدا (تم ایسے نوجوان بنگئے ہو کہ اب کبھی بوڑھے نہوگے) آٹھوین مین صرتم آمنین لا تخافون ابدا (تم امن مین آگئے ہو اب کبھی کسی بات کا خوف نہوگا) نوین مین رفیقکم الانبیاء والصدیقون والشهداء والصالحون (پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیک بندے تمہارے رفیق ہین) دسوین مین کنتم فی جوار الرحمن ذی العرش الکریم (تم اُس خدائے مہربان کی ہمسائگی مین ہو جو بہت بڑے اور بزرگ عرش کا مالک ہو) اس کے بعد لوگ جنت مین داخل ہو کر یہ کہینگے الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن الآیۃ (سب تعریف اُس خدا کے لیئے ہے جس نے ہمسے رنج وغم کو دفع کردیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بخشدینے والا اور قدردان ہے (سفینۃ الابرار) ابن عباس سے روایت ہو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری امت کے

تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد (ت) عن زيد بن طلحة عن ابيه عن جده عن النبي عليه السلام انه قال ان الدين بدأ غريبا وسيرجع غريبا فطوبى للغرباء الذين يصلحون ما افسد الناس من بعدي من سنتي الطريقة المحمدية قال مقاتل عشرة من الحيوانات يدخلون الجنة عجل ابراهيم وكبش اسمعيل وناقة صالح وحوت يونس وبقرة موسى وحمار عزير وغلة سليمان وهدهد بلقيس وكلب اصحاب الكهف وناقة محمد عليهم السلام كلهم يصبرون على صولة الكبش ثم يقضي بين العباد فلا يبقى يومئذ ملك ولا نبي مرسل ولا شهيد الا ظن ان لا ينجو لما يرى من شدة العذاب والحساب الا من عصمه الله (مشكوة الانوار) عن الحسن البصري رحمة الله عليه انه قال رايت بهرام المجمي يوما من الايام ينبش المقابر ويأخذ رؤس الموتى ويطعن بالعصا في ثقب الاذن فان نفذت عصاه من ثقب الاذن الى الثقب الاخر هي ذلك الراس وان لم تنفذ رماه ايضا وان قرت موضع الدماغ قبله ودفنه فسألته عن ذلك فقال اما الذي تنفذ فيه العصا من الاذن الى الاذن الاخرى فهو الذي سمع النصيحة والقول الحق فن حلاق في اذن وخرجا من الاذن الاخرى ولم يقرها في الدماغ ورماها خلف بها

لقوله فناقة محمد الخ وبراق محمد صلى الله عليه وسلم وليتنظر له ۱۲

بجائے کے وقت میرے طریقہ کو تھام لیگا اُسے سو شہید ونکا ثواب ملیگا (ت) زید بن طلحہ اپنے باپ سے اور یہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دین ابتدا مین بھی غریب تھا انتہا مین بھی غریب ہوجائیگا اُن غریبونکو مبارکباد جو میری اس سنت کی اصلاح کرین گے جسمین لوگون نے بگاڑ ڈال رکھا ہوگا (مطلبۃ المحمدیۃ) مقاتل کا قول ہے کہ آدمیون کے قطع نظر کے دس جانور بھی جنت مین داخل ہونگے (۱) حضرۃ ابراہیم کا بچھڑا (۲) حضرۃ اسمعیل کا دنبا (۳) حضرۃ صالح کی اونٹنی (۴) حضرۃ یونس کی مچھلی (۵) حضرت موسی کی گائے (۶) حضرۃ عزیر کا گدھا (۷) حضرۃ سلیمان کی چیونٹی (۸) بلقیس کا ہدہد (۹) اصحاب کہف کا کتا (۱۰) حضرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ یا براق یہ سب کے سب دنبے کی شکل ہوجائین گے پھر بندون کے قضیے فیصل کیے جائین گے اس وقت ہر شخص کو (خواہ بادشاہ ہو یا پیغمبر یا شہید) یہی گمان ہوگا کہ اب نجات نہین کیونکہ عذاب اور حساب کی شدۃ آنکھون سے نظر آئیگی ہان جس کو خدا ہر بلا سے محفوظ رکھیگا وہ بچا رہیگا (مشکوۃ الانوار) حسن بصری فرماتے ہین مین نے ایک وقت بہرام عجمی کو دیکھا کہ قبرین اُکھاڑتا ہے اور مُردون کے سر پکڑ پکڑ کے کان کے سوراخ مین لکڑی چبھوتا جاتا ہے اگر لکڑی اس کان مین داخل ہوکر دوسرے کان سے نکل جاتی ہے تو اس سر کو باہر پھینکدیتا ہے اور اگر بالکل ہی نہین جاتی تو بھی بلا دفنائے چھوڑ دیتا ہے اور اگر لکڑی دماغ تک پہنچکر ٹھیر جاتی ہے تو اس سر کو چومتا اور دفن کر دیتا ہے مین نے اُس سے اس کا سبب پوچھا جو یہ ہا کہ جس کے کان مین لکڑی اِدھر سے اُدھر وار پار ہوجاتی ہے وہ میرے گمان مین ایسا شخص تھا کہ جس نے نصیحت اور حق بات کو اس کان سنا اور اس کان اُڑا دیا اُسنے حق بات کو اپنے دماغ مین جگہ نہ دی اور نصیحت پر عمل نہ کیا

واما الذی لا تنفذ فیہ اصلا فھو الذین لم یسمعھما لشغلہ بمراد نفسہ وشھواتھا فذاک خزینۃ واما الذی قرت العصا فی دماغہ فھو الذی اخذ النصیحۃ والقول الحق وثبتا فی دماغہ فھو المقبول عند اللہ فاقبلہ وادفنہ (حیاۃ القلوب) رواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کما فی جامع الصغیر قال علیہ السلام قال اللہ تعالی اعددت ای ھیأت فیہ دلیل علی ان الجنۃ مخلوقۃ الآن کذا قالہ المناوی لعبادی الصالحین ای القائمین بما وجب علیھم من حق الحق والخلق مالا عین رأت ای مالا رأت العیون کلھا فان العین فی سیاق النفی تفید الاستغراق ومثلہ قولہ ولا اذن سمعت بتنوین عین واذن وروی بفتحھما ولا خطر علی قلب بشر معناہ ان اللہ تعالی ادخر فی الجنۃ من النعیم والخیرات والذات مالم یطلع علیہ احد من الخلق بطریق من الطرق کذا ذکرہ المناوی اعلم ان للعبد ثلاثۃ امور فی اصناف حسناتہ احدھا عمل قلبہ وھو التصدیق وھو یرین ولا یسمع بل یتوقف علی لسان وھو یسمع وعمل اعضائہ وھو یری فاذا اتی العبد بھذہ الاشیاء عملا صالحا یجعل اللہ لہ الجنۃ لا عین رأت ولا اذن سمعت

اور جس کے کان مین لکڑی داخل ہی نہین ہوتی اُسنے اپنے نفس کے ارادون اور بیجا خواہشون مین مصروف ہوکر گو یا حق اور نصیحت کو سنا ہی نہین اسلیے اُن مین کوئی بھلائی معلوم نہین ہوتی اور جس کے دماغ تک لکڑی پہنچکر ٹھہر جاتی ہے اُس نے گویا نصیحت اور قول حق کو سنا اور دماغ مین اُتار لیا ایسا شخص عند اللہ مقبول ہے مین اُسے بوسہ دیکر دفن کر دیتا ہون (حیاۃ القلوب) احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے نیز جامع صغیر مین ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہے اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنے مین نے اپنے اُن نیک بندون کے لئے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے رہتے تھے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھی نہ سننے والے نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گزرا اس سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور یہی قول مناوی کا ہے لفظ عین اور اُذن سیاق نفی مین واقع ہونے کے سبب مفید استغراق ہے اور بعض نے عینٌ اور اذنٌ بالتنوین کو بالفتح روایت کیا ہے مطلب حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالے نے نیک بندون کے لئے جنت مین ایسی نرالی نعمتین اور لذتین تیار کر رکھی ہین کہ بشر کسی طریقے سے اُن پر مطلع نہین ہو سکتا (کذا ذکرہ المناوی) واضح رہے کہ بندہ کے لئے تین باتین اقسام حسنات مین سے ہین (۱) دل کا فعل مثلاً تصدیق کہ اسے نہ آنکھین دیکھ سکتی ہین نہ کان سُن سکتے ہین (۲) زبان کا فعل جسے کان سُن سکتے ہین (۳) ہات پانو کا فعل یہ آنکھ سے نظر آسکتا ہے بس جبکہ بندہ اِن تینون چیزون سے نیک عمل کریگا تو اللہ تعالی اُسکے زبانی عمل کے صلے مین ایسی شے عنایت کریگا جو کسی نے کان سے نہین سنی اور ہات پانون کی نیکیون کے بدلے وہ چیز عطا کریگا

ولم یرہ مالا عین رات ولعل قلبہ مالا خطر علی قلب بشر فعلی العبد ان یواظب علی الطاعات لان اللہ لا ینقص شیئا من اجود الحسنات بل یعطی الجنۃ والدرجات (سنانیہ) روی عن حاتم الزاہدی انہ قال من ادعی حب مولاہ من غیر ورع فہو کذاب ومن ادعی دخول الجنۃ من غیر انفاق مال فہو کذاب ومن ادعی حب النبی علیہ السلام من غیر اتباع السنۃ فہو کذاب ومن ادعی حب الدرجات من غیر صحبۃ مع الفقراء والمساکین فہو کذاب (تنبیہ الغافلین) وعن سعید المجنون انہ کان یکتب فی کفہ اللہ فقال لہ السری اسقط ما تصنع یا مجنون فقال انا احب اللہ تعالی وقد کتبت اسم ربی فی قلبی حتی لا یسکنہ غیرہ وکتبتہ علی لسانی حتی لا یذکر غیرہ والآن کتبتہ علی کفی حتی انظر الیہ بعینی فیکون نظری مشغولا بہ (مشکوۃ الانوار) حکی ان سمنون تزوج بامرأۃ فی آخر عمرہ فولدت بنتا فلما بلغت ثلاث سنین وجد فی قلبہ تعلقا بہا فرای فی منامہ کان القیامۃ قد قامت ونصبت علائم کل نبی وولی ووراءہم علما رفیعا نورہ قد سد الافق فسأل عنہ فقالوا ہو علم المحبین الخالصین فرای سمنون نفسہ بینہم فجاء واحد من الملائکۃ فاخرجہ من بینہم

ہو کسی نے آنکھ سے نہین دیکھی اور قلبی اعمال کی جزا وہ شے ہو گی جس کا خطرہ کسی بشر کے دل پر نہیں گزرا اسلئے بندہ پر واجب ہی کہ ہمیشہ طاعات مین مصروف رہے کیونکہ اللہ تعالی نیکیونکی مزدوری کاٹتا نہین بلکہ جنت اور بلند مرتبے عطا فرماتا ہے (سنانیہ) حاتم زاہدی کا قول ہے کہ جو شخص بلا پرہیزگاری محبت الٰہی کا دعوے کرے وہ جھوٹا اور جو خدا کی راہ مین بغیر مال خرچ کیے جنت کا مدعی ہو وہ جھوٹا اور جو بلا اتباع سنت پیغمبر علیہ السلام کی دوستی کا دم بھرے وہ جھوٹا اور جو فقیر و مسکینون کی صحبت مین بیٹھے بغیر بلند مرتبے چاہے وہ جھوٹا (تنبیہ الغافلین) روایت ہی کہ سعید مجنون نے اپنی ہتیلی مین اللہ لکھ رکھا تھا ایک دن حضرت سری سقطی نے پوچھا کہ میان سعید مجنون تم نے یہ کیا لکھ رکھا ہے جواب دیا کہ مین خدا سے محبت رکھتا ہون مین نے اُس کا نام دل پر لکھ رکھا ہے تاکہ غیر کی گنجایش ہی نرہے زبا پر لکھ رکھا ہے تاکہ اُس کے سوا کوئی یاد ہی نہ آئے اب ہتیلی پر لکھ لیا ہے تاکہ اپنی آنکھون سے دیکھتا رہون اور میری نظر اسمین مصروف رہے (مشکوۃ الانوار) **حکایت** سمنون نے بڑھاپے مین نکاح کیا ایک لڑکی پیدا ہوئی اور جب وہ تین برس کی ہو گئی تو باپ کے دل مین محبت سی آنے لگی ایک رات خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ہر ایک نبی وولی کے لیے اونچے اونچے نورانی جھنڈے نصب کیے گئے ہین اُنھون نے کیفیت پوچھی جواب ملا کہ یہ خدا کے خالص دوستون کا جھنڈا ہے سمنون کہتے ہین کہ مین نے اپنے آپکے ان ہی خالص دوستون مین دیکھا اتنے مین ایک فرشتہ نے مجھی ان جماعت سے الگ کر دیا مینے کہا کہ یہان عجبان الٰہی کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین اور مین ان ہی مین داخل ہون مجھی کیون نکالا جاتا ہے

فقال سمنون انا محب لله تعالی وهذا علم المحبین فلم یخرجنی فقال نعم انت من المحبین لله تعالی فلما احلت محبتك لولدك فی قلبك محونا اسمك من المحبین لله تعالی فبکی سمنون وتضرع فی نومه فقال الهی ان کان الولد فانعالی عنك فارفعه عنی حتی اقرب الیك بلطفك وکرمك فسمع صائحا یقول ولولده فانتبه فقال ماهذه الصیحة قالوا ان بنتك سقطت من السطح فماتت فقال الحمد لله الذی اذهب المانع عنی (مشکوۃ الانوار) وعن ذی النون المصری انه قال رایت رجلا فی الهواء جالسا متربعا وهو یقول الله فقلت من انت قال انا عبد من عباد الله فقلت بم وجدت هذه الکرامة قال ترکت هوای لهواه فاجلسنی الله تعالی علی الهواء وکذا روی عن سمنون المجنون انه کان مشهورا بمحبة مولاه وکانوا یسمونه سمنون المجنون وسماه الخواص سمنون المحب وهو بنفسه سمنون الکذاب فارتقی یوما علی المنبر لیعظ الناس فلم یلتفتوا الی قوله فترک الناس والتفت الی قنادیل المسجد فقال اسمعوا انتم یا قنادیل خبرا عجیبا عن لسان سمنون فرأوا ان القنادیل قد دخلوا فی الرقص وتقطعوا وتساقطوا لتاثیر کلام المجنون (کذا فی زبدة الواعظین) فالحاصل ان الاطاعة لله تعالی ولرسوله سبب لمرافقة النبیین والاولیاء والصالحین عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه انه قال جاء رجل الی النبی علیه السلام فقال یارسول الله کیف تقول فی رجل

اس نے کہا ہاں تم خدا کے دوستوں مین ضرور شامل تھے لیکن جب سے بچہ کی محبت دل مین آگئی ہے تمھارا نام مہمان الٰہی کے دفتر سے کاٹ دیا گیا ہے سمنون یہ دیکھکر نہایت عاجزی کے ساتھ خواب ہی مین رویے اور یہ کہا کہ الٰہی اگر بچہ تیری محبت سے روکتا ہے تو اُسے اٹھالے تاکہ مین تیرے لطف وکرم سے تیرا مقرب بندہ بنجاؤن اتنے مین رونے پیٹنے کی آواز سنکر انکی آنکھ کھل گئی اور اس کا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ آپکی لڑکی کوٹھے سے گر کر مرگئی فرمایا الحمد للہ اُس نے ایسی چیز کو جو مانع تقرب تھی مجھسے دور کردیا (مشکوۃ الانوار) ذوالنون مصری کہتے ہین مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین سے اڑا اور اُدھر ہین پہنچکر چار زانون ہوکے بیٹھ گیا مینے پوچھا کہ تو کون ہے اُس نے کہا خدا کا ادنے بندہ مینے عرض کیا کہ تمہین یہ کرامت کیونکر حاصل ہوئی اُسنے کہا مینے خدا کی محبت مین اپنی ہوا وہوس کو چھوڑ دیا تھا خدا نے مجھے اُدھر ہوا پر بٹھادیا اسی طرح یہ روایت ہے کہ سمنون مشہور عاشق الٰہی تھے ان کو عام لوگ سمنون المجنون اور خواص سمنون المحب اور یہ خود اپنے آپ کو سمنون الکذاب کہا کرتے تھے ایک دن لوگون کو وعظ سنانے کے لئے ممبر پر چڑھے مگر سامعین متوجہ نہوئے اُنھون نے سب کو چھوڑکر مسجد کی قندیلون کو مخاطب بنایا اور یہ کہا کہ اے قندیلو سمنون کی زبان سے ایک عجیب بات سنلو یہ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ لوگون نے دیکھا سمنون کے کلام کی تاثیر سے تمام قندیلین وجد کرنے لگین اور ٹوٹ بچھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑین (زبدۃ الواعظین) حاصل کلام یہ ہے کہ خدا اور رسول کی اطاعت انبیاء اولیاء وصالحین کی رفاقت ومعیت کا ذریعہ ہے۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ اس آدمی کے

احب قوما یلحق بھم قال علیہ السلام المرء مع من احب کذا فی المصابیح فمن احب اللہ تعالی اکثر ذکرہ فثمرتہ ان یذکرہ اللہ تعالی برحمتہ وغفرانہ ویدخلہ الجنۃ مع انبیائہ واولیائہ ویکرمہ برؤیۃ جمالہ ومن احب النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اکثر الصلوۃ علیہ فثمرتہ الوصول الی شفاعتہ وصحبتہ فی الجنۃ رسائیۃ)

سورۃ النساء بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا او ردوھا) الجمھور علی انہ فی السلام ویدل علی وجوب الجواب اما باحسن منہ وھو ان یزید علیہ ورحمۃ اللہ فان قالہ المسلم زاد وبرکاتہ وھی النھایۃ واما یرد مثلہ ماروی ان رجلا قال لرسول اللہ علیہ السلام السلام علیک فقال وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقال الاخر السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام وعلیک فقال الرجل نقصتنی فاین ما قال اللہ تعالی فی ھذہ الایۃ فقال علیہ السلام انک لم تترک لی فضلا فرددت علیک مثل ذلک لاستیفاء اقسام المطالب السلامۃ من المفاسد وحصول المنافع

بارہ مین کیا فرماتے ہین جو کسی قوم کو دوست رکھتا ہو کیا وہ اُسی کے ہمراہ رہیگا آپنے جواب مین ارشاد فرمایا کہ آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ دوست رکھے (کذا فی المصابیح) نتیجہ یہ ہے کہ جو اللہ کو دوست رکھے وہ ذکر الٰہی زیادہ کیا کرے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ خدا اسکو اپنی رحمت اور مغفرت کے ساتھ یاد کرے گا اور انبیا و اولیا کے ہمراہ جنت مین داخل کریگا اور اپنا جمال پاک دکھا کر اس کی عزت بڑہائیگا اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھے وہ بکثرت درود پڑہا کرے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آپکی شفاعت اور جنت مین ہمراہی نصیب ہوگی

سورہ النساء بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ الآیۃ (یعنے جب کوئی کسی طرح کی دعا سے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا اسی کو پلٹ دو) جمہور کا قول ہے کہ یہ آیت سلام کے بارہ مین ہے اور اسپر دلالت کرتی ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے اچھا جواب یہ ہے کہ وعلیکم السلام پر ورحمۃ اللہ زیادہ کرے اور اگر سلام کرنے والا ورحمۃ اللہ بھی کہے تو جواب دینے والا اُسپر وبرکاتہ بڑہادے اور یہ انتہا جواب ہے اور مطلق جواب یہ ہے کہ حضرت وعلیکم السلام کہدے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوکر کہا السلام علیک آپنے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر دوسرے شخص نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے فرمایا وعلیک اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالی کا تو یہ ارشاد ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ الآیۃ پھر آپنے مجھے مختصر سے لفظ مین جواب کیون دیا، رسول خدا نے فرمایا کہ تونے کوئی فضیلت باقی نہین چھوڑی تھی اسلیے مینے وعلیک کہکر گویا اُنہی الفاظ کو پلٹ دیا ہے۔ سلام کی فضیلت اسلیے ہے کہ یہ مفاسد سے سلامتی اور حصول منافع

وثباتها ومنه قيل وللمزيد بين ان يحي المسلم بعض التحية وبين ان يحي بتمامها وهذا الوجوب على الكفاية وحيث السلام مشروع فليشرع في الخطبة وقراءة القرآن وفي الحمام وعند قضاء الحاجة ونحوها ان الله كان على كل شئ حسيبا يحاسبكم على التحية وغيرها (قاضي) روى عن سعيد عن النبي عليه السلام انه قال لا يجلس قوم مجلسا لا يصلون فيه الا كان عليهم حسرة وان دخلوا الجنة (ايرون من الثواب (شفاء شريف) وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال السلام اسم من اسماء الله تعالى فنشره بينكم فان السلام يمر على المسلم وهو على طريق فيقف عليه الملائكة سبعين مرة فان لم يرد عليه رد عليه من هو خير منه وارفع منه سبعين مرة وكان ابو مسلم الخولاني رحمة الله عليه يمر على قوم فلا يسلم عليهم ويقول لا يعنيني من السلام عليهم الا اني اخشى ان لا يردوا علي فتلعنهم الملائكة (من بحر العلوم) وذكر في بستان العارفين اذا مر رجل بقوم فسلموا عليهم فاذا سلمتم عليهم وجب عليهم الرد وقال يسلم الماشي على القاعد والصغير على الكبير والراكب على الماشي والراكب القليل على راكب الحمار

اور ثبات فوائد وغیرہ بہت سے مفید مطالب کا جامع کلمہ ہے آیۃ مین لفظ او استباکی تردید کیلئے ہے کہ مسلمان جواب مین خواہ تحیہ کے بعض لفظ کہے خواہ پورا تحیہ ادا کرے جواب سلام کا واجب بطریق کفایہ ہے اور اسی موقع پر واجب ہوتا ہے جہان سلام ضرور مشروع ہو اسلیے خطبہ اور قرآۃ قرآن کی حالتین اور حمام مین اور قضائے حاجۃ وغیرہ کے وقت جواب نہ دینا چاہیے ان اللہ کان علی کل شئ حسیبا یعنے اللہ تعالی ہر شے کا حساب لینے والا ہے وہ تمسے تحیہ وغیرہ کی بابت محاسبہ کریگا (بیناوی) سعید نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو قوم مجلس بناکر بیٹھے اور محمد پر درود نہ بھیجے قیامت کے دن اسپر حسرت چھائی ہوئی ہوگی خواہ وہ جنتی ہی کیون نہو کیونکہ وہ درود بھیجنے والونکو بہت بڑا ثواب ملتا دیکھین گے (شفا شریف) عبد اللہ بن مسعود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا سلام اللہ کے ناموں مین سے ایک نام ہے اسکو آپسمین رواج دو ایک روایت مین ہے کہ جب مسلمان مسلمان سے سلام علیک کرتا ہے اور یہ اسکا جواب دیدیتا ہے تو اس جواب دینے والے پر فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہین اور اگر یہ جواب نہین دیتا تو کراماً کاتبین دے لیتے ہین اور اسپر ستر مرتبہ لعنت بھیجتے ہین ابو مسلم خولانی کسی محفل مین جاکر سلام نہین کیا کرتے تھے انکا قول تھا کہ مجھے سلام کرنے سے عرف ہیبت کا خوف مانع آجاتا ہے کہ کہین ایسا نہو لوگ میرے سلام کا جواب نہ دین اور فرشتے اُنپر لعنت بھیجتے رہین (بحر العلوم) بستان العارفین مین مذکور ہے کہ لوگو جب تم کسی قوم پر گزرا کرو تو سلام کیا کرو تمنے جہان سلام کیا اُنپر جواب واجب ہوگیا اور یہ بھی ہے کہ چلنے والا بیٹھے ہوئے سے چھوٹا بڑے سے سوار پیدل سے گھوڑے کا سوار گدھے کے سوار سے پہلے سلام کرے

و یسلم الذی یاتیک من خلفک ویسمع الرد جوابہ لانہ اذا لم یسمع لم یکن جوابا و یسلم علی اھل بیتہ حین یدخلہ فان دخل بیتا لیس فیہ احد فلیقل السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین فان الملائکۃ یردون سلامہ فتحصل تلک البرکۃ ازید واتر واختلف العلماء فی التسلیم علی الصبیان فقال بعضھم یسلم علیھم وقال بعضھم لا یسلم علیھم وقال بعضھم التسلیم افضل من ترکہ وبہ ناخذ وفی (زبدۃ المسائل) ان قال رجل السلام علیک یا زید فرد علیہ عمرو لا یسقط عن زید وفی روضۃ العلماء اذا استقبل واحد نوا حد اختلف الفقہاء قال بعضھم یسلم الذی جاء من المصر علی الذی جاء من القریۃ لانہ جاء من الزمان فیسلم علی الذی جاء من القریۃ لیکون اخبارا عن سلامۃ حال المصر وقال بعضھم یسلم الذی جاء من القریۃ علی الذی جاء من المصر لان الذی من جاء من المصر جاء من افضل المواضع وکفی بھذا ھادیا ان کنت من القانع وانشر بین الناس ضیاء لطالع ولکن یخوف العلماء بالسیف اللامع (شرح) وقال علیہ السلام من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب قیل ان الابتداء بالسلام قبل الکلام او الحاجۃ سنۃ مستحبۃ لیس بواجب

اور جو پس پشت سے آئے اُسے پہلے سلام کرنا چاہیئے جواب دینے والے پر واجب ہو کہ ذرا آواز سے جواب دے کیونکہ اگر سلام کرنے والے تک آواز نہ گئی تو یہ جواب فی الواقع جواب نہو گا اور گھر میں داخل ہونے کے وقت گھر والوں کو سلام کرے لیکن اگر اس گھر میں کوئی نہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ملائکہ اس سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس سے بہت بڑی برکت حاصل ہوتی ہے لڑکوں سے سلام کرنے میں علماء کا اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کرے بعض کہتے ہیں نکرے اور بعض کا قول ہے کہ نکرنے سے کرنا اچھا ہے ہمارا عمل اسی پر ہے (زبدۃ المسائل) اگر کسی نے یہ کہا کہ اے زید سلام علیک اسکے جواب میں عمرو نے کہا وعلیک السلام تو زید کے ذمہ سے جواب ساقط نہو گا (روضۃ العلماء) میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کسیکا استقبال کرے تو ابتدائے سلام کدھر سے ہو اسمیں فقہاء کا اختلاف ہو بعض کا قول ہو کہ شہر سے آنے والا گانو کے آنے والے سے سلام کرے کیونکہ شہر والا امن کی جگہ سے آیا ہے اسلیے اُسکا گانو والے کو سلام کرنا گویا شہر والوں کے حال کی سلامتی سے آگاہی دینی ہو اور بعض کا قول ہے کہ گانو والا سلام کرے کیونکہ شہر والا فضیلت کی جگہ سے آیا ہے۔ شہر بہ نسبت گانو کے بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر تو قانع ہے تو ہدایت کے لئے اسیقدر بیان کافی ہے۔ دیکھنے والے کے لئے جہان میں روشنی پھیلا اور علماء کی چمکتی ہوئی تلوار سے ڈر تارہ (شرح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جو شخص میرے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھدیتا ہے تو جبتک یہ تحریر باقی رہتی ہو فرشتے اُسپر رحمت بھیجتے رہتے ہیں علماء کا قول ہے کہ کلام یا اظہار مدعا سے پہلے سلام کرنا سنت یا مستحب ہے واجب نہیں

واستماعہ مستحب بل واجب علی الصحیح وھو سنۃ علی الکفایۃ وردہ فرض کفایۃ فان کانوا جماعۃ فسلم واحد منھم کفی عن جمیعھم وسلامہم افضل واکمل وکذا ردہ واجب بحیث لو لم یسمعہ لم یسقط عنہ ھذا الفرض حتی قیل لو کان المسلم علیہ اصم یجب علی الراد ان یحرک شفتیہ بحیث لو لم یکن اصم لسمعہ انتہی وقیل اذا قال الرجل السلام علیک بالافراد فقل وعلیکم السلام بالجمع لان المؤمن لا یکون وحدہ بل معہ الملک فلا ینبغی ان یقول المسلم علیک بالافراد لانہ اذا قال ذلک فقد حرم الملائکۃ وحرم نفسہ من جواب الملائکۃ وان کانوا مستغنین عن تسلیمنا فلست بمستغن عن جوابھم بالرحمۃ واما صفۃ الرد فادناہ وافضل ان یقول وعلیکم السلام بالواو ولو حذفھا جاز وکان تارکا للافضل ومن ارادان یسلم ان شاء یسلم بالتعریف وان شاء بالتنکیر واما فی سلام الصلوۃ فالتعریف ویشترط ان یکون الرد علی الفور فان اخرہ شیئا ولم یعد جوابا وکان آثما بترک الرد لان فی ترکہ اھانۃ للمسلم ولو اتی سلام من غائب مع رسولہ او فی ورقۃ وجب الرد علی الفور والسلام علی اھل البدعۃ والکفر واللعب اختلف العلماء فی رد السلام علی الکفار وابتدائھم بہ فذھبنا فی تحریر ابتدائھم وجوب ردہ علیھم بان یقول علیک بلاواو وعلیک مثلہ فقط ورد

مگر سلام کا سننا مستحب بلکہ صحیح مذہب کے مطابق واجب یا سنت علی الکفایہ اور جواب دینا فرض علی الکفایہ ہے اگر ایک جماعت میں سے صرف ایک شخص نے سلام کیا تو سب کی طرف سے کافی ہوگا اگرچہ افضل اور اولی یہ ہے کہ ساری جماعت سلام کرے اور اسی طرح جواب دینا واجب ہے اور یہ وجوب سلام کے نہ سننے سے بھی ساقط نہیں ہوتا یہانتک کہ اگر کسی نے بہرے آدمی کو سلام کیا تو اس پر واجب ہے کہ اپنے ہونٹ ہلا کر سلام کرنے والے کو جتادے کہ اگر میں بہرا نہ ہوتا تو سنکر جواب دیتا (انتہی) علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی السلام علیک (ضمیر واحد کے ساتھ) کہے تو تم وعلیکم السلام (ضمیر جمع کے ساتھ) جواب دو کیونکہ مسلمان تنہا نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں تو مسلمانکو السلام علیک (ضمیر واحد کے ساتھ) کہنا لایق نہیں اسلیے کہ جسنے ضمیر واحد کے ساتھ کہا اس نے فرشتوں کو سلام سے اور اپنے نفس کو فرشتوں کے جواب سے محروم رکھا یہ مانا کہ فرشتے ہمارے سلام سے بے پرواہ ہیں مگر ہم تو ان کے جواب رحمت سے بے پروا نہیں ہوسکتے جواب دیتے وقت افضل یہ ہے کہ وعلیکم السلام (بالواؤ) کہے اگرچہ حذف بھی جائز ہے لیکن ترک اولی ہے سلام کرنے والے کو اختیار ہے خواہ السلام علیکم (معرف کے ساتھ) کہے یا سلام علیکم (نکرہ کے ساتھ) لیکن نماز کے سلام میں معرفہ شرط ہے سلام کا جواب فی الفور دینا چاہیے اور اگر ذرا ٹھیر کر دیا تو یہ جواب جواب نہوگا اور یہ شخص گنہگار ہوجائے گا کیونکہ سلام کا جواب نہ دینا مسلمان کی اہانت ہے اور اگر خط میں یا قاصد کی زبانی کسی غائب کا سلام آیا تو فوراً جواب دینا واجب ہے اور بیعقلوں کافروں کھیل میں مشغول ہونے والوں سے سلام نکرے کافروں کے سلام کا جواب دینے اور انمیں ابتدائے سلام کرنے میں علما کا اختلاف ہے ہمارے مذہب میں انمیں سلام کرنا حرام اور اُن کے سلام کا جواب دینا واجب ہے جواب میں صرف علیک بلاواؤ کہے اگرچہ وعلیک بھی جائز ہے

دلیلنا فی عدم الابتداء قولہ علیہ السلام لا تبتدوا الیہود والنصاری بالسلام واذا لقیتم احدھم فی الطریق فاضطروہ الی ضیقہ لان الابتداء بالسلام اعزاز ظہر ولا یجوز الاعزاز للکفار وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال علیہ السلام لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ایمانا کاملا ولا تؤمنون حتی تحابوا الا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم وابو داود وفیہ الحث العظیم علی افشاء السلام وبذلہ للمسلمین کلہم من عرفت ومن لم یعرف انتہی قال فی التاتارخانیۃ ویکرہ تعلیم غیر القرآن بجہر المقرئین جوابہ لکونہ قادرا علی تحصیل فضیلۃ القرآن ورد السلام وعلی مستمع القرآن وکذلک عند مذاکرۃ العلم وبسلم علی من یقرء القرآن کما یکرہ التعلیم وان سلم فلہ اثم وکذا عند الاذان والاقامۃ والصحیح انہ لا یرد السلام ایضا وفی الملتقط وان کان بالاخفاء انتہی وروی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال خدمت رسول اللہ عشر سنین فلم یقل لی لشیء فعلتہ لم فعلت ولا لشیء لم تفعلہ لم تفعلہ وقال یا انس ان اللہ اوصیت بوصیۃ فاحفظہا اکثر الصلوٰۃ فی اللیل تجد اللہ حفظا واذا دخلت علی اھلک فسلم علیہم یزد اللہ فی برکاتک واذا استطعت ان لا یأوی الی فراشک احد الا علی طہارۃ فافعل فان ملک

کنارکو ابتداء سلام نکرنیکے متعلق ہماری دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہی کہ یہود و نصاریٰ سے ابتداء سلام نہ کیا کرو اور اگر ان میں کوئی راستہ میں مجبور کرے تو اُسے ایک طرف ہو جانے پر مجبور کیا کرو کیونکہ ابتدائے سلام اعزاز ہی اور کافر اس اعزاز کا مستحق نہیں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا لوگو جبتک تم کامل مومن نہ بنجاؤ گے جنت میں نجا سکو گے اور جبتک باہم محبت نہ کرو گے کامل مومن نہ بن سکو گے آؤ میں تمکو ایک ایسی چیز بتاؤں کہ اُسپر عمل کرنے سے تم میں باہم محبت پیدا ہو جائیگی وہ یہ کہ باہم سلام کو رواج دو (مسلم ابوداؤد) اسمیں افشاء سلام کی ترغیب اور ہر مسلمان کو سلام کرنیکی ہدایت ہی خواہ جان پہچان ہو یا نہو (انتہی) تاتارخانیہ میں ہے کہ آواز سے قرآن پڑھتے یا سنتے وقت سلام کرنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر کوئی اور سلام کرے تو جواب دینا درست ہی کیونکہ یہ شخص دونوں فضیلتیں (قرآن اور جواب سلام) حاصل کرنے پر قادر ہے اسی طرح علم دین کی درس تدریس کے وقت اُن لوگوں سے جو مشغول درس ہیں سلام نکرے اگر کریگا تو گنہگار ہوگا یہی حکم اذان اور تکبیر کے وقت کا ہی اور صحیح یہ ہی کہ ان موقعوں پر جواب بھی نہ دے اگر کہیگا تو کیسے ساتھ کیوں نہو (انتہی) انس بن مالک سے روایت ہی کہ میں دس برس تک رسول اللہ کی خدمت میں رہا اپنے میرے کسی کام پر کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تونے یہ کیوں کیا اور کبھی بجا کام دیکھکر یہ نہیں فرمایا کہ تونے یہ کیوں نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ اے انس میں تجکو ایک وصیت کرتا ہوں اُسے یاد رکھنا اُنکو مجھپر درود زیادہ بھیجا کر فرشتے تیرے دوست بنجائیں گے گھر میں جاتے وقت سلام کیا کر اللہ تعالیٰ تجکو برکت دیگا اور حتی الامکان اپنے بستر پر پاک صاف باوضو لیٹا کر اسحالتمیں اگر تو مر گیا تو شہید ہو کر مریگا

مت مت شهیدا واذا خرجت من عند اهلك فسلم علی من لقیت یزداد حسناتك وتوقیر المسلمین وارحم صغیرهم اکن انا وانت فی الجنة کهاتین وشبك بین السبابة والوسطی واعلم یا انس ان الله یرضی عن العبد بالکلمة یاکلها فیحمد الله علیها والشربة من ماء یشربها فیحمد الله تعالی الحدیث وعن ابن سلام رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة وروی عن رسول الله انه قال ان فی الجنة غرفا من الوان کلها یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها هیأها الله تعالی لمن الین الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی باللیل والناس نیام قلنا ومن یطیق ذلک یا رسول الله قال سأخبرکم عن ذلک من لقی اخاه وسلم علیه فقد افشی السلام ومن اطعم اهله وعیاله من الطعام حتی یشبعهم فقد اطعم الطعام ومن صام رمضان وستا من شوال فقد ادام الصیام ومن صلی العشاء الاخیرة والغداة ای الفجر مع جماعة فقد صلی باللیل والناس نیام وهم الیهود والنصاری والمجوس کما صرح به الامام

اور جب تو گھر سے چلے تو راستہ مین ملنے والون سے سلام کیا کر خدا تیری نیکیان بڑہا دیگا بڑے بوڑہے مسلمانون کی توقیر اور چہوٹون پر رحم کیا کر مین اور تو جنت مین اس طرح اکٹھے ہوکر رہینگے (اسوقت رسول خدا نے کلمے اور بیچ کی انگلی کو ملایا) اے انس تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالی اُس بندہ سے رضامند ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاکے اور اُسکا شکر ادا کرے ایک گھونٹ پانی پیے اور شکرانہ بھیجے (الحدیث) ابن سلام کہتے ہین مین نے رسول خدا سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے لوگو سلام کا رواج دو بھوکون کو کھلاؤ اور جبکہ لوگ پڑے سوتے ہون راتون کو نماز پڑہو جنت مین داخل ہوجاؤ گے نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جنت مین رنگ برنگ کے بالاخانے ہین اور صفائی کے باعث اُنکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اُنمین ایسی انوکھی نعمتین مہیا ہین کہ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کان نے سنین اور نہ کسی بشر کے دل مین اُنکا خطرہ گزرا لوگون نے عرض کیا کہ وہ بالاخانے کسکے لیے ہین فرمایا اُسکے لیے جو سلام کو رواج دے بھوکون کو کھانا کھلائے ہمیشہ روزے رکھے اور جبکہ لوگ پڑے سوتے ہون راتون کو نماز پڑہے ہمنے التماس کیا کہ حضور ان اعمال کے بجا لانے کی طاقت کون رکھتا ہے فرمایا تکو بتائے دیتا ہون جس نے اپنے بھائی مسلمان سے ملکر سلام کیا اُس نے گویا سلام کو رواج دیا اور جس نے اپنے اہل وعیال کو پیٹ بھر کر کھلایا اُس نے گویا محتاجون کو کھانا دیا اور جس نے پورے رمضان اور چہ شوال کے روزے رکھ لیے اُس نے گویا بارہ مہینے روزے رکھے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھ لی اُس نے گویا ساری رات عبادت کی جبکہ لوگ پڑے سوتے تھے (حسب تصریح امام

الاندلسی رحمه الله انتهی ویکره السلام عند سماع رواية الحديث وعند الاذان وعند الاقامة اذا كان القوم مشغولين بثناء الاذان والاقامة والمسلم يأثم ولكن يرد جوابه وعلى من كان فى الخلاء فعند ابى حنيفة رحمة الله عليه يرده بقلبه لا بلسانه وقال ابو يوسف لا يرده مطلقا وعند محمد يرده بعد الفراغ من الحاجة وعلى المصلى والمسلم يأثم ولا يرد جوابه وعلى السائل وان سلم السائل فلا يجب رده وعلى القاضى فى المحكمة ولا يجب الرد عليه وعلى استاذه عند الدرس ولو سلم لا يجب رده وعلى لاعب الشطرنج وعلى لاعب النرد وغيره وعلى المبتدعة وعلى الملاحدة وعلى الزنادقة وعلى المضحك وعلى قارئ القصة الكاذبة وعلى اهل اللغو وعلى اهل السب وعلى اهل الهجو وعلى القاعد على رؤس الطريق لينظر الى المرأة الحسناء او الى الامرد الصبيح وعلى العريان سواء كان فى الحمام او غيره وعلى المماذر وعلى الكذاب وعلى من يسب الناس وعلى المشتغل فى السوق وعلى آكل الطعام فى السوق او على الدكان والناس ينظرون وعلى المغنى وعلى مطير الحمام وعلى الكافر قاله ابن كمال باشا يسر الله له ماشا فى شرح الحديث السلام قبل الكلام وقال النبى عليه السلام

اندلسی سونے والون سے یہ (نصاریٰ مراد ہین انتہے) حدیث کی روایت اور اذان واقامت کے وقت سلام کرنا مکروہ ہی بشرطیکہ لوگ اذان واقامت کے کلمات دُہرانے مین مصروف ہون اسوقت سلام کرنیوالا گنہگار ہوگا لیکن ان لوگون کو جواب دینا درست ہی اسی طرح پاخانہ مین بیٹھنے والے سے سلام نکرنا چاہیے پھر اگر کسی نے کرلیا تو ابوحنیفہ کے نزدیک زبان سے نہین بلکہ دل سے جواب دے ابو یوسف کا قول ہے کہ مطلق جواب نہ دے امام محمد کہتے ہین کہ فراغت کے بعد جواب دینا لازم ہے علی ہذا القیاس مسلمان کسی ایسے شخص کو جو نماز پڑھ رہا ہے سلام کریگا تو گنہگار ہوتا ہے اسکے ذمہ اس کا جواب لازم نہین۔ اسی طرح بھیک مانگنے والے کو سلام نکرے اور اگر وہ کرلے تو جواب واجب نہین ہوتا دار العدالۃ مین قاضی کو اور پڑھاتے وقت استاد کو سلام نکرنا چاہیے اور اگر کسی نے کرلیا تو اپنے جواب لازم نہین شطرنج چوسر وغیرہ کھیلنے والے۔ بدعتی۔ ملحد۔ مرتد۔ لقین کرکے ہنسانے والے۔ داستان گو۔ لغو کام کرنے والے صحابہ کو برا کہنے والے۔ لوگون کی ہجو کرنے والے۔ عورتون یا خوبصورت لونڈون کو تاکنے کیلئے شارع عام پر بیٹھنے والے حمام وغیرہ مین غیرون کے سامنے ننگا ہوجانے والے ہنسی مذاق کرنے والے جھوٹے۔ لوگون کو گالیان دینے والے بازاری خرید فروخت مین مصروف ہونے والے۔ لوگون کے سامنے بازار یا دکان مین کھانے والے۔ گانے بجانے والے۔ کبوتر باز۔ اور کافر کو سلام کرنا جائز نہین (چنانچہ شرح حدیث السلام قبل الکلام مین ابن کمال باشا نے یہی تصریح کی ہے) پیغمبر خدا کا قول ہے

من تکلم قبل السلام فلا تجیبوہ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان ابلیس علیہ اللعنۃ یبکی عند سلام المؤمن ویقول واویلاہ لا یفترق ھذان المؤمنان حتی یغفر لھما الحدیث قال وتحیۃ النصاری وضع الید علی الفم وتحیۃ الھود الاشارۃ بالاصبع وتحیۃ المجوس الانحناء وتحیۃ العرب حیاک اللہ وتحیۃ المسلمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وھی اشرف التحیات من المنقولات وعن عمران بن الحصین رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا جاء الی النبی علیہ السلام فقال السلام علیکم فرد علیہ فقال لہ عشر حسنات ودخل آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرد علیہ فقال لہ ثلاثون حسنۃ ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فرد علیہ فقال لہ اربعون حسنۃ (کذا فی مشکوۃ المصابیح)

سورۃ المائدۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(الیوم اکملت لکم دینکم) بالنصر والاظہار علی الادیان کلھا او بالتنصیص علی قواعد العقائد والتوفیق علی اصول الشرائع وقوانین الاجتہاد (واتممت علیکم نعمتی) بالھدایۃ والتوفیق او باکمال الدین او بفتح مکۃ وھدم منار الجاھلیۃ (ورضیت لکم الاسلام) اختارتہ لکم (دینا) من بین الادیان وھو الذی عند اللہ لا غیر (قاضی بیضاوی)

کہ جو سلام سے پہلے کلام کرے اُسے جواب نہ دو ابن عباس سے روایت ہی کہ جب سلمان سے مسلمان سلام کرتا ہے تو شیطان رو کر یہ کہتا ہے۔ صدحیف یہ دونوں شخص جدا ہونے سے پہلے بخشدیے جائینگے محققین کا قول ہی کہ منہ پر ہات رکھ لینا نصاری کا انگلی سے اشارہ کرنا یہود کا جھک جانا مجوس کا اور لفظ حیاک اللہ (خدا تجھے زندہ رکھے) عرب کا سلام ہے اور مسلمانوں کا تحیۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہی جو ان تمام تحیون سے افضل ہے عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی خدمت مین ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا السلام علیکم آپنے جواب دے کر فرمایا کہ تیرے لئے دس نیکیان ہین پھر دوسرے نے آکر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپنے جواب دیکر فرمایا تیرے لئے بیس نیکیان ہین پھر تیسرے نے حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے جواب دیکر فرمایا کہ تیرے لئے تیس نیکیان ہین پھر چوتھے نے اس طرح سلام کیا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپنے جواب ارشاد کیا کہ تیرے لئے چالیس نیکیان ہین (مشکوۃ المصابیح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ یعنے تمہاری مدد اور تمہارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے یا قواعد عقائد کی تصریح اور اصول شریعت وقوانین اجتہاد کی توفیق دینے کے باعث آج مینے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور مین نے ہدایت وتوفیق یا تکمیل دین یا فتح مکہ اور کفر کی بنیاد ڈھانے کے سبب تمپر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمام دینون مین سے دین اسلام کو تمہارے لئے منتخب کر لیا ہے کیونکہ دین خدا کے نزدیک اسلام ہی کا نام ہے (قاضی بیضاوی)

وروی عن النبی علیہ السلام انہ قال قال لی جبرائیل یا محمد ان اللہ تعالی خلق بحرا من وراء جبل قاف وفی البحر سمک یصلی علیک فمن اخذ منہ سمکۃ یبست یداہ وتقصیر السمکۃ من جملۃ الاعجاز ھذا اشارۃ الی ان العبد اذا صلی علی محمد وصلی الصلوات الخمس بالجماعۃ ینجو من ایدی الزبانیۃ ومن عذاب النار روی انہ لما نزلت ھذہ الآیۃ بکی عمر رضی اللہ عنہ فقال لہ النبی علیہ السلام ما یبکیک یا عمر قال ابکانی انا کنا فی زیادۃ من دیننا فاذا اکمل فاتہ لا یکمل شیء الا ینقص فقال علیہ السلام صدقت (ابو السعود) قولہ الیوم اللام للعھد والمراد الزمان الحاضر وما یتصل بہ من الازمنۃ الماضیۃ والآتیۃ وقد روی ان ھذہ الآیۃ نزلت بعد عصر یوم الجمعۃ بعرفات فی حجۃ الوداع والنبی علیہ السلام واقف بعرفۃ علی الابل ولم ینزل بعدھا شیء من الفرائض فحین نزلت لم یطق النبی علیہ السلام احتمال معانیھا فاتکأ علی ناقتہ فبرکت الناقۃ فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال یا محمد قد تم الیوم امر دینکم وانقطع ما امرک ربک وما نھاک فاجمع اصحابک واخبرھم بانی

پیغمبر ندا سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا جبرئیل مجھسے کہہ گئے ہین کہ اللہ تعالے نے کوہ قاف کے پرے ایک دریا اور دریا مین ایسی مچھلیان پیدا کی ہین جو آپ پر درود بھیجتی ہین جو شخص اس دریا کی مچھلی پکڑ لیتا ہے اُسکے دونون ہاتھ سوکھ جاتے ہین اور مچھلی فوراً پتھر کا ٹکڑا بنجاتی ہے اسمین اِدھر اشارہ ہے کہ جو پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجتا اور پانچ وقت کی نماز جماعت سے ادا کرتا ہے وہ عذاب کے فرشتون اور دوزخ کی آنچ سے نجات پاجائیگا۔ روایت ہو کہ جب یہ آیت اُتری حضرت عمرؓ بہت روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رونے کا سبب پوچھا حضرت عمر نے عرض کیا کہ کامل ہونیسے پہلے ہم اپنے دین مین ترقی کرتے جاتے تھے اب دین کے کامل ہونیسے مجھے اسلیے رنج ہوا کہ کامل ہونے کے بعد ہر چیز ناقص ہونی شروع ہوجاتی ہے (ہر کمالے را زوالے) آپنے فرمایا کہ تیرا خیال درست ہو (ابو السعود) الیوم مین لام عہد کا ہے اور اس سے زمانۂ حاضر اور اُس سے متصل زمانہ ماضی و مستقبل مراد ہے۔ روایت ہو کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات مین جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات مین اونٹ پر کھڑے تھے اس کے بعد کوئی فرض نازل نہین ہوا اور جب یہ نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام مین اس کے مطالب بیان کرنے کی طاقت نرہی آپ نے اونٹ پر تکیہ لگالیا اونٹ فوراً بیٹھ گیا اتنے مین حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج تمہارے دین کے تمام معاملات پورے ہوگئے اور تمہارے پروردگار کے اوامر و نواہی ختم ہوچکے اپنے احباب کو جمع کیجئے اور اُنکو اطلاع دیجئے کہ ہم

لا انزل عليك بعد هذا اليوم فرجع النبي عليه السلام من مكة واتى المدينة فجمع اصحابه وقرأ عليهم الآية واخبرهم بما قال جبرائيل عليه السلام ففرح اصحابه وقالوا قد تم ديننا الا ابا بكر رضي الله عنه فانه قد اغتم واتى منزله واغلق الباب واشتغل بالبكاء في الليل والنهار فسمع الاصحاب ذلك فاجتمعوا واتوا منزل ابي بكر رضي الله عنه وقالوا يا ابا بكر لم تبكي في موضع الفرح والسرور ان الله تعالى قد اتم ديننا فقال يا اصحاب انتم لا تعلمون ما يصيبكم من المصائب اما سمعتم انه اذا تم امر بدأ نقصه وهذه الآية تخبر عن افتراقنا وعن كون الحسن والحسين يتيمين وعن كون ازواج النبي عليه السلام ارامل فوقع الصراخ بين الاصحاب وبكوا جميعا وسمع غيرهم البكاء من حجرة ابي بكر رضي الله عنه وجاؤا الى النبي عليه السلام وقالوا يا رسول الله لا ندري ما حال الاصحاب غير انا سمعنا بكاءهم وصراخهم فتغير لون النبي عليه السلام وقام مسرعا حتى انتهى الى الاصحاب فراهم في ذلك الحال فقال ما يبكيكم فقال علي رضي الله عنه ان ابا بكر يقول اني شممت من هذه الآية رائحة وفاة رسول الله وهل يستدل بهذه الآية على وفاتك فقال النبي عليه السلام صدق ابو بكر فيما قال وقد قرب ارتحالي

آپکے بعد آپ پر نازل نہون گا بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اور صحابہ کو جمع کر کے آیت مذکور پڑہی پھر جبرئیل کا مقولہ سنایا۔ تمام صحابہ نے خوش ہوکر کہا کہ شکر ہے آج ہمارا دین کامل ہوگیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق نہایت غمگین ہوئے اور اپنے گھر آکر دروازہ بند کر لیا انکو دن رات رونے سے کام تھا۔ صحابہ نے جب یہ واقعہ سنا۔ اٹھے ہوکر ابوبکر صدیق کے مکان پر آئے اور یہ کہا کہ آپ خوشی کے موقع پر روتے کیون ہین اللہ تعالی نے ہمارے دین کو کامل کر دیا حضرت ابوبکر نے فرمایا لوگو۔ تم اُن مصیبتون سے واقف نہین جو تم پر پڑنے والی ہین کیا تم نے نہین سنا کہ جب کوئی شے کامل ہوجایا کرتی ہے تو ناقص ہونے لگتی ہے یہ آیت ہمارے متفرق ہونے حسن وحسین کے یتیم رہجانے ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوہ ہوجانے کی خبر دی رہی ہے اسوقت تمام صحابہ مین دھائی پڑگئی سب کے سب رو پڑے جب اور لوگون نے ابوبکر صدیق کے حجرہ سے گریہ زاری کی آواز سُنی تو رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ خدا جانے صحابہ کا کیا حال ہے ہم اُن کے رونے اور چیخنے چلانے کی آواز سننے کے علاوہ اور کچھ نہین جانتے یہ سنکر رسول خدا کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا اور جلدی سے اٹھکر صحابہ کے پاس آئے اور اُن کو روتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ تمکو کس چیز نے رُلا رکھا ہے اسکے جواب مین علیؓ نے کہا کہ ابوبکر صدیق کہتے ہین مین اس آیت سے وفاۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشبو پاتا ہون کیا اس سے فی الواقع آپکی وفاۃ پر استدلال ہوسکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اپنی بات مین سچے ہین تمہارے پاس سے میرے کوچ کرنے کا وقت

من بینکم وحان وفت فراقی منکم وھذا اشارۃ الی ان ابا بکر اعلم الصحابۃ فلما سمع ابو بکر صاح صیحۃ وخر مغشیا علیہ وارتعد علی رضی اللہ تعالی عنہ واھتز الاصحاب وخافوا باجمعھم وبکوا ابکاء شدیدا حتی بکت الجبال والاشجار معھم والملائکۃ فی السموات وبکت الدود والحیوانات فی البراری والبحار ثم صاح النبی علیہ السلام کل واحد من الاصحاب وودعھم وبکی ووصی لھم ثم عاش بعد نزول ھذہ الاٰیۃ احدا وثمانین یوما وقیل لما نزل قولہ تعالی (یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ) الاٰیۃ عاش بعدھا خمسین یوما ولما نزل قولہ تعالی (لقد جاءکم رسول من انفسکم) عاش بعدھا خمسۃ وثلاثین یوما ولما نزل قولہ تعالی (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) عاش بعدھا احدا وعشرین یوما وھذہ الاٰیۃ آخر ما نزل من القرآن وکان رسول اللہ علیہ السلام بعد نزولھا سبعۃ ایام ثم خطب خطبۃ فبکت منھا العیون ووجلت منھا القلوب وانقشعرت منھا الابدان وانقطعت منھا الاجساد وبشر وانذر قال ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ لما دنا فراق النبی علیہ السلام بعض اصحابی بیت امنا عائشۃ رضی اللہ عنہا ثم نظر النبی فاذا نحن معہ بفناء بیتہا قال مرحبا بکم رحمکم اللہ تعالی اوصیکم بتقوی اللہ وطاعتہ قد دنا الفراق وقرب المنقلب الی اللہ تعالی والی الجنۃ الماوی

اور تم سے جدا ہو جانیکا زمانہ قریب آلگا ہے (اسمیں ابو بکر صدیق کے تمام صحابہ سے زیادہ عالم ہونے کی طرف اشارہ ہے) (حضرت ابو بکر نے یہ سنکر ایک چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے حضرت علیؓ کانپ گئے اور تمام صحابہ لرز اُٹھے پھر سب کے سب خوف زدہ ہو کر استادہ روئے کہ اُن کے ساتھ پہاڑ، پتھر، آسمانوں کے فرشتے، جنگلوں اور دریاؤں کے حیوانات اور کیڑے مکوڑے سب رو پڑے پھر رسول خدا نے کل صحابہ سے مصافحہ کیا اور اُن کو رخصت فرما دیا اور روئے اور وصیت کی اور آپ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کل اکیاسی ۸۱ دن زندہ رہے بعض علماء کا قول ہے کہ جب آیہ (یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ) نازل ہوئی تو اس کے بعد اکیاون ۵۱ روز اور جب آیہ (لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ) نازل ہوئی تو اسکے بعد پینتیس ۳۵ دن اور جب آیہ (وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ) نازل ہوئی تو اسکے بعد صرف اکیس روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں زندہ رہے ہیں یہ وہ آیت ہے جو قرآن مجید میں سب سے پیچھے نازل ہوئی ہے رسول خداؐ اس کے نزول کے بعد اکیسویں ممبر پر چڑھے اور ایسا موثر خطبہ فرمایا کہ آنکھیں بہ نکلیں دل ڈر گئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے اجسام کے ٹکڑے ٹکڑے اُڑ گئے اس خطبہ میں آپ نے بشارت بھی دی اور ڈرایا بھی دیا ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب آپکی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو ہم اُم المؤمنین عائشہؓ کے گھر میں جمع ہوئے آپنے ہماری طرف دیکھا فوراً دونوں آنکھوں سے آنسو نکل آئے پھر آپنے فرمایا تمکو مرحبا۔ خدا تمپر مہربان رہے۔ میں تمھیں خوف خدا اور اُس کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں فراق کا زمانہ اور اللہ تعالی کی طرف رجوع اور جنت الماوے کی جانب کوچ کرنے کا وقت قریب ہے

فلیغسلنی علی ولیصب الماء ابن عباس واسامۃ بن زید یعینہما وکفنونی فی ثیابی ھذہ او ثیاب
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما قرب وفاۃ النبی علیہ السلام امر بلالا ان ینادی الناس
للصلوۃ فنادی فاجتمع المھاجرون والانصار الی مسجد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی رکعتین
خفیفتین بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وخطب خطبۃ بلیغۃ وجلت منہا القلوب
وبکت منہا العیون ثم قال یا معاشر المسلمین انی کنت لکم نبیا وناصحا وداعیا الی اللہ باذنہ
وکنت لکم کالام المشفق والاب الرحیم من کانت لہ مظلمۃ فلیقم ولیقتص منی قبل القصاص
فی القیامۃ فلم یقم الیہ احد حتی قال ثانیا وثالثا فقام رجل یقال لہ عکاشۃ بن محصن فوقف بین یدی
النبی علیہ السلام فقال فداک ابی وامی یا رسول اللہ لولا انک ناشدتنا مرۃ بعد مرۃ ما کنت اقدم علی شیء
من ذلک ولقد کنت معک فی غزوۃ بدر حاذت ناقتی ناقتک فنزلت عن الناقۃ ودنوت منک حتی
اقبل فخذاک فرفعت القضیب الذی تضرب بہ الناقۃ والفرس للسرعۃ والمشی ضربت بہ جانبک فلا ادری
اعمدا کان منک یا رسول اللہ او اردت بہ ضرب ناقتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاشای یا عکاشۃ ان
یتعمد رسول اللہ بالضرب فقال النبی علیہ السلام لبلال یا بلال انطلق الی منزل فاطمۃ فائتنی بقضیب

مجکو علی غسل دیں اور ابن عباس پانی ڈالیں اور اسامہ بن زید دونوں کا ہاتھ بٹائے رہیں تم لوگ مجھے انہیں کپڑوں
دفن کردینا ابن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول خدا کی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو آپنے حضرت بلال کو حکم دیا کہ
لوگوں کو نماز کیلئے بلائیں (اذان دیں) چنانچہ اُن کی اذان سنکر تمام مہاجر اور انصار مسجد نبوی میں جمع
ہوگئے آپ نے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑہائیں پھر ممبر پر چڑہے خدا کی حمد وثنا بیان کی اور ایسا بلیغ خطبہ فرمایا
کہ اُس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہ نکلیں۔ پھر فرمایا کہ اے جماعۃ مسلمین میں تمہارا نبی اور ناصح اور بحکم
الٰہی تمکو خدا کی طرف بلانے والا ہوں میں تمہارے حق میں مہربان بھائی اور دل باپ کی مانند ہوں
پس جس کسی پر کوئی زیادتی کی ہو وہ کھڑا ہو جائے اور جزائے حشر سے پہلے آج اپنا بدلہ لے مگر جب
کوئی کھڑا نہوا تو آپنے پھر اسی بات کو دو تین مرتبہ دُہرایا اُسوقت عکاشہ بن محصن نامی ایک شخص اُٹھا
اور آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان اگر حضور بار بار تاکید نفرماتے
تو ہرگز اس امر پر اقدام نکرتا اور کبھی کھڑا نہوتا (سنیے) میں جنگ بدر میں آپ کے ہمراہ تھا اتفاقاً میرا
اونٹ آپ کے اونٹ کے برابر آگیا میں اپنے اونٹ سے اُتر کر آپ کے قریب آیا تاکہ رگڑ لگجانے
کے خیال سے آپ کی ران کو بوسہ دوں آپ نے وہ قمچی جس سے اونٹ اور گھوڑے کو تیز رفتاری کے
لیئے ہانکا جاتا ہے اُٹھا کر میری کوکھ میں ماری اب میں نہیں جانتا کہ آپ نے قصداً مجھے مارا تھا یا
اونٹ کو ہنکایا تھا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عکاشہ حاشا یہ پیغمبر کسی کو قصداً
نہیں مارا کرتے۔ پھر بلال کو حکم دیا کہ حضرت فاطمہ کے پاس جاؤ اور میری قمچی لے آؤ بلال سر پر ہاتھ رکھے

فخرج بلال من المسجد ویده علی راسه فقال هذا رسول الله اعطی القصاص من نفسه فقرع باب فاطمة فقالت من هو علی الباب فقال جئتك لقضیب رسول الله فقالت فاطمة یا بلال ما یصنع ابی بالقضیب ولیس وقت الخ والغراء فقال یا فاطمة ما اغفلك ان ابالك یفارق الدنیا ویدعنا ویعطی القصاص من نفسه فقالت فاطمة یا بلال من الذی یطیب قلبه ان یقتص من رسول الله فاخذ بلال القضیب ودخل المسجد ودفع القضیب الی رسول الله والرسول دفعه الی عکاشة فلما نظر ابوبکر وعمر قاما فقالا یا عکاشة نحن بین یدیك فاقتص منا ولا تقتص من النبی علیه السلام فقال رسول الله اقعدا قد عرف الله مکانکما فقام علی رضی الله عنه فقال یا عکاشة انا فی الحیاة بین یدی النبی علیه السلام لا یطیب قلبی ان تقتص من رسول الله علیه السلام هذا ظهری وبطنی فاقتص منی بیدك واجلدنی بیدك فقال علیه السلام یا علی قد عرف الله مکانك ودینك فقاما الحسن والحسین فقالا یا عکاشة الست انت تعرفنا انا سبطا رسول الله والقصاص منا کالقصاص من رسول الله فقال صلی الله تعالی علیه وسلم لهما اقعدا یا قرتی عینی ثم قال النبی علیه السلام یا عکاشة اضرب ان کنت ضاربا فقال

مسجد سے باہر نکلے اور یہ کہا کہ پیغمبر خدا نے اپنی ذات سے قصاص دینا چاہتے ہین القصہ بلال نے حضرت فاطمہ کا دروازہ جا کھٹکھٹایا آپ اندر سے بولین کون۔ بلال نے کہا مین آپ کے پاس پیغمبر خدا کی قچی لیکر آیا ہون حضرت فاطمہ نے فرمایا اے بلال یہ کا موقع میرے والد کا قچی لیکر کیا کرینگے بلال نے کہا آپ کو خبر نہین کہ آپ سے والد دنیا کو چھوڑنے والے ہین۔ ہمین رخصت کرینگے ہین اور اپنی ذات سے لوگون کو قصاص دینا چاہتے ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا وہ کون بے رحم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصاص لیکر خوش ہوگا الغرض بلال قچی لیکر چلے گئے اور مسجد مین آکر پیغمبر خدا کو دیدی پھر حضور نے عکاشہ کے حوالے کردی یہ دیکھکر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے اور عکاشہ سے کہا کہ ہم موجود ہین ہمسے قصاص لے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دعوی نکر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تم دونون بیٹھ جاؤ خدا نے تمھارا مرتبہ معلوم کر لیا پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ اے عکاشہ مین رسول خدا کے سامنے زندہ موجود ہون میرا دل نہین چاہتا کہ تو حضور سے قصاص لے یہ میری کمر ہے یہ میرا شکم مجھسے قصاص لے اور اپنے ہات سے کوڑے مار۔ رسول خدا نے فرمایا اے علیؓ اللہ تعالی کو تیرا مرتبہ اور نیت معلوم ہے۔ پھر حسن و حسین رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور یہ کہا کہ اے عکاشہ تو جانتا ہے ہم رسول خدا کے نواسے ہین تو ہمسے قصاص لے کیونکہ ہمسے بدلہ لینا گویا حضور سے قصاص لینے کے برابر ہے۔ رسول خدا نے فرمایا۔ میرے قرۃ العینو بیٹھ جاؤ۔ اس کے بعد عکاشہ کو خطاب کیا کہ اگر تو قچیان مارنی چاہتا ہے تو مار۔ عکاشہ نے کہا

یارسول اللہ ضربتنی وانا عار عن ثوبی فکشف رسول اللہ عن ثوبہ فصار المسلمون یالبکاء فلما نظر عائشۃ الی بیاض بطن رسول اللہ انکب علیہ وقبل بطنہ وقال فداک روحی یارسول اللہ من یطیب قلبہ ان یقتص منک فقال علیہ السلام یاعائشۃ اما ان تضربی واما ان تعفوعنی فقال عفوت عنک رجاء ان یعفو اللہ عنی فنوبی یوم القیامۃ قال علیہ السلام من احب ان ینظر الی رفیقی فی الجنۃ فلینظر الی ھذا الشخص فقام المسلمون یقبلون بین عینیہ ویقولون طوبی لک نلت الدرجات العلی ومرافقتہ علیہ السلام فی الجنۃ انتھی اللھم یسر لنا شفاعتہ بعزتک وجلالک (من الموعظۃ الحسنۃ) قال ابن مسعود لما دنا فراق النبی علیہ السلام جمعنا فی بیت امنا عائشۃ ثم نظر الینا فدمعت عیناہ وقال مرحبا بکم رحمکم اللہ اوصیکم بتقوی اللہ وطاعتہ قد دنا الفراق وقرب المنقلب الی اللہ تعالی والی جنۃ المادی فلیغسلنی علی ولیصب الماء ابن عباس واسامۃ ابن زید یعینھما وکفنونی فی ثیابی ان شئتم او حلۃ یمانیۃ بیضاء فاذا غسلتمونی ضعونی علی سریری فی بیتی ھذا علی شفیر لحدی ثم اخرجوا عنی ساعۃ فاول من یصلی علی اللہ عز وجل ثم جبرائیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنودہ ثم سائر الملائکۃ ثم ادخلوا علی فوجا فوجا وصلوا علی فانا سمعنا

آپ نے تو میرے ننگے بدن پر تیغی ماری تھی یہ سنکر حضور نے کپڑے اُتار دیے اسوقت تمام مسلمان چلاکر رو پڑے عکاشہ نے جب آپکی پیٹ پر سفیدی دیکھی تو جھک کر بوسہ دیا اور یہ کہا میری جان آپ پر قربان آپ سے قصاص لیکر کس کا دل خوش ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ اے عکاشہ یا اپنا بدلہ لے یا مجھے معافی دے عکاشہ نے کہا میں نے معاف کیا۔ شاید قیامت کے دن خدا میرے گناہ معاف کردے اسوقت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو شخص جنت میں میرے رفیق کو دیکھنا چاہے وہ عکاشہ کو دیکھ لے یہ سنکر تمام مسلمان کھڑے ہو گئے سب نے عکاشہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ کہا کہ مبارکباد تجکو بلند مرتبے ملے اور جنت میں پیغمبر خدا کی رفاقت نصیب ہوئی (الٰہی اپنے عزت وجلال کے طفیل شفاعت پیغمبری نصیب کر آمین موعظہ حسنہ) ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاۃ کا وقت نزدیک آگیا تو ہم سب اُمّ المومنین عائشہ رضؓ کے مکان میں جمع ہوئے آپنے ہمیں دیکھا اور رو پڑے پھر فرمایا تمکو مرحبا۔ خدا تمپر مہربان ہو۔ میں تمکو خوف الٰہی اور اسکی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں تمسے جدائی اور اللہ تعالیٰ اور جنت المادی کی طرف رجوع کر جانے کا زمانہ قریب ہے۔ اُسوقت علی مجھے غسل دیں ابن عباس پانی ڈالیں اور اسامہ ان دونوں کو مدد دیں اگر تمہاری خوشی ہو تو مجھے میرے انہیں کپڑوں کا کفن دینا یا یمن کا سفید حلہ لے لینا اور جب غسل دے چکو میرے جنازہ کو میرے اسی گھر میں لحد کے کنارہ پر رکھدینا اور گھڑی کیلئے سبکے سب باہر چلے جانا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر رحمت نازل کریگا پھر جبرئیل عل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور تمام ملائکہ نماز ادا کرینگے۔ پھر تم سب اکٹھے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھنا۔ لوگوں نے

فراق النبی علیہ السلام صاحوا وبکوا وقالوا یارسول اللہ انت رسولنا وشمع جمعنا وسلطان امرنا اذا ذھبت عنا فالی من نرجع قال علیہ السلام ترکتکم علی المحجۃ والطریقۃ البیضاء وترکت لکم واعظین ناطقا وصامتا فالناطق القرآن والصامت الموت اذا اشکل علیکم امر فارجعوا الی القرآن والسنۃ واذا قست قلوبکم فلینوھا بالاعتبار باحوال الموت فمرض رسول اللہ علیہ السلام فی آخر شھر صفر وکان مریضا ثمانیۃ عشر یوما یعود الناس وکان ابتداء مرضہ الذی مات فیہ صداعا عرض لہ علیہ السلام وبعث علیہ السلام یوم الاثنین ومات فیہ فلما کان یوم الاثنین ثقل مرضہ فاذن بلال اذان الصبح واقام بباب رسول اللہ فقال السلام علیک یارسول اللہ فقالت فاطمۃ ان رسول اللہ مشغول بنفسہ فدخل بلال المسجد ولم یفہم کلامھا فلما اسفر الصبح جاء بلال ثانیا وقام بالباب فقال کذالک فسمع رسول اللہ صوتہ فقال ادخل یا بلال انی مشغول بنفسی وثقل علی مرضی یا بلال فرابابکر ان یصلی بالناس فخرج بلال باکیا ووضع یدہ علی راسہ وھو ینادی وامصیبتاہ وانقطاع رجاآہ وانکسار ظھراہ والیتنی لم تلدنی امی فدخل المسجد فقال یا ابابکر ان رسول اللہ علیہ السلام یامرک ان تصلی بالناس وھو مشغول بنفسہ فلما رای ابوبکر محراب رسول اللہ خالیا عنہ لم یتمالک نفسہ فصرخ صرخا وخر مغشیا علیہ فضج المسلمون معہ

جب یہ سنا۔ بلال اُٹھے رو پڑے اور یہ کہا کہ آپ ہمارے رسول ہمارے مجتمع کرنے والے ہمارے معاملات کے حاکم ہین آپ کے بعد ہم کس کی طرف رجوع کرینگے۔ فرمایا جاتے تو ہو نکل جاؤ اور مسجد کے رستہ پر چبوترا ہے اور اپنے بعد دو واعظ چھوڑے جاتا ہون ایک بولنے والا ایک خاموش۔ بولنے والا واعظ قرآن ہے اور خاموش واعظ موت۔ جب کوئی مشکل آپڑے تو قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا اور جب تمہارے دل سخت ہو جائین تو موت کے احوال سے عبرت حاصل کر کے انکو نرم کر لینا۔ اس کے بعد پیغمبر خدا صفر کے آخر مہینے مین بیمار پڑے ٹھارہ دن ایسے مریض رہے کہ لوگ عیادت کو آیا کرتے تھے مرض دسمے شروع ہوا آپ پیر کے دن خلعت رسالت پایا۔ اور اُسی دن وفات ہو گئی۔ پیر کے دن آپ کا مرض بڑھگیا حضرت بلال نے صبح کی اذان دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیک یارسول اللہ حضرت فاطمہ بولین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکلیف مین ہین۔ بلال نے اسکا مطلب نہ سمجھا اور واپس مسجد مین چلے گئے پھر جب اچھی طرح صبح ہو گئی بلال دوسری مرتبہ آئے اور پیغمبر خدا کو اپنی آواز سنائی آپنے اندر بلا کر فرمایا کہ مین اپنی حالت مین مصروف ہون مرض کی شدت ہے اے بلال ابوبکرؓ سے کہدو کہ نماز پڑہائین۔ بلال سر پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے نکلے اور یہ کہا کہ ہائے مصیبت ہائے امیدی ہائے میری کمر ٹوٹ گئی۔ کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ بعدہ مسجد مین آکر حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ پیغمبر نے آپ کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دیا ہے اور خود نہایت تکلیف مین ہین ابوبکر آپ کی محراب خالی دیکھکر ضبط نہ کر سکے ایک چیخ نکلی اور غش کہا کر گر پڑے اور ان کے ساتھ تمام مسلمان رونے لگے

فسمع النبی علیہ السلام ضجیجھم فقال یا فاطمۃ ماھذا الصیاح والضجیج فقالت ضج المسلمون لفقدک منھم فدعا علیا وابن عباس رضی اللہ عنھما واتکأ علیھما فخرج الی المسجد وصلی بھم رکعتی الفجر من یوم الاثنین ثم ولی بوجھہ الی الناس فقال یا معشر المسلمین انتم فی وداع اللہ وکنف اللہ وابابکر رضی اللہ تعالی عنہ خلیفتی من بعدی علیکم بتقوی اللہ وطاعتہ فانی مفارق الدنیا وھذا اول یومی من الاٰخرۃ واٰخر یومی من الدنیا فقام وذھب الی بیتہ فاوحی اللہ تعالی الی ملک الموت ان اھبط الی حبیبی باحسن صورۃ وارفق بہ فی قبض روحہ فان اذن لک ان تدخل فادخل وان لم یاذن فلا تدخل وارجع فھبط ملک الموت علی صورۃ اعرابی فقال السلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ ادخل فخرجت فاطمۃ فقالت یا عبد اللہ ان رسول اللہ مشغول بنفسہ فدخلت فاطمۃ ثم نادی الثانیۃ فقال السلام علیکم یا رسول اللہ ویا اھل بیت النبوۃ ادخل ولا بد لی من الدخول فسمع علیہ السلام صوتہ فقال یا فاطمۃ من علی الباب فقالت رجل اعرابی نادی فقلت ان رسول اللہ مشغول بنفسہ ثم نادی الثانیۃ والثالثۃ فقلت مثل ذلک فنظر الی نظرۃ فاقشعر جلدی وخاف قلبی وارتعدت فرائصی

رسول خدا کے رونے و ہونے کی آواز سنکر حضرۃ فاطمہ سے فرمایا کہ یہ لوگ کیون رو رہے ہین - بولین آپ کے نہونے سے مسلمانو پر گریہ وزاری غالب ہوگئی ہے آپ نے علی اور ابن عباس کو بلایا اور اُن کے سہارے سے مسجد مین جاکر پیر کے دن فجر کی دو رکعتین پڑہائین پھر لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے جماعت اسلام تمہین خدا کو سونپا تمہین اللہ کی امان - میرے بعد ابوبکر میرے خلیفہ ہین - تم خوف الٰہی اور اُسکی اطاعت کو اپنے ذمہ لازم کرلو - مین دنیا کو چھوڑنے والا ہون آجکا دن میری آخرت کا پہلا اور دنیا کا پچھلا دن ہے یہ فرماکر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے اسوقت اللہ تعالی نے ملک الموت کو حکم کیا کہ اچھی صورت مین میرے حبیب کے پاس جاؤ اور آسانی سے اُن کی روح قبض کرو - وہ اگر تمکو اپنے پاس آنے کی اجازت دین تو جانا ورنہ واپس چلے آنا - ملک الموت ایک اعرابی (دہقانی) کی صورت مین آئے اور یہ کہا کہ اے اہل بیت نبوۃ اور معدن رسالت تمپر سلام - کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حضرۃ فاطمہ نے جواب دیا کہ اے بندۂ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف مین مبتلا ہین - ملک الموت نے پھر کہا کہ اے پیغمبر خدا اور اے اہل بیت نبوۃ تمپر سلام کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے کیونکہ میرا اندر آنا ضروری بات ہے - رسول خدا نے یہ آواز سنکر فرمایا اے فاطمہ دروازہ پر کون ہے جواب دیا کہ ایک اعرابی آواز دے رہا ہے مین پہلے جواب دیچکی ہون کہ رسول خدا تکلیف مین ہین مگر وہ آواز پر آواز دیے چلا جاتا ہے - یہ سنکر رسول خدا نے کچھ اس طرح میری طرف دیکھا - کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے دل لرزنے اور شانیکا گوشت

وتغیر لونی فقال علیه السلام اتدرین من هو یا فاطمة قالت لا قال علیه السلام هو هادم اللذات وقاطع الشهوات ومفرق الجماعات ومخرب الدور ومعمر القبور فبکت فاطمة رضی الله عنها بکاء شدیدا فقالت واویلتاه لموت خاتم الانبیاء واه مصیبتاه لممات خیر الاولیاء واخیبتاه لانقطاع سید الاصفیاء واحسرتاه لانقطاع الوحی من السماء فقد حرمت الیوم من کلامك ولا اسمع بعد الیوم سلامك فقال علیه السلام لا تبکی فانك اول اهلی لحوقا بی ثم قال علیه السلام ادخل یا ملك الموت فدخل فقال السلام علیك یا رسول الله فقال علیه السلام وعلیك السلام مرحبا یا ملك الموت اجئت زائرا ام قابضا فقال جئت زائرا وقابضا ان اذنت لی والا فارجع فقال یا ملك الموت این ترکت جبرائیل فقال ترکته فی سماء الدنیا والملائکة یعزونه فلم یلبث ساعة حتی هبط جبرائیل علیه السلام وجلس عند راسه فقال علیه السلام الم تعلم ان الاکرام قرب فقال بلی یا رسول الله قال علیه السلام بشرنی ما لی عند الله من الکرامة فقال ان ابواب السماء قد فتحت والملائکة صفوفا صفوفا ینتظرون فی السماء لروحك وابواب الجنان قد فتحت والحور کلها قد تزینت

پھر رونے لگا پھر رنگ متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم اسے جانتی ہو حضرت فاطمہ بولیں نہیں حضور نے ارشاد کیا کہ یہ لذتوں کو مٹانے خواہشوں کو قطع کرنے والے ہیں وہ جماعتوں کو جدا کر ڈالنے گھروں کو اجاڑنے اور قبروں کو آباد کرنے والا ہے اسوقت فاطمہ بڑی شدت سے رونیں اور یہ کہا کہ خاتم الانبیاء کی موت کا افسوس خیر الاولیاء کی وفات پر افسوس سید الاصفیاء کی رحلت فرمانے پر افسوس۔ آسمانی وحی کے موقوف ہوجانے پر افسوس ہیں آجکے بعد آپ کے کلام و سلام سننے سے محروم ہوگئی اسکے جواب میں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ فاطمہ رو تی کیوں ہو سب سے پہلے تمہیں مجھسے آملوگی اس کے بعد آپنے فرمایا اے ملک الموت آجا۔ ملک الموت نے داخل ہوتے وقت کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا وعلیک السلام۔ تم زیارت کرنے آئے ہو یا جان قبض کرنے ملک الموت نے کہا دونوں کام کرنے۔ مگر آپ اجازت دیں گے تو جان قبض کروں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا آپنے فرمایا جبرئیل کو کہاں چھوڑا۔ جواب دیا کہ وہ آسمان دنیا پر ہیں اور دیگر فرشتے انکی تعزیت کر رہے ہیں تھوڑی دیر نگزری تھی کہ جبرئیل تشریف لاکر آپ کے سرہانے بیٹھ گئے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ وقت قریب آلگا ہے جواب دیا۔ ہاں معلوم ہے پھر آپ نے فرمایا مجھے اس بات کی خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالی نے میرے لئے کیا تیاریاں کی ہیں جبرئیل نے فرمایا۔ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور فرشتے آسمانوں میں صفیں باندھ کر استقبال کے لیئے آپکی روح کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسی طرح جنت کے دروازے کشادہ ہیں اور حوریں بن سنور کر روح مبارک کا

ینتظرون لروحك فقال علیه السلام الحمد لله ثم قال بشرنی یا جبرائیل کیف یکون حال امتی یوم القیامة قال ابشرك ان الله تعالی قال انی حرمت الجنة علی سائر الانبیاء حتی تدخلها انت وحرمتها علی سائر الامم حتی تدخلها امتك فقال علیه السلام الآن طاب قلبی وزال غمی ثم قال علیه السلام یا ملك الموت ادن منی فدنا یعالج قبض روحه فلما بلغ الروح منه السرة قال علیه السلام یا جبرائیل ما اشد مرارة الموت فولی جبرائیل وجهه عنه فقال علیه السلام یا جبرائیل اکرهت النظر الی وجهی فقال یا حبیب الله من یطیق قلبه ان ینظر الی وجهك وانت فی سکرات الموت قال انس بن مالك رضی الله عنه کان روح النبی علیه السلام فی صدره وهو یقول اوصیکم بالصلوٰة وما ملکت ایمانکم فما برح یوصی بهما حتی انقطع کلامه وقال علی رضی الله تعالی عنه ان رسول الله علیه السلام فی آخر نفسه حرك شفتیه مرتین فالقیت سمعی فسمعته یقول خفیة امتی امتی فقبض رسول الله علیه السلام یوم الاثنین من شهر ربیع الاول بیت فلو کانت الدنیا تدوم لواحد لکان رسول الله فیها مخلداً وروی ان علیا وضع رسول الله علیه السلام علی السریر لیغسله فاذا هاتف یهتف من زاویة البیت یا علی صونه

انتظار کر رہی ہیں آپنے فرمایا الحمد لله پھر ارشاد کیا کہ مجھے اسبات کی خوشخبری سناؤ کہ قیامت کے دن میری امت کا کیا حال ہوگا جواب دیا میں آپکو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالی نے فرما دیا ہے جبتک آپ داخل نہولیں گے میں جنت کو تمام پیغمبروں پر حرام کردوں گا اور جبتک آپکی اُمت داخل بہشت نہو چکی گی دیگر تمام اُمتیں اس سے محروم رہیں گی آپ نے فرمایا کہ اب میرا دل خوش ہوا اور رنج وغم سب جاتا رہا پھر ارشاد کیا کہ اے ملک الموت قریب آجا ملک الموت نے قریب آکر جان قبض کرنی شروع کردی پھر جب روح ناف تک آگئی تو آپنے فرمایا اے جبریل موت کسقدر کڑوی چیز ہے جبریل نے آپکی طرف سے منہ پھیر لیا پیغمبر خدا نے فرمایا کیا تم میرا منہ دیکھنا نہیں چاہتے حضرت جبریل نے جواب دیا کونسی ایسا دل کہانسے لائے کہ رنج کے وقت آپکے چہرہ مبارک کو دیکھے حضرت انس بن مالک رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کی روح کھینچکر سینہ تک آگئی تھی پھر آپنے اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے تھے میں نے آپکو نماز اور لونڈی غلاموں کی حفاظت کے متعلق وصیت کرتا ہوں سنی کہ بعینہٖ زبان تک سکی آپ یہی فرماتے رہے حضرت علی رضی الله عنه کا قول ہے کہ پیغمبر خدا نے دم واپسین دو مرتبہ اپنے ہونٹ ہلائے میں نے جو کان رکھکر سنا تو یہ فرماتے تھے اُمتی (اُمتی میری اُمت پر رحم کر میری امت پر رحم کر) الغرض ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن آپ کی وفات ہوگئی سچ ہے اگر دنیا میں کوئی ہمیشہ رہنے کیلئے آتا تو رسول الله صلی الله علیه وسلم ابدالآباد تک یہیں رہتے روایت ہے کہ جب حضرت علی نے غسل کے لئے آپ کو تختہ پر لٹا دیا تو کسی نے گھر کے ایک کونے میں سے آواز دی

لا تغسلوا محمدا فانه طاهر مطهر فوقع فی نفسه شیء من ذلك فقال علی من انت فان النبی امرنا بذلك فاذا بهاتف آخر ینادی یا علی غسله فان الهاتف الاول کان ابلیس علیه اللعنة حسد محمدا و قصد ان لا یدخل محمد قبره مغسلا فقال علی جزاك الله خیرا فاخبرنی ازذلك ابلیس علیه اللعنة فمن انت قال انا الخضر حضرت جنازة محمد علیه السلام فغسله علی رضی الله عنه وصب الماء فضل بن عباس و اسامة بن زید رضی الله عنهم اجمعین و جبرائیل علیه السلام جاء بحنوط من الجنة وکفنوه و دفنوه فی حجرة عائشة رضی الله عنها لیلة الاربعاء وسط اللیل و قیل لیلة الثلاثاء و هی قائمة علی قبر النبی علیه السلام و تقول یا من لم یلبس الحریر و لم ینم علی الفراش الوثیر یا من خرج من الدنیا و لم یشبع بطنه من خبز الشعیر یا من اختار الحصیر علی السریر یا من لم ینم طول اللیالی من خوف السعیر روی انهم جعلوا غسالته علیه السلام فی اربع قوارب فاخذ جبرائیل علیه السلام قارورة و اسرافیل علیه السلام قارورة و میکائیل علیه السلام قارورة و عزرائیل علیه السلام قارورة فعزرائیل علیه السلام یقطر منها وقت النزع علی افواه المؤمنین فتسهل علیهم سکرات الموت و میکائیل علیه السلام یقطر منها علی افواههم وقت السؤال فیسهل علیهم جواب منکر و نکیر و اسرافیل علیه السلام یقطر منها یوم القیامة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل ندو کیونکہ وہ خود طاہر و مطہر ہین اس سے حضرت علی کے دل مین ایک خیال سا پیدا ہو گیا اور آپنے کہا کہ کون پیغمبر خدا نے خود ہمکو غسل دینے کا ارشاد فرمایا ہے اتنے مین دوسری آواز آئی کہ اے علی پیغمبر خدا کو غسل دو۔ پہلا آواز دینے والا شیطان ملعون تھا اس نے ازراہ حسد یہ ارادہ کیا تھا کہ پیغمبر خدا کو غسل ندیا جائے اور آپ اسی طرح مدفون ہون حضرت علی نے فرمایا جزاک اللہ خیرا تمنے مجھے اُسکے ابلیس ہونے کی اطلاع دی مگر یہ بتاؤ کہ تم کون ہو جواب آیا کہ مین خضر ہون پیغمبر خدا کے جنازہ پر آیا ہون چنانچہ حضرت علی نے غسل دیا اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے پانی ڈلوایا اور جبرئیل جنت کی خوشبو لائے پھر آپ کو کفنا کر بدھ کی رات کو آدھی رات کے وقت حضرت عائشہ کے حجرہ مین دفن کر دیا بعض نے منگل کی رات بیان کی ہے۔ اسوقت حضرت عائشہ نے قبر مبارک پر کھڑے ہو کر فرمایا آپ وہ ہین کہ جس نے کبھی ریشمی لباس نہ پہنا کبھی قیمتی بستر پر سوئے دنیا سے جاتے وقت تک کبھی جَو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی آپ نے ہمیشہ بوریے کو تخت پر ترجیح دی دوزخ کے ڈر سے کبھی رات بھر آرام نہ فرمایا۔ روایت ہے کہ آپ کے غسل کا پانی چار شیشون مین بھر کر ایک شیشہ حضرت جبرئیل نے لیا ایک میکائیل نے ایک اسرافیل نے ایک عزرائیل نے۔ عزرائیل نزع کے وقت مومنون کے منہ مین اُسمین سے ایک قطرہ ٹپکا دیتے ہین اس سے موت کی سختی مین آسانی ہو جاتی ہے میکائیل منکر نکیر کے سوال کے وقت ایک قطرہ ڈالدیتے ہین اس سے جواب مین سہولت ہو جاتی ہے اسرافیل قیامت کے دن ایک قطرہ

علی افواههم فیامنون وجبرائیل علیه السلام یقطر منها فی وقت رؤیة الملك الغفار علی عیونهم فیرون ربهم بلا کیف اللهم اکرمنا بشفاعته فی العقبی کما اکرمتنا بشریعته وسنته فی الدنیا آمین یا ارحم الراحمین وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

سورۃ المائدۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(یا ایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب) ای الاصنام التی نصبت للعبادة (والازلام) سبق تفسیره فی اول السورة (رجس) قذر تعاف منه العقول وافراده لانه خبر للخمر وخبر المعطوفات محذوف او خبر لمضاف محذوف کانه قال انما تعاطی الخمر والمیسر (من عمل الشیطان) لانه مسبب عن تسویله وتزیینه (فاجتنبوه) الضمیر للرجس او لما ذکر او للتعاطی (لعلکم تفلحون) لکی تفلحوا بالاجتناب عنه واعلم انه تعالی اکد تحریم الخمر والمیسر فی هذه الآیة بان صدر الجملة بانما

چہرہ پر چھڑک دین گے اس سے اہوال قیامت سے امن ملیگا اور جبرئیلؑ دیدار الٰہی ہوتے وقت ایک قطرہ آنکھون پر ڈالدین گے اس سے مومنونکی آنکھونکو جمال بلاکیف اور دیدار خداوندی کے مشاہدہ کی طاقت حاصل ہوجائیگی الٰہی جسطرح تونے ہمکو دنیا مین پیغمبر آخر الزمان کی شریعت اور سنت کی طرف رہبری فرماکر ممتاز کیا ہے اسی طرح عقبے مین اُن کی شفاعت سے معزز کر۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

سورہ مائدہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

مسلمانو شراب اور جوا اور بتون کے تھان جو پوجا کے لئے قایم کیے جاتے ہین اور فال لینے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہین جن سے عقل پرہیز کرتی ہے۔ ازلام کی تفسیر ابتدائے سورہ مین گزر گئی لفظ رجس اسلئے مفرد آیا ہے کہ الخمر کی خبر ہے اور باقی معطوفات کی خبر محذوف ہے یا یہ کہیے کہ رجس مضاف محذوف کی خبر ہے گویا اس طرح فرمایا گیا ہے انما تعاطی الخمر والمیسر یعنے شراب پینا اور جوا کھیلنا ناپاک فعل ہے اور چونکہ شیطان ان افعال کو بناسنوار کر لوگون کے سامنے لانے کا سبب ہے اسلیے اُن کو شیطانی کام فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس تم اِس سے بچتے رہو تاکہ اپنی پرہیزگاری کے باعث مراد کو پہنچو ضمیر مفرد لفظ رجس کی طرف راجع ہے یا مذکور کی طرف یا تعاطی کی طرف یہ یاد رہے کہ اللہ تعالی نے اس آیۃ مین شراب اور جوے کی حرمت کو کئی قسم کی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے (۱) جملہ کو لفظ انما سے شروع کیا جسمین کا فائدہ دیتا ہے

وقرنهما بالانصاب والازلام وساهما رجسا وجعلهما من عمل الشیطان تنبیها علی ان الاشتغال بهما شر بحت او غالب وامر بالاجتناب عن عینهما وجعله سببا یرجی منه الفلاح ثم قرر ذلک بان بین مافیهما من المفاسد الدنیویة والدینیة المقتضیة للتحریم (قاضی) روی عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قال علیه السلام اذا صلی المؤمن علی قبض الملک الموت تلک الصلوة باذن الله ویلغها الی قبر فیقول الملک یا ملک ان فلان بن فلان من امتک صلی علیک فاقول بلغ منی عشر صلوات وقل له حلت شفاعتک ثم یصعد الملک حتی ینتهی الی العرش فیقول یا رب ان فلان بن فلان صلی علی حبیبک مرة فیقول الله تعالی بلغ منی عشر صلوات ثم یخلق الله تعالی من صلوته بکل حرف ملکا له ثلثمائة وستون راسا وفی کل راس ثلثمائة وستون وجها وفی کل وجه ثلثمائة وستون فما وفی کل فم ثلثمائة وستون لسانا یتکلم بکل لسان ویثنی علی الله تعالی بثلثمائة وستین نوعا فیکتب ثواب ذلک للمصلی علی النبی علیه السلام الی یوم القیمة وفی روایة ان نوحا علیه السلام لما غرس الکرمة ولم تخضر جاءه ابلیس علیه اللعنة فقال یا نبی الله ان اردت ان تخضر الکرمة فدعنی اذبح علیها سبعة اشیاء

(۲) ان دونوں کو انصاب و ازلام کے ساتھ ذکر کیا (۳) ان کو مجسم ناپاک فرمایا (۴) انہیں شیطانی کام بتایا۔ یہ اسباب پر تنبیہ ہو کہ ان میں مشغول ہونا سراسر برائی ہے یا برائی زیادہ ہو بھلائی بہت کم ہے (۵) ان سے اجتناب کا حکم فرمایا اور اسے نجات کا سبب قرار دیا (۶) پھر ان کی دینی و دنیوی خرابیاں بیان کیں جو حرمت کا تقاضا کرتی ہیں (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جب کوئی مومن مجھپر درود بھیجتا ہے ملک الموت اُسے میری قبر کے پاس لاکر یہ کہتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں شخص کے بیٹے فلاں شخص نے جو آپ کی اُمت میں سے آپ پر درود بھیجا ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میری طرف سے اُسپر دس رحمتیں بھیجکر یہ کہو کہ تو اپنے پیغمبر کی شفاعت کا مستحق ہو گیا ہے پھر فرشتہ اوپر چڑھکر اسکو عرش تک لے پہنچتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے الٰہی فلاں بن فلاں نے آپ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری طرف سے اُسپر دس رحمتیں بھیجو پھر اللہ تعالیٰ اس درود کے ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین سو ساٹھ سر۔ ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہر چہرے میں تین سو ساٹھ منہ ہر منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں یہ فرشتہ ہر زبان سے کلام اور تین سو ساٹھ طرح اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ثواب قیامت تک درود بھیجنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھتا رہتا ہے ایک روایت میں ہو کہ حضرت نوح نے جب انگور کا درخت بویا اور وہ سرسبز نہوا تو شیطان نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ اسکی جڑ میں سات جانور ذبح کروں

فقال افعل اسدا و دبا و نمرا و ابن اوی و کلبا و دیکا و ثعلبا و صب دماءها فی اصل الکرمۃ فاخذت من ساعتها و حملت الکرمۃ من العنب سبعین لونا و کانت تحمل من قبل لونا واحدا فلذلک کان شارب الخمر شجاعا کالاسد و قویا کالدب و غضبان کالنمر و محدثا کابن اوی و مقاتلا کالکلب و منتقما کالثعلب و مصوتا کالدیک (حیاۃ القلوب) و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال ان رسول اللہ علیہ السلام قال لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب شارب الخمر حین یشرب وھو مؤمن رواہ البخاری قولہ وھو مؤمن الواو للحال تقدیرہ ھو حال کونہ شاربا للخمر لیس بمؤمن عندا لشافعی لان العمل جزء من الایمان الکامل عندہ وعندنا لیس بجزء فی مطلق الایمان ولا من الایمان الکامل فلذلک کان تارک العمل مؤمنا عندنا لانہ سئل رسول اللہ عن قولہ لا یشرب شارب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن فاد اردائرۃ واسعۃ فی الارض نثر اد ارفی وسط الدائرۃ دائرۃ اخری فقال الدائرۃ الاولی للاسلام والدائرۃ الثانیۃ للایمان فان شرب العبد او زنی او سرق خرج من دائرۃ الایمان الی دائرۃ الاسلام ولا یخرج من دائرۃ الاسلام الا بشرک نعوذ باللہ تعالیٰ اعلموا ایھا الاخوان ان الایمان والاسلام واحد عندنا بادلیل قولہ تعالیٰ

آپ نے اجازت دیدی شیطان نے شیر ریچھ چیتا گیدڑ کتا مرغ - لومڑی ذبح کرکے ان کا خون اُس کی جڑ میں ڈالا - درخت فی الفور سرسبز ہوگیا - اور ستر رنگ کے انگور پھلے - حالانکہ اس سے پہلے صرف ایک ہی رنگ کے پھل آتے تھے - یہی سبب ہے کہ شراب پینے والا شیر کی طرح شجاع - ریچھ کی طرح قوی چیتے کی طرح غصیل - گیدڑ کی طرح ناپاک کتے کی طرح لڑاکا لومڑی کی طرح بدلہ لینے والا اور مرغ کی طرح چیخنے چلانے والا ہوا کرتا ہے (حیاۃ القلوب) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن (الحدیث) زنا کار زنا کرتے وقت چور چوری کرتے وقت شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا لفظ وہو مؤمن مین واو حالیہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ زانی چور شرابخوار اپنا فعل کرنے کی حالت مین مومن نہیں رہتے امام شافعیؒ نے حدیث کے یہی معنے لئے ہین کیونکہ اُن کے نزدیک عمل ایمان کامل کا جزء ہے لیکن ہمارے یعنے حنفیون کے نزدیک عمل مطلق ایمان کا جزء قرار دیا گیا ہے نہ کامل ایمان کا اسلیئے تارک عمل ہمارے نزدیک مومن رہتا ہے پیغمبر خدا سے جب اس حدیث کے معنے پوچھے گئے تو آپنے زمین پر ایک بڑا سا دائرہ کھینچا پھر اس دائرے مین ایک اور دائرہ بنایا اور یہ فرمایا کہ پہلا دائرہ اسلام کا ہے اور دوسرا ایمان کا - آدمی جب زنا یا چوری کرتا یا شراب پیتا ہے تو دائرہ ایمان سے نکلکر دائرہ اسلام مین آجاتا ہے اور دائرہ اسلام سے بجز شرک کے اور کسی گناہ کے باعث نہین نکل سکتا (نعوذ باللہ منہ) لیکن بھائیو یہ معلوم رہے کہ ہمارے نزدیک ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہے اور اسکی دلیل یہ آیت ہے

(ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین) ای من المغبونین لانہ اختار منزلۃ النار بدل منزلۃ الجنۃ وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یجلس علی مائدۃ یشرب علیہا الخمر رواہ الطبرانی وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام اذا زنی العبد وشرب الخمر نزع اللہ عنہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من رأسہ رواہ الحاکم وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال علیہ السلام اذا زنی العبد وشرب الخمر خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ فاذا نزع من ذلک العمل رجع الیہ الایمان رواہ البخاری قال الفقیہ ابو اللیث ایاک وشرب الخمر فان فی شربہا عشر خصال مذمومۃ اولہا انہ اذا شرب الخمر یصیر بمنزلۃ المجنون فیصیر ضحکۃ للصبیان ومذموما عند العقلاء الثانیۃ انہا مذہبۃ للعقل ومتلفۃ للمال والثالثۃ ان شربہا سبب للعداوۃ بین الاخوان والاصدقاء والرابعۃ ان شربہا یمنع عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ والخامسۃ ان شربہا یحملہ علی الزنا لانہ اذا شرب الخمر تطلق امرأتہ وھو لا یشعر والسادسۃ انہا مفتاح کل شر لانہ اذا شرب الخمر سہل علیہ جمیع المعاصی والسابعۃ انہ یؤذی حفظتہ بادخالہم فی مجلس الفسق والثامنۃ انہ وجب علیہ الحد بثمانین جلدۃ

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ الآیۃ یعنے جو شخص بجز اسلام کے کسی اور دین کی پیروی کریگا تو اُس کا کوئی عمل ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرت مین نقصان اُٹھائیگا کیونکہ اُس نے جنت کے گھر کی جگہ دوزخ کا گھر اختیار کرلیا ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسکو چاہیے کہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جسپر شراب موجود ہو (طبرانی) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جب بندہ زنا کرتا یا شراب پیتا ہے تو اللہ اُس کا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جسطرح انسان اپنا کرتا اُتار ڈالتا ہے (رواہ الحاکم) ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا جب بندہ زنا کرتا یا شراب پیتا ہے تو اُسکا ایمان دل سے نکلکر سائبان کی طرح سر پر آجاتا ہے پھر جب وہ اپنی بدفعلی سے الگ ہوجاتا ہے تو ایمان رجوع کرتا ہے (بخاری) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ شراب سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسکے پینے مین دس طرح کی خرابیان ہین (۱) آدمی پاگل سا ہوجاتا ہے اسلئے لڑکے اُسپر ہنستے اور عقلمند اُسے بُرا جانتے ہین (۲) شراب عقل کو زائل مال کو ضائع کردینے والی چیز ہے (۳) اسکے پینے سے بھائیون اور دوستون مین عداوت قایم ہوجاتی ہے (۴) شراب ذکر الٰہی اور نماز سے روکتی ہے (۵) زنا کی طرف برانگیختہ کرتی ہے کیونکہ بسا اوقات شرابی نشہ کی حالت مین اپنی گھر والی کو طلاق دیدیتا ہے اور اُسے خبر بھی نہین ہوتی (۶) شراب تمام گناہون کی کنجی ہے کیونکہ شراب پینے والا تمام گناہون کو آسان سمجھا کرتا ہے (۷) شرابی کراماً کاتبین کو گناہ کی محفل مین شامل کرنے کے باعث اُنہین ایذا دیا کرتا ہے (۸) اُسپر بطور تعزیر راستے کوڑے لگانے چاہییں

وان لم یضرب فی الدنیا یضرب فی الاخرۃ بسوط من نار علی رؤس الناس ینظر الیہ الآباء والاصدقاء والتاسعۃ انہ غلق باب السماء علی نفسہ لانہ لا یرفع حسناتہ ولا دعاؤہ اربعین یوما والعاشرۃ انہ مخاطر علی انہ یخاف علیہ ان ینزع منہ الایمان عند موتہ فہذہ العقوبات فی الدنیا قبل موتہ وقبل ان ینتہی الی عقوبات الاخرۃ فلا ینبغی للعاقل ان یختار لذۃ قلیلۃ علی لذۃ طویلۃ وروی عن ابی امامۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق السحر ومن مات مدمن الخمر سقاہ اللہ تعالیٰ من نہر الغوطۃ وھو نہر یجری من فروج الزانیات یؤذی اھل النار من نتن ریحہ رواہ احمد وابن عدی وروی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال رسول اللہ علیہ السلام من شرب الخمر فلا تزوجوہ وان مرض فلا تعودوہ وان مات فلا تصلوا علیہ فوالذی بعثنی بالحق نبیا ما شرب الخمر الا ملعون فی التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن لطمہ لقمۃ سلط اللہ علی جسدہ حیۃ وعقربا ومن قضی حاجۃ فقد اعانہ علی ہدم الاسلام ومن اقرضہ فقد اعانہ علی قتل مؤمن ومن جالسہ حشرہ اللہ یوم القیامۃ اعمی لا حجۃ لہ الحدیث وقیل الکبائر

اگر دنیا مین حد نہ لگی تو بروز قیامت لوگون کے سامنے آگ کے کوڑے لگائے جائینگے کہ اُسکے باپ دادا دوست آشنا سب تماشا دیکھتے ہون گے (۹) شرابی کیلئے آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہین کہ چالیس دن تک نہ اُسکی کوئی نیکی اوپر جائے نہ دعا قبول ہو (۱۰) اُس سے مرتے وقت ایمان جاتے رہنے کا اندیشہ ہے۔ یہ مرنیسے پہلے دنیوی عذاب ہین جو عذاب آخرت سے قبل ہونے لگتے ہین پس عقلمند کی یہ شان نہین کہ دائمی لذتون کے سامنے اس تھوڑی سی دیر کے بے مزہ لطف کو اختیار کرے ابی اُمامہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تین طرح کے آدمی جنت مین داخل نہونگے (۱) عمر بھر کا شرابی (۲) قطع رحمی کرنے والا (۳) جادو ٹونے کو اچھا سمجھنے والا جو شخص عمر بھر شراب پیتے پیتے مرجائیگا اُسے اللہ تعالیٰ نہر غوطہ کا پانی پلائیگا یہ نہر زناکار عورتونکی شرمگاہ سے جاری ہوگی اور اسکی بدبو سے تمام اہل دوزخ کو تکلیف پہنچیگی (رواہ احمد وابن عدی) حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرابی کو بیٹی نہ دو۔ وہ بیمار پڑجائے تو اُسکی عیادت نکرو اور مرجائے تو اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہو۔ اُس خدا کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بناکر بھیجا ہے شرابی کے حق مین توریت انجیل زبور فرقان مین لعنت اُتری ہے جو شخص اُسے ایک لقمہ کھلائے گا خدا اُسکے بدن پر سانپ بچھو مسلط کردیگا اور جس نے اُسکی کوئی ضرورت پوری کردی گویا اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور جس نے اُسے قرض دیا گویا کسی مسلمان کے قتل پر اُس کا مددگار بنا اور جو اُس کا ہمنشین رہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسکو اندھا کرکے اُٹھائیگا کہ اُسکے پاس کوئی حجت نہوگی (الحدیث) علماء کا قول ہی کہ کبیرہ گناہ یہ ہین

الاشراک باللہ وقتل النفس بغیر حق وشرب الخمر والزنا واللواطۃ وقذف المحصنین والمحصنات بالزنا وعقوق الوالدین المسلمین بقول او بفعل والفرار من الزحف من رجل واحد او رجلین فی الحرب واکل مال الیتیم ظلما وشہادۃ الزور واکل الربا وشہر رمضان نہارا بغیر عذر عامدا ومقاطعۃ الرحم والیمین الفاجرۃ واکل اموال الناس ظلما والنقص فی الکیل والمیزان وتقدیر الصلوۃ علی وقتہا وضرب المسلم بغیر حق وشتم النبی علیہ السلام والکذب علی النبی متعمدا وکتمان الشہادۃ بلا عذر واخذ الرشوۃ وقتل نفسہ او قطع عضو من اعضائہ والریاسۃ والسعایۃ بین الرجل والمرأۃ والسعایۃ عند الظالم والسحر ومنع الزکوۃ والامر بالمنکر والنہی عن المعروف والوقیعۃ فی اہل العلم والحرق الحیوان بالنار وامتناع المرأۃ من زوجہا بلا سبب فکلہا کبائر وروی عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی علیہ السلام یقول اجتنبوا الخمر فانہا ام الخبائث فانہ کان رجل ممن کان قبلکم یتعبد ویعتزل الناس فعلقتہ امرأۃ سوء فارسلت الیہ خادمًا فقال انا ندعوک للشہادۃ فدخل فطفقت کلما دخل بابا اغلقتہ دونہ

(۱) شرک (۲) قتل ناحق (۳) شراب خواری (۴) زنا (۵) اغلام (۶) مسلمان مرد و عورت پر زنا کاری کی تہمت (۷) مسلمان والدین کی نافرمانی قول میں ہو یا فعل میں (۸) جہاد میں ایک یا دو آدمیوں کے مقابلہ سے بھاگ جانا (۹) یتیم کا مال زبردستی کھا جانا (۱۰) جھوٹی گواہی (۱۱) سود کھانا (۱۲) بلا عذر رمضان میں دنکو دانستہ کھانا پینا (۱۳) قطع رحمی (۱۴) جھوٹی قسم کھانا (۱۵) ظلم سے لوگوں کا مال ہضم کر جانا (۱۶) ناپ تول میں کمی کرنا (۱۷) وقت سے پہلے نماز پڑھنا (۱۸) مسلمان کو ناحق مارنا (۱۹) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنا (۲۰) رسول خدا پر قصدًا جھوٹ باندھنا (۲۱) بلا عذر گواہی کا چھپانا (۲۲) رشوۃ لینا (۲۳) خودکشی (۲۴) اپنا کوئی عضو کاٹ ڈالنا (۲۵) تکبر کی راہ سے حکومت جتانا (۲۶) میان بیوی میں چغلی کھا کر لڑائی ڈلوانا (۲۷) کسی غلام سے کسی کی چغلی کھانا (۲۸) جادو کرنا (۲۹) زکوۃ نہ دینا (۳۰) بری باتوں کا حکم کرنا (۳۱) نیک کاموں سے روکنا (۳۲) اہل علم میں لڑائی ڈلوانا (۳۳) کسی جانور کو آگ میں جلانا (۳۴) بلا سبب بیوی کو خاوند کے پاس جانے سے روکنا۔ یہ سب کبیرہ گناہ ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا سے سنا ہے فرماتے تھے شراب سے بچتے رہو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے تم سے پہلے (بنی اسرائیل میں) ایک عابد تھا جو لوگوں سے الگ رہا کرتا تھا ایک بدعورت اُسکے پیچھے لپٹ گئی اور ایک دن یہ پیغام دیکر اپنی خادمہ کو اُسکے پاس بھیجا کہ ہم آپکو ایک امر کی گواہی کے لیے بلاتے ہیں عابد بیچارہ سیدھا سادہ اُسکے ساتھ ہو لیا اور جب گھر میں داخل ہوا خادمہ نے فوراً دروازہ کی زنجیر لگا دی پھر جس جس دروازہ سے

حتی اذا اقضی ای بلغ الی امرأۃ جالسۃ وعندھا غلام وزجاجۃ فیھا خمر فقالت انا لم ندعوك للشھادۃ ولکن ندعوك لقتل ھذا الغلام او تقع علی او تشرب کاسا من الخمر فان ابیت صحت بك وفضحتك قال فلما رای انہ لابد لہ من ذلك قال اسقنی کاسا من الخمر فسقتہ کاسا من الخمر فزال عقلہ حتی وقع علیھا ای جامعھا وقتل الغلام فاجتنبوا الخمر فانہ لایجتمع ایمان وادمان الخمر فی صدر الرجل ابدا الا ویوشك احدھما ان یخرج صاحبہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ اما سمعت قصۃ برصیصا لعن ای بعد عن رحمۃ اللہ بسبب شرب الخمر وذلك ان برصیصا عبد اللہ مائتین وعشرین سنۃ لم یعص اللہ فیھا طرفۃ عین وکان لہ ستون الفا من تلامیذہ یمشون فی الھواء ببرکۃ عبادتہ حتی تعجب الملائکۃ من عبادتہ قال اللہ تعالی ما تعجبون منہ انی اعلم مالا تعلمون ان برصیصا فی علمی یکفر ویدخل النار ابدا الابدین بشرب الخمر فسمع ابلیس علیہ اللعنۃ ذلك القول فعلم ان ھلاکہ فی یدہ فجاء الی صومعتہ علی صورۃ عابد قد لبس المسح فناداہ فقال لہ برصیصا من انت وما تزید قال انا عابد

یہ گزرتا رہا وہ نابکار فضل کنڈی جڑتی چلی گئی یہانتک کہ عابد نے سب سے آخر کے درجہ مین پہنچکر یہ دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی ہے اُسکے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک شیشہ مین شراب بھری رکھی ہے اُس عورت نے عابد سے کہا کہ آپ کو گواہی کیلیئے نہین بلایا بلکہ اسلیے طلب کیا ہے کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کردو یا مجھسے ہمبستر ہوجاؤ یا ایک گلاس شراب پی لو اگر انکار کروگے تو مین چیخون گی چلاؤن گی تمہاری فضیحتی کرکے رکھدونگی عابد نے جب یہ دیکھا کہ بُرے پھنسے تو عورت سے کہا اچھا مجھے تم شراب کا گلاس دیدو عورت نے دیدیا یہ غٹ غٹ اُتار گئے تھوڑی دیر مین عقل جاتی رہی عورت سے ہمبستر ہونا پڑا اور لڑکے کو قتل کردیا۔ اسلیے شراب سے پرہیز چاہیے۔ لوگون کے سینہ مین ایمان اور شراب کا دائمی شغل کبھی جمع نہین ہوتا بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرتا ہے (اسے ابن حبان نے اپنی صحیح مین نقل کیا ہے) شاید تمنے برصیصا کا قصہ نہین سنا جو شراب خواری کے باعث ملعون ہوا اور رحمت الٰہی سے دور رہا (سنیئے) برصیصا ایک بڑا عابد آدمی تھا اُس نے دو سو بیس برس تک خدا کی ایسی عبادت کی کہ ایک لمحہ کیلیئے بھی کسی گناہ کی طرف متوجہ نہین ہوا اسکی عبادت کی برکت سے اُسکے ساٹھ ہزار مرید ہوا پر اُڑا کرتے تھے حتے کہ جب فرشتون کو اُسکی عبادت سے تعجب ہوا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجب نکرو جو کچھ مین جانتا ہون تم نہین جانتے میرے علم مین برصیصا شراب خواری کے سبب کافر ہوکر ہمیشہ کیلیئے جہنم مین جائیگا شیطان نے یہ گفتگو سنکر سمجھ لیا کہ برصیصا میرے ہات سے تباہ ہوگا چنانچہ عابد کی صورت بناکر کمل پوش بنکر برصیصا کے عبادتخانہ مین آموجود ہوا اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو کس ارادہ سے آئے ہو شیطان نے جوابدیا مین عابد ہون

جئت الیک لا کون عونا علی عبادتک لله تعالی فقال من ارادعبادۃ الله تعالی فالله یکفی صاحبها فقام ابلیس یعبد الله تعالی ثلاثۃ ایام لم ینم ولم یاکل ولم یشرب قال برصیصا انا افطر وانام واکل واشرب وانت لا تاکل ولا تشرب وانی عبدت مائتین وعشرین سنۃ ولم اقدر علی ترک الاکل والشرب قال ابلیس انا اذنبت ذنبا فمتی ذکرته سقط عنی النوم والاکل والشرب قال برصیصا ما حیلتی حتی اکون مثلک قال اذهب فاعص الله ثم توب الیه فانه رحیم حتی تجد حلاوۃ الطاعۃ قال ای شیء افعل قال الزنا قال لا افعله قال اقتل مؤمنا قال لا افعله قال اشرب الخمر المسکر فانه اهون وخصمک الله قال این اجده قال اذهب الی قریۃ کذا فذهب فرای امرأۃ جمیلۃ فاشتری منها الخمر فشرب وسکر وزنی فدخل علیها زوجها فضربه وقتله فجاء ابلیس فمثل فی صورۃ انسان وسعی به الی السلطان فاخذوه وجلدوه للخمر ثمانین جلدۃ وللزنا مائۃ جلدۃ وامره بالصلیب لاجل الدم فلما صلب جاء ابلیس الی برصیصا فی تلک الصورۃ فقال کیف حالک فقال من طاع قرین السوء

اور اسلیے آیا ہون کہ ہم تم مل جلکر عبادت الٰہی کیا کرین تو اچھا ہو برصیصا نے کہا بہت اچھا اللہ تعالے اپنے عابدونکا خود کفیل ہوجاتا ہے شیطان برابر تین روز تک عبادت مین کھڑا رہا کھانا پینا سونا سب چھوڑ دیا برصیصا نے کہا مین روزہ افطار کرتا ہون کھاتا پیتا ہون سو رہتا ہون مگر تم ان سب سے الگ ہو۔ دو سو بیس برس عبادت مین گزر گئے ہین مگر ابتک کھانا پینا ترک کرنے کی قدرت حاصل نہین ہوئی شیطان نے کہا مجھسے ایک گناہ سرزد ہوگیا ہو جب وہ یاد آجاتا ہے بھوک پیاس نیند سب جاتی رہتی ہے برصیصا نے کہا مجھے بھی کوئی ترکیب بتا کر اپنا جیسا بنالو شیطان بولا کہ تم عبادتخانہ سے نکلکر کوئی سا گناہ کرکے توبہ کرلینا۔ خدا غفور رحیم ہے پھر دیکھنا کہ عبادت مین کیسا مزہ آتا ہی برصیصا نے پوچھا اچھا کونسا گناہ کرون۔ جواب دیا۔ زنا۔ کہا یہ تو مجھسے نہو سکیگا شیطان بولا خیر کسی مسلمان کو جان سے مار ڈالنا برصیصا نے اس سے بھی انکار کردیا شیطان نے کہا سبکو جانے دو تھوڑی سے شراب پی لینا سب سے سہل ہے اللہ تعالی معاف کریگا برصیصا نے کہا شراب کہان بکتی ہی شیطان بولا فلانے گانو مین چنانچہ برصیصا چلدیا اور اُس گانو مین جاکر دیکھا کہ ایک نہایت حسین عورت شراب بیچتی ہے۔ خریدی اور ڈگڈگا کے چڑھالی تھوڑی دیر مین نشہ کا بھوت آچڑھا عورت سے زنا کیا اتفاقاً اُسکا خاوند آگیا چندے مار پیٹ رہی اور آخر کار برصیصا نے اُس خلل انداز کو جان سے مار ڈالا یہ دیکھکر شیطان نے آدمی کی صورت مین ہوکر حاکم وقت سے مخبری کردی برصیصا گرفتار ہوگیا پہلے اَسّی کوڑے شراب کے اور سو کوڑے زنا کی تعزیر مین لگے پھر خون کے قصاص مین سولی کا حکم ہوا جب سولی تیار ہوگئی شیطان عابد کی صورت مین سامنے آیا اور حال پوچھنے لگا۔ برصیصا نے کہا بُرے دوستون کی

فجزاؤہ هكذا قال ابليس كنت فى بلائك مائتين وعشرين سنة حتى صلبتك فلو ارحت انزلتك قال اريد واعطيك ماتريد قال اسجد لى سجدة واحدة قال لم اقدر ان اسجد لك على الخشب قال اسجد بالايماء فسجد وكفر بالله وخرج من الدنيا بلا ايمان نعوذ بالله تعالى (حياة القلوب) روى ان عبد الرحمن بن عوف صنع طعاما وشرابا فدعا نفرا من اصحاب رسول الله صلے الله عليه وسلم حين كانت الخمر مباحة فاكلوا وشربوا فلما تملوا اى سكروا وجاء وقت صلوة المغرب قدموا احدهم ليصلى بهم فقرأ قل يا ايها الكافرون اعبد ما تعبدون وانتم عابدون ما اعبد فنزلت لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى الاية ثم كانوا لا يشربون فى اوقات الصلوة فاذا صلوا العشاء شربوها فلا يصبحون الا وقد ذهب عنهم السكر وعلموا ما يقولون ثم نزل تحريمها بقوله انما الخمر والميسر الاية ومعنى لا تقربوا الصلوة لا تغشوها ولا تقوموا اليها واجتنبوها كقوله عليه السلام جنبوا اعن مساجدكم صبيانكم ومجانينكم (كشاف) وقيل لما نزل تحريم الخمر قالت الصحابة يا رسول الله

سلاح ومشورہ ماننے والونکو ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ مین دو سو بیس برس سے تیرے فکر مین تھا آج بڑی مشکل سے یہانتک نوبت پہنچی ہے اگر تو کہے تو مین تجھے سولی سے اُتار سکتا ہون برصیصا نے کہا مین تو دل وجان سے یہی چاہتا ہون اسکے صلہ مین جو تم کہو وہ کرگزرون شیطان نے کہا ایکبار مجھے سجدہ کرلے برصیصا نے کہا مین سولی کے تختہ پر کس طرح سجدہ کرسکتا ہون شیطان بولا اشارہ ہی سے سہی چنانچہ ادہر اُس نے سجدہ کیا اُدہر سولی ملگئی اور برصیصا کفر کی حالت مین بے ایمان ہوکر دنیا سے گیا نعوذ باللہ منہ (حیاۃ القلوب) روایت ہی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ایکبار کھانا پکوایا۔ شراب مہیا کی اور رسول خدا کے چند صحابیون کو بلایا چنانچہ سب نے کھانا کھا کر شراب کا شغل کیا کیونکہ اُسوقت شراب حلال تھی ادہر پینے والون کو نشہ ہوا اُدہر مغرب کی نماز کا وقت آگیا ایک شخص نماز پڑہانے کھڑے ہوئے اور سورۃ اس طرح پڑہی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَأَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (کہدے کہ اے کافرو مین اسکو پوجتا ہون جسکو تم پوجتے ہو اور تم اُسکو پوجتے ہو جسکو مین پوجتا ہون) چنانچہ اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى (نشہ کی حالت مین نماز کے قریب نجاؤ) بعد کو لوگون نے نماز کے وقتونمین پینا پلانا ترک کردیا۔ عشار کی نماز کے بعد پیتے تھے اور صبح تک نشہ اُتر جاتا تھا اور اپنی بات سمجھنے لگتے تھے اسکے بعد شراب کی حرمت مین یہ آیت اُتری إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الآیۃ لا تقربوا الصلوۃ کے یہ معنے ہین کہ نماز نہ پڑہو اسلیئے کھڑے نہو یعنے نشہ کی حالت مین اُس سے الگ رہو (تفسیر کشاف) روایت ہی کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی بعض صحابہ نے پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ ہماری

فکیف باخواننا الذین ماتوا وھم یشربون الخمر ویاکلون مال المیسر فنزلت اذا ما اتقوا وامنوا ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا الایۃ یعنی ان المؤمنین لاجناح علیھم فی ای شیٔ طعموہ من المباحات اذا اتقوا المحارم ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا علی معنی ان اولئک کانوا علی ھذہ الصفۃ ثناء علیھم وحمدا لاحوالھم فی الایمان والتقوی والاحسان ومثالہ ان یقال لک ھل علی زید فیما فعل جناح وقد علمت ان ذلک امر مباح فتقول لیس علی احد جناح فی المباح اذا اتقی المحارم وکان مؤمنا محسنا تریدان زید اتقی مؤمن محسن وانہ غیر مواخذ فیما فعل (تفسیر کشاف ملخصاً)

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** المائدۃ

(واتل علیھم نبا ابنی آدم) قابیل وھابیل اوحی اللہ تعالی الی آدم علیہ السلام ان یزوج کل واحد منھما توام الاخر فسخط منہ قابیل لان توامہ کانت اجمل فقال لھما آدم علیہ السلام قربا قربانا فمن ایکما قبل تنزل وجھا فقبل قربان ھابیل بان نزلت نار فاکلتہ فازداد قابیل سخطا وفعل ما فعل بالحق صفۃ مصدر محذوف

اُن مسلمان بھائیونکا کیا حال ہوگا جو شراب بیتے پیتے اور جوے کا مال کھاتے کھاتے مرگئے ہین اسکے جواب مین یہ آیت آئی اذا ما اتقوا وامنوا ثم اتقوا وامنوا الآیۃ یعنے مباح چیز کے کھانے پینے کا مومنپر کچھہ گناہ نہین بشرطیکہ حرام اشیاء سے بچین خدا سے ڈرین اور ایمان لائین پھر خدا سے ڈرین اور نیکیان کرتے رہین آیین اُن مومنون کی جو زمانۂ اباحۃ مین شراب پیکر مرگئے ہین ایمان اور تقوی اور احسان کے متعلق تعریف ثابت ہوتی ہے یعنے اُن کی یہی حالت تھی جو آیۃ مین بیان ہوئی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی یون کہے کیون جی کسی مباح کام کرنیسے زید پر کوئی گناہ لازم آجاتا ہے۔ تم یہ جواب دوگے کہ مباح مین کوئی گناہ نہین بشرطیکہ حرام سے بچتا ہے اور نیک کار مومن ہو تمہارے اس جواب کا یہ مطلب ہوگا کہ زید پرہیزگار اور نیک مومن ہے مباح فعل پر اُس سے مواخذہ نہوگا (کشاف)

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** مائدہ

وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ یعنے اے پیغمبر لوگون کو حضرت آدمؑ کے دو بیٹون کی سچی خبر سنا دو انمین ایک کا نام قابیل تھا دوسرے کا ہابیل۔ آدمؑ کو حکم دیا گیا تھا کہ قابیل کا نکاح اُس لڑکی سے جو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کا اُس سے جو قابیل کے ساتھ جوڑوان پیدا ہوئی ہے کردیا جائے قابیل اس سے ناراض ہوا کیونکہ اسکے ساتھ کی جوڑوان لڑکی نہایت حسین تھی آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہوجائیگی اُسکے ساتھ نکاح ہوگا چنانچہ ہابیل کی قربانی قبول ہوئی کہ اُسے آگ اُترکر کھاگئی۔ قابیل کو اور زیادہ غصہ آیا اور اُسنے ہابیل کو قتل کردیا بالحق مصدر محذوف کی صفت ہے

ای تلاوۃ ملتبسۃ بالحق اوحال من ضمیر اتل اومن نبأ ابنی آدم ای ملتبسا بالصدق موافقا لما فی کتب اولین (اذ قربا قربانا) ظرف لنبأ اوحال منہ او بدل علی حذف المضاف ای اتل علیہم نبأھما فی ذلک الوقت قیل کان قابیل صاحب زرع وقرب ارذأ قمح عندہ وھابیل صاحب ضرع وقرب جملا سمینا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الاخر لانہ سخط حکم اللہ تعالی ولم یخلص النیۃ فی قربانہ وقصدھا بیل الی احسن ماعندہ (قال لاقتلنک) توعدہ بالقتل لفرط الحسد لہ علی تقبل قربانہ ولذلک (قال انما یتقبل اللہ من المتقین) فی جوابہ ای انما اتیت من قبل نفسک بترک التقوی لا من قبلی فلم تقتلنی وفیہ اشارۃ الی ان الحاسد ینبغی ان یری حرمانہ من تقصیرہ ویجتھد فی تحصیل مابہ صار المحسود محظوظا لا فی ازالۃ حظہ فان ذلک مما یضرہ ولا ینفعہ وان الطاعۃ لا تقبل الا من موحد متق (قاضی بیضاوی) عن عبدالرحمن بن عوف عن النبی علیہ السلام انہ قال لقیت جبرائیل علیہ السلام فقال انی ابشرک

یعنے تلاوۃً متلبسۃً بالحق - یا ضمیر اتل یا نبا ابنی آدم سے حال واقع ہوا ہے یعنی ان کو ایسی خبر سنا دو جو صدق سے ہم پہلو اور پہلی کتابوں کے مطابق ہو اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا الآیۃ یعنے جب انہون نے قربانی کی تو ایک کی قبول ہوئی ایک کی نہوئی - اذ قربا الایۃ نبا کا ظرف یا اُس سے حال واقع ہوا ہے یا اُس سے بدل ہو اس صورت مین مضاف محذوف ماننا پڑیگا یعنے واتل علیہم نبأھما نبأ ذلک الوقت علماء کا قول ہے کہ قابیل ایک زمیندار تھا اُس نے ردی گیہون پیش کیے اور ہابیل مویشی رکھتا تھا اس نے ایک موٹا تازہ اونٹ قربانی مین دیا اسلیے اسکی قربانی قبول ہوئی اور اسکی نہوئی کیونکہ وہ حکم الٰہی سے ناراض رہا اور قربانی مین خالص نیت نرکھی اسکے خلاف ہابیل نے قیمتی اونٹ قربان کیا جو اُسکے نزدیک سب سے بہتر تھا قَالَ لَاَقْتُلَنَّکَ اُس نے کہا مین تجکو قتل کرڈالونگا یعنے قابیل نے اس فرط حسد کے باعث کہ اسکی قربانی قبول کیون ہوگئی ہابیل کو قتل سے ڈرایا اسی لیے ہابیل نے یہ جواب دیا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ خدا تو پرہیزگار ہی کی چیز قبول کرتا ہے یعنے تو نے اپنے نفس کی شامت کے باعث تقوے چھوڑکر ردی قربانی پیش کی اسمین میرا کیا قصور پھر میرے قتل پر کیون آمادہ ہے اسمین ادھر اشارہ ہے کہ حاسد اپنی ہی تقصیر کو اپنی محرومی کا باعث سمجھا کرے اور محسود جن فضائل کے سبب محفوظ ہے اُن کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے اُس کا زوال نہ چاہے کیونکہ اس سے حاسد کو نفع کے بدلے ضرر پہنچیگا اور اس طرف بھی ایما ہے کہ طاعت اُسکی قبول ہوتی ہے جو پرہیزگار اور مومن ہو (قاضی بیضاوی) عبدالرحمن بن عوف پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مجھے جبرئیل نے ملکر یہ کہا مین آپکو بشارت دیتا ہون

ان اللہ تعالی یقول من سلم علیک سلمت علیہ و من صلی علیک صلیت علیہ و قال علیہ السلام من قال اللھم صل علی محمد و انزلہ المنزل المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی یوم القیامۃ شفاء شریف قولہ ابنی ادم قیل لم یرد بھما ابنی ادم لصلبہ و انما ھما رجلان من بنی اسرائیل ولذا قیل فی حقھم من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل الآیۃ لکن الصحیح ماذھب الیہ جمھور المفسرین من انھما من صلبہ یدل علیہ قولہ تعالی + فبعث اللہ غرابا الآیۃ لان القاتل لم یدر ما یصنعہ بالمقتول حتی تعلم ان فعل الغراب (تفسیر خازن) قیل عدھا ھابیل الی کبش احسن ما فیہ غنمہ فقربہ و اضمر فی نفسہ رضی اللہ تعالی وقابیل قرب ارادا فقم عندہ فوضعا قربانھما علی جبل ثور دعا ادم علیہ السلام فنزلت من السماء نار فاکلت قربان ھابیل ولم تاکل قربان قابیل فغضب قابیل علی ھابیل واضمر لاخیہ الحسد الی ان اتی ادم علیہ السلام الی مکۃ لزیارۃ البیت وغاب عنھما فقصد قابیل ھابیل و ھو فی غنمہ و قال لہ لاقتلنک قال ھابیل لم تقتلنی قال ان اللہ قبل قربانک و رد قربانی و تریدان تنکح اختی الحسناء و انکح اختک الدمیمۃ فیتحدث الناس

کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو آپ پر سلام بھیجیگا مین اُسپر سلامتی نازل کرونگا اور جو آپ پر درود پڑھیگا مین اُسپر رحمت اُتارونگا حضور فرماتے ہین کہ جس نے یہ کہا اللھم صل علی محمد و انزلہ المنزل المقرب عندک یوم القیمۃ (اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کر اور اُن کو قیامت کے روز اپنے پاس مقام قرب مین جگہ دے) اسکی شفاعت مجھپر واجب ہوگئی (شفاء شریف) بعض علماء کا قول ہو کہ ابنی آدم سے حضرۃ آدم کے دو صلبی بیٹے مراد نہین بلکہ یہ بنی اسرائیل کے دو آدمیون کا قصہ ہے اور اسی لیے اُن کے حق مین فرمایا ہے من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل الآیۃ مگر صحیح مذہب وہی ہے جو جمہور مفسرین کا ہے کہ یہ دونون حضرۃ آدم کے صلبی بیٹے تھے اور فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا الآیۃ اسکی واضح دلیل ہے کیونکہ قاتل کو ابتک یہی معلوم نتھا کہ مقتول کو کیا کرے یہانتک کہ کوے کے فعل سے اُس نے دفن کرنے کا سبق لیا (تفسیر خازن) بعض علماء کا قول ہے کہ ہابیل نے اپنے ریوڑ مین سے نہایت اچھا دنبہ چھانٹ کر قربانی کیلیے پیش کیا اور دل سے خدا کی رضامندی کا طالب رہا اور قابیل نہایت ردی گیہون لایا پھر دونون نے اپنی قربانی پہاڑ پر رکھدی حضرت آدمؑ کی دعا کے باعث آسمان سے آگ اُتری اور ہابیل کی قربانی کو کھا گئی قابیل کی قبول نہوئی اسلیے اُسے ہابیل پر غصہ آیا اور اُسکا دلی دشمن بنگیا یہانتک کہ ایک وقت حضرۃ آدم اُنہین چھوڑ کر خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے قابیل نے ہابیل سے جبکہ وہ اپنے ریوڑ مین تھا یہ کہا کہ مین تجکو قتل کرنے آیا ہون ہابیل نے کہا کیون جواب دیا اسلیے کہ اللہ تعالی نے تیری قربانی قبول کی اور میری رد کردی نیز تو یہ چاہتا ہے کہ میری حسین بہن سے نکاح کرلے اور اپنی بدصورت بہن میرے حوالے کردے اس سے لوگون مین تیری خوبیان مشہور ہو جائین

انك خير مني وبفخر ولدك على ولدي (تفسير خازن) وقال محمد بن اسحٰق عن بعض اهل العلم بالكتاب الاول ان آدم عليه السلام كان تغشى حواء في الجنة قبل ان يصيب الخطيئة فحملت بقابيل واخته ولم تجد عليهما وحما ولا وصبا ولا طلقا ولم ترد ما وقت الولادة فلما اهبط الى الارض تغشاها فحملت بهابيل وتوامه فوجدت الوحم والوصب والطلق والدم وكان الرجل منهم يزوج ابنته لاخي اخوتها شاء غير توامها التي ولدت معه فلما كبر قابيل وهابيل وكان بينهما سنتان امر الله تعالى آدم عليه السلام ان يزوج قابيل ليوذا ويزوج هابيل اقليميا اخت قابيل وكانت اقليميا احسن من ليوذا فذكر آدم عليه السلام ذلك ورضي هابيل وسخط قابيل وقال هي اختي وانا احق بها ونحن من اولاد الجنة وهما من اولاد الارض الى آخر القصة (تفسير الخازن) ذكر في الاخبار ان حواء كانت تلد لآدم عليه السلام كل بطن غلاما وجارية فكان جميع ما ولدته اربعين ولدا في عشرين بطنا اولهم قابيل وتوامته اقليميا واخرهم عبد المغيث وتوامته امة المغيث ثم بارك الله تعالى في نسل آدم عليه السلام وقال ابن عباس لم يمت آدم عليه السلام حتى بلغ ولده وولد ولده اربعين الفا واختلفوا في مولد قابيل وهابيل

اور تیری اولاد میری اولاد کے سامنے فخر کرتی رہے (تفسیر خازن) محمد بن اسحٰق بعض علمائے اہل کتاب سے روایت کرتے ہین کہ آدمؑ گیہون کھانیسے پہلے جنت مین حوا سے ہمبستر ہوئے قابیل اور اسکی بہن پیٹ مین پڑے اس سے حضرت حوا کو کسی قسم کی بدمزگی کسی طرح کا دکھ یا دردزہ نہین ہوا اور نہ خون نفاس آیا پھر جب آدمؑ زمین پر اتارے گئے اور ہمبستری کا اتفاق ہوا تو ہابیل اور اسکی بہن پیٹ مین پڑے اسوقت حوا کو بدمزگی دکھ اور دردزہ کی تکلیف ہوئی اور ولادت کے حسب معمول خون نفاس بھی آیا اور آدم اپنی بیٹی کا نکاح غیر پیٹ کے بھائی سے کر دیا کرتے تھے جب قابیل و ہابیل جن مین دو برس کی چھٹائی بڑائی تھی جوان ہو گئے اللہ تعالی نے آدمؑ کو حکم دیا کہ قابیل کا لیوذا سے اور ہابیل کا اقلیمیا سے نکاح کر دو اقلیمیا لیوذا سے زیادہ حسین تھی اسلیے حضرۃ آدمؑ کے اطلاع دینے پر ہابیل رضامند ہو گیا اور قابیل نے ناراض ہو کر کہا کہ اقلیمیا میری بہن ہے مین ہی اسکا مستحق ہون کیونکہ ہم دونو جنت کی پیدائش ہین اور وہ دونون زمین کی یہانتک کہ اس حسد کے باعث اسنے قابیل کو قتل کر دیا۔ الی آخر القصہ (تفسیر خازن) بعض روایات مین ہے کہ حوا حضرت آدمؑ سے ہر پیٹ مین ایک لڑکا اور ایک لڑکی توامؑ جنا کرتی تھین تمام اولاد کی تعداد چالیس تھی یہ سب بچے بیس مرتبے مین ہوئے تھے سب سے بڑا قابیل اور اسکی بہن اقلیمیا تھی اور سب سے چھوٹا عبد المغیث اور اسکی بہن امۃ المغیث۔ پھر اللہ تعالی نے نسل آدم مین برکت دی ابن عباس فرماتے ہین کہ حضرۃ آدمؑ نے چالیس ہزار بیٹے پوتون کو اپنی آنکھ سے دیکھکر انتقال فرمایا ہے قابیل و ہابیل کی جائے پیدائش

فقال بعضهم غشی آدم علیه السلام حواء بعد هبا طها الی الارض بمائة سنة فولدت له قابیل وتوامته اقلیمیا فی بطن ثم هابیل وتوامته لیوذا فی بطن (تفسیر الخازن) قال ابن جریج لما قصد قابیل قتل هابیل لم یدر کیف یقتله فتمثل له ابلیس علیه اللعنة وقد اخذ طیرا فوضع راسه علی حجر واسقط حجرا اخر علیه وقابیل ینظره فعلم القتل ففعل مثله وقیل فعل وهابیل نائم واختلفوا فی موضع قتله فقال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما علی جبل ثور وقیل عند عقبة جبل حراء وقیل بالبصرة فی موضع المسجد الاعظم (تفسیر الخازن) فلما قتله اصبح من النادمین علی قتله لما کان فیه من التحیر فی امره وحمله علی رقبته سنة او اکثر علی ما قیل ولتعمله من الغراب اسود لونه وتبرأ ابوه منه اذ روی انه لما قتله اسود جسده فساله آدم علیه السلام عن اخیه فقال ما کنت علیه وکیلا قال بل قتلته فلذلک اسود جسدک وتبرأ منه ومکث بعد ذلک مائة سنة لا یضحک وعدم الظفر بما فعل من اجله (قاضی) قیل هرب بعده الی عدن من ارض الیمن فاتاه ابلیس علیه اللعنة فقال انما اکلت النار قربان هابیل لانه یعبد النار فاصنع انت مثل ذلک ففعل

مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ زمین پر اُترنے کے سو برس بعد آدمؑ حوا سے ہمبستر ہوئے اس مرتبہ قابیل اور اقلیمیا پھر دوسرے پیٹ سے ہابیل اور لیوذا پیدا ہوئے (تفسیر خازن) ابن جریج کا قول ہی کہ جب قابیل نے ہابیل کے قتل کا ارادہ کیا تو مارڈالنے کی ترکیب جانتا نہین آئی شیطان نے ایک پرند پکڑکے اُس کا سر پتھر پر رکھا اور دوسرے پتھر سے کچل دیا قابیل تماشا دیکھتا رہا اور شیطان سے تعلیم پاکر ہابیل کو اسی ترکیب سے مارڈالا بعض کا قول ہے کہ اُس نے ہابیل کو سوتے مین پتھر سے کچلا ہے علی ہذا القیاس موضع قتل مین اختلاف ہی ابن عباس فرماتے ہین جبل ثور پر بعض کہتے ہین جبل حراء کی گھاٹی مین بعض کا قول ہے کہ بصرہ مین جہان اب مسجد اعظم موجود ہی (تفسیر خازن) قابیل بھائی کو قتل کرکے پشیمان ہوا کیونکہ اُسکو عرصہ تک اس سے حیرت رہی اور ایک برس یا کچھ زیادہ مدت تک اُسکی لاش کندھے پر لئے پھرا پھر کوّے سے دفن کرنیکے ترکیب سیکھنے کے باعث اُسکا رنگ کالا پڑگیا اس سے حضرت آدم نہایت بیزار ہوئے روایت ہی کہ قتل کرنے کے بعد قابیل کا تمام بدن کالا ہوگیا تھا حضرت آدم نے ہابیل کا حال پوچھا اُس نے کہا مین اُس کا چوکیدار نہین ہون آدمؑ بولے کہ تو ضرور اُسے قتل کرچکا ہے اسی لیے تیرا بدن سیاہ ہے چنانچہ آپ قابیل سے بیزار ہوئے اور اس رنج کے باعث سو برس تک اُنکو ہنسی نہین آئی اور قابیل نے جس مراد کے لئے ہابیل کو مارا تھا اُسپر کامیاب نہو سکا (قاضی بیضاوی) بعض کا قول ہے کہ قابیل قتل کے بعد علاقہ یمن مین عدن کی طرف بھاگ گیا یہان شیطان نے بہکایا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اسلیئے کھاگئی کہ وہ آتش پرست تھا تو بھی آگ کی پوجا کیا کر قابیل نے ایسا ہی کیا

فہو اول اتخذ الات اللھو و انہمک فی المعاصی من شرب الخمر وعبادۃ الاوثان والزنا وغیرھا من الفواحش حتی اغرقھم اللہ بالطوفان فی ایام نوح علیہ السلام ومن ارتکب مثل تلک الافعال حشر معہ قابیل واولادہ یوم القیامۃ (رونق المجالس) وفی الحدیث لا تقتل نفس ظلما الا وعلی قابیل کفل ای نصیب من دمہا فانہ اول من سن القتل وکذا قیل ان اول من حسد فی السموات کان ابلیس علیہ اللعنۃ فجری علیہ ما جری واول من حسد فی الارض کان قابیل حیث حسد اخاہ ھابیل فجری علیہ ما جری ویکفی فی النصیحۃ للعاقل حالہما قال علیہ السلام ان لنعم اللہ تعالی اعداء قیل من ھم یا رسول اللہ قال الذین یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ قال بعض الحکماء امہات الخطایا ثلاثۃ الحسد والحرص والکبر اما الکبر فکان اصلہ من ابلیس حیث تکبر وابی من السجدۃ فلعن واما الحرص فکان اصلہ من آدم علیہ السلام حیث قیل لہ الجنۃ کلہا مباح لک الا ھذہ الشجرۃ فحملہ الحرص فاخرج منہا واما الحسد فکان اصلہ من قابیل حیث قتل اخاہ ھابیل فصار کافرا بسبب حسدہ وکذا قال الفقیہ ابو اللیث ثلثۃ لا تستجاب دعوتہم اکل الحرام ومکثار الغیبۃ ومن کان فی قلبہ غل وحسد للمسلمین

اور سب سے پہلے اسی نے کھیل کود اور گانے بجانے کے آلات وضع کئے شراب خواری بت پرستی زنا وغیرہ کبیرہ گناہون مین ڈوبا رہا یہانتک کہ اللہ تعالی نے اُسے اور اسکی اتباع کو طوفان نوح مین غرق کر دیا ایسے افعال کا مرتکب قیامت کے دن قابیل اور اُسکی اولاد کیساتھ اُٹھایا جایئگا (رونق المجالس) حدیث شریف مین ہے کہ قتل ناحق جاہے کہین ہو مگر ایک خون قابیل کی گردن پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ یہ اُسی کی ایجاد ہے۔ آسمان مین سب سے پہلا حاسد شیطان ہے سو اُسکے ملعون ہونے کا حال سب کو معلوم ہے اور زمین مین سب سے پہلا حاسد قابیل تھا سو اس کا انجام ظاہر ہے عقلمندان دونون کے حالات سے بہت کچھ نصیحت حاصل کرسکتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا کی نعمتون کے بہت سے دشمن ہین لوگون نے عرض کیا وہ کون فرمایا جو لوگ فضل الٰہی کے عطیہ پر لوگون سے حسد رکھتے ہین۔ بعض حکما کا قول ہے کہ گناہون کی جڑ تین چیز ہین (۱) حسد (۲) حرص (۳) تکبر۔ تکبر کی ابتدا شیطان سے ہوئی کیونکہ اُس نے اپنی بڑائی مین آکر آدم کو سجدہ نکیا اور ملعون ہوا۔ حرص کی ابتدا آدم سے ہے کیونکہ انکو سمجھا دیا گیا تھا کہ بجز اس گیہون کے درخت کے ساری جنت آپ کے لئے مباح ہے مگر انہون نے ازراہ حرص دانہ کھا لیا اور وہان سے نکالے گئے اور حسد کی ابتدا قابیل سے ہے جو اپنے بھائی ہابیل کو حسد کے باعث قتل کرکے کافر ہوگیا اسی طرح فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ تین شخصون کی دعا قبول نہین ہوتی (۱) حرام کا مال کھانے والا (۲) بکثرت غیبت کرنے والا (۳) جسکے دل مین مسلمانون کا کینہ یا حسد ہو

وعن عطیۃ بن عروۃ السعدی انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام ان الغضب من الشیطان والشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ وقال علیہ السلام ان فیکم من یکون سریع الغضب سریع الفی وفیکم من یکون سریع الغضب بطئ الفی فخیرکم من یکون بطئ الغضب سریع الفی وشرکم من کان سریع الغضب بطئ الفی (زبدۃ الواعظین) اعلم ان للحاسد ثمانی آفات الاولی افساد الطاعۃ روی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب والعشب او تادیتہ الی الکفر والثانیۃ الانضاء الی فعل المعاصی اذ الحاسد لا یخلو عن الغیبۃ والکذب والسب والشماتۃ عادۃ (طب) عن ضمرۃ بن ثعلبۃ انہ قال لا یزال الناس بخیر ما لم یتقاسدوا والثالثۃ حرمان الشفاعۃ (طب) عن عبد اللہ بن بشر عن النبی علیہ السلام انہ قال لیس منی وحسد ولا ذو غیبۃ ولا ذو کہانۃ ولا انا منہ ثم تلا علیہ السلام ہذہ الآیۃ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا) والرابعۃ دخول النار (دیلمی) عن ابن عمر وانس بن مالک رضی اللہ عنہما انہ قال علیہ السلام ستۃ یدخلون النار قبل الحساب بستۃ قیل ومن ہم یا رسول اللہ قال الامراء بالجور

عطیہ بن عروۃ السعدی روایت کرتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا غصہ شیطانی حرکت ہو اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے آگ کو پانی سے بجھایا کرتے ہین جب کسیکو غصہ آیا کرے اسکو چاہیئے کہ وضو کرڈالے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ تم مین بعض آدمیون کو غصہ بھی جلدی سے آجاتا ہے اور وہ جلدی سے مل بھی جاتے ہین اور بعض کو غصہ تو جلدی سے آجاتا ہی مگر ملتے دیر مین ہین پس تو سب سے بہتر وہ ہی جسکو غصہ دیر مین آتے اور رضامند جلدی سے ہو جائے اور سب سے بُرا وہ ہی جسکو غصہ جلدی آئے اور ملنے مین بہت دیر لگائے (زبدۃ الواعظین) معلوم رہے کہ حاسد کیلیے آٹھ طرح کی آفتین ہین (۱) طاعت کا ضائع ہونا کیونکہ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لوگو حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیون کو اس طرح کھا جاتا ہو جس طرح آگ لکڑی یا خشک گھاس کو اور حاسد کو کفر تک پہنچا دیتا ہے (۲) حسد دیگر گناہون تک پہنچا دیتا ہی کیونکہ حاسد غیبت جھوٹ گالی اور دوسرون کی برائی سے عادۃً پرہیز نہین کرسکتا (طبرانی) ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت ہو کہ لوگ جبتک باہم حسد نکرین گے اچھے رہینگے (۳) شفاعت سے محروم رہنا (طبرانی) عبد اللہ بن بشر رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا حاسد چغلخور اور کاہن مجھسے کسی طرح کا علاقہ نہین رکھتا اور نہ مین اُس سے کچھ سروکار رکھون پھر آپنے یہ آیت پڑہی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الآیہ یعنے جو لوگ مسلمان مردون عورتون کو بغیر کچھ کیے ایذا دیتے ہین وہ بہتان اور صریح گناہ اپنے سر لیتے ہین (۴) دوزخ مین پڑنا (دیلمی) ابن عمر اور انس رضی سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا چھ طرح کے آدمی چھ خصلتون کے باعث حساب سے پہلے دوزخ مین جائینگے (۱) حاکم ظلم کے باعث

والعرب بالعصبیۃ والدھاقین بالکبر والتجار بالخیانۃ واھل الرسایتق بالجھل والعلماء بالحسد والخاصۃ الافضاء الی اضرار الغیر فلذا امر اللہ تعالی بالاستعاذۃ من شر الحاسد کما امر فابالاستعاذۃ من شر الشیطان الرجیم حیث قال ومن شر حاسد اذا حسد وقال النبی علیہ السلام استعینوا علی قضاء الحوایج بالکتمان فان کل ذی نعمۃ محسود والسآسۃ التعب والھم من غیر فائدۃ بل مع ضرر ومعصیۃ قال ابن السماک لم ار ظالما اشبہ بالمظلوم من الحاسد تعب دائر وعقل ھائم وغم لازم واسآۃ السابعۃ علی القلب حتی یکاد لا یفھم حکما من احکام اللہ تعالی قال سفیان لا تکن حاسدا تکن سریع الفھم وآثامنۃ الحرمان والخذلان فلا یکاد یظفر بمراد ویبصر علی عدو فلذا قیل الحسود لا یسود (طریقۃ محمدیہ)

سورۃ المائدۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذ اوحیت الی الحواریین ای امرتھم علی السنۃ رسلی ان آمنوا بی وبرسولی یجوز ان تکون مصدریۃ وان تکون مفسرۃ (قالوا آمنا واشھد بانا مسلمون) مخلصون

(اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم)

(۲) عرب بیجا حمایت قوم کے باعث (۳) زمیندار تکبر کے باعث (۴) تاجر خیانت کے باعث (۵) گنوار جہل کے باعث (۶) علماء حسد کے باعث (۷) اور رؤسا کو ضرر دینا اسلیئے اللہ تعالی نے جس طرح شیطان کی شر سے پناہ مانگنے کا حکم کیا ہے اسی طرح حاسد کی شر سے استعاذہ کا ارشاد ہوا ہے ومن شر حاسد اذا حسد صریح آیت ہے پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ سب سے چھپا کر لوگون کی حاجتین پوری کیا کرو کیونکہ اکثر منعمون سے لوگ حسد رکھا کرتے ہین (۶) بلا فائدہ رنج وغم اٹھانا بلکہ گناہ کا موجب سر پر لینا۔ ابن السماک کا قول ہے کہ مینے حاسد سے زیادہ کسیکو نہین دیکھا جو ظالم ہو کر مظلوم نما ہو کیونکہ یہ دائمی رنج پریشانی عقل اور لازمی غم مین گرفتار رہتا ہے (۷) دل کا اندھا ہو جانا۔ یہانتک کہ خدا کے احکام مین سے کسی حکم کو نہین پہچان سکتا۔ سفیان کا قول ہے کہ اگر تجھے سریع الفہم بننا منظور ہے تو حاسد نہ بن (۸) محرومی و پشیمانی۔ اسکو کبھی دلی مراد نہین ملتی اور نہ دشمن پر فتح پاتا ہے اسی واسطے کہا گیا ہے کہ حاسد کسی قوم کا سردار نہین بنا کرتا (طریقہ محمدیہ)

سورہ مائدہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذ اوحیت الی الحواریین الآیہ یعنے جب مینے اپنے رسولون کی زبانی حواریون کو حکم دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ ان اٰمنوا مین لفظ ان مصدریہ بھی ہو سکتا ہے مفسرہ بھی قالوا آمنا الآیہ جواب مین حواریون نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ رہ کہ ہم خالص مسلمان ہین اذ قال الحواریون یعیسی ابن مریم الآیہ لفظ اذ ..... یا تو اذکر محذوف کے سبب محلاً منصوب ہے یا قالوا کا ظرف ہے یعنی جب حواریون نے کہا اے عیسی بن مریم

منصوب باذکر او ظرف لقالوا فیکون تنبیہا علی ان ادعاءھم الاخلاص مع قولہم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء لم یکن بعد عن تحقیق واستحکام معرفۃ وقیل ھذہ الاستطاعۃ علی ما تقتضیہ الحکمۃ والارادۃ لا علی ما تقتضیہ القدرۃ وقیل المعنی ھل یستطیع ربک ای ھل یجیبک واستطاع بمعنی اطاع کاستجاب واجاب (قال اتقوا اللہ) من امثال ھذا السؤال (ان کنتم مؤمنین) بکمال قدرتہ وصحۃ نبوتی او صدقتم فی ادعاء الایمان (قالوا نرید ان ناکل منہا) تمہید عذر وبیان لما دعاھم الی السؤال (وتطمئن قلوبنا) بانضمام علم المشاھدۃ الی علم الاستدلال بکمال قدرتہ (ونعلم ان قد صدقتنا) فی ادعاء النبوۃ وان اللہ یجیب دعوتنا (ونکون علیہا من الشاھدین) اذا استشھدتنا او من الشاھدین للعین دون السامعین للخبر (قال عیسے ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا) ای یکون یوم نزولہا عیدا نعظمہ وقیل العید السرور العائد ولذلک سمی یوم الجمعۃ عیدا (لاولنا واٰخرنا) بدل من لنا باعادۃ العامل

کیا تیرا رب ہمپر آسمان سے مائدہ نازل کرسکتا ہے اسمیں اِدہر اشارہ ہے کہ باوجود اس قول کے کہ کیا تیرے رب مین مائدہ نازل کرنے کی طاقت ہے اسلام واخلاص کے متعلق حواریون کا دعوی تحقیق اور استحکام معرفت کیساتھ تھا بعض کا قول ہے کہ ھل یستطیع مین مقتضای حکمت اور ارادۂ الٰہی کے مطابق استطاعت مراد ہی نہ کہ مقتضائے قدرت کے مطابق۔ اور بعض نے یستطیع بمعنی یجیبک لیا ہے یعنے اے عیسے کیا تیرا رب مائدہ اُتارنے کے متعلق تیری دعا قبول کرلے گا۔ محاورہ مین استطاع بمعنے اطاع اکثر آتا ہے جیسا کہ استجاب بمعنے اجاب قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ الآیہ عیسے نے کہا کہ اگر تم اُسکے کمالِ قدرۃ اور میری نبوۃ کی صداقت یا دعوے ایمان مین سچے ہو تو ایسے سوال کرنے سے خدا کا خوف کرو قَالُوا نُرِیْدُ انہون نے کہا ہم تو یہ چاہتے ہین کہ اُسے کھائین (یہ حواریون کے عذر کی تمہید اور منشائے سوال کا بیان ہے) اور ہمارے دل مطمئن ہوجائین یعنے ہم کمال قدرۃ کی بابت علم استدلالی کے ساتھ علم مشاہدہ کو شامل کرلین اور یہ بھی جان لین کہ تم دعوی نبوۃ مین سچے ہو اور اسکا بھی علم ہوجائے کہ خدا ہماری دعا قبول کرلیتا ہی اور جب آپ شہادت طلب کرین ہم اُسپر گواہی دینے کو موجود ہوجائین یا سنی سنائی خبر سے قطع نظر اپنی آنکھون سے کمال قدرۃ کا مشاہدہ کرلین قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ الآیہ عیسے بن مریم نے کہا الٰہی ہمپر مائدہ نازل کردے کہ اُسکے اُترنے کا دن اپنی عظمت کے باعث ہمارے پہلون پچھلون کیلئے عید کا دن ہوجائے بعض نے کہا ہی عید سے وہ مسرت مراد ہی جو بار بار حاصل ہو چنانچہ یوم عید کو اسلیئے عید کہتے ہین لاولنا واٰخرنا باعادۂ عامل لفظ لنا سے بدل واقع ہوا ہے

ای عید المتقدمین منا ومتاخرینا (وآیۃ) عطف علی عیدا (منک) صفۃ لہا ای آیۃ کائنۃ منک دالۃ علی کمال قدرتک وصحۃ نبوتی (وارزقنا) المائدۃ والشکر علیہا (وانت خیر الرازقین) ای خیر من یرزق لانہ خالق الرزق (قال اللہ انی منزلہا علیکم) اجابۃ الی سؤالکم (فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا) ای تعذیبا (لا اعذبہ احدا) الضمیر للمصدر او للعذاب (من العالمین) ای عالمی زمانہما والعالمین مطلقا (قاضی بیضاوی) روی فی الاخبار ثلاثۃ اشیاء لا توزن عند اللہ تعالی جناح بعوضۃ احدہا الصلاۃ بلا خضوع وخشوع والثانی الذکر بالغفلۃ لان اللہ تعالی لا یستجیب دعاء قلب غافل والثالث الصلاۃ علی النبی علیہ السلام من غیر حرمۃ ونیۃ کما قال علیہ السلام انما الاعمال بالنیات (زبدۃ) روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان عیسی علیہ السلام قال لہم صوموا ثلاثین یوما تأتوا بما تسألوا اللہ ما شئتم یعطکم فصاموا فلما فرغوا قالوا لو عملنا لاحد قضینا لاطعمنا سلوا اللہ تعالی المائدۃ فاقبلت الملائکۃ بمائدۃ یحملونہا علیہا سبعۃ ارغفۃ وسبعۃ احوات حتی وضعتہا بین ایدیہم فاکل منہا آخر الناس کما اکل اولہم وقال کعب نزلت منکوسۃ تطیر بہا الملائکۃ

اول سے متقدمین مراد ہین اور آخر سے متاخرین آیۃ عیدًا پر معطوف ہو اور منک اُسکی صفت یعنی مائدہ کا نزول تیری طرف سے ایک ایسی آیت ہو جو تیرے کمال قدرۃ اور میری نبوۃ کی صحت پر دلالت کرے اور ہمکو مائدہ نصیب کر اور اُسپر شکر کی توفیق دے۔ اور تو تمام روزی دینے والون سے بہتر ہے کیونکہ رزق کا خالق ہی اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین تمہارے سوال کو منظور فرما کر تمپر مائدہ نازل کرنے والا ہون لیکن اسکے بعد تم مین جو کافر ہو گا اُسے ایسی سخت سزا دونگا کہ سارے جہان مین کسیکو نہ دی ہو گی۔ عذاب یعنی تعذیب ہو اور لا اعذبہ کی ضمیر یا تعذیب کی طرف راجع ہے یا عذاب کی طرف اور سارے جہان سے یا اُس زمانہ کے لوگ مراد ہین یا مطلق جہان (قاضی بیضاوی) روایت ہو کہ اللہ تعالی کے نزدیک تین چیزین مجھ کے بازو کے برابر بھی رتبہ نہین رکھتین (۱) نماز جو بلا خشوع وخضوع ہو (۲) ذکر الٰہی جو دلی غفلت کے ساتھ ہو کیونکہ اللہ تعالی قلب غافل کی دعا قبول نہین کرتا (۳) درود جس مین رسول خدا کی عظمت کا خیال اور صدق نیت نہو۔ کیونکہ پیغمبر خدا کا ارشاد ہے کہ تمام کام نیتون پر منحصر ہین (زبدہ) ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عیسٰے اُن سے فرمایا۔ تم تین روزے رکھلو۔ پھر خدا سے جو مانگو گے ملجائے گا۔ چنانچہ جب وہ روزے پورے کر چکے تو یہ کہا کہ اگر ہم کسیکا کام کرتے تو وہ کھانا کھلاتا اسلئے اللہ تعالی سے مائدہ (کھانے کا خوان) طلب کیا۔ چنانچہ فرشتے مائدہ لیکر اُترے اس مین سات روٹیان اور سات مچھلیان تھین۔ جب یہ اُن کے آگے رکھا گیا تو اول سے آخر تک سب نے خوب کھایا اور کھانا تمام نہوا۔ کعب کا قول ہی کہ اس خوان کو اندھا کیے ہوئے فرشتے

بین السماء والارض علیها کل الطعام الا اللحم وقال قتادۃ کان علیها لثمر من ثمار الجنۃ وقال عطیۃ العوفی نزلت من السماء سمکۃ فیها طعم کل شئ واختلف فی ان عیسے علیہ السلام سال المائدۃ لنفسہ اوسالها لقومہ وان کان اضافها الی نفسہ فی الظاھر ولکن کلاھما یحتمل طلب نزولها (نیسابوری) قیل لما سمعوا ھذا الوعید الشدید وھو قولہ تعالی (فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ الآیۃ) خافوا ان یکفر بعضھم فاستعفوا وقالوا لا نرید ھا فلم تنزل وبہ قال مجاھد والحسن والصحیح الذی علیہ جماھیر الامۃ ومشاھیر الائمۃ انھا قد نزلت کما روی ان عیسی علیہ السلام اغتسل ولبس صوفا وصلی رکعتین فطأطأ راسہ وغض بصرہ ثم دعا بما دعا واجیب بما اجیب واذا بسفرۃ حمراء نزلت بین غمامتین غمامۃ فوقھا وغمامۃ تحتھا وھم ینظرون الیھا حتے سقطت بین ایدیھم فبکی عیسی علیہ السلام وقال اللھم اجعلنی من الشاکرین اللھم اجعلھا رحمۃ للعالمین ولا تجعلھا مثلۃ وعقوبۃ ثم قام وتوضأ وصلی وبکی ثم قال لھم لیقم احسنکم عملا یکشف عنھا ویذکر اسم اللہ علیھا ویاکل منھا فقال شمعون رئیس الحواریین انت اولی بذلک فقام عیسے علیہ السلام فتوضأ

زمین وآسمان کے مابین اُڑتے نظر آیا کرتے تھے اسمین گوشت کے سوا ہر طرح کا کھانا ہوتا تھا قتادہ کہتے ہین جنت کے پھل ہوتے تھے عطیۃ العوفی کا مقولہ ہے آسمان سے ایک مچھلی اُترتی تھی جس مین ہر طرح کے کھانے کی کیفیت موجود تھی۔ اسمین اختلاف ہو کہ حضرۃ عیسے نے مائدہ اپنے لئے طلب کیا تھا یا اپنی قوم کیلئے طلب کرکے بظاہر اپنی طرف مضاف کر لیا تھا۔ آیت مین طلب نزول کے متعلق دو نو احتمال ہین (نیشاپوری) بعض محققین کا قول ہو کہ جب اُنھون نے آیت مین فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُہٗ الآیہ کی وعید شدید کو سنا تو خوف کفر کے باعث معافی چاہی اور یہ کہا کہ ہم نزول مائدہ نہین چاہتے اسلئے وہ نازل ہی نہین ہوا۔ یہی قول مجاہد اور حسن کا ہی مگر جمہور امۃ اور مشہور ائمہ کا صحیح قول ہی کہ مائدہ ضرور نازل ہوا چنانچہ روایت ہو کہ حضرۃ عیسے نے غسل کرکے کملی پہنی اور دوگانہ ادا کرکے سر جھکایا آنکھین بند کرلین۔ پھر دعا کی جو فوراً قبول ہوئی۔ دو بادلون کے مابین (کہ ایک اوپر تھا ایک نیچے) لوگون کو ایک سرخ رنگ کا دسترخوان نظر آیا جو بادل مین سے ٹپک کر اُنکے آگے بچھ گیا۔ اُسے دیکھکر عیسے رو پڑے اور یہ کہا کہ الٰہی مجکو شکر گزارون مین شامل کردے اور اس خوان غیبی کو جہان کے لئے باعث رحمۃ بنادے کہین ایسا نہو کہ یہ لوگون کے مسخ عذاب کا سبب بنجائے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے۔ وضو کیا۔ نماز پڑھی اور رو دیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ لوگو! تم مین کا نیک پرہیزگار آدمی اُٹھکر اس خوان کو کھولے۔ اسوقت رئیس الحواریین شمعون نے عرض کیا کہ آپ ہی سب سے افضل اور اس کام کے لایق ہین چنانچہ حضرت عیسے اُٹھے۔ وضو کیا

وصلی وبکی ثم کشف المندیل وقال ببسم اللہ خیر الرازقین فاذا سمکۃ مشویۃ بلا فلوس واشواک تسیل دسما وعندراسہا ملح وعند ذنبہا خل وحولہا من الوان البقول ما خلا الکراث واذا خمسۃ ارغفۃ علی واحد منہا زیتون وعلی الثانی عسل وعلی الثالث سمن وعلی الرابع جبن وعلی الخامس قدید فقال شمعون یا روح اللہ امن طعام الدنیا ام من طعام الاخرۃ قال لیس منہما ولکنہ شیٔ اخترعہ اللہ بالقدرۃ العالیۃ کلوا ما سالتم واشکروا یمدکم اللہ ویزدکم من فضلہ فقال الحواریون یا روح اللہ لو ارینا من ہذہ الایۃ آیۃ اخری فقال یا سمکۃ احیی باذن اللہ تعالی فاضطربت ثم قال لہا عودی کما کنت فعادت مشویۃ ثم طارت المائدۃ ثم عصوا بعدہا فمسخوا قردۃ وخنازیر وقیل کانت تاتیہم اربعین یوما غبا یجتمع علیہا الفقراء والاغنیاء والصغار والکبار یاکلون حتی اذا فاء الفیٔ طارت وہم ینظرون فی ظلہا ولم یاکل منہا فقیر الا غنی مدۃ عمرہ ولا مریض الا برئ ولن یمرض ابدا ثم اوحی اللہ تعالی الی عیسی علیہ السلام ان اجعل مائدتی فی الفقراء والمرضی والارامل والاعمیاء فاضطرب الناس لذلک فصعد منہا مرۃ فاصبحوا خنازیر یسعون فی الطرقات والکناسات

نماز پڑھی اور روٹی پر دستر خوان کھول کر فرمایا بسم اللہ خیر الرازقین خوان میں بغیر کانٹے کی ایک بھنی ہوئی مچھلی تھی جسکے چاروں طرف چکنائی پڑی بہہ رہی تھی جسکے سر کے قریب نمک دم کے پاس سرکہ اور گرداگرد ساگ نوکر سوا اور سب ترکاریاں رکھی ہوئی تھیں اور پانچ روٹیاں تھیں ایک پر زیتون تھا دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر پانچویں پر خشک گوشت شمعون نے پوچھا کہ اے روح اللہ یہ کھانا ہوا یا آخرت کا آپ نے فرمایا نہ یہ ہوا نہ وہ بلکہ اللہ تعالی نے اپنی کمال قدرت سے ایک نئی چیز عطا فرمائی ہے جو تم نے مانگا تھا ملگیا۔ لو آو کھاؤ اور شکر کرو خدا تمہاری مدد کریگا اور اپنے فضل سے ترقی دیگا۔ حواریوں نے کہا اے روح اللہ آپ اس معجزہ میں سے ہمیں ایک اور معجزہ دکھائیں تو اچھا ہو حضرت عیسی نے فرمایا اے مچھلی خدا کے حکم سے زندہ ہو جا۔ مچھلی فوراً اصلی صورت میں ہو کر تیرنے لگی۔ پھر آپنے فرمایا کہ جیسی تھی ویسی ہو جا چنانچہ وہ پھر اسی طرح بھنی ہوئی مچھلی بنگئی۔ پھر خوان اوپر کی طرف اڑ گیا اور لوگوں نے نافرمانی کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ ہو گئے۔ بعض کا قول ہے کہ مائدہ ایک دن بیچ کر کے چالیس روز تک اترتا رہا فقیر اور غنی چھوٹے اور بڑے سب ملکر کھایا کرتے تھے اور جب کھا کر سب ہٹ جاتے تھے تو خوان اوپر اڑ جاتا تھا لوگ اسکے بادل میں چھپے جانیکو بچشم خود دیکھا کرتے تھے اس کھانے کا اثر تھا کہ فقیر ایکبار کھا کر تمام عمر کے لئے غنی اور بیمار ہمیشہ کیلئے تندرست ہو جاتا تھا۔ پھر اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ کو حکم دیا کہ مائدہ صرف فقیروں اور بیماروں کو ملا کرے غنی اور تندرست اس سے الگ رہیں۔ لوگ اس حکم کی برداشت نکر سکے اور مسخ ہو کر سور بنائے گئے کہ رستوں اور کوڑیوں پر پڑے پھرتے اور پاخانوں میں جا کر نجاست کھایا کرتے تھے

ویاکلون العذرۃ فی الحشوش فلما رای الناس ذلک فزعوا الی عیسی وبکوا علی الممسوخین فلما ابصرت الخنازیر عیسی علیہ السلام بکت وجعلت تطیف بہ علیہ السلام وجعل یدعوھم باسمائھم واحدا بعد واحد فیبکون ویشیرون برؤسھم ولا یقدرون علی الکلام فعاشوا ثلاثۃ ایام ثم ھلکوا (قصۃ عجیبۃ) یا ایھا الاخوان سال قوم عیسی من عیسی علیہ السلام طعاما فاسالوا عقیب صومکم رحمۃ اللہ تعالی ومغفرتہ وانما سمی العید عیدا لانہ یعود فی السنۃ مرتین ولھذا روی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا صاموا شھر رمضان وخرجوا الی عیدھم یقول اللہ تعالی الی الملائکۃ یا ملائکتی ان کل عامل یطلب اجرہ وعبادی الذین صاموا شھرھم وخرجوا الی عیدھم یطلبون اجرھم اشھدوا انی قد غفرت لھم فینادی المنادی یا امۃ محمد ارجعوا الی منازلکم فقد بدلت سیئاتکم بالحسنات من فضل اللہ تعالی کما قال علیہ السلام اذا کان یوم الفطر وخرج الناس الی المصلی وسجد الربہ یقول اللہ تعالی یا عبادی لی حمدتمونی افطرتم وعلیہ قمتم فقوموا مغفورا لکم ما تقدم من ذنبکم وما تاخر قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اجتھدوا یوم الفطر فی الدعوۃ واعمال الخیر الزموا الصلاۃ والزکاۃ واکثروا التسبیح والتھلیل فانہ الیوم الذی یغفر اللہ فیہ ذنوبکم ویستجیب دعاءکم وینظر الیکم بالرحمۃ والمغفرۃ قال

نوگون نے جب یہ دیکھا تو پھر کر حضرت عیسیٰ کے پاس گئے اور مسخ شدہ لوگون کی حالت پر گریہ وزاری کرنے لگے مسخ شدہ خنازیر جب حضرت عیسیٰ کو دیکھتے تھے تو بہت روتے اور ان کے گرد پھرا کرتے تھے جب حضرت عیسیٰ ایک ایک کا نام لیکر پکارتے تو اور زیادہ روتے اور اپنی تھتنیون سے اشارہ کرتے مگر بات کرنیکی مجال نتھی۔ یہ لوگ تین روز مسخ شدہ رہکر سب کے سب ہلاک ہوگئے (قصہ عجیبہ) بھائیو۔ قوم نے حضرت عیسیٰ سے کھانا طلب کیا مگر تم روزہ رکھنے کے بعد خدا کی رحمۃ اور مغفرۃ کے طالب ہو۔ عید کو اسلئے عید کہتے ہین کہ ایک سال مین دو بار عود کرتی ہے اور اسلیئے ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہین جب لوگ رمضان کے پورے روزے رکھکر عید گاہ کی طرف نکلتے ہین تو اللہ تعالی فرشتونکو خطاب کرتا ہے کہ ہر مزدور اپنی مزدوری مانگا کرتا ہے میرے روزہ دار بندے عید گاہ کی طرف اپنی مزدوری مانگنے چلے ہین۔ تم گواہ رہو میںنے ان سب کو بخشدیا۔ پھر ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے امت محمدؐ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔ بفضلہ تعالی تمہارے گناہ نیکیون سے بدلدیئے گئے۔ چنانچہ ایک اور روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عید کے دن جب لوگ عید گاہ کی طرف جاتے اور اپنے خدا کو سجدہ کرتے ہین تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندو تمنے میرے لیئے روزے رکھے میرے لیئے افطار کیئے اور میرے لیئے نماز پڑھی بس اب اٹھو۔ جاؤ تمہارے پہلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے گئے پیغمبر خدا کا ارشاد ہے کہ عید کے دن صدقہ دینے اور نیک اعمال بجالانے مثلاً نماز اور زکوۃ ادا کرنے اور تسبیح وتہلیل کرنے مین زیادہ کوشش کیا کرو کیونکہ اللہ تعالی اس دن تمہارے گناہ معاف اور دعا قبول کیا کرتا ہے اور تمکو رحمۃ ومغفرۃ کی نظر سے دیکھتا ہے

وھب بن منبہ یحزن ابلیس فی کل عید فیجتمع عندہ الا بالسۃ فیقولون یا سیدنا من اغضبک من السماء والارض حتی نکسرہ فیقول لا ولکن اللہ غفر لھذہ الامۃ فی ھذا الیوم فعلیکم ان تشغلوھم بالذات المحظورات وشرب الخمر حتی یبغضھم اللہ فیعذبھم کذا فی الزبدۃ وعلیک بالعمدۃ فتخرج من اداء العھدۃ وتدخل فی سریر الجنۃ

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الانعام

(من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا) ای عشر حسنات امثالھا فضلا من اللہ تعالی وقرأ یعقوب عشر بالتنوین وامثالھا بالرفع علی الوصف وھذا اما وعد من الاضعاف وقد جاء الوعد بسبعمائۃ وبغیر حساب لذلک قیل المراد بالعشرۃ الکثرۃ دون العدد (ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا) قضیۃ للعدل (وھم لا یظلمون) بنقص الثواب او زیادۃ العقاب (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علی یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء یوم القیامۃ ومعہ نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلھم لوسعھم وقال علیہ السلام من صلی علی مرۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ومحا عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکتب لہ بھا عشر حسنات وکانت لہ کعتق عشر رقاب وکانت لہ حرزا من کل مکروہ وحرزا من العذاب ویجوز علی الصراط کالبرق الخاطف ولا یموت الا شھیدا ولا یدخل النار ولا یناقش الحساب (زبدۃ الواعظین) اخرج عن ابی ھریرۃ وابی ایوب

وھب بن منبہ کہتے ہین کہ عید کے دن شیطان نہایت غمگین ہوتا ہے اسلیئے تمام شیاطین اُس کے آس پاس جمع ہوکر کہتے ہین کہ اے ہمارے سرتاج آسمان وزمین مین وہ ایسی کیا چیز ہے جس نے تجھے غمگین وغضبناک کر رکھا ہے بتا کہ ہم اُسے ریزہ ریزہ کردین شیطان جواب دیتا ہو کہ ایسی کوئی چیز نہین صرف اس کا غم ہو کہ آجکے دن امت محمدیہ کے تمام گناہ معاف ہوگئے تم پر لازم ہے کہ انکو ناجائز لذتون اور شراب خوارہی مشغول کردو تاکہ خدا اُن سے ناراض ہوکر عذاب مین مبتلا کرے (کذا فی الزبدۃ)

اِس قابل قبول نصیحت کو گرہ مین باندہ لو اور ریا کے عہدہ سے الگ ہوکر سریر جنت حاصل کرلو

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم انعام

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا یعنے جو شخص ایک نیکی کریگا اُسکو اُسکے برابر بفضل الٰہی دس نیکیان ملینگی یعقوب نے عشر بالتنوین اور امثالھا بالرفع پڑہا ہے اس صورت مین امثال عشر کی صفت ہی اور یہ وعدہ اضعاف کی ایک صورت ہو۔ یہ بڑہوتری کا وعدہ ستر۔ اور سات سو تک بھی آیا ہے اور بغیر حساب بھی۔ اسلیئے بعض کا قول ہی کہ دس سے عدد مراد نہین بلکہ کثرت مقصود ہے وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ الآیہ اور جو بدی کریگا تو اتنے کا اتنا ہی بدلہ ملے گا۔ کیونکہ مقتضائے عدل یہی ہے اور ثواب کم کرنے یا عذاب بڑہانے مین کسی پر ظلم نہوگا (قاضی بیضاوی) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھپر سو مرتبہ درود بھیجے گا قیامت کے دن اسکے ہمراہ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر تمام مخلوق مین تقسیم کردیا جائے تو سب کو کافی ہو۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ درود پڑہتا ہے اُسپر ایک ذرہ بلکہ تل برابر بھی گناہ نہین رہتا (زبدۃ الواعظین) ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہو کہ

عن النبی علیہ السلام انہ قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر کلہ وھو معنی قولہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا لان السنۃ ثلثمائۃ وستون یوما وصوم رمضان ثلاثون یوما وھو یعدل ثلثمائۃ یوم وبقی ستون یوما فان صام ستا من شوال وھی تعدل ستین فقد کملت السنۃ وھو معنی قولہ علیہ السلام من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر کلہ (حکی) عن بعض کراھۃ ھذہ من التشبہ باھل الکتاب فی زیادتھم علی الفرض واجیب عنہ بانہ قد زال التشبہ بفصل یوم الفطر (درۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام من شوال فمن صام تلک الستۃ یکتب اللہ تعالی لہ بعدد کل خلق من خلقہ حسنۃ ویمحو عنہ سیئۃ ویرفع درجاتہ (قال) النبی علیہ السلام ان للمیت ستمائۃ عضو علی کل عضو من اعضائہ الف خرز الا علی القلب فانہ موضع المعرفۃ فمن صام ھذہ الستۃ ھون اللہ علیہ سکرات الموت کشرب الماء البارد للعطشان (درۃ الواعظین) قیل من غرس شجرۃ رجاء لثمرتھا یسقیھا عند نباتھا فلا فلا امسا کھا خضرۃ اوراقھا فاذا اخضرت ومضی مدۃ ثمراصابھا حر الشمس وجفت اوراقھا علموا انھا لم تسق واذا لم تجف اوراقھا بل زادت علیھا نضرۃ

پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے سات روزے رکھے اور پھر چھ شوال میں رکھ لیے وہ گویا بارہ مہینے روزے رکھتا رہا مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ الآیہ کے یہی معنے ہیں کیونکہ برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور روزے تیس دن کے تیس دہائے تین سو بیچے ساٹھ دن چھ روزے شوال میں رکھ لیے بیچے چھ دہائے ساٹھ ہو گئے پورے برس دن کے روزہ کا ثواب مل گیا چنانچہ اس حدیث کا (کہ جس نے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیے وہ گویا صائم الدہر ہے) یہی مطلب ہے جو ہم نے بیان کیا بعض علما نے شوال کے روزوں کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ ان میں فرائض پر زیادتی کرنے کے باعث اہل کتاب سے مشابہت ہوتی ہے مگر اس کا جواب یہ ہے کہ یوم الفطر کے فاصل ہونے کے سبب مشابہت مذکورہ زائل ہو گئی ہے (درۃ الواعظین) رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے بماہ شوال چھ دن میں آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے بس جو چھ روزے شوال کے چھ روزے رکھ لیے اللہ تعالی اسکے لیے اپنی تمام مخلوق کی تعداد کے بقدر نیکیاں لکھتا۔ اسکے گناہ معاف کرتا اور درجہ بلند کر دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ میت کے چھ سو عضو ہوتے ہیں ہر عضو پر ہزار طرح کا علم چھایا جاتا ہے لیکن دل بیچارا رہتا ہے کیونکہ یہ معرفت کا مقام ہے شوال کے چھ روزے رکھنے والے پر موت کی تکلیف اس طرح آسان ہو جاتی ہے گویا کسی نے پیاسے کو ٹھنڈا پانی پی لیا (درۃ الواعظین) روزہ دار کی تمثیل میں علماء کا قول ہے کہ جو شخص پھل کھانے کی امید پر درخت بوتا ہے تو اسے ٹھیک وقت پر پانی دیتا رہتا ہے اس درخت کے ہرا رہنے کی علامت پتوں کا سبز ہو جانا ہے سرسبزی کے بعد آفتاب کی حرارت سے اگر پتے سوکھ گئے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ابھی اچھی طرح نہیں جما اور اگر دھوپ کھا کر پتے اور بڑھ گئے تو جم جانے کی علامت ہے

فکذا حال العبد فی رمضان یسارع الی الصوم والصلاۃ والخیرات رجاء لقبولها ببرکۃ رمضان فعلامۃ قبولها ان یکون العبد بعد رمضان علی الطاعات والعبادات (حیاۃ القلوب) وعن سفیان الثوری رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال کنت بمکۃ ثلاث سنین فکان رجل من اهل مکۃ یجیئ الی البیت الحرام کل یوم عند الظهر ویطوف بالبیت ویصلی ثم یسلم علی ویرجع حتی الفت به والفنی فمرض یوما ودعانی وقال لی اذا مت فاغسلنی بنفسك وصل علی وادفنی ولا تتزکنی فی تلك اللیلۃ فریدا فی قبری ولقنی التوحید عندی حین سؤال منکر ونکیر فضمنت له فلما فعلت ما امرنی به وبت عند قبره فکنت بین النوم والیقظۃ اذا سمعت منادیا یا سفیان فلا حاجۃ لك الی حفظك وتلقینك فقلت بما ذا قال بصیام رمضان واتباعه ستا من شوال فاستیقظت فلم ار احدا فتوضأت وصلیت حتی نمت ثم رایت ذلك ثلاث مرات فعرفت انه من الرحمن لا من الشیطان الرجیم فانصرفت من عند قبره وانا اقول للمهر وفقنی لصیام رمضان واتباعه ستا من شوال فوفقنی اللہ الکبیر المتعال (بدر الدرر هنی) عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام انہ قال الصائم بعد رمضان کالکار بعد الفرار

رمضان میں یہی حال بندہ کا ہوتا ہے کہ برکت رمضان قبولیت کی امید پر صوم وصلوٰۃ اور خیرات کی طرف دوڑتا ہے اور قبولیت کی علامت یہ ہے کہ بندہ بعد رمضان بھی طاعات وعبادات میں مصروف رہے (حیاۃ القلوب) سفیان ثوری رضی سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا میں مکہ میں تین سال رہا اہل مکہ میں سے ایک شخص ہر روز ظہر کے وقت حرم میں آکر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا تھا اور نماز پڑھنے کے بعد مجھے سلام علیک کر کے چلا جاتا تھا یہانتک کہ مجھ سے اور اُسے مجھ سے ایک طرح کی الفت ہوگئی۔ اتفاقاً وہ ایکدن بیمار ہوگیا اور مجھے بلا بھیجا اور یہ کہا کہ جسوقت میں مرجاؤں تو تم اپنے ہاتھ سے نہلا کر میرے جنازہ کی نماز پڑھنا اور دفن کر دینا اور آجکی رات مجھے قبر میں تنہا چھوڑ کر کہیں چلے نجانا بلکہ منکر نکیر کے سوال کے وقت کلمۂ توحید تلقین کرتے رہنا سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں اُسکے پاس رہا اور جب اُسکی وصیت پوری کر چکا تو اُسکو قبر کے پاس لیٹ رہا ابھی غنودگی ہی میں تھا کہ کسی شخص کو یہ کہتے سنا اے سفیان اِسے تیری حفاظت اور تلقین کی کچھ حاجت نہیں۔ میں نے کہا کیوں جواب ملا کہ پورے رمضان اور چھ شوال کے روزوں کے باعث۔ اٹھکر دیکھتا ہوں تو کوئی بھی نہ تھا میں نے وضو کیا اور نماز پڑھکر سو رہا یہانتک کہ تین دفعہ یہی ایک واقعہ دیکھا۔ اب مجھے یقین ہوگیا کہ یہ رحمٰن کی طرف سے ہے۔ شیطان کی طرف سے نہیں۔ میں اُسکی قبر کے پاس سے یہ کہتا ہوا ہٹ آیا کہ الٰہی مجھے پورے رمضان اور چھ شوال کے روزوں کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالی نے جو بڑا اور بلند مرتبہ والا ہے مجھے ان روزوں کی توفیق دی (بدر الدرر) ابن عباس پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ بھاگے کے بعد جہاد میں پھر واپس آنیوالا

ای من فرغ من الصوم ثم رجع الیہ یکون کمن ھرب من القتال ثم عاد الیہ والمراد ان یصوم ستا من شوال ولھذا کان الشعبی یقول صوم یوم بعد رمضان احب الی من صوم الدھر کلہ (مناوی) عن عبدالوھاب انہ قال السر فی مشروعیۃ الصوم فی ھذہ الایام ان النفس لما اقبلت بھمتھا علی الشھوات فی یوم العید وحصل لھا فیہ شیء من الغفلۃ والحجاب فکانت ھذہ السنۃ کانھا جوابر لما نقص من الاداء والخلل فی صوم رمضان کالسنن التابعۃ للفرائض او السجود السھو وکیفیتھا انھا متوالیۃ وقد قال بعض العلماء المحققین ونزھۃ الواصلین الافضل ان یکون صیام الستۃ متوالیا غیر متفرق لان المتوالی اقرب فی جلاء الباطن من المتفرق ولذا قال سیدی علی زادہ ینبغی فی صوم ھذہ الستۃ ما ینبغی فی صوم رمضان بل ھی اشد منہ لانھا جوابر والکلام فی افضلیتہ فان فرقتا او اخرھا عن اوائل الشھر حصلت لہ فضیلۃ الاتباع (سط) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما انہ قال قال علیہ السلام من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ (کذا فی الترغیب والترھیب) عن کعب الاحبار انہ قال مرضت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا فجاء علی رضی اللہ عنہ الی منزلھا فقال یا فاطمۃ ما یرید قلبک من حلاوات الدنیا فقالت یا علی رضی اللہ عنہ اشتھی رمانا

یعنے جو رمضان کے روزون سے فارغ ہو کر پھر روزے رکھنے لگے تو ایسا ہوگا جیسا لڑائی سے بھاگ کر پھر واپس آگیا اس سے شوال کے چھ روزے مراد ہین اسلیئے شعبی کا قول ہے کہ بعد رمضان ایک روزہ رکھنا میرے نزدیک ساری عمر کے روزون سے افضل ہے (مناوی) عبدالوہاب سے روایت ہے کہ ان دنون مین روزہ کی مشروعیت کا سبب یہ ہے کہ عید کے دن نفس اپنی خواہشون کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور کسیقدر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اسلیئے شوال کے چھ روزے مسنون ہو گئے۔ گویا یہ روزے بطور جبر نقصان رمضان کے روزون کے خلل کا ازالہ کرنے والے ہین یہ ایسے ہین جیسے فرضون کی سنتین یا سجدۂ سہو اور ان کی کیفیت یہ ہے کہ پے در پے ہونے چاہیئین۔ چنانچہ بعض علمائے محققین اور جماعت واصلین نے اسی کو افضل کہا ہے کیونکہ پے در پے روزے رکھنے متفرق کی نسبت تصفیہ قلب مین زیادہ اثر رکھتے ہین اسلیئے سیدی علی زادہ کا قول ہے کہ شوال کے روزون مین وہی احتیاط لازم ہے جو رمضان کے روزون مین بلکہ اُس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ روزے جبر نقصان کے لیئے ہین۔ البتہ اُن کی افضلیت مین کلام ہے اگر ان روزون کو متفرق طور پر رکھا یا شوال کے اوسط یا آخر مین جبکہ پورے کر لیئے تو اتباع کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے (سط) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا جس نے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیئے وہ گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے (الترغیب والترہیب) کعب احبار سے روایت ہے کہ ایک وقت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیمار ہو گئین حضرت علیؓ نے اُنکے گھر آکر پوچھا کہ دنیا کی چیزونمین سے آپکا دل کاہیکو چاہتا ہے جو ابدیا انار کو

فتفکر ساعۃ لانہ ما کان معہ شئی ثم قام و ذھب الی السوق و استقرض درھما و اشتری بہ رمانۃ فرجع الیھا فرای شخصا مریضا مطروحا علی قارعۃ الطریق فوقف علی فقال لہ ما یریدک فقبلت یا شیخ فقال انا علی خمسۃ ایام ھذا و انا مطروح و ھذا الناس علی و لم یلتفت احد الی یرید قلبی ربانا فتفکر فی نفسہ ساعۃ فقال لنفسہ اشتریت رمانۃ واحدۃ لاجل فاطمۃ فان اعطیتھا لھذا السائل بقیت فاطمۃ محرومۃ و ان لم اعطہ خالفت قولہ تعالی و اما السائل فلا تنھر و النبی علیہ السلام قال لا ترد و السائل و لو کان علی فرس فکسر الرمانۃ فاطعم الشیخ فعوفی فی الساعۃ و عوفیت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنھا و جاء علی و ھو مستحی فلما رأتہ فاطمۃ رضی اللہ عنھا قامت الیہ و ضمتہ الی صدرھا فقالت اما انک مغموم فوعزۃ اللہ تعالی و جلالہ انک شاۃ اطعمت ذلک الشیخ الرمانۃ زال عن قلبی اشتھاء الرمان ففرح علی بکلامھا فاتی رجل فقرع الباب فقال علی من انت فقال انا سلمان الفارسی افتح الباب فقام علی و فتح الباب و رای سلمان الفارسی و بیدہ طبق مغطی راسہ بمندیل فوضعہ بین یدیہ فقال علی ممن ھذا یا سلمان فقال من اللہ الی الرسول و من الرسول الیک فکشف الغطاء فاذا فیہ تسع رمانات فقال یا سلمان لو کان ھذا الی لکان عشرا

حضرت علی تھوڑی دیر متفکر رہے کیونکہ اُن کے پاس کوڑی پیسا کچھ نہ تھا۔ پھر بازار مین آئے اور ایک درم قرض لیکر انار خریدا۔ اور گھر کی طرف چلے۔ رستہ مین ایک مریض سڑک پر پڑا دیکھا۔ آپ ٹھیر گئے اور اُس سے پوچھا کہ تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے اُس نے کہا اے علی مین پانچ دن سے یہان پڑا ہون بہت سے آدمی میرے پاس سے گزر گئے مگر کوئی مجھپر ملتفت نہین ہوا۔ میرا دل انار کو چاہتا ہے حضرت علی تھوڑی دیر متفکر رہکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ مین نے فاطمہ کے لیئے ایک انار خریدا ہے۔ اگر اس سائل کو دیتا ہون تو وہ محروم رہی جاتی ہین، اور اگر نہین دیتا تو آیت وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ (سائل کو نہ جھڑک) کی مخالفت ہوتی ہے۔ نیز پیغمبر خدا کا قول ہے کہ سائل خواہ گھوڑے کا سوار ہی کیون نہ ہو مگر اُس کا سوال رد نکرو چنانچہ آپنے انار توڑکر اُس بیمار کو کھلایا اور وہ اسیوقت تندرست ہوکر اُٹھ بیٹھا اور ہر صدقہ کی برکت سے حضرت فاطمہ کو صحت حاصل ہوگئی حضرت علی شرمائے شرمائے گھر مین آئے حضرت فاطمہ انہین دیکھکر کھڑی ہوگئین اور اظہار محبت کے بعد فرمایا کہ آپ غمگین کیون ہو اللہ تعالی کے عزت و جلال کی قسم اُدھر آپنے اُس بیمار کو انار کھلایا اِدہر میرے دل سے اُسکی خواہش جاتی رہی حضرت علی اس بات سے خوش ہوئے۔ اتنے مین ایک شخص نے زنجیر کھٹکھٹائی حضرت علی نے فرمایا کون۔ جواب پایا کہ سلمان فارسی۔ دروازہ کھولدیا اور یہ دیکھا کہ سلمان کے ہات مین کپڑے سے ڈھکا ہوا ایک طبق ہے۔ سلمان نے یہ طبق حضرت علی کے آگے رکھدیا آپنے فرمایا یہ کہان سے آیا ہے سلمان نے فرمایا اللہ تعالی کی طرف سے رسول کو اور رسول کی طرف سے آپکو ہدیہ بھیجا گیا ہے کپڑا اُٹھاکر دیکھا تو نو انار تھے اُسوقت حضرت علی نے فرمایا کہ اگر یہ ہدیہ مجھے بھیجا جاتا تو دس انار ہوتے

لقولہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا فضعت سلمان فاخرج رمانۃ من کمہ فوضعھا فی الطبق فقال یا علی واللہ کانت عشرا ولکن اردت بذلک ان اجربک (روضۃ المتقین) والحکمۃ فی تضاعف حسنات ھذہ الامۃ ثلاثۃ اشیاء احدھا انہ کان اعمار الامم الماضیۃ طویلۃ وطاعتھم کثیرۃ واعمار ھذہ الامۃ قصیرۃ فکانت طاعتھم قلیلۃ ففضل اللہ ھذہ الامۃ علی الامم السالفۃ بتضعیف الاعمال وتفضیل الاوقات ولیلۃ القدر لتکون طاعتھم اکثر من طاعات الامم الماضیۃ کما روی ان موسی علیہ السلام قال یا رب انی اجد فی التوراۃ امۃ تکتب حسناتھم عشرا وسیاتھم مثلا فاجعلھم امتی قال اللہ تعالیٰ یا موسی تلک امۃ محمد تجیئ فی اٰخر الزمان (۲) والثانی انھا تجئ بطاعۃ خالصۃ من غیر تقصیر طاعۃ ھذہ الامۃ مع التقصیر فوضع اللہ تعالیٰ اضعافا من فضلہ وکرمہ لیکون تقصیر طاعۃ ھذہ الامۃ کاملا بالاضعاف حتی یعلم انھم یدخلون الجنۃ بالاضعاف والثالث وضع الاضعاف فان الخصماء یوم القیامۃ یتعلقون بخصومھم فیدھبون باعمالھم فیبقی لھم الاضعاف فیقول الخصم یا رب اعطنی من اضعافہ فیقول اللہ تعالیٰ انہا لیست من فعلہ بل ھی رحمتی وانا افیضھا رحمتی بل اعطیتک فعلہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (روضۃ العلماء)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ جو ایک نیکی کرتا ہے اسکو دس ملا کرتی ہین۔ سلمان یہ سنکر ہنس پڑے اور اپنی آستین مین سے انار نکالکر طبق مین رکھدیا اور یہ کہا کہ اے علی خدا کی قسم انار تو دس ہی تھے لیکن مینے آپکا امتحان کرنے کی نیت سے ایک بھپا لیا تھا (روضۃ المتقین) اس امت کی نیکیان بڑہا دینے مین تین حکمتین ہین (۱) گزشتہ امتونکی عمرین بہت اور طاعتین بکثرت ہوا کرتی تھین اس امت کی عمرین کم اور طاعتین قلیل ہین اسلیئے اللہ تعالیٰ نے نیکیان بڑہانے اور فضیلت اوقات اور لیلۃ القدر کے باعث اس امت کو دیگر امتون پر فضیلت دی ہے تاکہ انکی طاعت پہلون سے بڑہ جائے جیساکہ روایت ہے کہ ایک وقت موسی علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مین توریت مین ایک ایسی امۃ کا حال لکھا پاتا ہون جسکی نیکیان ایک کی دس لکھی جاتی ہین اور بدی ایک کی ایک۔ اس امۃ کو میری اُمۃ کردے۔ حکم ہوا کہ اے موسی یہ محمدؐ کی اُمت ہے جو آخر زمانہ مین پیدا ہوگی (۲) جنت خالص اور بغیر تقصیر طاعت کے باعث ملا کرتی ہے اور اس امۃ کی طاعت مین قصور ہے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ثواب کی مقدار بڑہا دی ہے تاکہ تقصیر طاعت کا جبر نقصان ہو جائے اور یہ امت تعداد مین بہت زیادہ ہو کر جنت مین داخل ہو (۳) ثواب کی زیادتی اسلیئے ہے کہ قیامت کے دن مدعی یا صاحب حق اپنے مدعا علیہ سے لپٹ پڑینگے اور بجز زیادتی ثواب کے دیگر تمام اعمال چھین لینگے۔ اسوقت مدعی کہیگا الٰہی یہ زیادتی بھی مجھے ملے۔ جواب آئے گا کہ یہ اس کا فعل نہین بلکہ ہماری رحمت ہے۔ مین اس سے اپنی رحمت کو واپس نہین لیتا۔ ہان اس کے اعمال تجھے دیے دیتا ہون۔ الٰہی ہمین دین ودنیا کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا (روضۃ العلماء)

حکایۃ قال عبداللہ بن المبارک حججت سنۃ من السنین فکنت من السنین فی حجر اسماعیل علیہ السلام ونمت فیہ فرایت فی المنام رسول اللہ علیہ السلام فقال اذا رجعت الی بغداد فادخل فی محلۃ کذا واطلب بہرام المجوسی واقرأ علیہ منی السلام وقل لہ ان اللہ تعالیٰ عنک راض فانتبہت وقلت لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ھذہ رؤیا من الشیطان فتوضأت فطوفت بالکعبۃ ماشاء اللہ تعالیٰ فغلبنی النوم کذلک فرایت ثلاث مرات فلما انی رجعت الی بغداد فدخلت تلک المحلۃ فطلبت بہرام المجوسی فوجدت شیخا کبیرا فقلت انت بہرام المجوسی قال نعم قلت ھل لک عند اللہ خیر قال نعم لسلفت الناس سلفا جدیدا بین الناس وھذا عندی خیر فقلت ھذا احرام عند محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فقلت ھل لک خیر غیر ذلک قال نعم کان لی اربع بنات واربعۃ سنین فزوجتھن من ابنائی فقلت ھذا ایضا حرام ثم قلت ھل عندک خیر غیر ذلک قال نعم جعلت ولیمۃ للمجوس وقت تزویج البنات لابنائی فقلت ھذا ایضا حرام فقلت ھل عندک غیر ذلک قال نعم کان عندی بنت من اجمل النساء ماوجدت لھا کفوا فزوجتھا من نفسی وجعلت ولیمۃ تلک اللیلۃ وکان فی تلک اللیلۃ من المجوس اکثر من الالف فقلت ھذا ایضا حرام ھل عندک غیر ذلک قال نعم لیلۃ من اللیالی وطئت ابنتی علی فراشی فجاءت امرأۃ مسلمۃ من اھل دینک فسرج من سراجی

حکایت عبداللہ بن مبارک کہتے ہین کہ مینے ایک سال حج کیا اور رات کو حجر اسماعیل کے قریب سو رہا خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ جب تو واپس بغداد جائے تو فلان محل مین بہرام نام مجوسی کو تلاش کرکے ہمارا سلام کہنا اور بشارت دینا کہ اللہ تعالیٰ تجھسے رضامند ہے اتنے مین میری آنکھ کھل گئی اور لاحول پڑھکر دل مین کہا کہ یہ شیطانی خواب وخیال ہے اس کے بعد مینے وضو کرکے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور پھر سو گیا۔ چنانچہ یہی واقعہ تین مرتبہ دیکھا۔ پھر جب حج ہو چکا اور مین بغداد آیا تو اُس محلہ مین گیا اور بہرام مجوسی کو ڈھونڈ نکالا۔ نہایت بوڑھا آدمی تھا۔ مینے کہا کیا بہرام مجوسی تمہی ہو اُسنے کہا ہان۔ مینے کہا تمنے خدا کے لیے کبھی کوئی نیک کام بھی کیا ہے اُس نے جواب دیا ہان مین لوگون کو سود پر روپیہ قرض دیا کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک نیک کام ہے۔ مینے کہا یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حرام ہے۔ پھر مینے پوچھا کہ اسکے سوا کوئی اور۔ اُس نے کہا ہان میرے چار بیٹے اور چار بیٹیان تھین۔ چار دنکا نکاح چار رون بیٹون سے کر دیا تب مینے کہا یہ بھی حرام ہے اسکے سوا کچھ اور۔ اُس نے کہا ہان میری ایک نہایت حسین بیٹی ہے جب کہین برادری مین اُسکے برابر نملا تو مینے اپنے سے نکاح کر لیا آج اُس کا ولیمہ تھا اور اُس رات ہزار سے زیادہ مجوسی جمع تھے مینے کہا یہ بھی حرام ہے اسکے سوا کچھ اور۔ اس نے کہا ہان۔ ایک رات مین اپنی بیٹی کے ساتھ ہمبستر تھا۔ اتفاقاً تمہارے دین کی ایک مسلمان عورت آئی اور میرے چراغ سے اپنا چراغ جلا کر چلی۔

فاوقدت السراج فخرجت واطفات السراج ثم دخلت ثانیا واوقدت السراج وخرجت ثم اطفاته فقلت فی نفسی لعل هذه جاسوسة اللصوص فخرجت خلفها فدخلت منزلها فرایته لها اربع بنات فلما دخلت قلن لها یا اماه هل جئت لنا بشئ فانه لم یبق لنا طاقة وصبر علی الجوع قد مضت عینا ها وقالت لهن استحییت من ربی ان اسال شیئا من احد دونه واطلب حاجة من عبد دون الله تعالی وهو مجوسی قال بهرام فلما سمعت کلامها رجعت الی الدار فاخذت طبقا وجعلت فیه من کل شئ فذهبت به بنفسی الی الدار فاعطیتها ایاه ففرحت قال عبد الله بن المبارک رحمة الله علیه قلت هذا خبر ولا البشارة وبشرته بالرؤیا التی رایتها وقصصت علیه الرؤیا قال بهرام المجوسی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فخر من ساعته ومات فلما برح حتی غسلته وکفنته وصلیت علیه وکان عبد الله بن المبارک یقول عبدا الله استعملوا السخاوة مع خلق الله تعالی فانه یثقل الاعداء الی درجة الاحباء له الملک فی الارض والسماء غفر الله لنا بمحق اعظم الاسماء وبحرمة معاشر الانبیاء (زبدة) قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا احسن احدکم اسلامه فکل حسنة یعملها تکتب بعشرة امثالها الی سبعمائة ضعف وکل سیئة یعملها تکتب بمثلها حتی یلقی الله عز وجل

اور جب باہر نکلی تو اُسے گل کر دیا۔ دوسری مرتبہ پھر آئی اور چراغ جلا کر نکلی اور پھر بجھا دیا۔ مین اس خیال سے کہ شاید یہ چوروں کی جاسوس ہے اُسکے پیچھے پیچھے چلا اور اُسکے گھر جا کر دیکھا کہ بیچاری چار لڑکیان رکھتی ہے۔ جب وہ اپنے گھر آئی تو لڑکیون نے کہا۔ ارے بی اماجان ہمارے لیے کچھ لائین۔ اِتوفاقہ کی طاقت اور بھوک پر صبر نہین رہا۔ یہ سنکر وہ عورت رو پڑی اور یہ کہا کہ مجھے تو خدا کے سوا اور کسی سے کچھ مانگتے شرم آتی ہے اور پھر مانگتی بھی کس سے۔ اُس خدا کے دشمن مجوسی سے۔ بہرام کا قول ہے کہ مین یہ باتین سنکر اُلٹے پانو اپنے گھر چلا آیا۔ اور ایک طبق مین کھانے پینے کی اکثر چیزین بھر کر خود اُسکے گھر لے گیا اور طبق اُس کے حوالے کیا۔ بیچاری بہت خوش ہوئی۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ بیشک یہ نیک کام ہے مین تجھے بشارت دیتا ہون چنانچہ

پھر اُسے خواب کا واقعہ سنایا۔ بہرام نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور پھر اسیوقت گر پڑا اور مر گیا۔ یہانتک کہ مینے اُسے غسل دیا اور کفنا کر جنازہ کی نماز پڑھی۔ عبد اللہ ابن مبارک فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے بندون مخلوق کیساتھ سخاوت کیا کرو کیونکہ سخاوت خدا کے دشمنون کو دوستون کے درجہ مین پہنچا دیتی ہے اور زمین و آسمان مین خدا ہی کی بادشاہت ہے اللہ تعالی اپنے اسماء اعظم اور انبیاء اکرم کے طفیل ہمارے گناہ معاف فرمائے (زبدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے اسلام کو درست کر لیتا ہے تو اسکی ایک نیکی کی دس لکھی جاتی ہین حتی کہ سات سو تک بڑھ جاتی ہین اور بدی ایک کی ایک درج ہوتی ہے یہانتک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہے

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الاعراف

(ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ) ای ذوی تضرع وخفیۃ فان الاخفاء دلیل علی الاخلاص (انہ لا یحب المعتدین) المجاوزین ما امروا بہ فی الدعاء وغیرہ نبہ بہ علی ان الداعی ینبغی ان لا یطلب ما لا یلیق بہ کرتبۃ الانبیاء والصعود الی السماء وقیل ھو الصیاح فی الدعاء والاسہاب فیہ وعن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سیکون قوم یعتدون فی الدعاء وحسب المرأ ان یقول اللھم انی اسالک الجنۃ وما قرب الیھا من قول وعمل واعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول وعمل ثم قرأ انہ لا یحب المعتدین (قاضی بیضاوی) وعن امیۃ بن خالد بن عبد اللہ بن اسد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یستفتح ای یطلب الفتح والظفر علی الکفار من اللہ تعالی بصعالیک المہاجرین ای بفقرائھم یعنی ببرکۃ دعائھم بان یقول اللھم انصرنا علی اعدائہ بحرمۃ عبادک الفقراء المہاجرین وھذا یدل علی تعظیم الفقراء والرغبۃ فی دعائھم والتبرک بوجودھم (من حسان المصابیح) وقع فی ترغیبات الابرار قوام الدنیا باربعۃ اشیاء بعلم العلماء وبعدل الامراء وبسخاوۃ الاغنیاء وبدعاء الفقراء ولو لا العلماء لھلک الجھلاء ولو لا عدل الامراء لاکل الناس بعضھم بعضا کما یاکل الذئب الغنم

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعراف

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً یعنے اپنے خدا کو عاجزی کے ساتھ آہستہ آہستہ پکارا کرو۔ کیونکہ آہستگی اخلاص کی دلیل ہے یہ اسلیئے کہ خدا اُن لوگون کو جو دعا مین حکم الٰہی کی حد سے آگے بڑھ جاتے ہین پسند نہین کرتا اِسمین اوھر تنبیہ ہے کہ دعا کرنیوالے کو ایسی چیز مانگنی چاہیے جو اُسکے مرتبہ کے لایق ہو۔ مثلاً رتبۂ انبیا یا آسمان پر چڑھ جانے کا سوال نا زیبا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے دعا کرتے مین چیخنا چلانا مراد ہے چنانچہ خدا سے روایت ہو کہ آیندہ بعض قومین دعا مانگنے مین حد سے تجاوز کر جائینگی آدمی کیلیئے یہ دعا کافی ہو اللھم انی اسئلک الی آخرہا یعنے الٰہی مین تجھسے جنت اور ایسے اقوال و افعال کا طالب ہون جو اُس سے قریب کردین اور دوزخ اور ایسے اقوال و افعال سے پناہ مانگتا ہون جو اُس سے قریب کردین پھر آپنے یہ آیت پڑھی اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنے خدا حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا (قاضی بیضاوی) امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اسد سے روایت ہو کہ رسول خدا فقیر مسلمانون کی دعا کی برکت سے کفار پر فتح مانگا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے الٰہی اپنے فقیر بندون یعنی مہاجرین کے طفیل دشمنون کے مقابلہ مین ہماری مدد کر۔ یہ حدیث فقرا کی تعظیم انکی دعا کی طرف رغبت اور اُن سے برکت حاصل کرنے پر دلالت کرتی ہو (حسان المصابیح) ترغیبات الابرار مین لکھا ہو کہ دنیا چار چیزون کے سبب قایم ہو (۱) علما کا علم (۲) امرا کا عدل (۳) اغنیا کی سخاوت (۴) فقرا کی دعا۔ علما نہون تو جاہل ہلاک ہو جائین۔ امرا نہون تو آدمی کو آدمی اسطرح کھا جائے جس طرح بھیڑیا بکری

ولولا سخاوۃ الاغنیاء لھلکت الفقراء ولولا دعاء الفقراء لخربت السموات والارض (موعظۃ) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ الوالد لولدہ ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم حتی روی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب الحدیث (یرفعھا اللہ فوق الغمام ویفتح لھا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین) یعنے لا اضیع حقک ولا ارد دعاءک ولو مضی زمان طویل لا فی حلیم لا اعجل عقوبۃ العباد فلعلھم یرجعون عن الظلم والذنوب الی ارضاء الخصوم والتوبۃ (مجالس) قیل فی فضیلۃ الدعاء ان منصور بن عمار کان یعظ الناس فقام سائل فطلب اربعۃ دراھم فقال منصور من یعطیھا مسالۃ حتی ادعولہ اربع دعوات فکان مملوکا اسود فی طرف المسجد وکان سیدہ یھودیا وکان معہ اربعۃ دراھم جمعھا فقام وقال ایھا الشیخ انا اعطیہ اربعۃ دراھم علی شرط ان تدعولی اربع دعوات کما اقول واعید فقال نعم فاعطاہ وقال یاشیخ انا مملوک فادع لی بالعتق ومولای یھودی فادع لہ بالاسلام وانا فقیر فادع لی بالغنی حتی یغنینی اللہ من فضلہ عن خلقہ وادع اللہ لی ان یغفر لی ذنوبی

غنی لوگ سخاوت نکرین تو فقیر ہلاک ہوجائین اور فقیر دعا نکرتے رہین تو آسمان وزمین برباد ہوجائین (موعظہ) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین تین طرح کی دعائین بیشک مستجاب ہوتی ہین (۱) بیٹے کے حق مین باپ کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا یہانتک کہ پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ اے شخص مظلوم کی بددعا سے بچتا رہ کیونکہ اسمین اور اللہ تعالی مین کوئی پردہ حائل نہین رہتا۔ خدا اسکو بادلونپر اٹھالیتا ہے اور اسکے لئے آسمان کے دروازے کھلجاتے ہین اور اللہ تعالی یہ حکم دیتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ضرور تیری مدد کرونگا۔ گو دیر ہی مین سہی مطلب یہ کہ تیرا حق ضایع نکرونگا اور تیری دعا رد نہوگی گو اسپر ایک دراز زمانہ گزر جائے کیونکہ مین حلیم ہون بندونپر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کیا کرتا۔ کیا تعجب ظالم لوگ اپنے ظلم اور گناہون سے توبہ اور صاحب حق کے رضامند کرنے کی طرف رجوع کرآئین (مجالس) فضیلت دعا کی بابت بعض کا قول ہے کہ منصور بن عمار وعظ کہا کرتے تھے ایکدن اثنائے وعظ مین ایک سائل نے کھڑے ہوکر چار درم مانگے منصور نے کہا کوئی ہے کہ اسکو چار درم دے اور مین اسکے لئے چار دعائین کرون اتفاقاً کسی یہودی کا ایک حبشی غلام مسجد مین موجود تھا اور اسکے پاس چار درم جمع تھے اُسنے کھڑے ہوکر کہا کہ مین اس سائل کو چار درم دیتا ہون بشرطیکہ آپ میری گمن اور منشا کے مطابق مجھے چار دعائین دین منصور بولے ہان ہان بہت اچھا۔ اُسنے چار درم سائل کو دیدیے اور یہ کہا کہ اے شیخ (۱) مین غلام ہون دعا کیجیے کہ مولا مجھے آزاد کردے (۲) میرا مولا یہودی ہے دعا کیجیے کہ مسلمان ہوجائے (۳) مین محتاج آدمی ہون دعا کیجیے کہ غنی ہوجاؤن اور خدا اپنے فضل کے باعث تمام مخلوق سے بے پروا کردے (۴) یہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی میرے تمام گناہ معاف کردے

فدعاله فلما رجع رای مولاہ وفاخبرہ بالقصۃ فاستطاب الیہودی ذلک وقال قد اعتقتک من مالی والی الان کنت مولاک فانت الیوم مولای وقال اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وقد شارکتک فی جمیع مالی واما الحاجۃ الرابعۃ اعنی الغفران فہو لیس من عندی ولا کنت اغفر الجمیع فسمع ہاتفا یقول من السماء من زاویۃ البیت قد اعتقتکما من النار وغفرت لکما ولمنصور معکما (رونق المجالس) قیل الدعاء من اقوی الاسباب فی رفع المکروہ وحصول المرام لکن قد لا یتحقق اثرہ اما لضعف لنفسہ بان یکون دعاء لا یجیبہ اللہ تعالی لما فیہ من العدوان واما لضعف القلب وعدم اقبالہ علی اللہ تعالی وجمعیتہ علیہ وقت الدعاء واما لحصول الموانع من الاجابۃ من اکل الحرام والظلم وتراکم الذنوب علی القلوب واستیلاء الغفلۃ والسہو والہوی کما روی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال واعلموا ان اللہ تعالی لا یقبل دعاء من قلب غافل (من المواہب) قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اربعۃ اشیاء تزید العمر (الاول) تزوج الابکار (والثانی) النوم علی الشمال (والثالث) الاغتسال بالماء الجاری (والرابع) اکل التفاح بالاسحار صدق القائل الذی ہو حبیب القلوب صلی اللہ علیہ باللیل والنہار تدخل الجنۃ التی تجری من تحتہا الانہار وتکن بین الغلمان والولدان والاحوار

چنانچہ منصور نے اسکے لیئے دعا کی۔ غلام اپنے گھر چلا آیا اور اپنے مولا سے تمام واقعہ کہدیا۔ یہودی اس سے بہت خوش ہوا اور یہ کہا کہ بیٹے تجکو اپنے مال سے آزاد کردیا ابتک میں تیرا مولا تھا مگر آج سے تو میرا مولا ہوا اور اسیوقت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کہکر مسلمان ہوگیا اور یہ کہا کہ آج سے تمام مال میں تو میرا شریک ہے۔ البتہ تیری بی ضرورت (گناہوں کی معافی) میرے قابو سے باہر ہے ورنہ میں تمام گناہ بخشدیتا اتنے میں گوشہ مکان سے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ میں نے تم دونوں کو دوزخ سے آزاد کردیا اور تمہارے نیز تمہارے ساتھ منصور کے تمام گناہ معاف کردیئے (رونق المجالس) دعا برائیوں کے دفعیہ اور مرادیں حاصل ہونیکا سب سے زبردست وسیلہ ہے لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دعا اثر سے خالی رہتی ہے اسکا سبب ہے کہ یا تو خود دعا ہی میں فتور ہوتا ہے اسلیئے اللہ تعالی کے ہاں مستجاب نہیں ہوتی کیونکہ دعا مانگنے والا حد سے تجاوز کرجاتا ہے یا یہ کہ دعا کے وقت دلی توجہ اللہ تعالی کی طرف نہیں ہوتی یا یہ کہ دعا کرنے والے میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں جو مانع قبولیت ہیں مثلاً حرام کا کھانا۔ ظلم۔ گناہوں سے دلی محبت۔ غفلت۔ سہو اور بیخبری خواہشوں کا غلبہ۔ چنانچہ پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا تمکو یاد رہے کہ اللہ تعالی اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل کے دل سے نکلی ہو (مواہب) رسول خدا فرماتے ہیں چار چیزیں عمر کو بڑہاتی ہیں (۱) باکرہ عورت سے نکاح کرنا (۲) بائیں کروٹ پر سونا (۳) بہتے پانی سے نہانا (۴) نہار منہ سیب کھانا حبیب الٰہی جناب رسالت پناہی نے سچ فرمایا۔ اے شخص دن رات انپر درود بھیجتا رہ۔ تاکہ تو ان بہشتوں میں داخل ہوجائے جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور حور و غلمان کے مجمع میں رہکر چین کیا کرے

(وحکی) انہ کان رجل من الصالحین قد ضاق حالہ من القوت والنفقۃ وکانت لہ امرأۃ فقالت لزوجہا ادع اللہ تعالی یوسع علینا الدنیا فدعا الرجل فدخلت المرأۃ الدار فرأت فی الزاویۃ لبنۃ من ذہب فاخذتہا فقال الرجل اتفقی کیف شئت فرای الرجل فی نومہ انہ دخل الجنۃ فرای قصرا قد نقص بمقدار لبنۃ قال لمن ہذا فقیل لک فقال این ہذہ اللبنۃ فقیل بعثناہا الیک فاتتہ الرجل فقال للمرأۃ ہاتی اللبنۃ فاخذہا ووضعہا عند اللہ ودعا فقال الہی قد ددتہا الیک فردہا اللہ تعالی الی موضعہا وکذا قال علیہ السلام ما اخذ احد لقمۃ من الدنیا الا وقد نقص اللہ تعالی حصتہ من الاخرۃ کما قال اللہ تعالی من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ومالہ فی الاخرۃ من نصیب قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاذا ہو مضطجع علی رمال حصیر وقد اثر الرمال فی جنبیہ قلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع الدنیا علی امتک فان فارس والروم قد وسع علیہم وہم لا یعبدون اللہ فقال قد ادخرہذا لنا یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لہم طیباتہم فی الدنیا وفی روایۃ اما ترضی ان تکون لہم الدنیا ولنا الاخرۃ وعن عمرو بن شعیب انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ تعالی شاکرا صابرا

حکایت ایک نیک آدمی افلاس سے بہت تنگ تھے۔ ایکدن اُنکی گھروالی نے کہا کہ خدا سے فراخی کی دعا کیجے اُنہون نے دعا کی۔ عورت نے کوٹھڑی کے ایک کونے مین سونے کی اینٹ دیکھی اور اسے اُٹھا لیا۔ خاوند نے کہا کہ اسے جس طرح چاہو خرچ کرو۔ اسکے بعد اس شخص نے خواب مین دیکھا کہ مین جنت مین ہون اور ایک عالیشان محل مین داخل ہون کہ جس کی دیوار کی ایک اینٹ ندارد ہے۔ مینے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے۔ جواب ملا تیرا پھر مینے کہا اسکی ایک اینٹ کیا ہوئی۔ ارشاد ہوا ہم دنیا مین تجھے دیچکے۔ اتنے مین آنکھ کھلگئی اور عورت سے کہا کہ وہ اینٹ ادھر لے آ۔ چنانچہ اُسنے دیدی۔ اُنہون نے اپنے سر کے پاس رکھکر دعا کی کہ الٰہی مین اسے تیری طرف واپس کرتا ہون۔ چنانچہ اینٹ فوراً غائب ہوگئی اور اللہ تعالی نے اُسے اپنے موقع پر پہنچا دیا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ کوئی شخص دنیا کا خواہ ایک ہی لقمہ حاصل کرے مگر اُسکے برابر آخرت کا حصہ کم ہوجائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو آخرت کی کھیتی کرنی چاہتا ہے ہم اسکی کھیتی بڑہا دیا کرتے ہین اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم دنیا دے ڈالتے ہین مگر اُسے آخرت کا حصہ نہین ملتا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ ایکوقت مینے رسول خدا کو بنے ہوئے بوریے پر لیٹے دیکھا آپکے دونون پہلوون پر اُسکے نشان پڑگئے تھے مینے عرض کیا کہ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ آپکی امت پر دنیا فراخ ہوجائے فارس اور روم والے حالانکہ مشرک ہین مگر بڑی کشایش اور آرام سے ہین آپنے فرمایا اے ابن الخطاب ہمارے لئے آخرت مین ذخیرہ موجود ہے اور انکو سارے مزے دنیا ہی مین ملگئے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کیا تجھے یہ پسند نہین کہ انکیلئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت عمر بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسمین یہ دو خصلتین ہون اللہ تعالی اُسکو صابرین و شاکرین مین لکھتا ہے

من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ومن نظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ تعالیٰ علی ما فضل اللہ بہ علیہ کما قال اللہ تعالیٰ ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسئلوا اللہ من فضلہ ان اللہ کان بکل شیء علیما وعن شقیق الزاھد رحمۃ اللہ علیہ انہ قال اخترت الفقراء ثلاثۃ اشیاء واختار الاغنیاء ثلاثۃ اشیاء اختار الفقراء راحۃ النفس وفراغ القلب وخفۃ الحساب واختار الاغنیاء تعب النفس وشغل القلب وشدۃ الحساب (کذا فی زبدۃ الواعظین)

سورۃ الانفال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما المؤمنون (ای الکاملون فی الایمان) (الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم) فزعت لذکرہ استعظاما لہ وتھیبا من جلالہ وقیل ھو الرجل یھم بمعصیۃ فیقال لہ اتق اللہ فینزع عنھا خوفا من عقابہ قرئ وجلت بالفتح وھو لغۃ فزعت ای خافت (واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا) لزیادۃ المؤمن بہ ولاطمئنان النفس وسرح الیقین بتظاھر الدلائل وبالعمل بموجبھا وھو قول من قال الایمان یزید بالطاعۃ وینقص بالمعصیۃ بناء علی ان العمل داخل فیہ (وعلی ربھم یتوکلون) یفوضون الیہ امورھم ولا یخشون ولا یرجون الا ایاہ (الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون)

(۱) دینی معاملات میں اپنے سے بڑھکر آدمی کو دیکھکر اسکی اقتدا کرے (۲) دنیوی باتوں میں اپنے سے گئے گذرے شخصکو دیکھکر اپنی حالت پر شکر الٰہی بجالائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم اُس بزرگی کی تمنا نکرو جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہے مرد کا نصیب اُنکی کمائی میں ہے اور عورتوں کا نصیب اُنکی کمائی میں اللہ سے اُسکا فضل طلب کرتے رہو بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے شقیق زاہدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ تین چیزیں فقیروں نے اختیار کی ہیں اور تین امیروں نے فقیروں نے راحت نفس فراغ دل اور خفت حساب کو اختیار کر لیا ہے اور امیروں نے مشقت نفس مشغولی قلب اور شدت حساب کو پسند کیا (ذکرہ الواعظ)

سورۃ الانفال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ یعنے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا ذکر آتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں مطلب یہ کہ اُسکی عظمت اور ہیبت جلال کے باعث گھبرا کر ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بعض علماء نے یہ معنی لیے ہیں کہ کامل مومن وہ ہے کہ جب کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اُس سے یہ کہا جائے کہ خدا سے ڈر تو عذاب الٰہی سے ڈر کر اُس سے الگ ہو جائے بعض قرأتوں میں وَجِلَتْ بفتح الجیم ہے اور یہ ایک لغت ہے بمعنے فزعت یعنے خافت وَاِذَا تُلِیَتْ الآیۃ اور جب اُنکے سامنے اُسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اُنکا ایمان بڑھا دیتی ہیں ایمان کا بڑھنا یا تو اسلیے ہے کہ وہ دلائل قرآنیہ میں برابر غور کرتے رہتے ہیں یا اسلیے کہ تطابق دلائل کے باعث قلبی اطمینان اور دلی یقین بڑھتا جاتا ہے یا اسلیے کہ آدمی جب احکام الٰہی پر عمل کرتا رہتا ہے یہ اُنکا قول ہے جو ایمان کو طاعت سے بڑھنے اور معصیت سے گھٹنے والا خیال کرتے ہیں اُن کے نزدیک اعمال داخل ایمان ہیں وَھُمْ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور وہ اپنے خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اپنے تمام معاملات اسکے سپرد کر کے بجز اُس کے اور کسی سے نہ ڈرتے نہ امید رکھتے ہیں

اولئک هم المؤمنون حقا (لانہم حققوا ایمانہم بان ضموا الیہ مکارم اعمال القلوب من الخشیۃ والاخلاص والتوکل وہی اسن افعال الجوارح التی ہی المبنیا علیہا کالصلوٰۃ والصدقۃ وحقا صفۃ مصدر محذوف ای ایمانا حقا او مصدر مؤکد لمقولہ ہو عبداللہ حقا ای حق ذلک حقا (لہم درجات عند ربہم کرامات وعلو منزلۃ وقیل درجات الجنۃ وتفاوتہا بامالا یعلمہ (ومغفرۃ) لما فرط منہم (ورزق کریم) اعدلہم فی الجنۃ لا ینقطع عددہ ولا ینتہی ابدا (قاضی بیضاوی) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صلے علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی اسمی فی ذلک الکتاب (شفاء شریف) عن الحسن البصری انہ قال رایت ابا عصمۃ فی المنام فقلت ما فعل اللہ بک فقال غفر لی ربی فقلت بم قال ما ذکرت حدیثا الا صلیت علی النبی علیہ السلام (زبدۃ) قولہ انما یفید الحصر المعنی لیس المؤمنون الذین یخالفون اللہ ورسولہ انما المؤمنون الصادقون فی ایمانہم اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم (تفسیر خازن) قولہ وجلت قلوبہم ای خافت قال اہل الحق الخوف علی قسمین خوف العقاب وہو خوف العصاۃ وخوف الہیبۃ والعظمۃ وہو خوف الخواص لانہم یعلمون عظمۃ تعالی فیخافون عقابہ فالمؤمن اذا ذکر اللہ وجل قلبہ علی قدر رتبتہ فی ذکر اللہ تعالی (تفسیر خازن)

اُولٰئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا الآیۃ سچے مومن ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے دلی اعمال مثلاً خوف و اخلاص و توکل کو بیرونی افعال (جو کہ کھوٹا پرکھنے کی کسوٹی ہیں) مثلاً نماز صدقات وغیرہ کو ایمان کے ساتھ شامل کر کے اُسے مضبوط کر لیا ہے حقاً مصدر محذوف کی صفت ہے یعنے ایماناً حقاً یا خود مصدر مؤکد ہے جس طرح ہو عبداللہ حقاً فلاں شخص واقعی خدا کا بندہ ہے اسے حق ذلک حقاً یعنے یہ مضمون بالکل برحق ہے لَہُمْ دَرَجٰتٌ خدا کے نزدیک اُنکے بڑے درجے اور اونچے اونچے مرتبے ہیں یا اس سے جنت کے زینے مراد ہیں کہ جتنے وہ اپنے اعمال کے مطابق چڑھتے چلے جائینگے وَمَغْفِرَۃٌ الآیۃ اور تقصیرات کی مغفرت ہے اور جنت میں عزت کی روزی تیار رکھی ہے کہ نہ اُسکے اقسام کی شمار ہو سکے اور نہ انتہا ہو (قاضی بیضاوی) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص میرا نام لکھکر اُسکے آگے صلے اللہ علیہ وسلم لکھدیتا ہے جبتک یہ تحریر باقی رہی گی فرشتے اُسکے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں گے (شفاء شریف) حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے ابو عصمہ کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ کہو اللہ تعالی نے تمسے کیا معاملہ کیا جواب ملا کہ بخشدیا میں نے کہا اسکی وجہ۔ وہ بولے اسلئے کہ میں ہر حدیث بیان کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا (زبدہ) لفظ انما حصر کا فائدہ دیتا ہے مطلب یہ کہ جو لوگ خدا و رسول کے مخالف ہیں وہ ہرگز مومن نہیں بلکہ سچے مومن وہی ہیں کہ جب خدا کا ذکر آتا ہے اُنکے دل ڈر جاتے ہیں (تفسیر خازن) وجلت بمعنے خافت ہے اہل حق نے خوف کی دو قسمیں بیان کی ہیں (۱) خوف عذاب یہ خوف گنہگاروں کو ہوا کرتا ہے (۲) خوف عظمت و جلال الٰہی یہ خوف خواص کا حصہ ہے کیونکہ وہ اُسکی عظمت کو جانتے اور اُسکے عذاب سے ڈرتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ ذکر الٰہی سنکر مومنوں کے دل علی قدر مرتبہ ڈر جایا کرتے ہیں (تفسیر خازن)

قولہ زادتہم ایمانا المعنی انہ کلما جاء ھم شیئ من عند اللہ اٰمنوا بہ فیزدادون بذلک ایمانا وتصدیقا لان زیادۃ الایمان بزیادۃ ذلک علی وجہین (الاول) ھو الذی علیہ عامۃ اھل العلم علی ما حکاہ الواحدی انہ قال کلما کانت الدلائل اکثر واقوی کان ایمانہ ازید لانہ عند حصول کثرۃ الدلائل فیزدادون وقوۃ بعد ان کان یزول الشک ویقوی الیقین فتکون معرفتہ باللہ اقوی فیزداد ایمانہ (الثانی) انہم یصدقون بکل ما ینزل علیہم من عند اللہ ولما کانت التکالیف متوالیۃ فی زمان رسول اللہ علیہ السلام فکلما تجدد تکلیف صدقوا بہ فیزدادون بذلک اقرارا وتصدیقا وایمانا (تفسیر خازن) قولہ اولئک ھم المؤمنون حقا فیہ دلیل علی انہ لا یجوز ان یصف احد نفسہ بکونہ مؤمنا حقا لان اللہ تعالی انما وصف بذلک اقواما مخصوصین علی وصف مخصوصۃ وکل واحد لا یتحقق وجود تلک الاوصاف فیہ ھذا یتعلق بمسئلۃ اصولیۃ وھی ان العلماء اتفقوا علی انہ یجوز للرجل ان یقول انا مؤمن واختلفوا فی انہ ھل یجوز لہ ان یقول انا مؤمن حقا ام لا فقال اصحابنا الحنفیۃ الاولی ان یقول انا مؤمن حقا ولا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ واستدلوا علی صحۃ ھذا القول بوجہین (الاول) ان المتحرک لا یجوز ان یقول انا متحرک ان شاء اللہ وکذا القول فی القائم والقاعد فکذلک ھذہ المسئلۃ یجب فیہا ان یقول المؤمن انا مؤمن حقا ولا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ

زادتہم ایمانا کا یہ مطلب ہے کہ جب اللہ تعالی کی طرف سے کوئی آیۃ اترتی ہے تو اُسے مان لیتے ہین اس سے اُنکا ایمان اور تصدیق دونو بڑہجاتے ہین کیونکہ ایمان کی زیادتی آیات کی زیادتی پر منحصر ہے اور یہ زیادتی دو وجہ سے ہی (۱) حسب روایت امام واحدی اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ جب دلائل بکثرت اور قوی ہونگے تو ایمن شک نہین کہ ایمان بھی بڑھجائیگا اسلئے کہ جب کثرت سے دلائل معلوم ہونگے تو ایمان کو زیادتی حاصل ہوگی اور اسکی قوت شک کو زائل اور یقین کو قوی کردیگی اسلئے معرفت الٰہی مضبوط ہوجائیگی اور ایمان پہلی حالت سے بڑہ جائیگا (۲) وجہ یہ ہی کہ وہ ہر آیت کی جو خدا کی طرف سے اُنکو سنائی جاتی ہے تصدیق کرتے ہین اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین احکام شرع متواتر نازل ہوتے تھے اور سننے والے ہر نئے حکم کو مانتے جاتے تھے اسلیئے اس اقرار سے اُنکی تصدیق اور ایمان بڑہتا رہتا تھا (تفسیر خازن) اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا اوھر اشارہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مومن برحق نہین کہہ سکتا کیونکہ اللہ تعالی نے اس صفت کے ساتھ ایک خاص قوم کو موصوف کیا ہے جو خاص اشیاء رکھتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک مین وہ صفتین نہین پائی جاتین یہ بحث اصول کے مسئلہ سے متعلق ہے اور وہ یہ ہی کہ علما اسپر متفق ہین کہ آدمی اپنے آپ کو یہ تو کہہ سکتا ہی کہ مین مومن ہون مگر مومن برحق بھی کہہ سکتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی ہمارے حنفیہ حضرات فرماتے ہین کہ کہہ سکتا ہے البتہ یہ کہنا کہ انشاء اللہ مین مومن ہون ناجائز ہے اور پہلے قول کی صحت پر دو دلیلین بیان کیگئی ہین (۱) ایک شخص جو متحرک یا قائم یا قاعد ہے یہ نہین کہہ سکتا کہ مین انشاء اللہ متحرک یا قائم یا قاعد ہون بس ایسا ہی اس مسئلہ کو سمجھنا چاہیئے مومن پر واجب ہی کہ آپنے آپکو مومن برحق کہے اور یہ نہ کہے کہ مین انشاء اللہ مومن ہون —

والثانی) ان اللہ تعالی قال اولئک ھم المؤمنون حقا فذکرھم بکونھم مؤمنین حقا وفی قولہ انا مؤمن ان شاء اللہ شک فیما قطع اللہ بہ وذلک لا یجوز (تفسیر الخازن) قولہ ومما رزقنٰھم ینفقون عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال الصدقۃ تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء ایسرھا البرص قولہ لھم درجات یعنی مراتب بعضھا اعلی من بعض لان المؤمنین تتفاوت احوالھم فی الاخذ بتلک الاوصاف المذکورۃ فبھذا تتفاوت مراتبھم فی الجنۃ لان درجات الجنۃ علی قدر الاعمال (وقال عطا) درجات الجنۃ یرتقون فیھا باعمالھم (ت) عن ابی ھریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین الدرجتین مائۃ عام وعن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احدھن لوسعتھم (تفسیر الخازن) عن ابی الدرداء عن النبی علیہ السلام انہ قال الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والفضۃ وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم وتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھو ذکر اللہ تعالی (مصابیح) قیل انما کان ذکر اللہ تعالی ارفع من سائر العبادات کلھا لان سائر العبادات وسیلۃ الی ذکر اللہ فکان ذکر اللہ ھو المطلب الاعلی والمقصد الاقصی الا انہ ینقسم الی قسمین

(۲) اللہ تعالی فرماتا ہی اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا تو جب اللہ تعالی نے اُنکو مومن برحق کہا پھر ہین انشاء اللہ مومن ہون شک کے طور پر کہنا اُس یقین کے خلاف ہی جو اللہ تعالی نے دلایا ہے اور یہ قطعًا ناجائز ہی (تفسیر خازن) وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (وہ ہمارے دیے ہین سے کچھ خرچ کر ڈالتے ہین) کے متعلق انس رضؓ سے روایت ہی کہ رسول خدا فرماتے ہین کہ صدقہ ستر بلاؤن کو دفع کر دیتا ہی اُنمین سب سے ہلکی بلا کوڑھ کا مرض ہی لَھُمْ دَرَجٰتٌ یعنے اُنکے درجے متفاوت ہین بعض ادنی ہین اور بعض اعلی کیونکہ نیک صفات حاصل کرنے مین بھی مومنون کے حالات مختلف تھے اسلیئے جنت مین الگ الگ درجے ملین گے کیونکہ جنت کے درجے بقدر اعمال مقرر ہین عطا کا قول ہی کہ درجات سے جنت کے درجے مراد ہین جو مومنون کو حسب اعمال نصیب ہونگے (تفسیر) ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا نے فرمایا جنت کے سو درجے ہین ہر درجہ مین سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور سعید رضؓ آنحضرت کائنات علیہ الصلوٰۃ سے روایت کرتے ہین کہ جنت کے سو درجے اسقدر وسیع ہین کہ اگر سارے جہان کی مخلوق ایک درجہ مین جمع ہو جائے تو فراخی کے ساتھ سما سکتی ہے (تفسیر خازن) ابو الدرداء نے رسول مقبولؐ سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کیا مین تمکو ایسی چیز کی خبر نہ دون جو تمہارے تمام عملون سے بہتر اور اللہ تعالی کے نزدیک نہایت پاک و پسندیدہ اور جنت مین تمہارے مرتبے بلند کرنیوالی اور سونا چاندی خرچنے سے افضل اور اس سے کہین بڑھکر ہو کہ تم جہاد مین اپنے دشمنون سے جا بھڑو وہ تمکو قتل کرین اور تم اُنکو صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ ضرور بیان فرمایئے فرمایا وہ چیز ذکر الٰہی ہی (مصابیح) بعض علماء کا قول ہی کہ ذکر الٰہی اسلیئے تمام عبادتون سے افضل ہے کہ عبادتین ذکر الٰہی کا وسیلہ ہوا کرتی ہین بڑا مطلب اور اعلی درجہ کا مقصد صرف ذکر ہی ہے مگر ذکر کی دو قسمین ہین

احدھما ذکر باللسان والآخر ذکر بالجنان فھو غیر ملفوظ باللسان ولا مسموع بالاذان بل ھو فکر و ملاحظۃ قلب وھو اعلی مراتب الذکر لما جاء فی الخبر تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ وھو لا یحصل الا بمداومۃ الذکر باللسان مع حضور القلب حتی یتمکن الذکر فی قلبہ ویحصل الصرف عن غیرہ (مجالس وعظی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجح ایمان ابی بکر وکذلک روی عن ابی ھریرۃ وانس بن مالک وابی سعید الخدری قالوا عن النبی علیہ السلام انہ قال یخرج من النار من کان فی قلبہ ذرۃ من الایمان وھذا یدل علی ان الایمان یزید وینقص وحجتنا ان الایمان عبارۃ عن التصدیق لما ذکرنا من الدلائل وھو لا یقبل الزیادۃ والنقصان واما قولہ تعالی فی سورۃ الفتح لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم فقلنا ذلک فی حق الصحابۃ لان القرآن کان ینزل فی کل وقت فیؤمنون فیکون تصدیقھم قلبا زیادۃ علی الاول اما فی حقنا فلا لانہ انقطع الوحی واما قولہ تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم فقلنا ذلک صفۃ المؤمنین والمؤمنون فی الطاعات متفاوتون اما فی الایمان فلا واما قولہ تعالی زادتھم ایمانا فالمراد منہ الیقین لا نفس الایمان واما حدیث ابی بکر فقلنا کان ترجحا فی الثواب لانہ سابق فی الایمان وقال علیہ السلام

(۱) ذکر لسانی (۲) ذکر قلبی۔ یہ دوسری قسم کا ذکر نہ زبان سے متعلق ہے کہ کانوں سے سنا جائے بلکہ ایک طرح کا فکر اور ملاحظۂ قلب ہے اور یہ ذکر کا اعلیٰ مرتبہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے مگر مرتبہ فکر کا تب حاصل ہوتا ہے کہ زبان حضور قلب کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہے اس سے مرتبہ ذکر قلبی اور اعراض عما سوی اللہ حاصل ہو جاتا ہے (مجالس وعظی) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر ابو بکر کا ایمان ایک پلڑے میں رکھا جائے اور میری تمام امت کا دوسرے پلڑے میں تو ابو بکر کا پلڑہ جھک جائیگا اسی طرح ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ اور ابو سعید خدریؓ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس سے ظاہر ہوگیا کہ ایمان کم وبیش ہوا کرتا ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے چنانچہ اسکی دلیلیں اوپر بیان ہو چکی ہیں اور تصدیق کی بیشی کو قبول نہیں کر سکتی۔ رہی سورۂ انا فتحنا کی یہ آیت لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ جس سے ایمان کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت صحابہ کے حق میں ہے کیونکہ اس زمانہ میں قرآن بعد وقتاً فوقتاً نازل ہو رہا تھا اور وہ اسپر ایمان لاتے رہتے تھے لہذا اپنی حالت کی نسبت انکی دلی تصدیق بڑھتی جاتی تھی یہ زیادتی ہمارے حق میں ناممکن ہے کیونکہ وحی اترنی موقوف ہو گئی اور آیہ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ الآیہ کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ مومنوں کی صفت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ باعتبار طاعات مؤمنوں کے درجے متفاوت ہیں لیکن ایمان میں تفاوت نہیں اور زادتھم ایمانا و ھم یستبشرون سے مراد زیادتی یقین ہے اس سے نفس ایمان کی زیادتی مراد نہیں ہو سکتی اور ابو بکرؓ کی حدیث سے ثواب کی زیادتی مقصود ہے کیونکہ آپ سابق الایمان ہیں کیونکہ آپ کا فور اسے

الدال علی الخیر کفاعلہ واما قولہ علیہ السلام یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فقد ورد
فی بعض الروایات یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان فیجب حملہ علی ما ذکرنا
من الدلائل (کذا فی بحر الکلام) وعن الحسن ان رجلا سالہ أمؤمن انت اجابہ قال الایمان ایمانان فان کنت
تسألنی عن الایمان باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والجنۃ والنار والبعث والحساب
فانا مؤمن وان کنت تسئلنی عن قولہ انما المؤمنون فواللہ لا ادری امنہم انا ام لا وعن الثوری من لم یقل
بانہ مؤمن باللہ حقا ثم لم یشہد لہ من اہل الجنۃ فقد أمن بنصف الآیۃ وہذا الزامہ منہ یعنی کما لا یقطع
بانہ من اہل ثواب المؤمنین حقا فلا یقطع بانہ مؤمن حقا وہذا تعلق من یستثنی فی الایمان کما
ابو حنیفۃ ممن لا یستثنی فیہ وحکی عنہ انہ قال لقتادۃ لم تستثنی فی ایمانک قال اتباعا لابراہیم
علیہ السلام فی قولہ والذی اطمع ان یغفر لی فقال لہ ہلا اقتدیت بہ فی قولہ اولم تؤمن قال بلی
(کشاف) واعلم انہم اختلفوا فی جواز الاستثناء فی الایمان فذہب الشافعی واصحابہ الی
الجواز وان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ کما ذہب الیہ الاکثرون وفیما سبق

نیک راہ بتانے والے کو کرنیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رہا آپکا یہ قول کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس حدیث کو مذکورۂ بالا دلائل پر لحاظ کرکے انہین توجیہات پر محمول کرسکتے ہین (بحر الکلام) حسن بصری سے مروی ہے کہ کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ مومن ہین یا نہین جواب دیا کہ ایمان دو طرح کے ہین اگر تم اللہ تعالی پر اور اُسکے فرشتون۔ کتابون۔ رسولون۔ قیامت جنت دوزخ۔ محشر اور حساب پر ایمان لانے سے سوال کرتے ہو تو اس اعتبار سے مین بیشک مؤمن ہون اور اگر تم اللہ تعالی کے قول اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الآیہ کے لحاظ سے پوچھتے ہو تو خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ انمین داخل ہون یا نہین سفیان ثوری سے مروی ہے کہ جس نے مومن برحق ہونیکا دعوی کیا اور اپنے جنتی ہونے کے گواہ پیش نکرسکا تو وہ قطعی طور پر مومن برحق نہین ہوسکتا۔ یہ سفیان کی طرف سے اس بات پر الزام ہے کہ جس طرح قطعی طور پر کسی کو مومنون جیسے ثواب ملنے کا حکم نہین دیا جاسکتا اسی طرح کسی کی نسبت مومن برحق بھی نہین کہا جاسکتا ایمان کے متعلق انشاء اللہ کہنا اسی بحث سے تعلق رکھتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اسمین انشاء اللہ کے قائل نہین ہین چنانچہ ایکوقت آپنے قتادہ سے پوچھا کہ تم ایمان کے ساتھ انشاء اللہ کے قائل کیون ہو۔ جواب دیا کہ مین حضرت ابراہیم کا اتباع کرتا ہون جنہون نے کہا تھا اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ (مین امید رکھتا ہون کہ وہ میری خطائین بخشدیگا) امام صاحب نے جواب مین فرمایا کہ تمنے اس آیت مین حضرت ابراہیم کا اقتدا کیون نہ کیا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی۔ (ابراہیم کیا تم اپسر ایمان نہین رکھتے۔ فرمایا ہان ضرور رکھتا ہون (کشاف) ایمان کیساتھ انشاء اللہ کہنے مین اختلاف ہے امام شافعی اور انکے اصحاب جواز کے قائل ہین اُنکے نزدیک مین انشاء اللہ مومن ہون کہہ سکتے ہین اسکا بیان اوپر گزر چکا ہے

وتعالوا یقول الثوری فانہ اذا اراد ان یقطع بالایمان جاز ان یقول ہذا انما یتم لو کان المراد بالایمان فی الآیۃ مجرد الایمان ولیس کذلک بل المراد بالایمان الایمان الکامل لان قولہ انما المؤمنون الذین یفید الحصر وکذا قولہ اولئک ہم المؤمنون حقا کما سیجئ تقریبہ فیما بعد وان المراد مجرد الایمان یلزم من انتفاء احد الضدین انتفاء الایمان ولیس مرادا اتفاقا ومن الایمان الکامل فقد ظہر ان لا تعلق لہذہ الاستثناء بالایمان اصلا واما ما جوز ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ الاستثناء لانہ یوجب الشک فی الایمان الذی ہو الیقین وتمسک علی ذلک بما نقل عن ابراہیم النخعی (لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ) واللہ تعالی منزہ عن الشک او الایمان فی امر عند الموت وحاصل ہذا النزاع ان الایمان لو ارید بہ التصدیق والعمل جاز الاستثناء بناء علی الشک فی الایمان بالعمل الصالح والشک فی الجزء مستلزم للشک فی الکل وان اریدبہ مجرد التصدیق فان کان المراد بالاستثناء الشک لیجزم بانتفاء المراد غیر جائز فان ہذا النزاع لفظی راجع الی ما ذہب الیہ ابراہیم النخعی جاز الاستثناء لکن لا بمعنی الشک بل بمعنی التفویض الی اللہ تعالی والتبری عن التزکیۃ وہو مشعر بجواز الاستثناء وفیہ منع لان عدم الجزم بالمغفرۃ لا یوجب عدم النطق بالایمان کما مر فی کلام الثوری اما قولہ بلی فہو جزم بالایمان کذا فی حاشیۃ الاشباہ

ان لوگوں نے سفیان ثوری کا قول (یا واسطے جب اپنے کو قطعی مومن کہنا جائز نہ ہوا تو انشاء اللہ بنا دست ہوگیا) یہ مطلب سے وقت پورا ہو سکتا ہے کہ آیت میں ایمان سے محض ایمان مراد لیا جائے حالانکہ یہ نہیں ہے بلکہ ایمان کامل مقصود ہے کیونکہ کلمہ اِنَّمَا اَوْلٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا حصر کیلئے ہے چنانچہ اسکی تفصیل بیان ہو چکی ہے خلاصہ یہ کہ اگر آیت میں ایمان سے محض ایمان مراد ہوتا تو اسکی ایسی صفت زائل ہونیسے ایمان کی نفی لازم آجاتی (دفع دخل مقدر) حسن بصری کی مراد یہ ہے کہ ایک محض ایمان ہے اور ایک ایمان کامل اس تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ مسئلہ انشاء اللہ کو آیت سے کوئی تعلق نہیں اور امام ابوحنیفہ اسے جائز نہیں رکھتے کیونکہ یہ کلمہ ہمارے یقینی ایمان میں شک پیدا کرتا ہے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے) میں انشاء اللہ تبرکاً فرمایا ہے ورنہ اللہ تعالی شک سے پاک ہے اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم انجام کار موت کے وقت کسی مومن کو مومن کہیں اس نزاع کا ماحصل یہ ہے کہ اگر ایمان سے تصدیق اور عمل مراد ہے تو انشاء اللہ کہنا جائز ہے کیونکہ تمام عمر نیک عمل بجالانے میں شک ہے اور جزمیں شک ہوا تو کل میں بالاولی ہوا اور اگر ایمان محض تصدیق کے معنوں میں ہے تو اسکی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کہ اگر انشاء اللہ سے مراد شک ہے تو یہ کلمہ کہنا جائز نہیں اور اگر اسکے سوا تبرکا کہا جائے تو درست ہے بس تو اختلاف محض نزاع لفظی ہے سفیان ثوری کا یہ قول کہ میں حضرت ابراہیم کا اتباع کیا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ آپنے مغفرت کی صرف امید ظاہر کی ہے قطعی طور پر نہیں کہا اس سے انشاء اللہ کا جواز نکلتا ہے مگر ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ قطعی طور پر مغفرت کا یقین نہ کرنے سے قطعی طور پر ایمان کی نفی لازم نہیں آتی جیسا کہ ثوری کے کلام میں گزر چکا ہے لیکن اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کے جواب میں حضرت ابراہیم کا بلی کہدینا ایمان کے یقینی ہونے پر دلالت کرتا ہے (حاشیہ)

علیک بطاعتها لیس فی قولنا انحراف عن شقیق البلخی انه قال کان ابراهیم بن ادهم رحمه الله عیشی فی اسواق البصرة فاجتمع الناس الیه فقالوا له یا ابا اسحٰق قال الله تعالی فی کتابه ادعونی استجب لکم ونحن نمد هر ندعوفلا یستجیب لنا قال یا اهل البصرة ماتت قلوبکم فی عشرة اشیاء کیف یستجاب دعاؤکم (الاول) عرفتم الله تعالی ولم تؤدوا حقه (والثانی) قرأتم القرآن ولم تعملوا به (والثالث) ادعیتم عداوة الشیطان واطعتموه ووافقتموه (والرابع) تقولون انکم من امة محمد صلی الله علیه وسلم ولم تعملوا بسنته (والخامس) ادعیتم دخول الجنة ولم تعملوا لها (والسادس) ادعیتم النجاة من النار وهم فیها انفسکم (والسابع) قلتم ان الموت حق ولم تستعدوا له (والثامن) اشتغلتم بعیوب اخوانکم (والتاسع) اکلتم نعمة ربکم فلم تشکروا له (والعاشر) دفنتم اموا تکم ولم تعتبروا بهم (حیاة القلوب)

سورۃ الانفال

بسم الله الرحمن الرحیم

(یاایها الذین آمنوا لاتخونوا الله والرسول) بتعطیل الفرائض والسنن او بان تضمروا خلاف ما تظهرون او بالغلول فی الغنائم (وتخونوا امانا تکم) فیما بینکم وهو مجزوم بالعطف علی الاول او منصوب علی الجواب بالواو (وانتم تعلمون) انکم تخونون

ترجمہ اس حاشیہ کا مطالعہ کروگے تو ہمارے قول میں انحراف نہ پاؤگے شقیق بلخی سے روایت ہے کہ ایکوقت ابراہیم بن ادہم بصرہ کے بازار میں چلے جارہے تھے۔ لوگ انکو دیکھکر اکٹھے ہوگئے اور یہ کہا کہ اے ابو اسحٰق اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (مجھسے دعا مانگو میں قبول کرونگا) ہم برسوں سے دعا کررہے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔ ابراہیم بن ادہم نے جواب دیا کہ اے بصرہ والو دس چیزوں کے باعث تمہارے دل مردہ ہوگئے ہیں پھر دعا کیونکر قبول ہو (۱) تمنے خدا کو پہچانا مگر اسکے حقوق ادا نہ کیئے (۲) قرآن پڑھا اسپر عمل نہ کیا (۳) شیطان کی دشمنی کا دعوی کیا مگر اسکے فرمانبردار ہو اور اسکی راہ پر چلے (۴) اُمت محمدی ہونے کا دعوی کرتے ہو مگر سنت پر عمل نہیں کرتے (۵) دخول جنت کے مدعی اور عمل ندارد (۶) دوزخ سے نجات ملنے کا دعوی کرتے ہو اور خود آسمین گرسے جاتے ہو (۷) موت کو برحق جانتے ہو لیکن اسکیلیے تیاری نہیں کرتے (۸) اپنے بھائی مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے میں مشغول ہو (۹) خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے مزے اڑاتے ہو لیکن اُس کا شکریہ ادا نہیں کرتے (۱۰) تمنے اپنے ہاتھوں سیکڑوں مُردے دفن کردیئے مگر تمکو ذرا عبرت نہوئی (حیاۃ القلوب)

سورۃ الانفال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنے اے مسلمانو! فرض اور سنتیں چھوڑکر اللہ اور رسول کی خیانت نکرو یا یہ کہ باطن کو ظاہر کے خلاف نرکھو یا غنیمت کا مال نہ چھپاؤ۔ اور باہم امانتوں میں خیانت نکرو تَخُوْنُوْٓا مجزوم اور اول پر معطوف ہے یا منصوب اور واو کے ساتھ بطور جواب نہی وارد ہے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ حالانکہ تم اپنی خیانتوں کا حال جانتے ہو

او وُلِّیتم علماء تمیزون الحسن من القبیح (واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ) لانہم سبب الوقوع فی الاثم او فی العقاب او فی محنۃ من اللہ لیبلوکم فیہ فلا یحملنکم حبہم علی الخیانۃ کابی لبابۃ (وان اللہ عندہ اجر عظیم) لمن اثر رضی اللہ علیہم ورأی حدودہ فیہم فانبطوا ہم مکروہا یؤدیکم الیہ (قاضی) روی فی سبب نزول ہذہ الآیۃ ان النبی علیہ السلام حاصر بنی قریظۃ احدی وعشرین لیلۃ فسألوا الصلح کما صالح اخوانہم بنی النضیر علی ان یصیروا الی اذرعات واریحاء من ارض الشام فابی علیہ السلام الا ان ینزلوا علی حکم سعد بن معاذ فابوا وقالوا ارسل الینا ابا لبابۃ مروان بن المنذر وکان مناصحا لہم لان عیالہ ومالہ فی ایدیہم فبعثہ الیہم فقالوا لہ اتری ہل ننزل علی حکم سعد فاشار الی حلقہ انہ الذبح قال ابو لبابۃ فما زالت قدمای حتی علمت انی خنت اللہ ورسولہ فنزلت الآیۃ فشد نفسہ علی ساریۃ من سواری المسجد وقال واللہ لا اذوق طعاما ولا شرابا حتی اموت او یتوب اللہ علی فمکث سبعۃ ایام حتی خر مغشیا علیہ ثم تاب اللہ علیہ فقیل لہ قد تیب علیک فحل نفسک فقال لا واللہ لا احلہا حتی یکون رسول اللہ ہو الذی یحلنی فجاء علیہ السلام فحلہ

یا یہ کہ ہر شے کے حسن قبح سے واقف ہو (واعلموا انما اموالکم الآیہ) اور یہ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں کیونکہ تمہارے گناہ عذاب یا امتحان الٰہی میں پڑنے کا سبب ہیں اللہ تعالیٰ تمکو آزمایا کرتا ہے کہیں انکی محبت کے مارے خیانت کر بیٹھنا جسطرح ابو لبابہ نے کی تھی اور خدا کے ہاں بہت بڑا ثواب اُسکیلئے ہے جس نے خدا کی مرضی کو مال و اولاد کی محبت پر مقدم رکھا اور اسکی حدود کی حفاظت کی تم اپنی بہتوں کو اُس سے روکا لگاؤ جو خدا تک پہنچا دے (قاضی بیضاوی) اس آیۃ کے شان نزول کی بابت یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے تئیں بنو قریظہ کا محاصرہ رکھا تو وہ اپنی قوم بنی نضیر کی طرح صلح کے طالب ہوئے اور یہ شرط کی کہ ملک شام کی زمینداری اور دیگر منافع ہمارے ہاتھ میں رہیں آنسرور کائنات نے اس شرط کو منظور نفرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ تم سعد بن معاذ کو پنچ مقرر کر لو اسے یہود نے منامنا اور یہ عرض کیا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ مروان بن المنذر کو بھیجئے ابو لبابہ اس وجہ سے کہ اُنکے بال بچے یہود کے قبضہ میں تھے اُنکی خیر خواہی کرتے تھے جب رسول خدا نے اُنکو بھیجدیا تو یہود نے پوچھا کہ سعد کا حکم مان لینا ہمارے حق میں کیسا ہے انہوں نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اُنکا حکم تمہارے ذبح کیئے جانیکے متعلق ہوگا ابو لبابہ کہتے ہیں اسوقت قدم اُٹھانیسے پہلے مجھے معلوم ہو گیا کہ میں نے خدا و رسول کی خیانت کی ہے یہانتک کہ یہ آیت اتری اور میں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا اور یہ کہا کہ خدا کی قسم جب تک نہ کھانا کھاؤں نہ پانی پیوں یہانتک تو مر رہوں یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرلے چنانچہ یہ سات روز تک اسی طرح بندھے رہے یہانتک کہ غش کھا کر گر پڑے پھر اللہ نے ابر رحمت کی زبان سے کہا گیا کہ اپنے آپکو ستون سے کھولدو تمہاری توبہ قبول ہوگئی انہوں نے کہا جبتک رسول اللہ اپنے ہات سے کھولینگے میں اسی طرح بندھا رہونگا چنانچہ آپ تشریف لائے اور اپنے مبارک ہاتوں سے انکو کھولدیا

فقال ان من تمام توبتی ان اهجر القوم التی اصبت فیها الذنب ان اخلع من مالی فقال علیہ السلام یجزئک الثلث ای بان تتصدق بہ وتفصیل لسنۃ الترک قال علیہ السلام فعلیک بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ قال علیہ السلام فیاتی علی الناس زمان تخلق سنتی فیہ کما یخلق الثوب علی الابدان وتحدث بعدی سنۃ یتبعها الناس فمن تمسک بسنتی عند ذلک کان غریبا وبقی وحیدا ومن اتبع بدعۃ الناس جد تحسین صابرا او الکثر فقالوا یا رسول اللہ ھل بعدنا احدا افضل منا قال نبی قالوا فیرفقاء یا رسول اللہ قالوا ھل ینزل علیہم الوحی قال لا قالوا کیف یکون فیہ قال کالملح فی الماء تاذوب تو لیس لما یذوب الملح فی الماء قالوا کیف یعیشون فی ذلک الزمان قال کالدود فی الخل قالوا فیما یحیون دینہم قال کالنار فی البدان وضعہ طفئ وان امسکہ رعصۃ احرق الید فاعبروا یا اولی الابصار یقول رسول الملک الغفار قال علیہ السلام من تمسک بسنتی عند فسادامتی فلہ اجر مائۃ شہید وقال علیہ السلام عشرۃ مما علمتن وعمن یمن ابو کرا براھیم خمس فی الراس وخمس فی الجسد اما التی فی الراس فالسواک والمضمضۃ والاستنشاق وقص الشارب واعفاء اللحیہ

اسوقت انہون نے کہا کہ میری توبہ کا تکمیہ ہو کہ اپنی قوم کے اُس گھر سے ہجرت کرجاؤن جس گھر مین مجھسے یہ خطا سرزد ہوئی ہے اور اپنا سارا مال خیرات کردون آپ نے فرمایا کہ خیرات کے لیئے تہائی بہت ہو اور ترک سنت اسلیئے مذموم ہے کہ آپ فرماچکے ہین میری اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو اور اُنکے طریقہ کو دانتون سے پکڑلو۔ نیز آپ کا قول ہے کہ لوگو پیر ایک زمانہ ایسا آئیگا جسمین میری سنت پہنے ہوئے کپڑے کی طرح پرانی اور بدعت نئی ہوجائیگی۔ اُسمین میری سنت پر عمل کرنے والا بیکس اور تنہا رہجائیگا اور بدعتی کے پیچھے بلکہ اس سے زیادہ ساتھی ہوجائینگے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہمارے بعد کوئی ہمسے افضل ہوگا فرمایا ہان پھر عرض کیا کہ کیا وہ آپکی زیارت سے مشرف ہون گے فرمایا نہین۔ پوچھا کہ اُنپر وحی اُترتی ہے۔ فرمایا ہرگز نہین۔ پھر عرض کیا کہ وہ ایسے زمانہ مین کیونکر رہین گے فرمایا جس طرح پانی مین نمک اُنکے دل اس طرح پگلجائینگے جس طرح پانی مین نمک پگلجاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ زندگی کیونکر بسر کرینگے۔ فرمایا جس طرح سرکہ مین کیڑا۔ پھر پوچھا کہ وہ اپنا دین کیونکر سنبھالین گے۔ فرمایا جس طرح ہتیلی مین انگارہ کہ رکھدو تو بجھ جاتا ہے اور لیئے رہو تو ہتیلی کو پھونک دیتا ہے۔ اے عقلمند و رسول خدا کے قول سے عبرت حاصل کرو۔ نیز آنسرور کائنات فرماتے ہین کہ جو میری امت کے خراب ہونے کے وقت میرے طریقہ پر چلیگا اُسے سو شہید ونکا ثواب ملیگا پیغمبر علیہ السلام کا قول ہو کہ دس چیزین ایسی ہین جنپر عمل کرتا ہون اور تمھارے باپ ابراہیم بھی عمل کیا ہی پانچ سر مین ہین اور پانچ دیگر بدن مین سر کی پانچ چیزین یہ ہین (۱) مسواک کرنا (۲) کلی کرنا (۳) ناکمین پانی دینا (۴) موچھین کتروانا (۵) ڈاڑھی بڑہانا۔ اور دیگر بدن کی پانچ یہ ہین

واما التی فی الجسد فالختان والاستنجاء ونتف الابط وقص الاظفار ولکل عضو عبادۃ حتی الختان
لذلک قال اللہ تعالیٰ لادم علیہ السلام انی وضعت الامانۃ علیہ من ذریتک فمن لم تختنہا فمن اخذ ہا فیہا
قال یا ربی ما فیہا قال ان احسنہا حسبوہ واساء عوقبہ فحملہا ادم علیہ السلام فقال اللہ
تعالیٰ ان حملت فاعینک اجعل لبصرک حجابا فاذا خشیت ان تنظر الی ما لا یحل لک فاغمض حجاب
عینیک خوفا من عقابی واجعل للسانک بابا بمصراعین فاذا خشیت ان تتکلم بالفحش فاغلق باب
لسانک خوفا من عقابی واجعل لک اذنین فاذا خشیت ان تسمع الکلام الذی لا یحل لک استماعہ
فاحفظ اذنیک من الاستماع واجعل لفرجک لباسا فاذا خشیت ان تکشفہ فاستتر بہ خوفا
من عقابی وکف یدیک عن الحرام ورجلیک عن المشی الی ما لا یحل لک فاذکر عقابی وہذہ المذکورات
کلہا امانۃ اللہ تعالیٰ (موعظۃ) وقال وہب بن منبہ لما ضرب الدرہم والدینار حملہما ابلیس علیہ
اللعنۃ وقبلہما ووضعہما علی عینیہ وقال الویل لمن احبکما من حلال والویل ثم الویل لمن احبکما
من حرام قیل ان رجلا جاء الی النبی علیہ السلام من ارض فسالہ عن سعۃ ارضہ فاخبرہ بسعۃ الارض
وکثرۃ النعم فیہا فقال علیہ السلام لہ کیف تفعلون قال انا نتخذ الوانا من الطعام ونا کلہا ثم قال تغیر الی ما ذا

(۱) ختنہ کرنا (۲) استرہ لینا (۳) بغلون کے بال دور کرنا (۴) ناخن کتروانا (۵) میل کچیل سے پاک رہنا
ہر عضو کی ایک عبادت ہو یہانتک کہ عضو خاص کی عبادت ختنہ ہو اللہ تعالیٰ نے حضرۃ آدم سے فرمایا کہ مین نے زمین و
آسمان کو اپنی ایک امانت دینی چاہی مگر وہ اُسکی برداشت نکر سکے لے آدم کیا تم اُسکو مع اُسکے لوازم کے لے سکتے ہو
آدمؑ نے کہا الٰہی وہ اور اُسکے لوازم کیا ہین فرمایا اگر تم اُنکو اچھی طرح بجالاؤگے تو جزا ملے گی ورنہ سزا پاؤگے
چنانچہ آدمؑ نے اس امانت کو لے لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تو نے اسے لے لیا ہی تو مین تیرا مددگار ہون مین تیری
آنکھون کے سامنے ایک پردہ کھڑا کردونگا اگر تجھے یہ خوف ہو کہ مین حرام چیز کی طرف نہ دیکھون تو میرے عذاب کے ڈر
سے اپنی آنکھون کے آگے کا پردہ چھوڑ لینا اور مین تیری زبان کے آگے دو کواڑ ونکا ایک دروازہ بنا تا ہون اگر تجھکو
فحش بکنے سے خوف ہو تو میرے عذاب کے ڈر سے اس دروازہ کو بند کرلینا اور مین تجھے دو کان عنایت کرتا ہون اگر
تجھے لغو کلام سننے کا اندیشہ ہو تو اُن کانون کی حفاظت کرنا اور مینے تیری شرمگاہ کے لئے لباس بنایا ہی تجھکو اگر
کھلجانے کا خوف ہو تو میرے عذاب کے ڈر سے اُسے ڈھانکے رہنا اپنے ہاتون کو حرام سے اور پانو کو حرام کی طرف
چلنے سے روک اور میرے عذاب کو یاد کرتا رہ۔ مذکورۂ بالا تمام چیزین خدا کی امانت ہین (موعظۃ) وہب بن منبہ کا قول ہے
کہ جب دینار و درم ڈھالے گئے تو شیطان نے انکو بوسہ دیا اور آنکھون پر رکھ لیا اور یہ کہا کہ جو تم دونون کو حلال کیوجہ سے دوست
رکھے اُسپر افسوس اور جو حرام کیوجہ سے دوست بنائے اُسپر صد افسوس روایت ہی کہ ایک شخص پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا آپنے اُس
اُسکے ملک کی وسعت اور زمین کی سرسبزی کا حال پوچھا اُسنے اپنی زمین کی وسعت اور جانورونکی کثرت بیان کی آپنے فرمایا کہ تم
خدا کی نعمتون کا استعمال کیونکر کیا کرتے ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ رنگ برنگ کے کھانے پکوا کر کھایا کرتے ہین

قال الی ما تعلم یا رسول اللہ یعنے تصبر یولا وغاظا فقال علیہ السلام کذلک مثل الدنیا صدق من روی و نطق وقال اللہ تعالیٰ فی اسرار الوحی یا احمد لو صلی العبد صلوۃ اھل السموات والارض صیاما اھل السموات والارض ثم رای فی قلبہ مقدار ذرۃ من حب الدنیا من ریاستھا وزینتھا لابجا ورنی فی جواری (موعظۃ) قال عبد اللہ بن عمرو بن العاص اول ما خلق اللہ من الانسان فرجہ وقال ھذہ امانۃ استودعتکھا فالفرج امانۃ والرجل امانۃ والید امانۃ واللسان امانۃ والعین امانۃ والاذن امانۃ فمن لا امانۃ لہ فرض اللہ ھذہ الامانۃ علی اعین السموات والارض والجبال لقولہ تعالیٰ (انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال) قال لمن تحملن ھذہ بما فیھا قلن ما قال ان احسنتن جوزیتن وان عصیتن عوقبتن قلن یا رب نحن مسخرات لامرک لا نرید ثوابا ولا عقابا قلن ذلک خوفا وخشیۃ وتعظیما لدین اللہ ان لا یقوم لہ مخالفۃ لامرہ (فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا) الآیۃ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاٰثروا ما یبقی علی ما یفنی وروی انہ علیہ السلام جلس یوما یحدث اصحابہ فبکی غیر اسامۃ بن زید فقال اشکو الیک یا رسول اللہ قسوۃ قلبی فوضع علیہ السلام یدہ علی صدرہ ثم قال اخرج یا عدو اللہ فبکی

آپ نے فرمایا اُن کھانوں کا انجام کیا ہوتا ہے اُس نے کہا آپکو معلوم ہی ہے یعنے پیشاب و پاخانہ فرمایا دنیا کی یہی مثال ہے یہ روایت بالکل سچی ہے اللہ تعالیٰ نے اسرار وحی مین فرمایا ہے کہ اے احمد اگر آدمی تمام اہل آسمان و زمین کی برابر نماز پڑہے اور انہین کے برابر روزے رکھے اور مین اسکے دل مین ایک ذرہ کی برابر حب دنیا یا ریاست و زینت کی تمنا پاؤن تو میرے گھر مین ہمسائگی مین نہین پاسکیگا (موعظۃ) عبد اللہ بن عمرو بن العاص کا قول ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے انسانی شرمگاہ کو پیدا کیا اور یہ فرمایا کہ مین تجکو امانت سونپتا ہون حاصل کلام یہ ہے کہ شرمگاہ ہاتھ پاؤن زبان آنکھین کان سب خدا کی امانت ہین اور جو امانت مین خیانت کرے وہ مومن نہین اللہ تعالیٰ نے یہ امانتین آسمان و زمین اور پہاڑون کے روبرو پیش کین کیونکہ وہ خود فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ الآیۃ اور اُن سے فرمایا کہ تم انکی برداشت کرسکتے ہو اگر انھین اچھی طرح رکھوگے تو جزا ملیگی ورنہ سزا پاؤگے ان سب نے عرض کیا کہ ہمتو تیرے حکم کے بندے ہین ہمکو نہ ثواب چاہیے نہ عذاب یہ قول صرف خوف اور دین الٰہی کی عظمت کیوجہ سے تھا حکم کی مخالفت نتھی فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا الآیۃ ان سب چیزون نے اُس امانت کے لینے سے انکار کیا اور ڈر گئین اور انسان نے اُسے لے لیا بیشک یہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا کو محبوب رکھنے والا اپنے دین کو ضرر پہنچایا کرتا ہے اور دین کو دوست رکھنے والا اپنی دنیا کو نقصان دیا کرتا ہے اے شخص فانی کو چھوڑ کر باقی کو اختیار کر نبی آنحضرت سے مروی ہے کہ ایک وقت آپ صحابہ سے باتین کر رہے تھے کچھ ایسا سماں بندھا کہ اسامہ بن زید کے سوا تمام صحابہ رو پڑے اسامہ نے عرض کیا کہ حضور مین آپ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کرتا ہون آپ نے اپنا ہاتھ اُن کے سینہ پر رکھکر فرمایا کہ اے دشمن خدا الگ ہو۔ اسامہ اسیوقت رو پڑے

ثم قال علیه السلام جود العین من قساوة القلب وقساوة القلب من کثرة الذنوب وکثرة الذنوب من نسیان الموت ونسیان الموت من طول الامل وطول الامل من حب الدنیا وحب الدنیا رأس کل خطیئة روی عن فضیل بن عیاض قال جعل الشر کله فی بیت واحد وجعل مفتاحه حب الدنیا وجعل الخیر کله فی بیت واحد وجعل مفتاحه الزهد علیک بترکها تنل الدرجات العلیا

سورة التوبة بسم الله الرحمن الرحیم

(والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله) یجوز ان یراد به الکثیر من الاحبار والرهبان فیکون مبالغة فی وصفهم بالحرص علی المال والضن به وان یراد به المسلمون الذین یجمعون المال ویقتنونه ولا یؤدون حقه ویکون اقتران بالمرتشین من اهل الکتاب للتغلیظ (فبشرهم بعذاب الیم) هو الکی بها (یوم یحمی علیها فی نار جهنم) ای یوم توقد النار ذات حمی شدید علیها (فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم) لان جمعهم واساکهم کان لطلب الوجاهة بالغنی والتنعم بالمطاعم الشهیة والملابس الیمیة (هذا ما کنزتم) علی ارادة القول (لانفسکم) لمنفعتها وکان عین مضرتها ومسبب تعذیبها

پھر آپ نے فرمایا کہ آنکھ سے آنسو نکلنا دل کی سختی اور سختی دل کثرت گناہ اور کثرت گناہ غفلت موت اور غفلت موت طول امل اور طول امل حب دنیا کی علامت اور حب دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے فضیل بن عیاض کا قول ہے کہ تمام زمانہ کی برائیوں کو ایک مکان میں بند کیا گیا ہے حب دنیا اسکی کنجی ہے اور سارے جہان کی بھلائیوں کو ایک مکان میں مقفل کیا ہے زہد اسکی کنجی ہے اگر تو بلند مرتبہ کو پہنچنا چاہتا ہے تو حب دنیا کو چھوڑ دے

سورة التوبة بسم الله الرحمن الرحیم

(والذین یکنزون الذهب والفضة) الآیہ یعنے جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان لوگوں سے یا تو وہی اہل کتاب کے عالم اور درویش مراد ہیں جو جھوٹ بولکر لوگوں کے مال مارتے ہیں اسوقت یہ آیت اُن کے وصف میں بطور مبالغہ ہوگی کہ وہ مال پر حریص اور بخیل ہیں اور یا وہ مسلمان مراد ہیں جو مال جمع کرکے فتنہ میں پڑتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے اس صورت میں اس آیت کو رشوت خوار اہل کتاب کے ذکر سے متصل کرنا بطور تغلیظ ہے۔ (فبشرهم بعذاب الیم) الآیہ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔ اس عذاب سے سونے چاندی کا داغ دیا جانا مراد ہے (یوم یحمی علیها) الآیہ۔ یہ اُسدن ہوگا جبکہ اُن کے سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور جب وہ شدۃ کی آگ میں لال ہوکر انگارہ ہوجائیں گے تو اُنکی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پشت کو داغ دیا جائے گا کیونکہ انکا مال جمع کرنا اور بخل تو نگر بنکر وجاہت حاصل کرنے اور مزے مزے کے کھانے نوش فرمانے اور نفیس کپڑے پہننے کے لئے تھا (هذا ما کنزتم) الآیہ فرشتے کہیں گے کہ یہ وہی تمہاری جمع پونجی ہے

(فذوقوا ما کنتم تکنزون) ای وبال کنزکم او ما تکنزونہ (قاضی) عن انس بن مالک انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرج من عندی جبرائیل انفا فاخبرنی عن ربی عزوجل انہ قال ای مسلم صلے علیک مرۃ واحدۃ الا صلیت انا وملائکتی علیہ عشرا فاکثروا علیّ الصلاۃ یوم الجمعۃ فاذا صلیتم فصلوا علے تعظیما الحدیث عن ابی ھریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال من اتاہ اللہ مالا ولم یؤد زکاتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع وھی الحیۃ التی لا شعر براسہا ای قشر جلد راسہا من کثرۃ سمہا ولہا نقطتان سودا وان فوق عینیہا یطوق ذلک الشجاع طوقا فی عنقہ فعذبہ عذابا شدیدا ویقول انا مالک الذی کنزتہ ولم تؤد زکاتہ کما قال اللہ تعالی (ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ) (مشکوۃ) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من اتاہ اللہ مالا ولم یؤد زکاتہ اذا کان یوم القیامۃ صفحت لہ صفائح من النار فاحمی علیہا فی نار جہنم فتحرق بہا ای بتلک الاموال جبہتہ وجنباہ وظہرہ وکلما بردت اعیدت لہ فی یوم (کان مقدارہ الف سنۃ کما قال اللہ تعالی (وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون) حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار (زبدۃ الواعظین)

اب اپنے جمع کرنے کا عذاب چکھو یا اپنی جمع سنبھالو (قاضی بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہو کہ رسول خدا نے فرمایا جبرئیل ابھی میرے پاس سے گئے ہین اور اللہ تعالی کی طرف سے مجھے خبر دیگئے ہین کہ جو مسلمان آپ پر ایکبار درود بھیجیگا مین اور میرے تمام فرشتے اُسپر دس بار رحمت بھیجین گے۔ تم مجھپر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجا کرو اور جب درود بھیجو تعظیم کے ساتھ (الحدیث) ابوہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے جس کیکو مال دیا اور اُس نے زکوۃ ندی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت مین ہوگا (کثرت زہر کے باعث جس سانپ کے سر کے بال اُڑجاتے ہین وہ گنجہ کہلاتا ہے) اور اُسکی آنکھون کے اوپر کی جانب دو سیاہ نقطے ہون گے۔ یہ سانپ اُسکے گلے کا ہار ہوکر نہایت تکلیف پہنچائیگا اور یہ کہیگا کہ مین تیرا وہی مال ہون جسے تو نے جمع کیا اور زکوۃ ندی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الآیہ یعنے جو لوگ خدا کے دیئے مین بخیلی کرتے ہین وہ یہ گمان نکرین کہ یہ اُنکے حقین بہتر ہے ہرگز نہین بلکہ بدتر ہی اُنکا مال قیامت کے دن اُنکے گلے کا طوق ہوجائیگا (مشکوۃ) ابوہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا خدا جس کو مال دے اور وہ اسکی زکوۃ ادا کرے قیامت کے دن اسکیلئے آگ کے تختے تپہائے جائین گے اور اسے دوزخ مین تپاکر پیشانی پہلو اور پیٹھ پر داغ دیئے جائین گے جب وہ ٹھنڈا ہوجائیگا پھر تپایا جائیگا اور اُسکے ساتھ قیامت کے دن جو ہزار برس کا ہوگا یہی معاملہ ہوتا رہیگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ خدا کے نزدیک ایکدن تمہاری گنتی کے مطابق ہزار برس کا ہی اسکے بندون کا انصاف ہوگا اور پھر یا جنت کی طرف ہانکے جائینگے یا دوزخ کی طرف (زبدۃ الواعظین)

یقال ان اللہ قرن الصلوۃ بالزکاۃ فی کتابہ فقال اقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ وجہ النظم بینہما ان الصلوۃ حق اللہ تعالی والزکاۃ حق العباد فالواجب مراعاتہما بامر اللہ تعالی ومرجع جمیع العبادات الی ہذین فالصلوۃ عبادۃ بدنیۃ والزکاۃ عبادۃ مالیۃ وجمیع العبادات ینقسم الیہما ولذ اثلاث ایات نزلت مقرونۃ بثلاث لا یقبل اللہ واحدۃ منہا بغیر اخری اولہا (قولہ تعالی اقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ) فمن صلی الصلوۃ ولم یؤد الزکاۃ لا یقبل منہ الصلاۃ والثانیۃ قولہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فمن اطاع اللہ ولم یطع الرسول لا یقبل منہ اطاعۃ اللہ تعالی والثالثۃ قولہ تعالی (ان اشکر لی ولوالدیک) فمن شکر اللہ تعالی ولم یشکر لوالدیہ لا یقبل منہ شکرہ للہ تعالی (تنبیہ الغافلین) عن النبی علیہ السلام انہ قال من منع نفسہ عن خمس منع اللہ عنہ خمسا الاول من منع الزکاۃ من مالہ منع اللہ حفظ مالہ من الآفات الثانی من منع العشر مما یخرج من الارض منع اللہ تعالی البرکۃ من کل کسبہ والثالث من منع الصدقۃ منع اللہ تعالی عنہ العافیۃ والرابع من منع الدعاء لنفسہ منع اللہ عنہ الاجابۃ والخامس من منع الحضور مع الجماعۃ منع اللہ عنہ کمال الایمان فلا یکون ایمانہ کاملا (زبدۃ الواعظین)

بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں زکوۃ و نماز کے متصل بیان فرمایا ہے مثلاً اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اس ارتباط کی وجہ یہ ہے کہ نماز حق اللہ ہے اور زکوۃ حق العباد اسلیئے امر الٰہی کے باعث دونوں کی مراعات واجب ہے اور تمام عبادتوں کا مرجع انہی دونوں کی جانب ہے۔ نماز عبادت بدنی ہے اور زکوۃ عبادت مالی و دیگر تمام عبادتیں قسمہا منقسم ہیں اسلیئے تین آیتیں تین چیزوں سے ملی ہوئی نازل ہوئی ہیں خدا ان میں سے ایک کو بغیر دوسرے پر عمل کیئے قبول نہیں کرتا (۱) اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھو اور زکوۃ دو) پس تو نماز پڑھنے والا اگر زکوۃ نہ دیگا تو اُسکی نماز قبول نہوگی (۲) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (خدا کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو) نتیجہ یہ کہ جس نے صرف خدا کی اطاعت کی اور رسول کا کہا نہ مانا اسکی اطاعت نامقبول ہے (۳) اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ (میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر) حاصل کہ جسنے اللہ تعالی کا شکریہ ادا کیا اور والدین کا نہیں تو اسکا شکر لایق قبول نہوگا (تنبیہ الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص پانچ چیزیں روکے گا خدا اس سے پانچ چیزیں روک لے گا (۱) جو زکوۃ کو روکے گا اللہ تعالی آفتوں سے اُسکے مال کی حفاظت کو روک لے گا (۲) جو زمین کی پیداوار کا عُشر (دسواں حصہ) روک لیگا اللہ تعالی اسکی تمام کمائی سے برکت کو روکے رہیگا (۳) جو صدقہ کو روکے گا خدا اُسکی عافیت کو روک لیگا (۴) جو صرف اپنے نفس کے لیئے دعا کو روکے گا اللہ تعالی اُس سے قبولیت کو روک لے گا (۵) جو نماز کے لیئے جماعت میں حاضر ہونے سے رُکے گا اللہ تعالی اُس سے کمال ایمان کو روک لیگا یعنے اسکا ایمان کامل نہوگا (زبدۃ الواعظین)

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال حصنوا اموالکم بالزکاۃ وداووا مرضاکم بالصدقۃ واستقبلوا انواع البلایا بالدعاء والتضرع صدق رسول اللہ فیما قال وروی الحسن عن النبی علیہ السلام انہ کان یحدث ھذا الحدیث لاصحابہ فمر علیہ نصرانی فسمع ھذا الحدیث فذھب وادی زکاتہ وکان لہ شریک خرج للتجارۃ الی مصر فقال ان کان محمد صادقا فی قولہ یظہر صدقہ ویصیر مالی مع شریکی محصنا واسلم وآمن بہ وان ظہر کذبہ اخرج علیہ بالسیف فاقتلہ فاذا قد ورد من القافلۃ مکتوب ان اللصوص قد قطعوا علینا الطریق وسلبوا اموالنا ولباسنا وکل شیء معنا فسمع النصرانی بذلک فقال انہ کاذب فیما قال فخرج علیہ بالسیف بنیۃ القتل واذا قد ورد مکتوب من شریکہ ان لا تحزن ولا تتمتر انا کنت فی خلط القافلۃ فوقع علیہم اللصوص وانا فی السلامۃ ومعی جمیع مالنا فلما قرأ النصرانی مکتوبہ قال انہ صادق ونبی حق فجاء الیہ فقال یا رسول اللہ اعرض علی الاسلام فآمن وتشرف بشرف الاسلام (روضۃ العلماء) عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان یوم القیامۃ خرج شیء من جہنم اسمہ حریش من وادی العقرب طولہ ما بین السماء والارض وعرضہ من المغرب الی المشرق فیقول جبرائیل علیہ السلام الی این تذھب یا حریش فیقول الی العرصات فیقول لمن تطلب فیقول اطلب خمسۃ نفر

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ زکوۃ دیکر اپنے مالونکی حفاظت کرو اور صدقہ دیکر اپنی بیمارونکی دوا کرو اور دعا و تضرع کیساتھ بلاؤن کا مقابلہ کرتے رہو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا حسن پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت آپ صحابہ کو یہ حدیث سنا رہے تھے اتفاقاً ایک نصرانی آنکلا۔ اور اُس نے یہ سنکر اپنے مال کی زکوۃ نکالی اُسکا ایک شریک تجارت کیلیئے مصر کی طرف گیا ہوا تھا۔ اس نصرانی نے اپنے دل مین کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول مین سچے ہین تو انکا صدق ظاہر ہو جائیگا یعنے میرا مال اور شریک دونون محفوظ رہینگے پھر مین مسلمان ہو جاؤنگا اور آپ پر ایمان لاؤنگا اور اگر جھوٹ ظاہر ہوا تو تلوار لیکر نکلونگا اور اُنہین (نعوذ باللہ) قتل کر ڈالونگا اسی عرصہ مین قافلہ سے ایک خط آیا کہ ہمپر ڈاکہ پڑا اور رہزنون نے تمام مال اسباب چھین لیا اُس نصرانی نے یہ مضمون سنکر کہا کہ محمد (نعوذ باللہ) اپنی بات مین جھوٹے ہین اور تلوار لیکر آپکے قتل کے ارادہ سے باہر آیا اتنے مین اُسکے شریک کا خط آگیا کہ تم کسی طرح کا رنج اور کسی قسم کا فکر نکرنا مین قافلہ کے پیچھے تھا اکلو نپڑا کپڑا اور مین جمیع مال اسباب کے صحیح سلامت رہا۔ نصرانی نے خط پڑھکر کہا کہ بیشک یہ نبی صادق اور برحق ہے چنانچہ حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے اسلام کی تلقین فرمائیے آپنے کلمہ توحید پڑھایا اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گیا (روضۃ العلماء) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن دوزخ سے ایک جانور حریش نامی نکلیگا جو بچھو کی نسل سے ہوگا اس کا طول زمین سے آسمان تک، اور عرض مشرق سے مغرب تک ہی جبرئیل فرمائینگے کہ اے حریش تو کہان جانا چاہتا ہی جواب دیگا۔ میدان محشر مین۔ پھر پوچھینگے کسکے لیئے۔ کہیگا کہ پانچ طرح کے لوگون کی تلاش کے لئے

(الاول) تارک الصلاۃ (والثانی) مانع الزکاۃ (والثالث) عاق الوالدین (والرابع) شارب الخمر (والخامس) المتکلم فی المسجد کما قال اللہ تعالی وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا (زبدۃ الواعظین) وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ قال لان ادفع من فوق قصر فانکسر احب الی من مجالسۃ الغنی لانی سمعت رسول اللہ یقول ایاکم ومجالسۃ الموتی قیل یا رسول اللہ ومن الموتی قال الاغنیاء وکان اقال علیہ السلام اطلعت علی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت علی النار فرایت اکثر اھلھا الاغنیاء کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رایت الجنۃ فرایت الفقراء المھاجرین والمسلمین یدخلون الجنۃ سعیا ولم ار من الاغنیاء من یدخلھا معھم الا عبد الرحمن بن عوف وھو من العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ والعشرۃ المبشرۃ بالجنۃ ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید وابو عبیدۃ بن الجراح رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویل للاغنیاء من الفقراء یوم القیامۃ یقولون ربنا ظلمونا حقوقنا التی فرضتھا علیھم

(۱) بے نماز (۲) زکوۃ نہ دینے والا (۳) والدین کا نافرمان (۴) شرابخوار (۵) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنیوالا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مسجدیں خدا کے لیئے ہیں اُسکے ساتھ اور کسیکو نہ پکار (زبدۃ الواعظین) ابو الدرداء سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا میرے نزدیک کسی اونچے محل سے گر کر ہڈیوں کا چورا چورا ہو جانا اور بیمعنی پاس بیٹھنے سے اچھا ہے کیونکہ میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا ہے۔ لوگو۔ مُردوں کی صحبت میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور مُردوں سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دولتمند۔ اسی طرح پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ میں نے جنت کو جھانک کر دیکھا تو اُسمیں اکثر فقیروں کو آباد پایا اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو اکثر مالدار جلتے بھنتے نظر آئے چنانچہ حضرت عائشہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتی ہیں کہ آپنے فرمایا میں نے جنت کو اس حالت میں دیکھا کہ اکثر فقراء مہاجرین اور مسلمان دوڑ دوڑ کر اُسمیں داخل ہو رہے ہیں اور مالداروں میں سے بجز عبد الرحمن بن عوف کے اور کوئی نہیں جاتا جلیل القدر صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور وہ دس صحابی جنکو جیتے جی جنت کی بشارت دیگئی ہے مندرجہ ذیل ہیں (۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۵) طلحہ رضؓ (۶) زبیر رضؓ (۷) عبد الرحمن رضؓ بن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص رضؓ (۹) سعید بن زید رضؓ (۱۰) ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ انس بن مالک پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن فقیروں کی جانب سے دولتمندوں کو نہایت درجہ افسوس کرنا پڑیگا جبکہ فقراء یہ کہیں گے کہ اے رب اُنھوں نے وہ حق جو تو نے فرض کیا تھا ادا نہ کر کے ہم پر ظلم کیا

یقول اللہ تعالی وعزتی وجلالی لا ابعدنہم ولا قربنکم وتلا رسول اللہ وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم (وحکی) انہ قیل لبعض اہل المعرفۃ کم یجب من الزکاۃ فی مائتی درہم قال لما علی العوام فامر الشرع علی کل مائتین خمسۃ واما نحن فیجب علینا بذل جمیع المال لقولہ تعالی وانفقوا مما رزقناکم وسئل الشبلی رحمہ اللہ تعالی فقیل ما الفرائض قال محبۃ اللہ قیل ما السنن قال ترک الدنیا قیل وما مقدار الزکاۃ قال بذل الجمیع فقیل الیس خمسۃ دراہم من مائتی درہم قال ذاک علی البخلاء قال لہ السائل من امامک فی ہذا المذہب قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حیث تصدق بار بعین الف دینار وجلس فی کساء حتی جاء جبرائیل بکساء مثلہ فقال لہ السائل ہل لک حجۃ فی القرآن قال نعم ہی قولہ تعالی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم الآیۃ ومن باع مالہ فعلیہ تسلیمہ والاموال سمعہ عام (حکی) ان قارون بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام کان ابن عم موسی وکان یقرأ التوراۃ عن ظہر قلبہ ولکن ینافق لموسی علیہ السلام کما نافق الساحری لہ وکان عاملا لفرعون ویؤذی موسی علیہ السلام کل وقت وہو یداریہ لقرابتہ فلما نزلت آیۃ الزکاۃ صالحہ من کل الف دینار علی دینار ومن کل الف درہم علی درہم

اللہ تعالی فرمائیگا کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اُن کو دھتکاؤنگا اور تمکو قریب کرلونگا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی وَفِیْ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ یعنے اُن کے مال مین مانگنے والے اور نہ مانگنے والے دونو کا حق ہے **حکایت** بعض اہل معرفت سے کسیںنے زکوۃ کا حساب پوچھا جو ابدیا کہ عند الشرع دوسو درم مین سے پانچ مگر ہمپر سب کا سب ڈالنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ہماری دی ہوئی روزی مین سے خرچ کرتے رہا کرو شبلیؒ سے فرائض کی بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ خدا کی محبت۔ پھر سنتون کا حال پوچھا۔ جواب دیا۔ ترک دنیا۔ بعدہ مقدار زکوۃ کا سوال ہوا۔ کہا کہ سب کچھ دے ڈالنا۔ سائل نے کہا کہ عند الشرع دوسو درم مین سے پانچ درم مین فرمایا یہ مقدار بخیلون کے لیے ہی۔ سائل نے عرض کیا کہ اس مذہب مین آپکا پیشوا کون ہے۔ فرمایا حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کہ چالیس ہزار دینار خدا کی راہ مین دے ڈالے اور خود کملی اوڑھ کر بیٹھ رہے یہانتک کہ اُنہین کی طرح جبرئیلؑ نے بھی کملی اوڑھ لی سائل نے کہا اس مسئلہ پر کوئی قرآنی حجت قایم ہے آپنے یہ آیت پڑھ دی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اللہ تعالی نے جنت کے بدلے مومنون کی جان و مال کو خرید لیا ہے۔ مال بیچنے والے پر اُسکی سپردگی لازم ہی اور لفظ مال عام ہے **حکایت** قارون بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوبؑ بن اسحق بن ابراہیمؑ حضرت موسی کا چچیرا بھائی اور توریت کا حافظ تھا۔ مگر موسیؑ سے ساحری کی طرح نفاق رکھتا تھا اور فرعون کا عامل تھا یہ ہر وقت موسی علیہ السلام کو اذیت دیا کرتا اور آپ قرابت کے باعث سے اُسکی مدارت کیا کرتے جب زکوۃ کی آیۃ اُتری تو حضرت موسےؑ نے اُس پر ہزار دینار مین سے ایک دینار اور ہزار درم مین سے ایک درم مقرر کیا

والحال ان الزکاۃ علیہ کانت اخراج ربع المال فجمعہا فصارت کالتل فراہا کثیرۃ فمنعہا من البخل ولن اقبل کان یحمل مفاتح خزائنہ ستون بغلا لکل خزانۃ مفتاح لا یزید المفتاح علی اصبع فقال لبنی اسرائیل ان موسی یرید ان یأخذ اموالکم فقالوا ما انت کبیرنا فمرنا بما شئت فقال ائتونی بغلۃ من الزانیۃ حتی ترمیہ بنفسہا فجاؤا بہا فجعل قارون لہا الف دینار وقال لہا قولی لموسی انہ وطئنی وانا حامل منہ فجمع قارون الناس کان الیوم یوم عید لہم فقال قارون لموسی علیہ السلام عظنا واوجز فوعظہ موسی علیہ السلام فقال فی اثناء کلامہ من سرق قطعنا یدہ ومن قذف جلدناہ ومن زنی وہو محصن رجمناہ فقال قارون وان کنت انت فقال وان کنت انا فقام وقال ان بنی اسرائیل یزعمون انک زنیت بغلۃ فقال ادعہا فاحضرت وحلفہا موسی علیہ السلام فقالت بالذی خلقک وخلق البحر وانزل التوراۃ ان تصدق فی فتراکہا اللہ تعالی ووقفہا فقالت یا موسی علیہ السلام انت بریٔ مما یقولون ان قارون جعل لی الف دینار علی ان اقذفک بنفسی واخاف من اللہ تعالی ان اقذف رسولہ فخر موسی ساجدا یبکی فقال یا رب ان کنت نبیک حقا فاغثنی فاوحی اللہ تعالی الیہ یا موسی انی جعلت الارض فی امرک فمرہا ما شئت

حالانکہ عوض زکوۃ مین چوتھائی مال نکالنے کا حکم تھا۔ قارون نے جب اُسے جمع کیا تو بڑے اونچے ٹیلے کی برابر نظر آیا کلیجا دہل گیا اور بخل نے زکوۃ ادا کرنے دی مشہور ہے کہ اسکے خزانون کی کنجیان ساٹھ خچرون پر لدتی تھین ہر خزانہ کی ایک کنجی اور کوئی کنجی ایک انگل سے زیادہ نہ تھی اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسی تمہارا مال لینا چاہتے ہین انہون نے کہا کہ تو ہمارا بڑا ہے جو حکم ہو وہ کرین قارون نے کہا اچھا فلان کاعورت کو میرے پاس لاؤ تاکہ موسی کو اپنی ذات سے تہمت لگائے چنانچہ وہ آئی قارون نے ہزار دینار دیکر اسپر رضامند کرلیا کہ تو یہ کہہ حضرت موسی نے انہون سے کہا مجھسے صحبت کی ہے اب مین حاملہ ہون قارون نے عید کے دن بہت سے لوگون کو جمع کرکے حضرت موسی سے کہا کہ آپ ہمین مختصر سا وعظ سنائیے آپنے اثنائے کلام مین فرمایا کہ جو چوری کریگا ہم اُس کا ہاتھ کاٹین گے اور جو کسیکو تہمت لگائیگا ہم اُسے کوڑے لگائینگے اور جو کنوارا ہوکر زنا کریگا ہم اُسے سنگسار کرینگے۔ قارون بول پڑا کہ اگر آپ سے یہ فعل سرزد ہو تو بھی فرمایا ہان قارون کھڑا ہوگیا اور یہ کہا کہ بنی اسرائیل کا گمان اس طرف ہے کہ تم نے فلان عورت سے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اُس عورت کو بلاؤ۔ فوراً حاضر کی گئی آپنے اُسے اس طرح حلف دی کہ جس نے تجھے اور دریا کو پیدا کیا اور توریت اُتاری اُسکی قسم کہا کر سچ بولیو۔ اللہ تعالی نے عورت کو سنبھال لیا اور اُس نے یہ کہا کہ اے موسی تم بالکل بری ہو قارون نے ہزار دینار دیکر مجھے آمادہ کیا تھا کہ آپ کو اپنی ذات سے تہمت لگاؤن مگر مین رسول کو تہمت لگاتے خدا سے ڈرتی ہون حضرت موسی سجدہ مین گر پڑے اور رو کر فرمایا کہ الٰہی اگر مین تیرا بھیجا ہوا برحق نبی ہون تو میری مدد کر۔ جواب آیا کہ اے موسی ہم نے زمین تمہارے حکم مین کردی ہے جو حکم کروگے بجالائے گی

فقال موسی علیہ السلام من کان معہ قارون فلیثبت معہ ومن کان معی فلیعتزل عنہ فاعتزل الناس کلہم الا رجلین فقال یا ارض خذیہم فاخذتہم الی رکبہم ثم قال ثانیا خذیہم فاخذتہم الی اوساطہم وہم یتضرعون الی موسی علیہ السلام ثم قال ثالثا خذیہم فاخذتہم الی اعناقہم وہم یتضرعون الیہ وموسی علیہ السلام لا یلتفت الیہم لشدۃ غضبہ فقال را بعا خذیہم فانطبقت الارض علیہم فاصبح بنو اسرائیل یتناجون بینہم فقالوا انما دعا موسی علی قارون لیرث داہ وکنوزہ فسمع موسی علیہ السلام ذلک فدعا اللہ تعالی حتی خسف بداہ واموالہ کما قال اللہ تعالی فخسفنا بہ وبداہ الارض فہو یتجلجل ویذہب کل یوم مقدار قامۃ رجل حتی اذا بلغ قعر الارض الاسفل بقی الی یوم ینفخ فی الصور (مشکوۃ) قیل کان قارون یخرج فی زینتہ علی بغلۃ بیضاء علیہا سرج من ذہب معہ اربعۃ الاف فارس علی زینتہ وقیل علیہم وعلی خیولہم الدیباج الاحمر وعن یمینہ ثلثمائۃ غلام وعن یسارہ ثلثمائۃ جاریۃ بیض علیہم الحلی والدیباج فتکبر علی موسی علیہ السلام بتکبہ ومخالفتہ امر فخسف اللہ بہ وبداہ الارض (موعظۃ) قال علیہ السلام مررت لیلۃ المعراج فی ذراہ جبل قاف مدینۃ مملوءۃ من بنی آدم

حضرت موسی نے فرمایا کہ جو کوئی قارون کا ساتھ دے وہ اُسکے ہمراہ رہے اور جو میرا ساتھ دے وہ اُس سے الگ ہو جائے چنانچہ دو کے سوا اور تمام حاضرین قارون سے الگ ہو گئے اسوقت حضرت موسی نے فرمایا کہ اے زمین انکو دہنسالے زمین نے اُن کو گھٹنوں تک لے لیا آپنے دوبارہ فرمایا کہ اے زمین انکو پکڑلے اس مرتبہ وہ سینے تک دہنس گئے اور حضرت موسی کے سامنے عاجزی کرنے لگے آپنے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ اے زمین انکو دہنسالے چنانچہ وہ گردن تک دہنس گئے اور نہایت عجز کیساتھ متضرع ہوے مگر شدۃ غضب میں حضرت موسی نے کچھ توجہ نفرمائی اور چوتھی مرتبہ پھر زمین سے خطاب کیا کہ انکو پکڑلے اس دفعہ وہ بالکل اندر سما گئے اور زمین ہموار ہو گئی بنی اسرائیل صبح کو مصلحت کرنے لگے کہ قارون کے گھر بار اور خزانو پر قبضہ کرنے کی نیت سے حضرت موسی نے بد دعا کی ہے حضرت موسی نے یہ مضمون سنکر پھر دعا کی اور اسکے تمام مال خزانے زمین میں دہنس گئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ یعنے ہمنے قارون کو اُسکے گھر سمیت زمین میں دہنسا دیا پھر قارون ہر روز نیچے کی طرف تڑپتا اور قد آدم زمین میں دہنستا رہتا ہے یہانتک کہ جب زمین کی تہ میں پہنچ جائیگا تو نفخ صور تک وہیں ٹھیرا رہیگا (مشکوۃ) کہتے ہیں قارون بن ٹھن کر سفید رنگ کے خچر پر سنہری چار جامہ ڈالکر نکلا کرتا تھا۔ چار ہزار آراستہ سوار رکاب میں ہوا کرتے تھے انکی وردیاں اور گھوڑوں کے چار جامے سرخ ہوتے تھے۔ جلوس میں تین سو غلام دہنی طرف ہوتے تھے اور تین سو سرخ سفید رنگ کی لونڈیاں زر و جواہر اور ریشمی لباس سے آراستہ و پیراستہ بائیں طرف ہوتی تھیں اس سے اُس نے ازراہ تکبر حضرت موسی کی تکذیب اور مخالفت کی اللہ تعالی نے مع گھر بار زمین میں دہنسا دیا (موعظۃ) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ میںنے معراج کی رات کوہ قاف سے پرے بنی آدم سے لبریز ایک شہر دیکھا۔

فلما رأونی قالوا الحمد لله الذی اراناک یا محمد فاعترانی وعلمتهم احکام الشریعة وبعد ذلک سالت منهم من انتم قالوا یا محمد صلی الله علیه وسلم نحن قوم من بنی اسرائیل فلما مات موسی علیه السلام وقع الاختلاف بین بنی اسرائیل وظهر الفساد فقتلوا فی ساعة واحدة ثلاثة واربعین نبیا وبعد قتل الانبیاء ظهر عابد زاهد وامر الناس بالمعروف ونهوهم عن المنکر وفی ذلک الیوم قتلهم بنو اسرائیل کلهم فظهر بینهم فساد قوی ونحن خرجنا من بینهم وجئنا الی ساحل البحر ودعونا الله تعالی ان یخلصنا من فسادهم فبینما نحن ندعو ونتضرع اذ ثقبت الارض وقصاوکنا تحت الارض ثمانیة عشر شهرا وبعد ذلک خرجنا الی فلک المکان وکان موسی علیه السلام قد صانا اذ رای احدکم وجه محمد علیه السلام نبی آخر الزمان فسلموا علیه منی فقالوا الحمد لله الذی اراناک وجهک فعلمنا فعلمهم النبی علیه السلام القرآن والصلاة والصوم واداء صلوة الجمعة وسائر الاحکام (حمامیہ من یس شرح)

سورۃ التوبۃ

بسم الله الرحمن الرحیم

(ان عدة الشهور) ای مبلغ عددها عند الله معمول عدة لانها مصدر (اثنا عشر شهرا فی کتاب الله) فی اللوح المحفوظ او فی حکمه وهو صفة لاثنا عشر وقوله (یوم خلق السموات والارض) متعلق بما فیه من معنی الثبوت وبالکتاب ان جعل مصدرا

انہوں نے مجھے دیکھکر یہ کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمکو آپکی زیارت سے مشرف کیا۔ پھر وہ مجھپر ایمان لائے اور مینے انکو شریعت کے احکام سکھائے اسکے بعد مینے انسے پوچھا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ ہم بنی اسرائیل کی ایک قوم ہین موسیٰ کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل مین اختلاف پڑا اور فساد ہونے لگا اور انہون نے ایک ساعت مین تینتالیس نبیونکو شہید کر ڈالا اور اسکے بعد دو سو عابد زاہد لوگون کو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اسی ایکدن مین قتل کر دیا اور انمین نہایت درجہ خرابیان پیدا ہوگئین تو ہم ان مین سے نکلکر دریا کے کنارے آئے اور خدا سے دعا کرنے رہے کہ ہمکو انکے فساد سے نجات دے ہم عاجزی کے ساتھ دعا کر ہی رہے تھے کہ یکایک زمین پھٹی اور ہم سما گئے اور اٹھارہ مہینے تک زمین کے نیچے رہے۔ پھر اللہ تعالی نے ہمکو اسجگہ جا نکالا۔ موسیٰ نے ہمین وصیت کی تھی کہ جب تم نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھو تو پہلے میری طرف سے سلام کہنا سو اللہ کا شکر ہے کہ ہمنے آپکے جمال باکمال کو دیکھ لیا اب آپ ہمکو تعلیم دین پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے انکو قرآن۔ نماز۔ روزہ۔ نماز جمعہ اور دیگر احکام اسلام سکھا دیئے (حمامیہ من یس شریف)

سورۃ التوبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ یعنے اللہ کے نزدیک مہینونکی پوری گنتی جو لوح محفوظ مین یا حکم الٰہی مین ہے بارہ مہینے ہین۔ لفظ عند اللہ عدۃ کا معمول ہے کیونکہ عدۃ مصدر ہے اور فی کتاب اللہ اثنا عشر شہرا کی صفت یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الآیہ اگر خلق کو فعل کہین تو یوم اُس شے سے متعلق ہے جس مین ثبوت کے معنے پائے جائین اور اگر مصدر کہین تو کتاب سے متعلق

والمعنی ان هذا امر ثابت فی نفس الامر من خلق الله الاجرام والازمنة (منها اربعة حرم) واحد فرد وهو رجب وثلاثة سرد وهی ذو القعدة وذو الحجة والمحرم (ذلك الدین القیم) ای تحریم الاشهر الاربعة هو الدین القیم دین ابراهیم واسمعیل وکانت العرب قد تمسکت به وراثة منهم فکانوا یعظمون الاشهر الحرم ویحرمون القتال فیها حتی لو لقی الرجل قاتل ابیه واخیه لم یهیجه (فلا تظلموا فیهن فی الحرم انفسکم) ای هتك حرمتها وارتکاب حرامها والجمهور علی ان حرمة المقاتلة فیها منسوخة وانها لو الظلم وارتکاب المعاصی فیهن فانه اعظم وزرا کارتکابها فی الحرم وحال الاحرام وعن عطاء انه لا یحل للناس ان یغزوا فی الحرم والاشهر الحرم الا ان یقاتلوا ویؤید الاول ما روی انه علیه السلام حاصر الطائف وغزا هوازن بحنین فی شوال وذی القعدة (وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة) جمیعا وهی مصدر کف عن الشیء فان الجمیع مکفوف عن الزیادة وضع موقع الحال (واعلموا ان الله مع المتقین) شهادة وضمان لهم بالنصرة بسبب تقواهم (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیه السلام انه قال رایت لیلة المعراج نهرا ماؤه احلی من العسل وابرد من الثلج واطیب من المسك

اور مطلب یہ ہے کہ یہ امر واقعی طور پر اُس دن سے ثابت ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اجرام اور زمانوں کو پیدا کیا ہے انمین چار مہینے ادب اور حرمت کے ہین۔ ایک الگ ہے یعنے رجب اور تین ملے ہوئے ہین یعنے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم ان چارون مہینونکی حرمت محکم طریقہ ہے یعنے ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ کا دین ہے اہل عرب نے ان دونون پیغمبرونسے وراثۃً اسس طریقہ کو لے رکھا تھا ان مہینونکی تعظیم کرتے اور انمین لڑائی بھڑائی کو حرام جانتے تھے یہانتک کہ اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے بھی ان دنون مین کوئی نہیں بولتا تھا فَلَا تَظْلِمُوْا الآیہ ان مہینون مین اپنی جانپر ظلم نہ توڑو یعنے ہتک حرمت اور ارتکاب حرام سے بچتے رہو جمہور کا قول ہے کہ ان مہینون مین مقاتلہ کی حرمت منسوخ ہے انہون نے ظلم سے معاصی مراد لیے ہین کیونکہ ان دنونمین گناہ کرنا نہایت سخت اور حرم یا حالت احرام مین گناہ کرنے کے برابر ہے۔ عطاء سے روایت ہے کہ لوگون کو حرم شریف یا ان مہینون مین جہاد کرنا جائز نہین ہان جب کافر مقابلہ مین آجائین تو مجبوری ہے اور اسی کی تائید مین یہ روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے شوال اور ذیقعدہ مین طائف کا محاصرہ کیا اور ہوازن پر جنگ حنین مین چڑھائی کی وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً الآیہ اور مشرکون سے اکٹھے ہوکر لڑو جیسا کہ وہ تم سے جمع ہوکر لڑتے ہین کافۃ یعنے جمیعا مصدر ہے کَفَّ عن الشیء سے لیا گیا ہے کیونکہ جماعت دشمن کی زیادتی سے محفوظ رہتی ہے اور مقام حال مین واقع ہے واعلموا الآیہ اور یہ جان رکھو کہ خدا پرہیزگارونکے ساتھ ہے یہ تقوے کے باعث متقیون کیلئے شہادت اور امداد غیبی کی ضمانت ہے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مینے شب معراج مین ایک نہر دیکھی جسکا پانی شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا

فقلت یجبرائیل یاجبرائیل لمن هذا قال لمن صلے علیك فی رجب قال علیه السلام انیبوا الی ربکم واستغفروا من ذنوبکم واجتنبوا المعاصی فی الشهر الحرام وهو رجب کما قال الله تعالی (یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فیه قل قتال فیه کبیر) الآیة فیه تقدیم وتاخیر یعنی یسألونك یامحمد صلے الله علیه وسلم عن القتال فی الشهر الحرام هل یجوز او لا قل قتال فیه کبیر والظلم فیه اقبح لحرمته عند الله کما ان الطاعة مضاعفة وسماها حراما لتحریم القتال ثم نسخ تحریم القتال فیمن یقول الله تعالی (فاقتلوهم حیث ثقفتموهم) والحرمة باقیة والذنوب مغفورة والطاعة مقبولة وثوابها مضاعف فی الشهر الحرام لان الحسنة الواحدة فی سائر الشهور بعشر کما قال الله تعالی (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) الآیة وفی رجب بسبعین وفی شعبان بسبعمائة وفی رمضان بالف ولیس لضعف الحسنة الا لهذه الامة خاصة (خزینة العلماء) قال النبی علیه السلام ان اردتم الراحة وقت الموت من العطش والخروج مع الایمان والنجاة من الشیطان فاحترموا هذه الشهور کلها بکثرة الصیام والندم علی ما سلف من الآثام واذکروا خالق الانام تدخلوا جنة ربکم بسلام (زهرة الریاض)

پوچھا کہ اے جبرائیل کن کے لیئے ہے فرمایا اُنکے لیئے جو ماہ رجب مین آپ پر درود بھیجین حضور فرماتے ہین کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرو گناہونکی بخشش چاہو اور ادب کے مہینے یعنے رجب مین معاصی سے پرہیز کرو چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الآیہ یعنے اے نبی تم سے ادب کے مہینون کی بابت لوگ سوال کرتے ہین کہدو کہ ان مین لڑنا کبیرہ گناہ ہے آیہ مین تقدیم وتاخیر ہے اور مطلب یہ ہے کہ اے محمد تم سے ادب کے مہینے مین قتال کی بابت پوچھتے ہین کہ جائز ہے یا نہین اُنسے کہدو کہ اس مہینے مین لڑنا خدا کے نزدیک بڑا گناہ ہے اور انمین ظلم کرنا نہایت قبیح ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی کے نزدیک عزت وحرمت کے مہینے ہین اسلیئے انمین طاعت کا دونا ثواب ہے لڑائی کے حرام ہونیکے باعث ان کا نام شہر الحرم رکھا گیا ہے مگر پھر اس آیت سے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ (مشرکون کو جہان پاؤ مار ڈالو) حرمت قتال منسوخ ہوگئی البتہ ان مہینون کی عظمت اُسی طرح باقی ہے انمین گناہ بخشے جاتے ہین طاعتین قبول ہوتی ہین نیکیون کا ثواب دونا ملتا ہے کیونکہ جب اور دنون مین ایک کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین تو ان دنون مین اور زیادہ ترقی ہونی چاہیئے اللہ تعالی فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے ایک نیکی کرنیوالیکو دس ملین گی رجب مین ایک کی ستر شعبان مین سات سو اور رمضان مین ہزار ہوجاتی ہین۔ ایک نیکی کا اس درجہ ترقی کرجانا عرف اسی اُمت کا خاصہ ہے (خزینۃ العلماء) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تم مرتے دم پیاس سے راحت پانے اور ایمان کیساتھ دنیا سے جانے اور شیطان کے پنجہ سے نجات حاصل کرنیکا ارادہ رکھتے ہو تو ادب کے تمام مہینونکی عزت کرو انمین بکثرت روزے رکھو گزشتہ گناہونپر نادم رہو اور ذکر الٰہی زیادہ کیا کرو جنت مین داخل ہوجاؤ گے (زہرۃ الریاض)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال لقیت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فقلت لہ من این جئت یا معاذ قال جئت من عند النبی علیہ السلام فقلت ما سمعت منہ قال سمعت منہ قال لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا دخل الجنۃ ومن صام یوما من رجب یبغی بہ وجہ اللہ دخل الجنۃ ثم دخلت عند رسول اللہ فقلت یا رسول اللہ ان معاذ اخبرنی بکذا فقال علیہ السلام صدق معاذ انا قلت ذلک ثلاثا (زہرۃ الریاض) واعلم ان ما سبتلی من القصص اللطیفۃ والکلام الشریف عن خاتم النبوۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی خطبۃ یوم النحر فی حجۃ الوداع الا ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیۃ ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم وواحد فرد وھو شہر رجب مضر الذی بین جمادی وشعبان والمعنی رجعت الاشہر الی ما کانت علیہ وعاد الحج فی ذی الحجۃ یعنی ان الزمان الذی انتقل الی الشہور والاعوام عاد الی ما کان علیہ ورجعت السنۃ الی اصل الحساب الذی اختارہ اللہ تعالی یوم خلق السموات والارض وعاد الحج الی ذی الحجۃ بعد ما کان اہل الجاہلیۃ ازالوہ من محلہ بالنسئ الذی احدثوہ وھو النسیئ الذی ذکرہ اللہ تعالی فی کتابہ قال (انما النسئ زیادۃ فی الکفر) ومعناہ تاخیر تحریم شہر الی شہر آخر

انس بن مالک فرماتے ہین کہ ایک وقت معاذ بن جبل سے ملکر مینے یہ پوچھا کہ تم کہان سے آرہے ہو جواب دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مینے کہا کہ آج کیا سُنا کہنے لگے یہ سنا کہ حضور نے فرمایا ہے سچے دلسے لا الہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے اور خدا کے لیئے رجب مین ایک روزہ رکھنے والا جنتی ہے پھر مینے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آج معاذ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے آپنے فرمایا معاذ سچے ہین یہ میرا ہی قول ہے آپنے تین مرتبہ اسکی تصدیق کی (زہرۃ الریاض) یہ ایک لطیف واقعہ اور قابل قدر کلام جو ابھی درج ہوگا خاتم النبیین کی زبان فیض ترجمان کا فرمودہ ہے۔ آپنے حجۃ الوداع مین دسوین تاریخ خطبہ فرمایا جسکا مضمون یہ ہے کہ زمانہ اپنی اُسی پہلی رفتار پر رجوع کر آیا ہے جو زمین وآسمان کی پیدایش کے دن تھی ایک سال بارہ مہینے کا ہے ان مین چار مہینے ادب اور عزت کے ہین تین ملے ہوئے یعنے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک الگ یعنے رجب جسکو رجب مُضر کہتے ہین اور جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ مین ہے مطلب یہ کہ مہینے اپنی پہلی صورت کی طرف پھر آئے ہین اور حج نے ذی الحجہ کی جانب معاودت کی ہے خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ حسب دستور قدیم زمانہ سالون اور مہینون پر منقسم ہوگیا ہے اور سال اسی اصلی حساب کی طرف رجوع کر آیا ہے جسکو زمین وآسمان کی پیدایش کے دن اللہ تعالی نے پسند کیا تھا اور حج ذی الحجہ مین مقرر ہوگیا ہے گو اہل جاہلیت ایک مُنکر بات تاخیر کے باعث اُسکو اپنے محل سے ٹالدیا کرتے تھے اس تاخیر کو نسئی کہتے ہین جس کے متعلق قرآن مجید مین یہ آیت ہے اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یعنے ادب وعزت کے کسی مہینے کو دوسرے مہینے تک ہٹادینا کفر کی زیادتی ہے

فانهم فی الجاهلیة کانوا یعظمون الاشهر الحرم ورثة من ابراهیم واسمعیل علیهما السلام فکانوا یحرمون فیها القتال حتی احدثوا النسئ فغیروا التحریم لانهم کانوا اصحاب حروب و غارات فاذا جاء الشهر الحرام وهم محاربون شق علیهم ترک المحاربة فیحلونه ویحرمون مکانه شهرا اخر حتی رفضوا تخصیص الاشهر الحرم بالتحریم فکانوا یحرمون من شهور العام اربعة اشهر وذلک قوله تعالی (لیواطئوا عدة ما حرم الله) ای لیوافقوا العدة التی هی الاربعة ولا یخالفوها وقد خالفوا التخصیص الذی هو احد الواجبین ورعایة ادوانی عدد الشهور فیجعلونها ثلاثة عشر واربعة عشر شهرا ویروی انه احدث ذلک فی کنانة لانهم کانوا فقراء محاویج الی الغارات وکان جنادة بن عوف الکنانی مطاعا فی الجاهلیة فکان یقوم علی جمل فی الموسم فیقول یا علی صوته ان الهتکم قد احلت لکم المحرم فاحلوه ثم یقوم فی القابل فیقول ان الهتکم قد حرمت علیکم المحلل فحرموه جعل النسئ زیادة فی الکفر لان الکافر کلما احدث معصیة ازداد کفرا فازدادتهم رجسا الی رجسهم کما ان المؤمن اذا احدث طاعة ازداد ایمانا فازدادتهم ایمانا وهم یستبشرون (کشاف)

زمانہ جاہلیت مین عرب کے لوگ حضرۃ ابراہیمؑ و اسمعیلؑ کا ورثہ سمجھکر ادب کے مہینون کی تعظیم کرتے اور انمین جنگ و جدل کو حرام جانتے تھے لیکن انہون نے تقدیم و تاخیر کی بدعت نکالکر ان مہینون مین عزت کو متغیر کر دیا تھا کیونکہ یہ لوگ فطرتاً جنگجو اور لٹیرے تھے مصروفیت جنگ کی حالت مین شہر حرام آجاتا تو اُسپر نہایت شاق گزرتا اسلیئے اس مہینے مین لڑائی حلال سمجھکر کسی اور مہینے کو اسکی جگہ شہر حرام قرار دے لیتے تھے یہانتک کہ خاص ان محترم مہینون کی تعظیم بالکل چھوڑ بیٹھے اور اسکی بدلے ہر برس بلا تخصیص چار مہینونکو محترم سمجھنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ یعنے یہ تقدیم و تاخیر اسلیئے تھی کہ اُن چار مہینون کی گنتی پوری کردین جنکو اللہ تعالیٰ نے محترم کیا تھا اور حکم الٰہی کی مخالفت نکرین حالانکہ وہ تخصیص شہور کی مخالفت کرتے تھے جو دو واجبون مین ایک ہی اور بسا اوقات مہینون کی تعداد بڑھا کر ایک سال کے تیرہ یا چودہ مہینے ٹھیرا لیتے تھے کہتے ہین کہ سب سے پہلے یہ بدعت قبیلہ کنانہ مین پیدا ہوئی کیونکہ یہ لوگ مفلس اور لوٹ کے زیادہ حاجتمند تھے جنادہ بن عوف کنانی جو ایام جاہلیت مین سردار قوم تھا موسم حج مین اُونٹ پر کھڑا ہو کر باواز بلند کہدیا کرتا تھا کہ تمہارے معبودون نے محرم کو تمہارے لیئے حلال کر دیا اب اسے حلال سمجھو اور دوسرے سال یہ منادی کر دیتا تھا کہ تمہارے معبودون نے اس سال حلال مہینون کو حرام کر دیا ہے تم انکو حرام خیال کرو اس تاخیر کو کفر کی زیادتی اسلیئے فرمایا کہ کافر جب کوئی بدعت نکالتا ہی تو اس کا گناہ بڑھجاتا ہی لہذا ناپاکی مین ناپاکی ملکر اور زیادہ ہوجاتی ہے اسی طرح مومن جب کوئی نئی طاعت بجالاتا ہی تو اُس کا ایمان تازہ ہوجاتا ہی اور اہل ایمان اپنے کامل یقین کے باعث نہایت خوش ہوا کرتے ہین (کشاف)

لیتسع لمہا الوقت ولذلک ورد التنصیص علی العدد فی القرآن والحدیث اما القرآن فاسبق انفا وھو قولہ تعالی ان عدۃ الشہور الایۃ واما الحدیث فانہ علیہ السلام بین فیہ ان السنۃ اثنا عشر شہرا واما ھی اثنا عشر مقدرۃ بسیر الشمس کما یفعلہ اھل الکتاب ومن ھذہ الاثنا عشر الشہر القمریۃ اربعۃ حرم ثلاثۃ منہا متوالیات وھی ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم وواحد فرد وھو شہر رجب واغا اضیف الی مضر فیما سبق فی الحدیث لان قبیلۃ کانت تزید فی تعظیمہ واحترامہ ولذلک نسب الیہم وقد کان فیہ لاھل الجاھلیۃ احکام منہا انہم کانوا یحرمون فیہ القتال علی ما سبق فکان تحریمہ جاریا فی ابتداء الاسلام واختلف العلماء فی بقائہ وذھب الجمہور الی النسخ واستدلوا علیہ بان الصحابۃ اشتغلوا بعد النبی علیہ السلام بفتح البلاد ومواصلۃ القتال والجہاد فلم ینقل عن واحد منہم انہ توقف عن القتال فی شیء من الاشہر الحرم وھذا یدل علی اجماعہم علی نسخہ ومنہا انہم کانوا فی الجاھلیۃ یذبحون فیہ ذبیحۃ یسمونہا عتیرۃ واختلف العلماء فی حکمہا بعد الاسلام فالاکثرون علی ان الاسلام ابطلہا لما ثبت فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ لا فرع ولا عتیرۃ والفرع بفتحتین اول ولد تلدہ الناقۃ فکان اھل الجاھلیۃ یذبحونہ لالہتہم فی الجاھلیۃ ویتبرکون بہ والعتیرۃ ذبیحۃ کانت تذبح فی العشر الاول من رجب وتسمی رجبیۃ وکانوا یتقربہا اھل الجاھلیۃ فی الجاھلیۃ واھل الاسلام فی صدر الاسلام

برس ان کے بارہ مہینے اسلیئے ہین کہ لوگون کو وسعت اوقات معلوم رہے اسلیئے قرآن حدیث مین مہینونکی تعداد وارد ہوئی ہے قرآن مجید مین ان عدۃ الشہور الآیہ مذکور ہے اور احادیث مین یہ مضمون موجود ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے صاف صاف فرمایا کہ برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے مہینونکا اندازہ حسب رائے اہل کتاب گردش آفتاب سے کیا جاتا ہے لیکن قمری مہینون مین چار مہینے محترم ہین جنہین ذیقعدہ ذی الحجہ محرم ملے ہوئے ہین اور رجب انسے الگ ہے رجب کو رجب مضر اسلیئے کہتے ہین کہ قبیلہ مضر اسکی زیادہ تعظیم کیا کرتا تھا جدال وقتال حرام جانتا تھا نیز دیگر اہل جاہلیت نے اسکے متعلق بہت سے احکام گھڑ رکھے تھے چنانچہ حرمت قتال انہین مین کا ایک حکم ہے چنانچہ اسکی حرمت ابتدائے اسلام مین اسی طرح جاری رہی البتہ بقائے حرمت مین اختلاف ہے جمہور کا قول ہے کہ منسوخ ہوگئی اور انکے لئے حجت یہ ہے کہ بعد وفات آنحضرت علیہ السلام صحابہ رضی اللہ عنہم متواتر کفار سے لڑتے اور ملک فتح کرتے رہے مگر کہین سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ان باحرمۃ مہینون مین انہون نے جہاد وقتال موقوف رکھا ہو اس سے معلوم ہوا کہ اس حرمت کے منسوخ ہونے پر اجماع ہوچکا ہے دوسرا حکم جاہلیت یہ تھا کہ وہ رجب مین قربانی کیا کرتے تھے اور اس کا نام عتیرہ تھا اسلام کے بعد اس حکم مین علماء کا اختلاف ہے اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے کہ اسلام نے عتیرہ کو باطل کردیا ہے چنانچہ صحیحین مین ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہین فرع بفتحتین ناقہ کا پہلا بچہ جسکو اہل جاہلیت تبرکاً اپنے معبودون کیلئے ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ رجب کے پہلے عشرہ مین ذبح کیا جاتا تھا اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے اس قربانی کو اہل جاہلیت اور ابتدا مین اہل اسلام باعث ثواب سمجھتے

ثم نسخت بحدیث لا فرع ولا عتیرۃ وقد روی عن الحسن رضی اللہ عنہ انہ قال لیس فی الاسلام عتیرۃ وانما کانت العتیر فی الجاھلیۃ کان احدھم یصوم رجبا ویعتر فیہ ویشبہ الذبح فیہ باتخاذہ موسما عیدا وروی عن طاؤس رضی اللہ عنہ ان النبی علیہ السلام قال لا تتخذوا شھر اعیدا ولا یوما عیدا واصل ھذا ان المسلمین لا یجوز لھم ان یتخذوا وقتا من الاوقات عیدا الا ما جاءت الشریعۃ باتخاذہ عیدا وھو فی الاسبوع یوم الجمعۃ وفی العام یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق واما ما عدا ذلک فاتخاذہ عیدا وموسما بدعۃ لا اصل لہ فی الشریعۃ المحمدیۃ بل ھو من اعیاد المشرکین وقد کانت لھم اعیاد زمانیۃ ومکانیۃ فلما جاء الاسلام ابطلھا اللہ تعالی وعوض من اعیادھم الزمانیۃ عید الفطر وعید النحر وایام التشریق وعن اعیادھم المکانیۃ الکعبۃ وعرفات ومنی ومزدلفۃ یسر لنا اللہ تعالی زیارتھا ولیس من غیر ھذہ المواسم موسم ولا من ھذہ الاماکن مکان الا وفیہ للہ تعالی وظیفۃ من وظائف طاعاتہ یتقرب بھا الیہ ولطیفۃ من لطائف نفحاتہ یصیب بھا من یشاء من عبادہ بفضلہ ورحمتہ فالسعید من اغتنم ھذہ المواسم والاماکن وتقرب فیھا الی مولاہ بما شرع فیھا من وظائف الطاعات حتی یصیبہ نفحۃ من تلک النفحات ویامن بھا من عذاب اللہ

پھر اس حدیث سے کہ لا فرع ولا عتیرۃ (فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں) یہ قربانی منسوخ ہو گئی حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اسلام میں عتیرہ کوئی چیز نہیں بلکہ یہ تو جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ لوگ رجب میں روزے رکھتے اور قربانی کیا کرتے تھے نیز ذبیحہ کے لیئے رجب کو خاص طور پر ٹھیرا لیا جائے تو ذبیحہ کا دن گویا عید کا سا دن ہو جائیگا حالانکہ طاؤس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو! تم کسی مہینے اور کسی دن کو عید کا سا دن نہ بناؤ اسکے متعلق اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے کسی دن یا کسی وقت کو عید بنا لینا جائز نہیں البتہ شرعی عیدین اس سے مستثنے ہیں مثلاً آٹھوں دن کا جمعہ اور ہر سوین دن کی عید الفطر و عید الضحے اور ایام تشریق ان کے سوا کسی اور دن کا عید بنا لینا بدعت ہے شریعۃ محمدیہ میں اسکی کوئی اصل نہیں پائی جاتی بلکہ ایسی عید مشرکین کی عیدوں میں شمار ہوگی کیونکہ مشرکوں نے زمانہ اور مقامات کے متعلق اکثر عیدیں مقرر کر رکھی تھیں اسلام نے اُن کو باطل کر کے زمانہ کے متعلق عید الفطر عید الضحے اور ایام تشریق اور مقامات کے متعلق کعبہ عرفات منیٰ اور مزدلفہ کی عیدیں معین کر دی ہیں (خدا ہمیں ان پاک مقامات کی زیارت نصیب کرے) ان مقررہ وقتوں اور مقامات کے سوا کسی اور وقت یا مقام میں اسکے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی بطور طاعت الٰہی کوئی ایسا وظیفہ پڑھا کرے کہ اس سے قرب الٰہی حاصل ہو اور وہ اپنے فضل و رحمت جس پر چاہے اپنے الطاف سے مبذول فرمائے زہے نصیب اُسکے جس نے مبارک اوقات اور متبرک مقامات کو غنیمت سمجھا اور اُنمیں اپنے مولیٰ کا قرب حاصل کیا اور مقررہ طاعات کے باعث رحمت الٰہی حاصل کر لی اور دوزخ کے عذاب الیم سے نجات پائی

وما فیہا من التفاوت واما الصوم فیہ فقد ورد فیہ احادیث من جملتہا ما رواہ البیہقی رض فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام قال فی الجنۃ نہر یقال لہ رجب اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل من صام یوما من رجب سقاہ اللہ تعالی من ذلک النہر ہذا فی صیام بعضہ واما صیام کلہ فلم یصح فیہ بخصوصہ شئ عن النبی علیہ السلام ولا عن اصحابہ رض وانما ورد فی صیام الاشہر الحرم کلہا ورجب احدہا فیلزم ان لا ینہی عن صومہ وقد روی عن ابی قلابۃ رضی اللہ عنہ انہ قال فی الجنۃ قصر لصوام رجب قال البیہقی رح ان ابا قلابۃ رضی اللہ عنہ من کبار التابعین ولا یقول مثلہ الا عن بلاغ عمن فوقہ ممن یسمع عن النبی علیہ السلام نعم قد روی عن ابن عباس رض انہ کرہ ان یصام رجب کلہ وکرہہ الامام احمد ایضا وقال یفطر منہ یوما او یومین وحکاہ عن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم لکن تزول کراہیۃ صومہ بان یصوم معہ شہرا اخر او قد قال الماوردی فی الاقناع یستحب صوم رجب وشعبان واما الصلوٰۃ فیہ فلم یثبت فیہا ما یختص بہ کما ذکرنا تفصیلہ فیما سبق (من مجالس الرومی) وقال ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ ما ورد من العبادات بین الواجب والبدعۃ یتوقی بہ احتیاطا وما تردد بین السنۃ والبدعۃ یترک لان ترک البدعۃ لازم واداء السنۃ غیر لازم فتلک الصلوٰۃ مما تردد بین السنۃ والبدعۃ فنعین ترکہا ولا یحل لاحد فعلہا لا منفردا ولا جماعۃ لان الجماعۃ فیہا بدعۃ ایضا (وہذا من مجالس الرومی فی موضع اخر)

رجب میں روزہ رکھنے کی بابت بکثرت حدیثیں موجود ہیں چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں انس رض سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں جنت میں رجب نام ایک نہر کا ہے جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے رجب میں ایک روزہ رکھ لیا ہوگا اللہ تعالی اُسے اس نہر کا پانی پلائیگا یہ حدیث رجب کے بعض روزوں کی نسبت ہے البتہ سارے رجب کے روزوں کی بابت نہ رسول خدا سے کوئی روایت ہے نہ صحابہ رض سے ہاں اشہر الحرم کے روزوں کی بابت حدیثیں ہیں جو رجب ہی اور چونکہ رجب انہی مہینوں میں داخل ہے اسلیئے اس مہینے میں روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ابو قلابہ سے مروی ہے کہ بہشت میں ایک محل رجب کے روزہ داروں کیلئے مخصوص ہے بیہقی کا قول ہے کہ ابو قلابہ بڑے درجہ کے تابعی ہیں انہوں نے یہ بات ضرور کسی اپنے مافوق صحابی اور انہوں نے رسول خدا سے سنکر کہی ہوگی ہاں ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ اسی طرح امام احمد رح سارے رجب کے روزوں کو مکروہ کہتے ایکدو دن افطار کر لینا چاہیئے امام احمد رح نے حضرت عمر رض اور ابن عباس رض نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن سارے رجب کے روزوں کی کراہت اس طرح زائل ہو سکتی ہے کہ اُسکے ساتھ ایک اور مہینے کے روزے رکھ لے ماوردی کہتے ہیں رجب اور شعبان کے روزے مستحب ہیں البتہ رجب میں کوئی خاص نماز ثابت نہیں چنانچہ ہم اسے مفصلاً ذکر کر چکے ہیں (مجالس رومی) ابن ہمام فرماتے ہیں کہ جو فعل واجب اور بدعت کے مابین دائر ہو احتیاطاً اُسے بجا لانا چاہیئے اور جو سنت و بدعت کے مابین دائر ہو اُسے چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ ترک بدعت لازم ہے اور ادائے سنت غیر لازم پس رجب کی نماز سنت و بدعت کے مابین دائر ہے اسلیئے اس کا ترک ہی لازم ہے جماعت سے یا بلا جماعت کسی طرح ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ اس کا جماعت سے پڑہنا دوسری بدعت ہے (جالس رومی مقام دیگر)

روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اذا مضی ثلث اللیل من رجب فی اول الجمعۃ لا یبقی ملک فی السموات ولا فی الارض الا یجتمعون فی الکعبۃ فینظر اللہ تعالیٰ لہم ویقول ملائکتی اسالوا ما شئتم فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لمن صام رجب فیقول اللہ تعالیٰ قد غفرت لہم وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال النبی علیہ السلام وکل الناس جیاع یوم القیامۃ الا الانبیاء واہلیہم وصائم رجب وشعبان ورمضان فانہم شباع لا یجوع لہم ولا یعطش (زبدۃ الواعظین) حکی ان امرأۃ فی بیت المقدس کانت عابدۃ فاذا جاء رجب تقرأ کل یوم قل ہو اللہ احد احدی عشرۃ مرۃ تعظیما لہ وکانت تنزع اللباس الاطلس وتلبس الثیاب لبلاسۃ فمرضت فی رجب واوصت ابنہا بان یدفنہا فی ثیاب بلاسۃ فکفنہا بثیاب مرتفعۃ ریاء للناس فرآہا فی النوم فقالت یا بنی لم تاخذ وصیتی وانا عنک غیر راضیۃ فانتبہ فزعا ونبش قبرہا فلم یجدہا فی قبرہا وتحیر وبکی بکاء شدیدا فسمع نداء یقول اما علمت ان من عظم شہرنا رجب لم یترک فی القبر فردا وحیدا (زبدۃ الواعظین)

سورۃ التوبۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ومنہم من عاہد اللہ لئن آتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصالحین) نزلت فی ثعلبۃ بن حاطب

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے مروی ہے کہ جب رجب کے اول جمعہ کی تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان و زمین کے تمام فرشتے کعبہ میں اکٹھے ہوتے ہیں اسوقت اللہ تعالیٰ بنظر رحمت انسے یہ فرماتا ہے میرے فرشتو کیا چاہتے ہو وہ جواب دیتے ہیں کہ الٰہی رجب کے روزہ دار کو بخشنے سے حکم ہوتا ہے اچھا میں انکی مغفرت کی حمزہ خاتم فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن بجز پیغمبروں اور انکے تابعوں اور رجب شعبان رمضان کے روزہ داروں کے اور تمام مخلوق بھوکی پیاسی ہوگی البتہ ان روزہ داروں کو نہ بھوک ہوگی نہ پیاس (زبدۃ الواعظین) حکایت بیت المقدس میں ایک عابدہ عورت رجب کے مہینے میں ہر روز گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرتی تھی اور تعظیم رجب کے لیے اپنے ریشمی کپڑے اتار کر موٹے کپڑے پہنا کرتی تھی اتفاقاً رجب کے مہینے میں بیمار پڑی اور اپنے بیٹے کو وصیت کی تو مجھے انہیں موٹے کپڑوں میں کفنا کر دفن کر دینا بیٹے نے بطور ریا بیش قیمت کفن دیا پھر ایک رات خواب میں اپنی ماں کو یہ کہتے دیکھا کہ بیٹا افسوس تو نے میری وصیت پر عمل نکیا چلتے وقت تجھ سے ناراض ہوں یہ ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی قبر کھول کر دیکھا تو لاش ندارد ہے حیران ہوا اور بہت رویا اتنے میں غیب سے آواز آئی کہ تجھے معلوم نہیں جو شخص ہمارے مہینے یعنے رجب کی تعظیم کیا کرتا ہے ہم اسے قبر میں تنہا نہیں چھوڑا کرتے (زبدۃ الواعظین)

سورۃ التوبۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمِنْہُمْ مَّنْ عَاہَدَ اللّٰہَ لَئِنْ اٰتَانَا الی آخر الآیہ (انمیں کے بعض آدمی خدا سے عہد کرتے ہیں کہ اگر وہ ہمکو اپنے فضل سے فراخی دیگا تو ہم صدقہ دیا کرینگے اور نیک لوگوں میں شامل ہو جائینگے) یہ آیت ثعلبہ بن حاطب کی شان میں نازل ہوئی ہے

انی النبی علیہ السلام وقال ادع اللہ لی ان یرزقنی مالا فقال علیہ السلام یا ثعلبۃ قلیل تؤدی شکرہ خیر من کثیر لا تطیقہ فراجعہ وقال والذی بعثک بالحق لئن رزقنی اللہ مالا لاعطین کل ذی حق حقہ فدعا لہ فاتخذ غنما فنمت کما ینمو الدود حتی ضاقت بہا المدینۃ فنزل وادیا واقطع عن الجماعۃ والجمعۃ فسال عنہ النبی علیہ السلام فقیل کثر مالہ حتی لا یسعہ واد فقال یا ویح ثعلبۃ فبعث علیہ السلام مصدقین لاخذ الصدقات فاستقبلہما الناس بصدقاتہم ومرا بثعلبۃ فسألاہ الصدقۃ واقرأہ الکتاب الذی فیہ الفرائض فقال ما ھذہ الا جزیۃ او ما ھذہ الا اخت الجزیۃ فارجعا حتی ارٰی رأیی فنزلت فجاء ثعلبۃ بالصدقۃ فقال النبی علیہ السلام ان اللہ منعنی ان اقبل منک فجعل یحثو التراب علی رأسہ فقال ھذا جزاء عملک قد امرتک فلم تطعنی فقبض رسول اللہ علیہ السلام فجاء بہا الی ابی بکرؓ فلم یقبلہا ثم جاء بہا الی عمر فی خلافتہ فلم یقبلہا وھلک فی زمن عثمانؓ (فلما اتاھم من فضلہ بخلوا بہ) منعوا حق اللہ منہ (وتولوا) عن طاعۃ اللہ (وھم معرضون) وھو قوم عادتہم الاعراض عنہا (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا یا عائشۃ لا تتمانی حتی تعملی اربعۃ اشیاء

انہون نے رسول خداؐ سے عرض کیا تھا کہ میرے لیے ترقی مال کی دعا فرمایئے آپنے فرمایا کہ اے ثعلبہ تم تھوڑے سے مال میں اُس کا شکر یہ ادا کرو تو اس سے بہتر ہے کہ کثرت مال میں اُسکے حقوق ادا نکر سکو لیکن ثعلبہ نے پھر دعا کیلئے عرض کیا اور یہ کہا کہ اُس خدا کی قسم جس نے آپکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اگر خدا مجھے مال عنایت کریگا تو میں ہر مستحق کے حقوق کی حفاظت کرونگا آپنے دعا کی ثعلبہ نے بکریان لیں اور اُنکی نسل بڑی دل ہو گئی یہانتک کہ مدینہ میں نہ سما سکی ثعلبہ نے جنگل میں رہنا اختیار کر لیا جماعت اور جمعہ کی حاضری سب جاتی رہی رسول خدا نے انکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اُنکے مویشی اس کثرت سے ہو گئی ہے کہ جنگل میں نہیں سما تی آپنے فرمایا ثعلبہ کے حال پر افسوس بعد آیت زکوۃ یعنی کیلئے دو عامل بھیجے لوگوں نے بڑی خوشی سے انکا استقبال کیا اور زکوۃ ادا کر دی بعدہ دونوں ثعلبہ کے پاس پہنچے اور حضور کا وہ مکتوب پڑھا جسمیں فرضاً زکوۃ کا ذکر تھا ثعلبہ نے کہا یہ تو جزیہ یا جزیہ کا بھائی ہے ابتو تم چلے جاؤ تاکہ میں سوچکر جواب دونگا چنانچہ اسوقت آیۃ مذکورہ نازل ہوئی اسکے بعد ثعلبہ زکوۃ لیکر آئے رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے تمہاری زکوۃ لینے سے منع فرمادیا ہے ثعلبہ یہ سنکر اپنے سر میں خاک ڈالنے لگے آپ نے کہا کہ یہ تیرے برے فعل کی جزا ہے افسوس تو نے میرا قول نہ مانا چنانچہ رسول خدا کی وفات ہو گئی ثعلبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں اور انکی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس زکوۃ لیکر آئے مگر دونوں صاحبوں نے قبول کرنیسے انکار فرمایا پھر ثعلبہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں انتقال کر گئے فلما اتاھم من فضلہ الآیہ یعنے اللہ تعالی نے جب اپنے فضل سے انکو فراخی دی تو بخیلی کرنے اور حق اللہ کو روکنے لگے اور طاعت الٰہی سے روگردان ہو کر پھر گئے گویا روگردانی اس قوم کی عادت میں پڑی ہوئی ہے قاضی بیضاوی روایت ہے کہ رسول خدا نے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کو حکم دیا کہ سونے سے پہلے چار کام ضرور کر لیا کرنا

حتی تختمی القرآن وحتی تجعلی الانبیاء لک شفعاء یوم القیامۃ وحتی تجعلی المسلمین راضین عنک وحتی تجعلی حجۃ وعمرۃ فدخل علیہ السلام فی الصلوٰۃ فبقیت علی فراشی حتی اتم الصلوٰۃ فلما اتمہا قالت یا رسول اللہ فداک ابی وامی امرتنی باربعۃ اشیاء لا اقدر فی ھذہ الساعۃ ان افعلہا فتبسم رسول اللہ وقال اذا قرأت قل ھو اللہ احد ثلاثا فکانک ختمت القرآن واذا صلیت علی وعلی الانبیاء من قبلی فقد صرت لک شفیعا یوم القیامۃ واذا استغفرت للمؤمنین فکلھم راضون عنک واذا قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر فقد حججت واعتمرت (تفسیر حقی) روی عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ فی سبب نزول ھذہ الآیۃ ان ثعلبۃ بن حاطب الانصاری کان ملازما المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلا ونہارا وکانت جبہتہ کرکبۃ البعیر من کثرۃ السجود علی الارض والحجارۃ فیوما من الایام خرج من المسجد من غیر لبث واشتغل بالدعاء والصلوٰۃ فقال لہ النبی علیہ السلام ومالک تعجل عجل المنافقین بتعجیل الخروج فقال یا رسول اللہ خرجت بحیث لی ولامرأتی ثوب واحد وھو الذی علی فانا اصلی فیہ وھی عریانۃ فی البیت ثم اعود الیہا فانزعہ وھی تلبسہ فتصلی فیہ فادع اللہ ان یرزقنی مالا فقال علیہ السلام یا ثعلبۃ قلیل تؤدی شکرہ خیر من کثیر لا تطیقہ

(۱) ختم قرآن (۲) قیامت کے دن انبیاء کو اپنا شفیع (۳) مسلمانوں کو اپنے سے رضامند (۴) حج اور عمرہ یہ فرما کر آپ نماز کیلئے تشریف لیگئے حضرت عائشہ اپنے بستر پر رہ گئیں نماز کے بعد فرمانے لگیں کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان میں اسوقت ان چار دن چیزوں کو انہیں کرسکتی آپنے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تمنے تین بار قل ھو اللہ پڑھی تو گویا ایک قرآن تمام کرلیا اور جب مجھپر اور انبیاء پر درود بھیجا تو گویا سب کے قیامت میں اپنا شفیع بنالیا اور جب مؤمنوں کے لئے استغفار کیا تو تم سے مسلمان رضامند ہوگئے اور جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملگیا (تفسیر حقی) اس آیۃ کی شان نزول میں ابوامامہ باہلیؓ سے یہ روایت ہے کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری دن رات مسجد نبوی میں پڑے رہا کرتے تھے اور زمین پاتھر دن پر بکثرت سجدے کرنے سے ان کی پیشانی ایسی ہوگئی تھے گویا اونٹ کا گھٹنا ایکدن ثعلبہ نماز و دعا سے فارغ ہو کر جلدی سے مسجد سے نکل گئے رسول خدا نے فرمایا ثعلبہ یہ کیا۔ تم منافقوں کے کام کرنے لگے مسجد سے نکلنے میں جلدی کیوں کی۔ ثعلبہ نے عرض کیا جلدی کا یہ سبب ہے کہ میرے اور میری گھر والی کے پاس یہی ایک کپڑا ہے جو میں اوڑھ رہا ہوں مینے اسے پہنکر یہاں نماز پڑھی ہے وہ گھر میں ننگی بیٹھی ہے اب میں گھر جاکر اسے اتار دونگا تب وہ نماز پڑھے گی آپ نے فرمایا میں کہ اللہ تعالےٰ مجھے مال عنایت کرے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ تم تھوڑے سے مال پر شکر الٰہی بجالاؤ تو اس سے بہتر ہے کہ مالدار ہوکر حقوق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھو

ثم اتاہ بعد ذلک ثانیا فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یرزقنی مالا فقال علیہ السلام
امالک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ والذی نفسی بیدہ لو اردت ان تسیر الجبال معی فضۃ
وذھبا لسارت ثم اتاہ بعد ذلک فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یرزقنی مالا والذی بعثک
بالحق نبیا لئن رزقنی اللہ مالا لاعطین کل ذی حق حقہ فدعا علیہ السلام وقال اللھم ارزق
ثعلبۃ مالا فاتخذ غنما فنمت کما ینمو الدود حتی ضاقت بہا المدینۃ فتنحی عنہا فنزل وادیا من ودیہا
وھی تنمو کما ینمو الدود وکان یصلی معہ علیہ السلام الظھر والعصر ویصلی سائر الصلوات فی
غنمہ ثم کثرت ونمت حتی تباعد بہا عن المدینۃ فصار لا یشہد الا الجمعۃ ثم کثرت فتباعد
ایضا حتی کان لا یشہد جمعۃ ولا جماعۃ واذا کان یوم الجمعۃ خرج یتلقی الناس ویسالھم عن الخبر
فذکر رسول اللہ علیہ السلام ذات یوم فقال ما فعل ثعلبۃ فقالوا یا رسول اللہ اتخذ ثعلبۃ غنما
فلم یسعہا وادفقال ویح ثعلبۃ فانزل اللہ تعالی آیۃ الصدقات فبعث رسول اللہ رجلین لاخذ
الصدقات فاستقبلہما الناس بصدقاتہم حتی اتیا ثعلبۃ فطلبا منہ الصدقۃ واقرا ہ
کتاب رسول اللہ الذی فیہ الفرائض فلم یعطہما وقال ما ھذہ الا جزیۃ او اخت الجزیۃ

ثعلبہ نے یہ سنکر پھر دعا کیلئے عرض کیا آپنے فرمایا کیا تم اپنے رسول کی پیروی نہین کرتے اُس خدا کی قسم جسکے
قبضہ مین میری جان ہے اگر مین یہ چاہتا کہ سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرین تو ضرور ساتھ چلا کرتے
ثعلبہ اسکے بعد پھر حاضر خدمت ہوئے اور پھر دعا کیلئے التماس کیا اور یہ کہا کہ مجھے اُس خدا کی قسم جس نے
آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اگر خدا مجھے مال عطا فرمائیگا تو ہر مستحق کا واجبی حق ادا کرونگا۔ رسول خدا نے
اُن کے لئے دعا کی ثعلبہ نے بھیڑ بکریان پالین اور وہ چند روز مین کیڑون کیطرح بڑھ گئین ثعلبہ صرف ظہر اور عصر
رسول خدا کے ساتھ پڑھتے اور باقی نمازین اپنی دیہی مین ادا کر لیتے تھے تھوڑے عرصہ مین اُن کے ریوڑ
اسقدر بڑھ گئے کہ مدینہ مین نہ سما سکے اور ثعلبہ کو مدینہ چھوڑ کر اُن کی حفاظت کے لئے جنگل مین رہنا پڑا اور یہ
آٹھوین دن صرف جمعہ ادا کرنے کیلئے مدینہ آنے لگے اسکے بعد انکے مویشی کی تعداد حد حساب سے باہر
ہو گئی اور انہین مدینہ سے بہت دور جنگلون مین اقامت کرنی پڑی جمعہ اور جماعت کی حاضری بالکل
بات سے جاتی رہی فقط اتنا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن آنے جانیوالون سے حالات سن لیا کرتے تھے
ایک دن رسول خدا نے اُنکو یاد فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ حضور وہ اپنے اُس مال مویشی کی حفاظت
مین مصروف ہین کہ جسنے جنگل کے جنگل پٹے پڑے ہین آپنے فرمایا ثعلبہ کی حالت پر افسوس اسکے بعد اللہ تعالے
نے آیت صدقات نازل فرمائی اور رسول خدا نے دو آدمیون کو تحصیل کے لئے بھیجا۔ لوگون نے اپنی اپنی
زکوۃ ادا کر دی پھر جب وہ ثعلبہ کے پاس آئے اور اُن سے زکوۃ طلب کی اور رسول خدا کا مکتوب پڑھکر
سنایا تو ثعلبہ نے کچھ نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ یہ تو ایک جزیہ یا جزیہ کا بھائی ہے

وقال ارجعا حتی اری رأی واتفکر تفکری فلما رجعا الی النبی علیہ السلام وقال لہما رسول اللہ قبل ان یکلماہ یا ویحہ ثعلبۃ مرتین ثم انزل اللہ تعالی ھذہ الایۃ فی سورۃ التوبۃ وعندہ علیہ السلام رجل من اقارب ثعلبۃ فسمع ذلک فخرج حتی اتاہ فقال ویحک یا ثعلبۃ لقد انزل اللہ فیک کذا وکذا فخرج حتی اتی النبی علیہ السلام وجاءہ بالصدقۃ فقال علیہ السلام ان اللہ اصفنی ان اقبل منک صدقتک فجعل یحثوا التراب علی راسہ فقال ھذا عملک قد امرتک فلم تطعنی فقبض رسول اللہ علیہ السلام فجاء بہا الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال اقبل صدقتی فغضب ابوبکر رضی اللہ عنہ وقال لم یقبلہا منک رسول اللہ علیہ السلام وانا اقبلہا ولم یقبلہا فجاء بہا الی عمر رضی اللہ عنہ فی خلافتہ فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلہا منک وانا اقبلہا ولم یقبلہا ثم جاء بہا الی عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلوہا منک وانا اقبلہا فلم یقبل وھلک ثعلبۃ فی خلافۃ عثمان رضی اللہ عنہ وکل ھذہ العقوبۃ من البخل وحب المال وترک الزکاۃ ومن اجل ان خلف الوعد سبب للنفاق وجعل خلف الوعد ثلث النفاق وھذا اشارۃ الی ان آیۃ للمنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ؤتمن خان (ابن کمال باشا وحیاۃ القلوب) روی عن رسول اللہ علیہ السلام انہ سئل فقالوا یا رسول اللہ اذا خرجت من الدنیا فاظہر الارض خیر لنا ام بطن الارض

ابتو تم چلے جاؤ میں اسکے متعلق کچھ سوچ بچار کر جواب دونگا یہ دونوں عامل جب واپس آئے تو اُنکی بولنی سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا کہ ثعلبۃ افسوس ثعلبۃ افسوس پھر سورۂ توبہ میں یہ آیت نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا کے پاس ثعلبہ کا ایک رشتہ دار بیٹھا تھا اسنے سب حال سنکر ثعلبہ سے جا کہا ثعلبہ فوراً اپنی زکوۃ لیکر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے اسکے قبول کرنے سے منع فرمادیا ہے ثعلبہ اپنے سر میں خاک ڈالنے لگے آپنے فرمایا کہ تیرے عمل کا یہ بدلہ ہے افسوس تونے میرے حکم کی تعمیل نہ کی پھر رسول خدا کی وفات ہوگئی اور ثعلبہ خلیفۂ وقت حضرت ابوبکرؓ کے پاس اپنی زکوۃ لائے اُنہوں نے غصہ سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کیا اسے میں کیونکر لے لوں پھر ثعلبہ خلیفۂ وقت حضرت عمرؓ کے پاس لائے اور یہ کہا کہ میرا صدقہ قبول فرمایئے آپنے فرمایا کہ جب اُن دونوں نے نہیں قبول کیا تو میں بھی نہیں لے سکتا پھر یہ حضرت عثمانؓ کے پاس لائے اُنہوں بھی یہی جواب دیا کہ جب رسول خداؐ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے تمہارا صدقہ منظور نہیں کیا تو میں کیونکر لیلوں چنانچہ ثعلبہ حضرت عثمان کی خلافت میں انتقال کر گئے اور یہ ساری بُرائی بخل محبت مال اور ترک زکوۃ کے باعث لاحق ہوئی اور چونکہ وعدہ خلافی نفاق کا سبب ہے اسلیئے اِسے تہائی نفاق کہا گیا ہے اور یہ اُس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں (۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی (۳) امانت میں خیانت (ابن کمال باشا وحیاۃ القلوب) رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ حضور جب آپ دنیا سے تشریف لیجا چکیں گے تو ہمارا روئے زمین پر رہنا بہتر ہے یا قبر میں جیلا جانا۔

قال علیہ السلام اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم اسخیاؤکم وامرکم شوری بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراؤکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامرکم الی نسائکم فبطنہا خیر لکم من ظہرہا (موعظۃ) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی علیہ السلام انہ قال السخاء شجرۃ اصلہا فی الجنۃ واغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن تعلق بغصن منہا ادتہ الی الجنۃ والبخل شجرۃ اصلہا فی النار واغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن تعلق بغصن منہا ادتہ الی النار وقال علیہ السلام تصدقوا عن انفسکم وعن موتاکم ولو بشربۃ ماء فان لم تقدروا علی ذلک فبآیۃ من کتاب اللہ فان تعلموا شیئا من کتاب اللہ فادعوا بالمغفرۃ والرحمۃ فقد وعدکم بالاجابۃ (حیاۃ القلوب) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یقبلہا بیمینہ ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل والمراد بذلک یعظم ذاتہا وبارکۃ فیہا ویزیدہا من فضلہ حتی تنقل الی المیزان فمصداق ہذا الحدیث فی سورۃ البقرۃ (یمحق اللہ الربا) ای یذہب اللہ برکتہ ویہلک المال الذی یدخل فیہ الربا ولا یقبل منہ فعل الخیر (ویربی الصدقات) ای یزیدہا ویبارک فیہا فی الدنیا ویضاعف الثواب فی الاخرۃ

فرمایا جسوقت تک تمہارے مالدار لوگ سخی اور حاکم نیک نیت رہیں اور تم باہمی مشورہ سے کام کرتے رہو تو قبر وسے تمہیں تمہارا روئے زمین پر رہنا بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر اور مالدار بخیل ہوجائیں اور عورتیں تمہاری حاکم بنجائیں تو قبر وسے تمہارا روئے زمین پر رہنے سے اچھا ہے (موعظۃ) حضرۃ عائشہؓ رسول خدا سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا سخاوت کے درخت کی جڑ جنت میں ہے اور اسکی ٹہنیاں دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہیں جو کوئی اسکی کسی ٹہنی کو تھام لیگا جنت میں پہنچ جائیگا اور بخل کے درخت کی جڑ دوزخ میں ہے اور اسکی ٹہنیاں دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہیں جو کوئی اسکی کسی ٹہنی کو تھام لیگا سیدھا دوزخ میں پہنچ جائیگا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اپنی اور اپنے مؤتے کی طرف سے صدقہ دیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہو اور اگر یہ بھی میسر نہو تو قرآن مجید کی ایک آیۃ سکھا دیا کرو اور اگر یہ بھی معلوم نہو تو مغفرت اور رحمت کی دعا مانگا کرو کیونکہ خدا نے قبولیت کا وعدہ فرمالیا ہے (حیاۃ القلوب) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو کوئی حلال کی کمائی سے آدھی کھجور خیرات کرتا ہے اللہ تعالی اسکو دہنے ہات میں لیتا ہے۔ اور پھر اسے اسطرح بڑھاتا ہے جس طرح کوئی اپنے بچھیرے کو پال پالکر بڑھایا کرتا ہے چنانچہ وہ آدہی کھجور پہاڑ کی برابر ہوجاتی ہے اس سے صدقہ کی تعظیم اور اسکی برکت مراد ہے اس کے فضل سے صدقہ ترازوئے اعمال میں منتقل ہونے تک بڑھتا رہتا ہے اس حدیث کی تصدیق سورہ بقرہ کی اس آیت سے ہوتی ہے یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ یعنے اللہ تعالی سود کی برکت کو گھٹاتا اور جس مال میں سود کی لعین دین ہو اسکو ہلاک کردیتا ہے اور اسکی کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا اور صدقات کو زیادہ کرکے دنیا میں برکت دیتا اور آخرت میں ثواب دوچند کردیتا ہے

(سوال) لم جعل ثواب الصدقۃ افضل من سائر الاعمال (جواب) لان اعطاء المال اشد علی النفس من سائر الاعمال وکل عمل محبتہ اکثر فثوابہ اکثر کما روی عن النبی علیہ السلام (افضل الاعمال احمزھا) کما قال اللہ تعالی فی آل عمران لن تنالوا البر ای لن تبلغوا حقیقۃ البر (حتی تنفقوا مما تحبون) ای حتی تتصدقوا من اموالکم التی تحبونھا (وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم) ای اللہ تعالی بجازیکم علیہ اخرج (ح) عن جابر رضی اللہ عنہ انہ قال خطبنا رسول اللہ علیہ السلام فقال یا ایھا الناس تقربوا الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا وصلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرۃ ذکرکم لہ تعالی واکثروا الصدقۃ فی السر والعلانیۃ تزرقوا وتنصروا وتجبروا (خادمی) عن النبی علیہ السلام الصدقۃ تسد سبعین بابا (من السوء) الصدقۃ علی اربعۃ اوجہ الواحدۃ بعشرۃ والواحدۃ بسبعین والواحدۃ بسبعمائۃ والواحدۃ بسبعۃ آلاف اما الواحدۃ بعشرۃ فھو ان یدفعھا الی الفقراء واما الواحدۃ بسبعین فھو ان یدفعھا الی ذی الرحم واما الواحدۃ بسبعمائۃ فھو ان یدفعھا الی الاخوان واما الواحدۃ بسبعۃ آلاف فھو ان یدفعھا الی طالب العلم ویؤید ھذا قولہ تعالی فی سورۃ البقرۃ (مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم)

(سوال) صدقے کا ثواب تمام اعمال سے زیادہ کیون ہے (جواب) اسلئے کہ دیگر اعمال کی نسبت خدا کی راہ مین مال دینا نفس کو نہایت ناگوار ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس چیز کی محبت زیادہ ہو اُسکے دینے مین ثواب زیادہ ہے کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ افضل وہی عمل ہے جسمین مشقت زیادہ ہو اسی طرح سورۂ آل عمران مین اللہ تعالی فرماتا ہے لن تنالوا البر الآیہ یعنے تم نیکی کی حقیقت کو ہرگز نہ پاؤگے جبتک خدا کی راہ مین وہ چیز نہ دوگے یا اپنے وہ پسندیدہ مال خیرات نکروگے جنکو محبوب رکھتے ہو اور جو مال تم خرچتے ہو خدا اُسے خوب جانتا ہے اُسیکے مطابق جزا دیگا بخاری ومسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے ایک مرتبہ خطبہ مین یہ فرمایا لوگو مرنے سے پہلے خدا کی طرف رجوع اور مصروفیت سے پہلے نیک کام جلدی کرو اور اس محبت کو جو تمہارے اور خدا کے مابین ہے ذکر الٰہی سے بڑھاؤ اور ظاہر و باطن خیرات بکثرت کیا کرو۔ تمہین غیب سے روزی ملی گی تمہاری مدد کیجائیگی تمہین نقصان کا بدلہ ملیگا (خادمی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ صدقہ چار طرح کا ہے ایک کے بدلے دس گنا ملتا ہے دوسرے کے بدلے ستر حصے تیسرے کے بدلے سات سو حصے چوتھے کے بدلے سات ہزار۔ پہلا صدقہ یہ ہے کہ فقیرون کو کچھ دیدیا جائے دوسرا یہ کہ اپنے رشتہ دار محتاج کو دے۔ تیسرا یہ کہ اپنے محتاج بھائی کو دے۔ چوتھا یہ کہ طالب علم کی نذر کرے اسکی تائید سورۂ بقرہ کی اس آیت سے ہوتی ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ الآیہ (اس آیت کی تفسیر اور دیگر مطالب سابق مفصلاً درج ہو چکے ہین)

وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من کان لہ مال فلیتصدق بمالہ ومن کان لہ علم فلیتصدق بعلمہ ومن کان لہ قوۃ فلیتصدق بقوتہ (جامع الازہار) وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام لما خلق اللہ تعالی الارض تحرکت وماجت فخلق الجبال فوضعہا علیہا فاستقرت فتعجبت الملائکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یارب ھل من خلقک شئ اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یارب ھل من خلقت شئ اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یارب ھل من خلقت شئ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یارب ھل من خلقت شئ اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یارب ھل من خلقت شئ اشد من الریح قال نعم ابن آدم یتصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ فھو اشد منہ وانما کانت الصدقۃ الموصوفۃ اشد من الریح الا اشد مما قبلہ لان صدقۃ السر تطفی غضب الرب الذی لا یقاومہ شئ کما قال اللہ تعالی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم وبھذا السبب بالغ السلف فی اخفاء صدقتھم عن اعین الناس حتی طلب بعضھم فقیرا الی ان لا یعلم احد من المتصدق وبعضھم ربطھا فی ثوب الفقیر ناما وبعضھم القاھا فی طریق الفقیر لیاخذھا (موعظۃ) حکی انہ وقع القحط فی بنی اسرائیل فدخل فقیر علی باب غنی

انس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ فرماتے ہین کہ جسکے پاس مال ہو وہ اپنے مال کا اور جسکو علم دیا گیا ہو وہ اپنے علم کا اور جسکو طاقت ملی ہو وہ اپنی طاقت کا صدقہ اُسی مین سے دیا کرے (جامع الازہار) انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے جب زمین کو پیدا کیا تو ہلنے اور سرکنے لگی اللہ تعالی نے پہاڑ پیدا کیے اور اُنکو میخ کی طرح زمین پر ٹھوک دیا۔ ٹھیر گئی۔ فرشتون کو پہاڑون کی عظمت اور مضبوطی سے حیرت ہوئی۔ سوال کیا کہ الٰہی تیری مخلوق مین پہاڑ سے زیادہ بھی کوئی سخت چیز ہے یا نہین۔ جواب ملا ہان۔ لوہا اُنہون نے عرض کیا اچھا لوہے سے زیادہ ؟ ارشاد ہوا ہان آگ۔ اچھا آگ سے زیادہ ؟ فرمایا ہان پانی۔ پھر پوچھا کہ پانی سے زیادہ ؟ حکم ہوا ہان ہوا۔ اچھا ہوا سے زیادہ جواب ملا ہان ابن آدم جو اس طرح چھپا کر خیرات کرے کہ داہنا ہاتھ دے اور بائین کو خبر نہو۔ اور ایسا آدمی سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ صدقہ کو ہوا وغیرہ تمام چیزون سے زیادہ اشد اسلیئے کہا گیا ہے کہ پوشیدہ صدقہ دینا غضب الٰہی کی اُس آگ کو بجھا دیتا ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی چیز نہین کر سکتی چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء الآیۃ یعنے اگر چھپا کر فقیرون کو صدقہ دیا کرو تو تمہارے حق مین بہتر ہے اسلیئے متقدمین صدقہ دینے مین پوشیدہ رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے بعض نے اندھے فقیر کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دیا ہے تاکہ دینے والا معلوم نہو بعض نے سوتے ہوئے محتاج کے پلے مین باندھ دیا ہے اور بعض نے فقیر کے رستہ مین ڈالدیا ہے (موعظۃ) **حکایت** بنی اسرائیل مین ایک مرتبہ قحط پڑا۔ مخلوق بھوکی مرنے لگی۔ کسی فقیر نے ایک بخیل مالدار کے دروازہ پر جاکر سوال کیا

وقال تصدقوا بقطعة خبز لوجه الله تعالى فاخرجت اليه ابنة الغني خبزا حارا فدفعته اليه فجاء الغني الشوهاء فقطع يد بنته فحول الله حاله واذهب ماله وافقره ومات في حال فاقة وبنته تدور بين الابواب سائلة وكانت جميلة فجاءت يوما الى باب غني فخرجت والدة الغني فنظرت اليها والى جمالها وادخلتها بيتها فقصدت تزويجها ابنها فلما تزوجها زنت بها وقدمت اليها ماءدة بالليل فاخرجت هذه الابنة يدها اليسرى لتأكل مع الغني فقال لقد سمعت بان الفقير يكون قليل الادب اخرج يدك اليمنى فاخرجت يدها اليسرى مرة اخرى فردها عليها مرارا فهتف هاتف من زاوية البيت اخرج يدك اليمنى يا ابنة لقد اعطيت الخبز لاجلها ولا جرم نعطيك يدك ذا خرجت يدها اليسرى بالتمام فقمرة الله تعالى اكلت معه وجها (وحكى) انه كان في بني اسرائيل قحط شديد سنين متوالية وكان عند امرأة لقمة من خبز فوضعتها في فمها لتاكلها فادى لسانها في الباب لله لقمة فاخرجتها من فمها فدفعتها الى السائل ثم خرجت الى الصحراء لان تحتطب وكان لها ابن صغير معها فيها فجاء الذئب فحمله وذهب فوقعت الصبية فرفعت راسها فرات الذئب فبعث الله تعالى جبرائيل فاخرج الصبي من فم الذئب ورد فيه الى امه

اور یہ کہا کہ خدا کے نام پر روٹی کا ایک ٹکڑا مجھے دالو اُس بخیل کی لڑکی نے فوراً ایک گرم روٹی خیرات کردی اتنے مین اُس کا بخیل باپ آگیا اور اس سخاوت کے جرم مین لڑکی کا ہات کاٹ ڈالا خدا نے اُسکی حالت بدل دی سب مال متاع برباد کردیا اور وہ نہایت افلاس مین مبتلا ہوکر مرگیا اُسکی بیٹی گھر گھر بھیک مانگتی پھرنے لگی ایک روز کسی مالدار کے دروازہ پر سوال کررہی تھی کہ گھر والے کی مان باہر نکل آئی اس لڑکی کے حسن و جمال کو دیکھکر گھر مین بلالیا اور اُس سے اپنے بیٹے کی نکاح کی ٹھان کر چند روز کے بعد نکاح کرہی دیا رات کے وقت میان بیوی کو ایک جگہ بٹھایا اور دسترخوان بچھاکر طرح طرح کھانے چنے لڑکی نے کھانے کیلئے اپنا بایان ہات نکالا شوہر نے کہا مینے پہلے ہی سے سُن رکھا ہے کہ فقیرونمین ادب قاعدہ نہین ہوتا تم کھانے کیلئے اپنا دہنا ہات نکالو۔ لڑکی نے پھر وہی بایان ہات نکالا شوہر نے کئی بار جھڑکا مگر وہان تو دہنا ہات ہی ندارد تھا آخر گھر کے ایک گوشہ سے ہاتف نے آواز دی کہ اے میری بندی دہنا ہات نکال تو نے ہمارے لئے روٹی دی تھی ہم اُسکے صلہ مین تجھے ہات عنایت کرتے ہین اُس نے خدا کی قدرت سے اپنا دہنا ہاتھ نکالا جو بالکل صحیح سالم تھا اور میان کے ساتھ خوشی خوشی کھانا کھایا **حکایت** ایک مرتبہ بنی اسرائیل مین کئی سال تک متواتر قحط رہا کسی عورت کے پاس روٹی کا صرف ایک ٹکڑا تھا اور اس بیچاری کے منہ مین ڈالا ہی تھا کہ ایک سائل نے کچھ مانگا اُسنے وہ ٹکڑا اپنے منہ سے نکال کر اُسے دیدیا پھر یہ عورت اپنے بچے کو لیکر جنگل مین لکڑیان چننے گئی یہ ادھر مشغول ہی اُدھر بھیڑیا بچہ کو اُٹھا لیگیا یہ بیچاری چیختی چلاتی بھیڑیے کے پیچھے ہولی اتنے مین اللہ تعالےٰ نے حضرت جبرئیل کو بھیجا۔ اُنھون نے بھیڑیے کے منہ سے بچہ چھینکر اسکی مان کے حوالہ کردیا۔

وقال لہا یا امۃ اللہ ارضیت لقمۃ بلقمۃ کذا فی تفسیر الحنفی دفع اللہ عنا بلاء ہ الجہنمی والحمد للہ

سورۃ هود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا) غذاؤہا ومعاشہا لتکفلہ ایاہ تفضلا ورحمۃ وانما اتی بلفظ الوجوب تحقیقا لوصولہ وحملا علی التوکل فیہ (ویعلم مستقرہا ومستودعہا) اماکنہا فی الحیوۃ والممات والاصلاب والارحام او مساکنہا من الارض حین وجدت بالفعل او حین قدرت من المواد والمفاد حین کانت بعد بالقوۃ (کل) کل واحد من الدواب واحوالہا (فی کتاب مبین) مذکور فی اللوح المحفوظ وکانہ ارید بالاولی بیان کونہ عالما بالمعلومات کلہا وبہذہ بعدہا بیان کونہ قادرا علی الممکنات باسرہا تقریرا للتوحید ولما سبق من الوعد والوعید (قاضی) وفی الحدیث لا صلاۃ لمن لم یصل علی قال ابن القصار معناہ کاملۃ ولمن لم یصل علی مرۃ فی عمرہ وفی حدیث ابی جعفر عن ابن مسعود عن النبی علیہ السلام من صلی صلاۃ لم یصل فیہا علی وعلی اہل بیتی لم تقبل منہ قال الدارقطنی الصواب انہ من قول ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین لو صلیت صلاۃ لم اصل فیہا علی النبی علیہ السلام وعلی اہل بیتہ لرایت انہا لا تتم (شفاء شریف)

اور یہ فرمایا کہ اے خدا کی بندی کیا تو اس سے خوش ہوئی کہ خدا نے اس لقمہ کے بدلے تجھے یہ لقمہ عنایت کیا (تفسیر حقی)

سورۃ هود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ہر چلنے پھرنے والا جو زمین پر جسقدر چلنے پھرنے والا ہے سبکا رزق خدا کے ذمہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے سبکی غذا اور معاش کا ضامن ہوا اور چونکہ رزق کا پہنچانا واقعی امر ہے اسلیئے آیہ میں لفظ علی فرمایا ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے نہ صیغہ وجوب فرما کر بندوں کو توکل پر ابھارا گیا ہے وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا اور اللہ تعالیٰ سبکے ٹھہرنے اور سپرد کیے جانے کا ٹھکانا جانتا ہے یعنے اُسے زندگی اور موت کے ٹھکانے یا پوتی پشتین اور ماؤں کے پیٹ سب معلوم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اُسے جانداروں کے وہ تمام زمینی مقامات جہاں بالفعل چلتے پھرتے ہیں اور سب ٹھکانے جہاں بالقوہ جانا ہے اچھی طرح معلوم ہیں كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ یعنے تمام جاندار اور اُنکے احوال لوح محفوظ میں مذکور ہیں آیت کا یہ مطلب ہے کہ علم الٰہی تمام معلومات پر محیط ہے اور آخر آیت سے یہ نکلا کہ وہ تمام ممکنات پر قادر ہے اس سے توحید کا کافی ثبوت اور گزشتہ وعدہ و وعید کی تاکید ہوتی ہے (قاضی بیضاوی) حدیث شریف میں ہے کہ جو مجھپر درود نہ بھیجے اُسکی نماز ہی نہیں ہوتی ابن قصار کا قول ہے کہ اس سے کمال کی نفی مراد ہے یا یہ کہ جو شخص تمام عمر میں ایک بار بھی مجھپر درود نہ بھیجے اُسکی نماز نہیں ہوتی ابی جعفر کی حدیث میں ابن مسعود رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جسنے اپنی نماز میں مجھپر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجا اُسکی نماز قبول نہیں ہوتی دارقطنی کہتے ہیں حق یہ ہے کہ یہ ابی جعفر کا قول ہے انہوں نے محمد بن علی بن حسین رض سے فرمایا تھا کہ اگر میں ایسی نماز پڑھوں جس میں رسول خدا اور اہل بیت پر درود نہ ہو تو میرے نزدیک وہ نماز ناقص رہے گی (شفاء شریف)

قال الشیخ الاستاذ الامام احمد انہ علیہ السلام تزوج بامرأۃ ورفہا الی بیتہ وعمل ولیمۃ وجمع اصحابہ فی دارہ وکان الطعام قلیلا وکانوا یلحسونہ لانہ کان ما یعا من قلۃ الدقیق فیحدث کل واحد منہم شیئاً والنبی علیہ السلام یصلی فلما فرغ قال فیم انتم تتحدثون قالوا فی باب الرزق فقال علیہ السلام الا احد نکم بحدیث حدثنی بہ جبرائیل علیہ السلام فقالوا یا رسول اللہ نعم قال علیہ السلام حدثنی جبرائیل ان اخی سلیمان علیہ السلام کان یصلی علی شاطئ البحر فرای غملۃ تصیر و فی فمہا ورقۃ تضرا فصاحت علی شاطئ البحر فخرج ضفدع وحملہا علی ظہرہ وغاص بہا ثم بعد ساعۃ علت النملۃ فوق الماء وجاءت فقال سلیمان اخبرنی بالقصۃ فقالت فی اسفل ہذا البحر صخرۃ صماء وفی وسطہا دودۃ قد جعل اللہ رزقہا الی فکل یوم احمل ما رزقہا اللہ تعالی الیہا مرتین وخلق لی فی ہذا البحر ملکا علی صورۃ ضفدع فیحملنی فیغوص فی البحر حتی یضعنی علی تلک الصخرۃ فتنشق حتی تخرج تلک الدودۃ منہا فاطعہا ما یکون معی ثم یحملنی الضفدع الی راس الماء فکما اکلت الدودۃ رزقہا قالت سبحان الذی خلقنی وفی البحر صیرنی ولم ینسنی بالرزق افینسی امۃ محمد علیہ السلام بالرحمۃ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ (رونق المجالس)

شیخ استاد امام احمد فرماتے ہین کہ رسول خدا نے ایک عورت سے نکاح کیا اور انکو گھر لیجانیکے بعد ولیمہ کی دعوت کی صحابہ جمع ہوئے کھانا تھوڑا اور آٹے کی قلت کے باعث پتلا حریرہ سا تھا لوگ چاٹتے اور باتین کرتے جاتے تھے اور حضور نماز پڑھ رہے تھے تھوڑی فارغ ہونیکے بعد فرمایا کہ تم کیا کہہ رہے تھے؟ عرض کیا کہ ہم رزق کی بابت کچھہ گفتگو کر رہے تھے فرمایا مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ حدیث بیان کرون جو حضرت جبرئیل مجسے کہہ گئے ہین عرض کیا ہان ارشاد فرمایئے فرمایا جبرئیل فرما گئے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کسی دریا کے کنارے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چیونٹی کو منہ مین سبز پتی لئے دیکھا جو دریا کے کنارے ٹھیر کر چلا رہی ہے اتنے مین دریا سے ایک مینڈک نکلا اور چیونٹی کو اپنی پشت پر بٹھا کر غوطہ مار گیا تھوڑی دیر کے بعد چیونٹی پانی پر تیرتی ہوئی چلی آئی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اپنے آنے جانے کی کیفیت بیان کر اُس نے کہا کہ اس دریا کی تہ مین ایک بڑا پتھر اور اُس کے بیچون بیچ ایک چھوٹا سا کیڑا ہی خدا نے اُسکا رزق میرے سپرد کر رکھا ہی مجھے جو کچھہ میسر آتا ہی دن مین دو مرتبہ اسکے لئے لیجاتی ہون میری امداد کیلئے اس دریا مین مینڈک کی صورت ایک فرشتہ معین ہی جو مجھہ پشت پر بٹھا کر غوطہ لگاتا ہی اور اس پتھر تک پہنچا دیتا ہی اسوقت پتھر بیچ سے پھٹکر کیڑا باہر نکل آتا ہی اور مین جو کچھہ پاس ہوتا ہی اُسے کھلا دیتی ہون اور مینڈک پھر مجھے پانی پر تیرا دیتا ہی وہ کیڑا پیٹ بھرنے کے بعد یہ کہا کرتا ہی سبحان الذی خلقنی وفی البحر صیرنی ولم ینسنی بالرزق فکیف ینسی امۃ محمد بالرحمۃ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ (یعنے مین اُس خدا کی تسبیح کرتا ہون جس نے مجھے پیدا کیا اور دریا مین رکھا اور میرے رزق کو نہ بھولا وہ امت محمدیہ پر رحمت کو ہرگز نہ بھولے گا اور توکل کرنے والون کو خدا کافی ہی (رونق المجالس)

اعلم ان اللہ تعالیٰ لما ذکر فی الآیۃ الاولیٰ انہ یعلم ما یسرون وما یعلنون اتبعہ بما یدل علیٰ کونہ عالما بجمیع المخلوقات وما خصت بہ من المہمات وفی الآیۃ مسائل (المسئلۃ الاولیٰ) قال الزجاج الدابۃ اسم لکل حیوان اذن الدابۃ اسم مأخوذ من الدبیب وبنیت ہذہ اللفظۃ علیٰ ہاء التانیث واطلقت علیٰ حیوان ذی روح ہذا کان او مؤنثا لانہ بحسب عرف العرب تقتضی الفرس والمراد بہذا اللفظ فی ہذہ الآیۃ الموضع الاصلی اللغوی فیدخل فیہ جمیع الحیوانات وہذا متفق علیہ بین المفسرین ولا شک ان اقسام الحیوانات وانواعہا کثیرۃ وہی الاجناس التی تکون فی البر والجبال اللہ یختصہا دون غیرہا وہو تعالیٰ یعلم بکیفیۃ طبائعہا واعضائہا واسوارہا واغذیتہا وسومہا ومساکنہا وایوافقہا ومایلائمہا وہو المدبر لہا بطباق السموات والارض (من التفسیر الکبیر) وتحریر السؤال ان الرزق تفضل من اللہ کلمۃ علی الوجوب فبینتا فیما والجواب انہ تفضل فی المرتبۃ الاولیٰ ثم لما ضمن وتکفل بہ صار واجبا فی المرتبۃ الثانیۃ فلا مناقاۃ کما فی نذر الصبیان فانہ تفضل فی المرتبۃ الاولیٰ ثم لما نذر صار واجبا وقال الامام الرزق واجب بحسب الوعد والفضل والاحسان بمعنی انہ لو لم یکن تبرعا فاذا انہ کان

رزقی ان الامام الزاھدی اراد ان یتیقن یقینا فی الرزق فخرج الی بریۃ وقصد جبلا ثم دخل غارا وقعد فی زاویۃ الغار ذال وکنت انظر کیف یرزقنی ھنا ربی فضلت قافلۃ من طریقھا فجاء المطر علیھم وظلوا الکنا فایدخلونھا فدخلوا الغار الذی کان فیہ فراوہ فقالوا یا عبد اللہ فنریھم فقالوا ربما وجدا لبرد فلم یقدر علی الکلام فاوقدوا النار بقربہ حتی دفوہ وکلموہ فلم یجبھم فقالوا ربما جاء الفقیر فتقدموا الیہ سفرۃ فاشار والیہ فلم یتناول منھا شیئا قال الراھذا من مدۃ مدیدۃ لم یجد شیئا فاطعمہ لہ لیستا حارا حتی یاکلہ فحملوا فالوذجا من السکر وقدموہ الیہ فلم یلتفت الیہ فقالوا قد اشتبکت سنانہ فقام من جملتھم رجلان واخذ اسکینا لیفتحا فمہ وطرحا اللقمۃ فی فمہ فضحکت فقال لہ انت مجنون فقال لا ولکن اردت ان اجرب ربی فی رزقی فعلمت انہ یرزقنی ویرفق عبدہ حیث کان واین کان وکیف کان (رونق المجالس) حکایۃ ابراھیم بن ادھم کان سبب توبتہ انہ کان یوما من الایام قد خرج الی الصید فنزل منزلا وبسط السفرۃ لیاکل الطعام فبینما ھو کذلک اذ جاء غراب واخذ منھا خبزا بمنقارہ وطار فتعجب من ذلک فرکب فرسہ وذھب خلف الغراب الجبل وغاب عن بصرہ فصعد ابراھیم بن ادھم الجبل لطلبہ فرای من بعید ذلک الغراب فلما دنا ابراھیم طار الغراب

روایت ہے کہ امام زاہدی نے ایکبار رزق کی بابت یقینی تجربہ حاصل کرنا چاہا جنگل کی طرف نکل گئے وہان ایک پہاڑ مین پہاڑ کے ایک غار مین غار کے ایک کونے مین چھپکر بیٹھ رہے اور یہ کہا دیکھون یہان خدا رزق کیونکر پہنچاتا ہی اتفاقاً ایک قافلہ رستہ بھول گیا اور اُنکو مینہ نے آلیا لوگ امن کا ٹھونڈنے لگے آخر اس غار مین جگہ ملی اُنھون نے امام زاہدی کو دیکھکر یہ کہا کہ خدا کے بندے تو کون ہی؟ وہان سے کچھ جواب نملا قافلہ والون نے جانا کہ شاید یہ شخص سردی کے مارے اکڑ گیا ہی اسلیے کلام نہین کرسکتا چنانچہ آگ جلائی اور اُنکو خوب سینکا اور بہتیرا کلام کیا لیکن پھر بھی کچھ جواب نملا اُنھون نے خیال کیا کہ شاید کوئی بھوکا محتاج ہی چنانچہ اُنکے آگے دسترخوان بچھایا اور کھانے کو کہا مگر امام نے کچھ نہ کھایا آخر سب نے مشورہ کرکے یہ رائے لگائی کہ اس شخص کو ایک عرصہ سے کچھ میسر نہین ہوا کھانیکی عادت چھوٹ گئی اسلیے گرم دودھ پلانا چاہیے چنانچہ میٹھا فالوذہ تیار کیا گیا اور اُنکے سامنے لائے امام نے توبہ فرمائی قافلہ والون نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہی ان کے دانت جڑے رہگئے ہین کچھ علاج کرنا چاہیے چنانچہ دو شخص چاقو لیکر اُٹھے اور منہ کھولکر لقمہ دیدیا امام زاہدی ہنس پڑے اُنھون نے کہا کہ شاید تم کوئی پاگل آدمی ہو؟ فرمایا نہین۔ مینے یہ چاہا تھا کہ رزق کا یقینی تجربہ حاصل کرون پس معلوم ہوگیا کہ وہ مجھے اور اپنے بندون کو ہر حال مین رزق دیتا ہی چاہے وہ کہین اور کسی حال مین ہون (رونق المجالس) **حکایت** ابراہیم ادہم کی توبہ کا سبب یہ تھا کہ ایکدن شکار کے لئے نکلے اور کھانا کھانے کے لئے دسترخوان بچھایا ایک کوا چونچ مین ایک روٹی لے اُڑا آپ کو تعجب ہوا اور گھوڑے پر چڑھ کر کوے کے پیچھے ہولیے۔ کوا پہاڑ کے پیچھے جاکر نظرون سے غائب ہوگیا یہ پہاڑ پر چڑھے اور کوے کو دور سے دیکھکر اُسکی طرف چلے جب قریب پہنچے تو کوا اُڑ گیا

ورای رجلا مشدود الید والرجل مضطجعا علی قفاء فلما رای ابراھیم ذلک الرجل علی ھذہ الحالۃ نزل عن فرسہ وحل عقدہ وسالہ عن حالہ وقصتہ فقال الرجل انی کنت تاجرا فاخذنی قطاع الطریق واخذوا ما کان معی من المال وما قتلونی ولکن شدونی وطرحونی فی ھذا الموضع سبعۃ ایام فصار کل یوم یجیئ الغراب بالخبز ویجلس علی صدری یکسر الخبز بمنقارہ ویضعہ فی فمی وما ترکنی اللہ تعالی جائعا فی تلک الایام فرکب ابراھیم وارکبہ خلفہ وجاء بہ الی الموضع الذی کان نزل فیہ وتاب ابراھیم بن ادھم ونزع ثیاب المفاخرۃ ولبس الصوف واعتق عبیدہ ووقف عقارہ واملاکہ واخذ بید ہ عصا وتوجہ الی مکۃ بلا زاد ولا راحلۃ وتوکل علی اللہ تعالی ولم یھتم بالزاد فلم یبق جائعا حتی دخل الکعبۃ وشکر اللہ تعالی (حدیث اربعین) قال حاتم الاصم التوکل علی اربعۃ اوجہ توکل علی الخلق وتوکل علی المال وتوکل علی النفس وتوکل علی الرب فالمتوکل علی الخلق یقول مادام فلان فلا ھو فی والمتوکل علی المال یقول مادام مالی کثیرا فلا یضرنی شئ والمتوکل علی النفس یقول مادام جسدی صحیحا فلا ینقص منی شئ فھذہ الثلاثۃ توکل الجاھلین والمتوکل علی الرب یقول لا ابالی اصبحت غنیا ام فقیرا فان ربی یسکنی کیف شاء (حدیث اربعین)

اور انھون نے ایک آدمی کو دیکھا کہ مشکین بندھا حالت پڑا ہے ابراہیم یہ حالت دیکھکر گھوڑے سے اترے اور اُسے کھول کر ماجرا پوچھا کہنے لگا مین سوداگر ہون رہزنون نے میرا مال متاع سب لوٹ لیا اور قتل کرنے کی جگہ میری مشکین باندھکر یہان ڈال گئے سات روز سے پڑا ہون یہ کوا روز ایک روٹی لیکر آتا ہے اور میرے سینہ پر بیٹھ کر چونچ سے ٹکڑے توڑ کر میرے منہ مین ڈالدیتا ہے خدا نے ان تو تین بھی مجھے بھوکا نہین رکھا یہ سنکر ابراہیم سوار ہوئے اور اُسے اپنے پیچھے بٹھالیا اور اپنی فرودگاہ مین آکر سلطنت سے کنارہ کشی کی مکلف کپڑے اُتار کر کمل لے لیا اپنے تمام غلام آزاد اور املاکین وقف کردین اور عصا لیکر پیادا اور احلہ خانہ کعبہ چلے گئے خدا پر توکل کر کے توشہ تک ہمراہ نہ لیا اور رستہ مین کبھی بھوکے نہین رہے یہانتک خانہ کعبہ مین داخل ہو گئے اور خدا کا شکر ادا کیا (حدیث اربعین) حاتم اصم کا قول ہے کہ توکل کی چار قسمین ہین (۱) توکل علی الخلق (۲) توکل علی المال (۳) توکل علی النفس (۴) توکل علی الرب۔ جو مخلوق پر توکل رکھتا ہے وہ یہ کہا کرتا ہے کہ جبتک فلان شخص زندہ ہے مجھے کچھ غم نہین۔ اور مال پر توکل رکھنے والے کا یہ قول ہے کہ جبتک میرا مال موجود ہے کوئی چیز ضرر نہین دیسکتی نفس پر بھروسہ رکھنے والا کہا کرتا ہے جبتک تندرستی ہے میری کوئی چیز نہین ٹھہنے کی یہ تینون جاہلون کے توکل ہین البتہ خدا پر توکل کرنیوالون کا یہ مقولہ ہے کہ مین امیر رہون یا فقیر۔ کسی بات کی پروا نہین کرتا کیونکہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہیگا مجھے رکھیگا (حدیث اربعین)

قال اللہ تعالیٰ (کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ) وحقیقۃ الشکر ان لا تستعین بنعمۃ علی معصیۃ وان تستعمل کل عضو فیما خلق لہ من الطاعات فتصون الجوارح السبع من المحرمات والمکروھات لتغلق عنک ابواب جہنم السبعۃ ذات الدرکات فاذا استخدمتہا فیما خلقت لہ من العبادات والطاعات بحضور الرئیس وھو مضغۃ القلب بالاخلاص فتحت لک ابواب الجنۃ الثمانیۃ (شرح مصابیح) واذا علمت ان من توکل علی اللہ لا یبقی جائعا ورزق کل حیوان علی اللہ تعالیٰ کما ورد النص فی کتابہ العظیم فاعلم ان ما سیبتلی علیک من الاحادیث الواردۃ عن خاتم النبوۃ فی جواز السؤال وعدمہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یزال الرجل یسأل الناس حتی یأتی یوم القیامۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم رواہ ابن عمر والمراد بعدمہا یوم القیامۃ فی وجہ السائل ما یلحقہ فی الاخرۃ من الفضیحۃ والھوان لان السؤال حرام فی الاصل ولا یباح الا عند الضرورۃ وانما کان الاصل فیہ الحرمۃ لانہ لا ینفک عن عدۃ امور الاول اظہار الشکوی من اللہ فکما ان العبد المملوک اذا کان سؤالہ شنیعا علی مولاہ فکذلک سؤال العبد یکون شنیعا علی اللہ وھذا یقتضی ان یحرم السؤال ولا یحل الا عند الضرورۃ کما لا یحل اکل المیتۃ الا عند الضرورۃ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ اپنے خدا کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اُسکا شکر ادا کرو شکر کی حقیقت یہ ہے کہ اُسکی نعمتوں سے گناہوں پر مدد نہ لے اور ہر عضو سے وہی طاعت بجا لائے کہ جسکے لئے وہ مخلوق ہوا ہے بس تو ساتوں اعضا کو محرمات و مکروہات سے روکے تاکہ اُس جہنم کے دروازے بند ہو جائیں جسکے سات طبقے ہیں جب تم ان اعضا سے وہی خدمت لوگے کہ جسکے لئے یہ پیدا کیے گئے ہیں یعنے حضور دلسے اخلاص کے ساتھ طاعت و عبادت بجا لاؤ گے تو جنت کے آٹھوں دروازے کھلجائیں گے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ خدا پر بھروسہ رکھنے والا بھوکا نہیں رہتا اور قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق ہر جاندار کی روزی خدا کے ذمہ ہے تو اب یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آیندہ وہ حدیثیں جو رسول خدا سے مروی ہیں سوال کے جائز اور ناجائز ہونیکی بابت ہیں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ سوال کرنے والا قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اسکے چہرے پر گوشت نہ ہوگا ابن عمر اسکے راوی ہیں اور گوشت نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ سائل کو قیامت میں رسوائی اور ذلت حاصل ہوگی کیونکہ فی الواقع سوال حرام ہے اور بجز حالت ضرورۃ کسی طرح جائز نہیں دراصل سوال کے حرام ہونے کے کئی سبب ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی شکایت کا اظہار چنانچہ جس طرح غلام کا سوال کرنا اسکے مولے کی بُرائی پر دلالت کرتا ہے اسی طرح بندہ کا سوال اللہ تعالیٰ کی شکایت ظاہر کیا کرتا ہے اس قاعدہ کا مقتضی یہ ہے کہ سوال بجز حالت ضرورۃ دیگر تمام ضرورتوں میں ناجائز ہے۔ جیسا کہ مردار کھانا بجز حالت اضطرار ہرگز جائز نہیں اسی طرح سوال کو سمجھنا چاہیے۔

والثانی اذ لا ذل نفسه لغیر الله ولیس للمؤمن ان یذل نفسه لغیر الله تعالی والثالث ایذاء المسؤل غالبا لانه ربما تسخط نفسه بالبذل ویستحی ان یری بالمنع فی صورة البخلاء ففی البذل تقضان ماله وفی المنع تقضان جاهه وکل منهما یحصل الاذی وهو حرام لا یحل الا عند الضرورة فزانه ان بذل لا یبذله الا لاحیاء او ریاء فیحرم علی الاخذ اخذا اذا فهمت هذه المحظورات فهمت قوله علیه السلام سؤال من الفواحش وما احل من الفواحش غیره فانظر کیف سماه فاحشة ولا خفاء ان الفاحشة لا تباح الا عند الضرورة واختلف العلماء فی ای وقت یحل السؤال فقال بعضهم من وجد غداء بوعشاء لیلة لا یحل له السؤال قال بعضهم من قدر علی الکسب لیس له ان یسال الا اذا استغرق اوقاته لطلب العلم وقال بعضهم لیس لنا وضع المقادیر بل نستدل ذلک بالتوقیف وقد ورد فی الحدیث انه علیه السلام قال استغنوا یغنکم الله تعالی قالوا وما هو یا رسول الله قال غداء یوم وعشاء لیلة وفی حدیث اخر انه علیه السلام قال من سأل وله خمسون درهما او عدلها من الذهب فقد سال الحافا وفی لفظ اخر اربعون واختلاف الروایات فی التقدیرات یلزم ان یحمل علی احوال مختلفة فما یحتاج الیه السائل فی الحال من طعام یومه ولیلته ولباس یلبسه ومأوی یبیت فیه فلا شدید فیه

(۲) سوال کرنا غیر اللہ کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہے حالانکہ مومن کو یہ شایان نہیں کہ بجز خدا اور کسی کے آگے اپنے آپکو ذلیل کیا کرے (۳) سوال کرنے میں جس سے مانگا جائے اُسکی ایذا متصور ہے کیونکہ بسا اوقات آدمی سخاوت کرنہیں اسلیئے دلیری کرجاتا ہی کہ اپنے آپکو بخیلوں کی صورتمیں ظاہر کرنا نہیں چاہتا تب اگر کچھ دیدیا تو مال کا نقصان ہی اور نہ دیا تو آبرو کا دونوں صورتمیں گویا سائل نے اُسے ایذا دی اور کسیکو بلا ضرورة ایذا دینا شرعًا حرام ہی پھر اگر دینے والے نے شرما شرمی یا باکاری سے دیا تو سائل کو لینا درست نہیں جب تم اسے سمجھ گئے ہو تو رسول خدا کے اس قول کے معنے اچھی طرح سمجھ لو گے کہ سوال ایک قسم کی ایسی بیحیائی ہے کہ اسکے سوا اور کوئی بیحیائی شرعًا جائز نہیں رکھی گئی پیغمبر علیہ السلام نے سوال کو بیحیائی فرمایا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ اظہار بیحیائی جبتک سخت ضرورة نہو جائز نہیں علماء نے اسمیں اختلاف کیا ہی کہ سوال کس وقت حلال ہوجاتا ہی بعض کا قول ہی کہ جس کے پاس صبح شام کا کھانا موجود ہی مانگنا جائز نہیں بعض کی رائے ہی کہ جو شخص کمائی کرسکے وہ سوال نہیں کرسکتا ہاں قرضدار یا طالب علم ہو تو جائز ہے بعض نے یہ کہا ہی کہ ہم سوال کے متعلق کوئی اندازہ مقرر نہیں کرسکتے کیونکہ ہمیں اسکا علم توقیفی طور پر ہوا ہی حدیث شریف میں وارد ہی کہ آپنے فرمایا لوگو خدا کی دی ہوئی تونگری سے غنی رہا کرو عرض کیا گیا کہ حضور وہ کیا ارشاد ہوا کہ صبح شام کا کھانا دوسری حدیث میں آپکا ارشاد ہی کہ جس نے پچاس درم یا اسکی قیمت کا سونا پاس رکھکر سوال کیا تو گویا اُس نے لپٹ کر مانگا کہ جو شرعًا ناجائز ہی ایک اور حدیث میں پچاس کی جگہ چالیس درم آئے ہیں روایات میں اختلاف مقدار یہ چاہتا ہی کہ حدیثیں مختلف احوال پر محمول کی جائیں بس تو سائل صبح شام کے کھانے یا لباس و مکان کے متعلق جن چیزوں کا فی الحال حاجتمند ہے بیشک انکا سوال جائز ہے

واما سؤاله للمستقبل فله فيه ثلاث درجات احداها ما يحتاج اليه غدا والثانية ما يحتاج اليه بعد اربعين يوما او خمسين يوما والثالثة ما يحتاج اليه بعد السنة فتقطع ان من معه ما يكفيه ويكفي عياله سنة فسؤاله حرام لان ذلك غاية الغنى فان كان يحتاج اليه قبل السنة لكن يقدر على السوال في ذلك الوقت ولا يفوته فرصة السوال لا يحل له السؤال لانه مستغن عن السوال في الحال وربما لا يعيش الى الغد فيكون قد سال ما لا يحتاج اذ اوجد عنده ما يكفيه من غداه يومه وعشاء ليلته وان كان يفوته فرصة السؤال ولا يجد من يعطيه لو اخر السوال يباح له السوال لان البقاء الى السنة غير بعيد وهو بتاخير السوال يخاف ان يبقى مضطرا عاجزا عما يغنيه وتراخي المدة التي يحتاج فيها الى السوال لا يقبل الضبط وهو منوط باجتهاده ونظره لنفسه فيستفتي قلبه ويعمل به ولا يصغي الى تخويف الشيطان (الا ان يعد الفقر ويامر بالفحشاء) التي ابيحت للضرورة فان من عجز عن الكسب واشتد جوعه وخاف على نفسه يلزمه السؤال لان السؤال نوع الكتساب لما روى انه عليه السلام قال السوال اخر الكسب فان ترك السؤال في تلك الحالة حتى مات ياثم لانه القى بنفسه الى التهلكة

البتہ آیندہ کے لئے سوال کرنے میں تین حالتیں ہیں (۱) اُس چیز کا سوال جس کی احتیاج کل ہوگی (۲) اس چیز کا سوال جس کی احتیاج چالیس یا پچاس دن کے بعد ہوگی (۳) اس چیز کا سوال جس کی احتیاج ایک برس کے بعد ہوگی اسکے متعلق قطعی حکم یہ ہے کہ جس کے پاس برس دن کے کھانے پینے کا اسقدر سامان موجود ہو کہ تمام اہل و عیال کو کافی ہو سکے اُسے سوال کرنا حرام ہے کیونکہ یہ انتہائی غنا ہے پس اگر ویسا شخص برس دن سے پہلے محتاجی کا اندیشہ کرے لیکن ساتھ ہی یہ بھی سمجھتا ہو کہ عین احتیاج کے وقت سوال کر سکونگا اور اسوقت سوال کا موقع ہاتھ سے نہ جائیگا اس صورت میں بھی سوال جائز نہیں کیونکہ وہ بالفعل سوال سے مستغنی ہے اور زندگی کا بھروسہ کل تک ہے نہیں۔ بس تو آج کا کھانا پینا موجود ہوتے غیر محتاج الیہ کو مانگنا شرعاً ناجائز ہے اور اگر یہ سمجھے کہ اسوقت سوال کا موقع جاتا رہیگا اور تاخیر سوال کے باعث مرنے والا پھر نہ دیکھیگا تو سوال جائز ہے کیونکہ برس دن تک زندہ رہنا کوئی غیر ممکن بات نہیں اور وہ تاخیر سوال کے باعث اپنے محتاج رہنے کا اندیشہ کر رہا ہے۔ بالجملہ جس مدت کے بعد سوال کی احتیاج ہو وہ بطور قاعدہ کلیہ منضبط نہیں ہو سکتی بلکہ اسکی بابت انسان نہایت درجہ غور و فکر کے بعد اپنی ذاتی حالت پر نظر ڈالے اور اپنے دل کے فتوے پر عمل کرے اور شیطان کے ڈراوے پر کان نہ دھرے کہ جو محتاجی اور بیحیائی کا وعدہ دیا کرتا ہے جو شخص کمائی سے عاجز ہو کر بھوک کی حالت میں مرنے کا اندیشہ کرتا ہو اُسے سوال کرنا مباح کیا بلکہ لازم ہے کیونکہ سوال بھی ایک طرح کی کمائی ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ سوال سب سے ہلکے درجہ کی کمائی ہے ایسی حالت میں ترک سوال کے باعث جو شخص بھوکا مرے گا وہ ضرور گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے گویا دیدہ و دانستہ اپنے آپکو ہلاک کیا

اذا کان السؤال یوصلہ الی ما یقیمہ بہ نفسہ فالسؤال فی تلک الحالۃ کالکسب والاذل فی السؤال فی تلک الحالۃ وانما الذل اذا سال من غیر حاجۃ فان من ملک قوت یومہ لا یحل لہ السؤال لانہ بین نفسہ من غیر ضرورۃ وھو مخالف للحدیث السابق (من مجالس الرومی مخلصا)

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ھود

(ولا ترکنوا الی الذین ظلموا) لا تمیلوا الیھم ادنی میل لان الرکون ھو المیل الیسیر کالتزین بزیھم وتعظیم ذکرھم (فتمسکم النار) بترکونکم الیھم واذا کان الرکون الی من وجد منہ ما یسمی ظلما کذلک فما ظنک بالرکون الی الظالمین ای الموسومین بالظلم تثریا المیل الیھم کل المیل تثریا الظلم نفسہ والانھماک فیہ ولعل الآیۃ ابلغ ما یتصور فی النھی عن الظلم والتھدید علیہ وخطاب آل الرسول ومن معہ من المؤمنین بھا للتثبیت علی الاستقامۃ التی ھی العدل فان الزوال عنھا بالمیل الی احد طرفی الافراط والتفریط ظلم علی نفسہ وغیرہ بل ظلم فی نفسہ وقرئ ترکنوا بکسر التاء علی لغۃ تمیم وترکنوا علی البناء للمفعول من ارکنتہ (وما لکم من دون اللہ من اولیاء) من انصار یمنعون العذاب عنکم والواو للحال

سوال کرنے سے جب آدمی کی جان بچ سکے تو ایسی حالت مین مانگ لینا بمنزلہ کسب حلال ہی اور ایسے وقت سوال کرنے مین ذرا بھی ذلت نہین البتہ بلا ضرورت مانگنا نہایت ذلیل حرکت ہی جس کے پاس اکہرن کھانا موجود ہو اُسے سوال کرنا حلال نہین کیونکہ اسمین بلا ضرورت اپنے نفس کو ذلت مین ڈالنا ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف ہی (مجالس رومی مخلصا)

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ھود

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الآیہ یعنے ظالمون کی طرف ذرا بھی مَیل نکرو اُن کی سی طرح وضع نہ بناؤ تعظیم سے اُن کا ذکر نکرو (رکون تھوڑے سے جھک جانے کو کہتے ہین) ورنہ تمکو دوزخ کی آگ لپٹ پڑے گی یہ یاد رہے کہ جب مطلق ظالم کی طرف ذرا سے میلان خاطر کی نسبت اسقدر وعید ہے تو لوگ صفت ظلم مین مشہور ہین اُنکی طرف رغبت کرنا کسقدر خطرناک امر ہے پھر ظالمونسے پورا پورا میل ملاپ کیسی بُری بات ہی اور پھر خود ظلم کرنا کس درجہ وعید شدید اور عذاب الیم کا باعث ہی ظلم سے روکنے اور اُسپر تہدید کرنیکے متعلق یہ آیت نہایت درجہ بلاغت کا اظہار کر رہی ہے اور اسمین پیغمبر علیہ السلام اور اُن کے ساتھ والے مومنین کو خطاب ہی تاکہ استقامۃ یعنے عدل پر ثابت قدم رہین کیونکہ عدل سے الگ ہوکر افراط و تفریط کی طرف جھک جانا یا تو اپنی جانپر ظلم کرنا ہے یا غیر پر بلکہ یہ سمجھیئے کہ ایسا کرنا فی نفسہ ظلم ہی ایک قرارۃ مین ترکنوا لغۃ بنی تمیم کے مطابق بکسر التاء اور ایک مین ترکنوا بصیغہ مجہول آیا ہی اسوقت ارکنتہ سے مشتق ہوگا اور خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہین کہ اُس کے عذاب سے بچا سکے اس مین واو حالیہ ہے

(ثم لا تنصرون) ای ثم لا ینصرکم اللہ اذ سبق فی حکمہ ان یعذبکم ولا یبقی علیکم وثم لاستبعاد نصرۃ ایاھم وقد اوعدھم بالعذاب علیہ واوجبہ لھم ویجوز ان یکون منزلا منزلۃ الفاء بمعنی لاستبعاد انہ لما بین ان اللہ تعالی ان یعذبھم وان غیرہ لا یقدر علی نصرھم اتبع ذلک انھم لا ینصرون اصلا (قاضی) عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ علیہ السلام جاء ذات یوم والسرور یری فی وجھہ فقالوا یا رسول اللہ انا لنری السرور فی وجھک فقال انہ اتانی الملک فقال یا محمد اما یرضیک ان ربک عز وجل یقول انہ لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا قال قلت بلی رواہ احمد وابن حبان وغیرھما وروی ان ظالما من الظلمۃ قصد ان یزور عالما زاھدا فلما قرب الظالم ستر الزاھد وجھہ فاستعذر ابنہ وقال ان والدی مرض مرضا شدیدا فستر وجھہ لذلک فقال الشیخ الزاھد لہ لیس لی مرض ولا وجع ولکن ارت ان لا انظر وجھک فرجع الظالم تائبا ومستغفرا فغفر اللہ تعالی لھما اما الشیخ فلعدم نظرہ الی وجہ الظالم واما الظالم فلتوبتہ من ظلمہ ھکذا سمعت من استاذی علیہ رحمۃ اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من دعا لظالم بالبقاء فقد احب ان یعصی اللہ فی ارضہ

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ پھر تمہاری مدد نہیں جائیگی یعنے جب عذاب کے متعلق خدا کا حکم جاری ہوگیا تو خدا تمہاری مدد نکریگا اور تمپر رحم نفرمائیگا لفظ ثُمَّ استبعادِ نصرۃ کیلئے ہے کیونکہ خدا نے جبکہ انکو عذاب سے ڈرایا اور پھر اسے لازم کردیا تو اب یہ بات بعید ہے کہ انکی مدد کی جائے یا یہ کہیئے کہ ثم اُس وقت کے قایم مقام ہے جو استبعاد اور تعجب کیلئے ہوتی ہے کیونکہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ عذاب کے وقت بجز خدا کے اور کوئی انکی مدد پر قادر نہیں ہے تو صاف نتیجہ نکل آیا کہ ہرگز انکی مدد نکی جائے گی (قاضی بیضاوی) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز آپ ایسی حالت مین تشریف لائے کہ چہرۂ مبارک سے آثار مسرت نمایان تھے لوگون نے اس شادمانی کا باعث پوچھا فرمایا ایک فرشتہ کہگیا ہے کہ اے نبی اللہ تعالی فرماتا ہے کیا تم اس سے خوش نہین ہو کہ جو تمپر ایک بار درود بھیجے ہم اُس پر دس رحمتین نازل فرمائینگے اور جو تمپر ایک سلام بھیجے ہم اُس پر دس بار سلام بھیجین مینے کہا ہان مین اس سے رضامند ہون (احمد وابن حبان وغیرہما) روایت ہے کہ ایک ظالم کسی عالم زاہد کی ملاقات کو گیا اور جب قریب آیا تو زاہد نے اپنا منہ ڈھانک لیا زاہد کے بیٹے نے معذرۃ کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد نے کسی بیماری کے باعث اپنا منہ ڈھک رکھا ہے زاہد نے یہ سنکر کہا کہ مین بالکل تندرست ہون مگر اے ظالم تیرا منہ دیکھنا نہین چاہتا ظالم وہان سے سرک گیا اور بہت توبہ استغفار کی اللہ تعالے نے دونون کو بخشدیا۔ عالم کو ظالم کا چہرہ نہ دیکھنے کے باعث اور ظالم کو توبہ کے سبب (یہ اپنے استاد رحمہ اللہ سے اسی طرح سنا ہے)

ولقد سئل سفیان عن ظالم اشرف علی الهلاک فی بریة هل یسقی شربة ماء فقال لا فقیل له یموت فقال دعه یموت (کذا فی الرجبیة) وعن میمون بن مهران انه قال فی صحبة السلطان خطران ان اطعته خاطرت بدینك وان عصیته خاطرت بنفسك والسلامة ان لا تعرفه ولا یعرفك (تنبیه الغافلین) حکی ان ظالما کان یظلم علی ضعیف اعواما فلما طال ظلمه قال المظلوم للظالم یوما ان ظلمك علی قد طال بارعة اشیاء هی ان الموت یعمنا والفقر یضمنا والقیامة تجمعنا والدیان یحکم بیننا (من اخلص الخالصة) وقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من سن سنة حسنة یعنی فی الاسلام وهو مقتدی به فی هذه السنة فله اجرها واجر من عمل بها (یعنی ان کل من اتی بعده بهذه السنة یکتب له اجرها واجر من عمل بها ومن سن سنة سیئة وهو مقتدی به فی هذه السنة فعلیه وزرها ووزر من عمل بها (یعنی ان کل من اتی بهذه السنة السیئة یکتب علیه وزرها ووزر من عمل بها (من احادیث البخاری ومسلم) عن عمر رضی الله عنه انه قال سئل النبی علیه الصلوة والسلام من احب العباد الی الله تعالی فقال انفع الناس للناس وعن افضل الاعمال فقال ادخال السرور علی قلب المؤمن یطرد عنه جوعا او یکشف عنه کربا او یقضی له دینا

رسول خدا فرماتے ہین کہ جو ظالم کی مدد کی دعا کیا کرتا ہے وہ زمین مین خدا کی نافرمانی کو دوست رکھتا ہے سفیان ثوری سے کسی نے پوچھا کہ کوئی ظالم جنگل مین بحالت نزع پایا جائے تو اُسے پانی دینا چاہیئے یا نہین فرمایا نہین۔ لوگون نے کہا کہ حضرت وہ تو مر جائیگا۔ فرمایا مرنے دو (کذا فی الرجبیة) میمون بن مہران کہتے ہین کہ بادشاہون کی صحبت مین دو خوف ہین اُن کی اطاعت کرو تو دین کھو جاتا ہے نہ کرو تو جان جانے کا اندیشہ ہے اور کرو تو جان جانے کا سلامتی اسی مین ہے کہ وہ تمہین نہ جانین اور تم انہین نہ پہچانو (تنبیہ الغافلین) ایک ظالم کسی غریب پر برسون ظلم کرتا رہا ایکدن اُس مظلوم نے مدتون ظلم اُٹھانیکے بعد یہ کہا کہ مین چار چیزون کے باعث تیرے ظلم کو گوارا کر رہا ہون (۱) مرنا مجھے بھی ہے مجھے بھی (۲) قبر مین تو بھی جائیگا مین بھی (۳) محشر مین تو بھی موجود ہوگا مین بھی (۴) ایک زبردست ولایت دار حاکم میرا تیرا فیصلہ کریگا (خلص الخالصہ) رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس نے اسلام مین کوئی نیک طریقہ نکالا اور اسکی پیروی کیگئی تو اُسے اس جاری کرنیکا ثواب الگ ہوگا اور اُسپر عمل کرنیوالونکا ثواب الگ مطلب یہ کہ اُسے دوہرا ثواب ملیگا اور جس نے کوئی بُرا رویہ ایجاد کیا اُسپر اس ایجاد کا گناہ الگ رہیگا اور اُسپر عمل کرنیوالونکا گناہ الگ یعنی ایسے شخص کی گردن پر دوہرے دوہرے گناہ ہونگے (بخاری و مسلم) حضرت عمرؓ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالی کا محبوب بندہ کون ہے فرمایا کہ جو لوگون کو زیادہ نفع پہنچاوے پھر پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا کسی مسلمان کے دل کو خوش کر دینا اُسکی بھوک پیاس کو دفع کرنا اُسکی مصیبت مین کام آنا اُس کا قرض ادا کر دینا

ومن مشی مع مسلم فی حاجته له کان کصیام شهر واعتکافه ومن مشی مع مظلوم یعینه ثبت الله قدمیه علی الصراط یوم تزل الاقدام ومن کف غضبه ستر الله عورته وان الخلق السیئ یفسد الایمان کما یفسد الخل العسل فعلم من هذا الحدیث ان احب العباد الی الله تعالی من ینفع الناس وان افضل الاعمال ادخال السرور علی قلب المؤمن بان یدفع عنه الجوع او یکشف عنه الکرب او یقضی دینه ومن مشی مع اخیه المسلم فی حاجة له کان کصیام شهر مع اعتکافه ومن مشی مع مظلوم یعینه ثبت الله قدمیه علی الصراط کما مر انفا ویؤیده ما روی عن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم من اعان مظلوما حزینا مطروحا کتب الله له ثلاثا وسبعین مغفرة واحدة منها اصلاح امره فی الدنیا واثنتان وسبعون درجات فی العقبی وعنه ایضا انه قال قال رسول الله علیه السلام من اصبح لا ینوی الظلم علی احد غفر له ما جنی ومن اصبح ینوی نصرة المظلوم وقضاء حاجة المسلم کانت له کاجر حجة مبرورة وکذا روی عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قال علیه السلام من فرج عن مسلم کربة فی الدنیا فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة والله فی عون العبد مادام العبد فی عون اخیه

جو شخص کسی ضرورت مین کسی مسلمان کے ہمراہ رستہ چلیگا اُسکو ایک مہینے کے روزون اور اعتکاف کا ثواب ملیگا اور جو مظلوم کے ہمراہ رہیگا تو قیامت کے دن اللہ تعالی اُسے پُلصراط پر ثابت قدم رکھیگا اور جو غصہ کو روکے گا خدا اسکے عیب ڈھانک لیگا بداخلاقی ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون کو نفع پہنچانے والا بندہ خدا کا محبوب ہے اور بھوک پیاس یا کسی مصیبت کو دفع کرنا یا اُس کا قرض ادا کرکے مسلمان کا دل خوش کردینا سب سے افضل عمل ہے اور کسی ضرورت مین مسلمان کے ہمراہ رستہ چلنے والیکو ایک مہینے کے روزون اور اعتکاف کا ثواب ملتا ہے اور مظلوم کی اعانت کرنیوالا پلصراط پر ثابت قدم رہیگا چنانچہ یہ حدیث گزر چکی ہے اسکی تائید مین انس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جو شخص کسی غمگین و ذلیل مظلوم کی اعانت کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے نامۂ اعمال مین ستہتر مغفرتین لکھدیتا ہے انمین سے ایک درجہ دنیا مین ہے اور بہتر درجے آخرت مین نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو شخص صبح اٹھکر اپنے کسی بھائی مسلمان کے ظلم کی نیت نرکھے اُسکے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہین اور جو صبح اٹھکر مظلوم کی مدد اور مسلمان کی حاجت روائی کی نیت کرلے اُسے مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اسی طرح ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جو شخص دنیا مین کسی مسلمان کی مشکل آسان کردے اللہ تعالی قیامت مین اُسکی مشکلین آسان کردیگا اور جبتک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہے اللہ تعالی اُس بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے

وکن اروی عن النبی علیہ السلام انہ قال من اعان مظلوما اعانہ اللہ یوم القیامۃ فی الجواز علی الصراط وادخلہ الجنۃ ومن رای مظلوما فاستغاث بہ فلم یغثہ ضرب فی القبر مائۃ سوط من النار (مجالس البصری) وجاء فی الآثار ینادی المنادی یوم القیامۃ این فرعون فیؤتی بہ علی رأسہ فلنسوۃ من النار بساقیہ صاعدا من قطران راکبا علی خنزیر ثم ینادی این الجبارون المتکبرون فیؤتی بہم ویتطلق بہم الی النار امامہم فرعون ثم ینادی این قابیل فیؤتی بہ کذلک ثم ینادی این الحاسدون فیؤتی بہم واضمہم الیہ فانہ امامہم فیسوقہم معہ الی النار ثم ینادی این کعب بن الاشرف رئیس علماء الیہود کما جاء فی الخبر لو امن کل امن جمیع الیہود فیؤتی بہ کذلک ثم ینادی این الذین کفروا بالحق والعلم فیؤتی بہم فیسوقہم معہ الی النار فہو امامہم ثم ینادی این ابوجہل فیؤتی بہ کذلک ثم ینادی این الذین کذبوا علی اللہ ورسولہ فیکون امامہم الی النار ثم ینادی این الولید بن المغیرۃ فیوتی بہ کذلک ثم ینادی این المستہزؤن بفقراء المسلمین فہو امامہم الی النار ثم ینادی این احدع قوم لوط الذی رسم اللواطۃ فیؤتی بہ

اسی طرح رسول مقبولؐ سے ایک اور روایت ہے کہ جو شخص کسی مظلوم کی اعانت کریگا اللہ تعالی پلصراط سے سلامت گزارنے اور داخل جنت ہونے کی بابت اُسکی مدد فرمائیگا اور جس نے کسی مظلوم کو فریاد کرتی دیکھا اور اُسکی مدد نہ کی ایسے سنگدل کے بدن پر قبر مین دوزخ کی آگ کے سو کوڑے لگائے جائینگے (مجالس البصری) بعض آثار مین یہ روایت آئی ہے کہ قیامت کے دن ندا ہوگی فرعونو! فرعون کو میرے سامنے لے آؤ چنانچہ وہ سر پر آگ کی ٹوپی بدن مین آگ کا کرتا پہنے ایک خنزیر پر سوار ہوکر حاضر ہوگا۔ پھر ندا ہوگی کہ آج ظالم و متکبر کہان ہین چنانچہ سب کے سب حاضر کیے جائینگے اور فرعون کی پیشوائی مین اُن کو دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ پھر ندا ہوگی کہ قابیل کہان ہے چنانچہ وہ بھی اسی صورت سے حاضر ہوگا اور تمام حاسدون کو ہمراہ لیکر جہنم مین جا گریگا۔ پھر ندا ہوگی کہ علماء یہود کا افسر کعب بن اشرف (جس کی نسبت حدیث مین آیا ہے کہ یہ ایمان لے آتا تو کل یہود مسلمان ہوجاتے) کہان ہے چنانچہ فوراً حاضر کیا جائے گا۔ پھر ندا ہوگی کہ حق اور علم دین کی باتون کو چھپانے والے کہان ہین سب موجود ہوجائینگے اور کعب بن اشرف اُن کا امام بنکر سبکو جہنم مین لے جائے گا۔ پھر ندا ہوگی کہ ابوجہل کہان ہے چنانچہ اُسیوقت حاضر کیا جائے گا پھر پکارا جائے گا کہ خدا و رسول کے ذمہ جھوٹ لگانے والے کہان ہین سب موجود ہون گے اور ابوجہل اُن کا پیشوا بنکر دوزخ مین جا ڈالے گا پھر ندا ہوگی کہ ولید بن مغیرہ کہان ہے چنانچہ فوراً آئے گا۔ پھر پکارا جائے گا کہ فقیرونا توان مسلمانون کو ٹھٹھے مین اُڑانے والے کہان ہین ولید بن مغیرہ اُن سب کا امام بنکر دوزخ مین چلا جائے گا۔ پھر ندا ہوگی کہ قوم لوط کا احدع نامی (جس نے رسم لواطت جاری کی تھی) کہان ہے فوراً حاضر ہوگا

کذالك ثم ینادی این الذین یلوطون فیؤتی بهم فیوامامهم الی النار ثم ینادی این امرؤ القیس فیؤتی به کذالك ثم یجمع الشعراء الذین کذبوا فهوا مامهم الی النار ثم ینادی این مسیلمة الکذاب فیؤتی به کذالك ثم ینادی این الذین کذبوا الکتاب فیؤتی بهم فهوا مامهم الی النار ثم ینادی این ابلیس علیه اللعنة فیؤتی به کذالك ثم یقول یا حاکم العدل ادفع لی جندی ومؤذنی وقرائی ومصاحبی وزراقی وفقهائی وخزانی وتجاری وطبالی وحواشی فیقال یا ملعون یا مدحور مرجندك فیقول هم الذین اصابهم الحرص ومؤذنی اللحانون وقرائی المغنون ومصاحبی الواشم والمستوشم وفقهائی الذین یستهزؤن باصحاب المصائب ویاکلون الطیبات وخزانی الذین یحضرون خوان المسکر ویمنعون الزکاة وتجاری بائعو البرابط وطبالی الذین یضربون الطبول والدف وحواشی الذین یغرسون الکروم لاجل المسکر فتخرج حیة طول عنقها مسیرة سبعین عاما فجمعهم فتطردهم الی النار ثم یدعی الخلق الی الحساب فیقول الله تعالی یا جبرائیل اول من یدخل جنتی محمد علیه السلام فیوضع علی راسه تاج من نور ویلبس حریرا اخضر ویحمل بین یدیه سبعون الف علم فیحمل لواء الحمد ثم ینادی این الذین یختارون الفقر ویبرون الفقراء وکانوا علی طریق محمد علیه السلام واتبعوا السنة

پھر تمام لواطت کرنے والے بلائے جائین گے اور ابدع سب کا پیشوا ہو کر دوزخ مین جا رہیگا پھر ندا ہوگی کہ امرؤ القیس کہان ہے چنانچہ موجود کیا جائے گا اور اُسے جھوٹے شاعرون کا پیشوا بنا کر جہنم کی طرف روانہ کر دیا جائے گا پھر ندا ہوگی کہ مسیلمۃ الکذاب کہان ہے چنانچہ سامنے آئیگا۔ پھر کتاب اللہ کی تکذیب کرنے والون کو بلایا جائے گا اور مسیلمہ انکا رہبر بنکر سب کو جہنم مین لے گریگا۔ پھر ندا ہوگی کہ شیطان ملعون کہان ہے چنانچہ موجود ہو کر عرض کرے گا کہ الٰہی تو تو حاکم عادل ہے میرے لشکرون مؤذنون قارئون مصاحبون وزیرون فقیہون خزانچیون تاجرون نقارچیون حاشیہ نشینون کو میرے حوالے کرنے کا حکم ہوگا کہ لے ذلیل ملعون تیرا لشکر کیسا عرض کرے گا کہ حریص لوگ میرا لشکر خوش آواز میرے مؤذن گویّے میرے قاری بدن کو گودنے گدوانے والے میرے مصاحب مصیبت زدون پر ہنسنے اور مزے کے کھانے چکھنے والے میرے فقیہ نشہ کی چیزین کھانے پینے اور زکوۃ نہ دینے والے میرے خزانچی بربط بیچنے والے میرے تاجر دف اور طبلہ بجانے والے میرے نقارچی اور شراب کے لئے انگور کے درخت بونے والے میرے حاشیہ نشین ہین اس کے بعد ایک اژدہا نکلے گا جس کی گردن ستر برس کی راہ کی لمبی ہوگی اور وہ ان سبکو جمع کر کے دوزخ کی طرف ہنکا دیگا پھر مخلوق کو حساب کی طرف بلایا جائیگا اور اللہ تعالی حضرت جبرئیل کو حکم دیگا کہ میری جنت مین سب سے پہلے داخل ہونیوالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پھر آپکے سر پر نور کا تاج رکھکر سبز حریر کا لباس پہنایا جائیگا اور آپکے آگے آگے ستر ہزار فرشتے علم لیکر چلینگے پھر ندا ہوگی کہ فقر کو اختیار کرنے والے فقیرون کے ساتھ احسان کرنے والے محمدی طریقہ پر ثابت قدم رہنے والے اور اتباع سنت کرنیوالے

فیقال انطلقوا مع نبیکم الی الجنۃ ثم یؤتی بآدم علیہ السلام وعلی رأسہ تاج من نور وبین یدیہ ثمانیۃ آلاف علم فیقال این الذین حجوا واعتمروا فاٰدم علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بابراھیم علیہ السلام کذلک بین یدیہ عشرون الف علم ثم یقال این الذین یحبون الاضیاف ویبرون الغرباء فابراھیم علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بیوسف علیہ السلام کذلک بین یدیہ عشرۃ آلاف علم ثم یقال این الذین ترکوا اھواء انفسھم حین قدروا فیوسف علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بیعقوب علیہ السلام کذلک ثم یقال این الذین یحسنون الی جیرانھم فیعقوب علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بموسی علیہ السلام ثم ینادی این الذین قالوا الحق لوجہ اللہ تعالی فموسی علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بھرون علیہ السلام ثم یقال این الذین عدلوا فی خلقہ فتھم فھارون علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بایوب علیہ السلام ثم یقال این الذین صبروا فی امراضھم وبلائھم فایوب علیہ السلام امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وعلی راسہ تاج من نور لا یسامن مسندس واستبرق فینادی منادی این الصدیقون فابوبکر امامھم الی الجنۃ

اُن سے کہدو کہ پیغمبر کے ہمراہ جنت کی طرف روانہ ہوجائین پھر آدمؑ کو بلایا جائیگا ان کے سر پر نور کا تاج اور آگے آگے آٹھ ہزار علم ہون گے پھر پکارا جائے گا کہ حج اور عمرہ کرنے والے کہان ہین چنانچہ آدمؑ اُن کے امام بنکر جنت مین داخل ہوجائینگے پھر اسی طرح حضرۃ ابراہیم کو لایا جائیگا اُن کے آگے آگے بیس ہزار علم ہون گے پھر پکارا جائیگا کہ مہمانون کو دوست رکھنے اور غریبون کے ساتھ احسان کرنے والے کہان ہین چنانچہ ابراہیمؑ پیشوا بنکر انھین جنت مین لیجائین گے پھر اسی طرح یوسفؑ کو بلایا جائے گا ان کے آگے آگے دس ہزار علم ہون گے پھر پکارا جائے گا کہ قدرۃ پاکر اپنی نفسانی خواہشون کو چھوڑنے والے کہان ہین چنانچہ سب کے سب یوسفؑ کی پیشوائی مین داخل بہشت ہوجائین گے پھر اسی طرح یعقوب علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ ہمسایون کے ساتھ نیکی کرنے والے کہان ہین آج یعقوبؑ جنت مین داخل ہونیکے لئے اُنکے امام ہین پھر موسےٰ علیہ السلام کو بلا کر یہ ندا ہوگی کہ صرف اللہ کیلئے حق بات کہنے والے کہان ہین آج موسیٰؑ جنت مین لیجانیکے لئے اُن کے رہبر اور امام ہین پھر ہارون علیہ السلام کو بلا کر یہ ندا ہوگی کہ حکومت وسلطنت مین عدل کرنے والے کہان ہین چنانچہ ہارونؑ اُنکے امام ہوکر سبکو جنت مین لیجائین گے۔ پھر ایوبؑ کو بلایا جائے گا اور اسی کے ساتھ ندا ہوگی کہ بیماریون اور بلاؤن پر صبر کرنے والے کہان ہین چنانچہ سب حاضر ہوجائین گے اور ایوبؑ اُن کے امام بنکر داخل خلد کردین گے پھر حضرۃ ابوبکر صدیقؓ نور کا تاج اور سندس استبرق کا لباس پہنے تشریف لائین گے اُسوقت ندا ہوگی کہ صدیقین کہان ہین چنانچہ حضرۃ ابوبکر کی پیشوائی مین سب داخل جنت ہوجائینگے

ثم یؤتی بعمر رضی اللہ عنہ ثم یقال این الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر فعما امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بعثمان رضی اللہ عنہ وعلیہ لباس الحیاء ثم یقال این الذین ترکوا المعاصی حیاء من اللہ تعالی فعثمان امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بعلی رضی اللہ عنہ ثم یقال این الغازون فی سبیل اللہ فعلی امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بالحسن والحسین رضی اللہ عنہما ثم یقال این المظلومون والمقتولون فی طاعۃ اللہ فھما امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ثم یقال این الفقھاء فھو امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی ببلال الحبشی رضی اللہ عنہ ثم یقال این المؤذنون فھو امامھم الی الجنۃ (تفسیر تیسیر) وفی الحدیث من اذی مؤمنا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالی ومن اذی اللہ تعالی فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی یبدل مکانہ من الجنۃ الی النار واذا کان یوم القیامۃ یتعلق المظلوم بالظالم والخصم بالخصم ویقول یعنی ویبتلی العادل فی حکمہ یعلم الظالمون ماذا یفعل بھم حین یؤخذ من حسناتھم ویدفع الی مظلومیھم (کذا فی زبدۃ الواعظین) حکی عن بلال رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی منزل ابی بکر الصدیق بمکۃ فقرع البابُ

پھر حضرۃ عمرؓ کو بلایا جائے گا اور اُن کی ہمراہی مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والون کو بہشت مین پہنچادیا جائے گا پھر حضرۃ عثمانؓ لباس حیا پہنکر تشریف لائینگے اور وہ لوگ جنہون نے غیرت الٰہی سے شرما کر گناہ چھوڑ دیے تھے اِن کی امامت مین داخل بہشت ہون گے پھر حضرۃ علیؓ آئینگے اور غازیون کو اپنے ہمراہ لیکر جنت مین چلے جائینگے پھر حضرۃ حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا جائے گا اور وہ لوگ کہ جو طاعت الٰہی مین مظلوم یا مقتول ہوے ہین طلب کیے جائین گے اور ان دونون امامون کے ہمراہ جنت کی طرف چلے جائینگے پھر معاذ بن جبلؓ پکارے جائینگے اور تمام فقہا ان کے ہمرکاب ہوکر داخل جنت ہوجائینگے پھر حضرۃ بلالؓ طلب ہون گے اور تمام مؤذنون کے امام ہوکر سب کو جنت مین لے جائینگے (تفسیر تیسیر) حدیث شریف مین ہے کہ جس نے کسی مؤمن کو ایذا دی اُس نے گویا مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اُس نے گویا اللہ تعالی کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالی کو ایذا دی اُس سے کہدو کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے یعنے جنت سے نکلکر دوزخ مین گھر لے قیامت کے دن مظلوم ظالم کو اور سچا مدعی اپنے مدعا علیہ کو لپٹ پڑے گا اور یہ کہے گا کہ آج میرے تمہارے مابین ایک حاکم عادل فیصلہ کرے گا اُسوقت ظالم معلوم کرلینگے کہ اُنپر کیسی بُری بنی کیونکہ اُن کی نیکیان چھین چھین کر مظلومون کو دلادی جائینگے (زبدۃ الواعظین) حضرۃ بلالؓ کہتے ہین کہ ایک روز ہم مکہ مین رسول خدا کیساتھ ابوبکر صدیقؓ کے گھر مین بیٹھے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

فخرجت فاذا رجل نصرانی یقول هل هنا محمد بن عبد الله فادخلته فقال یا محمد تزعم انك رسول الله فان انت كنت ذلك حقا فانصرنی علی من ظلمنی قال علیه السلام من ظلمك قال ابو جهل بن هشام اخذ مالی فقام علیه السلام وذلك عند الهاجرة قال بلال قلنا یا رسول الله انه الآن فی القیلولة فیشق علیه ذلك ونخاف ان یغضب علیك ویؤذیك فلم یسمع كلامنا فذهب الی ابی جهل وقرع علیه الباب مغضبا فخرج ابو جهل بالغضب فاذا هو برسول الله قائما فقال ادخل هلا ارسلت الی فاتیتك فقال علیه السلام اخذت مال هذا النصرانی رد علیه ماله فقال ابو جهل الهذا جئت فلو بعثت الی لجاءك بالمال فقال علیه السلام لا تطول ولكن ادفع ماله الیه فقال لغلامه اخرج جمیع ما اخذت منه ورده علیه وقال علیه السلام یا رجل هل وصل الیك مالك فقال نعم الا سلة واحدة فقال علیه السلام لابی جهل اخرجها فطلبها فی بیت فلم یجدها فدفع ابو جهل الیه بدلا خیرا منها فقالت امرأة ابی جهل والله لقد تواضعت لیتیم ابی طالب كل التواضع والتذلل فقال ابو جهل لو رایت ما رایت لو تقولی هكذا قالت ما رایت

مین نے باہر نکلکر دیکھا کہ ایک نصرانی آدمی یہ کہہ رہا ہے کیا محمد بن عبد اللہ یہان تشریف رکھتے ہین؟ مین اُسے اندر لے آیا اُس نے کہا کیا آپ رسول اللہ ہونے کا دعوٰی کرتے ہین اچھا اگر یہ دعوی سچا ہو تو ایک ظالم کے مقابلہ مین میری مدد کیجئے رسول خدا نے فرمایا کہ تجھپر کس نے ظلم کیا اُس نے عرض کیا کہ ابوجہل بن ہشام نے میرا مال چھین لیا رسول خدا فوراً کھڑے ہوگئے بلال کہتے ہین کہ یہ ٹھیک دوپہر کا وقت تھا ہمنے عرض کیا کہ حضور ابوجہل اسوقت سو رہا ہوگا ایسا نہو کہ جگانا اُسے بُرا معلوم ہو اور آپ پر غضبناک ہو کر کچھ کہنے سننے یا ستانے لگے مگر آپنے ہماری ایک نہ سُنی اور غصہ سے ابوجہل کے گھر پر جاکر دروازہ کھٹکھٹایا وہ ناک بھون چڑھائے نکلا اور رسول خدا کو دیکھکر کہنے لگا اندر چلیے آپنے کوئی آدمی کیون نہ بھیجدیا مین خود حاضر ہوتا آپنے فرمایا کیا تو نے اس نصرانی کا مال چھین لیا ہے اگر یہ سچ ہے تو دیدے ابوجہل نے کہا کیا آپ اسلیئے تشریف لائے ہین آپکا کوئی آدمی آتا تو مین اسکا مال واپس کر دیتا آپنے فرمایا بس زیادہ بک بک نکر اور اسکا مال دیڈال ابوجہل نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس نصرانی سے جو کچھ لیا گیا ہی واپس کردے چنانچہ جب اُسے سب دیدیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے تیرا سب مال ملگیا یا کچھ اور باقی ہی عرض کیا ہان ایک ٹوکرا اور ہی آپنے ابوجہل سے فرمایا کہ ٹوکرا بھی دیدو چنانچہ گھر مین ڈھونڈا گیا مگر کہین نہ ملا ابوجہل نے اُسکے بدلے مین اور اچھا ٹوکرا دلوادیا اسوقت ابوجہل کی گھر والی بول اٹھی کہ ابوطالب کے یتیم لڑکے کی اتنی خاطر داری اور یہ عاجزی تو یہ تو ابوجہل نے جوابدیا کہ اگر تجھے بھی تو نے نظر آتا جو مین دیکھ رہا ہون تو تو ہرگز ایسا نہ کہتی وہ بولی کہ بھلا تمھین کیا نظر آرہا ہے

قال لا تقضیني فی قومی رایت علی منکبیہ اسدین کلما ھممت ان اقول لا ادفم کادا بفترسانی فلذلک تواضعت قال بلال فلما رای النصرانی ما رای من ابی جہل قال یا محمد انک رسول اللہ ودینک حق فاسلم وحسن اسلامہ ھذہ ببرکۃ اعانۃ المظلوم (زبدۃ الواعظین)

سورۃ ابراھیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وانذر الناس) یا محمد (یوم یاتیھم العذاب) یعنے یوم القیمۃ او یوم الموت فانہ اول ایام عذابھم وھو مفعول ثان لانذر (فیقول الذین ظلموا) بالشرک والتکذیب (ربنا اخرنا الی اجل قریب) اخر العذاب عنا ورددنا الی الدنیا وامھلنا الی حد من الزمان قریب او اخرا جالنا وابقنا مقدار ما نؤمن بک ونجیب دعوتک (نجب دعوتک ونتبع الرسل) جواب للامر ونظیرہ (لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین) او لم تکونوا اقسمتم من قبل مالکم من زوال) علی ارادۃ القول ومالکم جواب اقسمتم جاء بلفظ الخطاب علی المطابقۃ دون الحکایۃ والمعنی اقسمتم انکم باقون فی الدنیا لا تزولون

کہا تم مجھے میری قوم مین رسوا نکرنا سنو مجکو اُن کے کندہون پر دو شیر بیٹھے نظر آرہے ہین جب مین یہ ارادہ کرتا ہون کہ اُس کا مال ندون تو وہ پھاڑ کھانے کو دوڑتے ہین میری فروتنی کا یہی سبب ہے۔ بلال کہتے ہین کہ اُس نصرانی نے جب یہ معجزہ دیکھ لیا تو فوراً اقرار کیا کہ بیشک آپ رسول اللہ ہین اور آپ کا دین برحق ہے چنانچہ اسلام لے آیا اور نیک مسلمان ہو کر رہا۔ یہ سب اعانۃ مظلوم کی برکت تھی (زبدۃ الواعظین)

سورہ ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْھِمُ الْعَذَابُ یعنے اے محمد لوگو کو عذاب آنے کے دن سے ڈرا دو اس سے یا تو قیامت کا دن مراد ہے یا موت کا کیونکہ موت کا دن اُنکے عذاب کا پہلا دن ہے لفظ یَوْمَ اَنْذِرْ کا دوسرا مفعول ہے فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا الآیہ اُسدن وہ لوگ جنہون نے شرک تکذیب کے باعث اپنی جانونپر ظلم کیا ہے یہ کہین گے کہ الٰہی ہمین چند روز کی مہلت اور دیدے یعنے عذاب سے موقوف رکھ دنیا مین بھیج اور تھوڑی سی مہلت دے یا ساعت موت کو ٹالدے اور اتنی مہلت دے کہ ہم نُجِبْ دَعْوَتَکَ الخ تیری دعوت قبول کرین اور تیرے رسولونکی پیرو ہوجائین نجب دعوتک الآیہ امر کا جواب ہے اور اسکی نظیر یہ آیت ہے لولا اخرتنی الی اجل الآیہ یعنے الٰہی تو نے مجھے اور چند روز مہلت کیون نہ دی تاکہ مین صدقہ دیتا اور نیکیون شامل ہوجاتا اولم تکونوا اقسمتم الآیہ یعنے اُسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا اس سے پہلے تم قسم نہین کھا چکے تھے کہ ہمین کبھی زوال نہو گا لفظ ما لکم جواب قسم ہے جو بطور مطابقت قسم کے بطور حکایت بصیغۂ خطاب صادر ہوا ہے مطلب یہ کہ تم دنیا مین باقی رہنے کی قسم کھا کر یہ کہہ چکے تھے کہ موت ہے ہمین اخذ نہ ہوگی

وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسھم بالکفر والمعاصی کعاد وثمود وتبین لکم کیف فعلنا بھم وما تشاھدون فی منازلھم من آثار ما نزل بھم وما تواتر عندکم من اخبارھم وضربنا لکم الامثال من احوالھم ای بینا لکم انکم مثلھم فی الکفر واستحقاق العذاب او صفات افعلوا وفعل بھم التی ھی فی الغرابۃ کالامثال المضروبۃ (قاضی) عن انس رضی اللہ عنہ انہ قال رسول اللہ علیہ السلام من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا ومن صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صلی علی مائۃ کتب اللہ بین عینیہ براءتین براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار واسکنہ اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ مع الشھداء (حیاۃ القلوب) روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال رسول اللہ علیہ السلام یحشر الناس یوم القیامۃ علی ثلاثۃ اصناف صنف مشاۃ وصنف رکبان وصنف مشاۃ علی وجوھھم قیل یارسول اللہ کیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون بوجوھھم کل حدب وشوک رواہ الترمذی اما المشاۃ فالمذنبون من المؤمنین واما الرکبان فالمتقون السابقون الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون واما المشاۃ علی وجوھھم فھم الکفار وقد یحتمل ان یکونوا ثلاثۃ اصناف صنف من المسلمین

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الآیہ اور تم اُن لوگون (عاد وثمود) کے گھرون مین رہ چکے جنہون نے کفر ومعاصی کے باعث اپنی جانون پر ظلم کیا وتبین لکم الآیہ اور تمہین معلوم ہے کہ ہمنے اُن کے ساتھ کیا کیا کیونکہ تم اُن کے مکانات وغیرہ دیکھکر اُن عذابات کے آثار معلوم کرچکے ہو جو اُنپر نازل ہوئے اور بطور متواتر تمکو اُن کی خبرین مل چکی ہین وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ اور ہم تمہارے لئے مثالین بیان کرچکے ہین یعنی یہ ظاہر کردیا ہے کہ تم کفر اور استحقاق عذاب مین اُن کی مثل ہو یا یہ مطلب ہے کہ ہمنے اُن کے افعال اور اُنپر عذاب آنے کی حقیقت بیان کردی ہے جو اپنی ندرت کے باعث ضرب المثل کی مانند ہے (قاضی بیضاوی) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے خدا اُسپر دس رحمتین نازل فرماتا ہے اور جو دس بار درود بھیجتا ہے اُسپر سو رحمتین اور جو سو بار درود بھیجتا ہے اُسکی دونون آنکھون کے مابین اللہ تعالیٰ دو طرح کی براءتین لکھدیتا ہے (۱) براءۃ از نفاق (۲) براءۃ از دوزخ اور اُسے قیامت کے دن شہیدون کے ساتھ رکھیگا (حیاۃ القلوب) ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا قیامت کے دن لوگون کا حشر تین طرح ہوگا (۱) پیدل (۲) سوار (۳) منہ کے بل گھسٹتے ہوئے عرض کیا گیا کہ حضور لوگ منہ کے بل کسطرح چلین گے فرمایا جس نے قدمون کے بل چلایا ہاتھون منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے بیشک وہ وشوار گزار اور پرخار رستہ منہ ہی کے بل طے کریگے (ترمذی) پیدل چلنے والے گنہگار مومن ہین اور سوار وہ لوگ ہین جو سب سے پہلے خدا کی راہ مین مال صرف کرتے ہین اپنے نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ یہ غمگین ہونگے اور منہ کے بل چلنے والے کفار ہون گے یہ بھی احتمال ہے کہ ان تینون قسمون ایک قسم مومنین کی ہو

وهم ركبان وصنفان من الكفار احدهما المتكبر المتجبر المتمرد الذى لا يقبل الموعظة فهؤلاء يحشرون على وجوههم وانتباههم يمشون الحديث قوله عليه السلام راغبين راهبين فيما سيأتى عوام المؤمنين الذين خلطوا عملا صالحا واخر سيئا لعلهم اصحاب المعصية وهم الصنف الاول والصنف الثانى الركبان المسرعون الى ما اعد لهم فى الجنان وهم الذين اجتنبوا الشبهات لعلهم السابقون (من ابن ملك) اتفقوا على رواية عن ابى هريرة رضى الله عنه يحشر الناس على ثلاثة طرائق راغبين وراهبين واثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وهذه الاعداد تفصيل لمراتبهم على سبيل الكناية والتمثيل فمن كان اعلى مرتبة كان اقل شركة واشد سرعة واكثر سبقا فان قلت ركوب الاثنين واخوانه اما بطريق الاجتماع او الاعتقاب قلت بطريق الاعتقاب لكن الاولى ان يحمل على وجه الاجتماع لان فى الاعتقاب لا يكون الاثنان ولا الثلاثة على بعير واحد حقيقة وانما اقتصر على ذكر العشرة اشارة الى انها غاية عدد الراكبين على بعير وذلك البعير المحمل للعشرة من بدائع فطرة الله تعالى كناقة صالح حيث قويت على ما لا يقوى عليه غيرها من النوق

یعنے سوار اور دو قسمین کافرون کی یعنے متکبر جابر اور سرکش کافر جو کسی طرح نصیحت نہین مانتے منہ کے بل گھسیٹینگے اور ان کے پیر و پہیل چلینگے (الحدیث) رسول خدا کے قول راغبین راہبین سے (جو اگلی حدیث مین آتا ہے) عوام مومنین مراد ہین جنہون نے کوئی کام اچھا کیا کوئی برا شاید یہ گناہ گار لوگ ہین جو قسم اول مین داخل ہین دوسری قسم مین وہ سوار داخل ہین جو جنت کی سامانون کی طرف دوڑینگی یہ شبہات سے بچنے والے لوگ ہین جو سابقین ہین داخل ہین (ابن ملک) ابو ہریرہ سے متفقہ روایت ہے کہ لوگون کا حشر تین طریقہ سے ہوگا ان مین بعض راغب ہون گے اور بعض خوفناک اور کسی اونٹ پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس آدمی سوار ہون گے یہ کنایہ اور تمثیل کے طور پر لوگون کے مرتبون کی تفصیل ہے جسکا مرتبہ اعلی ہوگا اُس کے اونٹ پر شریک کم ہون گے اور وہ اونٹ تیز رفتار اور سریع السیر ہوگا اب اگر تم کہو کہ ایک اونٹ پر دو یا چار یا دس آدمیون کا سوار ہونا بطریق اجتماع ہوگا یا ایک کے پیچھے دوسرا اُسی اونٹ پر سوار ہو کر جائے گا۔ مین جواب دیتا ہون کہ اجتماع مراد نہین بلکہ ایک کے پیچھے دوسرا سوار ہوگا لیکن بہتر یہ ہے کہ حدیث کو طرز اجتماع ہی پر محمول کیا جائے اس لیئے کہ ایک کے پیچھے دوسرے کے سوار ہونے مین دو ہی شخص متصور ہوسکتے ہین فی الحقیقۃ ایک اونٹ پر تین سوار نہین ہوا کرتے اور دس پر اسلیئے اقتصار ہوا ہے کہ یہ عدد راکبین کی انتہا ہے دس سوارون کو اُٹھانے والا اونٹ اللہ تعالی کی عجائب المخلوقات کا نمونہ ہوگا اس مین ناقہ صالح کی طرح وہ قوت ہوگی جو دیگر اونٹون مین نہین پائی جاتی۔

وانما لم یذکر الخمسۃ والستۃ وغیرھما الی العشرۃ للایجاز ولم یذکر ایضا فی السابقین من تفرد منھم برکوب بعیر لان المراد من الناس غیر الخواص ولعل ذلک یکون مرتبۃ الانبیاء الاولیاء وتحشر بقیتھم النار وھم الفرقۃ الثالثۃ تقیل معھم حیث قالوا من القیلولۃ وھی النوم فی الظھر وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا یعنی ان النار تلازم ھذہ الفرقۃ فی جمیع احوالھم وھم الکفار قال بعض الشراح ھذا الحشر یکون قبیل القیامۃ احیاء الی الشام بقرینۃ قیلولتھم وبیتوتتھم لان ھذہ الاحوال انما تکون فی الدنیا ولان الناس یبعثون من القبور حفاۃ غیر موصوفین بالرکوب والتعاقب وھذا آخر اشراط الساعۃ کما جاء فی حدیث آخر وآخر ذلک نار تخرج من قعر عدن تطرد الناس الی محشرھم وقال بعضھم یکون بعد البعث لان الحشر اذا ذکر مطلقا یصرف الی ما بعد الموت وھو المختار للامام النووی لما روی عن ابی ھریرۃ من الحدیث المقدم یحشر الناس یوم القیامۃ علی ثلاثۃ اصناف الی آخر الحدیث واما الظالم فعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ تعالیٰ انہ قال یاعبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی الا فلا تظلموا (رواہ مسلم والترمذی)

پانچ سے لے کر نو تک کا ذکر اختصار کے لئے نہین کیا گیا اور سابقین مین اُس شخص کا ذکر بھی نہین آیا جو ایک اونٹ پر اکیلا سوار ہوگا کیونکہ لوگون سے خیر خواص مراد ہین شاید یہ انبیاء اور اولیاء کا مرتبہ ہوگا اور باقی کو آگ اکٹھا کرلے گی یہ تیسرا فرقہ ہے کہ جس جگہ یہ دوپہر کو سوئین گے آگ اُسی جگہ ٹھیر جائے گی اور جہان رات گزارین گے آگ وہین شب باش ہوگی اور صبح ہو یا شام ہر وقت اُن کے ساتھ اور ہر حال مین اُن کے گرداگرد رہے گی یہ لوگ کفار ہون گے بعض شارحین کا قول ہے کہ یہ حشر قیامت سے پہلے زندہ لوگون کے ساتھ ملک شام کی طرف ہوگا کیونکہ دوپہر کو سونا اور رات گزارنا اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ احوال دنیا مین ہوا کرتے ہین دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگ قبرون سے ننگے پانو اُٹھکر محشر کی طرف چلین گے وہان سواریان کہان البتہ اس طرح کی آگ کا ظہور قیامت کی سب سے پہلی علامت ہی چنانچہ ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ سب سے پیچھے قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگون کو محشر کی طرف ہنکالے جائے گی بعض علماء کا قول ہے کہ یہ آگ قبرون سے اُٹھنے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ لفظ حشر جب مطلق بولا جاتا ہے تو زمانہ مابعد الموت مراد ہوا کرتا ہے امام نووی نے اسکو پسند کیا ہے کیونکہ ابو ہریرہ سے گزشتہ حدیث مین یہ روایت آچکی ہے کہ قیامت کے دن لوگونگا حشر تین طرح ہوگا (الی آخر الحدیث) ظالم کے بارہ مین ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اللہ تعالیٰ سے بطور حدیث قدسی روایت فرماتے ہین کہ میرے بندو! مین نے اپنی اور تمہاری ذات پر ظلم کرنا حرام کردیا ہے خبردار کسی پر ظلم نکرنا (مسلم و ترمذی)

فمعنی هذا الحدیث تقدمت وتعالیت من الظلم وعن جابر رضی الله تعالی عنه انه علیه السلام قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلكم وحملهم على ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم قال القاضی عیاض وهو على ظاهره فیكون الظلم ظلمات على صاحبه لا یهتدی یوم القیامة سبیلا حیث یسعی نورالمؤمنین بین ایدیهم وبایمانهم ویحتمل ان الظلمات ههنا الشدائد وقوله فان الشح اهلك من كان قبلكم یحتمل ان هذا الهلاك هو الهلاك الذی اخبر عنه فی الدنیا وفی الاخرة وقال جماعة الشح البخل وقیل الشح الحرص على ما لیس عنده والبخل بما عنده وعن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال من كانت عنده مظلمة لاخیه من عرضه او من شیء آخر فلیستحلله الیوم قبل ان لا یكون دینار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر المظلمة وان لم یكن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه وحملت علیه (رواه البخاری والترمذی) فان قلت هذا ینافی قوله تعالی (ولا تزر وازرة وزر اخرى) قلت الظالم فی الحقیقة مجزی بقدر ظلمه وانما اخذ من سیئات المظلوم تخفیفا له وتحقیقا للعدل

اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم ظلم سے الگ اور اُس سے بچتے رہو جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہین لوگو! ظلم سے پرہیز کرو کیونکہ ظلم قیامت کا اندھیرا ہے اور بخل سے بچتے رہو کیونکہ بخل نے پہلی قومون کو ہلاک کیا اور خونریزی پر اُبھارا اور اسی بخل کے باعث اُنھون نے حرام کو اپنے لئے حلال کرلیا قاضی عیاض کہتے ہین کہ حدیث ظاہر معنون پر محمول ہے کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوکر ظالم کے سامنے آجائے گا کہ اُسے کہین رستہ نملیگا جبکہ مومنون کا نور اُن کے آگے اور داہنی طرف موجود ہوگا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اندھیرون سے سختیان مراد ہون اور اس قول ہین کہ بخل نے تمسے پہلی قومون کو ہلاک کیا یہ احتمال ہے کہ اس سے وہ ہلاک مراد ہے جسکی دنیا و آخرت مین خبر دیگئی ہے لفظ شح جو اس حدیث مین بعض کے نزدیک بمعنے بخل ہے اور بعض کے نزدیک غیر کے مال کی حرص اور اپنے مال پر بخل کو شح کہتے ہین ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جس کسی کے ذمہ اپنے بھائی مسلمان کا آبرو یا مال وغیرہ کے متعلق کوئی حق ہو اُسے چاہیئے کہ آج معاف کرالے کیونکہ قیامت کے دن اُس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم البتہ اُسکے پاس اگر کوئی عمل صالح ہوگا تو چھین کر بقدر حق مظلوم کو دلایا جائے گا اور اگر نیکیان نہون گی تو مظلوم کی برائیان اس پر لاد دیجائین گی (بخاری ترمذی) اگر تم یہ کہو کہ یہ آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اُٹھائے گا) کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ مین جواب دون گا کہ فی الواقع ظالم کو اُسکے ظلم کے مطابق سزا دیجائیگی اور اسپر مظلوم کی برائیان تخفیف مظلوم اور اثبات عدل کیلئے لاد دیجائینگی

فمعنی الآیۃ ان واحد لو قال لآخر احمل عنک وزرک لا یؤاخذ بہ فی الآخرۃ قال الفقیہ لیس شیء من الذنوب اعظم من الظلم لان الذنب اذا کان فیما بینک وبین اللہ تعالیٰ فان اللہ تعالیٰ کریم ان یتجاوز عنک وان کانت الذنوب بینک وبین العباد فلا محالۃ ذلک سوی ارضاء الخصم فینبغی للظالم ان یتوب من الظلم ویستحل من المظلوم فی الدنیا فاذا لم یقدر علیہ ینبغی ان یستغفر لہ ویدعو لہ فانہ یرجی ان یحللہ بذلک عن میمون بن مہران الرجل اذا ظلم انسانا فان اراد ان یتحلل منہ فعافاہ ولم یقدر علیہ فاستغفر لہ فی دبر کل صلوٰۃ خرج من مظلمتہ قال بعض اہل المعرفۃ الظلم ثلثۃ اوجہ ظلم یغفرہ اللہ تعالیٰ وظلم لا یغفرہ اللہ تعالیٰ وظلم یقضی اللہ تعالیٰ فیہ فاما الظلم الذی یغفرہ اللہ فہو ظلم فیما بینہ وبین ربہ مثل من ترک الصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ والحج وفعل المحارم واما الظلم الذی لا یغفرہ اللہ فہو الشرک کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ النساء (ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء) وفی ھذہ الآیۃ دلیل علی ان صاحب الکبیرۃ اذا مات من غیر توبۃ فانہ فی خطر المشیۃ ان شاء عفا عنہ وادخلہ الجنۃ بفضلہ وکرمہ وان شاء عذبہ بالنار ثم یدخلہ الجنۃ برحمتہ واحسانہ

آیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے یہ کہے کہ تیرے گناہ کا بوجھ میرے ذمے تو آخرۃ کے لحاظ سے اسبات کا اعتبار نہو گا فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ کوئی گناہ ظلم سے بڑھکر نہیں ہے کیونکہ اگر خدا کا گناہ کیا جائیگا تو اسکی ذات کریم ہے کیا تعجب درگزر ہو جائے اور اگر بندے کا گناہ ہو گا تو صاحب حق کو رضامند کرنے کے سوا اسکی معافی کا اور کوئی طریقہ نظر نہیں آتا اسلیئے ظالم پر فرض ہے کہ ظلم سے توبہ کرے اور مظلوم سے، وہ اسکو معاف کرائے اور اگر اس پر قادر نہو تو اسکے لئے استغفار اور دعا کرے توقع ہے کہ معافی ملجائے کی میمون بن مہران سے روایت ہو کہ آدمی کسی پر ظلم کرکے معاف کرانا چاہتا ہو لیکن اس کا موقع بات سے نکل جائے اور قابو نہ چل سکے تو ہر نماز کے بعد اس کے لیے استغفار کرے معاف ہو جائے گا بعض اہل معرفت کا قول ہے کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں (۱) وہ ظلم کہ خدا اسکو معاف کردے گا (۲) وہ ظلم کہ اللہ تعالیٰ اُسے نہ بخشیگا (۳) وہ ظلم کہ اللہ تعالیٰ اس کی بابت فیصلہ کرے گا جس ظلم کو اللہ تعالیٰ معاف کردے گا وہ خدا کا گناہ ہے مثلاً ترک صوم وصلوٰۃ حج وزکوٰۃ اور ارتکاب محرمات اور جس ظلم کو خدا نہ بخشے گا وہ شرک ہے چنانچہ خود سورۂ نساء میں فرماتا ہے [illegible] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر بے توبہ مرگیا [illegible] کے ماتحت رہتا ہے وہ چاہے اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے [illegible]

ان اللہ تعالی وعد المغفرۃ لما دون الشرک فان مات علی الشرک فھو مخلد فی النار واما الظلم الذی یقضی اللہ تعالی فیہ قضاء فظلم العباد فیما بینھم کالغیبۃ والبھتان والنمیمۃ وقتل النفس بغیر حق واکل المال الحرام والضرب والشتم وغیر ذلک من حقوق العباد (موعظہ حسنہ) (حکی) انہ کان لعاد ابنان احدھما شداد والآخر شدید ملکا قمرا فمات شدید وملک شداد وحدہ الدنیا وکان یقرأ الکتب فسمع ذکر الجنۃ فقال اصنع فی الدنیا مثل الجنۃ جنۃ علی وجہ الارض فشاور الملوک فقال انی ارید ان ابنی الجنۃ التی وصفھا اللہ تعالی فی کتابہ فقالوا الامر الیک والدنیا کلھا فی حکمک فامر بان یجمعوا ذھبا وفضۃ من المشرق والمغرب ثم جمعوا بنائین واختار وامنھم ثلثمائۃ رجل تحت ید کل رجل الف رجل فطافوا عشر سنین ووجدوا ارضا طیبۃ فیھا الانھار والانھار فبدؤا ببناء الجنۃ فرسخا فی فرسخ لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ فلما تربناؤھا اجروا فیھا انھارا وغرسوا فیھا اشجارا جذوعھا من فضۃ وفروعھا من ذھب وبنوا فیھا قصورا من یاقوت احمر وبلور ابیض وعلقوا الدر والیاقوت علی اغصان الاشجار والقوا الجواھر واللؤلؤ فی الانھار

کیونکہ اُس نے بجز شرک کے دیگر تمام گناہون کی بخشش کا وعدہ کرلیا ہے البتہ جو مشرک ہوکر مریگا وہ ابدالآباد تک جہنم مین رہیگا وجس ظلم کا فیصلہ خود اللہ تعالی کرے گا وہ بندون کے باہمی گناہ ہین مثلاً غیبت بہتان چغل خوری قتل ناحق حرام کا مال کھانا مارنا گالیان دینا اور علی ہذا القیاس دیگر حقوق العباد (موعظہ حسنہ)

حکایت عاد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد دوسرے کا شدید دونون زبردستی بادشاہ بن بیٹھے چند روز کے بعد شدید مرگیا اور اکیلا شداد ساری دنیا کا مالک ہوگیا یہ اکثر کتابین دیکھا کرتا تھا ایکدن جنت کا ذکر سنا اور یہ کہا کہ مین آسمانی جنت کی طرح زمین پر ایک جنت بناؤن گا چنانچہ اس مین دیگر بادشاہون سے مشورہ کیا اور یہ کہا کہ مین اُسی طرح کی ایک جنت بنانی چاہتا ہون جس کی تعریف اللہ تعالی نے اپنی کتابون مین بیان فرمائی ہے اُنہون نے کہا کہ حکم آپ کا۔ ملک دنیا آپ کا شداد نے حکم دیا کہ مشرق سے لیکر مغرب تک جہان کہین سونا چاندی موجود ہو سب جمع کرلیا جائے پھر معمار بلائے گئے اور اُن مین سے تین سو ایسے کاریگر منتخب ہوئے جنکے ہاتھ تلے ہزار ہزار دیگر معمار تھے یہ لوگ دس برس تک ملک کو چھانتے پھرے آخر ایک ایسی قطعۂ زمین کو منتخب کیا جس مین سرسبزی۔ نہرین اور درخت بکثرت تھے اور یہان تین میل مربع ایک باغ کی بنیاد ڈالی جس کی ایک اینٹ سونے کی تھی ایک چاندی کی جب یہ بنکر تیار ہوگیا تو اسمین نہرین جاری کین اور ایسے مصنوعی درخت لگائے جنکے تنے چاندی کے اور شاخین سونے کی تھین شاخون مین موتی اور یاقوت جڑے گئے اس باغ مین یاقوت اور بلور کے محل تیار ہوئے نہرون مین موتی اور دیگر جواہر ڈالے گئے

والمسك والعنبر فيما بين الانهار والاشجار فلما اتم بناؤها ارسلوا الى شداد واخبروه بتمام الجنة فسار اليها باهل مملكته فكان الملوك والاعوان ياخذون الذهب والفضة ظلما فلم يبق شئ منهما الا مقدار درهمين في عنق صبي يتيم فاخذوه منه فرفع الصبي وجهه الى السماء فقال الهي انت تعلم ما يعمل هذا الظالم بعبادك وامائك فاغثنا يا غياث المستغيثين فامر ملائكة السماء على دعاء الصبي فارسل الله تعالى جبرائيل عليه السلام فلما كان منها مسيرة يوم وليلة صاح جبرائيل عليه السلام من السماء فهلكوا جميعا قبل الدخول في الجنة فلم يبق منهم غني ولا فقير ولا ملك بسبب دعاء الصبي المظلوم (زبدة الواعظين) اعلم ايها العزيز مما قلنا لك واياك والمشي الى باب السلاطين فانه من غير ضرورة ظلم واقتراف معصية فان المشي تواضع واكرام لهم وقد اهان الله تعالى بالاعراض عنهم بقوله (فاعرض عمن تولى عن ذكرنا ولم يرد الا الحياة الدنيا) وهو تكثير لسوادهم واعانة لهم على ظلمهم وان كان ذلك لسبب طلب مالهم فهو سعي الى حرام وقد قال النبي عليه السلام من تواضع لغني لغناه ذهب ثلثا دينه هذا اذا في غني صالح فما ظنك بالغني الظالم وانما قال ذلك لان المرء بقلبه ولسانه ونفسه

اور انہار و اشجار مین مشک و عنبر بسا یا گیا ان تمام تیاریون کے بعد شداد کو تکمیل باغ کی خبر دیگئی چنانچہ وہ معہ ارکین سلطنت اسکی سیر کیلئے نکلا شداد کے اہلکارون نے تمام زمانہ کا سونا چاندی ظلماً چھین لیا تھا ایک یتیم لڑکے کے گلے مین بقدر دو درم چاندی کی کوئی چیز تھی جب یہ چھینی گئی تو لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا کہ الٰہی اس ظالم کے فعل سے آگاہ ہے کہ تیری مخلوق سے کیا کر رہا ہے اے فریادرس ہماری مدد کر چنانچہ لڑکے کی دعا پر فرشتون نے آمین کہی اللہ تعالی نے جبرئیل کو بھیجا اور جب ایک رات دن کی مسافت رہگئی تو جبرئیل نے چیخ ماری اور شداد وغیرہ اس باغ مین داخل ہونیسے پہلے ہلاک ہوگئے اور اس لڑکے کی بددعا کے باعث کوئی فقیر یا مالدار یا بادشاہ جانبر نہوسکا (زبدۃ الواعظین) اے عزیز ہماری نصیحت کو یاد رکھ اور سلاطین وامرا کی مصاحبت سے بچتا رہ کیونکہ یہ مصاحبت بلا ضرورۃ ہو تو ظلم اور اکتساب معصیت ہی کیونکہ اسمین امرا کی تواضع اور انکا اکرام پایا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے اس آیۃ مین انسے اعراض کا حکم فرمایا ہے فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی الآیہ یعنے جس نے ہماری یاد سے منہ پھیر لیا ہو اور جس کا مقصود صرف دنیوی زندگی ہو اُس سے اعراض کرو۔ اُمرا کے پاس جانا انکی بھیڑ بڑھانا اور ظلم پر انکی اعانت کرنا ہے اور اگر یہ مصاحبت مال حاصل کرنیکے لئے ہے تو حرام شے کی بابت کوشش ہی حالانکہ رسول خدا فرماتے ہین کہ جو شخص مال کے باعث کسی مالدار کی تواضع کرتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہی یہ نیکبخت مالدار کی بابت ہی اب تمہین بتاؤ کہ ظالم مالدار کی نسبت کیا گمان کرنا چاہیئے۔ مالدار کی تواضع سے دو تہائی دین جاتے رہنے کا یہ سبب ہی کہ دل زبان اور نفس کے مجموعہ کا نام آدمی ہی

فاذا تواضع لغنی بنفسه ولسانه ذهب ثلثا دینه فلو اعتقد فضله بقلبه کما تواضع له بلسانه ونفسه ذهب دینه کله وعلی الجملة فحرکاتك وسکناتك باعضائك محصورة علیك فلا تحرك شیئا منها فی معصیة الله اصلا واستعنها فی طاعة الله واعلم انك ان قصرت فی المراقبة فعلیك بترجمة بالله ای عقابه وان شمرت فالیك تعود ثمرته وثوابه والله غنی عنك وعن عملك وانما کل نفس بما کسبت رهینة وایاك ان تقول ان الله کریم رحیم یغفر ذنوب العصاة فان هذه کلمة حق لا یجوز ان یراد بها باطل وصاحب هذا القول اذا الریق هذا من حقیقة حاله فلقب بالحماقة بتلقیب رسول الله حیث قال الکیس ای العاقل الحاذق من دان نفسه ای ذل عمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها شهواتها وتمنی علی الله الامانی ای الرجاء بلا عمل واعلم ان قوله هذا یشبه قول من یرید ان یصیر فقیها عالما فی علوم الدین فاشتغل بالباطل وکقول من یرید ان یصیر طبیبا حاذقا فیتولی الحراثة والفلاحة والکسب (بدایة الهدایة للامام الغزالی رحمة الله علیه)

سورة بسم الله الرحمن الرحیم الحجر

(نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی هو العذاب الالیم) فذلکة ماسبق من الوعد والوعید تقریر

جب نفس نے کسی مالدار کی تواضع کی اور زبان نے اچھا کہا تو دو تہائی دین جاتا رہا اور اگر نفس و زبان کی طرح دل سے بھی اُسکی بزرگی کو مان لیا تو سارے کا سارا دین تباہ و برباد ہو گیا حاصل کلام یہ ہی کہ اے انسان تیرے تمام حرکات و سکنات کا حساب لیا جائے گا اپنی کسی عضو کو معصیت الٰہی میں نہ لگا بلکہ طاعت میں صرف کر فہمیں یہ معلوم رہے کہ اگر تم مراقبہ میں قصور کرو گے تو اُس کا وبال تم پر پڑیگا اور اگر اُسکے لئے تیار رہو گے تو اسکا پھل ملیگا حالانکہ اللہ تعالیٰ تمسے اور تمہارے عملوں سے بے نیاز ہی بلکہ ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ متعلق ہے ہاں یہ ہرگز نہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہی بندوں کے سارے گناہ بخشدیگا کیونکہ اس کلمۂ حق سے ارادۂ باطل نکرنا چاہیئے اس قول کا قائل جب حقیقت حال کے مطابق اسے نہ کہے گا تو حماقت کے اُس لقب کا مستحق ہو گا جو رسول خدا نے دیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور بعد موت کے لئے عمل کرے اور احمق وہ ہی جو اپنے نفس کو بری خواہشوں کے پیچھے لگائے اور بلا عمل اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی آرزو رکھے یہ بھی جان لینا چاہیئے کہ اس قول کی ایسی مثال ہی جیسے کوئی شخص فقیہ علوم دینی کا عالم ہونا چاہے اور باطل مشغلے اختیار کرے یا مال حاصل کرنیکا ارادہ رکھے اور کھیتی تجارت یا کسب ہنر کو چھوڑ بیٹھے (بدایۃ الہدایہ مؤلفہ امام غزالی)

سورة بسم الله الرحمن الرحیم الحجر

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ۔ آیہ میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں مغفرت کرنیوالا مہربان ہوں اور میرا عذاب نہایت دردناک ہے یہ گزشتہ وعدہ وعید کا نتیجہ اور اسکا اثبات ہی

وفی ذکر المغفرة دلیل علی انه لم یرد بالمتقین من یتقی الذنوب باسرها کبیرها وصغیرها وفی توصیف ذاته بالغفران والرحمة دون التعذیب ترجیح الوعد وتاکیده (قاضی) سبب نزول هذه الآیة ان النبی علیه السلام خرج علی اصحابه وهم یضحکون فقال التضحکون وبین ایدیکم النار فجاء جبرائیل علیه السلام فقال یقول لک ربک یا محمد لا تقنط عبادی فانی غفور لذنوبهم رحیم بهم (عیون) قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الا انبئکم باجل البخلاء الا انبئکم باعجز الناس ای عن طلب الرحمة والمغفرة بالصلوٰة علیه صلی الله علیه وسلم عند ذکر اسمه الشریف بین یدیه من ذکرت عنده فلم یصل علی اللهم صل علی محمد وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی آل محمد وصحبه واهل بیته وسلم فعلم من هذا الحدیث انه لا یترک الصلوٰة علیه کلما ذکر اسمه الا عاجز محروم من الخیر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع فی جنته احد ففیه بیان کثرة عقوبته کیلا یامن مؤمن برحمته فیامن من عذابه لو علم الکافر ما عند الله من الرحمة ای من غیر التقائه الی العقوبة ما قنط من جنته احد وفیه بیان کثرة رحمته کیلا یخاف کافر من الایمان بعد سنین کثیرة فی

اور مغفرت کا ذکر اسبات کی دلیل ہے کہ متقین سے وہ لوگ مراد نہین ہین جو کبیرہ وصغیرہ تمام گناہون سے کلیتہً پرہیز کرتے ہون اور اپنی ذات کو تعذیب سے قطع نظر غفران ورحمت کے ساتھ موصوف کرتے ہین بشارت کی ترجیح اور تاکید ہے (قاضی بیضاوی) اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ ایکدن رسول خدا اصحابہ کے پاس آئے اور انہین ہنستے دیکھکر فرمایا کہ افسوس تم دوزخ کے موجود ہوتے ہنس رہے ہو اتنے مین جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ آپکا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندون کو نا امید نکرو مین اُنکے گناہون کا بخشنے والا اور انپر مہربان ہون (عیون) رسول خدا نے فرمایا کہ کیا مین تمکو بخیلون کے بخیل اور نہایت عاجز آدمی کی خبر ندون (عاجز سے مراد وہ شخص ہے جسکے روبرو رسول خدا کا مبارک نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجنے کے باعث رحمت ومغفرت حاصل کرنے سے محروم رہے فرمایا بخیل وہ ہے کہ اُسکے سامنے میرا تذکرہ ہوا اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے (الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام انبیاء ومرسلین پر اور آپ کی آل واصحاب اور اہلبیت پر رحمت اور سلام نازل فرما) اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ رسول خدا کا مبارک نام سننے کے بعد تارک درود نہایت درجہ کا محروم شخص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مسلمان عقوبت الٰہی سے واقف ہوجائے تو کبھی کوئی جنت کی طمع نہ کرے اسمین کثرت عذاب کی طرف اشارہ ہے تاکہ آدمی رحمت کے دھوکے مین عذاب الٰہی سے بیخوف نہوجائے اور اگر کافر کو عذاب سے قطع نظر اُسکی رحمت کا حال معلوم ہوجائے تو جنت سے کسی کو ناامیدی نہو اسمین کثرت رحمت کا ذکر ہے تاکہ کافر ہرسون حالت کفر مین رہکر ایمان لانیسے خوف نکرے

فعلی العبد ان یکون خائفا من اللہ تعالی لان الخوف والرجاء کالجناحین للمؤمن لانہ یصل بہما الی مایرجو من اللہ تعالی ویأمن مما یخافہ وقال لقمان لابنہ یا بنی ارج اللہ رجاء لا تأمن فیہ من مکرہ وخف اللہ خوفا لا تیأس فیہ من رحمتہ قال الفقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی علامۃ الخوف تتبین فی ثمانیۃ اشیاء اولہا ان تتبین فی لسانہ فیمنع لسانہ من الکذب والغیبۃ وکلام الفضول ویجعل لسانہ مشغولا بذکر اللہ وتلاوۃ القرآن ومذاکرۃ العلم والثانی ان یخاف فی امر بطنہ فلا یدخل بطنہ الا حلالا ولا قلیلا ویاکل من الحلال مقدار حاجتہ والثالث ان یخاف فی امر بصرہ فلا ینظر الی الحرام ولا الی الدنیا بعین الرغبۃ وانما یکون نظرہ علی وجہ العبرۃ والرابع ان یخاف فی امر یدہ فلا یمد یدہ الی الحرام وانما یمد یدہ الی مافیہ الطاعۃ والخامس ان یخاف فی امر قدمیہ فلا یمشی فی معصیۃ اللہ تعالی وانما یمشی فی طاعۃ اللہ تعالی والسادس ان یخاف فی امر قلبہ فیخرج منہ العداوۃ والبغضاء وحسد الاخوان ویدخل فیہ النصیحۃ وشفقۃ المسلمین والسابع ان یکون خائفا فی امر طاعتہ فیجعل طاعتہ خالصۃ لوجہ اللہ تعالی ویخاف الریاء والنفاق والثامن ان یخاف فی امر السمع فلا یسمع الا الحق (سنانیہ)

بندے کا فرض ہے کہ خدا سے ہر وقت ڈرتا رہے کیونکہ خوف ورجا مومن کے لئے گویا دو پر ہین جن کے وسیلے اپنی امیدون کی طرف پہنچ جائے گا اور خوف سے امن مین رہیگا۔ لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کی کہ خدا سے امید رکھنے مین اُسکے عذاب سے نڈر اور خوف کرنے مین اُسکی رحمت سے مایوس نہو۔ فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ خوف الٰہی کی علامت آٹھ چیزون مین ظاہر ہوا کرتی ہے (۱) زبان مین ایسی زبان کو جھوٹ غیبت اور فضول بکواس سے روک کر ذکر الٰہی تذکرۂ علم اور تلاوت قرآن مین مشغول رکھنا چاہیئے (۲) کھانے پینے کے متعلق احتیاط رکھنے مین ایسیئے پیٹ کو بقدر حاجت حلال کی روٹی دینی چاہیئے خواہ تھوڑی ہی کیون نہو (۳) دیکھنے کے متعلق احتیاط مین ایسیئے محرمات اور دنیا کو رغبت کی نگاہ سے ہرگز نہ دیکھے بلکہ اسپر نظر عبرت نگاہ ڈالنی چاہیئے (۴) ہاتون کے متعلق احتیاط رکھنے مین ایسیئے ہاتون کو حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ طاعت الٰہی کی طرف دراز کرے (۵) پاؤن کے متعلق احتیاط رکھنے مین اُس لیئے طریق معصیت کو چھوڑ کر طاعت کے رستہ مین قدم بڑھانا چاہیئے (۶) دل کے احتیاط رکھنے مین ایسیئے غرور رہے کہ دل سے عداوۃ بغض اور حسد کو نکالکر اُسمین نصیحت اور شفقت اہل اسلام کو جگہ دے (۷) طاعت کے متعلق احتیاط رکھنے مین ایسیئے فرض ہے کہ طاعت صرف اللہ کے لیئے ہو ریا اور نفاق سے ہمیشہ ڈرتا رہے (۸) سننے کے متعلق احتیاط رکھنے مین ایسیئے ضرور ہے کہ حق کے سوا اور کسی چیز کو نہ سنے (سنانیہ)

قال الامام القشیری قدس اللہ سرہ لما ذکر حدیث المتقین فی الآیۃ التی قبل ھذہ الآیۃ بقولہ ان المتقین فی جنات وعیون الآیۃ ولما لھم من رفیع المنزلۃ علموا انکسار قلوب العاصین فقال لنبیہ اخبر عبادی العاصین انی انا الغفور الرحیم ای ان کنت الشکور الکریم للمطیعین فانی انا الغفور الرحیم للعاصین وجاء فی الخبر مسندا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یؤمر بہ الی النار فاذا بلغ ثلث الطریق التفت واذا بلغ نصف الطریق التفت واذا بلغ ثلثی الطریق التفت فیقول اللہ تعالی ما ترجوہ ثم یسألہ ویقول لم التفت فیقول یا ربی لما بلغت ثلث الطریق تذکرت قولک (وربک الغفور ذو الرحمۃ) فقلت لعلک تغفر لی فلما بلغت نصف الطریق تذکرت قولک (ومن یغفر الذنوب الا اللہ) فقلت لعلک تغفر لی ولما بلغت ثلثی الطریق تذکرت قولک (قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ) فازددت طمعا فیقول اللہ تعالی اذھب فقد غفرت لک فعلی العاقل ان یسأل من اللہ تعالی المغفرۃ لذنوبہ ویبکی من خشیۃ اللہ تعالی ویعترف بتقصیرہ اتہ ویتوب الی اللہ تعالی انہ تعالی تواب لا یرد التائب خائبا من بابہ

امام قشیری کہتے ہین کہ چونکہ اس سے پہلی آیت مین پرہیزگارون کی نسبت یہ فرمایا گیا کہ متقی جنتون اور چشمون مین رہینگے اور انکو بڑے بڑے درجے ملینگے تو اس سے کسیقدر گنہگارون کی دلشکستگی پائی گئی اسلئے اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ میرے گنہگار بندونکو خبر کردو کہ مین مغفرت کرنیوالا مہربان ہون یعنے اگر نیکون کا بڑا قدردان ہون تو گنہگارون پر نہایت مہربان ہون ایک مرفوع حدیث مین یہ مضمون موجود ہے کہ رسول خداؐ فرماتے ہین ایک شخص کو دوزخ کا حکم ہوگا اور جب وہ تہائی رستہ تک پہنچ جائیگا تو پیچھے پھر کر دیکھیگا اور جب آدھا رستہ طے کرلیگا پھر پیچھے پھر کر دیکھے گا اور جب دو تہائی طے کرچکے گا پھر بہانک لیگا۔ حکم ہوگا کہ اسے پھیر لاؤ چنانچہ فورًا حاضر کیا جائیگا اسوقت سوال ہوگا کہ تو پیچھے پھر پھر کر کیا دیکھتا تھا۔ عرض کرے گا الٰہی جب مین تہائی رستہ تک پہنچ گیا تو حضور کا یہ فرمان یاد آیا وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ (تیرا پروردگار بخشنے والا اور صاحب رحمت ہی) مجھے خیال ہوا کہ شاید میری مغفرت ہوجائے اور جب آدھے رستہ تک پہنچ گیا تو یہ آیت یاد آئی وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ (خدا کے سوا اور کوئی گناہ معاف نہین کرسکتا) مجھے خیال ہوا کہ شاید میری مغفرۃ ہوجائے پھر جب مینے دو تہائی رستہ طے کرلیا تو حضور کا یہ قول یاد آگیا یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الآیہ (میرے اُن بندون سے کہدو جنہون نے اپنی جانونپر ظلم کیا ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہون) اسلئے بخشش کے متعلق میری طمع اور زیادہ ہوگئی اسکے جواب مین اللہ تعالی فرمائیگا کہ جا مینے تجھے بخشا اسلیے عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ اللہ تعالی سے گناہون کی مغفرۃ مانگتا اُسکے خوف سے رونا اپنی تقصیرونکا اقرار کرتا رہے اور اللہ کی طرف رجوع رہے کیونکہ وہ تواب ہی توبہ کرنیوالے کو اپنے دروازہ سے محروم نہین پھیرتا

(حکی) انہ رئی بعض الصالحین فی النوم فسئل عن حالہ فقال نجوت بعد کل جہد قیل بای الاعمال وجدت النجاۃ قال بالبکاء من خشیۃ اللہ تعالی وطول الاستغفار (کذا فی الخالصۃ) قال علیہ السلام الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک اشارۃ الی المذکور ای النار مثل الجنۃ فی کونہا اقرب من شراک النعل وانما کانت الجنۃ والنار کذلک لان سبب دخولہما مع الشخص وھو العمل الصالح والسیئ وھو اقرب الیہ من شراک نعلہ (شرح المصابیح) والمراد من السبب سبب ظاہری لانہ قال علیہ السلام لا یدخل احد منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا یعنی ولا انا ادخل الجنۃ بعملی الا برحمۃ اللہ تعالی ای لکن رحمۃ اللہ تدخل الجنۃ ولیس المراد توھین امر العمل بل نفی الاغترار بہ وبیان انہ انما یتوبفضل اللہ روی عن النبی علیہ السلام انہ قال خرج من عندی جبرائیل آنفا فقال یا محمد والذی بعثک بالحق نبیا ان عبدا من عباد اللہ تعالی عبد اللہ تعالی خمس مائۃ عام علی رأس جبل یحیط بہ بحر فاخرج اللہ لہ عینا عذبۃ فی اسفل الجبل وشجرۃ رمان کل یوم تخرج رمانۃ فاذا امسی نزل واصاب من العین الوضوء واخذ تلک الرمانۃ فاکلہا ثم قام للصلاۃ

حکایت کسی نے ایک نیک آدمی کو اُنکے مرنے کے بعد خواب مین دیکھکر کیفیت پوچھی۔ جواب دیا کہ مینے بڑی محنت کے بعد نجاۃ پائی ہے اُسنے سوال کیا کہ کونسے عمل کے باعث کہا خوف الٰہی سے رونے اور مدتون توبہ و استغفار کرنے کے باعث (خالصہ) رسول خدا فرماتے ہین کہ جنت تمسے ایسی قریب ہے جیسا جوتی کا تسمہ اور علی ہذا القیاس دوزخ۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جنت و دوزخ مین داخل ہونے کے اسباب ہر آدمی کے پاس ہین یعنے نیک عمل اور بد فعلیان اور یہ دونون چیزین جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہین (شرح مصابیح) سبب سے یہی ظاہری سبب مراد ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماچکے ہین کہ کسیکو اُسکا عمل جنت مین داخل کرنے اور دوزخ سے بچانیوالا نہین ہوسکتا یہانتک کہ مین بھی اپنے عمل کے باعث جنت مین نہ جاؤن گا بلکہ نیکون کو خدا کی رحمت جنت مین لیجائے گی اس سے عمل کی توہین مقصود نہین بلکہ یہ مراد ہے کہ آدمی اپنے اعمال پر مغرور نہو اور اس طرف اشارہ ہے کہ اعمال محض فضل الٰہی سے پورے ہوا کرتے ہین رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جبرئیل میرے پاس سے ابھی گئے ہین یہ فرماتے تھے کہ اے محمد اُس خدا کی قسم جس نے آپکو برحق نبی بناکر بھیجا ہے کہ بندون مین سے ایک خدا کے بندے نے ایسے پہاڑ کی چوٹی پر جسکے چارطرف دریا محیط ہے پانسو برس خدا کی عبادت کی اللہ تعالی نے اُسکیلیے پہاڑ کے نیچے میٹھے پانی کا چشمہ جاری کردیا اور انار کا ایک درخت اُگایا جس مین ہر روز تازہ انار لگا کرتے تھے شام کے وقت یہ عابد نیچے اُتر کر وضو کرتا اور انار کھالیتا تھا اور پھر نماز مین کھڑا ہوجاتا تھا۔

فسال ربہ ان یقبض روحہ ساجدا ولا یجعل للارض ولا لشئ علی جسدہ سبیلا حتی یبیتہ وھو ساجد ففعل وقال جبرائیل ثم علیہ اذا اھبطنا واذا اعرجنا وھو علی حالہ فی السجدۃ ونحن نجدہ فی العلم انہ یبعث یوم القیامۃ فیوقف بین یدی اللہ تعالی فیقول الرب تبارک وتعالی ادخلوا عبدی الجنۃ برحمتی فیقول بل بعملی فیقول اللہ تعالی قیسوا عبادۃ عبدی بنعمتی علیہ وبعملہ فتوجد نعمۃ البصر قد احاطت بعبادۃ خمسمائۃ سنۃ وتبقی علیہ النعم الباقیۃ بلا عبادۃ فی مقابلتہا فیقول اللہ تعالی ادخلوا عبدی النار قال فیجرونہ الی النار فینادی العبد فیقول برحمتک ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ تعالی ردوہ الی فیوقف بین یدی اللہ تعالی فیقول یا عبدی من خلقک ولم رتک شیئا فیقول العبد انت یا رب فیقول اکان ذلک بعملک ام برحمتی فیقول بل برحمتک فیقول اللہ تعالی من قواک علی عبادۃ خمسمائۃ سنۃ ومن انزلک فی جبل وسط البحر واخرج الماء العذب من بین الملح واخرج تلک الرمانۃ کل لیلۃ وانما یخرج فی السنۃ مرۃ ومن قبض روحک ساجدا فیقول انت یا رب فیقول فذلک کلہ برحمتی وبرحمتی ادخل الجنۃ (مشکوۃ)

اس نے یہ سوال کیا کہ الٰہی میری جان سجدہ مین نکلے اور قیامت تک زمین میرے بدن کو نہ کھاسکے تاکہ مجھے دن سجدہ کرتا ہوا اٹھون چنانچہ اللہ تعالی نے اسکی مراد پوری کی حضرۃ جبرئیل کا قول ہے کہ ہم اُترتے چڑھتے اُسکی طرف گزرا کرتے ہین اور اُسے اُسی طرح سجدے مین پاتے ہین اور اللہ تعالی نے ہمین یہ معلوم کرادیا ہے کہ جب وہ قیامت کے دن حضور کے سامنے لایا جائیگا تو حکم ہوگا کہ میری رحمت کے باعث اسکو جنت مین داخل کردو یہ عرض کریگا کہ نہین بلکہ میرے عمل کے باعث ارشاد ہوگا کہ اسکے اعمال و عبادات کا میری اُن نعمتون سے مقابلہ کرو جو زندگی بھر اسی ملین ہین چنانچہ نعمت بینائی اُسکے پانسو برس کی عبادت کو گھیر لیگی اور دیگر نعمتون کے مقابلہ مین اُسکے پاس کچھ بھی نہوگا اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے بندہ کو دوزخ مین ڈالدو چنانچہ فرشتے اُسے دوزخ کی طرف گھسیٹین گے اُسوقت ندا کریگا کہ الٰہی مجھے اپنی رحمت سے جنت مین جگہ دے حکم ہوگا کہ اسے لے آؤ چنانچہ حضوری مین پیش ہوگا اور اللہ تعالی یہ فرمائیگا تجھے کس نے پیدا کیا حالانکہ تو لاشے تھا عرض کریگا الٰہی تو نے ۔ پھر فرمائیگا تیری پیدائش کا باعث تیرے اعمال تھے یا میری رحمت عرض کریگا نہین ۔ تیری رحمت پھر ارشاد ہوگا تجھے پانسو برس کی عبادت کی طاقت کس نے دی تھی اور پہاڑ مین دریا ڈالکر کھاری مین سے میٹھا پانی کس نے نکالا تھا اور ہر روز تازہ انار کون دیا کرتا تھا (حالانکہ انار برسوین دن پھلتا ہے) اور سجدہ کی حالت مین تیری روح کس نے نکالی تھی ۔ عرض کرے گا الٰہی تو نے ۔ حکم ہوگا کہ یہ سب کچھ ہماری رحمت سے ہوا اور ہم اپنی رحمت سے جنت مین داخل کرتے ہین (مشکوۃ)

قال علیہ السلام ان اما مکم عقبۃ لا یجوزھا المثقلون من الذنوب الا بمشقۃ عظیمۃ وتلک العقبۃ ما بعد الموت من الشدائد من القبر والحشر والوقوف بین یدی اللہ تعالی فی المحشر والحساب فی الصراط والمیزان ومن علم یقینا بوقوع ھذہ الاشیاء یخف اثقالہ بامتثال اوامرہ واجتناب نواھیہ وبعدم محبتہ فی الدنیا لان قلۃ الدنیا کمال محض فی حق صاحبہ وسبب لعلو رتبتہ وزید مثوبانۃ الا تری الی ما روی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال بعث الفقراء الی رسول اللہ علیہ السلام رسولا فاتی الرسول فقال یا رسول اللہ انی رسول الفقراء الیک فقال علیہ السلام مرحبا بک وبمن جئت من عندھم جئت من قوم احبھم اللہ تعالی فقال یا رسول اللہ یقول الفقراء ان الاغنیاء قد ذھبوا بالخیر کلہ ھم یحجون ولا نقدر علیہ ویتصدقون ولا نقدر علیہ ویعتقون ولا نقدر علیہ واذا مرضوا بعثوا بفضل ما عندھم خزانا فقال صلے اللہ علیہ وسلم بلغ عنی الفقراء ان من صبر منکم واحتسب فلہ ثلاث خصال لیس للاغنیاء منھا شیء الخصلۃ الاولی انی فی الجنۃ غرفا من یاقوت احمر ینظر الیھا اھل الجنۃ کما ینظر اھل الدنیا الی الکوکب الدری الغابر فی افق السماء والثانیۃ یمر علی الصراط کالبرق الخاطف والثالثۃ یدخل الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام

رسول خدا فرماتے ہین کہ تمہارے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے کہ بوجھ گناہ سے بوجھل ہین اُس سے بلا مشقت تمام عبور نہ کرسکین گے یہ موت کے بعد کی شدتین ہین قبر حشر حساب پل صراط اور میزان اور اللہ تعالی کے روبرو کھڑے ہونے کی گھاٹی ہے جنکو [illegible] کی [illegible] اوامر [illegible] کی [illegible] دنیا کمال محض اور بلندی مرتبہ اور زیادتی ثواب کا موجب ہے اُس حدیث کی طرف دیکھو جو انس بن مالک سے مروی ہے کہ فقراء نے رسول خدا کی خدمت مین ایک قاصد بھیجا اُس نے عرض کیا کہ حضور پر نور فقراء کا قاصد ہون فرمایا تجھپر اور جنھون نے تجھے بھیجا ہے اُن پر آفرین تو اُن لوگون کے پاس سے آیا ہے جنھین اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اُس نے عرض کیا فقراء یہ التماس کرتے ہین کہ ساری نیکیان اغنیاء کے حصے مین آگئین کیونکہ وہ حج زکوۃ پر قادر ہین لونڈی غلام آزاد کرسکتے ہین اور بیماری کی حالت مین آخرت کے لئے مال دیگر ذخیرہ جمع کرلیتے ہین ہم کچھ بھی نہین کرسکتے آپنے فرمایا ہماری طرف سے فقراء کو پیغام پہنچا دو کہ تم مین سے جو شخص صبر اور ثواب کی نیت کرے گا اُسے تین فضیلتین خاص طور پر حاصل ہون گی اور اغنیا اُن سے محروم رہین گے (۱) جنت مین یاقوت کے بالاخانے جن کو دیگر اہل جنت اس طرح دیکھا کرین گے جس طرح اہل دنیا آسمان کے تارون کو دیکھتے ہین ان مین عرف نبی یا شہید یا فقیر مسلمانون کو جگہ ملے گی

والثانیۃ یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بنصف یوم وھو مقدار خمسمائۃ عام ویدخل سلیمان بن داؤد علیھما السلام بعد دخول الانبیاء باربعین عاما بسبب الملک الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ والثالثۃ اذا قال الفقیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر حق شیئا لم یلحقہ الغنی ان انفق عشرۃ الاف درھم کذلک اعمال البر کلھا فرج الیہ الرسول فاخبرھم بذلک فقالوا رضینا یا رب (تنبیہ الغافلین) قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ وفیہ حث للامۃ علی التوبۃ لانہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یتوب فی الیوم مائۃ مرۃ مع عظم شانہ وکونہ معصوما فکیف لا یشتغل بالتوبۃ لیلا ونھارا من یدر جریرۃ اعمالہ بالذنب مرۃ بعد اخری فعلی ھذا لا یکون المصر علی المعاصی کاملا فی الایمان بل ایکون ناقصا فیہ وذلک لان ترک الذنوب لا یتصور الا بالصبر والصبر لا یتیسر الا بالخوف والخوف لا یتحقق الا بالعلم بعظم ضرر الذنوب والعلم بعظم ضرر الذنوب لا یحصل الا بتصدیق اللہ ورسولہ صلے اللہ علیہ وسلم فمن لم یترک الذنوب واصر علیھا بصیر کانہ لم یصدق اللہ تعالیٰ ورسولہ صلے اللہ علیہ وسلم فیخاف علیہ امر عظیم عند الموت اذ ربما یکون موتہ علی الاصرار بسبب الزوال الایمان فیختم لہ بسوء الخاتمۃ معاذ اللہ ویبقی فی جھنم ابد الآباد

(۲) فقرا مالداروں سے پانسو برس پہلے جنت مین داخل ہونگے اور حضرت سلیمان اپنی بادشاہت کے باعث دیگر انبیا سے چالیس برس بعد داخل بہشت ہونگے (۳) فقیر جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو اسقدر ثواب پاتا ہے کہ غنی دس ہزار درہم صرف کرنے سے بھی نہین پاتا علیٰ ہذا القیاس دیگر نیکیون کو خیال کرنا چاہیئے جب اس قاصد نے واپس آکر فقرا کو یہ بشارتین سنائین تو سب نے متفق الالفاظ ہوکر کہا کہ الٰہی ہم اس سے رضامند ہین (تنبیہ الغافلین) رسول خدا فرماتے ہین۔ لوگو توبہ کیا کرو۔ کیونکہ مین دن مین سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہون اس مین اُمت کو توبہ کی طرف برانگیختہ کرنا منظور ہے کیونکہ جب رسول خدا باوجود اس عظمت شان اور معصوم ہونے کے دن مین سو مرتبہ توبہ کیا کرتے تھے تو اُس شخص کو جسکا نامۂ اعمال بار بار گناہون کی آلودگیون سے ناپاک ہوتا رہتا ہے دن رات توبہ و استغفار مین مشغول رہنا چاہیئے اس سے ظاہر ہوگیا کہ گناہون پر اصرار کرنے والا درجۂ ایمان مین کامل نہین ہوتا بلکہ ناقص رہتا ہے کیونکہ گناہون کا چھوڑنا بغیر صبر کیئے اور صبر کرنا بلا خوف الٰہی اور خوف الٰہی بلا علم ضرر گناہ اور علم ضرر گناہ بلا تصدیق خدا اور رسول متصور نہین ہوسکتا پس تو جس نے گناہ نہ چھوڑا اور اُسپر اصرار کرتا رہا گویا اُسنے خدا اور رسول کی تصدیق ہی نہین کی ایسے شخص کو موت کیوقت عذاب شدید سے خوف کرنا چاہیئے کیونکہ گناہون پر اصرار کرنے کے باعث بسا اوقات ایسے کی موت زوال ایمان کا باعث ہوجاتی ہے اور خاتمہ بہت برا ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور ابد الآباد تک جہنم مین رہنا پڑتا ہے

وان لم یمت علی سوء الخاتمۃ بل مات علی الایمان یکون فی مشیۃ اللہ تعالی ان شاء یدخلہ جہنم ویعذبہ فیہا بقدر ذنوبہ ثم یخرجہ منہا ویدخلہ الجنۃ ولو بعد حین وان شاء یعفو عنہ ویدخلہ الجنۃ بلا عذاب اذ لا یستحیل ان یشملہ عموم العفو بسبب خفی لا یطلع علیہ احد غیر اللہ تعالی (مجالس رومی) ومن کان اقرب الی اللہ تعالی فالمصائب لہ فی الدنیا اکثر والبلاء علیہ اشد اما تسمع قول صلی اللہ علیہ وسلم اشد الناس بلاء الانبیاء ثم العلماء ثم الامثل فالامثل قال اللہ تعالی (ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون) ومن ہنا یظہر اصل الدنیا فی قلوبک فقد سقطت من عین اللہ تعالی وایاک ان تبدل لہ حبیبا لان حبیبک ہو الذی لا یزول ابدا وما سوی ذلک احد الاصغرین الیہ سبحانہ (بدایۃ الہدایۃ للامام الغزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ) فالفقراء امنون الا من احیاہ اللہ تعالی بعز القناعۃ فالقناعۃ راحۃ الابدان وسلامۃ القلوب فمن قنع بالرزق فقد فاز بالراحۃ وطاب عیشہ فالتوکل علی اللہ ہو الاکتفاء باللہ واسقاط التوقی والرجاء ممن سوی اللہ تعالی فالحر عبد اذا طمع والعبد حر اذا قنع (من المجموعات)

اور اگر برا خاتمہ نہو بلکہ آدمی ایمان سے مرا تو اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اُسے جہنم مین لیجا کر بقدر گناہ عذاب دے اور پھر جنت مین لیجائے چاہے یون ہی معاف فرما کر بلا عذاب جنت مین داخل کردے کیونکہ یہ کچھ محال نہین ہے کہ کسی مخفی عمل کے باعث کہ جس کو بجز خدا کے اور کوئی نہین جانتا اللہ تعالی کی عام مغفرت اُسکو شامل ہوجائے (مجالس رومی) جو شخص جسقدر مقرب بارگاہ الٰہی ہوگا اُسپر اسیقدر زیادہ مصیبتین اور بلائین آتی رہین گی چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے سب سے زیادہ بلائین انبیا پر نازل ہوتی ہین پھر علما پر اور پھر درجہ بدرجہ اُن سے کم رتبہ لوگون پر اللہ تعالی فرماتا ہے ہم تمکو کسیقدر خوف اور بھوک اور جان و مال اور پھلون کے نقصان سے آزمایا کرتے ہین اُن صبر کرنے والون کو بشارت دیدو کہ جب اُنپر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو یہ کہتے ہین کہ ہم تو خدا ہی کی ملک ہین اور اُسی کی طرف رجوع کر جائینگے۔ ان لوگون پر خدا کی رحمتین ہین اور یہی سیدھی رستہ پر ہین جسقدر اہل دنیا کی تعظیم تیرے دل مین آجائے گی اسیقدر تو نظر عنایت خداوندی سے گر پڑیگا خبردار اپنا دین کھو کر اُن سے دنیا حاصل نکرنا ایسا کرنے والا خود اہل دنیا کی آنکھون مین حقیر ہوجاتا ہے (ہدایۃ الہدایۃ مؤلفہ امام غزالیؒ) فقر ارسنزلہ میت ہین البتہ جسے قناعت کی عزت ملی ہو وہ زندہ ہے کیونکہ قناعت راحت جسم اور صحت دل کا باعث ہے جس نے رزق مقدر پر قناعت کی گویا آخرت کی دولت سمیٹ لی اور عیش دارین حاصل کر لیا توکل صرف اللہ پر بھروسا کرنے اور ماسوے اللہ سے خوف و رجا منقطع کرنے کو کہتے ہین۔ حر طمع کرے تو غلام ہے اور غلام قناعت کرے تو حُر ہے (مجموعات)

(یاایہا الذین اٰمنوا انفقوا مما رزقناکم) قال السدی (اراد بہ الزکاۃ المفروضۃ وقال غیرہ اراد بہ صدقۃ التطوع والنفقۃ فی الخیر (من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ) لا تفدون فیہ علی تدارک ما فاتکم من الانفاق لانہ لا بیع فیہ حتی تشتروا ما تنفقون (کشاف) ای لا فداء فیہ سماہ ببیعا لان الفداء شراء نفسہ (ولا خلۃ) ای لا صداقۃ (ولا شفاعۃ) الا باذن اللہ (والکافرون ھم الظالمون) ای ھم الکاملون فی الظلم لانہم وضعوا العبادۃ فی غیر موضعہا لتوقعھم الشفاعۃ ممن لا یشفع لہم من الاوثان (معالم التنزیل)

سورۃ النحل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ان اللہ یامر بالعدل) بالتوسط فی الامور اعتقادا کالتوحید المتوسط بین التعطیل والتشریک والقول بالکسب المتوسط بین محض الجبر والقدر وعملا کالتعبد باداء الواجبات المتوسط بین البطالۃ والترہب وخلقا کالجود المتوسط بین البخل والتبذیر (والاحسان) احسان الطاعات وھو اما بحسب الکمیۃ کالتطوع بالنوافل او بحسب الکیفیۃ کما قال علیہ السلام الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (وایتاء ذی القربی) واعطاء الاقارب حالۃ تحتاجون الیہ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مسلمانو ہمارے دیئے میں سے کچھ خرچ کرتے رہا کرو سدی کے نزدیک اس سے زکوۃ اور دیگر علماء کے نزدیک نفلی صدقہ اور خیرات مراد ہے مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ الآیہ اس دن کے آنیسے پہلے کہ تجارت نہو سکیگی یعنی تدارک مافات پر قدرۃ نہو گی کیونکہ جب تجارۃ ہی نہیں رہی تو آدمی کسی چیز کو خرید کر کیونکر خرچ کر سکیگا (کشاف) یعنے اُسدن کوئی فدیہ نہ دے سکیگا۔ فدیہ کو بیع اسلیے کہا کہ فدیہ میں آدمی اپنی ذات کو خرید کرتا ہے اور نہ اسدن کسیکی دوستی کام آئے گی اور بلا حکم خداوندی کوئی کسی کی سفارش نہ کریگا۔ کافر بڑے ہی ظالم ہیں کہ عبادت کو غیر محل میں ادا کر کے بتوں سے شفاعت کے متوقع ہیں جو خاک بھی نہیں کر سکتے (معالم)

سورۃ النحل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الآیہ اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے یعنے تمام کاموں میں میانہ روی چاہیئے وہ خواہ اعتقادی ہوں (جیسا کہ توحید متوسط جو تعطیل اور شرک کے مابین ہے اور کسب متوسط جو محض جبر اور قدر کے مابین ہے) خواہ عملی (جیسا کہ ادائے فرائض و واجبات جو بطالت اور رہبانیت کے مابین ہے) خواہ اخلاقی (مثلاً سخاوت جو بخل اور اسراف کے مابین ہے اور احسان سے مراد طاعات ہیں خواہ کمیت کے لحاظ سے ہوں (مثلاً نفل ادا کرنے) یا کیفیت کے لحاظ سے جیسا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے تو خدا کی عبادت اس طرح کر گویا تُو اُسے دیکھ رہا ہے۔ یہ نہو سکے تو یوں سمجھ کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور رشتہ داروں کے دینے کا حکم کرتا ہے بشرطیکہ محتاج ہوں۔

وهو تخصيص بعد تعميم للمبالغة (وينهى عن الفحشاء) عن الافراط فى مشايعة القوة الشهوية كالزنا فانه اقبح احوال الانسان واشنعها (والمنكر) ماينكر على متعاطيه من اثارة القوة الغضبية والبغى والاستعلاء والاستيلاء على الناس والتجبر عليهم (يعظكم) بالامر والنهى والترهيب والتحذير (لعلكم تذكرون) اى تتعظون (قاضى) قال عليه السلام البخيل اى الكامل فى البخل كما يفهمه تعريف المبتدأ من ذكرت عنده اى من ذكرت اسمى فسمع منه فلم يصل على لانه بخل على نفسه حيث حرمها صلاة الله عليه عشرا اذا صلى عليه صلى الله عليه بسببها واحدة (كذا فى الجامع الصغير) قال عليه السلام اهل الجنة ثلاثة ذو سلطان اى ذو حكم وسلطنة مقسط اى عادل متصدق اى محسن الى الفقراء موفق بفتح الفاء الذى رزق طاعة الله تعالى والعدل فى الحكم ورجل يعنى والثانى رجل رحيم رقيق القلب اى فى قلبه رقة وشفقة ورحمة لكل ذى رحم ومسلم اى للاقارب والاجانب وعفيف اى الثالث رجل صالح متعفف اى مانع نفسه عما لا يحل ولا يليق ذو عيال ولا يحمله حب العيال على تحصيل المال الحرام بل يختار حب الله على حب العيال واهل المتأهلة الضعيف الذى لا صبر له اى لا تماسك له عند هجمى الشهوات فلا يرتدع عن حرام والذى بمعنى الذين ولذا ابدل منه الذين هم فيكم تبع قيل هم اهل الطاعات ولا هم لهم فى عمل الآخرة

یہ بطور مبالغہ تخصیص بعد تعمیم ہے اور بیحیائیون سے روکتا ہے یعنے قوت شہوانی (مثلاً زنا) کے تابع ہونیسے منع کرتا ہے کیونکہ یہ نہایت قبیح اور شنیع خصلت ہے اور منکر سے وہ بُرائیان مراد ہین جنکو لوگ مکروہ سمجھین مثلاً قوۃ غضبیہ کا استعمال بغاوت تجبر مخلوق پر زبردستی لوگون پر جبر وہ تمکو اوامر و نواہی اور خیر و شر مین تمیز پیدا کرنے کی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو (قاضی بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہین بڑا بھاری بخیل وہ ہے کہ جو میرا نام سنکر مجھپر درود نہ بھیجے کیونکہ اُس نے اپنی ذات کے ساتھ بخل کیا اور مجھپر درود نہ بھیجکر اللہ تعالی کی دس رحمتون سے محروم رہا (جامع الصغیر) رسول خدا فرماتے ہین تین طرح کے لوگ جنتی ہین (۱) بادشاہ عادل جو فقیرون پر احسان کرے اور طاعت الٰہی بجا لائے اور انصاف سے حکم لگائے (۲) رحم دل رقیق القلب آدمی جو تمام رشتہ دارون اور مسلمانون یعنے یگانون اور بیگانون کے ساتھ شفقت سے پیش آئے (۳) نیک اور پاکدامن شخص جو حرام اور نالایق افعال سے بچتا ہو کنبے والا ہو اور اہل و عیال کی محبت اُسے حرام کمائی پر برانگیختہ کرتی ہو بلکہ حب الٰہی کو اہل و عیال کی محبت پر ترجیح دیتا ہو اور پانچ طرح کے لوگ دوزخی ہین (۱) بے صبر بڈھا جو خواہش بد کے موقع پر حرام سے نہ بچتا ہو اس حدیث مین الذی بمعنے جمع ہے اسلیئے الذین هم فیکم تبع اس سے بدل واقع ہوا ہے یعنے ایسے لوگ تم مین بظاہر مقتدا گنے جاتے ہین حالانکہ وہ آخرت کے لئے عمل کرنے کا قصد ہی نہین رکھتے۔

لا یبغون ای لا یطلبون اهلا فاعرضوا عن التزوج واتکلوا الفواحش ولا مالا ای لا یطلبون مالا بکسب الحلال اذ لا رغبة لهم فی عمل الدنیا وقیل هم الذین یدورون حول الامراء یخدمونهم لا یبالون من ای وجه یاکلون ویلبسون امن الحلال ام من الحرام لیس لهم همة الی اهل ولا الی مال بل قصروا انفسهم علی المأکل والمشرب والخائن الذی لا یخفی لطمع ای یخفی طمعه فی شیء ما وان دق ای قل الاخانه ای الا سعی فیه حتی یجده فیخونه او صناعة لا یطمع فی مرضعة نبیلة الاخان ما طمع فیه وان کان المطموع فیه شیئا یسیرا وهذا هو الذی فی الخمسة ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وهو یخادعک ای لا یفارق مخادعتک ایاک عن اهلک وعن الصباحه ومساءه ای یخدعک فی اکثر احواله وذکر ای قال الراوی ذکر النبی علیه السلام فی الخمسة البخل والکذاب ای الذلیل والکذاب فاقام المصدر مقام اسم الفاعل وهذا هو الرابع والشنظیر بکسر الشین والظاء المعجمتین یتخللهما السکون هو السیء الخلق الفاحش نعت له ای هو مع سوء خلقه فحاش فی کلامه وهذا هو الخامس (کذا فی شرح المصابیح لابن الملک) قال الامام القشیری قدس الله سره اعلم ان الله تعالی امر العبد بالعدل فیما بینه وبین الله تعالی وفیما بینه وبین نفسه وفیما بینه وبین الخلق فالعدل بینه وبین ربه ایثار حق الله تعالی علی حظ نفسه وتقدیم رضاه علی هوا

نکاح سے اعراض کرکے گناہ کا ارتکاب کرتے ہین اور کسب حلال سے کچھ غرض نہین رکھتے کیونکہ اُنھین نیکیون کی طرف رغبت ہی نہین بعض نے کہا ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جو امرا کے گرد اور اُنکی خدمت مین حاضر رہتے ہین اور اپنے کھانے پہننے کے متعلق احتیاط نہین رکھتے حلال ہو یا حرام سب ہضم ان کو اہل وعیال اور مال ومنال کی پروا نہین ہوتی بلکہ صرف اپنے کھانے پینے پر جان دیتے ہین (۲) خائن جس کی طمع ہر چیز مین مخفی رہتی ہے خواہ کتنی ہی قلیل کیون نہو یا وہ جو کہ خیانت کے موقع پر کبھی خیانت کرنے سے نہ چوکے (۳) وہ شخص جو ہر وقت مسلمانونکو فریب دینے کے فکر مین رہتا ہو یعنے مسلمانون کو اُن کے اہل وعیال اور مال ومنال کے متعلق اکثر دھوکا دیتا رہے اُس کی صبح شام فریب بازی ہی مین گزرتی ہو۔ راوی کا قول ہے کہ رسول خدا نے ان پانچ مین بخل و کذب یعنے بخیل و کذاب کا ذکر کیا (بیان) مصدر فاعل کا قایم مقام ہے اِن پانچ مین کا چوتھا شخص ہے پانچوان دوزخی بدخلق فحش گو آدمی ہے یعنے وہ جو کہ باوجود بداخلاقی کے فحش بھی بکتا ہو (شرح المصابیح) امام قشیری کہتے ہین اللہ تعالی نے بندے کو تین طرح کے عدل کا حکم دیا ہے (۱) وہ عدل جو خدا اور بندے کے مابین ہو (۲) وہ جو بندے اور اُس کے نفس کے مابین ہو (۳) وہ جو بندے اور خلق کے مابین ہو۔ خدا اور بندے کے مابین عدل کے یہ معنی ہین کہ حقوق الٰہی کو حظ نفس پر مقدم رکھے اور اُس کی رضا کو اپنی خواہشون پر ترجیح دے

والتجرد عن جمیع المزاجر والتقرد بلزومہ جمیع الاوامر والعدل بینہ وبین نفسہ منہا مایہ
ھلاکہا والعدل الذی بینہ وبین خلقہ بذل النصیحۃ وترک الخیانۃ فیما قل وکثر والانصاف
لہم بکل وجہ وان لا یبغی الی احدہ بالقول ولا بالفعل ولا بالعزم اعلم ان الامر بہذہ الاشیاء
الثلاثۃ جامع جمیع ما امر اللہ تعالیٰ بہ فی القرآن وکذلک النہی عن الاشیاء الثلاثۃ جامع جمیع ما نہی
اللہ تعالیٰ عنہ فی القرآن ولذلک یقرأ کل خطیب علی المنبر فی آخر کل خطبتہ ہذہ الآیۃ لتکون
عظۃ جامعۃ للناس کلہم وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال انجع آیۃ فی القرآن
ہذہ وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ہی اجمع آیۃ فی قول اللہ تعالیٰ (ان اللہ یأمر بالعدل
الآیۃ من العیون والتفسیر) وعثمان بن مظعون اذ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یدعونی الی الاسلام فاستحیاء منہ فلم اجبہ فلما دعانی ہذہ الدعوۃ
قلبی فحضرت عندہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فبینما ہو یحدثنی اذ شخص بصرہ ثم
الی السماء ثم خفض رأسہ عن یمینہ ثم رفعہ مرۃ اخری ثم خفضہ عن یسارہ ثم اقبل علی
محمدا وجہہ یرفض عرقا فسألتہ عن ذلک الخ الخ فقال علیہ السلام بینما انا
احدث اذ رفعت بصری الی السماء فرایت جبرائیل علیہ السلام ہبط ینزل عن یمین

جمیع نواہی سے بچے اور تمام اوامر پر عمل کرتا رہے اور بندے اور اس کے نفس کے مابین عدل کرتا رہے
یہ مطلب ہے کہ نفس کو اس کی ہلاکت کے تمام مادوں سے بچائے اور بندے اور مخلوق کے مابین
عدل کرنا اسے کہتے ہیں کہ خلق اللہ کا خیر خواہ رہے خیانت مطلق نہ کرے انصاف مدنظر رکھے قول
فعل اور ارادہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یہ معلوم رہے کہ ان تین چیزوں کا حکم کرنا اللہ تعالیٰ کے
تمام قرآنی احکام کو اور انہیں روکنا تمام منہیات کو شامل ہے اسی لئے خطیب منبر پر ہر خطبے کے آخر میں
اس آیت کو پڑھا کرتے ہیں تاکہ کل حاضرین کے لئے ایک جامع نصیحت ہو جائے ابن مسعودؓ کی روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا قرآن شریف میں یہ آیت نہایت جامع ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ الآیہ میں تقوے کے تمام مراتب بیان ہوئے ہیں (عیون وتفسیر) عثمان بن مظعون کہتے
ہیں کہ چونکہ رسول خدا مجھے اسلام کی طرف بلایا کرتے تھے اس لئے میں آپ کی مخالفت سے شرماکر مسلمان
ہو تو گیا لیکن اسلام دل میں نہ اترا اتفاقاً ایک روز میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے باتیں کرتے
کرتے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر دہنی طرف سر جھکا لیا تھوڑی دیر کے بعد پھر سر اٹھایا اور بائیں
جانب جھکا لیا۔ پھر میری طرف اس حالت میں متوجہ ہوئے کہ چہرہ سرخ تھا پسینہ ٹپک رہا
تھا میں نے اس کیفیت کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ تم سے باتیں کرتے کرتے میں نے جو آسمان کی طرف
دیکھا تو جبریلؑ مجھے دہنی طرف اترتے نظر آئے

فقال یا محمد ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الی آخر الآیۃ قال عثمان فاستقر الایمان فی قلبی یومئذ فکان نزول ھذہ الآیۃ سببا لاستقرار ایمان عثمان بن مظعون (کذا ذکرہ ابن الشیخ) فمن کان صاحب لب یتعظ بمواعظ اللہ تعالی وینتفع بنصائح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتنبیہ بتنبیہات العلماء والصلحاء ویتیقظ من نوم الغفلۃ ویشتغل بالطاعات ھکی ان الشیخ الحسن البصری رضی اللہ تعالی عنہ مر یوما مع اصحابہ فی الطریق فاستقبلہ ابن من ابناء الامراء مع خدمہ وحشمہ راکبا فرسہ فقام الشیخ فی وسط الطریق فقال لہ یا ابن الامیر انا ابیع کلمۃ اما تشتری فقال الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ بکم درھم تبیعھا قال لبیعھا بالدرھم واللہ درھم فصاعدا الی بمقدار ھما قال اعط اولا الکلمۃ التی تبیعھا بالدرھم قال یا ابن الامیر الم بیت قال نعم قال ابنیت امورا ثم قال بنیت انا قال کم مدۃ بنیت قال بنیتہ مدۃ کذا قال الم تبن فی ایام قلیلۃ قال رحمت الحمار الذی یحمل علیہ احجارہ فلاجلہ ھذا المر ابن فی الزمان القلیل قال یا ابن الامیر ترحم حمار الغیر ولا ترحم نفسک بتحمیل الذنوب والمعاصی مثل الجبال الراسیات فی الارض والسموت فالتزکلام الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فیہ نزل عن فرسہ وقبل یدہ وقال یا شیخ اعط الکلمۃ التی تبیعھا بالدرھمین

اور یہ فرمایا کہ اے محمد اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الآیہ عثمان بن مظعون کہتے ہین اُسدن سے میرے دل مین ایمان ٹھہر گیا پس تو اس آیت کا نزول عثمان بن مظعون کی تقویت ایمان کا باعث ہوا (کذا ذکرہ ابن الشیخ) عقلمند آدمی خدا کی دی ہوئی موعظت اور رسول خدا کی فرمائی ہوئی نصیحت سے عبرت حاصل کیا کرتا ہے اور علما و صلحا کی تنبیہ کے باعث غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر طاعت الٰہی مین مشغول ہو جاتا ہے (حکایت) ایکدن حسن بصری اپنے احباب کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ رستہ مین ایک امیرکا لڑکا ملگیا جو مع خدم وحشم گھوڑے پر سوار تھا آپنے فرمایا ہم ایک قیمتی بات بیچتے ہین کیا تم خریدوگے اُس نے کہا کہنے کو فرمایا پہلی بات ایک درم کو دوسری دو کو تیسری تین کو۔ علی ہذا القیاس۔ لڑکے نے کہا پہلی بات جس کی قیمت ایک درم ہے بیان فرمایئے آپنے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی سینے کا مکان ہے عرض کیا ہان۔ فرمایا۔ تمنے خود بنوایا ہے یا ورثہ مین ہاتھ آیا ہے کہا بنے خود بنوایا ہے فرمایا کتنی مدت مین اُسنے کہا استقدر عرصہ مین آپ نے فرمایا اس سے کم عرصہ مین کیون نہ تیار کرالیا۔ اُس نے کہا جن گھوڑون پر پتھر وغیرہ لاد کر لائے جاتے تھے مجھے اُن کی حالت پر رحم آیا۔ اگر مکان بنانے مین جلدی کیجاتی تو جانور بوجھ ڈھوتے ڈھوتے مرجاتے آپ نے جواب دیا افسوس تم غیر کے گدھے پر تو رحم کرتے ہو مگر اپنے نفس پر رحم نہین کرتے کہ اُس پر اونچے اونچے پہاڑون اور زمین و آسمان کے برابر گناہون کے بوجھ لاد رکھے ہین۔ حضرت کا یہ قول اُس کے دل مین اثر کر گیا اور گھوڑے سے اُتر کر آپ کے ہاتھ چوم لئے اور عرض کیا کہ اب وہ بات فرمایئے جس کی قیمت دو درم ہے

قال این تذھب قال اذھب الی باب السلطان لطلب الامارۃ مع الاخوان قال لبست الملبسۃ الفاخرۃ وطیبت بالروائح الطیبۃ اللطیفۃ لئلا تخجل بینھم وانھم بشر مثلک افلا تخجل عذابین الانبیاء والصالحین بکثرۃ الذنوب وفنون العصیان وانھم بشر مثلک فاثر فیہ کلامہ رضی اللہ تعالی عنہ غایۃ التاثیر فدفع فرسہ الی غلامہ وباع الشیخ واشتغل بالطاعات الی ان مات رحمہ اللہ (سنانیہ)

قال علیہ السلام اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلاۃ وصیام وزکاۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار ولذا قال علیہ السلام من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرض او شیٔ آخر فلیتقلل منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر ظلمہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ (مشکوۃ للصابیح)

فرمایا تم کہان جارہے ہو۔ عرض کیا مین بادشاہ وقت کے پاس جاتا ہون تاکہ اورون کی طرح مجھے بھی کہین کی حکومت ملجائے آپنے فرمایا شاید تمنے عطر مین بسا کر لباس فاخرہ اسلیئے پہنا ہے کہ بارگاہ سلطانی مین ہمچشمون کے روبرو کسی طرح کی شرمندگی نہو حالانکہ تم بھی آدمی ہو وہ بھی۔ پھر کیا گناہون کی کثرت اور معصیت کی آلودگی کے باعث کل کو انبیا اور صالحین کی محفل مین شریک ہوتے وقت شرم نہ آئے گی حالانکہ تم بھی آدمی ہو وہ بھی۔ اس سے اُسکے دل پر اور زیادہ اثر ہوا اور اپنا گھوڑا غلام کے سپرد کر کے حضرت حسن بصری رضؓ سے بیعت کر لی اور بقیۃ العمر طاعات الٰہی مین مشغول رہکر انتقال کر گیا (سنانیہ) رسول خداؐ فرماتے ہین کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ نے عرض کیا وہ کہ جس کے پاس مال و متاع نہو۔ فرمایا میری امت مین مفلس وہ ہے کہ جو قیامت کے دن روزہ نماز حج زکوۃ سب کچھ لیکر آئیگا مگر اُس نے دنیا مین کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسیکا مال مارا ہوگا کسیکو قتل کیا ہوگا کسیکو ناحق مارا پیٹا ہوگا یہ لوگ اُسکی تمام نیکیان لے اُڑین گے اور اگر حقوق ادا ہونیسے پہلے اُس کے پاس نیکیان نرہین گی تو اُنکی خطائین اُسپر ڈالدی جائینگی اور پھر دوزخ مین پھینکدیا جائیگا اسی لیے رسول خداؐ نے فرمایا ہے جس شخص کے ذمہ آبروریزی یا مال وغیرہ کے متعلق کسی بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو تو اُسے چاہیئے کہ آج معاف کرالے کیونکہ اُسکے پاس قیامت کے دن نہ دینار ہوگا نہ درم البتہ اگر نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم چھین لیے جائینگے اور اگر نہونگے تو مظلوم کے گناہ اُسپر لاد دیے جائینگے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولا ینظر الیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر (ترغیب) وعن سھل بن معاذ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو یستطیع ان ینفذہ دعاہ اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ علی رؤس الخلایق حتی یخیر من ای الحور شاء (کذا فی اللباب) روی ان اللہ تعالیٰ قال لموسی علیہ السلام من قدر وعفا نظرت الیہ کل یوم سبعین نظرۃ ومن نظرت الیہ مرۃ واحدۃ لم اعذبہ بنار ی (روضۃ المغنی) فعلی العاقل ان یبتاد العفو عن الناس والاحسان الیھم ویحترز عن الغیظ والغضب لانہ یؤدی الی النار حفظنا اللہ من النار وادخلنا الجنۃ مع الابرار (حکی) عن میمون بن مھران ان جاریۃ جاءت بمرقۃ فعثرت فصبت المرقۃ علیہ فاراد میمون ان یضربھا فقالت الجاریۃ یا مولای استعمل قول اللہ تعالیٰ (والکاظمین الغیظ) قال قد فعلت فقالت استعمل ما بعدہ (والعافین عن الناس) قال قد عفوت عنک

ابوہریرہ بطور روایت کہتے ہین کہ رسول خداؐ کا قول ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیون سے کلام نکرے گا اور نہ انکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اُنپر نظر رحمت ڈالیگا اور انکو دردناک عذاب ہوگا (۱) بڈھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ یا حاکم (۳) متکبر محتاج (ترغیب) سہل بن معاذ رسول خداؐ سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص طاقت انتقام کی حالت مین غصہ کو پی جائے گا اللہ تعالیٰ اُسکو سر محشر مخلوق کے سامنے بلاکر اختیار دے گا کہ جس طرح کی حورون کو چاہے پسند کرلے (لباب) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا جو شخص قدرت پاکر کسی کو معافی دے مین اُس پر دن مین ستر مرتبہ رحمت کی نظر ڈالتا ہون اور مین جسے ایک مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھ لیتا ہون اُسے دوزخ کا عذاب نہین کرتا (روضۃ المغنی) عاقل کو چاہیئے کہ آدمیون سے درگزر کیا کرے اُنپر احسان کرتا رہے غیظ وغضب سے پرہیز رکھے کیونکہ یہ دوزخ مین ڈالنے کے سامان ہین اللہ تعالیٰ سب مسلمانون کو دوزخ سے محفوظ رکھے اور بہشت مین جگہ دے **حکایت** میمون بن مہران کی لونڈی ایکدن شوربا لیئے آرہی تھی کہ ٹھوکر کھاکر گر پڑی اور میمون پر شوربا گر پڑا اُنہون نے مارنے کا ارادہ کیا۔ لونڈی نے ہات باندھ کر کہا کہ اللہ تعالےٰ کے قول وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ پر عمل کیجیے۔ جواب دیا اچھا ہمنے اپنا غصہ پی لیا لونڈی بولی اسکے بعد وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ہے۔ انہون نے کہا اچھا۔ ہمنے معاف کیا۔

فقالت الجارية (والله يحب المحسنين) فقال اليهون احسنت اليك فانت حرة لوجه الله تعالى (روضة المتقين) الذين ينفقون في السراء والضراء اى في اليسر والعسر فاول ماذكر من اخلاق المتقين الموجبة للجنة ذكر السخاوة وقد جاء في الحديث عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار والجاهل السخي احب الى الله من العالم البخيل (والكاظمين الغيظ) اى الجارعين الغيظ عند امتلاء نفوسهم منه والكظم حبس الشئ عند امتلاءه وكظم الغيظ ان يمتلئ غيظا فيرده في جوفه ولا يظهره وعن النبي صلى الله عليه وسلم من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعا الله يوم القيامة على رؤس الخلائق حتى يخيره من الحور ما شاء (والعافين عن الناس) اى عمن ظلمهم واساء هم والله يحب المحسنين (معالم التنزيل)

لونڈی نے عرض کیا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ یہ سن کر بولے اچھا جا ہم نے تجھے خدا کے لئے آزاد کر دیا (روضۃ المتقین) الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یعنے جنت اُن کے لئے ہے جو تنگی و فراخی میں خدا کے رستہ میں دیتے رہتے ہیں اس آیت میں سب سے پہلے متقیوں کی اُس عادت کا ذکر ہے جو باعث دخول جنت ہے وہ کیا؟ سخاوت۔ چنانچہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں۔ سخی آدمی خدا سے جنت سے آدمیوں کے دل سے قریب اور دوزخ سے بعید ہوا کرتا ہے اور بخیل خدا سے جنت سے آدمیوں کے دل سے بعید اور دوزخ سے قریب رہتا ہے اللہ تعالیٰ جاہل سخی کو بخیل عالم سے زیادہ پسند کرتا ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نفس میں غصہ بھر جانے کے وقت اُسے دبا لیتے ہیں کظم لغت میں پُر ہونے کے وقت کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں۔ غصہ کا رد کنایہ ہے کہ جوش غضب کے وقت اُسے پی جائے۔ باطن کی طرف اُتار لے اُس کا اثر ظاہر نہ ہونے دے رسول خدا فرماتے ہیں قدرت کے وقت غصہ روکنے والے کو قیامت کے دن مخلوق کے سامنے حوریں پسند کر لینے کا اختیار دیا جائے وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ کا یہ مطلب ہے کہ جو ظلم کرے یا تکلیف پہنچائے اُسے معافی دے کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

(معالم التنزیل)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرء ای الرجل علی دین خلیلہ ای صدیقہ وصاحبہ (فلینظر احدکم) ای الخلیل وھو الفقیر المحتاج (الی من یخالل) ای یخالہ فلیطلب رفیقا ای صاحبا یکون شریکک فی التعلم وصاحبک فی امر دینک ای فی فعل دینک ودنیاک لان الخلیل یحصل منہ فوائد دینیۃ کالعلم والعمل والدعاء والشفاعۃ فی الاخرۃ ودنیویۃ کالجاہ والاستئناس والمجاورۃ وغیرھا وفھم من ھذا الحدیث انہ لا یصحب من ساء خلقہ وھو الذی لا یتملک نفسہ عند الغضب والشھوۃ فیقع فی المعصیۃ (ھذا الحدیث فی بدایۃ الھدایۃ للامام الغزالی

تمت الجزء الاول من کتاب درۃ الناصحین ویلیھا

الجزء الثانی بتوفیق الملک الباری

رسول خدا فرماتے ہین کہ ہر شخص اپنے دوست اور مصاحب کے دین پر ہے اس لیئے ہر ایک کو غور کرنا چاہیے کہ مین کس کو دوست رکھتا ہون اور ایسا رفیق ڈھونڈنا چاہیے جو تعلیم نیک اور امور دین مین شریک حال ہو کیونکہ نیک مصاحب سے علم عمل - دعا شفاعت وغیرہ یعنے اخروی فائدے بھی حاصل ہو سکتے ہین اور ترقی مراتب ہمدردی مکالمت ومجاورت وغیرہ دنیوی مطالب بھی نکل سکتے ہین اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ بدخلق آدمی سے ہرگز دوستی نکرنی چاہیئے کیونکہ ایسا آدمی غضب وشہوت وغیرہ اخلاق رزیلہ کے غلبہ کے وقت اپنی ذات پر قابو نہین رکھ سکتا بلکہ گناہون مین پڑکر دوسرون کو بھی اُسی گڑھے مین لے گرتا ہے (یہ حدیث بدایۃ الھدایۃ مؤلفہ امام غزالی مین موجود ہے

الحمد للہ کہ کتاب درۃ الناصحین مع تحفۃ الواعظین کا پہلا حصہ تصحیح تام وتنقیح مالا کلام

مطبع مجتبائی دہلی مین ماہ شعبان ۱۳۱۹ھ کو چھپکر طیار ہو گیا

کاپی رائٹ محفوظ ہے

هذا الجزء الثانی من کتاب درۃ الناصحین

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الاسراء

(سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلا) سبحان اسم بمعنی التسبیح الذی ھو التنزیہ وقد یستعمل علما لہ فیقطع عن الاضافۃ ویمنع الصرف وانتصابہ بفعل متروک اظہارہ وتصدیر الکلام بہ للتنزیہ عن العجز عما ذکر بعدہ واسرے وسرے بمعنے السیر ولیلا نصب علی الظرفیۃ وفائدۃ الکلمۃ بتنکیرہ علی تقلیل مدۃ الاسراء ولذلک قری من اللیل ای بعضہ کقولہ تعالی ومن اللیل فتھجد بہ) من المسجد الحرام بعینہ لما روی انہ علیہ السلام قال بینا انا فی المسجد الحرام فی الحجر عند البیت بین النائم والیقظان اذ اتانی جبرائیل علیہ السلام بالبراق او من الحرم وسماہ المسجد الحرام لانہ کلہ مسجد او لانہ محیط بہ بیطابق المبدأ المنتہی لما روی انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان نائما فی بیت ام ھانی بعد صلاۃ العشاء فاسری بہ ورجع من لیلتہ وقص القصۃ علیہا وقال مثل لی النبیون فصلیت بھم ثم خرج الی المسجد واخبرہ قریش فجعبوا منہ استحالۃ وارتد ناس ممن امن بہ وسعی رجال الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال ان کان قال لقد صدق فقالوا اتصدقہ علی ذلک

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسراء

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا لفظ سبحان اسم ہی بمعنے تسبیح یعنے تنزیہ کبھی اس کا استعمال بطور علم بھی ہوتا ہے اسوقت اضافت سے جدا ہو کر غیر منصرف ہو جاتا ہے اور اسکا نصب فعل متروک الاظہار کے باعث ہی اور کلام کو لفظ سبحان سے شروع کرنا اس طرف اشارہ کر رہا ہی کہ اللہ تعالی مابعد کے واقعہ سے عاجز نہیں بلکہ عجز سے پاک ہی اَسْرٰی اور سَرٰی بمعنے سَیر اور لیلاً منصوب علی الظرفیۃ ہی لفظ لیلاً نکرہ ہونیکے باعث مدۃ اسراء کی قلت پر دال ہی اسلیئے بعض قراۃ مین من اللیل ہے جیساکہ اس آیت مین وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اس سے یا تو بعینہ مسجد حرام مراد ہے کیونکہ رسول خدا فرماتے ہین مین مسجد حرام مین بیت اللہ کے قریب مقام حطیم مین کچھ حالت خواب مین تھا کچھ بیداری مین کہ جبرئیل براق لیکر آئے ۔ یا مطلق حرم مراد ہے حرم کو مسجد اسلیئے کہا ہے کہ سارا حرم سجدہ گاہ ہے یا اسلیئے کہ حرم مسجد حرام کو احاطہ کیئے ہوئے ہے یہ تاویل اسلیئے ہوئی ہے کہ ابتداء انتہا کے مطابق ہو جائے کیونکہ رسول خدا سے مروی ہی کہ آپ عشا کی نماز کے بعد اُم ہانی کے گھر مین آرام فرما رہے تھے یکایک براق آیا اور آپ کو لامکان تک کی سیر کرائی گئی اور حضور اسی رات واپس آگئے اور ام ہانی کو واقعہ سنایا اور یہ فرمایا کہ تمام انبیا میرے سامنے پیش ہوئے اور مینے اُن کو نماز پڑھائی پھر آپ مسجد مین گئے اور قریش کو معراج کی خبر دی سب نے محال جانکر تعجب کیا اور بعض ضعیف الایمان مرتد ہو گئے کچھ لوگ حضرۃ ابوبکرؓ کی طرف دوڑے اُنھون نے فرمایا کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے ہین تو بالکل ٹھیک ہی لوگون نے کہا کیا تم بھی اسکی تصدیق کرتے ہو

قال انی لاصدقہ علی ابعد من ذلک فسمی الصدیق وکان ذلک قبل الہجرۃ بسنۃ واختلفوا انہ علیہ السلام کان فی المنام او فی الیقظۃ بروحہ او بجسدہ والاکثر علی انہ اسری بجسدہ الی بیت المقدس ثم عرج بہ الی السموات حتی انتہی الی سدرۃ المنتہی ولذلک تعجب قریش واستحالوا الی المسجد الاقصی بیت المقدس لانہ لم یکن حینئذ وراءہ مسجد (الذی بارکنا حولہ) ببرکات الدین والدنیا لانہ مہبط الوحی ومتعبد الانبیاء من لدن موسی علیہ السلام ومحفوف بالانہار والاشجار والاثمار (لنریہ من آیاتنا) کذا ہاہنا فی برہۃ من اللیل مسیرۃ شہر ومشاہدۃ بیت المقدس وتمثل الانبیاء لہ ووقوفہ علی مقاماتہم وصرف الکلام من الغیبۃ الی التکلم لتعظیم تلک البرکات والآیات وقرئ لیریہ بالیاء (انہ ہو السمیع) لاقوال محمد علیہ السلام (البصیر) بافعالہ فیکرمہ ویقربہ علی حسب ذلک (قاضی) عن الحسن بن علی عن النبی علیہ السلام انہ قال اکثروا الصلوٰۃ علی فان صلاتکم مغفرۃ لذنوبکم واطلبوا لی الوسیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ فان وسیلتی عند ربی شفاعۃ لکل الجامع الصغیر وعن جابر بن عبد اللہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ (شفائے شریف)

آپنے فرمایا اس سے زیادہ تعجب انگیز بات ہوتی تو میں اُسکی بھی تصدیق کرتا اسی وجہ سے آپکا لقب صدیق ہوگیا یہ واقعہ ہجرۃ سے ایک سال پہلے کا ہے اسمیں اختلاف ہو کہ آپکو معراج خواب میں ہوئی یا بیداری میں اور روح کے ساتھ ہوئی یا جسم کیساتھ اکثر کا قول یہ ہے کہ حضور بیت المقدس تک مع جسم تشریف لیگئے پھر آسمانوں کی سیر کرکے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اسلیئے محال جانکر قریش نے تعجب کیا اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اس سے بیت المقدس مراد ہے کیونکہ اسوقت بجز بیت المقدس کے اور کہیں مسجد نہ تھی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ یعنے مسجد اقصےٰ وہ مبارک جگہ ہو جسکے اطراف میں ہمنے دینی و دنیوی برکتیں پھیلا رکھی ہیں کیونکہ وہ وحی اترنے کا مقام اور حضرت موسیٰ کے زمانہ سے معبد انبیا ہو اور اُسکے چاروطرف انہار و اشجار اور پھل بکثرت ہیں لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا یہ سیر کرانا اسلیئے تھا کہ ہم اُسے اپنی آیتیں دکھائیں مثلاً رات کے تھوڑے سے حصّہ میں مہینا بھر کی راہ طی کرنی بیت المقدس کا مشاہدہ انبیا کا سامنے آنا اور درجہ بدرجہ کھڑا ہونا وغیرہ اس آیت میں تعظیم برکات و آیات کے لحاظ سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات ہوا ہی اور بعض قرارۃ میں لِیُرِیَہٗ یائے تحتانیہ کیساتھ آیا ہی اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ بیشک خدا محمدؐ کے اقوال سننے اور افعال کو دیکھنے والا ہی وہ انکا اکرام کرکے اُسی طرح انکو اپنا مقرب بنائیگا (قاضی) حسن بن علیؓ رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھپر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ درود سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور میرے لیئے وسیلہ اور بلند مرتبہ طلب کیا کرو کیونکہ میرا وسیلہ تمہاری شفاعت کا باعث ہی (جامع الصغیر) جابر بن عبد اللہ رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص اذان سنتے وقت اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ الی آخر پڑھ لیگا قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہوجائیگا (شفائے شریف)

سبب نزول هذه الآية ان النبي عليه السلام لما ذكر الاسراء وكذبوه انزل الله تصديقا لنبيه قال البرهان النسفي لما وصل النبي عليه السلام الى الدرجات العاليات والمراتب الرفيعة اوحى الله تعالى اليه يا محمد بماذا اشرفك قال عليه السلام قتني فبان تنسبني الى نفسك بالعبودية فانزل الله تعالى (سبحان الذي اسرى بعبده ليلا) معراجية؛ وفي تصدير السورة بالكلمة الدالة على التعجب قرينة دالة على ان الواقع بعدها امر خارق للعادة وآية لا يقدر عليها احد الا الله فلما قيل ليلا تبين بتلك القرينة ان المراد منه بعض الليل فان التبعيض قريب من التقليل فكانه قيل اسرى بعبده في بعض الليل من مكة الى بيت المقدس مسيرة اربعين ليلة فتعين بهذه القرينة تقليل مدة الاسراء والدلالة على ان الاسراء واقع في بعض الليل (شيخ زاده) فان قلت لفظ من في قوله (من آياتنا) يقتضي التبعيض وقال الله تعالى في حق ابراهيم عليه السلام وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض) وظاهر هذا يدل على تفضيل ابراهيم عليه السلام على محمد ولا قائل به فما وجهه قلت ملكوت السموات من بعض آيات الله تعالى لان آيات الله تعالى افضل من خلقه فالذي رآه محمد عليه السلام من آيات الله وعجائبه افضل من ملكوت السموات والارض فظهر بذلك فضل محمد عليه السلام على ابراهيم عليه السلام (من تفسير اللباب)

اس آیت کے نزول کا یہ سبب ہے کہ رسول خدا نے جب معراج کا ذکر کیا اور لوگوں نے اسکی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تصدیق کیلئے یہ آیت نازل فرمائی اور برہان الدین نسفی کا قول ہے کہ جب رسول خدا درجات عالیہ اور مراتب رفیعہ پر ممتاز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کس چیز سے آپکی تکریم کریں آپنے جواب دیا کہ اپنا بندہ بنا لینے سے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (وہ نہایت پاکذات ہے جسنے اپنے بندہ کو رات کیوقت سیر کرائی (معراجیہ) اس سورۃ کو ایسے کلمہ سے شروع کرنا جو تعجب پر دال ہے اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ اسکے بعد ایک امر خارق عادت اور ایک ایسی آیت وارد ہونیوالی ہے کہ جسپر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور جب لیلاً فرمایا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ رات کا کچھ حصہ مراد ہے کیونکہ تبعیض اور تقلیل میں تھوڑا سا فرق ہے بس تو گویا یہ فرمایا ہے کہ اس نے اپنے بندہ کو تھوڑی سی رات میں مکہ سے لیکر بیت المقدس تک کی سیر کرائی جو چالیس دن کی راہ ہے اس سے وقت اسراء کی قلت اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسراء رات کے بعض حصہ میں ہوئی (شیخ زادہ) اگر تم یہ کہو کہ یہاں مِنْ اٰیٰتِنَا میں لفظ مِنْ تبعیضیہ ہے اور حضرت ابراہیم کی بابت یہ آیت وارد ہے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیہ یعنے ہمنے اپنے بندے محمد کو بعض آیتیں دکھائیں اور ابراہیم کو آسمان و زمین کے تمام کارخانے دکھا دیے تو اس سے بظاہر حضرت ابراہیم کی فضیلت ثابت ہوئی حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں کہ حضرت ابراہیم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں میں جواب دونگا کہ ملکوت سے بعض آیتیں مراد ہیں کیونکہ خدا کی آیتیں اس سے کہیں زیادہ ہیں پس تو خدا کی وہ آیتیں جو رسول خدا کو دکھائی گئیں آسمان و زمین کے تمام کارخانوں سے افضل ہیں اس تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ رسول خدا حضرت ابراہیم سے بدرجہا افضل ہیں (تفسیر لباب)

الحکمۃ فی افتتاح ھذہ السورۃ بالتسبیح وجھان احدھما ان العرب تسبح عند الامر العجیب فکان اللہ عجب من خلقہ بما اسندوا الی رسولہ محمد علیہ السلام من الافتراء والسخریۃ والثانی ان یکون خرج مخرج الرد علیھم لانہ علیہ السلام لما حدثھم عن الاسراء کذبوہ فیکون المعنی تنزہ اللہ ان یتخذ رسولا کذابا (امام ابوحاریں) فان قلت ما الحکمۃ فی افتتاح سورۃ الاسراء بالتسبیح والکھف بالتحمید قلت ان التسبیح جاء مقدما علی التحمید مثل فسبح بحمد ربک وسبحان اللہ والحمد للہ لان التسبیح ھو التنزیہ والتحمید ھو الثناء والتنزیہ ھو التخلیۃ والثناء ھو التعریف والتخلیۃ مقدمۃ علی التعریف (معراجیۃ) وقال بعضھم المراد بالمسجد الحرام مکۃ وقد قال علیہ السلام اول مسجد وضع فی الارض المسجد الحرام وھو مسجد مکۃ شرفھا اللہ وقال تعالی (ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین) وفی الصحیحین عن ابی ذر عن النبی علیہ السلام انہ قال اول مسجد وضع فی الارض المسجد الحرام ثم بعد المسجد الاقصی الذی اسسہ یعقوب بن اسحق علیھما السلام بعد بناء ابراھیم علیہ السلام الکعبۃ (معراجیہ)

اس سورۃ کو لفظ تسبیح کے ساتھ شروع کرنے میں دو حکمتیں ہیں ایک یہ کہ کسی تعجب خیز بات کے موقع پر سبحان اللہ کہنا عرب کی عادت میں داخل ہے پس تو گویا اللہ تعالی رسول خدا کے ساتھ مخلوق کے استہزاء اور تمسخر پر اظہار تعجب کرتا ہے دوم یہ کہ لفظ تسبیح کفار کی تردید کیلئے واقع ہوا ہے کیونکہ رسول خدا نے جب معراج کا ذکر کیا تو لوگوں نے تکذیب کی اُن کی تردید کے لیئے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ خدا اس بات سے منزہ ہے کہ کسی جھوٹے کذاب کو رسول بنالے (امام ابوحاریں) تم اگر یہ کہو کہ سورۂ اسرا کو تسبیح کے اور سورۂ کہف کو تحمید کے ساتھ شروع کرنے میں کیا حکمت ہے تو میں جواب دوں گا کہ تسبیح تحمید سے مقدم ہے مثلاً فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اس کا باعث یہ ہے کہ تسبیح تنزیہ کو کہتے ہیں اور تحمید ثنا کو تنزیہ عیوب و نقصانات سے پاک ہونے کا نام ہے اور ثنا تعریف۔ وہ عدمی صفت ہے یہ وجودی اور یہ ظاہر ہے کہ عدم وجود پر مقدم ہوا کرتا ہے (معراجیہ) بعض کا قول ہے کہ مسجد حرم سے مراد مکہ ہے رسول خدا فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد۔ مکہ کی مسجد یعنے مسجد الحرام ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الآیہ یعنے سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے اور صحیحین میں ابوذر سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں مسجد اقصے کے بعد (جسکو یعقوب بن اسحق علیہما السلام نے ابراہیم کی بنائے کعبہ کے بعد بنایا ہے) اول مسجد جو روئے زمین پر بنائی گئی مسجد الحرام ہے (معراجیہ)

فان قلت ظاهر الآية يدل على ان الاسراء كان الى بيت المقدس والاحاديث الصحيحة تدل على انه عرج به الى السماء فكيف يصح الجمع بين الدليلين وما فائدة ذكر المسجد الاقصى فقط قلت كان الاسراء على ظهر البراق الى المسجد الاقصى ومنه كان عروجه الى السماء على المعراج وفائدة ذكر المسجد الاقصى فقط انه عليه السلام لو اخبر بصعوده الى السماء اولا لاشتد انكارهم لذلك فلما اخبرهم انه اسرى به الى بيت المقدس وبان لهم صدقه فيما اخبر عنه من العلامات وصدقوه عليها اخبر بعد ذلك ان الاقصى كالتوطئة لمعراجه الى السماء فجعل الاسراء الى المسجد الاقصى كالتوطئة للعروج الى السماء (تفسير خازن) وعن الزهري وعروة عن النبي عليه السلام لما اصبح ليلة اسرى به واخبر الناس بذلك ارتد ناس ممن صدقوه عليه السلام وفتنوا فتنة عظيمة وسعى رجال من المشركين الى ابي بكر فقالوا ان صاحبك يزعم انه اسرى به الليلة بيت المقدس ومنه الى السموات وجاء قبل ان يصبح قال لئن قال ذلك لقد صدق قالوا أتنت تصدقه في هذا قال نعم اصدقه فيما هو ابعد من ذلك فلذا سمي الصديق وجاء واحد منهم فقال يا محمد قم ففقام عليه السلام فقال ارفع احدى رجليك فرفع ثم قال ارفع الاخرى فقال ان رفعتها اسقط

اگر تم یہ کہو کہ ظاہر آیت سے صرف بیت المقدس تک سیر کرانا معلوم ہوتا ہے اور صحیح حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو آسمانی معراج ہوئی ہے اب ان دونوں میں تطبیق کیونکر ہوگی اور صرف مسجد اقصے کے ذکر سے کیا فائدہ ہے میں جواب دونگا کہ آپ مسجد اقصیٰ تک براق پر سوار ہو کر تشریف لیگئے اور وہاں سے آسمانی معراج ہوئی اور فقط مسجد اقصے کے ذکر سے یہ فائدہ ہے کہ اگر آپ اول ہی اول آسمانی معراج کی خبر دیتے تو کفار قریش سختی کے ساتھ انکار کرتے جب آپنے بیت المقدس جانے کی خبر دی اور علامتیں بتانے سے انہوں نے آپ کی تصدیق کی تو اُس کے بعد اظہار کر دیا کہ مسجد اقصے تک جانا گویا آسمانی معراج کا ایک مقدمہ تھا (تفسیر خازن) زہری اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا نے شب معراج کی صبح کو معراج کی کیفیت سنائی تو بعض ضعیف الایمان لوگوں نے مرتد ہو کر فتنۂ عظیم برپا کر دیا اور اکثر مشرک حضرت ابو بکرؓ کے پاس دوڑ گئے اور یہ کہا تمہارے پیغمبر کا دعوے ہے کہ مجھے راتوں رات مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں تک کی سیر کرائی گئی اور صبح ہونے سے پہلے میں واپس آگیا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اگر رسول خدا نے ایسا فرمایا ہے تو بالکل سچ ہے لوگوں نے کہا کہ آپ اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں آپ اس سے زیادہ کوئی تعجب خیز بات فرماتے تو میں اُس کی بھی تصدیق کرتا اسلیئے آپ کا لقب صدیق ہو گیا پھر کفار میں سے ایک شخص نے حاضر ہو کر یہ کہا کہ اے محمدؐ اپنا ایک پانو اُٹھائیے آپ نے اُٹھایا اُس نے کہا دوسرا اٹھائیے آپ نے فرمایا کہ ایسا کرونگا تو گر پڑونگا۔

فقال الکافر اذا لم ترتفع عن الارض شبرا فکیف رفعت الی السماء والی سدرۃ المنتہی فقال علیہ السلام اخرج من المسجد واحلت بہذا القول لعلی فانہ یجیبک فخرج من المسجد فلقی علیا فحکی لہ القصۃ فسل سیفہ وضرب عنقہ فمات فانکر اصحاب علی علیہ وقالوا لم قتلتہ قال النبی علیہ السلام معقول وہو امرک بالجواب لا بالقتل فقال علی جواب المعاند یکون ہکذا فان الرسول علیہ السلام لم یعجز عن جوابہ لکن علم انہ لا یقبل الجواب فارسلہ الی لاقتلہ وجوابہ ان الرسول بحولہ وقوتہ عاجز عن العروج مسقدار شبر لکن امر المعراج انما حصل بقوۃ القادر القوی الذی جمیع القدر عند قدرتہ کذرۃ من الشمس وقطرۃ من البحر ثم اجتمعوا عند النبی علیہ السلام وجلسوا یسالون عن اشیاء فی بیت المقدس فقالوا اخبرنا عن عیرنا ای تجارنا الذین مضوا الی الشام ہل لقیت شیئا منہا قال علیہ السلام نعم مررت بعیر بنی فلان وہی بالروحاء وقد ضلوا بعیرا لہم وہم فی طلبہ وفی رحالہم قدح من ماء اخذتہ فشربتہ ثم وضعتہ کما کان فاسألوہم ہل وجدوا الماء فی القدح حین رجعوا قالوا ہذہ علامۃ ثم قالوا اخبرنا عن عیرنا متی تجیئ الینا

وہ بولا کہ جب آپ زمین سے ایک بالشت اونچے نہیں ہو سکتے تو آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک کیونکر پہنچے ہونگے آپنے فرمایا مسجد سے نکل اور اپنا مقولہ علیؓ سے بیان کر وہ تجھے جواب دین گے چنانچہ اُس نے علیؓ سے ملکر اپنا اعتراض نقل کیا حضرۃ علیؓ نے تلوار سونتکر اُس کی گردن اُڑادی بعض لوگون نے اس فعل کو اچھا نہ سمجھا اور قتل کی بابت حضرۃ علیؓ پر معترض ہوئے اور یہ کہا کہ رسول خداؐ نے آپ کو جواب دینے کا حکم دیا تھا نہ کہ قتل کا حضرۃ علیؓ نے فرمایا کہ سرکشون کو اسی طرح جواب دیا جاتا ہے رسول خداؐ اسکے جواب سے نعوذ باللہ عاجز نہ تھے مگر آپ معلوم کر گئے تھے کہ یہ کمبخت کسی جواب کو نہ مانیگا اسلئے بارادۂ قتل میرے پاس بھیجدیا تھا اور اُس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر اپنی طاقت کے اعتبار سے بالشت بھر کی اونچائی پر بھی نہین جاسکتا۔ لیکن معراج اُس قادر و قوی کی طاقت سے حاصل ہوئی ہے جس کی طاقت کے سامنے ساری طاقتین ایسی ہین جیسا آفتاب کے سامنے ذرہ یا دریا کے آگے قطرہ پھر لوگ رسول خدا کے پاس آکر بیت المقدس کا حال پوچھنے لگے اور یہ کہا کہ آپ ہمارے اُس قافلہ سے جو شام کی طرف گیا ہوا ہے رستہ مین کہین ملے ہین آپنے فرمایا ہان مین نے فلان کے قافلہ کے پاس سے گزرا ہون جو مقام روحا مین تھا اور قافلہ والے اپنے ایک گم شدہ اونٹ کی تلاش کر رہے تھے مین نے اُن کے کجاوے مین سے ایک پیالہ لیا اور پانی پیکر پھر وہین رکھدیا اُنسے پوچھ لینا کہ اُس پیالہ مین پانی تھا یا نہ تھا لوگون نے کہا کہ بیشک یہ علامت ٹھیک ہے اور پھر یہ کہا کہ اچھا یہ بتائیے کہ ہمارا قافلہ کبتک واپس آجائے گا

قال علیہ السلام مررت بہا بالتنعیم وھو موضع قبل الحرم قالوا فما عدد ھا واحمالھا وھیئتہا ومن فیہا قال ھی کذا وکذا وفیہا فلان وفلان یقدمہا جمل اورق وھو مایکون لونہ کلون التراب علیہ غرارتان تطلع علیکم طلوع الشمس قالوا ھذہ علامۃ فخرجوا فی اٰخر اللیل ینتظرون العیر لیستدلوا بہا علی صدقہ فی خبر السماء ان ظہر صدقہ فقال قائل منہم ھذہ الشمس قد طلعت وقال اٰخر منہم ھذہ الابل واللہ قد طلعت یقدمہا بعیر اورق وفیہا فلان وفلان کما اخبر علیہ السلام فلم یؤمنوا وقالوا ان ھذا الا سحر مبین (موعظۃ) عن ابی سعید الخدری انہ سئل النبی علیہ السلام عن اللیلۃ التی اسری بہ فیہا فقال اتیت بدابۃ وھی اشبہ الدواب بالبغل وھو البراق الذی کان یرکبہ الانبیاء قال فانطلق بی یضع یدہ عند منتہی بصرہ فسمعت نداء عن یمینی یا محمد علی رسلک فمضیت ولم اعرج علیہ ثم سمعت نداء عن شمالی فمضیت ولم التفت الیہ ثم استقبلتنی امرأۃ وعلیہا من کل زینۃ فمددت یدی وقالت علی رسلک فمضیت ولم التفت الیہا ثم اتیت بیت المقدس وقال المسجد الاقصی فنزلت واوثقتہ بالحلقۃ التی کانت الانبیاء یوثقونہ بہا

آپنے فرمایا مینے اُسے مقام تنعیم مین (جو حرم شریف کے متصل ہے) آتے دیکھا ہے اُنھون نے کہا کہ اُسکے آدمیون اور اونٹون کی تعداد اور دیگر کیفیت بیان فرمائیے چنانچہ آپنے ایک ایک بات بیان کردی اور یہ فرمایا کہ سب سے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ ہے جسپر دو کجاوے ہین یہ قافلہ سورج نکلتے تمہاری پاس آجائیگا لوگ اس علامت کے قائل ہوگئے اور قافلہ کے انتظار مین پچھلی رات سے نکل کھڑے ہوئے انکا خیال تھا کہ اگر آپ اس خبر مین سچے نکلے تو آسمانی معراج کی بات بھی سچ ہوجائے گی اتنے مین ایک شخص بول اُٹھا کہ لے سورج تو نکل آیا دوسرے نے کہا بخدا وہ دیکھو قافلہ آرہا ہے اور خاکستری رنگ کا اونٹ سب سے آگے ہے اور جسطرح رسول خدا نے خبر دی اسکے مطابق فلان فلان شخص اس قافلہ مین موجود ہین باینہمہ یہ لوگ ایمان نہ لائے اور آپ کو کھلا جادوگر بتایا (موعظۃ) ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا سے شب معراج کی بابت سوال کیا گیا فرمایا میرے پاس ایک ایسی سواری لائی گئی جو خچر سے مشابہ تھی اور یہ وہ براق ہے جسپر دیگر انبیا سوار ہوئے ہین۔ فرماتے ہین یہ براق مجھے لیچلا اس کا ہر قدم منتہاے نظر پر پڑتا تھا۔ ناگاہ مینے دہنی طرف سے آواز سنی کہ اے محمد ذرا آہستہ آہستہ مگر مینے اُدھر توجہ نہ کی پھر بائین جانب سے یہی آواز آئی لیکن مین قطعًا ملتفت نہوا۔ پھر بن سنور کر ایک عورت میرے سامنے آئی اور ہات بڑھا کر یہ کہا کہ ذرا ٹھیر جائیے۔ مگر مینے ذرا بھی خیال نکیا۔ پھر مین بیت المقدس یا مسجد اقصی مین پہنچکر براق سے اُتر پڑا اور اُسے اُس حلقہ سے باندہ دیا جس سے دیگر انبیا باندھا کرتے تھے

ثم خلت المسجد فصليت فقلت يا جبرائيل سمعت نداء عن يميني فقال ذلك داعي اليهودية اما انك لو وقفت عليه لتهودت امتك فقلت سمعت نداء عن شمالي فقال ذلك داعي النصارى اما انك لو وقفت عليه لتنصرت امتك واما المرأة فكانت الدنيا تزينت لك اما انك لو وقفت عليها لاختارت امتك الدنيا على الآخرة ثم اتيت بانائين احدهما فيه لبن والآخر فيه خمر فقال لي اشرب ايهما شئت فاخذت اللبن فشربته وتركت الخمر فقال جبرائيل اصبت اي اعطيت امتك الاسلام اما انك لو اخذت الخمر لغوت امتك (قصة) روى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما كانت ليلة اسري بي وانا بمكة بين النوم واليقظة جاءني جبرائيل عليه السلام فقال يا احمد قم فقمت فاذا جبرائيل ومعه ميكائيل فقال جبرائيل لميكائيل ائتني بطست من ماء زمزم لكي اطهر قلبه واشرح لصدره قال عليه السلام فشق بطني وغسله ثلاث مرات وقد اختلف اليه ميكائيل بثلاثة طسوت من ماء فشرح صدري ونزع ما كان فيه من غل ومسلاه حكمة وعلما وايمانا وختم بين كتفي بخاتم النبوة ثم اخذ جبرائيل بيدي حتى انتهى الى سقاية زمزم

پھر مینے مسجد مین جاکر نماز پڑہی اور جبرئیلؑ سے کہا کہ مین نے دہنی جانب سے ایک آواز سنی تھی۔ جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ یہودیت تھی اگر آپکی آواز پر آپ ٹھہر جاتے تو آپ کی امت یہودی ہوجاتی مینے کہا کہ بائین طرف سے بھی ایک آواز آئی تھی۔ جبرئیلؑ بولے کہ یہ نصرانیت تھی اگر آپ وقوف توقف فرماتے تو اُمت کے لوگ نصارے ہوجاتے اور وہ بنی ٹہنی عورت دنیا تھی اگر آپ اسکی طرف التفات کرتے تو آپ کی امت آخرت چھوڑکر دنیا ہی کو اختیار کرلیتی۔ پھر میرے سامنے دو ظرف لائے گئے ایک مین دودہ تھا دوسرے مین شراب اور یہ حکم ہوا کہ جونسا چاہو پی لو مینے دودہ لیکر پی لیا اور شراب کو نہ چہوا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اپنی امت کو دولت اسلام عطا فرمادی اگر آپ شراب پی لیتے تو امت گمراہ ہوجاتی (قصہ) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین مین معراج کی رات مکہ مین کچہہ سوتا تھا کچہہ جاگ رہا تھا کہ جبرئیلؑ آئے اور یہ کہا کہ اے محمدؐ اُٹھو مین اُٹھ کھڑا ہوا تو دیکھا کہ جبرئیلؑ و میکائیل دونون موجود ہین جبرئیلؑ نے میکائیل سے کہا زمزم کے پانی کا طشت لے آؤ تاکہ مین ان کے دل کو پاک اور سینہ کو صاف کردون آپ فرماتے ہین کہ پھر میرے شکم کو چاک کیا اور تین مرتبہ دہویا اور میکائیل تین بار پانی کے طشت لائے اور میرے سینہ کو صاف کیا اور اُس کی آلایش بحالکر حکمت وعلم اور ایمان سے پُر کردیا اور میرے دونون شانون کے بابین مہر نبوت لگادی پھر جبرئیلؑ میرا ہات پکڑکر زمزم کے گھاٹ تک لیگئے

فقال للملك ائتني بذنوب من ماء زمزم او من ماء الكوثر وقال لي توضأ فتوضأت
ثم قال انطلق يا محمد فقلت الى اين فقال الى ربك ورب كل شئ فاخذ بيدي
واخرجني من المسجد فاذا انا ببراق فوق الحمار ودون البغل خده كخد الانسان
وذنبه كذنب البعير وعرفه كعرف الفرس وقوائمه كقوائم الابل واظلافه
كاظلاف البقر وظهره كانه درة بيضاء عليه رحل من رحال الجنة وله جناحان
في فخذيه يمر مثل البرق خطوة عند منتهى طرفه فقال اركب وهي دابة ابراهيم
عليه السلام التي كان يزور عليها البيت الحرام فركبته ثم سار ومعه جبرائيل
فقال انزل فصل قال فنزلت وصليت فقال جبرائيل اتدري اين صليت قلت لا
قال صليت بطيبة واليها المهاجران شاء الله ثم قال انزل فصل فنزلت وصليت
فقال اتدري اين صليت قلت لا قال صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى
ثم قال انزل فصل فنزلت فصليت قال اتدري اين صليت فقلت لا قال صليت
ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم مضينا حتى اتينا بيت المقدس فلما انتهيت
فاذا انا بملائكة قد نزلوا من السماء وتلقوني بالبشارة والكرامة من عند الله تعالى

اور دوسرے فرشتہ کو حکم دیا کہ زمزم یا کوثر کے پانی کا ایک ڈول لاؤ اور مجھ سے کہا کہ وضو کر و مینے وضو کیا پھر کہا کہ اے محمدؐ
چلو مینے کہا کہاں فرمایا اپنے اور ہر شے کے خدا کی طرف چنانچہ جبریلؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کے مسجد سے
نکالا مین کیا دیکھتا ہون کہ براق موجود ہے جو گدھے سے کچھ بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا اور جس کا چہرہ
انسان کا سا دم اونٹ کی سی اور کیال گھوڑے جیسے تھے پانو اونٹ کے سے کھر بیل کے سے تھے اور پشت
سفید موتی کی طرح چمک رہی تھی یہ جنت کی سواری تھی جس کی رانون مین دو پر تھے رفتار بجلی کیطرح تھی
منتہائے نظر پر قدم پڑتے تھے مجھسے جبریلؑ نے کہا اسپر سوار ہو جائیے یہ حضرت ابراہیمؑ کی سواری ہے
آپ اسی پر چڑھکر بیت الحرام کی زیارت کو جایا کرتے تھے چنانچہ مین براق پر سوار ہو گیا اور جبریلؑ ہمرکاب
رہے تھوڑی دور چلکر جبریل نے کہا اتر کر نماز پڑھیے مینے نماز پڑھی جبریلؑ بولے کیا تم جانتے ہو کہ تمنے
کسجگہ نماز ادا کی ہے مینے کہا نہین فرمایا اسجگہ کا نام طیبہ ہے انشاء اللہ یہین ہجرت ہو گی پھر آگے
بڑھکر اترنے اور نماز پڑھنے کا حکم کیا مینے اتر کر نماز پڑھی جبریل نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ تمنے کہان
نماز پڑھی مین نے کہا نہین فرمایا یہ طور سیناء ہے جہان اللہ تعالی نے موسیٰؑ سے کلام کیا تھا پھر آگے
بڑھکر کہا کہ اتر کر نماز پڑھو چنانچہ مین اتر پڑا اور نماز ادا کی جبریلؑ نے کہا تم اسجگہ کو جانتے ہو مینے
کہا نہین فرمایا یہ بیت اللحم ہے جہان حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے پھر ہم بیت المقدس
پہنچ گئے وہان جاکر دیکھتا ہون کہ بہت سے فرشتے اللہ تعالی کیطرف سے بشارت و کرامت لیکر اتر رہے ہیں

یقولون السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر قال قلت یا جبرائیل ما تحیتهم ایای قال انک اول من تنشق عنه الارض وعن امتک واول شافع واول مشفع وانک آخر الانبیاء وان الحشر بک وبامتک ثم جاوزنا حتی انتهینا الی باب المسجد فاتانی جبرائیل وربط البراق فی الحلقة التی کانت تربط الانبیاء فیها بخطام من حریر الجنة فلما دخلت الباب اذا انا بالانبیاء والمرسلین وفی حدیث ابی العالیة ارواح الانبیاء الذین بعثهم الله من قبل من لدن آدم الی نوح علیهما السلام الی عیسی علیه السلام قد جمعهم الله عز وجل فصلوا علی وحیونی مثل تحیة الملائکة قلت یا جبرائیل من هؤلاء قال اخوانک الانبیاء علیهم السلام ثم اخذ جبرائیل علیه السلام بیدی فانطلق بی الی الصخرة فصعد فاذا معراج الی السماء لم ار مثله حسنا وجمالا لو لم ینظر الناظرون الی شیء قط احسن منه ومنه تعرج الملائکة اصله علی صخرة بیت المقدس ورأسه ملتصق بالسماء احدی عارضیه یاقوتة والاخری زبرجدة ودرجة من فضة واخری من زمرد مکلل بالدر والیاقوت وهو المعراج الذی یهبط منه ملک الموت لقبض الارواح فاذا رأیتم میتکم شخص بصره فانه تنقطع عنه المعرفة اذا عاینه لحسنه

اور یہ کہتے ہیں کہ السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر میں نے جبرئیل سے کہا کہ اس سلام کے کیا معنے ہیں فرمایا سب سے پہلے آپ اور آپکی امت قبروں سے نکلیگی اور سب سے اول آپ شفاعت کرین گے اور سب سے پہلے آپکی شفاعت قبول کیجائیگی اور آپ سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور چونکہ حشر آپسے اور آپکی امت سے متعلق ہوگا اسلئے آپ حاشر ہیں رسول خدا فرماتے ہیں کہ پھر ہم مسجد کے دروازہ تک پہنچے جبرئیل نے محکوٰ اتار کر براق کی لگام کو جو جنت کی حریر کی تھی اُس حلقہ سے باندھ دیا جس سے دیگر انبیا باندھتے آئے ہیں میں دروازہ میں داخل ہوتے ہی کیا دیکھا کہ تمام انبیا و مرسلین موجود ہیں ابو العالیہ نے اپنی روایت مین یہ بیان کیا ہے کہ آدمؑ و نوحؑ سے لیکر عیسےٰؑ تک کے تمام اُن انبیا کی ارواح جنہین خدا نے مجھسے پیشتر بھیجا تھا میرے لئے اکھٹا کر دیا ان سب نے مجھے سلام کیا اور فرشتوں کی طرح تحیہ ادا کیا میں جبرئیلؑ سے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا آپکے بھائی یعنے انبیا علیہم السلام ہیں پھر جبرئیلؑ میرا ہاتھ پکڑ کے صخرہ بیت المقدس میں ایک پتھر ہے) کی طرف لے چڑھے اور وہان آسمان تک کی ایک سیڑھی نظر پڑی جیسے حسن و جمال میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی اور نہ کسی اور دیکھنے والے کو اس سے بہتر نظارہ کا کبھی اتفاق پڑا ہوگا فرشتے اسی کے ذریعہ اوپر چڑھتے ہیں اسکی اصل صخرۂ بیت المقدس پر ہے اور چوٹی آسمان سے ملی ہوئی ہے ایک بازو یاقوت کا ہے دوسرا زبرجد کا ایک ڈنڈا چاندی کا ہے دوسرا زمرد کا جس مین موتی یاقوت جڑے ہوئے ہیں ملک الموت قبض ارواح کے لئے اسی کے ذریعہ سے اُترتے ہیں جب تم کسی مرنے والے کی آنکھین اونچی دیکھو تو سمجھ لیا کرو کہ اس سیڑھی کے معائنہ حسن کے باعث اُس کے ہوش حواس جاتے رہے ہیں

فاحتملنی جبرائیل علیه السلام حتی وضعنی علی جناحه ثم ارتفع الی سماء الدنیا من ذلك المعراج فقرع الباب فقیل من ذا فقال انا جبرائیل فقیل من معك قال محمد ففتح الباب فدخلنا فیه وبینما انا اسیر فی سماء الدنیا اذا رایت دیکا له ریش ابیض کاشد بیاض ما رایت مثله قط وله زغب اخضر تحت ریشه کاشد خضرة ما رایت مثلها قط واذا رجلاه فی تخوم الارض السفلی ورأسه تحت العرش واجنحان فی منکبیه اذا نشرهما جاوزتا المشرق والمغرب فاذا کان بعض اللیل نشر جناحیه وخفق بهما وصرخ بالتسبیح لله عزوجل یقول (سبحان الملك القدوس الکبیر المتعال لا اله الا الله الحی القیوم فاذا فعل ذلك سبحت دیکة الارض کلها وخفقت باجنحتها واخذت بالصراخ فاذا سکن ذلك الدیك فی السماء سکنت دیکة الارض فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم ازل منذ رایت ذلك الدیك مشتاقا الی ان اسمع ثانیا قال علیه السلام ثم صعد الی السماء الثانیة فاستفتح الی آخره ثم صعد نا الی السماء الثالثة فاستفتح الی آخره ثم صعد نا الی السماء الرابعة فاستفتح الی آخره ثم صعد نا الی السماء الخامسة فاستفتح الی آخره ثم صعد نا الی السماء السادسة فاستفتح الی آخره ثم صعد نا الی السماء السابعة فاستفتح الی آخره

رسول خدا فرماتے ہین جبرئیل نے مجھے اٹھا کر اپنے بازو پر رکھدیا اور اسکے ذریعہ آسمان دنیا تک جا پہنچے وہان پہنچکر دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی کون ہے فرمایا جبرئیل پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے جبرئیل نے کہا محمد چنانچہ دروازہ کھلگیا اور ہم اندر داخل ہوگئے اثنائے سیر مین میںنے بہت سفید پرون کا ایک مرغ دیکھا کہ ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور اسکے پرون کے نیچے نہایت سبز کلیان تھین اسکے پنجے ساتوین زمین کی تہ مین اور سر عرش کے نیچے تھا اسکے دونون پر اسقدر طویل تھے کہ کھلتے وقت مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے تھے جب تھوڑی سی رات باقی رہتی ہے یہ اپنے پرون کو پھڑ پھڑا کر سمیٹ لیتا ہے اور چلا چلا کر ان لفظون مین اللہ تعالی کی تسبیح کیا کرتا ہے سبحان الملك القدوس الکبیر المتعال لا الہ الا ھو الحی القیوم اسکے ساتھ تمام روئے زمین کے مرغ تسبیح کرنے اور پرون کو پھڑ پھڑا کر چیخنے لگتے ہین اور جب یہ آسمانی مرغ تھم جاتا ہے تو روئے زمین کے تمام مرغ خاموش ہوجاتے ہین۔ رسول خدا فرماتے ہین کہ مینے جب سے اس مرغ کو ایک مرتبہ دیکھا ہے اسکا مشتاق رہتا ہون کہ دوسری مرتبہ پھر دیکھون آپ فرماتے ہین کہ پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پھر علی ہذا القیاس تیسرے آسمان کی طرف گئے۔ پھر چوتھے کی طرف پھر پانچوین کی طرف پھر چھٹے کی طرف پھر ساتوین کی طرف ہمارے لئے ہر آسمان کا دروازہ کھلتا گیا

ثم دخلنا فاذا انا برجل اشمط جالس اعلی کرسی عند باب الجنۃ وعندہ قوم جلوس بیض الوجوہ
فقلت یا جبرائیل من ھذا الاشمط ومن ھؤلاء وما ھذہ الانہار قال ھذا ابوک ابراھیم
اول من شمط علی الارض واما ھؤلاء البیض وجوہ فقوم لم یلبسوا ایمانھم بظلم قال علیہ السلام
واذا ابراھیم مستندا الی بیت فقال جبرائیل ھذا البیت المعمور یدخلہ کل یوم سبعون
الفا من الملائکۃ فاذا خرجوا لم یعودوا الیہ قال علیہ السلام فاتی بی جبرائیل الی سدرۃ
المنتھی فاذا ھی شجرۃ لھا اوراق الواحدۃ منھا تغطی الدنیا بما فیھا واذا انیقھا مثل قلال
ھجر ینبع من اصلھا اربعۃ انہار نہران ظاھران ونہران باطنان فسالت جبرائیل
فقال الباطنان ففی الجنۃ واما الظاھران فالنیل والفرات قال ثم انتھیت الی سدرۃ المنتھی
واذا اعین ورقھا وثمرھا فغشیھا من نور اللہ ما غشی ای تجلی وغشیھا الملائکۃ
کانھم رأوا من ذھب عن خشیۃ اللہ تعالی فلما غشیھا ما غشی تحولت حتی لا یستطیع
احد ان ینعتھا قال علیہ السلام وفیھا ملائکۃ لا یعلم عددھم الا اللہ عزوجل ومقام
جبرائیل فی وسطھا فقال لی جبرائیل تقدم فقلت یا جبرائیل تقدم

جب ہم ساتوین آسمان مین داخل ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ جنت کے دروازہ کے قریب کنگھی کئے ہوئے
ایک کرسی پر بیٹھے ہین اور اُن کے آس پاس بہت سے چمکتے چہرے والے لوگ موجود ہین مینے جبرئیل سے
کہا کہ یہ کنگھی کئے ہوئے اور اُن کے آس پاس والے کون ہین اور یہ نہرین کیسی ہین فرمایا یہ آپکے باپ
ابراہیمؑ ہین روے زمین پر سب سے پہلے کنگھی انہون ہی نے کی ہے اور یہ چمکتے چہرے والے وہ لوگ ہین
جنہون نے اپنے ایمان مین شرک کو نہین ملایا آپ فرماتے ہین کہ حضرت ابراہیمؑ ایک بیت سے سہارا
لگائے ہوئے تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ بیت المعمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین کہ
چلے جانے کے بعد پھر دوبارہ نہین آسکتے فرماتے ہین کہ پھر جبرئیلؑ مجھے سدرۃ المنتہے کی طرف لیگئے یہ ایک
ایسا درخت ہے جس کا ایک ایک پتا دنیا و مافیہا کا سرپوش بن سکتا ہے اسکے بیر مقام ہجر کے مٹکون کے
برابر ہین اور اسکی جڑ مین سے چار نہرین نکلتی ہین دو ظاہر دو باطن مینے اِنکی بابت جبرئیلؑ سے پوچھا
فرمایا باطنی دو نہرین جنت مین ہین اور ظاہری نیل و فرات ہین پھر جب مین اُس سدرۃ المنتہے تک پہنچگیا
جس کے پتے اور پھل مجھے یاد ہین تو اُسے نور الٰہی اُسکی تجلی نے ڈھانک لیا اور فرشتے خوف الٰہی سے
سونے کے پروانون کی صورت مین اُسپر اگرے یہ دیکھکر مین بیہوش گیا بیشک کوئی بشر سدرۃ المنتہی کی
تعریف نہین کرسکتا۔ آپ نے فرمایا سدرۃ المنتہے کے فرشتون کی تعداد خدا کے سوا اور کوئی
نہین جانتا۔ جبرئیلؑ کا مقام اُس کے وسط مین ہے اُسوقت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ آگے چلیئے
مینے کہا تم بھی ساتھ ساتھ چلو۔

فقال بل تقدم یا محمد انت اکرم علی الله منی فتقدمت وجبرائیل علی اثری حتی انتهی بی الی حجاب فراش الذهب فرفرف الحجاب فقبل من ذاک فقال جبرائیل ومعی محمد قال الملک الله اکبر فاخرج یده من تحت الحجاب فاحتملنی وتخلف جبرائیل فقلت الی این فقال یا محمد وما منا الا له مقام معلوم ان هذا منتهی الخلائق وانما اذن لی فی الدنو من الحجاب لاحترامک واجلالک فانطلق بی الملک فی اسرع من طرفة عین الی حجاب اللؤلؤ فحرک الحجاب فقال الملک من وراء الحجاب من هذا قال انا صاحب فراش الذهب وهذا محمد رسول العرب معی قال الملک الله اکبر فاخرج یده من تحت الحجاب حتی وضعنی بین یدیه فلو ازل کذلک من حجاب الی حجاب کل حجاب مسیرة خمسمائة عام وما بین الحجاب الی الحجاب خمسمائة ثم رد الی رفرف اخضر ضوءه کضوء الشمس فالتمع بصری ووضعت علی ذلک الرفرف ثم احتملنی فلما رایت العرش وجدته اوسع من کل شئ فقربنی الله عز وجل الی مسند العرش ونزلت قطرة من العرش فوقعت علی لسانی فما ذاق الذائقون احلی منها فانبأنی الله عز وجل نبأ الاولین والاخرین واطلق لسانی بعد ما لا له من هیبة الله فقلت

جبرئیلؑ نے فرمایا بس آپ ہی تشریف لیجائین یہ آپ ہی کا مرتبہ ہی کیونکہ آپ خدا کے نزدیک مجھسے بہت زیادہ مکرم ہین آپ فرماتے ہین مین آگے بڑہا اور جبرئیلؑ پیچھے پیچھے رہے یہانتک کہ مین سونے کے پروانون کے حجاب تک پہنچگیا حجاب کو حرکت ہوئی اور آواز آئی کہ کون فرمایا جبرئیل اور انکے ساتھ محمدؐ فرشتے نے کہا اللہ اکبر پھر اپنا ہات حجاب سے باہر نکالکر مجھے اُٹھا لیا جبرئیلؑ پیچھے رہگئے مینے کہا کہ کہان چلے جبرئیلؑ بولے کہ ہم مین ہر فرشتے کیلیے ایک خاص مقام مقرر ہے کوئی متنفس اُس مقام سے آگے نہین بڑہ سکتا یہ فقط آپ کی تعظیم وتکریم کا طفیل ہے کہ مجھے حجاب تک آنے کی اجازت ملگئی ہے اسکے بعد مجھے ایک فرشتہ پلک جھپکاتے مین موتیون کے حجاب تک لے گیا حجاب کو حرکت ہوئی اور پس پردہ ایک فرشتے نے آواز دی کہ کون دوسرے فرشتے نے جوابدیا کہ مین سونے کے پروانون کے حجاب کا افسر ہون اور یہ محمدؐ ہین اس فرشتے نے کہا اللہ اکبر اور پھر پردہ سے ہات نکالکر مجھے اپنے سامنے بلالیا مین اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی طرف منتقل ہوتا رہا ہر حجاب پانسو برس کی راہ اور ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانسو برس کا فاصلہ تھا۔ پھر سبز رفرف میرے قریب کیا گیا اسمین آفتاب کی سی ایسی روشنی تھی کہ میری آنکھین کھل گئین مین اسپر بیٹھا اور اس نے مجھے اُٹھا لیا پھر مینے عرش کو دیکھا تو اُسے ہر چیز سے زیادہ وسیع پایا مینے اُسکے پایہ سے سہارا لگالیا اور عرش سے ایک قطرہ ٹپک کر میری زبان پر آگرا کسینے اس سے زیادہ شیرین کوئی چیز نہ چکھی ہوگی اس قطرہ کے باعث اللہ تعالی نے مجھے علم اولین وآخرین عنایت کیا اور ہیبت الٰہی سے جو میری زبان رک گئی تھی اُسے گویائی نصیب ہوئی چنانچہ مینے عرض کیا

التحیات للہ والصلوات والطیبات فقال اللہ جل ثناؤہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقلت السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فقال لی ربی عزوجل یا محمد اتخذتہ حبیبا کما اتخذت ابراہیم خلیلا وکلمتک کما کلمت موسیٰ تکلیما وجعلت امتک خیر امۃ اخرجت للناس وجعلتہم امۃ وسطا وجعلتہم الاولین والاٰخرین فخذ ما اٰتیتک وکن من الشاکرین ثم اقضی الی امور لم یؤذن لی ان اخبرکم وفرضت علیک وعلی امتی فی کل یوم خمسین صلاۃ فلما عہد الی بعہدہ وترکنی ما شاء اللہ قال لی ارجع الی امتک وبلغہم عنی فضلی الرفرف الذی کنت علیہ ولم یزل یخفضنی ویرفعنی حتی احوی بی الی سدرۃ المنتہی فاذا انا بجبرائیل ابصرہ بقلبی کما ابصرہ بعینی امامی فقال حیاک اللہ بما الوحی احد من خلقہ لا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا وقد بلغت مقاما لم یصل الیہ احد من اہل السموات والارض فہنیئا لک بما حباک اللہ وما حیاک من الکرامۃ الرفیعۃ والکرامۃ الفائقۃ فخذ شکرہ فان اللہ صنع یحب الشاکرین فحمدت اللہ علی ذلک ثم قال لی جبرائیل علیہ السلام انطلق یا محمد الی الجنۃ حتی اریک مالک فیہا حتی تزداد بذلک فی الدنیا زہادۃ الی زہادتک وفی الاٰخرۃ رغبۃ الی رغبتک فجرنا حتی وصلنا باذن اللہ تعالی فمانزلت فیہا مکانا الا رأیتہ واخبرنی عنہ

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ میں جسطرح ابراہیمؑ کو خلیل بنایا تھا تمہیں حبیب بنایا اور موسیٰؑ کی طرح تمسے کلام کیا اور تمہاری امت کو لوگوں کیلئے بہترین اُمت اور افضل ٹھیرایا اور اُنکو اولین و آخرین مقرر کیا اب جو چیز تمکو دون اُسے لو اور شکر کرو۔ پھر مجھے بعض ایسی باتیں بتائیں جن کے اظہار کی اجازت نہیں دیگئی اور مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں پھر عہد لیکر مجھے رخصت ہونیکی اجازت دی اور یہ فرمایا کہ اپنی امت کی طرف جاؤ اور اُنکو ہمارا پیغام دو اسکے بعد مجھے رفرف نے اُٹھالیا اور بلند کرکے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچادیا اسوقت میں نے جبرئیلؑ کو اپنے سامنے دیکھا اور جس طرح اوپر آنکھوں سے دیکھتا تھا اُسی طرح دل سے بھی دیکھ رہا تھا جبرئیل کہنے لگے کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے وہ تحفے عنایت کئے ہیں کہ وہاں تک اہل آسمان و زمین سے کسی کی رسائی نہیں ہوئی آپ کو یہ تحفے اور یہ مرتبہ بلند و کرامت مبارک۔ اس کو شکر یہ کے ساتھ لو کیونکہ خدا شکر گزاروں کو دوست رکھتا ہے چنانچہ میں نے اُسپر خدا کی حمد کی۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ جنت کی طرف چلیے تاکہ میں وہ چیزیں دکھاؤں جو آپکے لئے مہیا ہیں اور یہ آپ کی دنیوی نفرت اور اُخروی رغبت کا باعث ہوگا۔ رسول خدا فرماتے ہیں کہ ہم جنت کی طرف چلے وہاں پہنچکر جبرئیلؑ نے ایک ایک مکان دکھایا اور ہر ایک کی تعریف بیان کی۔

فرایت القصور من الدر والیاقوت والزبرجد فرایت الاشجار من الذهب الاثمر ورایت فی الجنة ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر وذلک مفروغ عنه معد وانما ینظر به صاحبه من اولیاء الله فتعاظمنی الذی رایت وقلت لمثل هذا فلیعمل العاملون ثم عرض علی النار حتی نظرت الی اغلالها وسلاسلها ثم اخرجنی من السماء فرددنا بالسموات مخدرین من سماء الی سماء حتی اتیت الی موسی فقال ماذا فرض الله علیک وعلی امتک فقلت خمسین صلاة فقال موسی علیه السلام وان امتک لا تستطیع خمسین صلاة کل یوم وانی قد جربت الناس وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فاسأله التخفیف فرجعت فوضع عنی عشرا فاتیت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فاتیت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فاتیت الیه فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فاتیت الیه فقال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فاسأله التخفیف قلت سألت ربی حتی استحییت ولکن ارضی واسلم فلما جاوزته نادی منادا امضیت فریضتی وخففت عن عبادی

مینے وہان موتی یاقوت اور زبرجد کے محل دیکھے اور خالص سونے کے اکثر درخت نظر پڑے مینے سنت مین وہ چیزین دیکھین کہ آجتک کسی آنکھ نے نہین دیکھین اور کسی کان نے نہین سنین اور کسی شخص کے دل مین انکا خیال تک نہین آیا جنت بنی بنائی تیار ہے مگر اُسے اُسکے مستحق یعنے اولیاء اللہ ہی دیکھ سکتے ہین رسول خدا فرماتے ہین کہ مینے عظیم الشان چیزین دیکھی اور یہ کہا کہ عمل کرنیوالون کو اسی کیلئے عمل کرنا چاہیئے پھر دوزخ کو پیش کیا گیا مینے اُسکے طوق اور زنجیرین دیکھین پھر مین وہان سے چلکر ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف اُترتا ہوا موسیٰ کے پاس آیا اُنہون نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ اور آپ کی اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے مینے کہا پچاس نمازین موسیٰ نے کہا کہ آپکی امت اور اگر سکیگی مین لوگون کا تجربہ کرچکا ہون بنی اسرائیل کو بہت برتا ہے آپ اپنے خدا کی طرف جایئے اور تخفیف کا سوال کیجئے چنانچہ مین پھر گیا اللہ تعالی نے دس نمازین معاف کردین مین پھر موسیٰ کے پاس آیا اور اُنہون نے حسب سابق کہہ سنکر مجھے پھر بارگاہ الٰہی مین بھیجا اللہ تعالی نے دس اور معاف کردین مین پھر موسیٰ کے پاس آیا اور انہون نے پھر وہی فرمایا اس مرتبہ اللہ تعالی نے دن رات مین صرف پانچ نمازون کا حکم دیا مین پھر موسے کے پاس آیا اور انہون نے پھر وہی فرمایا کہ آپکی اُمت دن رات مین پانچ نمازین بھی نہ پڑھ سکیگی مینے لوگون کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کو بہت برتا ہے خدا سے پھر تخفیف کا سوال کیجئے مینے کہا کہ تخفیف کا سوال کرتے مجھے اپنے خدا سے شرم آنے لگی ہے اب رضامندی کے ساتھ ان کو تسلیم کرتا ہون رسول خدا فرماتے ہین کہ جب مین وہان سے چلا تو ایک منادنے آواز دی کہ مینے اپنے فرض کو پورا کردیا اور اپنے بندون پر تخفیف کی۔

وفی روایۃ اخری واجزی بالحسنۃ عشرا قال علیہ السلام ثم انصرفت ومع صاحبی
اخی جبرائیل لا یفوتنی ولا افوتہ حتی انصرفنا الی مضجعی وکان ذلک فی لیلۃ واحدۃ من
لیالیکم ھذہ فانا سید ولد آدم ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر قال ابن عباس رضی اللہ
عنہ وعائشۃ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما کانت لیلۃ اسرے بی واصبحت
بمکۃ عرفت ان الناس لا یصدقونی فقعد علیہ السلام حزینا فمر بہ ابو جہل عدو اللہ فاتاہ
فجلس الیہ فقال کالمستہزئ ھل استفدت من شئ قال نعم اسرے بی اللیلۃ قال الی این
قال الی بیت المقدس قال ثم اصبحت بین ظہرانینا قال نعم قال اتحدث قومک بما
حدثتنی قال نعم قال یا معشر بنی کعب بن لوی ھلموا فجاؤا حتی جلسوا الیہما قال حدث
قومک بما حدثتنی قال نعم اسرے بی اللیلۃ قالوا الی این قال الی بیت المقدس قالوا ثم
اصبحت بین ظہرانینا قال نعم فسعی رجال من المشرکین الی ابی بکر الصدیق فقالوا
ھل لک فی صاحبک یزعم انہ اسری بہ اللیلۃ قال اوقد قال قالوا نعم قال
لقد صدق قالوا اتصدقہ قال اصدقہ فی ابعد من ذلک ھذہ القصۃ بایجاز

دوسری روایت یہ ہے کہ مین ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیا کرتا ہون اسلئے پانچ مین پچاس کا ثواب ہے
پھر مین وہان سے جبرئیل کے ہمراہ اپنی خوابگاہ کی طرف واپس آگیا یہ سب کچھ اسی تمہاری ایک رات
مین ہوگیا۔ بس مین سردار اولاد آدم ہون اور یہ کہنا ازراہ فخر نہین ہے میرے ہات مین لوار الحمد ہوگا اور
یہ کہنا ازراہ فخر نہین ہے ابن عباس اور عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جب شب معراج
کی صبح ہوئی تو مجھے یقین تہا کہ لوگ اس واقعہ کی تصدیق نکرینگے اسلئے آپ غمگین ہوکر ایک جگہ بیٹھ گئے
اتنے مین ابوجہل آپ کے پاس آبیٹھا اور بطور تمسخر یہ کہا کہ کیون تمہین کوئی نئی بات بھی معلوم ہوئی
آپ نے فرمایا ہان رات کو مجھے سیر کرائی گئی اُس نے کہا کسجگہ کی آپ نے فرمایا رات کو بیت المقدس
کی سیر کرائی گئی ابوجہل بولا اور پھر آپ صبح کو ہمارے پاس موجود بہی ہوگئے فرمایا ہان ابوجہل بولا کہ تم اپنی قوم کو آکر یہی کیون نہین سنا دیتے کہ سکتے ہو آپنے
فرمایا ہان کرسکتا ہون۔ ابوجہل نے بنی کعب بن لوی کو آواز دی سب کے سب آبیٹھے۔ ابوجہل نے رسول خدا
سے کہا اب اپنی سیر کی کیفیت بیان کرو۔ چنانچہ آپ نے وہی الفاظ دُہرائے جو ابوجہل کے
روبرو فرمائے تھے یہ سنکر بعض مشرکین ابوبکر صدیق کے پاس دوڑ گئے اور یہ کہا کہ لیجئے آپ
کے دوست راتون رات بیت المقدس کی سیر کا دعوے کرتے ہین ابوبکرؓ نے فرمایا۔
کیا یہ سچ ہے انہون نے کہا ہان۔ ابوبکر بولے کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے ہین تو بالکل
سچے ہین۔ لوگون نے کہا تم بھی تصدیق کرتے ہو۔ فرمایا اس سے زیادہ کوئی تعجب انگیز
قصہ ہوتا تو بھی مین رسول خدا کی تصدیق کرتا۔

واما رؤیتہ صلے اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل فاختلف السلف فی رؤیتہ سبحانہ بعین بصرہ فانکرتہ عائشۃ عن عامر عن مسروق انہ قال لعائشۃ یا ام المؤمنین ھل رای محمد ربہ یعنی لیلۃ الاسراء فی حال الیقظۃ فقالت لقد قف شعری مما قلت ای اقشعر شعر جسدی مما طلبت منی ثلاث من حدثک بہن فقد کذب من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد کذب ثم قرأت (لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار) الایۃ وذکر الحدیث وقال جماعۃ بقول عائشۃ وھو المشہور عن ابن مسعود ومثلہ عن ابی ھریرۃ انہ قال انما رای جبریل واختلف عنہ وقال بانکار ھذا واقتناع رؤیتہ فی الدنیا جماعۃ من المحدثین والفقہاء والمتکلمین وعن ابن عباس انہ رآہ بعینہ وروی عطاء عنہ رآہ بقلبہ وعن ابی العالیۃ عنہ رآہ بفوادہ مرتین وذکر ابن اسحٰق ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسالہ ھل رای محمد ربہ فقال نعم والاشہر عنہ انہ رای ربہ بعینیہ روی ذلک عنہ من طرق وقال ان اللہ اختص موسی بالکلام وابراھیم بالخلۃ ومحمدا بالرؤیۃ وحجۃ قولہ تعالی (ما کذب الفؤاد ما رای ای افتمارونہ علی ما یری ولقد رآہ نزلۃ اخری)

اس مسئلہ مین کہ رسول خدا نے اپنے خدا کو دیدار الٰہی سے مشرف ہوے یا نہین سلف کا اختلاف ہے حضرت عائشہ رویت چشم سے دیکھنے کا انکار کرتی ہین کیونکہ عامر مسروق سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے حضرۃ عائشہ سے سوال کیا کہ رسول خدا نے معراج کی رات حالت بیداری مین اپنے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرۃ عائشہ نے جو ابد باکہ تیرے اس سوال سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تین باتین ایسی ہین کہ اگر انہین کوئی مجھسے روایت کرے تو سمجھ لینا کہ وہ جھوٹا ہے انہین سے ایک یہ ہے کہ جو یہ کہے کہ محمد نے اپنے خدا کو دیکھا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے پھر حضرۃ عائشہ نے یہ آیت پڑہی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار نیز دیگر صحابہ کی ایک جماعۃ حضرت عائشہ کی قول سے متفق ہے چنانچہ ابن مسعود سے یہی روایت مشہور ہے اور یہی ابو ہریرہ سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا نے جبرئیل کو دیکھا ہے محدثین اور فقہا اور متکلمین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ دنیا مین رویت الٰہی ممکن نہین ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ آپنے اللہ تعالی کو اپنی آنکھون سے دیکھا اور عطا نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ دل سے دیکھا اور ابو عالیہ سے روایت ہے کہ دو مرتبہ سودائے دل سے دیکھا ابن اسحٰق کہتے ہین کہ ابن عمر نے ابن عباس کے پاس ایک آدمی بھیجکر پوچھا کہ رسول خدا نے اپنے خدا کو دیکھا تھا یا نہین ابن عباس نے فرمایا ہان دیکھا ہے اور مشہور روایت یہ ہے کہ آپنے ان ہی آنکھون سے دیکھا ہے اور آپکا قول ہے کہ اللہ تعالی نے موسیٰ کو کلام اور ابراہیم کو خلت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رویت کے ساتھ خاص عزت دی ہے اور آپ کی دلیل یہ آیت ہے ما کذب الفؤاد ما رای الآیۃ یعنے دل نے جو کچھ دیکھا اسکے متعلق جھوٹ نہین بولا کیا تم رویت کی بابت اسنے جھگڑتے ہو انہون نے اسے دو مرتبہ دیکھا ہے

قال الماوردی قیل ان اللہ قسم کلامہ ورؤیتہ بین موسی ومحمد فرأہ محمد مرتین وکلمہ موسی مرتین وحکی السمرقندی عن محمد بن کعب القرظی وربیع بن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ھل رأیت ربک قال رأیتہ بفوادی ولم أرہ بعینی الخ (شفاء شریف) واما سبب المعراج فھو ان الارض افتخرت علی السماء فقالت الارض انا خیر منک لان اللہ تعالی زینی بالبلاد والبحار والانھار والاشجار والجبال وغیرھا فقالت السماء انا خیر منک لان الشمس والقمر والکواکب والافلاک والبروج والعرش والکرسی والجنۃ فی وقالت الارض فی بیت یزورہ ویطوف بہ الانبیاء والمرسلون والاولیاء والمؤمنون عامۃ وقالت السماء فی البیت المعمور یطوف بہ ملائکۃ السموات فی الجنۃ التی ھی مأوی ارواح الانبیاء والمرسلین وارواح الاولیاء والصالحین وقالت الارض ان سید المرسلین وخاتم النبیین وحبیب رب العالمین وافضل الموجودات علیہ اکمل التحیات وطن فی واجری شریعتہ علی فلما سمعت السماء ھذا عجزت وسکتت عن الجواب وتوجھت الی اللہ فقالت الھی انت تجیب المضطر اذا دعاک وانا عجزت عن جواب الارض فاسالک ان یصعد محمد الی فاتشرف بہ کما تشرفت الارض بحالہ وافتخرت بہ الارض فاجاب دعوتھا واوحی اللہ تعالی

ماوردی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے کلام اور رویت کو موسیٰ اور محمد مین تقسیم کر دیا ہے۔ رسول خدا نے خدا کو دو مرتبہ دیکھا اور موسےٰ نے دو مرتبہ کلام کیا سمرقندی نے محمد بن کعب قرظی اور ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا سے رویت کی بابت سوال ہوا تو آپنے فرمایا کہ مینے اُسے دل سے دیکھا ہے آنکھ سے نہین دیکھا (شفاء شریف) معراج کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ زمین نے ازراہ فخر آسمان سے کہا کہ مین تجھسے افضل ہون کیونکہ اللہ تعالی نے مجھ شہرون دریاؤن نہرون درختون اور پہاڑون وغیرہ کے باعث مزین کیا ہے آسمان نے جواب دیا کہ مین بہتر ہون کیونکہ چاند سورج ستارے افلاک بروج عرش کرسی اور جنت وغیرہ سب میرے اندر موجود ہین زمین بولی کہ مین ایسا گھر رکھتی ہون کہ پیغمبر اولیا اور عام مسلمان اُسکا طواف کرتے ہین آسمان نے کہا مجھے بیت المعمور ملا ہے کہ فرشتے اُسکی زیارت کرتے ہین اور میرے اندر جنت موجود ہے جسمین پیغمبرون اولیا اللہ اور صالحین کی روحین رہتی ہین زمین نے کہا کہ حضرة سید المرسلین خاتم النبیین افضل الموجودات صلے اللہ علیہ وسلم کا وطن میرے اندر ہے اور مجھمین الہی شریعت جاری ہے آسمان نے جب یہ سنا تو عاجز ہو کر جواب سے ساکت ہو گیا اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا کی الہی تو ہر قرار کی دعا قبول کیا کرتا ہے مین زمین کے جواب سے عاجز ہون اب یہ التجا ہے کہ سید المرسلین کو میرے پاس بھیجدے تاکہ مین اُن کے جمال سے شرف حاصل کر کے زمین کیطرح فخر حاصل کرون اللہ تعالی نے اسکی دعا قبول

الی جبرئیل علیه السلام فی اللیلة السابعة والعشرین من رجب لا تقبض هذه اللیلة ویا عزرائیل لا تقبض الارواح هذه اللیلة فقال جبرائیل علیه السلام اجاءت القیامة قال لا یا جبرائیل ولکن اذهب الی الجنة وخذ البراق واذهب به الی محمد علیه السلام فذهب جبرائیل ورای اربعین الف براق یرتعون فی ریاض الجنة وعلی جبهتهم اسم محمد علیه السلام ورای فیهم براقا منکسرا رأسه یبکی وتسیل مزعینه الدموع فقال جبرائیل مالك یا براق قال یا جبرائیل انی سمعت منذ اربعین الف سنة اسم محمد علیه السلام فوقع فی قلبی محبة صاحب هذا الاسم وعشقته وبعد ذلك لم اتجه الی طعام ولا شراب واحترقت بنار العشق فقال جبریل علیه السلام انا اوصلك بمعشوقك ثم اسرجه والجمه وجاء به الی النبی علیه السلام الی آخر القصة (اعرجیہ)

سورة بسم الله الرحمن الرحیم بنی اسرائیل

(ولقد کرمنا بنی آدم) بحسن الصورة والمزاج الاعدل واعتدال القامة والتمییز بالعقل والافهام بالنطق والاشارة والخط والهدی الی اسباب المعاش والمعاد والتسلط علی ما فی الارض والتمکن فی الصناعات واسباق الاسباب والمسببات العلویة والسفلیة الی ما یعود علیهم بالمنافع الی غیر ذلك مما یقف الحصر دون احصائه

اور رجب کی ستائیسویں تاریخ جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ آج تسبیح چھوڑ دو اور ملک الموت کو ارشاد ہوا کہ آج جانین نہ نکالو جبرئیلؑ نے عرض کیا الٰہی کیا قیامت آگئی ارشاد ہوا نہین مگر تم جنت کا براق لیکر محمدؐ کے پاس جاؤ چنانچہ جبرئیلؑ جنت کی طرف گئے اور وہان چالیس ہزار براق چرتے دیکھے جنکی پیشانیون پر محمدؐ علیہ السلام کا نام درج تھا ان مین ایک ایسا براق نظر پڑا جو سر جھکائے رو رہا تھا اور اُس کی آنکھ سے آنسو جاری تھے جبرئیلؑ نے اُس کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ مین چالیس ہزار برس سے محمدؐ کا نام سن رہا ہون اسلیئے اس نام کی محبت اور صاحب نام کا عشق میرے دلمین جاگزین ہوگیا ہے اُس روز سے کھانا پینا چھٹ گیا ہے اور مین عشق کی آگ سے پھک گیا ہون جبرئیلؑ بولے کہ مین تجکو تیرے محبوب سے ملا دونگا۔ پھر جبرئیلؑ اُسکو زین و لگام سے آراستہ کرکے رسول خدا کے پاس لے آئے اور آپ کو سیر کرائی گئی۔ (اعرجیہ)

سورہ بسم الله الرحمن الرحیم بنی اسرائیل

ولقد کرمنا بنی آدم (ہمنے بنی آدم کو مکرم کیا) اچھی صورت نیک مزاجی دی راست قامت بنایا عقل و تمیز عنایت کی کلام اشارے اور خط کے ذریعہ اظہار مطالب کی طاقت بخشی اسباب معاش و معاد کی طرف رہبری کی اشیاء زمین پر مسلط کیا صنعت و حرفت پر قدرت دی علوی و سفلی اسباب و مسببات نفع بخش سلسلہ قائم کیا۔ اسکے علاوہ اور ہزارون چیزین ہین جن کا احاطہ نہین ہوسکتا۔

ومن ذلك ما ذكره ابن عباس وهو ان كل حيوان يتناول طعامه بفمه الا الانسان فانه يرفعه اليه بيده وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ على الدواب والسفن من حملة حملا اذا جعلت له ما يركبه او حملناهم فيما حتى لم تخسف بهم الارض ولم يغرقهم الماء وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ المستلذات مما يحصل بفعلهم وبغير فعلهم وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا بالغلبة والاستيلاء او بالشرف والكرامة والمستثنى جنس الملائكة او الخواص منهم ولا يلزم من عدم تفضيل الجنس عدم تفضيل بعض افراده (قاضی) روی عن وهب بن منبه ان النبی علیه السلام قال من سلم علی عشرا فكاعا اعتق رقبة (شفاء شریف) وروی ان عمر بن كعب وابا هريرة رضی الله تعالی عنهما دخلا علی النبی علیه السلام فقالا یا رسول الله من اعلم الناس قال العاقل قالا من اعبد الناس قال العاقل قالا من افضل الناس قال العاقل لكل شیء آلة وآلة المؤمن العقل ولكل قوم راع وراعی المؤمن العقل ولكل قوم غاية وغاية العباد العقل (حیاة القلوب) عن عائشة رضی الله عنها انها قالت العقل عشرة اجزاء خمسة منها ظاهرة وخمسة منها باطنة اما الظاهرة (فاولها) الصمت كما قال علیه السلام من صمت نجا وقال علیه السلام من كثر كلامه كثر سقطه

منجملہ ان کے ابن عباس کا یہ قول ہے کہ کل حیوان منہ ڈالکر کھاتے ہیں اور انسان ہاتھ میں لیکر منہ میں ڈالتا ہے وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیہ یعنے ہمنے انکو جنگل اور دریا میں چوپایوں اور کشتیوں پر سوار کیا اور اسطرح سوار کیا کہ زمین اپنے اندر دھنسا نہ سکی اور دریا غرق نہ کر سکا اور انکو پاک اور لذیذ روزی عنایت کی کہ بعض انکے فعل سے حاصل ہوتی ہے اور بعض بلا فعل اور اپنی بہت سی مخلوق پر انکو فضیلت دی یعنے غلبہ و استیلا یا شرف و کرامت کے باعث انکا رتبہ بڑھایا اس حکم سے عموماً ملائکہ یا خاص فرشتے مستثنے ہیں اور عدم تفضیل جنس سے عدم تفضیل بعض افراد لازم نہیں آتی (قاضی بیضاوی) وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرما گئے ہیں جو شخص مجھپر دس بار سلام بھیجیگا اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا (شفا شریف) روایت ہے کہ عمر بن کعب اور ابو ہریرہ نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کیا کہ لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے آپنے فرمایا عاقل۔ انہوں نے کہا بڑا عابد کون ہے فرمایا عاقل انہوں نے عرض کیا سب سے افضل کون ہے فرمایا عاقل ہر شے کا ایک آلہ ہوا کرتا ہے مسلمان کا آلہ عقل ہے ہر قوم کا ایک نگہبان ہوتا ہے مسلمان کا نگہبان عقل ہے ہر قوم کی ایک غایت ہوتی ہے مسلمان کی غایت عقل ہے (حیاة القلوب) عائشہ رضی سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں عقل کے دس حصے ہیں پانچ ظاہری پانچ باطنی ظاہری حصوں میں پہلا حصہ خاموش رہنا ہے چنانچہ رسول خدا فرما گئے ہیں جو خاموش رہا اس نے نجات پائی اور دوسرا قول ہے زیادہ بولنے والا بہت بیہودہ گو ہوا کرتا ہے

(والثانی) الحلم (والثالث) التواضع کما قال علیہ السلام من تواضع رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ (والرابع) الامر بالمعروف والنہی عن المنکر (والخامس) العمل الصالح واما الباطنۃ (فاولہا) التفکر (والثانی) العبرۃ (والثالث) تعظیم الذنوب (والرابع) الخوف من اللہ تعالی (والخامس) تحقیر النفس ونذنیلہا (حیاۃ القلوب) وفی الخبر خلق الحسن علی سبعۃ اقسام اللطافۃ والملاحۃ والضیاء والنور والظلمۃ والرقۃ والدقۃ ولما خلق فرق ہذہ الاشیاء علی الاشیاء وجعل لکل شیء قسما واحدا فجعل اللطافۃ للجنۃ والملاحۃ للحور العین والضیاء للشمس والنور للقمر والظلمۃ للیل والرقۃ للماء والدقۃ للہواء ونزین العالم الاکبر یعنی السماء والارض بہذہ الاقسام ولما خلق اللہ تعالی آدم علیہ السلام وحواء وہو العالم الاصغر زینہ بکل ہذہ الاشیاء فجعل اللطافۃ لروحہ والملاحۃ للسنا والضیاء لوجہہ والنور لعینہ والظلمۃ لشعرہ والرقۃ لقلبہ والدقۃ لسرہ فکان الانسان احسن من کل شیء کما قال اللہ تعالی فی حقہ (فی ای صورۃ ما شاء رکبک) (مجالس) الاولی فی ان الانبیاء علیہم السلام افضل من الملائکۃ السفلیۃ انما النزاع فی الملائکۃ العلویۃ السماویۃ فقال اکثر الصحابۃ الانبیاء علیہم السلام افضل وعلیہ الشیعۃ واہل الملل وقالت المعتزلۃ خذلہم اللہ الملائکۃ افضل وعلیہ الفلاسفۃ واحتج اصحابنا بوجوہ

دوسرا علم تیسرا تواضع چنانچہ حضور فرماتے ہین اللہ تعالی تواضع کرنے والے کا رتبہ بڑہاتا اور متکبر کا درجہ گراوتا ہے چوتھا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پانچوان عمل نیک اور پانچ باطنی خصون مین پہلا حصہ تفکر ہے دوسرا عبرت تیسرا تعظیم گناہ چوتھا خوف الٰہی پانچوان اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا (حیاۃ القلوب) حدیث شریف مین ہے کہ حسن کی سات قسمین ہین لطافت ملاحت ضیا نور ظلمت رقت دقت یہ ساتون چیزین مخلوقات کو تقسیم کیگئی ہین لطافت جنت کو ملی ملاحت حورون کو ضیا سورج کو نور چاند کو ظلمت رات کو رقت پانی کو دقت ہوا کو عالم اکبر یعنے آسمان وزمین انہی سے مزین ہین پھر جب عالم اصغر یعنے آدم وحوا پیدا ہوئے تو اُن مین اللہ تعالی نے یہ ساتون چیزین جمع کردین یعنے انکی روح کو لطافت عنایت کی زبان کو ملاحت چہرہ کو ضیا آنکھ کو نور بالون کو ظلمت دل کو رقت اسرار کو دقت اسلیئے انسان ہر چیز سے افضل ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فی ای صورۃ ما شاء رکبک یعنے اے انسان تجھے جس صورت مین چاہا بنادیا (مجالس) اسمین کسی کا اختلاف نہین کہ انبیاء علیہم السلام عالم سفلی کے فرشتون سے افضل ہین البتہ عالم علوی آسمانی فرشتون کی بابت اختلاف ہے اکثر صحابہ کا قول ہے کہ انبیاء علیہم السلام افضل ہین اکثر اہل ملت اور عموماً شیعہ کی یہی رائے ہے معتزلہ اور فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ انبیاء سے افضل ہین اہل سنت نے اسکے متعلق چند دلائل لکھے ہین

الاول قوله تعالی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فسجدوا بامر الله تعالی فدل علی ان آدم افضل منهم والسجود للافضل هو السابق الی الفهم والثانی قوله تعالی وعلم آدم الاسماء کلها الآیة الی قوله تعالی سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ فانه یدل علی ان آدم علیه السلام علم الاسماء کلها ولم یعلموها والعالم افضل من غیر قال الله تعالی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (والثالث) ان الملائکة عوائق عن العبادة من شهوته وغضبه وحاجته الشاغلة لا وقت ولیس للملائکة منها شئ ولا شک ان العبادة مع هذه العوائق ادخل فی الاخلاص واشق فیکون افضل وتفصیل هذا فی شرح العلامة التفتازانی علی العقائد فعلیك بمطالعته فی الحرج والشدائد قال علیه السلام افضل الاعمال احمزها ای اشقها فیکون ثوابها اکثر (والرابع) ان الانسان رکب ترکیبا بین الملك الذی لا عقل بلا شهوة وبین البهیمة التی لها شهوة بلا عقل فبعقله لاحظ من الملائکة وبطبیعته لاحظ من البهیمة ثم ان غلبت طبیعته علی عقله فهو اشر من البهائم لقوله تعالی (اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ) وقوله تعالی اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الآیة) وذلك یقتضی ان یکون من غلب عقله علی طبیعته خیرا من الملائکة (کذا فی شرح المواقف)

(۱) یہ آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ یعنے جسمنے فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو قریب الفہم یہی بات ہو کہ ادنے کو اعلے کے لئے سجدہ کا حکم دیا جاتا ہے (۲) عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا الآیہ یعنے اللہ تعالی نے آدم کو کل اشیاء کے نام بتا دیئے اس سے ظاہر ہے کہ جن اسماء کا علم حضرت آدم کو تھا فرشتون کو ہرگز نہ تھا اور یہ خود ظاہر ہے کہ عالم غیر عالم سے افضل ہوا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہوا کرتے (۳) شہوت غضب اور دیگر حوائج آدمی کو عبادت سے مانع آتے ہین چونکہ فرشتون مین یہ قوے نہین رکھے گئے اسلئے باوجود موانع انسان کی عبادت نہایت مشکل ہے اور یہی انسان کی فضیلت کا سبب ہے اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہو تو شرح علامہ تفتازانی دیکھنی چاہیئے۔ رسول خدا فرماتے ہین افضل وہی عمل ہے جسمین مشقت زیادہ ہو اسلیے ایسے عمل کا ثواب زیادہ ملتا ہے (۴) انسان کی ترکیب ایسی فرشتے کہ جس مین عقل شہوت نہو اور ایسے حیوان کے جسمین شہوت ہو عقل نہو۔ بین بین واقع ہوئی یہ عقل کے باعث ملکوتی اور شہوت کے باعث بہیمی صفت رکھتا ہے۔ پھر جب انسان کی طبیعت اُسکی عقل پر غالب آجاتی ہے تو جانور سے بدتر ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ یعنے کافر جانورون کی مانند بلکہ اُنسے بھی بدتر ہین دوسری آیت ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الآیہ یعنے کافر جو حق کے سننے سے بہرے گونگے ہین چوپایونسے بدتر ہین (شرح المواقف)

عن النبی علیہ السلام انہ قال لما خلق اللہ تعالی آدم علیہ السلام وذریتہ قالت الملائکۃ یارب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون ویلبسون الثیاب وینامون ویہجرون ولم تجعل لنا شیئا من ذلک فاجعل لہم الدنیا ولنا الاخرۃ قال تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن خلقتہ بکن فیکون ای کمن خلقتہ بمجرد الامر وہو الملک یعنی لا یستوی البشر والملک فی الکرامۃ والقربۃ بل کرامۃ البشر اکثر ومنزلتہ اعلی (مصابیح) یقال ترکب الافلاک والبروج مثل ترکب الانسان فکما ان الافلاک سبعۃ کذلک الاعضاء والفلک منقسم الی اثنی عشر برجا وکذا فی الجسد اثنا عشر ثقبا عینا واذنا ومنخران وسبیلان وثدیان وفم وسرۃ ستۃ من البروج جنوبیۃ وستۃ شمالیۃ وکذلک ستۃ ثقوب من جہۃ الیمنی وستۃ من جہۃ الیسری وفی الفلک سبعۃ انجم وفی الجسد سبع قوی سامعۃ وناظرۃ وشامۃ وذائقۃ ولامسۃ وعاقلۃ وناطقۃ فحرکات مثل حرکات الکواکب وولادتک مثل طلوع الکواکب وموتک مثل غروب الکواکب وہذا الاعتبار فی العالم العلوی واما فی العالم السفلی فجسدک کالارض وعظامک کالجبال وشعرک کالمعادن وعروقک کالجداول ولحمک کالتراب

رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے جب آدمؑ اور انکی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا الٰہی تو نے ان کو کھانے پینے نکاح کرنے سواریون پر چڑھنے پہننے سونے سیر کرنے اور دیگر تمتعات کے لئے پیدا کیا ہے مگر ہمکو ان چیزون مین سے کچھ بھی عطا نہوا۔ بس تو انکے لئے دنیا رہے اور ہمارے لئے آخرت حکم ہوا جسکو مینے اپنے ہاتھ سے بنایا جسمین اپنی روح ڈالی اُسے ایسی مخلوق کی مانند نکرونگا جو صرف لفظ کُن سے پیدا ہوگئی ہے مطلب یہ کہ انسان اور فرشتے بزرگی وکرامت و قربت مین برابر نہین ہوسکتے بلکہ انسانی کرامت اور اس کا رتبہ فرشتون سے کہین زیادہ ہے (مصابیح) کہتے ہین کہ افلاک اور انسان کی ترکیب ایکسان ہے وہان سات آسمان ہین یہان سات اعضا آسمان مین بارہ برج ہین انسان مین بارہ سوراخ دو آنکھین دو کان دو نتھنے یا خانے پیشاب کے دو رستے دو چھاتیان ایک مُنہ ایک ناف آسمان کے برجون مین چھہ جنوبی ہین چھہ شمالی اسی طرح انسان کے چھہ سوراخ دہنی طرف ہین چھہ بائین طرف آسمان مین سات ستارے سیارہ ہین انسان مین سات قوتین۔ سامعہ ناظرہ شامّہ ذائقہ لامسہ عاقلہ ناطقہ بس تو اے انسان تیری حرکتین ستارون کی اور تیری ولادت اُن کے نکلنے کی اور موت اُن کے چھپنے کی مانند ہے یہ حالت عالم علوی کے اعتبار سے ہے اگر عالم سفلی پر نظر ڈالی جائے تو تیرا جسم گویا زمین ہے ہڈیان پہاڑ ہین دماغ معدن ہے رگین نہرین ہین گوشت مٹی ہے

وشعرك كالنباتات ووجهك كالمشرق وظهرك كالمغرب ويمينك كالجنوب وشمالك كالشمال ونفسك كالريح وكلامك كالرعد وضحكك كالبرق وبكاؤك كالمطر وغضبك كالسحاب ونومك كالموت وسهرك كالحياة وشبابك كالصيف وشيوختك كالشتاء فتبارك الله احسن الخالقين وجعل فی الکف خمسة وثلاثين عظما وفی الرجل کذلك (زهرة الرياض) روی عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه فی تفسير قوله تعالی (رب العلمين) ان الله تعالی خلق الخلق وجعلهم اربعة اصناف الملائكة والشياطين والجن والانس ثم جعل هولاء الاربعة عشرة اجزاء فتسعة منهم الملائكة وجزء واحد منهم الشياطين الانس والجن ثم جعل هؤلاء الثلاثة عشرة اجزاء فتسعة منهم الشياطين وجزء واحد منهم الانس والجن ثم جعلهما عشرة اجزاء فتسعة منهم الجن وجزء واحد منهم الانس ثم جعل الانس مائة وخمسة وعشرين جزء فجعل مائة جزء منهم فی بلاد الهند ومصير کلهم الی النار وجعل اثنی عشر جزأ فی بلاد الروم ومصير جميعهم الی النار وجعل ستة اجزاء منهم فی المشرق ومصير جميعهم الی النار وجعل ستة اجزاء منهم فی المغرب کلهم من اهل النار وبقی جزء واحد وهو ثلاثة وسبعون جزأ اثنان وسبعون منها اهل البدعة والضلالة وفرقة منها ناجية وهم اهل السنة والجماعة وحسابهم علی الله تعالی يغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء (تفسير وسيط)

بال سبزہ ہے منہ مشرق ہے پشت مغرب ہے دہنا ہات جنوب ہے بایان شمال ہے سانس ہوا ہے کلام رعد ہے ہنسنا بجلی ہے رونا مینہ ہے غصہ ابر ہے نیند موت ہے جاگنا زندگی ہے جوانی بہار ہے بڑھاپا خزان ہے تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اللہ تعالی نے ہات پانو کی ہتیلی مین پچیس ہڈیان پیدا کی ہین (زہرۃ الریاض) حضرۃ ابوہریرہ سے لفظ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی تفسیر مین یہ مروی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو چار طرح کا بنایا ہے فرشتے جن انسان شیاطین پھران چارون کے دس حصے کیے انمین نو حصے فرشتے ہین ایک حصے شیاطین (خواہ جن ہون یا انسان) پھران تینون کو دس حصے کیا ان مین نو حصے شیاطین ہین ایک حصے جن وانسان پھران دونون کو دس حصے کیا ان مین نو حصے جن ہین اور ایک حصے انسان پھر انسان کو ایک سو پچیس حصے کیا انمین سے سو حصے ہند مین بھیجے یہ سب کے سب دوزخی تھے۔ بارہ حصے روم مین پیدا کیے یہ بھی جہنمی ہوئے چھ حصون کو مشرق مین بھکا نا دیا اور چھ کو مغرب مین یہ بھی علی ہذا القیاس ناری رہے اب صرف ایک حصہ باقی رہگیا اسکے تہتر حصے کیے انمین بہتر حصے گمراہ اور بدعتی ہین صرف اہل سنت والجماعۃ کا ایک فرقہ نجات پانیوالا رہا انکا حساب خدا کے حوالے چاہے بخشدے چاہے عذاب کرے (تفسیر وسیط)

سئل ابو بکر البلخی عن الفقیر لو اخذ جائزۃ السلطان مع علمہ ان السلطان اخذ ھا غصبا ایحل ذلک قال ان کان السلطان خلط الدراھم بعضھا ببعض فلا باس باخذہ وان دفع الیہ الغصب من غیر خلط لا یجوز اخذہ قال الفقیہ ابو اللیث ھذا الجواب یستقیم علی قول ابی حنیفۃ اذ عندہ من غصب الدراھم من قوم وخلط بعضھا ببعض یملکھا الغاصب ویکون مدیونا لھم وذکر فی بستان العارفین ان الناس اختلفوا فی اخذ جائزۃ السلطان فقال بعضھم یجوز مالم یعلم انہ یعطیہ من الحرام وقال بعضھم لا یجوز اما من اجازہ فقد ذھب الی ما روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال ان السلطان یصیب من الحلال والحرام فما یعطیک فخذہ فانما یعطیک من الحلال وروی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من اعطی شیئا من غیر مسألۃ فلیاخذہ فانما ھو رزق رزقہ اللہ تعالی وروی عن حبیب بن ابی ثابت انہ قال رأیت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ وابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یاتیھما ھادیا المختار فیقبلانہ مع کونہ مشھورا بالظلم وروی محمد بن الحسن عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ عن حماد ان ابراھیم النخعی رحمہ اللہ خرج الی زھیر بن عبد اللہ الازدی وکان عاملا علی حلوان یطلب جائزتہ ھو وابو ذر الھمدانی رضی اللہ تعالی عنہ قال محمد رحمہ اللہ

ابو بکر بلخی سے کسینے سوال کیا کہ اگر کسی فقیر کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلان بادشاہ جو عطیہ مجھے دیتا ہے وہ غصب کا مال ہے۔ تو اس صورت مین اسکا لینا حلال ہے یا نہیں۔ جواب دیا کہ اگر بادشاہ نے اس مال کو دیگر یاں کے ساتھ خلط ملط کر لیا ہو تو لینا جائز ہے ورنہ ناجائز۔ فقیہ ابو اللیث کہتے ہین کہ یہ جواب امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق ہے کیونکہ اُن کے نزدیک کوئی شخص کسی کے درہم غصب کرکے دیگر دراہم کے ساتھ خلط ملط کر لے تو اُن سب کا مالک بنجاتا ہے۔ مگر جنکا مال غصب کیا ہے اُنکا قرض اُسکے ذمہ ضرور رہتا ہے۔ بستان العارفین مین ہے کہ سلطان کا عطیہ لینے مین لوگون کا اختلاف ہے بعض نے جائز کہا ہے مگر اس شرط پر کہ لینے والے کے علم مین حرام کا مال نہو۔ اور بعض کے نزدیک مطلقاً جائز نہیں۔ جائز کہنے والونکی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا بادشاہ کے پاس حلال وحرام سب طرح کا مال آتا ہے وہ جو کچھ دے لے لینا چاہیئے۔ کیونکہ اُسکا عطیہ تیرے لئے حلال ہے۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولخداؐ فرماتے ہین جسکو بغیر سوال کے کوئی شے دی جائے اُسے لے لینا چاہیئے کیونکہ وہ اللہ تعالی کی بھیجی ہوئی روزی ہوتی ہے۔ اور حبیب بن ثابت روایت کرتے ہیں مینے عمرؓ اور ابن عباسؓ کو دیکھا ہے کہ مختار ثقفی کے ہدیے قبول کرلیا کرتے تھے حالانکہ مختار مشہور ظالم شخص تھا۔ امام محمد ابو حنیفہ سے اور وہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی۔ زہیر بن عبد اللہ ازدی کے پاس جو مقام حلوان کا عامل تھا اپنا وظیفہ لینے جایا کرتے تھے اور یہی حال ابوذر ہمدانی رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔ امام محمد کہتے ہین

وبہ ناخذ مالم نعرف شیئا من اعطائہ حراما بعینہ وھذا قول ابی حنیفۃ (موعظۃ) اقول فی زماننا لا یمکن الاخذ بالقول الاحوط فی الفتوی لان الاستقصاء البالغ فی الحلال علی قانون الورع الاعلی مما یفضی الی الحرج سیما فی حق الطلبۃ وھو مدفوع فی الدین بل الشرع وھو المیزان المستقیم فما لا یدمہ الشرع فھو حلال ورحمۃ من اللہ تعالی علی عبادہ فاذا تمسک احد بالشریعۃ فلیس لاحد ان ینکر علیہ لان الانکار استخفاف بالشریعۃ فمن استخفھا یخاف علیہ زوال الایمان اذا تحقق ھذا فالورع والتقوی فی ھذا الزمان ان یجعل مافی ید کل انسان ملکا لہ مالم یتیقن انہ بعینہ مغصوب اومسروق وان علم یقینا ان فی مالہ حراما ان قال فاضیحان فی فتاواہ رجل دخل علی سلطان فقدم الیہ شیئ من المأکولات ان لم یعلم انہ بعینہ غصب حل لہ ان یاکل لان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ والافلاہ من استفادات الحقیر قال اللہ تعالی فی سورۃ یس آیۃ عظیۃ مناد الۃ علی کمال قدرتنا ووحدانیتنا لھم ای یستدلون بھا علی صدقنا انا ای بشان عظمتنا حملنا ذریتھم فی الفلک والمراد بالذریۃ الاباء والاجداد وان کان اسم الذریۃ یقع علی الاولاد المشحون ای المملو والمراد بالفلک سفینۃ نوح علیہ السلام وھؤلاء من نسل من حمل مع نوح علیہ السلام وکانوا فی اصلاب اباءھم قال بعضھم المراد بالفلک المشحون سفینۃ ھذا الزمان ذریاتھم

کہ ہم اسی پہ عمل کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ یہ معلوم ہوجائے کہ یہ حرام مال بعینہ ہمیں نہیں دیتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے (موعظہ) میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانہ میں احتیاط پر عمل کرنا ممکن نہیں کیونکہ قانون تقوے کے مطابق طلب حلال میں سعی کرنے کے باعث لوگ وقت میں پڑ جائیں گے۔ عموماً خلق اللہ اور خصوصاً طالب علموں کا بہت بڑا حرج ہوگا حالانکہ ہمارے دین نے حرج کو دفع کردیا ہے پس شرع جو بمنزلہ میزان مستقیم ہے جس شے کو برا نہ کہے وہ حلال اور بندوں پر خدا کی رحمت ہے۔ شریعت پر عمل کرنیوالے کو کوئی برا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ایسے کو برا کہنا شریعت کی توہین ہے۔ اور شریعت کی توہین کرنیوالے کا ایمان معرض زوال میں رہتا ہے۔ جب یہ ثابت ہوگیا تو اس زمانہ میں تقوے اور پرہیزگاری یہ ہے کہ جبتک غصب یا چوری کا یقین نہ ہو تو جو شے کسی آدمی کے ہاتھ یا قبضہ میں ہو اسکو اسی کی ملک خیال کرے اور اسکے حرام ہونیکی بابت یقینی علم ہو تو پرہیز کرے۔ کیونکہ فتاوے فاضیحان میں ہے کوئی شخص بادشاہ کے پاس گیا اور اسکے سامنے کھانے کی چیز رکھی گئی اگر وہ جانتا ہے کہ یہ غصب کا مال نہیں تو کھانا حلال ہے کیونکہ اصل شیا اباحۃ ہے (من استفادات الحقیر) اللہ تعالے سورۂ یسین میں فرماتا ہے وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ یعنے ہمارے کمال قدرت اور وحدانیت کی یہ بہت بڑی نشانی ہے کہ ہمنے انکی اولاد (آبا و اجداد) کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اس سے حضرت نوح کی کشتی مراد ہے کیونکہ یہ لوگ نسل سے ہیں جو نوح کے ساتھ کشتی میں تھے بعض نے کشتی سے یہی معمولی کشتیاں اور ذریت سے اولاد مراد لی ہے

فی السفینۃ التی تجری فی البحر ولیس لھا ید ورجل وتقطع مسیرۃ عشرین یومًا فی یوم واحد ھذا کلہ یدل علی کمال قدرتنا وخلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون قیل اراد بہ عملت السفن التی بعد سفینۃ نوح علیہ السلام علی ھیئتھا وقیل اراد بہ السفن الصغار التی تجری فی الانھار کالفلک الکبار فی البحر وھذا قول قتادۃ والضحاک وغیرھما وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما ان المراد من مثلہ الابل فی البر کالسفن فی البحر یعنی خلقنا لھم فی البحر السفن یرکبونھا وخلقنا لھم فی البر الابل والفرس والحمار یرکبونھا وھذا کلہ یدل علی قدرتنا وقوتنا (من معالم التنزیل وغیرہ)

سورۃ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ) ای بعض اللیل فاترک الھجود للصلوۃ والضمیر للقرآن (نافلۃ لک) فریضۃ زائدۃ لک علی الصلوۃ المفروضۃ او فضیلۃ لک لاختصاصک بوجوبھا بک (عسی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا) مقاما یحمدک القائم فیہ کل من عرفہ وھو یطلق فی کل مقام یتضمن کرامۃ والمشھور انہ مقام الشفاعۃ لما روی عن ابی ھریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال ھو المقام الذی اشفع فیہ لامتی ولا شعار بان الناس یحمدونہ لقیامہ فیہ واذا کان الامر مقام الشفاعۃ وانتصابہ علی الظرف باضمار فعل ای فیقیمک مقاما او بتضمین یبعثک معناہ او الحال یعنی (یبعثک ذا مقام

کشتی اسلیئے کمال قدرت کی نشانی ہے کہ بغیر ہاتھ پانو دریا میں چلتی اور بیس دن کی راہ ایک دن میں طے کرتی ہے وَخَلَقْنَا لَھُمْ مِّنْ مِّثْلِہٖ مَا یَرْکَبُوْنَ اور ہمنے انکے لیے کشتی کی مانند اور سواریاں پیدا کی ہیں بعض نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی کی مانند اُسی نمونہ پر اور کشتیاں بنائی جائینگی اور بعضوں کا قول ہے کہ اس سے چھوٹی کشتیاں مراد ہیں۔ جو دریائی کشتیوں کی طرح نہر وغیرہ میں چلتی ہیں یہ قتادہ وضحاک وغیرہ کا قول ہے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مثل کشتی سے اونٹ مراد ہے۔ کیونکہ اونٹ جنگل میں ایسا ہے جیسا دریا میں کشتی۔ یعنی ہمنے انکے دریائی سفر کے لیے سوار ہونیکو کشتیاں پیدا کیں اور بری سفر کے لیے اونٹ گھوڑے گدھے وغیرہ یہ سب ہماری قدرت اور کمال قوت پر دال ہے (معالم التنزیل وغیرہ)

سورۃ بنی اسرائیل

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ یعنی رات کے کچھ حصہ میں نیند چھوڑکر قرآن پڑھو ضمیر بہ قرآن کی طرف راجع ہے نَافِلَۃً لَّکَ یہ تمہارے فرض نماز سے الگ زائد فرض مقرر کیا گیا ہے یا یہ کہ اسکی فضیلت آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ صرف آپ ہی پر واجب ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ الآیہ توقع ہے کہ تمکو تمہارا رب مقام محمود میں جگہہ دیگا۔ مقام محمود وہ مقام ہے کہ وہاں پہنچنے اور اسکا رتبہ پہچاننے والا اُسکی تعریف کرے اسلیئے اچھی جگہ کو مطلقاً مقام محمود کہہ سکتے ہیں۔ اور مشہور یہ ہے کہ اس سے مقام شفاعت مراد ہے مَقَامًا کا نصب ظرفیت کے باعث ہے اور فعل محذوف ہے یعنی یُقِیْمَکَ مَقَامًا یا یہ کہ یبعث متضمن بمعنی یقیم ہے یا مَقَامًا حال واقع ہوا ہے یعنی یَبْعَثَکَ ذَا مَقَامٍ (قاضی بیضاوی)

عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان ویصلیان علی الا وانہما لم ینصرفا حتی یغفر اللہ ذنوبہما ما تقدم وما تاخر من کرمہ (رواہ) عن النبی علیہ السلام انہ کان جالسا فی المسجد فدخل علیہ شاب فعظمہ واجلسہ بجنبہ فوق ابی بکر ثم اعتذر علیہ السلام فقال انما اجلستہ اعلی منک لانہ لیس فی الدنیا من یصلی علی اکثر منہ ہو یقول کل غداۃ وعشی اللہم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرت ان یصلی علیہ فلذلک اجلستہ اعلی منک (زبدۃ الواعظین) قولہ ومن اللیل متعلق بتہجد ای تہجد بالقرآن فی بعض اللیل فاترک الہجر والاظہر ان یکون متعلقا بمقدر عطف علیہ فتہجد لان الفاء لا بد لہا من المعطوف علیہ والتقدیر قم من اللیل فتہجد بالقرآن (شیخ زادہ) قولہ من اللیل فتہجد قم بعد نومک فتہجد لان التہجد لا یکون الا بعد القیام من النوم والمراد من الآیۃ قیام اللیل والصلوۃ وکانت صلوۃ اللیل فریضۃ علی النبی علیہ السلام وعلی الامۃ فی ابتداء الاسلام لقولہ تعالی (یا ایہا المزمل قم اللیل الآیۃ) ثم نزل التخفیف فصار الوجوب منسوخا فی حق الامۃ بالصلوات الخمس وبقی قیام اللیل علی الاستحباب بدلیل قولہ تعالی فاقرءوا ما تیسر من القرآن

انس بن مالک سے رسولخدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جب دو مسلمان باہم ملاقات کرکے مصافحہ کرتے اور مجھپر درود بھیجتے ہیں تو اس حالت میں جدا ہوتے ہیں کہ خدا کے فضل وکرم سے اُنکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں رسولخدا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے اتفاقاً ایک نوجوان آدمی آیا۔ آپ نے اسکی تعظیم کی اور اپنے پہلو میں ابوبکر سے بالاتر موقع میں بٹھایا پھر عذر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اسے اسلیئے تم سے بالاتر بٹھایا ہے کہ ساری دنیا میں مجھپر اس سے زیادہ درود بھیجنے والا کوئی نہیں یہ شخص صبح شام درود ذیل پڑھا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اُمِرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ۔ میں اسلیئے اسے تم سے بالاتر جگہ بٹھایا ہے (زبدۃ الواعظین) آیت میں من اللیل لفظ تہجد سے متعلق ہے یعنی قرآن پڑھنے کے لیئے رات کے بعض حصہ میں نیند چھوڑ دو۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ من اللیل اس فعل مقدر سے متعلق ہے کہ جسپر تہجد معطوف ہے کیونکہ ف کے لیئے معطوف علیہ کا ہونا ضروری ہے یعنی قُمِ الَّیْلَ فَتَہَجَّدْ بِالْقُرْاٰنِ (شیخ زادہ) مِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ کے یہ معنی ہیں کہ نیند کے بعد اٹھو اور تہجد پڑھو کیونکہ تہجد اُس قیام کا نام ہے جو نیند کے بعد ہو۔ آیت سے رات کا جاگنا اور نماز پڑھنا مراد ہے۔ رسولخدا پر رات کی نماز فرض تھی اور علی ہذا القیاس ابتداے اسلام میں تمام امت پر رہا۔ وجوب ملا تھا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ الآیۃ (اے کملی اوڑھنے والے رات کو اٹھ) پھر تخفیف ہوگئی اور پانچ نمازوں کے باعث امت کے حق میں منسوخ ہوکر رات کا اٹھنا مستحب رہگیا۔ اسکی دلیل یہ آیت ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

وبقی الوجوب ثابتا فی حق النبی علیہ السلام بدلیل قولہ تعالی (نافلۃ لک) ای زیادۃ لک یرید فریضۃ زائدۃ علی سائر الفرائض التی فرضہا اللہ تعالی وقیل صار الوجوب منسوخا فی حق النبی علیہ السلام کما نسخ حق الامۃ فصار قیام اللیل نافلۃ لہ علیہ السلام لان اللہ تعالی قال نافلۃ لک ولم یقل علیک (من تفسیر الخازن) المراد بالنافلۃ الفضلۃ للفضل علی امتہ بوجوبہا علیہ ویزداد ثوابا وھی فضلۃ لہ لامکفرۃ لذنوبہ لکونہ مغفورا ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (شہاب) فان قلت فما معنی التخصیص اذا کان زیادۃ فی حق المسلمین کما فی حق النبی علیہ السلام قلت فائدۃ التخصیص ان النوافل کفارات لذنوب العباد والنبی علیہ السلام قد غفر ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وکان نافلۃ لہ وزیادۃ فی رفع الدرجات العلیات بخلاف الامۃ فان لھم ذنوبا محتاجۃ الی الکفارۃ فھم یحتاجون الی النوافل لتکفیر الذنوب والسیئات لا لمحض زیادۃ الثواب فلا اشارۃ الی ھذا المعنی جعل تطوعات النبی علیہ السلام زوائد فی مثوبتہ بخلاف الامۃ (شیخ زادہ) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال امر النبی علیہ السلام بقیام اللیل وکتب علیہ دون امتہ ثم نسخ عن النبی علیہ السلام فریضۃ التہجد (شہاب) عن النبی علیہ السلام انہ قال رحم اللہ تعالی رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ

البتہ رسولخدا کے حق مین اسکا وجوب اسی طرح ثابت رہا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا قول ہے نافلۃ لک یعنی دیگر فرض نمازون کے علاوہ تہجد ایک زائد فرض ہے جو آپ کے اللہ تعالےٰ نے مقرر کردیا ہے بعضون کا قول ہے کہ جسطرح تہجد امت کے حق مین نفل ہوگیا ہے اسی طرح رسولخدا کے حق مین بھی اسکا وجوب منسوخ ہے اسلیئے رات کا قیام آپ کے لیئے نفل ہے کیونکہ نافلۃ لک سے یہی مطلب سمجھ مین آتا ہے اگر تہجد آپ پر فرض ہوتا تو آیت مین نافلۃ علیک ہوتا (تفسیر خازن) نافلہ سے ازدیاد مراتب مراد ہے کیونکہ تہجد خاص آپ پر واجب کرکے آپکو امت پر فضیلت دیگئی ہے جسکا ثواب دوبالا ملتا ہے فضیلت گناہون کا کفارہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخشے بخشائے ہین (شہاب) اب اگر تم کہو کہ تہجد امت کے حق مین بھی فضیلت۔ رسولخدا کے حق مین بھی فضیلت پھر آپ کی تخصیص سے کیا فائدہ ہوا۔ مین جواب دیتا ہون اس تخصیص کا فائدہ یہ ہے کہ نوافل بندون کے گناہ کا کفارہ ہوا کرتے ہین اور چونکہ رسولخدا بخشے بخشائے ہین اسلیئے تہجد آپ کے حق مین رفعت و درجات کا باعث ہے۔ اور امت کے لوگ گناہون کے سبب کفارے کے محتاج ہین۔ اسلیئے انکو محض ثواب کے لیئے نہیں بلکہ گناہ معاف کرانے کے لیئے کفارہ کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسولخدا کے نوافل آپ کے لیئے باعث ثواب اور رفعت درجات ہین اور امت کے نوافل کفارۂ گناہ (شیخ زادہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ رسولخدا نے تہجد کا حکم کیا اور اُسے لکھدیا مگر امت ایسا نہیں کرتی۔ لیکن بغوی اسکو صحیح مانتا ہے کہ تہجد کی فرضیت منسوخ ہے (شہاب) رسولخدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا خدا اُسپر رحم کرے جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے اور اپنی گھر والی کو جگائے۔

وان ابت نضحہ بالماء وجہا ورحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجہا فصلی فان ابی نضحت بالماء وجہہ (موعظۃ) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی علیہ السلام انہ قال ثلاثۃ علی فریضۃ وسنۃ لکم الوتر والسواک وقیام اللیل (شہاب) عن عمر بن الخطاب عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی فی اللیل واحسن الصلوۃ اکرمہ اللہ تعالی بتسعۃ اشیاء خمسۃ فی الدنیا واربعۃ فی الاخرۃ الخمسۃ التی فی الدنیا یحفظہ اللہ من الآفات ویظہر اثر الطاعۃ فی وجہہ ویحببہ قلوب عبادہ الصالحین والناس اجمعین وینطق لسانہ بالحکمۃ ویجعلہ حکیما ای یرزقہ الفقہ والاربعۃ التی فی الاخرۃ یحشر من القبر ابیض الوجہ ویسیر علیہ الحساب ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویعطی کتابہ بیمینہ یوم القیامۃ (روضۃ العلماء) عن النبی علیہ السلام انہ قال لیلۃ اسری بی الی السماء اوصانی ربی بخمسۃ اشیاء فقال لا تعلق قلبک بالدنیا فانی لم اخلقہا لک واجعل محبتک لی فان مصیرکم الی واجتہد فی طلب الجنۃ وکن آیسا من الخلق فانہ لیس فی ایدیہم شیء ودم علی التہجد فان النصرۃ مع قیام اللیل (شرعۃ الاسلام) عن النبی علیہ السلام انہ قال من استیقظ من النوم فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

اور اگر نہ جاگے تو اسکے منہ پر پانی چھڑکے۔ اور خدا اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے اور اگر نہ جاگے تو اسکے منہ پر پانی چھڑک دے (موعظۃ) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسولخدا فرماتے ہیں تین چیزیں مجھپر فرض ہیں اور تمہارے لیئے سنت (۱) وتر (۲) مسواک (۳) تہجد (شہاب) حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہے جسنے راتکو اچھی طرح دل لگاکر نماز پڑھی۔ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے نو چیزوں عطا فرمائے گا۔ پانچ دنیا میں چار آخرت میں۔ دنیا کی پانچ چیزیں یہ ہیں (۱) فرشتوں سے حفاظت (۲) اہلہا راشر طاعت چہرے پر (۳) تمام نیک بندے اور عموماً دیگر لوگ اُس سے محبت رکھیں گے (۴) اسکی زبان سے کلمات حکمت نکلا کرینگے (۵) اللہ تعالے اُسے فقیہ کردیگا۔ اور آخرت کی چار یہ ہیں (۱) نورانی صورت میں قبر سے اُٹھیگا (۲) حساب آسان ہوجائیگا (۳) پل صراط پر سے برق خاطف کی طرح گزر جائیگا (۴) نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملیگا (روضۃ العلماء) رسولخدا فرماتے ہیں کہ معراج کی رات اللہ تعالے نے مجھ کو پانچ چیزوں کی وصیت کی (۱) دنیا میں اپنا دل نہ پھنسانا کیونکہ جسنے اُسے تمہارے لیے نہیں پیدا کیا (۲) صرف ہمسے محبت رکھنا کیونکہ تمہیں ہمارے پاس آنا پڑیگا (۳) طلب جنت میں کوشش کرتے رہنا (۴) مخلوق سے کسی طرح کی امید نہ رکھنا کیونکہ مخلوق کے قبضہ میں کچھ بھی نہیں۔ (۵) تہجد ہمیشہ پڑہا کرنا کیونکہ رات کا قیام باعث تائید الٰہی ہے۔ (شرعۃ الاسلام) رسولخدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص رات کو نیند سے اُٹھکر یہ کلمات کہے گا اُسکے تمام گناہ بخش دیئے جائینگے

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رب اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین والمؤمنات فقد غفر لہ ربہ (زبدۃ الواعظین) قال ابراھیم بن ادھم نزل بی اضیاف فعلمت انھم ابدال فقلت اوصونی بوصیۃ حتی اخاف اللہ تعالی لخیفتکم فقالوا نوصیک بسبعۃ اشیاء (اولھا) من کثر کلامہ فلا تظھم فیہ بقظۃ القلب (وثانیھا) من کثر اکلہ فلا تظھم فیہ الحکمۃ (وثالثھا) من کثر اختلاطہ بالناس فلا تظھم فیہ حلاوۃ العبادۃ (ورابعھا) من احب الدنیا فلا تظھم فیہ الخشم علی الایمان (وخامسھا) من کان جاھلا فلا تظھم فیہ حیاۃ القلب (وسادسھا) من اختار صحبۃ الظالم فلا تظھم فیہ استقامۃ الدین (وسابعھا) من طلب رضی الناس فلا تظھم فیہ رضی اللہ تعالی ؛ حدیث اربعین ت ؛ عن ابی امامۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم من الانبیاء والاولیاء روی ان آل داؤد علیہ السلام کانوا یقومون وفیہ تنبیہ علی انکم اولی بذلک فانکم خیر الامم وایماء الی ان من لا یقوم فی اللیل لیس من الصالحین الکاملین ومقرب لکم الی ربکم ای اقرب الی محبۃ مولاکم مما تتقربون بہ الیہ تعالی وفیہ اشارۃ الی حدیث قدسی وھو قولہ لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ ومکفرۃ للسیئات ومحاۃ ھما مصدر ان میمیان کالمحمدۃ بمعنی الفاعل

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (زبدۃ الواعظین) ابراہیم بن ادہم کہتے ہیں میرے پاس چند مہمان آئے۔ میں نے جان لیا کہ یہ ابدال ہیں اور میں نے کہا کہ مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے تاکہ میں بھی تمہاری طرح خدا سے ڈرنے لگوں۔ جواب دیا کہ ہم تم کو سات چیز کی وصیت کرتے ہیں (۱) زیادہ بولنے والے سے بیدار دلی کی امید نہ رکھو (۲) زیادہ کھانے والے سے حکمت و دانائی کے توقع نہ رہو (۳) زیادہ ملنے جلنے والے اور مردم آمیز سے حلاوت عبادت کے امیدوار نہ رہو (۴) اسکے امیدوار نہ رہو کہ محب دنیا کا خاتمہ ایمان سے ہوگا (۵) جاہل سے زندہ دلی کی توقع غلط بات ہے (۶) یہ خیال نہ کرو کہ ظالم کی صحبت میں رہنے والے کا دین درست رہیگا (۷) لوگوں کی رضامندی چاہنے والے سے یہ امید نہ رکھو کہ خدا کی رضامندی کا طالب رہیگا (حدیث اربعین) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ قیام شب کو لازم کرلو۔ کیونکہ یہ تمسے پہلے انبیاء و اولیاء و صالحین کا طریقہ ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آل یعنی امت داؤد شب بیدار تھی۔ اسمیں ادھر اشارہ ہے کہ امت محمدیہ کو بھی اولے شب بیداری چاہیئے کیونکہ یہ امت خیر الامم ہے اور یہ ایما بھی ہے کہ تہجد پڑھنے والا کاملین میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور اپنے خدا کا مقرب بندہ نہیں ہوسکتا۔ حدیث قدسی میں ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا مقرب ہوجاتا ہے کہ میں اسے اپنا دوست بنالیتا ہوں۔ شب بیداری بندے کو مقرب بناتی اور اسکی برائیوں کو دور کرتی اور گناہوں کو مٹاڈالتی ہے اس حدیث میں لفظ مکفرۃ اور محاۃ مصدر میمی بمعنی فاعل ہے جیسا کہ محمدۃ

ای سائرۃ للذنوب وماحیۃ للعیوب قال اللہ تعالی (ان الحسنات یذھبن السیئات) وناھیۃ عن الاثم قال اللہ تعالی ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (علی القاری علیہ رحمۃ الباری) قال علیہ السلام اشفع لامتی حتی ینادینی ربی فیقول ارضیت یا محمد فاقول یارب رضیت (حدیث اربعین) عن عمر بن عبد العزیز انہ کان خلیفۃ وکان من الزاھدین قالت لہ جاریتہ یوما یا امیر المؤمنین انی رأیت رؤیا عجیبۃ فقال ما رایت قالت رایت القیامۃ قد قامت وحشر الناس ونصب المیزان ومد الصراط علیھا وجاؤا اولا بعبد الملک بن مروان وقالوا لہ اعبر من ھذا فلما وضع قدمیہ علی الصراط واراد ان یمشی فما مشی من خطوۃ او خطوتین الا سقط فی النار شرحا وا بابنہ الولید بن عبد الملک وقالوا اعبر فما وضع قدمہ علی الصراط الا وقع فی النار وکان الخلفاء کلھم مثل ذلک نشرحا وا ابک یا امیر المؤمنین فلما قالت الجاریۃ ذلک صاح عمر بن عبد العزیز صیحۃ واضطرب اضطرابا شدیدا کالسمک فی الشبک وجعل یضرب برأسہ ارضا وجدارا والجاریۃ تصیح وتقول واللہ رایت انک فی الجنۃ وجاوزت الصراط سالما فلم یسمع کلامھا فلما سکن اضطرابہ وجدوہ قد مات واوصلہ الجنۃ (موعظۃ) قال علیہ السلام یعقد الشیطان علی ناصیۃ راس احدکم اذھو نائم ثلاث عقد فاذا استیقظ فذکر اسم اللہ تعالی انحلت عقدۃ واحدۃ فان توضا انحلت عقدۃ ثانیۃ فان صلی انحلت عقدۃ ثالثۃ فاصبح نشیطا والا اصبح الشیطان خبیث (مشکوۃ)

یعنی گناہوں کا چھپانے والا اور عیبوں کا محو کرنیوالا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور نماز گناہوں سے روکتی ہے دوسری آیت ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز بے حیائی کے کاموں اور برائیوں سے روکتی ہے علی القاری پیغمبر فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا رہونگا یہانتک کہ اللہ تعالی کیطرف سے ندا ہوگی کہ اے محمد تم راضی ہوئے میں کہونگا ہاں راضی ہو گیا (حدیث اربعین) عمر بن عبد العزیز سے جو بڑے زاہد خلیفہ تھے کسی لونڈی نے کہا اے امیر المومنین میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے فرمایا کیا کہنے لگی میں دیکھتی ہوں کہ قیامت قائم ہے لوگ میدان حشر کی طرف جارہے ہیں میزان اعمال ایستادہ ہے پل صراط اسپر بچھایا گیا اول عبد الملک بن مروان کو حکم ہوا کہ پل صراط پر سے چل یہ دو ایک قدم چلنے پایا تھا کہ کٹ کر دوزخ میں گر پڑا پھر اسکے بیٹے ولید بن عبد الملک کو حکم ہوا یہ پورا قدم بھی رکھنے نہ پایا تھا کہ دوزخ میں جا پڑا پھر علی ہذا القیاس بعد کے خلفاء کا حال ہوا پھر آپ کو پل صراط سے گزرنے کا حکم ہوا لونڈی ابھی اپنے کلام کو پورا بھی نہ کرنے پائی تھی کہ عمر بن عبد العزیز چیخنے لگے اور اسطرح تڑپے جسطرح جال میں مچھلی سر کو زمین اور دیوار سے دیدے مارا لونڈی چلائی جاتی تو کہتی جاتی تھی کہ امیر المومنین خدا کی قسم میں نے یہ دیکھا ہے کہ آپ پل صراط سے گزر کر جنت میں پہنچ گئے ہیں مگر عمر بن عبد العزیز کسی طرف ہرگز ملتفت نہ ہوئے اور جب آپکا اضطراب کچھ کم ہوا تو لوگوں نے آپکو مردہ پایا (موعظۃ) سو خدا کا قول ہے کہ جب کوئی سوجاتا ہے تو شیطان اسکی پیشانی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے پھر جب وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری اب وہ صبح کو تروتازہ اٹھتا ہے ورنہ شیطان اسکے دونوں کانوں میں پیشاب کر جاتا ہے

قال الامام الغزالی رحمہ اللہ اذا کان اول اللیل نادی منادٍ من تحت العرش الا لیقم العابدون فیقومون ویصلون ماشاء اللہ ثم ینادی منادٍ فی شطر اللیل الا لیقم الخائفون الذین یطیلون قیامہم فی الصلوٰۃ الی السحر ثم ینادی منادٍ الا لیقم المستغفرون فیقومون فیستغفرون واذا طلع الفجر ینادی منادٍ الا لیقم الغافلون فیقومون من فراشہم کالموتی ینشرون من قبورہم ولذا اوصی لقمان ابنہ وقال یا بنی لا تکونن نائما والدیک ینادی فی الاسحار وانت نائم ثم قال الشیخ محی الدین بن العربی قدس اللہ سرہ علیک من قیام اللیل بما یزیل عنک اسر الغفلۃ واقل ذلک بعشر ایات ای فی الصلوٰۃ وکذا عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ علیہ السلام من قام بعشر ایات فی الصلوٰۃ لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ اٰیۃ کتب من القانتین ومن قام بالف اٰیۃ کتب من المکثرین ثوابا وھو لمن تصدق بسبعین الف دینار (کذا فی زبدۃ الواعظین)

حکی ان موسی علیہ السلام مر یوما برجل وھو یصلی مع خضوع وخشوع فقال یا رب ما احسن صلوٰۃ ھذا العبد فقال اللہ تعالیٰ یا موسی لو صلی فی کل یوم ولیلۃ الف رکعۃ واعتق الف رقبۃ وصلی علی الف جنازۃ وحج الف حجۃ وغزا الف غزوۃ لم ینفعہ حتی یؤدی زکوۃ مالہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الدنیا رأس کل خطیئۃ ومنع الزکوۃ ینشأ من حب الدنیا (موعظۃ) قال النبی علیہ السلام من حافظ منکم علی الصلوٰۃ حیثما کان

امام غزالیؒ فرماتے ہین رات کے اول حصہ مین عرش کے نیچے سے ایک ندا ہوتی ہے کہ عبادت کرنیوالے اُٹھ بیٹھین۔ چنانچہ عابد لوگ اُٹھکر نمازین ادا کرتے ہین۔ پھر دوسری رات کو ندا ہوتی ہے کہ خدا کا خوف رکھنے والے جو نمازین صبح تک کھڑے رہتے ہین اُٹھ کھڑے ہون پھر ندا ہوتی ہے کہ گنا ہونکی مغفرت چاہنے والے اُٹھین۔ اور جب صبح ہوجاتی ہے تو یہ ندا ہوتی ہے کہ غافل اُٹھ کھڑے ہون۔ یہ اپنے بسترون سے اسطرح اُٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے اسی لیے لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ تو سوتے رہیو اور جبکہ مرغ سحر اذان دیا کرے۔ اور محی الدین بن عربی کا قول ہے کہ شب بیداری تیرا نام غافلونکے دفتر سے جدا کردیتی ہے کم از کم نمازین دس آیتین پڑھنی چاہئین۔ اسیطرح عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جسنے تہجد کی نمازمین دس آیتین پڑھلین اُسکا نام غافلونمین نہین لکھا جاتا اور جسنے سو آیتین پڑھلین وہ عبادت گزارونمین داخل ہوا اور جسنے ہزار آیتین پڑھین اُسکو بکثرت ثواب ملتا ہے اور ایسا ہوجاتا ہے گویا ستر ہزار دینار خیرات کئے (زبدۃ الواعظین) **حکایت** موسیٰ نے ایکدن کسی شخص کو نہایت خضوع وخشوع کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھکر یہ فرمایا کہ الٰہی یہ تو بہت ہی اچھی طرح نماز پڑھتا ہے۔ حکم ہوا کہ اگر یہ ہزار رکعتین رمضان پڑھے اور ہزار غلام رمضان آزاد کرے اور ہزار حج بیت اللہ کرے اور ہزار مرتبہ جہاد کرے تو بھی جبتک اپنے مال کی زکوۃ نہ دیگا اسکو کوئی شے نفع نہ دیگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ زکوۃ نہ دینا دنیا کی محبت کے باعث ہوا کرتا ہے (موعظۃ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص ہر جگہ ہر حال مین نماز کی محافظت کریگا

وایما کان جاز علی الصراط کالبرق الخاطف مع اول زمرۃ من السابقین وجاء یوم القیامۃ وجھہ کالقمر لیلۃ البدر وکان لہ بکل یوم ولیلۃ کاجر الف شہید وقال علیہ السلام رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا فان قلت لم ھذا الاجر العظیم للفعل الیسیر القلیل قلت اما سمعت حکایۃ الشافعی رحمہ اللہ (حکی عنہ) انہ سقط سوطہ من یدہ فاسرع الیہ شخص فاخذہ فاعطاہ ایاہ فدفع الیہ الامام صرۃ فیہا مبلغ عظیم فقیل للامام ھذا الاجر العظیم لھذا الفعل الیسیر فقال الامام انہ استعمل فینا جمیع وسعہ ونحن ما استعملنا الا البعض من وسعنا ھذہ معاملۃ الشافعی فکیف معاملۃ رب العلمین فان الشافعی روی حدیثا فی ذلک الزمان عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ انہ قال یقبل ربی بعذر واحد الفی کبیرۃ (بیت) الٰہی حسرت دریای عاصیست ۔ زہ دریا قطرۂ ما را تماصیست ۔ لاسیما تکبیرۃ الافتتاح فی الصلوۃ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم التکبیرۃ الاولی خیر من الدنیا وما فیہا قیل المراد منہ لو کان لک الدنیا فانفقتہا فی سبیل اللہ ما یحصل لک ما یحصل بالتکبیرۃ الاولی

سورۃ الکھف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(واصبر نفسک) واحبسہا وثبتہا مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی فی مجامعھم او قائمھم او فی طرفی النہار یریدون وجھہ رضی اللہ وطاعتہ

تو اول گروہ کے ساتھ پل صراط پر سے بجلی کیطرح گزر جائیگا۔ اور قیامت کے دن اُسکا منہ چودھویں رات کے چاند کیطرح چمکتا ہوگا۔ اور اُسے ہر روز ہزار شہیدوں کا ثواب ملیگا۔ نیز رسولخدا کا قول ہے کہ صبح کی دو رکعتیں دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ اب اگر تم یہ کہو کہ تھوڑے سے عمل پر اسقدر ثواب ملنے کے کیا معنی؟ تو میں جواب دونگا کہ شاید تمنے امام شافعیؒ کی حکایت نہیں سُنی کہ ایکبار اُنکے ہاتھ سے کوڑا گر پڑا۔ ایک شخص نے جلدی سے اُٹھا کر آپکو دیدیا۔ امام شافعیؒ نے روپیونکی ایک تھیلی اُسکے حوالے کی۔ لوگوں نے کہا حضرت ذرا سے کام کی اسقدر مزدوری؟ امام صاحب نے جواب دیا کہ اُسنے ہمارے کام میں اپنی پوری کوشش صرف کی ہے۔ اور ہمنے اپنی دعوت کا تھوڑا سا حصہ دیا ہے۔ پھر جب امام شافعی نے ایسا کیا ہے تو رب العالمین جو کچھ عنایت کرے بہت کم ہے۔ امام شافعی نے اُسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ میرا پروردگار ایک توبہ کے باعث دو ہزار کبیرہ گناہ معاف کردیتا ہے ؎ الٰہی حسرت دریائے عاصیست ۔ زہ دریا قطرۂ ما را تماصیست ۔ خاصکر نماز میں تکبیر اولی کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ رسول خدا فرماتے ہیں تکبیر اولے دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ اگر تم خدا کی راہ میں ساری دنیا کو خرچ کر ڈالو تو بھی تکبیر اولے کا سا ثواب نہیں مل سکتا۔ (موعظۃ)

سورہ کہف بسم اللہ الرحمن الرحیم

واصبر نفسک الآیہ یعنے اے پیغمبر جو لوگ صبح شام۔ یا ہر وقت یاد الٰہی کرتے رہتے ہیں اور اس سے رضائے الٰہی اور طاعت کے طالب ہیں

ولا تعد عیناک عنہم ولا یجاوز نظرک الی غیرہم وتعدیتہ بعن لتضمنہ معنی بتا تزید زینۃ الحیاۃ الدنیا حال من الکاف فی المشہور ولا تطع من اغفلنا قلبہ من جعلنا قلبہ غافلا عن ذکرنا کامیۃ بن خلف فی دعائک الی طرد الفقراء عن مجلسک لصنادید قریش واتبع ہواہ وجوابہ ما مر غیر مرۃ وکان امرہ فرطا ای تقدما علی الحق ونبذ الہ وراء ظہرہ یقال فرس فرط ای متقدم الخیل ومنہ الفرط (قاضی) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام من صلے علی صلوۃ بان قال اللہم صل علی محمد معناہ یارب اثبت ما اعطیتہ من الشرف والکرامۃ صلے اللہ علیہ عشرا الصلوۃ من اللہ علی العبد رحمۃ لہ وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات قبل ہذہ الاٰیۃ نزلت حین طلبت رؤساء الکفار طرد فقراء المسلمین عن مجلس رسول اللہ علیہ السلام کصہیب وعمار وخباب وسلمان وغیرہم فقالوا اطرد ہؤلاء عن مجلسک یا محمد حتی نجالسک لانہم قوم ارذلون کان ریحہم ریح ضان ونحن رؤساء القوم نستنکف الجلوس معہم فان طردتہم لعلنا ان نومن بک فہم علیہ السلام ان یفعل ذلک لحرصہ علی ایمانہم فنزل جبرائیل علیہ السلام بقول اللہ تعالٰی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ فقال رسول اللہ علیہ السلام انی ان طردہم ہؤلاء فقالوا فاجعل لنا یوما ولہم یوما فقال لا افعل فقالوا فاجعل المجلس واحدا

تم اپنے آپکو انہین کے ساتھ رکھو۔ اور اُنسے نگاہ بچا کر غیر و نکو نہ دیکھو۔ کیا تم دنیوی زندگانی کی زینت کا ارادہ رکھتے ہو۔ اور اُسکی اطاعت نکرو جسکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے (جیسا کہ امیہ بن خلف۔ جو آپکو فقراء کے حلقے سے اُٹھا کر سرداران قریش کی محفل مین بلاتا تھا) اور جسنے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور اُسکی شان حق سے آگے بڑھنا اور راستی کو پس پشت ڈالدینا ہے۔

عرب کے محاورہ مین کہتے ہین فرس فرط یعنی وہ گھوڑا ہے جو سب گھوڑون سے آگے رہتا ہے (قاضی بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ سرور کائنات فرماتے ہین جو شخص مجھپر ان الفاظ مین درود بھیجے کہ اللہم صل علی محمد (یعنے الٰہی جو شرف و کرامت تو نے محمد کو عطا کیا ہے اُسے دائم رکھ) تو خدا اُسپر دس رحمتین نازل فرماتا اور اُسکی دس خطائین معاف کرتا اور دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ گزشتہ آیت اُسوقت نازل ہوئی جبکہ روسائے کفار نے یہ چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر مسلمانون (مثلاً صہیب۔ عمار۔ خباب۔ سلمان وغیرہم) کو اپنی مجلس سے اُٹھا دین۔ اور یہ شرط کی کہ یہ ارذل لوگ ہین ہم اُسی حالت مین آپکے پاس بیٹھ سکتے ہین کہ یہ اُٹھا دیے جائین کیونکہ انکے کپڑون سے بھیڑ بکریون کی بو آتی ہے۔ ہم ٹھیرے قوم کے رئیس۔ انکے ساتھ بیٹھنا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ آپ انکو نکال دیجئے تو ہم ایمان لے آئین گے۔ چونکہ رسول خدا انکے ایمان لانے پر حریص تھے اسلیئے آپنے اُنکے مشورہ پر عمل کرنیکا ارادہ کیا ہی تھا کہ جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ الآیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی مجکو ان فقراء کے اُٹھا دینے سے منع کرتا ہی۔ کفار نے کہا اچھا۔ ایکدن ہمارے لیئے مقرر فرمائیے۔ ایکدن اُنکے لیئے۔ آپنے فرمایا مین نہین کرسکتا۔ اُنہون نے پھر کہا کہ خیر مجلس تو ایک ہی ہو۔

واقبل علینا بوجهك وول ظهرك الیهم فنزل قوله تعالی واصبر نفسك الایة (معالم) وقال قتادة هذه الایة نزلت فی اصحاب الصفة وکانوا اسبعمائة فقیر فی مسجد رسول الله علیه السلام لا یرحلون الی تجارة ولا الی زرع ولا الی ضرع یصلون صلوٰة وینتظرون اخری فلما نزلت هذه الایة قال علیه السلام الحمد لله الذی جعل فی امتی من امرت ان اصبر نفسی معهم (معالم التنزیل) عن انس رضی الله عنه انه قال بعث الفقراء الی رسول الله واحد فقال یارسول الله انی رسول الفقراء الیك قال علیه السلام مرحبا بك وبمن اقدمك جئت من قوم احبهم الله فقال یارسول الله یقول الفقراء ان الاغنیاء قد ذهبوا بالخیر کله هم یحجون ولا نقدر علیه ویتصدقون ولا نقدر علیه ویعتقون ولا نقدر علیه واذا مرضوا بعثوا بفضل اموالهم فخرا فقال علیه السلام سلم علی الفقراء وبلغهم عنی ان من صبر منکم واحتسب فله ثلاث خصال لیست للاغنیاء (الاولی) ان فی الجنة غرفة من یاقوتة حمراء ینظر الیها اهل الجنة کما ینظر اهل الدنیا الی النجوم لا یصل الیها الا نبی او ولی او شهید او مؤمن فقیر (والثانیة) یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم وهو مقدار خمسمائة عام یتقنعون فیها حیثما شاؤا ویدخل سلیمان بن داؤد علیهما السلام الجنة بعد دخول الانبیاء باربعین عاما بسبب المال والملك الذی اعطاه الله تعالی فی الدنیا

لیکن ہمارے طرف منہ اور انکی جانب پشت کرکے بیٹھا کیجئے۔ اسوقت یہ آیت اتری واصبر نفسك مع الذین الآیہ (معالم التنزیل) قتادہ کا قول ہے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان مین نازل ہوئی ہے۔ یہ سات سو درویش تھے جو مسجد نبوی مین رہا کرتے تھے۔ انکو نہ تجارت سے کام نہ کھیت کیارسے غرض۔ نہ چوپایون سے سروکار۔ ایک نماز پڑھی اور دوسری کے انتظار مین وہین بیٹھے رہے۔ جب یہ آیت اتری تو آپنے فرمایا۔ خدا کا شکر ہی جسنے میری امت مین ایسے لوگ پیدا کیئے ہین کہ مجھے اُنکے ساتھ رہنے کا حکم ہے (معالم التنزیل) انس رض سے مروی ہے کہ فقرا نے رسولخدا کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین فقرا کا ایلچی ہون۔ آپنے فرمایا آفرین تجھپر اور جنہون نے تجھے بھیجا ہو اُن پر تو ایسی قوم کے پاس سے آیا ہے کہ خدا سے دوست رکھتا ہے اسنے عرض کیا کہ حضور فقرا التماس کرتے ہین کہ اغنیا نے سارے ثواب لوٹ لیئے۔ کیونکہ وہ حج کرتے ہین ہم نہین کرسکتے۔ وہ خیرات دیتے ہین ہم نہین دے سکتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہین ہم نہین کرسکتے۔ وہ ہماری مین صدقہ دیکر ذخیرہ اخروی جمع کرتے ہین ہم نہین کرسکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقرا سے ہمارا اسلام کہنا اور یہ پیغام پہونچا دینا۔ کہ تم مین جو شخص صبر کریگا اور ثواب کی امید رکھیگا اُسے تین باتین ایسی حاصل ہونگی جو اغنیا کو نہین ہوسکتین (۱) جنت مین یاقوت کا ایک بالاخانہ اُنا اونچا ہے کہ اُسکو جنتی اسطرح دیکھینگے جسطرح اہل دنیا تارہ کو دیکھا کرتے ہین اُسمین یا نبی کو جگہ ملیگی یا ولی کو یا شہید کو۔ یا فقیر مسلمان کو (۲) فقرا اغنیا سے آدھے دن یعنے پانسو برس پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ اور سلیمان بن داؤد اُس مال وملک کے باعث جو اللہ تعالی نے اُنکو دیا تھا دیگر انبیاء سے چالیس برس بعد جنت مین جائینگے

وقال علیہ السلام ان فقراء المهاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیامۃ الی الجنۃ باربعین خریفا ای سنۃ فان قلت ما التوفیق بین الحدیثین قلنا یجوز ان یکون السابق بخمسمائۃ عام فقیرا صابرا والسابق باربعین خریفا غیر صابر ویجوز ان یکون السابق باربعین خریفا فقراء المهاجرین علی اغنیاء هم مطلق الفقیر ولا الغنی (روحکی) ان رجلا سال عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما فقال السنا من فقراء المهاجرین فقال الك امرأة تأوی الیها فقال نعم قال الك مسکن تسکن فیه قال نعم قال انت من الاغنیاء قال فان لی خادما فقال انت من الملوك (والثالثة) اذا قال الفقیر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مخلصا وقال الغنی مثل ذلك مخلصا لم یبلغ ثواب الغنی مثل ثواب الفقیر وان انفق الغنی معها عشرۃ الاف درهم وکذا الحال فی کل اعمال البر فرجح الیهم سولهم فاخبرهم بذلك فاستبشروا وقالوا رضینا یا رب بالفقر انتهی من ابن الملك علی المشارق، وقال ابو اللیث للفقراء خمس کرامات (احداها) ان ثواب عمل کثیر من ثواب عمل الاغنیاء فی الصلوۃ والصدقۃ وغیرهما (والثانیۃ) ان الفقیر اذا اشتهی شیئا لا یجد لا یکتب له من الاجر (والثالثة) انهم سابقون الی الجنۃ (والرابعۃ) ان حسابهم فی الاخرۃ اقل (والخامسۃ) ان ذنوبهم اقل لان الاغنیاء یمتنون فی الاخرۃ ان لو کانوا فقراء وروی عن عمر رضی الله تعالی عنه

نیز پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ مہاجر فقراء اغنیا سے چالیس برس پہلے جنت میں جائینگے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ یہ قول حدیث نمبر ۱ کے تطبیق کیونکر ہوگی تو ہم یہ جواب دینگے کہ پانسو برس پہلے بہشت میں جانیوالے صابر فقیر ہیں۔ اور چالیس برس پہلے داخل ہونیوالے غیر صابر۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس حدیث میں مطلق فقیر یا مطلق غنی مراد نہوں بلکہ یہ مطلب ہے مہاجر فقراء مہاجر اغنیاء سے چالیس برس پہلے بہشت میں جگہ پائینگے **حکایت** حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہم مہاجر فقراء میں داخل نہیں ہیں؟ آپنے فرمایا تم گھر والی رکھتے ہو۔ اُسنے کہا ہاں۔ پھر آپنے پوچھا تمہارے پاس رہنے کو گھر ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپنے فرمایا تم اغنیا میں داخل ہو پھر اُسنے کہا کہ میرے کام کاج کیلئے ایک غلام بھی نوکر بھی موجود ہے آپنے فرمایا تو تم بادشاہوں میں شامل ہو (۳) جب کوئی فقیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے ولے کہتا ہے تو غنی اُسکے ثواب کو نہیں پہونچتا۔ گو یہ کلمات بھی کہے اور انکے ساتھ دسہزار درم بھی اللہ کے راستے میں دیگر نیک باتوں کو قیاس کرنا چاہیئے۔ رسول خدا کا یہ پیغام لیکر قاصد واپس آیا۔ اور فقراء کو مژدہ سنایا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ الٰہی ہم فقر سے رضامند ہیں۔ (ابن مالک علی المشارق) ابو اللیث کا قول ہے کہ فقراء میں پانچ کرامتیں ہوا کرتی ہیں (۱) روزہ۔ نماز۔ اور صدقات وغیرہ میں اُنکے اعمال کا ثواب اغنیاء کے اعمال سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ (۲) فقیر جب کسی چیز کی خواہش کرتا ہے اور اُسے نہیں ملتی تو اُس کے نامۂ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے (۳) فقراء جنت میں مالداروں سے پہلے داخل ہونگے (۴) فقیر کو آخرت میں حساب بہت کم دینا پڑیگا (۵) فقیر فکر ندامت کم ہوگی اسلیئے کہ مالدار اُسدن پچتائینگے اور تمنا کرینگے کہ ہم دنیا میں فقیر کیوں نہوئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

انه قال دخلت یوما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع علی حصیر واذا الحصیر قد اثر فی جنبه فنظرت فی خزینته فرایت نحوصاع من شعیر فبکیت فقال مایبکیک قلت کسری وقیصر ینامون علی فراش الحریر وانت رسول الله اری فیک من الفقر ما اری فقال علیه السلام یا عمر اما ترضی ان تکون لنا الاخرة وانما قال لنا ولم یقل لی مع کون السؤال عن حاله اشارة الی ان الاخرة لمتابعیه ایضا ولهم الدنیا ویروی یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لهم طیباتهم فی الحیوٰة الدنیا یعنی ان حظ الکفار ما نالوه من نعیم الدنیا ولاحظ لهم فی الاخرة انتهی من ابن الملک علی المشارق وقال علیه السلام یقوم فقراء امتی یوم القیامة وجوههم کالقمر وشعورهم منسوجة بالدر والیاقوت وبایدیهم اقداح من نور ویجلسون علی منابر من نور والناس فی حساب هم ینظر اهل الجنة الیهم فیقولون اهولاء من الملائکة فیقولون لا وینظر الیهم الملائکة فیقولون اهولاء من الانبیاء فیقولون لا بل نحن من امتهم علیه السلام فیقولون بای الاعمال رزقکم الله تعالی هذه الدرجات فیقولون لم تکن اعمالنا کثیرة ولم نصم الدهر ولم نقم اللیل بل کنا نحافظ علی الصلوات الخمس بالجماعة واذا اسمعنا اسرهم علیه السلام فاضت عیوننا بالدمع وکنا ندعو من قلب خاشع ونشکر الله علی الفقر الذی اصابنا (زبدة الواعظین)

کہ مین ایک دن رسول خدا کے پاس اس حال مین آیا کہ آپ بوریئے پر لیٹے ہوئے تھے اور بوریے کے نقش آپکے بدن مبارک پر ابھر آئے تھے۔ مینے آپکے سامان کی طرف دیکھا تو جو کا صرف ایک صاع نظر پڑا۔ مین رو دیا۔ آپنے فرمایا کیون رو رہے ہو۔ مینے عرض کیا کہ کسریٰ اور قیصر حریر کے بچھونے پر سوتے ہین۔ اور آپ باوجود رسول اللہ ہونے کے فقیر نظر آتے ہین۔ آپنے فرمایا اے عمر تم اس سے رضامند نہین ہو کہ اُنکے لیئے دنیا ہو اور ہمارے لیئے آخرت۔ (حضرت عمر کا سوال آپکی ذاتی حالت سے تھا مگر آپنے ہمارے لیئے آخرت فرماکر اسطرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہمارے پیرووں کا بھی یہی حکم ہے) بعض روایتون مین یہ بھی ہے کہ اے ابن خطاب اُن لوگونکو ازراہ تعجیل اُنکا حصہ دنیوی زندگانی ہی مین مل گیا ہے۔ آخرت مین اُنکے لیئے کچھ بھی نہین (ابن مالک علی المشارق) رسولخدا فرماتے ہین میری امت کے فقرا روز قیامت کے دن اس حال مین اُٹھینگے کہ اُنکے منہ چاند کی طرح روشن۔ بالون مین موتی اور یاقوت گتھے ہوئے۔ ہاتھونمین نور کے پیالے لیئے ہونگے۔ پھر نور کے منبرون پر بیٹھے جائینگے۔ اسوقت اور لوگ حساب دے رہے ہونگے۔ اہل جنت انکو فرشتے بتائینگے۔ اور فرشتے انکو انبیا خیال کرینگے۔ فقرا کہینگے کہ یہ بات نہین۔ بلکہ ہمتو امت محمدیہ مین ہین وہ پوچھینگے کہ تمکو یہ درجے کیونکر ملے۔ جواب دینگے کہ ہمنے نہ تو بہت سے عمل کیئے نہ بارہ مہینے روزے رکھ سکے نہ شب بیدار رہے۔ البتہ پانچون نمازین جماعت سے پڑھین۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سُنا آنکھ سے آنسو نکل پڑے۔ ہمیشہ ڈرے ہوئے دل سے دعا مانگتے اور فقر پر صبر کرتے رہے (زبدة الواعظین)

وعن عمرو بن شعیب انه قال قال رسول الله علیه السلام خصلتان من کانتا فیه کتبه الله تعالیٰ شاکرا صابرا من نظر فی دینه الی من هو فوقه فاقتدی به ومن نظر فی دنیاه الی من هو دونه فحمد الله تعالیٰ علی فضل الله علیه کما قال الله تعالیٰ ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسألوا الله من فضله ان الله کان بکل شیء علیما وعن شقیق الزاهد رحمة الله علیه انه قال اختار الفقر ثلاثة اشیاء والاغنیاء ثلاثة اشیاء اختار الفقراء راحة النفس وفراغ القلب وخفة الحساب واختار الاغنیاء تعب النفس وشغل القلب وشدة الحساب (زبدة الواعظین) وقال الجنید البغدادی الفقر ثلاثة احرف الفاء هو الفناء والقاف هو القناعة والراء هو الرضا وان لم تکن هذه الصفات موجودة فی الفقیر لا یکون فقیرا قیل الموالی ای الاغنیاء یدخلون الجنة بعد ما یکبهم بخمسمائة سنة وفقراء الکفار یدخلون النار بعد اغنیائهم بخمسمائة عام لکن ینبغی لک ان تعرف ان السبق لا یستلزم رفع الدرجات علی من تأخر بل قد یکون بعض من تاخر کالذین انفقوا من بعد وجوه الخیرات ارفع درجة ممن سبقه فی الدخول من ابن الملک (حکی) ان الجنید البغدادی لما مات ابدال مکانه رجل یقال له محمد الحریری وهو قد جاور بمکة سنة لم یکلم احدا ولم ینم ولم یسند ظهره الی جدار ولم یمد رجله

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جس شخص میں دو خصلتیں ہوں خدا اُسکا نام شاکرین وصابرین میں لکھ لیتا ہے (۱) دین کے لحاظ سے اپنے سے بہتر کو دیکھکر اُسکی پیروی کرے (۲) دنیا کے اعتبار سے اپنے سے کمتر کو دیکھکر شکر الٰہی بجا لائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الایہ یعنے اللہ تعالےٰ نے تم میں جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اُسکی تمنا نکرو۔ مردونکو اُنکی کمائی کا حصہ ملتا ہے عورتونکو اُنکی کمائی کا خدا سے اُسکا فضل چاہتے رہو کیونکہ خدا ہر شے کو جانتا ہے۔ شقیق زاہد کا قول ہے کہ تین چیزیں فقراء نے پسند کی ہیں۔ اور تین چیزیں اغنیاء نے یعنے راحت نفس۔ فراغ دل۔ خفت حساب فقراء کو پسند ہے۔ اور شقت نفس۔ شغل قلب۔ اور شدت حساب اغنیاء کو (زبدۃ الواعظین) جنید بغدادی فرماتے ہیں لفظ فقر میں تین حرف ہیں ف اس سے مراد فنا رہے۔ ق اس سے مراد قناعت ہے۔ ر۔ اس سے مراد رضا ہے جسمیں یہ صفتیں نہیں وہ فقیر نہیں۔ روایت ہے کہ آقا اپنے غلاموں سے پانسو برس بعد جنت میں جائینگے علے ہذا القیاس فقراے کفار اغنیا سے پانسو برس بعد جہنم میں داخل ہونگے۔ لیکن تکو یہ سمجھ رکھنا چاہیئے کہ کیسے آگے بڑھ جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُسکا مرتبہ پیچھے رہ جانے والے سے بالاتر ہے۔ بلکہ بعض متاخر (مثلاً خدا کی راہ میں مال خرچنے والے اغنیاء) آگے بڑھ جانے والوں سے بالاتر ہونگے (ابن مالک) **حکایت** جنید بغدادی کی وفات کے بعد محمد الحریری اُنکے قائم مقام ہوئے یہ ایک سال تک مکہ معظمہ میں اسحال سے رہے تھے کہ نہ کسی سے کلام کیا۔ نہ سوئے۔ نہ کسی دیوار سے پشت لگائی۔ اور نہ پاؤں پھیلائے۔

فلما مضی من عمرہ ستون جلس فی مقام القطبیة قیل له ای شئ رایت من العجائب قال بینا انا جالس فی زاویة اذ دخل علی شاب حاسرا راسه وحافیا رجلاه متفرقا شعرہ مصفرا وجهه فجعل یتوضأ وصلی رکعتین ثم جعل راسه فی جیبه حتی حضر وقت المغرب فصلی معنا المغرب ثم جعل راسه فی جیبه فاتفق فی تلک اللیلة ان دعا خلیفة بغداد الصوفیة للنصیحة فاردنا الخروج للاجابة فقلت لہ یا فقیر ان تخرج معنا لاجابة دعوة الخلیفة قال لیس لی حاجة عند الخلیفة ولکن ارید ان تجعل لی عصیدة سخینة فقلت فی نفسی لا یوافقنی فی الاجابة ویرید منی شیئا فترکته واتیت مجلس الخلیفة ثم اتیت زاویتی فرایت الشاب کانه نائم فقمت انا فاذا رایت رسول الله علیه السلام ومعه الشیخان الانوران وخلفه جماعة عظیمة تتلألأ وجوههم نورا فقبل لی هذا رسول الله وعن یمینه ابراهیم خلیل الله وعن یساره موسی کلیم الله والذین خلفه مائة الف واربعة وعشرون الفا من الانبیاء صلوات الله علیهم اجمعین فاستقبلت رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل یده فحول وجهه عنی ثم فعلت کذا فحول وجهه ثانیا وثالثا فقلت یا رسول الله ای شئ صدر منی اعرضت عنی بوجهك الکریم فنظر الی محمد وجهه کالیاقوتة الحمراء لجلاله فقال ان فقیرا من فقرائنا اراد منك عصیدة

جب انکو ساٹھ برس کی عمر مین مقام قطبیت حاصل ہوا تو کسی نے پوچھا کہ آپنے کون کون سے عجائبات دیکھے ہین فرمایا مین ایک روز گوشہ مین بیٹھا تھا کہ ننگے سر ننگے پاؤن - پراگندہ بال - اور زرد چہرہ کا ایک نوجوان میرے پاس آیا - پہلے وضو کیا پھر دو رکعتین پڑہین - پھر گریبانمین سر ڈالکر مراقبہ مین بیٹھا رہا یہانتک کہ مغرب کا وقت آگیا - اُسنے مغرب کی نماز ہمارے ساتھ پڑہی - اور پھر مراقب ہوگیا - اتفاقاً اس رات خلیفہ بغداد نے صوفیونکو بلا بھیجا - مینے جانیکا ارادہ کیا اور اس جوان سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلتے ہو؟ جواب دیا کہ مجھے خلیفہ کے پاس جانیکی ضرورت نہین - مین تو یہ چاہتا ہون کہ آپ مجھے تھوڑا سا گرما گرم حلوہ بنادین - مینے دلمین سوچا کہ واہ میرے ساتھ تو چلتے نہین اور حلوہ مانگتے ہین - القصہ مین اُسے چھوڑ کر خلیفہ کی بارگاہ مین گیا اور پھر اپنے گوشہ مین واپس آکر اُس جوان کو سوتا پایا چنانچہ مین بھی سو رہا - کیا دیکھتا ہون کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مع دو نورانی شخصونکے تشریف لاتے ہین اور ایک بہت بڑی جماعت جنکے چہرے چمک رہے ہین آپکے پیچھے پیچھے ہے - مجھ سے کسیے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین - اور یہ دہنی طرف حضرت ابراہیم ہین - اور بائین طرف حضرت موسی - اور یہ پیچھے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین - مین اسلیے آگے بڑہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دون - مگر آپنے میری طرف سے مُہ پھیر لیا مینے پھر بوسہ دینا چاہا - مگر آپنے اسیطرح تین مرتبہ مُہ پھیر لیا - مینے عرض کیا حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے کہ آپ روے مبارک پھیرے لیتے ہین - آپنے اس حال مین میری طرف دیکھا کہ جلال کے باعث چہرہ مبارک یاقوت کیطرح سُرخ تھا - اور پھر یہ فرمایا کہ ہمارے ایک فقیر نے حلوہ مانگا تھا

فجئت بها و ترکته جائعا فی هذه اللیلة فانتبهت خائفا ترتعد فرائصی فهی الیوم الق تتعلق بالعصب فغاب الشاب فلم ارجعة فی مکانه فخرجت من الزاویة ورایته یذهب فقلت یافتی بالله الذی خلقك اصبر ساعة حتی ارجع بعصیدة فنظر الی متبسما وقال یا شیخ من اراد لقمة منك فاین یجد مائة واربعة وعشرین الفا من الانبیاء یاتونك شفعاء للقمة من عصیدة قال هکذا وغاب (مشکوة الانوار) قال الله تعالی مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله مثل نفقات المنفقین فی طاعته کمثل حبة لزراع زرعها فی ارض عامرة انبتت سبع سنابل فرضا وتقدیرا والمنبت هو الله ولکنها سبب الانبات ای اخرج سبع شعب من اصلها لجودة الحبة وحسن اقة الزراع وعمارة الموضع فوضع جمع الکثرة موضع جمع القلة وهو سنبلة فی کل سنبلة مائة حبة فیکون جملتها سبعمائة حبة فکذلك المتصدق الصالح بالمال الصالح اعطاه من یستحقه باذن الشرع یعطیه الله بکل صدقة سبعمائة حسنة او اکثر والله یضاعف ای یزید الثواب لمن یشاء من المنفقین لا لکل منفق لتفاوت الاحوال بینهم والله واسع ای واسع الفضل لتلك الاضعاف علیم بانفاقهم ونیاتهم ثم شرع بین لهم طریق الانفاق فی سبیله لنیل ثوابه فقال الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ای یصرفونها فی مواضعها ثم لا یتبعون ما انفقوا (منا) منا

تنے بخل کیا اور رات کو اُسے بھوکا چھوڑ دیا۔ اتنے مین میری آنکھ ایسی حالت مین کھلی کہ شاید مارے خوف کے کانپ رہے تھے اور اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ غائب ہے۔ مین اپنے گوشہ سے نکلا اور اُسے جاتے دیکھکر آواز دی کہ اے جوان للہ ذرا ٹھیر جا مین حلوہ لاتا ہون اُسنے بحالت تبسم میری طرف دیکھا اور یہ کہا کہ اگر مین تمہارا ایک لقمہ کھالیتا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر سفارش کرنے نہ آتے۔ یہ کہکر غائب ہوگیا (مشکوة الانوار) اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ الآیہ یعنے اُن لوگونکی مثال جو طاعت الٰہی مین مال خرچتے ہین ایسی ہے جیسا گیہونکا ایک دانہ کہ اُسے کسان نے آباد زمین مین بو دیا اور اُسنے بالفرض والتقدیر سات خوشے نکالے بالفرض والتقدیر اسلیئے کہا ہے کہ فی الحقیقت اُگانیوالا اللہ تعالی ہے۔ البتہ دانہ روئیدگی کا ایک سبب ہے۔ یعنی اُسمین دانہ کی جودت اور کسان کی دانائی۔ اور زمین کی خوبی کے باعث سات خوشے لگے۔ آیت مین سنابل جمع کثرت ہے جو کہ جمع قلت کی جگہ لائی گئی ہے) پھر ہر ایک خوشہ مین سو دانے پیدا ہوئے اور سب ملکر سات سو ہوگئے۔ اسیطرح نیک آدمی پاک کمائی مین سے صدقہ دے اور حسب حکم شرع مستحقون کو نفع پہونچائے تو ایک کے بدلے سات سو کا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ خدا جسے چاہے دو چند ثواب عنایت کرتا ہے مگر تفاوت احوال کے باعث یہ صواب ہر صدقہ دینے والیکو نہین ملتا۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یعنے اللہ وسیع فضل والا اور لوگون کی نیتون سے واقف ہے اسکے بعد صدقہ دینے کا طریقہ بتایا ہے تاکہ دینے والے کو پورا ثواب ہو وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًی الآیہ۔

ای یمنون علیہم بما تصدقوا بان یقول المتصدق للذان اصطنعتک کذا واحسنت الیک کذا ولا اوذی
ای ولا یوذونہم بان یقول المتصدق المؤذی انی قد اعطیتک فما شکرت اوالی کم تاتی وتوذینی اوکم
تسأل الا تستحیی ثم اجرہم توابہم مہیأ عند ربہم ولا خوف علیہم (فی الاخرۃ) ولا ہم یحزنون (علی ما خلفوا
من امر الدنیا قیل نزلت الایۃ فی شان عثمان حین اشتری بئر رومۃ وجعلہا سبیلا علی المسلمین ثم قال
تعالیٰ تاکید النفی المن والاذی قول معروف الخ (تفسیر عیون) قال النبی علیہ السلام الضیف برکۃ من اللہ
ونعمۃ من اللہ ومن اکرم الضیف فہو معی فی الجنۃ ومن لم یکرم الضیف فلیس منی وقال النبی علیہ السلام
من اراد ان یحبہ اللہ تعالیٰ ورسولہ فلیاکل مع ضیفہ وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی حق الصدقۃ
وفضائلہا الصدقۃ ستر من النار فاذا کان یوم القیامۃ یستظل الناس بظل صدقاتہم زہرۃ الریاض

سورۃ الکہف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا) اذکر لہم ما یشبہ الحیوۃ الدنیا فی زہرتہا وسرعۃ زوالہا وصفتہا الغریبۃ
کما ہو کماء ویجوز ان یکون مفعولا ثانیا لاضرب علی انہ بمعنے صیر انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات
الارض فالتف بسببہ وخالط بعضہ بعضا من کثرتہ وتکاثف او تجمع النبات حتی روی ووفر وعلی ہذا کان حقہ فاختلط بنبات

جو لوگ خدا کی راہ مین دیکر احسان نہین جتاتے یعنے فقیر سے یہ نہین کہتے کہ ہم فلان فلان موقع پر
تیرے ساتھ ایسا ایسا سلوک کر چکے ہین اور نہ ایذا دیتے ہین یعنے یہ نہین کہتے کہ تو نے ہمارے عطیہ
کا شکر ادا نہ کیا یا تو مجھسے مانگ مانگ کر مجھے کبتک ستائیگا یا تو شرماتا کیون نہین کبتک مانگے گا ایسے
لوگو نکے لیئے خدا کے ہان انکا ثواب مہیا ہے۔ اُنپر آخرت مین نہ کسیطرح کا خوف ہوگا اور نہ دنیا چھوڑنے
سے وہ غمگین ہونگے۔ کہتے ہین یہ آیت حضرت عثمان کی شان مین نازل ہوئی ہے جبکہ آپنے بیرعونہ
خریدکر مسلمانونکے لیئے وقف کر دیا تھا پھر نفی منّ واذیٰ کی تاکید کے لیئے قول معروف الآیہ فرمایا ہے
(تفسیر عیون) پیغمبر خدا فرماتے ہین۔ مہمان خدا کی بھیجی ہوئی برکت اور نعمت ہے مہمان کا اکرام کرنیوالا جنت مین میرے
ساتھ ہوگا۔ اور اکرام نہ کرنیوالا الگ رہیگا۔ نیز انکا قول ہے جو شخص چاہتا ہے کہ خدا و رسول اُسے دوست بنالین اُسے
مہمان کے ساتھ کھانا چاہیئے۔ رسول خدا نے صدقہ اور اُسکی فضیلت کے بارہ مین فرمایا ہے کہ صدقہ
دوزخ کی ڈھال ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے صدقہ کے سایہ مین رہین گے (زہر الریاض)

سورۃ الکہف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاضْرِبْ لَہُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنے اسی پیغمبر انکے سامنے ایک ایسی شے بیان کر دو جو تر و تازگی اور جلدی سے زائل ہونے
اور دیگر صفات مادہ دنیوی زندگانی کی مانند ہو کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ الآیہ یعنے وہ ایسے پانی کی مانند ہے جسکو ہمنے آسمان سے
اُتارا (لفظ کماء کا مبتدا ہے جو محذوف ہے یا کماء اضرب بمعنے صیر کا مفعول ثانی ہے) پھر زمین کی روئیدگی
اُس سے مل گئی اور کثرت کے باعث باہم لپٹ گئی۔ یا پانی نے روئیدگی مین جذب ہو کر سے سیراب کر دیا

لکن لما کان کل من المختلطین موصوفا بصفۃ صاحبہ عکس للمبالغۃ فی کثرتہ (فاصبح ھشیما) مھشوما مکسرا تذروہ الریاح تفرقہ وقرئ تذریہ من اذری والمشبہ بہ لیس الماء ولا حالہ بل الکیفیۃ المنتزعۃ من الجملۃ وھی حال النبات المنبت بالماء یکون اخضر وارفا أثیرھشیما تطیرہ الریاح فیصیر کان لم یکن وکان اللہ علی کل شئ (من الانشاء والافناء مقتدرا) قادرا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا یتزین بھا الانسان فی دنیاہ وتنفق عنہ عن قریب والباقیات الصالحات واعمال الخیرات التی تبقی لہ ثمرتھا ابد الآباد ویندرج فیھا ما فسر بہ من الصلوات الخمس واعمال الحج وصیام رمضان وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر والکلام الطیب (خیر عند ربک) من المال والبنین ثوابا عائدا وخیرا املا لان صاحبھا ینال فی الاخرۃ ما کان یؤمل بھا فی الدنیا (قاضی) عن ابی ھریرۃ وعن عمار بن یاسر رضی اللہ عنھما عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی خلق ملکا اعطاہ اللہ تعالی سمع الخلائق کلھا وھو قائم علی قبر النبی علیہ السلام الی یوم الدین فما من احد من امتی یصلی علی الاسماء باسمہ واسم ابیہ وقال یا فلان ان فلان بن فلان یصلی علیک (ابو السعود) قال عیسی علیہ السلام الدنیا ثلاثۃ ایام یوم امس مضی ما بید ک شئ ویوم غدہ لا تدری لعلک لا تدرکہ ویوم انت فیہ فاغتنمہ

مگر جبکہ یہ دونوں باہم مختلط ہین تو اظہار مبالغہ کے لیئے برعکس کردیا ہے (فاصبح ھشیما) پھر وہ روئیدگی بھس ہوگئی کہ ہوائین اُسے پریشان کررہی ہین بعض قراء تو مین تذریہ الریاح آیا ہی۔ اس مثال مین مشبہ نہ تو پانی ہی اور نہ اُسکا حال بلکہ وہ کیفیت ہی جو سارے جملہ سے سمجھ مین آتی ہے۔ اور وہ روئیدگی کی حالت ہے جو پانی کے سبب اُگی پھر سرسبز ہوئی پھر بھس ہوگئی اور ہواؤن نے اُسے اُڑا کر نیست ونابود کردیا۔ اور اللہ تعالی ہر چیز کے پیدا اور فنا کرنے کی قدرت رکھتا ہے (المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا) الآیہ یعنی مال اور اولاد دنیوی زندگانی کی زینت ہے۔ اِسسے آدمی چند روز ایک قسم کی ظاہری آراستگی حاصل کرلیتا ہی پھر یہ چیزین عنقریب فنا ہوجاتی ہین۔ اور باقیات صالحات یعنی اعمال نیک مثلاً نماز۔ اور حج۔ زکوۃ۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور کلام نیک جنکا ثمرہ ابد الآباد تک رہتا ہی خدا کے نزدیک مال واولاد سے بہتر ہین انکا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہی اور ان مین بہتری کی امید ہے۔ انکا عامل آخرت مین وہی ثواب پائیگا جسکی امید دنیا مین رکھتا تھا (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ رسولخدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالی نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جو تمام مخلوق کی باتین سن سکتا ہی یہ قیامت تک رسولخدا کے روضۂ مبارک پر قائم رہیگا جب کوئی شخص مجھپر درود بھیجتا ہے تو یہ فرشتہ اوسکا اور اُسکے باپ کا نام لیکر یہ کہتا ہے کہ اے محمد فلان بن فلان آپ پر درود بھیجتا ہے (ابو السعود) عیسے کا قول ہی کہ دنیا تین دن کا نام ہے۔ گزشتہ روز رات سے نکل گیا۔ آیندہ روز کی خبر نہین کہ آئے یا نہ آئے البتہ آج کا دن غنیمت سمجھنا چاہیئے

الدنیا ثلاث ساعات ساعۃ مضت وساعۃ لا تدری اندرکہا ام لا وساعۃ انت فیہا فاغتنمہا فلست تملک بالحقیقۃ الا ساعۃ واحدۃ اذا الموت من ساعۃ الی ساعۃ الدنیا ثلاثۃ انفاس نفس مضی عملت فیہ ما عملت ونفس لا تدری اندرکہ ام لا ونفس انت فیہ فلست تملک الا نفسا واحدا لا یوما ولا ساعۃ فبادر فی ہذا النفس الواحد الی الطاعۃ قبل ان تفوت والی التوبۃ قبل ان تموت فلعلک فی النفس الثانی تموت واضل الاعمال حفظ الاوقات عند الانفاس فان من ضیع وقتہ ضیع عمرہ (تنبیہ الغافلین) وفی الخبر عن النبی علیہ السلام انہ قال لرجل وہو یعظہ اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وصحتک قبل سقمک وحیاتک قبل موتک کان الانسان یقدر علی الاعمال فی حال شبابہ مالا یقدر فی حال ہرمہ فینبغی ان یجتہد فی ہذہ الخمسۃ ویغتنم ایام الصحۃ ووقت الفراغ ما دام حیا فمن اشتاق الی اللہ تعالی سارع الی الخیرات ومن خاف من النار نحی نفسہ عن الشہوات (تنبیہ الغافلین) روی ان ابن عمر رضی اللہ عنہما جاء من الکتاب وہو یبکی فقال لہ عمر رضی اللہ عنہ ما یبکیک یا ولدی فقال ان الصبیان فی المکتب عد وا رقاع قمیصی وقالوا انظروا الی ابن امیر المؤمنین کم رقعۃ فی قمیصہ وقد کان ثوب عمر مرقعا فی اربعۃ عشر موضعا وبعض الرقع کان من ادیم

دنیا تین ساعتوں کا نام ہے۔ گذشتہ ساعت۔ آیندہ ساعت۔ موجودہ ساعت۔ تم موجودہ ساعت کو غنیمت سمجھو۔ کیونکہ فی الواقع تم اسی موجودہ ایک ساعت کے مالک ہو کیونکہ موت اس ساعت سے اُس ساعت تک ہے۔ دنیا تین سانس کا نام ہے ایک سانس مع اعمال کے گذر گیا۔ دوسرے کی امید نہیں۔ البتہ موجودہ سانس تیرے قبضہ مین ہے نتیجہ یہ کہ تو صرف ایکدن۔ ایک ساعت بلکہ ایک سانس کا مالک ہے۔ اس ایک سانس کے نکلنے سے پہلے طاعت الٰہی کیطرف سبقت اور موت سے پہلے توبہ کرنی چاہیئے۔ کیا خبر دوسری سانس مین موت آجاے۔ حفظ اوقات اور پاس انفاس تمام اعمال سے افضل ہے جسنے اپنا وقت ضائع کیا اُسنے گویا تمام عمر کھوئی (تنبیہ الغافلین) رسولخدا سے مروی ہے کہ آپنے نصیحت کرتے ہوئے ایک شخص سے فرمایا۔ پانچ چیزونکو پانچ چیزونسے پہلے غنیمت جان۔ جوانی کو بڑہاپے سے۔ غنا کو فقر سے فرصت کو شغلی سے صحت کو بیماری سے۔ زندگی کو موت سے۔ کیونکہ انسان جوانی مین وہ کام کرسکتا ہے جو بڑہاپے مین نہین ہوسکتے اسلیئے ان پانچ چیزون مین کوشش کرتا رہے۔ اور صحت و فراغت کے زمانہ کو جنتبا جیسے غنیمت جانے۔ پھر جو شخص دیدار الٰہی کا مشتاق ہو وہ نیکیونکی طرف پیشقدمی کرے۔ اور جسے دوزخ کا خوف ہو وہ نفس کو خواہشونسے روکے (تنبیہ الغافلین) مروی ہے کہ ایکدن ابن عمرؓ مکتب سے روتے ہوئے آئے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ صاحبزادے کیون روتے ہو؟ جواب دیا کہ مکتب کے لڑکون نے میرے کُرتے کے پیوند گنے اور کہا کہ لو دیکھو یہ امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہین جنکے کرتے مین اسقدر پیوند لگے ہوئے ہین۔ اُسوقت حضرت عمرؓ کے کپڑے مین چودہ پیوند تھے جنمین بعض پیوند چمڑے کا تھا

فبعث عمر الی الخازن وقال اقرضنی من بیت المال اربعۃ دراھم الی راس الشھر فاذا کان راس الشھر اجعلہ من مشاھرتی ای ماآخذ من وظیفتی شھرا فشھرا من بیت المال فکتب الیہ الخازن یا عمر انا مامن علی حیاتک شھرا حتی انقد لک فما تفعل بدراھم بیت المال لومت وبقیت علیک فلما سمع عمر کلام الخازن بکی وقال یا بنی ارجع الی الکتاب فانی لا امن علی روحی ساعۃ (مشکوۃ الانوار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا قالت ما شبع رسول اللہ علیہ السلام ثلاثۃ ایام تباعا من خبز حتی مضی لسبیلہ وفی روایۃ من خبز شعیر بومین متوالیین ولو شاء لاعطاہ اللہ تعالٰی اطعاما لا یخطر ببالہ وفی روایۃ اخری ما شبع آل رسول اللہ علیہ السلام من خبز برحتی لقی اللہ تعالٰی وقالت رضی اللہ عنہا ما ترک علیہ السلام دینارا ولا درھما ولا شاۃ ولا بعیرا وفی حدیث عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ ما ترک علیہ السلام الا سلاحہ وبغلتہ وارضا جعلھا صدقۃ قالت رضی اللہ عنہا ولقد مات علیہ السلام وما فی بیتی شیء یاکلہ ذوکبد الا شطر شعیر فی رف لی وقال لی علیہ السلام انہ عرض علی ان تجعل لی بطحاء مکۃ ذھبا فقلت لا یارب اجوع یوما واشبع یوما فاما الیوم الذی اجوع فیہ فاتضرع الیک واذکرک واما الیوم الذی اشبع فیہ فاحمدک واثنی علیک وفی حدیث آخر ان جبرائیل علیہ السلام نزل فقال لہ

حضرت عمرؓ نے اپنے خزانچی کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ کہا کہ ہمین بیت المال سے ایک مہینے کے وعدہ پر چار درم قرض دیدو۔ اگلے مہینے مین ہمارے اُس وظیفہ سے جو ماہ بماہ ملتا ہی وضع کرلینا خزانچی نے اسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ اگر آپکو مہینا بھر تک اپنی زندگی کا پورا بھروسا ہو تو مین چار درم دیسکتا ہون۔ ورنہ بالفرض آپ اس عرصہ مین انتقال کرگئے اور بیت المال کے درم آپکے ذمے رہ گئے تو کیا کیجیے گا حضرت عمرؓ کو یہ سُنکر بہت رقت ہوئی اور بیٹے سے کہا کہ تم اسیطرح مکتب مین چلے جاؤ مجھے اپنی زندگی کے متعلق گھڑی بھر کا بھی بھروسا نہین (مشکوۃ الانوار) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے وفات کے ان تک متواتر تین روز بھی پیٹ بھر کر روٹی نہین کھائی۔ اور بعض روایتون مین ہی کہ آپکو متواتر دو روز بھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہین ملی حالانکہ خدا چاہتا تو آپکو مال خطیر عنایت کردیتا۔ ایک اور روایت مین ہی کہ رسول خدا کی وفات تک آل محمدؐ نے کبھی پیٹ بھر کر گیہون کی روٹی نہین کھائی۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہی کہ رسولخدا نے بعد وفات ترکہ مین نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درم۔ نہ بکری نہ اونٹ۔ اور عمرو بن الحارث کی حدیث مین ہی کہ رسولخدا نے بجز اپنے ہتیار اور خچر اور اُس زمین کے جسے خیرات کردیا تھا اور کچھ نہین چھوڑا حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ رسولخدا نے ایسی حالت مین وفات پائی ہی کہ میرے گھر مین بجز ایک تھیلی جَو کے کسی جاندار کے کھانے کے قابل کوئی چیز نہ تھی۔ اور مجھسے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرے سامنے میدان مکہ کی کنکریان سونے کی بنکر آئین مگر مینے اسے منظور نکیا اور یہ کہا الٰہی ایک دن بھوکا رہون اور ایکدن پیٹ بھر اجسدن بھوکا رہون تضرع کے ساتھ دعا کرون اور جسدن بھر پیٹ کھاؤن تیرا شکر بجا

الاون دوسری صورت مین ہی حضرت جبرئیل نے نازل ہوکر یہ فرمایا۔

یا محمد ان اللہ تعالی یقرئک السلام ویقول لک اتحب ان اجعل لک ھذا الجبال ذھبا وتکون معک حیثما کنت فاطرق ساعۃ ثم قال علیہ السلام یا جبرائیل ان الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ قد یجمعھا من لا عقل لہ فقال لہ جبرائیل علیہ السلام ثبتک اللہ یا محمد بالقول الثابت وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا قالت انا کنا آل محمد لنمکث شھرا ما نستوقد نارا ما ھو الا التمر والماء (شفاء شریف)

عن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال لبلال رضی اللہ عنہ یا بلال مت فقیرا ولا تمت غنیا قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یمتلئ جوف النبی علیہ السلام شبعا قط ولم یبت شکوی الی احد کانت الفاقۃ احب الیہ من الغنی وانہ کان لیظل جائعا یلتوی طول لیلتہ من الجوع فلا یمنعہ صیام یومہ او لو شاء سال ربہ جمیع کنوز الارض وثمارھا ورغد عیشھا ولقد کنت ابکی لہ رحمۃ مما اری بہ واضعا بیدی علی بطنہ من الجوع واقول نفسی لک الفداء لو تبلغت من الدنیا بما یقوتک فیقول یا عائشۃ مالی وللدنیا اخوانی من اولی العزم من الرسل صبروا علی ما ھو اشد من ھذا فمضوا علی حالھم فقدموا علی ربھم فاکرم مآبھم واجزل ثوابھم فاجدنی استحیی ان توفرت فی معیشتی ان یقصر بی غداد ونھر وما من شیء ھو احب الی من اللحوق باخوانی واخلائی قالت فما اقام بعد الا شھرا حتی توفی صلے اللہ علیہ وسلم (شفاء شریف)

کہ اے محمد اللہ تعالے نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو ہم ان پہاڑونکو تمہارے لیئے سونیکا بنا دین اور یہ گنج روان کیطرح تمہارے ساتھ ساتھ پھرا کرین۔ آپنے چندے تامل کے بعد فرمایا کہ اے جبرئیل دنیا گھر فرشتوں کا گھر اور مفلسونکا مال ہے اسے وہی اکٹھا کیا کرتا ہی جسے عقل نہین ہوتی۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا اے محمد۔ اللہ تعالی آپکو اس قول پر ہمیشہ قرار رکھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ ہم یعنی آلِ محمد کے گھر والے مہینا مہینا بھر تک آگ نہین جلا سکے۔ صرف کھجورون یا پانی پر اوقات بسری ہوا کرتی تھی (شفاے شریف)

حضرت سعید رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے بلال رض سے فرمایا تم فقیر ہو کر مرنا غنی ہو کر نہ مرنا۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہین رسولخدا نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہین کھایا۔ اور نہ کسی سے اسکی شکایت کی آپ فاقہ کو غنا سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ آپ تمام تمام رات بھوکے پڑے رہتے اور صبح کو روزہ رکھنے سے نہ رکتے۔ آپ چاہتے تو خدا سے تمام جہانکے خزانے میوے پھل۔ اور عیش وعشرت کے دیگر سامان طلب کر لیتے۔ مین آپکا حال دیکھکر کڑھتی اور رویا کرتی تھی۔ اور بھوک کے سبب آپکے پیٹ پر ہاتھ پھیرکر کہا کرتی کہ کاش آپکو کچھ تو دنیاوی سامان غنا حاصل ہوتا آپ فرماتے اے عائشہ مجھے دنیا سے کیا سروکار گزشتہ انبیا نے اس سے زیادہ تکلیفون پر صبر کیا ہو اور اسی حالتین گزر کر اپنے خدا سے جا ملے مین خدا نے انکا اکرام کیا اور بڑے بڑے ثواب مرحمت فرمائے۔ مجھے حیا آتی ہے کہ دنیا زیادہ جمع کرلون اور قیامت کے دن رتبے مین اُنسے پیچھے رہجاؤن۔ مین اپنے بھائیون اور دوستون یعنے دیگر انبیاء سے ملنے کو زیادہ پسند کرتا ہون۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ اسکے چند روز بعد رسولخدا کی وفات ہوگئی (شفا شریف)

وعن جابر بن عبد اللہ قال کنت مع رسول اللہ علیہ السلام اذا تاہ رجل ابیض الوجہ حسن الشعر ابیض الثیاب فقال السلام علیک یا رسول اللہ ما الدنیا قال لحلم النائم قال وما الاخرۃ قال تزیین و الجنۃ و فریق فی السعیر قال فما الجنۃ قال بدل الدنیا لتارکہا فان شئن الجنۃ ترک الدنیا قال فما بغیتہ قال بدل الدنیا لطالبہا قال فما خبر ہذہ الامۃ قال الذی یعمل بطاعۃ اللہ قال فکیف یکون الرجل فیہا قال مشمر اکطالب القافلۃ قال فکم الفرار فیہا قال کقدر المتخلف عن القافلۃ قال فکم ما بین الدنیا والاخرۃ قال غمضۃ عین قال جابر فذہب الرجل فلم نرہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذا جبرائیل اتاکم لیزہدکم فی الدنیا و یرغبکم فی الاخرۃ (زبدۃ الواعظین) قال النبی علیہ السلام ان اللہ لم یخلق خلقا ابغض من الدنیا وانہ لم ینظر الیہا منذ خلقہا قال علیہ السلام اذا طلبتم من الدنیا شیئا فتعسر علیکم و اذا طلبتم من الاخرۃ شیئا فتیسر لکم فاعلموا ان اللہ یحبکم قال النبی علیہ السلام من اصبح والدنیا اکبر ہمہ فلیس من اللہ فی شئ والزم قلبہ اربع خصال ہما لا ینقطع عنہ ابدا و شغلا لا ینفرغ منہ ابدا و فقرا لا یبلغ غنی ابدا و املا لا یبلغ منتہاہ ابدا (زبدۃ الواعظین)

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں پیغمبر خدا کے ساتھ تھا۔ اتفاقاً نورانی چہرے۔ سفید کپڑوں۔ اور خوبصورت بالوں والا ایک شخص آیا۔ اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ فرمائیے دنیا کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا سونے والے کا خواب۔ پھر کہا آخرت کیا ہے۔ جواب دیا ایک فرقہ کے دوزخ اور ایک فرقہ کے جنت میں جانیکا دن۔ پھر پوچھا جنت کیا چیز ہے۔ فرمایا تارک دنیا کے لیئے اسکا بدلا۔ کیونکہ ترک دنیا جنت کی قیمت ہے۔ پھر عرض کیا دوزخ کیا ہے۔ آپنے فرمایا طالب دنیا کے لیئے اسکا بدلا۔ پھر پوچھا اس امت میں بہتر کون ہے۔ فرمایا جو طاعت الٰہی بجالائے۔ پھر پوچھا دنیا میں آدمی کو کسطرح رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ طالب قافلہ کیطرح ہر وقت چلنے کے لیئے مستعد۔ پھر پوچھا دنیا میں کتنے عرصے ٹھیرنا پڑیگا فرمایا جسقدر عرصہ میں قافلہ سے پیچھے رہجانے والا اُسے جا پکڑتا ہے۔ پھر عرض کیا کہ دنیا اور آخرت میں کتنا فاصلہ ہے۔ جواب دیا صرف ایکبار آنکھ بند کرنیکا۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا اور ہمیں کہیں نظر نہ آیا۔ پھر سو خدا نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے۔ تمکو ترک دنیا سکھانے اور آخرت کی رغبت دلانے آئے تھے۔ (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے دنیا سے زیادہ کوئی مبغوض چیز پیدا نہیں کی۔ اور پیدائش کے دن سے کبھی اُسے نظر بھر کر نہیں دیکھا بس تو جب تم دنیا کی کوئی شے طلب کرو اور وہ مشکل سے ملے۔ پھر اسکے مقابلہ میں آخرت چاہو اور سہل سے ہاتھ لگجائے تو یہ جان لو کہ خدا تمہیں دوست رکھتا ہے۔ پیغمبر خدا فرماتے ہیں جو شخص صرف دنیا ہی کے غم میں صبح کو اُٹھے وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی علاقہ نہیں رکھتا اور چار چیزیں اُسے لپٹ پڑتی ہیں (۱) ہمیشہ کا غم جو کبھی زائل نہیں ہوتا (۲) دنیوی مشاغل جنسے کبھی فرصت نہیں ملتی (۳) ایسا فقر کہ کبھی غنا نصیب نہیں ہوتی (۴) آرزوئے لمبی

قال علیہ السلام حب الدنیا راس کل خطیئۃ فعلیک بالاعراض عنہا وقال ابن السماک من جرعتہ الدنیا حلاوتہا لیلہا جرعتہ الاخرۃ مرارتہا لتجافیہ عنہا فیبل الدنیا مثالہا مثال حیۃ فیہا سم وترياق فوائد ہا ترياقہا وغوائلہا سمہا فمن علمہا ینتفع بترياقہا ویجتنب من سمہا رمن للوعظۃ الحسنۃ روی ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انفق فی سبیل اللہ اربعین الف دینار فی السر واربعین الف دینار فی العلانیۃ حتی لم یبق لہ شیٔ وانہ لم یخرج من الدار ثلاثۃ ایام فلما لم یجد ما یستر عورتہ ولم یحضر الی النبی علیہ الصلوۃ والسلام فحضر علیہ السلام الی بیوت نسائہ وفتش فلم یجد شیئا زائدا علی حوایجہن فجاء علیہ السلام الی بیت فاطمۃ فاغتم لابی بکر وقال لیس عندنا شیٔ نعطیہ لابی بکر وکذلک فاطمۃ اغتمت فخرج علیہ السلام من عندہا حزینا وبقیت فاطمۃ حزینۃ لما لم تجد شیئا تعطیہ وحین زوجہا النبی علیہ السلام من علی دعا ابا بکر وعمر وعثمان واسامۃ رضی اللہ عنہم لیحملوا جہاز فاطمۃ فحملوا طاحونۃ وجلد ماعز ووسادۃ حشوہا لیف وتسبیحا من النوی وکوزا وقصعۃ فبکی ابو بکر وقال یا رسول اللہ ہذا جہاز فاطمۃ فقال النبی علیہ السلام یا ابا بکر ہذا کثیر لمن کان فی الدنیا۔

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی اصل ہے اسلیئے اُس سے اعراض لازم ہے۔ ابن سماک کا قول ہے کہ جسکو دنیا اپنی حلاوت کے گھونٹ پلائیگی اُسے آخرت تلخی کے مزے چکھائیگی بعض علماء نے کہا ہے کہ دنیا اُس سانپ کی مانند ہے جسمین زہر اور تریاق دونوں چیزین موجود ہین۔ اسکی نیکیان تریاق ہین اور بدیان زہر جسنے اسے پہچان لیا وہ تریاق سے نفع اُٹھاتا اور زہر سے پرہیز کرتا ہے (موعظہ حسنہ) روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے خدا کی راہ مین چالیس ہزار دینار چھپا کر دیئے۔ اور چالیس ہزار ظاہر کرکے۔ یہانتک کہ جیب پاس نہ رہا اور آپ کپڑے پہننے کے سبب تین دن تک گھر سے نہ نکلے اور رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوسکے تو رسولخدا ازواج مطہرات کے پاس آئے گھر ونکو ٹٹولا مگر یہان بھی حاجت سے زیادہ کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لیگئے اور حضرت ابوبکر کی نسبت غم کا اظہار کیا اور یہ فرمایا کہ افسوس ہمارے پاس ابوبکرؓ کے دینے کو کوئی چیز نہین چنانچہ حضرت فاطمہؑ بھی غمگین ہوئین۔ پھر آپ اُسی غم کی حالت مین وہان سے نکلے اور حضرت فاطمہ بھی اسلیئے غمگین ہین کہ اُنکے پاس دینے کو کچھ نہ تھا۔ اور جب رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علیؑ سے کیا تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور اسامہؓ کو حکم دیا کہ تم فاطمہ کا جہیز اُٹھاکر اُنکے گھر پہونچادو۔ اس مین ایک پلنگ تھی۔ ایک رنگی ہوئی کھال۔ ایک تکیہ جسمین روئی کی جگہ پوست خرما بھرا تھا۔ ایک گٹھلیو نکی تسبیح۔ ایک آبخورہ۔ ایک پیالہ۔ ابوبکرؓ یہ دیکھکر روئے اور تعجب سے کہا کہ حضرت فاطمہ۔ اور یہ جہیز؟۔ آپنے فرمایا اے ابوبکر دنیا مین رہنے والے کے لیئے یہ بہت کچھ ہے

فخرجت فاطمة عروسا علیها شملة من صوف وقعت فی اثنی عشر مکانا وکانت تطحن الشعیر بالید وتقرأ القرآن باللسان وتفسره بالقلب وتحرك المهد بالرجل وتبکی بالعین وامرأة زمانها تضرب الدف بالید وتغتاب باللسان وتحب الدنیا بالقلب وتعز بالعین فکیف تدخل الجنة ثم رأیت خرج النبی علیه السلام حزینا من بیت فاطمة فصرت الی وسادة کانت من جهازها وعباءة کانت من نسیجتها بنفسها وبعثت بجاریة لها فقالت قولی لابی بکر قد علمنا ما فعلت فی حق ابیها ولم یکن عندنا شئ سوی هذه الوسادة التی جهز فی بها والدی والعباءة فانما وصلت الجاریة الی الباب نادت وقالت السلام علیك یا صاحب الصدق ان سیدتی فاطمة بنت النبی علیه السلام تقرئك السلام وتقول لك لذا فقال ابوبکر الصدیق رضی الله عنه وعلیها السلام واخذ تلك العباءة فاشتمل بها من غیر خیاطة استحیا لانه یری وجه النبی علیه السلام وخللها بخلال من شوك النخل لئلا ینکشف وقت المشی فخرج الی النبی علیه السلام حاسرا حافیا فجاء جبرائیل الی النبی علیه السلام فرآه قد اشتمل بعباءة وخللها بشوك النخل فقال علیه السلام یا اخی یا جبرائیل انی قبل هذه الحالة ما رایتك قط بهذه الصورة قال جبرائیل علیه السلام یا رسول الله انت تراانی ولم یبق فی ملکوت السموات الا من تزیا بهذه الصورة حبا فی ابی بکر وموافقته له

چنانچہ حضرت فاطمہؓ ایک اونی کملی جسمین بارہ پیوند تھے اوڑھے ہوئے دُلہن بنکر چلین۔ آپ اپنے ہاتھ سے جو پیستین۔ زبان سے قرآن پڑھتین۔ دل سے تفسیر کرتین۔ پاؤں سے گہوارہ ہلاتین۔ اور آنکھ سے رویا کرتی تھین اور اب ہمارے زمانہ کی عورتین ہات سے دف بجاتین۔ زبان سے غیبت کرتین۔ دل سے دنیا کو چاہتی اور آنکھ سے بُرے اشارے کرتی ہین یہ کیونکر جنت مین داخل ہوسکینگی۔ القصہ پیغمبر خدا جب غمگین ہوکر حضرت فاطمہ کے گھر سے نکلے تو آپنے اپنے جہیز کا تکیہ اور ایک عبا جسے اپنے ہاتھ سے بنا تھا اپنی لونڈی کے ہاتھ بھیجی اور فرمایا ابوبکر صدیق سے کہنا تمنے رسولخدا کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ہمین معلوم ہے مگر ہمارے پاس اس کے سوا اور کچھ نہین۔ لونڈی نے دروازہ پر پہنچکر آواز دی اور یہ کہا السلام علیک یا صدیق میری سیدہ حضرت فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد یہ پیغام دیا ہے۔ ابوبکر صدیق نے سلام کا جواب دے کر اُس عبا کو لے لیا۔ اور رسول خدا کی زیارت کے شوق مین اعجلت کی وجہ سے اُسے بغیر پہنے لپیٹ لیا اور گھٹڑی کیطرح کاٹا لگا کر ننگے پاؤن ننگے سر رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوگئے۔ اتنے مین حضرت جبرئیل عبا پہنے اور اُسمین کانٹا لگائے رسول خدا کے پاس تشریف لائے۔ آپنے فرمایا۔ جبرئیل جسنے تمکو اُس سے پہلے کبھی اس ہیئت مین نہین دیکھا۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا۔ آپ مجھے کیا دیکھتے ہین آسمانون کے تمام فرشتے ابوبکرؓ کی محبت اور اُنکی موافقت کا اظہار کرنے کے لیے اِسی ہیئت مین ہین۔

وقال یارسول اللہ ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک قل لابی بکر ھل ھو راض عنی کما انا راض عنہ فاخبرہ النبی علیہ السلام بذلک فبکی ابوبکر وقال الھی انا عنک راض وانت راض عنی ثلاث مرات (تنبیہ الغافلین) وقال علیہ السلام اربع خصال من الشقاوۃ جمود العین وقسوۃ القلب وطول الامل وحب الدنیا وقال علیہ السلام لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ اوجناح طیر ماسقی کافرا منھا شربۃ (زبدۃ الواعظین)

سورۃ مریم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(واذکر فی الکتاب ادریس) وھو سبط شیث وجد ابی نوح واسمہ اخنوخ اشتقاق ادریس من الدرس فلقب بہ لکثرۃ درسہ اذروی انہ تعالی انزل علیہ ثلاثین صحیفۃ وانہ اول من من خط بالقلم ونظر فی علم النجوم والحساب انہ کان صدیقا نبیا ورفعناہ مکانا علیا یعنی شرف النبوۃ والزلفی عند اللہ وقیل الجنۃ وقیل السماء السادسۃ اوالرابعۃ (قاضی بیضاوی) وقد روی عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام صلوا علی انبیاء اللہ تعالی ورسلہ فانہ بعثھم کما بعثنی وروی انہ اوحی اللہ تعالی الی موسی علیہ السلام اتریدان اکون اقرب الیک من کلامک الی لسانک ومن روحک الی بدنک ومن نور بصرک الی عینیک ومن سمعک الی اذنک

اللہ تعالیٰ سلام کے بعد آپ سے یہ ارشاد فرماتا ہے کہ ابوبکر سے پوچھو کیوں جی جس طرح ہم تم سے راضی ہیں تم بھی ہم سے خوش ہو۔ رسول خدا نے ابوبکر کو یہ بشارت سنائی۔ آپ سنکر بہت روئے اور تین بار یہ کہا الٰہی میں تجھ سے خوش ہوں اور تو مجھ سے (تنبیہ الغافلین) پھر خدا نے فرمایا ہے کہ چار باتیں شقاوت میں داخل ہیں (۱) آنکھ سے آنسو نہ نکلنا (۲) سخت دل ہونا (۳) بڑی بڑی امیدیں رکھنا (۴) دنیا کی محبت۔ نیز آپ فرماتے ہیں۔ اگر دنیا خدا کے نزدیک کسی پرند یا مچھر کے پر کی برابر عزت رکھتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ ملتا (زبدۃ الواعظین)

سورۂ مریم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْسَ۔ حضرت ادریسؑ حضرت شیثؑ کے پوتے اور حضرت نوح کے والد کے دادا ہیں انکا اصلی نام اخنوخ تھا۔ ادریس درس سے مشتق ہے۔ انکو کثرت درس و تدریس کے باعث ادریس کہا گیا حضرت ادریسؑ پر تیس صحیفے نازل ہوئے قلم سے لکھنے اور علم نجوم حساب کے اتارنے سے پہلے انہیں پر ہوا ہے یعنی اے محمد۔ تو ہمارے ان ادریس کا ذکر کر کہ وہ سچے نبی تھے اور ہمنے انکو بڑا اونچا مرتبہ دیا تھا۔ اس سے شرف نبوت اور قرب الٰہی مراد ہے بعض نے جنت یا چھٹا یا چوتھا آسمان مراد لیا ہے (قاضی بیضاوی) عبدالرزاق ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے پیغمبروں اور انبیاء پر درود بھیجا کرو کیونکہ میری طرح وہ بھی خدا کے بھیجے ہوئے تھے۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمسے اتنا قریب ہو جاؤں جتنا زبان سے کلام۔ یا بدن سے روح۔

فاکثر الصلوة علی محمد فالمسئلة الشرعیة مختلفة بین العلماء قال صاحب الشفاء اهل العلم متفقون علی جواز الصلوة علی غیر النبی علیه السلام وعن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال لا تجوز الصلوة علی غیر النبی علیه السلام وقال لا ینبغی الصلوة علی احد الا النبیین والاختلاف فات کثیرة ولا باس بالصلوة علی الانبیاء کلهم وعلی غیرهم واحتج بحدیث ابن عمر رضی الله عنه وبما جاء فی حدیث تعلیم النبی علیه السلام الصلوة علیه وفیه وعلی ازواجه وعلی اله وقال النبی علیه السلام اللهم صل علی آل ابی اوفی وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل علی آل فلان وفی حدیث الصلوة اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریاته من شفاء قاضی والمراد بالآل قیل اتباعه وقیل امته وقیل آل بیته وقیل آل الرجل ولده وقیل قومه وقیل اهله الذین حرمت علیهم الصدقة وفی روایة انس سئل النبی علیه السلام من آل محمد قال کل تقی ویجیء علی مذهب الحسن ان المراد بآل محمد نفسه وانه علیه السلام کان یقول فی صلوته اللهم اجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد یرید نفسه الشریفة (شفاء شریف) وفی الخبر اذا اراد الله تعالی قبض روح المؤمن یجیء ملک الموت من قبل الفم لیقبض روحه فیخرج الذکر فیقول لا سبیل لک من هذا الجهة انما اجری فیه ذکر ربی فیرجع ملک الموت الی ربه فیقول قال کذا وکذا

اچھا یہ تو منظور ہے تو محمد پر درود بھیجا کرو۔ یہاں ایک شرعی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ صاحب شفاء کا قول ہے کہ اکثر اہل علم غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اسکے جواز پر متفق ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ غیر نبی پر درود بھیجنا جائز نہیں۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ بجز انبیا اور کسی پر درود بھیجنا نہ چاہیئے۔ گو اسمیں بکثرت اختلاف ہے مگر انبیاء اور غیر انبیاء پر درود بھیجنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اسکے متعلق ابن عمرؓ کی حدیث حجت ہے۔ دوسری حجت وہ حدیث ہے جسمیں رسولخدا نے درود شریف کی تعلیم کی ہے۔ اسمیں علی ازواجه واله کا لفظ موجود ہے تیسری حجت آپکا یہ قول ہے اللهم صل علی آل ابی اوفی۔ الٰہی آل ابی اوفی پر رحمت نازل کر اسکے علاوہ رسولخدا کے پاس جب کوئی قوم صدقات لیکر آیا کرتی تھی تو آپ فرمایا کرتے تھے اللهم صل علی آل فلان۔ پھر جس حدیث میں درود شریف کا ذکر ہے اسمیں ازواج و ذریات کا لفظ بالتصریح موجود ہے (شفاء قاضی) آل سے اتباع یا امت یا اہل بیت مراد ہیں بعض نے کہا ہے کہ آل انسان کی اولاد یا قوم کو کہتے ہیں بعض کے نزدیک آل سے وہ اہل بیت مراد ہیں جن پر صدقہ حرام تھا۔ انسؓ سے مروی ہے کہ کسیںنے رسولخدا سے آل محمد کے معنے پوچھے۔ آپنے فرمایا متقی آدمی۔ حسن بصری کا مذہب ہے کہ آل محمد سے خود رسولخدا کی ذات بابرکات مراد ہے کیونکہ آپ نماز میں فرمایا کرتے تھے اللهم اجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد اور اس سے خود اپنی ذات کیطرف اشارہ تھا (شفاء شریف) حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالی کسی مومن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت جان نکالنے کے لیئے اسکے منہ کیطرف آتے ہیں۔ اسوقت اسکے منہ سے ذکر الٰہی نکلکر یہ کہتا ہے کہ ادھر سے رستہ نہیں ملیگا کیونکہ یہاں سے ذکر الٰہی نکلتا ہے ملک الموت واپس جاکر عرض کرتے ہیں کہ الٰہی

حل لغات کیلئے اوپر دیکھو

فیقول اللہ تعالی اقبض من جھۃ اخری فیجیء ملک الموت من قبل الید فیخرج منھا الصدقۃ ومسح راس الیتیم وکتب العلم وضرب السیف فتقول کالاول ثم یجیء الی الرجل فتقول کالاول فانہ قد مشی بی الی الجماعۃ والاعیاد ومجالس العلم ثم یجیء الی اذنیہ فتقول کالاول فانہ سمع بی القرآن والذکر ویجیء الی العین فتقول کالاول فانہ نظر بی المصاحف والکتب ثم ینصرف ملک الموت الی اللہ تعالی فیقول یارب علبتنی اعضاء العبد بالحجۃ کیف اقبض روحہ فیقول اللہ تعالی اکتب اسمی علی کفک واذہ روح المؤمن فتراہ روح المؤمن فتھبہ فتخرج روح المؤمن من الفم فمن برکۃ اسمہ تنصرف عنہ مرارۃ النزع فکیف لا ینصرف عنہ العذاب والقطیعۃ والفضیحۃ وکذلک علی صدورکم اسم اللہ (اولئک کتب فی قلوبھم الایمان) افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ (افادہ) ینصرف عنکم العذاب واھوال یوم القیامۃ (موعظۃ حسنۃ) روی انہ تفکر بعض العارفین فی انہ ھل فی القرآن شیء یقوی قولہ علیہ السلام یخرج روح المؤمن من جسدہ کما یخرج الشعر من العجین فختم القرآن بالند برفما وجدہ فرای النبی علیہ السلام فی منامہ فقال یارسول اللہ

قال اللہ تعالی ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

حکم ہوتا ہی کہ اوطرف سے جاؤ اور اسکی روح قبض کرلو۔ چنانچہ ملک الموت ہات کیطرف سے آتے ہین اسوقت صدقہ دینا یتیمونکے سر پر ہاتھ پھیرنا علم سے مسائل کا لکھنا خدا کی راہ مین تلوار مارنا مجسم ہوکر سکل آتا ہی اور وہی بات کہتا ہی جو پہلے عضو نے کہی تھی۔ پھر ملک الموت پاؤنکی طرف آتے ہین پاؤن کہتا ہی کہ میرے وسیلہ سے نماز کے لیے جماعتون مین حاضر ہوا جمعہ اور عید کی نمازین ادا کین علمی محفلون مین گیا تم ادہر سے جان نہین نکال سکتے۔ پھر کان کیطرف آتے ہین وہ کہتا ہی کہ اس شخص نے میرے سبب قرآن اور ذکر الٰہی سنا ہی۔ اوطرف جاؤ۔ ملک الموت آنکھ کیطرف آتے ہین وہ کہتی ہی اسنے میرے ذریعہ سے قرآن اور دینی کتابین دیکھی ہین۔ ادہر سے نہ آؤ چنانچہ ملک الموت بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوکر کہتے ہین کہ اس بندہ کے اعضا حجت مین مجھپر غالب آگئے اب کیونکر جان نکالون حکم ہوتا ہی کہ میرا نام اپنی ہتیلی پر لکھکر اُسے دکھاؤ میری محبت کے باعث اُسکی روح منہ کے رستے نکل آویگی۔ اور اسی نام کی برکت سے موت کی تلخی بالکل زائل ہوجائیگی بھلا ایسے شخص سے عذاب کیونکر دور نہ رہے کیونکہ مومن کے سینہ مین اللہ کا نام منقش ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے کہ ہمنے اُنکے دلونمین ایمان کو نقش کردیا ہی اور اللہ نے اسلام کے لیے جسکا سینہ کھولدیا ہے۔ وہ خدا کی روشنی مین ہی۔ الیسون سے عذاب اور قیامت کا خوف بالکل دور رہے گا (موعظۃ) روایت ہی کہ بعض عارفین نے بہت ٹٹولا کہ قرآن مین اس حدیث کے مطابق کوئی آیت ہے یا نہین کہ مومن کی روح اسطرح نکلجاتی ہے جس طرح آٹے مین سے بال۔ مگر کہین نہ ملی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالے تو فرماتا ہے قرآن مین ہر چیز موجود ہی

فما وجدت معنی هذا الحدیث فیه فقال اطلبه فی سورة یوسف فلما انتبه من نومه قرأها فوجده وهو قوله تعالیٰ وقالت اخرج علیهن فلما راینه اکبرنه وقطعن ایدیهن الایة ای لما رأین جمال یوسف اشتغلن به وما وجدن الم القطع وکذلک المؤمن اذا رأی الملائکة ورأی مقامه فی الجنة وما فیها من النعیم والحور والقصور اشتغل قلبه لا یجد الم الموت ان شاء الله تعالیٰ لما فی قوله تعالیٰ تتنزل علیهم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون (شرعة الاسلام) وفی الخبر اذا وقع العبد فی النزع ینادی المنادی دعه حتی یستریح وکذلک اذا بلغت الروح الرکبتین والسرة واذا بلغت الصدر قال دعه حتی یستریح وکذلک اذا بلغت الحلقوم یجئ النداء دعه حتی یودع الاعضاء بعضها بعضا فتودع العین العین فتقول السلام علیکم الی یوم القیمة وکذلک الاذنان والیدان والرجلان وتودع الروح النفس فنعوذ بالله من وداع الایمان اللسان ووداع القلب المعرفة فتبقی الید بلا حرکة والرجلان لا حرکة لهما والعینان لا نظر لهما والاذنان لا سمع لهما والبدن لا روح له ولو بقی اللسان بلا اقرار والقلب بلا معرفة وتصدیق فکیف حال العبد فی اللحد لا یری احدا ولا أبا ولا اما ولا ولدا ولا اخوانا ولا اصحابا ولا فراشا ولا سجادا فان لم یر ربه یا کریما فقد خسر خسرانا عظیما (دقائق الاخبار)

مجھے اس حدیث کے مطابق کوئی آیت نہیں ملتی۔ آپنے فرمایا سورۂ یوسف مین تلاش کر پھر جب وہ خواب سے بیدار ہوئے تو یہ آیت ملی وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ یعنی زلیخا کی سہیلیان جمال یوسفی دیکھکر ایسی مدہوش ہوئین کہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور ذرا تکلیف نہوئی۔ اسیطرح مدین جب فرشتون اور جنت کے مکانات اور حور وقصور وغیرہ کو دیکھہ لیتا ہے تو اُسے موت کی تکلیف نہین ہوتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا یعنے فرشتے اُنسے کہتے ہین کہ تم کچھ خوف وغم نکرو اور جس بہشت کا تُمسے وعدہ تھا اسمین داخل ہوکر خوش ہوجاؤ (شرعۃ الاسلام) حدیث مین ہے کہ آدمی کی نزع کے وقت ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اسے آرام کرنے کے لیے چھوڑ دے۔ جبتک روح گھٹنون۔ اور ناف۔ اور سینہ تک پہنچتی ہے یہی ندا آتی رہتی ہے اور جب حلقوم مین آجاتی ہے تو یہ ندا ہوتی ہے کہ اسے دیگر اعضا کو رخصت کرنیکے لیے چھوڑ دے۔ چنانچہ آنکھہ۔ کان۔ پاؤن۔ ہات۔ سب ایک دوسرے کو رخصت کرکے یہ کہتے ہین کہ قیامت تک تمہین ہمارا سلام۔ پھر روح نفس کو رخصت کرتی ہے (خدا نکرے کہ زبان کلمۂ شہادت کو اور دل معرفت الٰہی کو رخصت کرے) اسوقت تمام اعضا بے حس وحرکت رہجاتے ہین۔ اگر زبان بلا اقرار توحید۔ اور دل بلا معرفۃ وتصدیق رہگیا تو قبر مین کیسی بُری بنے گی کہ جہان ماں باپ جورو بچے۔ بھائی بند۔ دوست آشنا۔ تکیہ۔ بچھونا۔ کچھ بھی نہین۔ اگر بندہ اسوقت دیدار الٰہی سے محروم رہا تو بڑے گھاٹے مین رہا (دقائق الاخبار)

قیل فی طریق رفع ادریس الی الجنۃ انہ کان یرفع لہ کل یوم ولیلۃ من العمل مثل عمل اھل الارض فاشتاق الیہ ملک الموت وسال اللہ تعالیٰ ان یاذن لہ فی زیارتہ فاذن لہ فاتی الیہ علی صورۃ آدمی وسلم علیہ وجلس عندہ وکان ادریس علیہ السلام صائم الدھر فاذا دنا وقت افطارہ اتاہ ملک بطعام الجنۃ فاکل ادریس علیہ السلام فقال لملک الموت کل انت ایضا فلم یاکل فقام ادریس علیہ السلام واشتغل بالعبادۃ وھو جالس عندہ حتی طلع الفجر وطلعت الشمس والرجل جالس عندہ فتعجب ادریس علیہ السلام فقال یا ھذا انت ضیفی اذا سرت حتی تتفرج فقال ملک الموت نعم فقاما وسارا حتی اتیا مزرعۃ فقال ملک الموت اتاذن لی ان آخذ من ھذا الزرع سنابل لناکل فقال ادریس سبحان اللہ لو تاکل الطعام الحلال امس وتریدان تاکل الیوم من الحرام فضیاحتی مضی علیھما اربعۃ ایام وکان ادریس علیہ السلام یری منہ ما یخالف طبع الآدمیین فقال من انت قال انا ملک الموت قال أانت الذی تقبض الارواح قال نعم قال انت عندی منذ اربعۃ ایام فھل قبضت روح احد قال نعم قبضت ارواحا کثیرۃ وارواح الخلق عندی کالمائدۃ اتناولھا متی شئت قال ادریس علیہ السلام یا ملک الموت اجئت زائرا ام قابضا

حضرت ادریسؑ کے جنت مین اُٹھائے جانیکا سبب یہ لکھا ہے کہ ہر روز تمام اہل زمین کی برابر اپکے عمل آسمان پر جایا کرتے تھے۔ ملک الموت کو آپکی زیارت کا اشتیاق ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لیکر آدمی کی صورت مین آپکے پاس آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے۔ ادریسؑ بارہ مہینے روزے رکھا کرتے تھے۔ افطار کے وقت ایک فرشتہ جنت سے خوان لیکر آیا۔ آپنے کھانا شروع کیا اور ملک الموت کو شریک کرنا چاہا۔ اُنہون نے انکار کیا۔ ادریسؑ اُسیوقت کھڑے ہوگئے اور صبح تک عبادت مین مشغول رہے جب آفتاب نکل آیا اور ادریسؑ نے اُسیطرح ملک الموت کو اپنے پاس بیٹھا دیکھا تو متعجب ہوے اور یہ کہا کہ کیا میرے لیئے تم ہمارے ساتھ چلنا چاہتے ہو۔ جواب دیا۔ ہان ہان ضرور۔ چنانچہ دونون کھڑے ہوگئے اور چلتے چلتے ایک کھیت پر پہونچے۔ ملک الموت نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ کھانے کے لیئے چند خوشے توڑلون۔ ادریسؑ نے فرمایا سبحان اللہ تمنے کل حلال کا کھانا نہ کھایا۔ آج حرام کھانے پر مستعد ہو۔ پھر دونون آگے بڑھے۔ یہانتک کہ چار دن گذر گئے۔ ادریسؑ نے اس اثنا مین ملک الموت کی اکثر باتین ایسی دیکھین جو طبع انسانی کے خلاف تھین اور یہ فرمایا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا۔ ملک الموت۔ فرمایا قابض الارواح تمہین ہو۔ کہا ہان۔ حضرت ادریسؑ نے کہا کہ تم چار دن سے میرے ساتھ ہو اس عرصہ مین کسی کی جان نکالی یا نہین؟ ملک الموت نے کہا۔ ہان۔ بہت سے لوگون کی کیونکہ میرے آگے مخلوق کی روحین اسطرح ہین جسطرح دسترخوان پر کھانے کا خوان۔ ادریسؑ نے فرمایا۔ تم میری زیارت کے لیئے آئے ہو یا جان نکالنے کے لیئے

قال جئت زائرا باذن الله تعالی ثم قال ادریس علیه السلام یا ملك الموت لی حاجة الیك فقال ما حاجتك قال حاجتی منك ان تقبض روحی ثم یحییني الله تعالی حتی اعبد الله بعد ما ذقت مرارة الموت فقال انی لا اقبض روح احد الا ان امرنی الله تعالی به فاوحی الله الیه ان یقبض روح ادریس فقبض من ساعته فمات ادریس علیه السلام فبکی ملك الموت وتضرع الی الله وسال منه ان یحیی صاحبه ادریس فاجابه الله تعالی فاحیاه فقال یا اخی کیف وجدت مرارة الموت فقال ان الحیوان اذا انسلخ جلده حال حیاته وهو حی فمرارته اشد منه الف مرة فقال ملك الموت الرفق الذی فعلت بك فی قبض روحك ما فعلته باحد قط ثم قال ادریس علیه السلام یا ملك الموت لی الیك حاجة اخری انی ارید ان اری نار جهنم واعبد الله بعد ما ابصرت الانکال والاغلال وما فیها قال ملك الموت کیف اذهب بك الی نار جهنم بغیر امر الله تعالی فاوحی الله الیه ان اذهب بادریس الیها فاذهب به الیها فرأی فیها جمیع ما خلق الله لاعدائه من السلاسل والاغلال والانکال من الحیات والعقارب والنیران والقطران والزقوم الحمیم ثم رجعا فقال ادریس علیه السلام لی حاجة اخری اریدان تذهب بی الی الجنة حتی اری ما فیها مما خلق الله تعالی للعباد وازید فی طاعتی فقال ملك الموت کیف اذهب بك الی الجنة بغیر امر الله تعالی

ملک الموت نے جواب دیا کہ زیارت کے لیئے۔ آپنے فرمایا کہ مجھے تمسے ایک کام ہی۔ وہ یہ کہ تم میری روح قبض کرلو تو اچھا ہو کیونکہ موت کا مزہ چکھنے کے بعد کیا تجب اللہ تعالی مجھے اپنی عبادت کے لیئے پھر زندہ کردے۔ ملک الموت نے کہا کہ مین بغیر حکم الٰہی کسی کی جان نہین نکال سکتا۔ اللہ تعالی نے وحی نازل کی کہ ادریس کی جان نکال لو چنانچہ ملک الموت نے فوراً روح قبض کرلی۔ ادریس نے وفات پائی۔ ملک الموت اس صدمہ سے بہت روئے۔ اور دعا کی کہ الٰہی میرے دوست ادریس کو پھر زندہ کردے۔ اللہ تعالی نے دعا قبول فرماکر انہین پھر زندہ کردیا۔ اوقت ملک الموت نے کہا کہ موت کی تلخی کا کچھ حال بیان فرمایئے۔ ادریس نے فرمایا موت زندہ جانور کی کھال اُتارنے سے ہزار درجہ زیادہ تلخ ہی۔ ملک الموت نے کہا قبض روح مین آپکے ساتھ جو نرمی برتی ہی ویسی کبھی کسیکے ساتھ نہین برتی۔ ادریس بولے آپ مجھے تمسے ایک اور کام ہے وہ یہ کہ مین دوزخ کو دیکھنا چاہتا ہون۔ تاکہ وہانکے عذاب اور طوق زنجیر دیکھکر اور زیادہ عبادت کرون۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ بلا حکم الٰہی مین آپکو کیونکر لیجا سکتا ہون۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ادریس کو اپنے ہمراہ لیجاؤ۔ آپنے وہان پہونچکر عذاب کے وہ تمام سامان مثلاً سانپ بچھو۔ آگ۔ گرم پانی۔ طوق زنجیر وغیرہ ملاحظہ کیئے جو گنہگارونکے لیئے طیار ہین۔ پھر دونون وہانسے پلٹے۔ ادریس نے فرمایا کہ مجھے ایک اور ضرورت درپیش ہے وہ یہ کہ جنت کی سیر کرادو تاکہ مین وہانکے سامان دیکھکر اور زیادہ عبادت کرون۔ ملک الموت نے کہا کہ مین بغیر حکم الٰہی آپکو جنت مین نہین لیجا سکتا

فاوحی اللہ الیہ ان اذھب بہ الی الجنۃ فذھبا ووقفا علی باب الجنۃ فرای ادریس ما فیھا من النعیم والملک العظیم والعطاء الجسیم والاشجار والفواکہ والاثمار فقال یا الٰہی ذقت مرارۃ الموت ورایت احوال الجحیم وافزاعھا فھل لک ان تسأل اللہ ان یأذن لی فی الدخول الی الجنۃ واشرب من مائھا لتزول عنی مرارۃ الموت وافزاع الجحیم فاستاذن ملک الموت من اللہ تعالیٰ فاذن لہ علی ان یدخل ثم یخرج فدخل الجنۃ ووضع نعلیہ تحت شجرۃ من اشجارھا فخرج منھا ثم قال یا ملک الموت ترکت نعلی فی الجنۃ فارجعنی فیھا فرجع ودخل الجنۃ ولم یخرج منھا فصاح ملک الموت یا ادریس اخرج فقال لا اخرج لان اللہ تعالیٰ قال کل نفس ذائقۃ الموت وقد ذقتہ وقال اللہ تعالیٰ وان منکم الا واردھا وقد وردت النار وقال وما ھم منھا بمخرجین فمن یخرجنی منھا فاوحی اللہ تعالیٰ الی ملک الموت دعہ فانی قضیت فی الاول انہ من اھل الجنۃ واخبر رسولی عن قصتہ فقال واذکر فی الکتاب ادریس الخ فانتبہ من نوم الغفلۃ ایھا الاخ واخلص عملک لوجہ اللہ لان کل عمل لم یکن للہ خالصاً فھو ریاء والریاء شرک خفی فاللہ تعالیٰ لا یقبل عمل المرائی قال شداد رایت النبی علیہ السلام یبکی فقلت ما یبکیک یا رسول اللہ فقال تخوفت علی امتی الشرک اما انھم لا یعبدون صنما ولکنھم یرائون باعمالھم

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی اور دونو نکے دونوں جنت کے دروازہ پر جا کھڑے ہوئے۔ ادریسؑ نے بہشت کی نعمتیں درخت اور میوے پھل اور دیگر سامان دیکھکر ملک الموت سے کہا کہ میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں۔ دوزخ کے حالات دیکھ لیے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ سے اذن لو کہ جنت میں داخل ہوکر وہانکا پانی پیوں تاکہ موت کی تلخی جاتی رہے۔ ملک الموت نے اذن لیا اور حضرت ادریس کو حکم ملا کہ جنت کی سیر کرکے واپس چلے آئیں حضرت ادریسؑ جنت میں جاکر اپنی جوتیاں ایک درخت کے نیچے رکھ آئے اور باہر نکلکر ملک الموت سے کہا کہ میں اپنی جوتیاں جنت میں چھوڑ آیا ہوں مجھے پھر وہیں پہونچا دو۔ چنانچہ آپ پھر داخل جنت ہوئے۔ اور وہیں رہ پڑے۔ ملک الموت نے چلاکر کہا کہ حضرت تیسری لایئے۔ حضرت ادریس نے جواب دیا کہ اب میں نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں۔ دوسری آیت ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا میں دوزخ کی پیٹھ سے گزر چکا ہوں تیسری آیت ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ یعنے اہل جنت داخل ہونیکے بعد وہانسے نکالے نجائینگے۔ اسلیئے مجھے کون نکال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ادریسؑ کو چھوڑ دو۔ میں ازل میں حکم کر چکا ہوں کہ وہ جنت ہی میں رہینگے چنانچہ اسی قصہ کو رسول خدا کی زبانی بیان فرمایا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ بھائیو غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاؤ۔ اور اللہ کے لیئے خالص عمل کرو۔ کیونکہ غیر خالص عمل ریا میں اور ریا شرک میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ ریاکار کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔ شداد کا قول ہے کہ میں نے رسول خدا کو ایکبار روتے دیکھکر عرض کیا کہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا اپنی امت سے شرک کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میری امت بت پرستی نہ کریگی لیکن ریاکاری ضرور ہوگی۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ فرشتے بندے کے نیک عمل مثلاً روزہ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ لیکر آسمان کیطرف چڑھتے ہیں

قال علیہ السلام وتصعد الحفظۃ بعمل العبد من صوم وصلوٰۃ ونفقۃ وغیر ذلک حتی تکتفی المحل وضوء کضوء الشمس ومعہا ثلاثۃ آلاف ملک فیجاوزون بہ السماء السابعۃ فیقول الملک الموکل بالسماء للحفظۃ قفوا واضربوا بہذا العمل وجہ صاحبہ اضربوا بہ جوارحہ اقفلوا علی قلبہ انی احجب ای امنعہ عن کل عمل لم یرد بہ ربی انما اراد بہ غیر اللہ لانہ اراد بہ رفعۃ ورباء عند الفقہاء وذکرا عند العلماء وصیتا فی المدائن وفی الناس امرنی ربی ان لا ادع ولا اترک عملا یجاوز فی الی غیری وتصعد بعملہ الصالح وتشیعہ ملائکۃ السماء حتی یقطع الحجب کلہا الی اللہ فیقفون بین یدیہ یشہدون لہ بالعمل الصالح المخلص فیقول اللہ تعالیٰ انتم الحفظۃ علی عمل عبدی وانا الرقیب علی قلبہ انہ لم یردنی بہذا العمل وانما اراد بہ غیری فعلیہ لعنتی ولعنۃ الملائکۃ والسموات وما فیہن قال معاذ قلت یا رسول اللہ انت رسول اللہ وانا معاذ قال افتدیا یا معاذ وان کان فی عملک تقصیر یا معاذ احفظ لسانک من الوقوع فی الغیبۃ فی اخوانک المسلمین بلاوۃ القرآن واحمل ذنوبک علیک ولا تحملہا علیہم ولا تزک نفسک بذم مہ ولا تفرض نفسک علیہم ولا تدخل علی الدنیا فی عمل الآخرۃ ولا تشکر فی جلسک لکی یعلم الناس من سوء خلقک ولا تباہ رجلا وعندک اخر ولا تعظم علی الناس ولا تمزق الناس بلسانک فیمزقک کلاب النار یوم القیامۃ فی النار

انکی آواز شہد کی مکھیوں کی سی اور روشنی آفتاب کی سی ہوتی ہے جب یہ فرشتے ساتوین آسمان سے گذر جاتے ہین تو وہانکا فرشتہ انکو ٹھیرا کر یہ کہتا ہے کہ اس عمل کو اُس شخص کے منہ پر مار دو۔ مین اُن عملون کو بارگاہ خداوندی مین پیش کیے جانے سے روکتا ہون جو خالص خدا کے لیے نہون۔ اُس شخص کا مقصود یہ ہو کہ فقہا اور علماء مین شہرت ہو۔ ملکون ملکون ڈنکے بج جائین۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ اسکے عمل کو آگے بڑھنے دون۔ اور بعض نیک عملونکو فرشتے آسمان پر لے چڑھتے ہین اور تمام حجاب طے کرکے حضور خداوندی مین جا پہونچتے اور اُسکے عمل کی شہادت دیتے ہین۔ حکم ہوتا ہے کہ تم عمل کے نگہبان ہو اور مین دل کا۔ اس شخص نے یہ عمل میرے لیے نہین بلکہ غیر کے واسطے کیے ہین اسلیے اسپر میری لعنت۔ میرے فرشتونکی لعنت۔ زمین و آسمان اور انمین رہنے والونکی لعنت۔

ایک بار معاذؓ نے عرض کیا کہ حضرت آپ رسول خدا ہین۔ اور مین معاذ ہون۔ آپنے فرمایا میری پیروی کر۔ گو تیرے عمل کم ہون۔ اپنی زبان کو مسلمانون کی غیبت سے روک کر قرآن مجید کی تلاوت مین لگا۔ اپنے گناہ اپنے ذمے لے۔ غیرون پر نہ لاد۔ غیرونکو برا کہکر اپنی پاکیزگی کا اظہار نکر۔ اپنے آپ کو اورون سے بڑا نہ سمجھ۔ آخرت کے کام مین دنیا کے کام شامل نکر۔ تکبر کرنا چھوڑ دے۔ تاکہ تیری بداخلاقی سے لوگ بچے رہین۔ دو آدمی تیرے پاس بیٹھے ہون تو ایک سے سرگوشی نکر۔ اپنی زبان سے لوگون کے ٹکڑے نہ اوڑا۔ [illegible] کے دن دوزخ کے کتے تیرے بدنکے ٹکڑے اوڑا دینگے

قال اللہ تعالی والناشطات نشطا هل تدری ما هی یا معاذ قلت ما هی بابی انت وامی یا رسول اللہ قال هی کلاب فی النار تمزق لحوم من یمزق لحوم الناس بلسانه تنشط اللحم والعظم قال بابی انت وامی یا رسول اللہ من یطیق هذه الخصال ومن ینجو منها قال یا معاذ انه یسیر علی من یسره اللہ علیه قال رجل اسمه خالد بن مقداد فما رایت احدا اکثر تلاوة للقرآن من معاذ لهذا الحدیث (بدایة الهدایة)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم مریم

(فخلف من بعدهم خلف) فعقبهم وجاء بعدهم عقب سوء (اضاعوا الصلوة) ای ترکوها او اخروها عن وقتها (واتبعوا الشهوات) کشرب الخمر واستحلال نکاح الاخت من الاب والانهماك فی المعاصی وعن علی (واتبعوا الشهوات) من بناء المشید وركوب المنظور ولبس المشهور فسوف یلقون غیا ای شرا اوجزاء غی کقوله تعالی یلق اثاما او غیا عن طریق الجنة وقیل هو واد فی جهنم نستعیذ منه او دیتها (الا) استثناء (من تاب وعمل صالحا) یدل علی ان الایة فی الکفرة (فاولئك یدخلون الجنة ولا یظلمون شیئا) ولا ینقصون شیئا من جزاء اعمالهم ویجوز ان ینتصب شیئا علی المصدر وفیه تنبیه علی ان کفرهم السابق لا یضرهم ولا ینقص اجورهم (قاضی)

اللہ تعالی فرماتا ہے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا (بند بند جدا کرنیوالوں کی قسم) اے معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کون ہین؟ مینے کہا آپ ہی بتایئے۔ فرمایا دوزخ کے کتے۔ جو ان لوگو نکو تکا بوٹی کرڈالین گے کہ جو اپنی زبان سے آدمیو نکے ٹکرے اڑایا کرتے تھے۔ گوشت ہڈی سب چباڈالینگے۔ مینے عرض کیا کہ اس سے نجات کیونکر ملے۔ آپنے فرمایا۔ خدا جسکے لیئے آسان کردے اوسے ہر چیز آسان ہوجاتی ہے۔ خالد بن مقداد کا قول ہے کہ اسکے بعد مینے معاذ سے زیادہ کسیکو قرآن پڑھنے والا نہین دیکھا (بدایۃ الہدایۃ)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مریم

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر انکے بعد ناخلف پیدا ہوئے جنہون نے نماز کو ضائع کیا یعنے نماز چھوڑدی یا وقت سے ٹال کر پڑھی۔ اور نفس کی خواہشونکے پیچھے لگے رہے مثلاً شراب پی۔ اور سوتیلی بہنون سے نکاح جائز کرلیا۔ اور دیگر گناہونکی طرف ٹوٹ پڑے۔ حضرت علیؓ اتباع شہوات کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ اونچے اونچے مضبوط مکان بنائے۔ قابل دید سواریون پر چڑھے۔ انگشت نما کپڑے پہنے۔ ایسے لوگ بدی یا جزاے بدی سے ملاقات کرینگے۔ یا جنت کے رستے سے بہک جائینگے۔ یا دوزخ کے ایک گڑھے مین جا پڑینگے جسکا نام غی ہے اور جس سے دوزخ کو دیکھو تمام گڑھے پناہ مانگتے ہین۔ مگر جسنے توبہ کے بعد نیک عمل کیئے (اس سے ظاہر ہوا کہ یہ آیت کافرونکے حق مین ہے) یہ لوگ جنت مین جائینگے اور انپر ذرا بھی ظلم نہوگا یعنی عمل کے بدلے مین کمی نہ آئیگی (شیئا کا نصب بوجہ مصدریت ہے) اسمین اوہر اشارہ ہے کہ توبہ کے بعد پہلا کفر ضرر نہین پہونچا سکتا اور جزاے اعمال مین کمی نہین ہوسکتی (قاضی بیضاوی)

نزلت هذه الاية فی تارك الصلوة من هذه الامة وتابع الاهواء ولهذا وصفهم بقوله عز وجل اضاعوا الصلوة عن حسن بن علی رضی الله عنه انه قال اذا دخلت المسجد فسلم علی النبی علیه السلام فان رسول الله علیه السلام قال لا تتخذوا بیتی عیدا ولا تتخذوا بیوتکم قبورا وصلوا علی حیث کنتم فان صلوتکم تبلغنی وفی حدیث اوس رضی الله تعالی عنه انه قال قال النبی صلے الله علیه وسلم اکثروا علی من الصلوة یوم الجمعة فان صلوتکم معروضة علی وعن سلمان بن سحیم رحمة الله علیه قال رایت النبی علیه السلام فی النوم فقلت یا رسول الله هؤلاء الذین یاتونك فیسلمون علیك اتفقه سلامهم قال علیه السلام نعم وارد علیهم (شفاء شریف) قوله اضاعوا الصلوة ای لم یعتقدوا وجوبها وقیل ترکوها ولم یحافظوا علیها وقیل خربوا معابدهم ومساجدهم بترك السعی الیها وعدم اعتبارهم وقیل ضیعوها بعدم الاداء بالغیبة والریاء وقیل ضیعوها بترك شروطها وارکانها اوقات الاداء وقیل ترکوها بالغفلة ولم یقضوها بعدها (تفسیر کبیر) واختلفوا فی معنی الغی قال وهب بن منبه الغی نهر فی جهنم بعید قعره شدید حره خبیث طعمه لو قطرت قطرة منه الی الدنیا لهلك اهل الدنیا کلهم وقال ابن عباس الغی واد فی جهنم تستعیذ کل یوم الف مرة الی الله تعالی من شدة حرارته

یہ آیت اس امت کے اُن لوگونکی شان مین نازل ہوئی ہے جو نماز چھوڑ دیتے اور اپنی خواہشونکے تابع رہتے ہین۔ اسلیئے اُنکی تعریف مین اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ آیا ہے۔ حسن بن علی سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا مسجد مین داخل ہوتے وقت رسولخدا پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ آپکا قول ہے کہ میری قبر کو تماشاگاہ اور اپنے گھرونکو قبر نبناؤ۔ اور جہان کہین ہو مجھپر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہونچ جاتا ہے۔ اور اُوس کی حدیث مین ہے کہ رسولخدا فرماتے ہین مجھپر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے لایا جاتا ہے۔ سلمان بن سحیم کہتے ہین مینے ایکبار رسول خدا کو خواب مین دیکھکر یہ عرض کیا کہ جو آپ کے روضہ پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہین کیا آپ اُسے سمجھ لیتے ہین۔ فرمایا ہان سمجھ بھی لیتا ہون اور جواب بھی دیتا ہون۔ (شفاء) اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہین کہ اُنہون نے نماز کو ضائع کیا اُسے فرض نہ سمجھا۔ یا چھوڑ دیا اور اُسکا وجوب نہ رکھا۔ یا یہ مطلب ہے کہ نمازین چھوڑ کر مسجدون کو اُجاڑ دیا۔ یا غیبت و ریا کے باعث ادا کرنے کے بعد نماز کو ضائع کر دیا۔ یا اُسکے ارکان ادا نہ کیئے یا غفلت کے باعث نماز ترک کر دی اور پھر اُسکی قضا نہ پڑھی۔ (تفسیر کبیر) لفظ غَیٍّ کے معنون مین اختلاف ہے۔ وہب بن منبہ کہتے ہین کہ غی جہنم کی ایک نہایت گہری اور سخت بدمزہ گرم پانی کی نہر کا نام ہے اسکا ایک قطرہ دنیا مین ٹپک پڑے تو ساری دنیا ہلاک ہوجائے۔ ابن عباس کا قول ہے غی جہنم کے ایک گڑھے کا نام ہے جس سے جہنم ہر روز ہزار مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اور یہ وادی تارک صلاۃ اور جماعۃ کے

اعد ذلک الوادی لتارک الصلوۃ والجماعۃ وقال عطاء الغی واد فی جھنم یسیل منہ دم وقیح وقال کعب الغی واد فی جھنم ما ابعد قعرہ واشد حرہ وفیہ بئر یقال لھا الھبھب کلما سکنت جھنم فتح اللہ تلک البئر فتتوقد وتلتھب وقال الضحاک ھو خسران وھلاک ذکرہ فی لباب التفاسیر حکی ان رجلا کان یمشی فی البادیۃ فرافقہ الشیطان یوما ولم یصل الرجل الفجر والظھر والعصر والمغرب والعشاء فلما صار وقت المنام اراد الرجل ان ینام فھرب الشیطان منہ فقال الرجل لم تھرب منی فقال الشیطان انی عصیت اللہ تعالی فی مدۃ عمری مرۃ واحدۃ فکنت ملعونا وانت عصیت فی الیوم خمس مرات فاخاف من اللہ ان یغضب علیک ویقھرک ویقھرنی معک بسبب عصیانک (تفسیر فاتحہ) وعن النبی علیہ السلام انہ ذکر الصلوۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا وبرھانا ونجاۃ یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم یکن لہ نور ولا برھان ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف (من شرح المنیۃ للحلبی) وروی عن النبی علیہ السلام انہ قال من تھاون بالصلوۃ مع الجماعۃ عاقبہ اللہ تعالی باثنتی عشرۃ بلیۃ ثلاث فی الدنیا وثلاث عند الموت وثلاث فی القبر وثلاث یوم القیمۃ اما الثلاث التی فی الدنیا فلا یولی) یرفع اللہ البرکۃ من کسبہ ورزقہ (والثانیۃ) ینزع منہ نور الصالحین (والثالثۃ) یکون مبغضا فی قلوب المؤمنین

(۱) کا قول ہو کہ غی دوزخ کے اُس گڑھے کا نام ہے جسمین دوزخیونکی پیپ جمع ہو کر بہتی ہو۔ کعب نے کہا ہے غی جہنم کا گڑھا ہے اور اسین ایک کنوان ہے جسکا نام ہبہب ہے جب دوزخ کی لپٹ کم ہو جاتی ہو تو اللہ تعالی اُس کنوئین کا منہ کھولدیتا ہے اور اس سے دوزخ کو بھڑکا دیتے ہین ضحاک نے غی سے خسارہ اور ہلاکت مراد لی ہو (لباب التفاسیر) کہتے ہین ایک شخص جنگل مین چلا جا رہا تھا شیطان نے اس سے رفاقت کی اور سوا اتر پانچ وقت کی نماز نہ پڑہنے دی جب رات کو اُس شخص نے سونیکا ارادہ کیا تو شیطان بھاگ گیا۔ اُس شخص نے کہا کہ تو بھاگتا کیون ہی جواب دیا کہ مین عمر بھر مین ایکمرتبہ خدا کی نافرمانی کے باعث ملعون ہو گیا تو ایکدن مین پانچ مرتبہ اُسکی نافرمانی کرچکا ہے مین خوف کرتا ہون کہ تجھپر خدا کا غضب ٹوٹ پڑے اور تیری نافرمانی کے باعث مین بھی تھہر مین گرفتار ہو جاؤن۔ (تفسیر فاتحہ) پیغمبر خدا سے روایت ہی کہ اپنے ایکدن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کریگا اُسکے لیئے قیامت کے دن روشنی اور حجت اور نجات ہوگی اور جو حفاظت نکریگا اُسکے لیئے نہ روشنی ہو نہ حجت نہ نجات۔ اور وہ حشر مین قارون فرعون۔ ہامان اور ابی بن خلف کیساتھ ہوگا (شرح المنیہ) سو بخدا سے مروی ہے آپ فرماتے ہین جو شخص جماعت سے نماز ادا کرنے مین سستی کرتا ہو وہ بلاؤن مین مبتلا کیا جائیگا جنمین تین بلائین دنیا مین نازل ہونگی تین مرتے وقت تین قبر مین تین قیامت کے دن۔ دنیا کی تین بلائین یہ ہین (۱) رزق اور کمائی مین برکت نہوگی۔ (۲) نیکونکی محبت دلسے نکال لی جائیگی (۳) مسلمانون کے دلون مین اُسکی عداوت پیدا ہو جائیگی

واما التی عند الموت (فالاولی) یقبض روحه عطشان ولو شرب ماء الانهار (والثانیة) یشتد علیه نزع روحه (والثالثة) یخاف علیه من زوال الایمان نعوذ بالله تعالی واما التی فی القبر (فالاولی) یضیق علیه سؤال منکر ونکیر (والثانیة) تشتد علیه ظلمة القبر (والثالثة) یضیق قبره حتی تنضم اضلاعه واما التی فی یوم القیمة (فالاولی) یشتد علیه حسابه (والثانیة) یغضب علیه ربه (والثالثة) یعاقبه الله بالنار نعوذ بالله تعالی (کذا الاخبار) ولذا یقال ولا یرخص لمن سمع الاذان فی ان یترک الجماعة فانها سنة مؤکدة غایة التاکید بحیث لو ترکها اهل ناحیة وجب قتالهم بالسلاح لانها من شعائر الاسلام ولو ترکها واحد منهم یعزر عزیرا یجب التعزیر ولا تقبل شهادته ویاثم الجیران والامام والمؤذن بالسکوت عنه واقل التعزیر ثلاثة اسواط وقال صاحب خلاصة الفتاوی سمعت من ثقة التعزیر یاخذ المال اذا راه القاضی اوالوالی جاز ومن جملة ذلک رجل لا یحضر الجماعة یجوز تعزیره باخذ المال فانه اکثر تاثیرا فیه من الضرب رکذا فی جواهر و شرعة الاسلام) وقیل مطالعة کتب الفقه عذر اذا لم یکن عن تکاسل ولم یواظب علی ترکها بل یقع الترک احیانا لاشتغاله بالفقه له وللمسلمین والمرض والمطر والبرد والظلمة الشدیدة والخوف والحبس والطعن الشدید والسفر لیس بعذر کما صرح فی التبیین بانه هو الصحیح قال النبی علیه السلام ان تارک الصلوة مع الجماعة

موت کے وقت کی تین بلائین یہ ہین (۱) چاہے نہرین کی نہرین پی جاوے مگر اُسکی روح بدن سے بیاسی نکلیگی (۲) نزع کی تکلیف حد سے بڑھ جائیگی (۳) ایمان زائل ہونیکا خوف۔ قبر کی تین بلائین یہ ہین (۱) منکر نکیر کا سوال نہایت دشوار ہوگا (۲) قبر تین سخت اندھیرا ہوگا (۳) قبر اسقدر بھینچیگی کہ پسلیان اِدہر کی اُدہر نکلجائین گی قیامت کی تین بلائین یہ ہین (۱) حساب کتاب سختی سے لیا جائیگا (۲) اُسپر اللہ تعالی کا غصہ ہوگا (۳) آگ کے عذاب مین مبتلا کیا جائیگا (کذا الاخبار) اسلیئے تاکید ہوکہ جسنے اذان سُن لی اُسے جماعت چھوڑکر چلدینا جائز نہین کیونکہ جماعت سنت موکدہ ہی۔ اگر کسی ضلع کے تمام لوگ چھوڑدین تو اُنپر ہتیار اُٹھانا واجب ہی۔ اسلیئے کہ جماعت شعائر اسلام مین داخل ہی۔ اور اگر بلا عذر ایک آدمی جماعت چھوڑدے تو اُسے تعزیر دیجائیگی۔ اور اُسکی گواہی قبول نہوگی ہمسایے۔ امام۔ اور مؤذن اُسے نہ سمجھائینگے تو گنہگار ہونگے تعزیر مین کم ازکم تین کوڑے مارنے چاہئین۔ صاحب خلاصۃ الفتاوی کا قول ہی کہ قاضی یا والی ملک کو جرمانہ لیکر مالی تعزیر دینی جائز ہے۔ اس لحاظ سے تارک جماعت کو مالی تعزیر دیجائے تو کچھ مضائقہ نہین۔ بلکہ اسکا اثر کوڑے مارنے سے زیادہ ہی (کذا فی جواہر و شرعۃ الاسلام) بعض کا قول ہی کہ کتب فقہ کا مطالعہ عذر ہی۔ بشرطیکہ سستی کے باعث نہو۔ اور مطالعہ کرنے والا ترک جماعت کو اپنی عادت نکرلے بلکہ مسلمانونکی فائدہ رسانی کیلئے کبھی کبھی ایسا ہوجایا کرے۔ البتہ مرض۔ بارش سردی۔ اندھیری۔ خوف قید معرکہ جنگ۔ سفر عذر نہین ہی۔ چنانچہ کتاب تبیین مین بالتصریح موجود ہی کہ سو رخصت فرماتے ہین جماعت سے

ملعون فی التورٰیة والانجیل والزبور والفرقان وتارک الجماعة یمشی علی الارض والارض تلعنه وتارک الجماعة یبغضه الله ویبغضه الملائکة وکل شیٔ جعل الله فیه الروح ویلعنه کل ملک بین السموٰت والارض والحیتان فی البحر وکذا قال النبی علیه السلام من منع من نفسه خمسة منع الله منه خمسة (الاول) من منع الدعاء منع الله منه الاجابة (والثانی) من منع الصدقة منع الله منه العافیة (والثالث) من منع الزکوة منع الله منه حفظ المال (والرابع) من منع العشر منع الله منه البرکة من کسبه (والخامس) من منع حضور الجماعة منع الله منه الشهادة وهو لا الٰه الا الله محمد رسول الله قال علیه السلام اتانی جبرائیل ومیکائیل علیهما السلام فقالا یا محمد ان الله یقرئک السلام ویقول تارک الجماعة من امتک لا یجد ریح الجنة وان کان عمله اکثر من اهل الارض وتارک الجماعة ملعون فی الدنیا والاخرة فما کان حال تارک الجماعة هذا فما حال تارک الصلوٰة کما قال النبی علیه السلام اذا رایتم الرجل یلازم المسجد فاشهدوا له بالایمان کما قال الله تعالی انما یعمر مساجد الله من امن بالله والیوم الاخر وکما قال الله تعالی ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعی فی خرابها اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین کما روی عن مجاهد رضی الله عنه ان رجلا جاء الی ابن عباس رضی الله عنهما فقال ما تقول فی رجل یقوم اللیل ویصوم النهار ولا یشهد الجمعة ولا یصلی بالجماعة فمات علی هذه الحال فای شیٔ هو قال هو للنار

توریت۔ انجیل۔ زبور۔ اور فرقان مین ملعون ہی۔ تارک جماعت جب مین پر چلتا ہی تو زمین اُسے لعنت کیا کرتی ہی۔ تارک جماعت سے خدا اور اُسکے فرشتے عداوت رکھتے ہین۔ اور ہر ذی روح یہانتک کہ دریا کی مچھلیان اُسے لعنت کرتے ہین رسولخدا فرماتے ہین کہ جو شخص پانچ چیزونسے باز رہیگا خدا اُس سے پانچ چیزین روک لیگا (۱) جو دعا سے باز رہیگا خدا اُس سے قبولیت روک لیگا (۲) جو صدقہ نہ دیگا خدا اُس سے عافیت روک لیگا (۳) جو زکوة نہ دیگا خدا اُسکے مال کو محفوظ نہ رکھیگا (۴) جو عشر ادا نکریگا اُسکی کمائی مین برکت نہوگی (۵) جو جماعت سے الگ ہوگا خدا اُس سے کلمۂ شہادت روک لیگا پیغمبر خدا کا قول ہی۔ میرے پاس جبرئیل و میکائیل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہی تمہاری اُمت کے تارک جماعت کو جنت کی خوشبو تک نہ ملیگی۔ خواہ اُسکے عمل کتنے ہی زیادہ ہون۔ تارک جماعت دنیا و آخرت دونو نمین ملعون ہے پھر جب تارک جماعت کا یہ حال ہی تو تارک نماز کی کیا حالت ہوگی۔ رسولخدا فرماتے ہین جب تم کسی شخص کو اکثر مسجد مین دیکھو تو اُسکے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہی کہ مسجدین وہی شخص آباد کرتا ہی جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ بہت بڑا ظالم ہی جو مسجد و نسے روکے اور انمین خدا کا نام نہ لینے دے اور اُنکے اجاڑنے کی کوشش کرے لوگونکو چاہیئے کہ ڈرتے ڈرتے مسجدونمین جایا کرین۔ مجاہد سے روایت ہی کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ اُس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہین جو رات کو تہجد پڑھے دنکو روزہ رکھے مگر جمعہ اور جماعت مین حاضر نہو۔ اور اسی حالت مین مرجائے۔ ایسا آدمی جنت کے لیئے ہے یا دوزخ کے لیئے۔ آپنے فرمایا دوزخ کے لیئے۔

قال النبی علیہ السلام سلموا علی الیہود والنصاری ولا تسلموا علی یہود امتی قالوا من ہم یا رسول اللہ قال الذین یسمعون الاذان والاقامۃ ولا یحضرون الجماعۃ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اتی النبی علیہ السلام رجل اعمی فقیل انہ عبد اللہ بن ام مکتوم فقال یا رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسالہ ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما رجع دعاہ فقال ہل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم قال فائت الجماعۃ کما قال علیہ السلام لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد وکما قال رسول اللہ علیہ السلام بشر المشائین فی ظلم اللیالی الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ (کذا فی زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ السلام قال الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین وعن النبی علیہ السلام انہ قال ان شر تارک الصلوۃ یتعدی الی سبعین رجلا من اہلہ وجیرانہ بل یصل عن یومنا ہذا الی زمان آدم علیہ السلام وذلک ان المصلی اذا قعد فی التشہد یقول السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فیصل ثوابہا الی ارواح المؤمنین من یومنا الی عہد آدم علیہ السلام وتارک الصلوۃ یکون مانعا ذلک الخیر فیکون کمن اصاب شوہ جمیع المسلمین کقولہ تعالی (منّاع للخیر معتد اثیم) (انیس المجالس)

روی عن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال سافرت مع النبی علیہ السلام فرأیت منہ ثلاثۃ اشیاء فاستقر الاسلام فی

رسولخدا فرماتے ہین یہود نصاری کو سلام کرلیا کرو مگر میری امت کے یہود یونکو نہ کیا کرو۔ لوگون نے عرض کیا وہ کون۔ فرمایا۔ وہ لوگ جو اذان اور تکبیر سنکر جماعت مین حاضر نہین ہوتے۔ ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ رسولخدا کے پاس ایک نابینا شخص آیا۔ لوگون نے کہا کہ یہ عبد اللہ ابن ام مکتوم ہین۔ عبد اللہ نے عرض کیا کہ مین نابینا ہون۔ اور میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہین جو اپنے ساتھ مسجد مین لیجایا کرے۔ مجھے گھر مین نماز پڑھنے کی اجازت ملجائے۔ آپنے اجازت دیدی۔ جب یہ چلنے لگے تو آپنے فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنا کرتے ہو۔ عرض کیا۔ ہان۔ فرمایا جماعت مین حاضر ہوا کرو دوسری حدیث ہے کہ آپنے فرمایا مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد کے سوا اور کہین نہین ہوتی۔ نیز آپ فرماتے ہین جو لوگ رات کے وقت اندھیری مسجد کیطرف جاتے ہین انکو قیامت کے دن پوری روشنی کی خوشخبری سنادو۔ (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جسنے اسے قائم رکھا گویا اسنے دین کو سنبھال لیا اور جسنے اسے چھوڑ دیا گویا اسنے دین کو ڈھادیا۔ دوسری روایت ہے کہ نے نمازی کی بدی کا اثر اسکے کنبے اور ہمسایے کے ستر آدمیون تک پہونچتا ہے۔ بلکہ اسوقت سے لیکر حضرت آدم تک کا زمانہ اسمین شامل ہوجاتا ہے کیونکہ نمازی التحیات مین جب یہ کہتا ہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ تو اسکا ثواب حضرت آدم تک تمام مومنونکی ارواح کو پہونچتا ہے اور تارک نماز اس خیر کا مانع ہے پس جو ایسا ہوا گویا اسکی بدی تمام مسلمانونکو پہونچی۔ یہ شیاع خیر۔ حد سے متجاوز۔ اور گنہگار رہے۔ (انیس المجالس) عقیل بن ابیطالب سے روایت ہے کہ مین رسولخدا کے ساتھ سفر مین تھا تین باتین دیکھکر میرے دل مین اسلام پختہ ہوگیا

فاولها ان النبی علیه السلام اراد ان یقضی حاجته وکان بحذائه اشجار فقال لی امض الیها وقل لها ان رسول الله یقول تعالین وکونی لی ستراقانی اریدان اتوضأ فخرجت فما استقمت الرسالة الاوالاشجار قد انقلعت من اصولها وتحولت حوله حتی فرغ النبی علیه السلام فرجعت الی مکانها والثانی غلبنی العطش فطلبت الماء فلم اجد فقال النبی علیه السلام اصعد الی هذا الجبل وانظر ثمه فلعلک تجد ماء فاسقنی قال فصعدت الجبل وقلت له ما قال النبی علیه السلام فما استقمت الکلام حتی قال الجبل بکلام صحیح فصیح قل لرسول الله انا من یوم انزل الله هذه الآیة یاایها الذین امنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة ابکی من الفزع ان اکون ذلک الحجر فلم یبق فی ماء روالثالث) کما تمنیتی فاذا انحن بجمل بعید وحتی بلغ رسول الله فقال یارسول الله الامان الامان فلم یلبث حتی جاء خلفه اعرابی معه سیف مسلول فقال النبی علیه السلام ما تریدمن هذا للسکین قال یارسول الله اشتریته بثمن کثیر ولیس هو بطیعنی فاریدان اذبحه فانتفع بلحمه فقال النبی علیه السلام بالجمل لم تعصیه فقال یارسول الله لست اعصیه من العمل ولکن اعصیه من ذلک العمل القبیح عندہ لان القبیلة التی هو فیها یامون عن صلوٰة العشاء الاخیرة فلو عاهد ان یصلیها عاهد ان لا اعصیه

(۱) رسولخدا نے قضاے حاجت کا ارادہ کیا۔ آپکے سامنے چند درخت کھڑے تھے۔ مجھے حکم دیا کہ ان درختون سے کہدو کہ رسولخدا تمہین بلاتے ہین آؤ۔ اور قضاے حاجت کے لیئے آڑ بنجاؤ۔ چنانچہ مین گیا۔ ابھی پورا پیغام دینے نہ پایا تھا کہ درخت اکھڑکے رسولخدا کے پاس آگئے اور قضاے حاجت کے بعد پھر اپنی جگہ جا کھڑے ہوئے (۲) مینے پیاس کی شدت مین پانی بہت ڈھونڈا۔ کہین نملا۔ رسولخدا نے فرمایا اس پہاڑ پر چڑھو اور اس سے ہمارے سلام کے بعد یہ کہدو کہ اگر تیرے پاس پانی ہے تو پلادے۔ مینے پہاڑ پر چڑھ کے ابھی پورا پیغام نہ دیا تھا کہ پہاڑ نے نہایت فصیح الفاظ مین کہا۔ رسولخدا سے عرض کردو کہ جب سے یہ آیت اُتری ہے یاایھا الذین قوا انفسکم الآیہ (مسلمانون اپنی اور اپنے گھر والونکی جانونکو اُس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین) اس خوف سے رویا کرتا ہون کہ کہین مین ہی دوزخ کا پتھر نہون۔ اب مجھ مین پانی نہین رہا (۳) ہم چلے جارہے تھے کہ ایک اونٹ رسول خدا کے پاس آیا اور یہ کہا کہ الامان الامان۔ اسکے تھوڑی دیر بعد ایک اعرابی تلوار سوتے ہوئے آیا۔ آپنے فرمایا اس مسکین کو کیون ستاتا ہے۔ اُسنے کہا کہ مینے اسے بہت سے دام دیکر خریدا تھا اب یہ میرا کہا نہین مانتا مین چاہتا ہون کہ اسے ذبح کرڈالون۔ اور گوشت سے نفع اُٹھاؤن۔ آپنے اونٹ سے پوچھا کہ تو اسکا کہا کیون نہین مانتا۔ اونٹ نے جواب دیا کہ مین کام سے جی نہین چراتا۔ لیکن ایک بُرے کام کے باعث اسکی نافرمانی کرتا ہون۔ وہ یہ کہ اسکے گھر والے بغیر عشاء کی نماز پڑھے سو رہتے ہین۔ اگر یہ نماز کا اقرار کرے تو مین عہد کرتا ہون کہ کبھی نافرمانی نہ کرونگا

فانی اخاف ان ینزل علیهم عذاب من الله فاکون فیهم فاخذ النبی علیه السلام العهد علی الاعرابی (رد علیه الصلوة وسلم الجمل الیه ورجع الی اهله (رونق المجالس) حکی ان عیسی علیه السلام سافر یوما فرای قوما یعبدون الله تعالی بالجد والسعی وهم یجتمعون فی مکان عال فسلم علیهم وجلس فیما بینهم فرای عندهم کثیرا من الطعام والشراب الخالص والفواکه المتنوعة والاولاد والزوجات الحسان فنظر عیسی علیه السلام فرای قرینهم مزینة بتمام الزینة التی لا تقبل الوصف ثم ذهب عیسی علیه السلام عنهم ثم رجع بعد ثمان الی ذلک المکان فراهم کلهم قد هلکوا مع اولادهم وزوجاتهم وقرینهم قد انهدمت فتعجب عیسی علیه السلام من حالهم فنادی وقال یا رب بای شئ هلکوا اترکوا الصلوة والطاعة فقال الله تعالی ولکن قد مر علیهم ثمانون الصلوة وغسل بماءهم وجهه فوقعت غسالته علی اراضیهم وبیوتهم وبیادرهم فلذلک هلکوا (انیس المجالس) روی ان النبی علیه السلام جلس یوما مع اصحابه فجاء شاب من العرب الی باب المسجد وهو یبکی فقال علیه السلام ما یبکیک یا شاب فقال یا رسول الله مات ابی ولیس له کفن ولا غاسل فامر النبی علیه السلام ابا بکر وعمر رضی الله عنهما فذهبا الی المیت فرایاه مثل الخنزیر الاسود فرجعا الی النبی علیه السلام فقالا رایناه مثل الخنزیر الاسود یا رسول الله فقام علیه السلام الی الجنازة فدعا فصار المیت علی صورته الاولی وصلی علیه علیه الصلوة والسلام واراد والدفن فراوه کالخنزیر الاسود

مجھے یہ خوف ہو کہ کہیں اپنے عذاب الٰہی نازل ہو اور مین بھی گرفتار ہو جاؤن - رسول خدا نے اوس اعرابی سے نماز کا اقرار لیکر اونٹ اُسکے حوالے کر دیا اور وہ اپنے گھر چلا گیا (رونق المجالس) حکایت عیسےٰ نے سفر مین ایکدن یہ دیکھا کہ ایک قوم کے لوگ نہایت کوشش کے ساتھ عبادت الٰہی مین مصروف ہین اور ایک عالیشان مکان مین جمع ہین - آپ سلام کر کے بیٹھ گئے - اُنکے پاس بہت سا کھانا - خاص شراب - میوے - عورتین اور بچے موجود تھے - اُنکا قرینہ ہر طرح کے پر تکلف سامانون سے مزین تھا - حضرت عیسےٰ وہان سے چلے گئے - چند روز کے بعد واپس آکر دیکھا تو جورو بچون سمیت سبکو مردہ اور قرینہ کو اُجاڑ پایا تعجب ہوا اور عرض کیا الٰہی یہ کیون ہلاک ہوئے - کیا نماز چھوڑ بیٹھے تھے - اللہ تعالی نے فرمایا نہین - لیکن ایک نے نماز ادہر کو گزرا - اور اُنکے پانی سے اپنا منہ دھو لیا - اُسکا دھوون اُنکی زمینون پر گرا اور سب ہلاک ہو گئے (انیس المجالس) روایت ہے کہ ایکدن رسولخدا اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے - عرب کا ایک جوان آدمی مسجد کے دروازہ کیطرف روتا ہوا آیا - آپنے سبب پوچھا - اُسنے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا ہی اور اُسکے لیئے کفن ملتا ہی غسل دینے والا - رسولخدا نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو حکم دیا - دونو تشریف لیگئے اور اُس میت کو کالے سور کی صورت مین دیکھا - دونو واپس آگئے - اور جو کچھ دیکھا تھا رسول خدا سے بیان کر دیا - آپنے جنازہ پر جاکر دعا کی - میت اصلی صورت مین آگیا - آپنے جنازہ کی نماز پڑھائی - مگر لوگون نے جب دفن کا ارادہ کیا تو اُسکی صورت پھر کالے سور کی سی ہو گئی -

فقال علیہ السلام ریاشاب ای عمل کان یعمل ابواک فی الدنیا فقال کان تارک الصلوۃ فقال علیہ السلام یا اصحابی انظروا حال من ترک الصلوۃ ببعثہ اللہ یوم القیمۃ مثل الخنزیر الاسود ینفخ باللہ زجۃ النار (مات فی زمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رجل فقاموا الی صلوتہ فاذا الکفن یتحرک فنظروا فوجدوا حیۃ مطوقۃ فی عنقہ تاکل لحمہ وقصدہ فارادوا قتلھا فقالت الحیۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لم تقتلونی ولیس لی ذنب والخطاء فان اللہ تعالی امرنی ان اعن بہ الی یوم القیمۃ فقالوا اما خطاءہ قالت ثلاث خطاٰت الاولی) کان اذا سمع الاذان لا یخرج الی الجماعۃ (والثانیۃ) لا یخرج الزکوۃ من مالہ (والثالثۃ) لا یسمع قول العلماء وھذا جزاؤہ (من المرسوم)

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طٰہٰ

(ومن اعرض عن ذکری) عن الھدی الذاکر لی والداعی الی عبادتی (فان لہ معیشۃ ضنکا) ضیقا مصدر وصف بہ ولذلک یستوی فیہ المذکر والمؤنث وقری ضنکی کسکری وذلک لان مجامع ھمہ ومطامح نظرہ تکون الی اعراض الدنیا منتھا لکا علی ازدیادھا خائفا عدم انتقاصھا بخلاف المؤمن الطالب للاخرۃ مع انہ تعالی قد یضیق بتشؤم الکفر ویوسع ببرکۃ الایمان کما قال اللہ تعالی

آپنے فرمایا کہ اے جوان تیرا باپ دنیا مین کیا کیا کرتا تھا۔ اُسنے عرض کیا کہ تارک نماز تھا۔ آپنے فرمایا لوگو تمنے بے نماز کا حال دیکھ لیا۔ یہ قیامت کے دن اسی کالے سور کی صورت مین اُٹھیگا (بہجۃ الانوار) ابوبکر صدیق کے زمانہ مین ایک شخص مرگیا۔ لوگ اُسکی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو کفن ہلتا دیکھا ٹٹولا گیا تو ایک سانپ نظر آیا جو طوق کیطرح گردن مین لپٹکر اُسکا گوشت نوچتا تھا۔ اور خون پی رہا تھا۔ اُسکے مارڈالنے کا ارادہ کیا تو سانپ نے کہا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ مجھے کیون مارتے ہو۔ میرا کوئی قصور نہین۔ بلکہ خدا کا حکم ہے کہ اسے قیامتک عذاب دیئے جاؤن۔ لوگون نے کہا اچھا اسنے ایسا کیا گناہ کیا ہے۔ جوابدیا یہ تین طرح کے گناہونکا مرتکب تھا (۱) اذان سنکر جماعت مین نہین آتا تھا (۲) اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا تھا (۳) علماء کی بات نہین سُنتا تھا۔ اسلیئے یہ سزا ملی ہے (المرسوم)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ الآیہ یعنی جو شخص میری یاد یا ہدایت سے جو مجھے یاد دلاتی اور میری عبادت کیطرف بلاتی ہے منہ پھیریگا اُسکی معیشت تنگ ہوجائیگی (لفظ ضنک مصدر ہے بمعنے ضیق۔ یہان معیشت کی صفت واقع ہوا ہے اسلیئے اسمین مذکر مؤنث برابر ہے بعض قراءتون مین ضُنکے بروزن سکری آیا ہے۔ اسکا سبب یہ ہوکہ جس آدمی کی ساری ہمت اسباب دنیوی کیطرف متوجہ ہوتی ہے۔ وہ دنیا کے بڑہانے مین ہلاک ہوجاتا ہے اور خوف نقصان سے سہمناک رہتا ہے البتہ طالب آخرت مومن پر گو کفر کی شامت کے باعث کبھی تنگی آجاتی ہے مگر برکت ایمان کے سبب پھر وسعت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے

وضربت علیهم الذلة والمسکنة ولو انهم اقاموا التورٰنة والانجیل ولو ان اهل القرٰی آمنوا الآیات وحشرہ یوم القیمة اعمی (اعمی البصر والقلب ویوید الاول قال رب لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا قال کذلک) ای مثل ذلک فعلت فسر فسرہ فقال اتتک آیاتنا واضحة نیرة فنسیتها بالانهماک فعمیت عنها وترکتها غیر منظور الیها وکذلک ومثل ترکک ایاها فی الدنیا الیوم تنسی تترک فی العمی والعذاب وکذلک نجزی من اسرف بالانهماک فی الشهوات والاعراض عن الآیات (ولم یؤمن بآیات ربه) بل کذبها وخالفها (ولعذاب الآخرة) وهو الحشر علی العمی وقیل عذاب النار ای والنار بعد ذلک (اشد وابقی) من ضنک العیش او منه ومن الحشر علی العمی ولعله اذا دخل النار زال عماه لیری محله وحاله او مما فعله من ترک الآیات والکفر بها (قاضی بیضاوی) عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی علیه السلام انه قال اکثروا الصلوٰة علی نبیکم کل یوم جمعة فانی اشهدها منکم فی کل جمعة وفی روایة فان احدا لا یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها (شفاء شریف) عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخل الله الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت لهم النار

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور ڈالی گئی اُنپر ذلت اور وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل کو وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور جو اُتارا گیا اُنکی طرف مِنْ رَّبِّهِمْ اُنکے رب سے لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے اُنپر سے اور اُنکے پاؤں تلے سے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ اُنمیں ایک جماعت ہے بیچ کی وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ اور بہت اُنمیں سے بُرے ہیں جو کچھ کرتے ہیں وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا اور اگر ایمان لاتے بستیوں والے وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ البتہ ہم اُتار دیتے اُنپر سے اُنکے گناہ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور البتہ داخل کرتے اُنکو باغ آرام کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل کو وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور جو اُتارا گیا اُنکی طرف مِنْ رَّبِّهِمْ اُنکے رب سے لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے اُنپر سے اور اُنکے پاؤں تلے سے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ اُنمیں ایک جماعت ہے بیچ کی وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ اور بہت اُنمیں سے بُرے ہیں جو کچھ کرتے ہیں وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا اور اگر ایمان لاتے بستیوں والے وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ البتہ ہم اُتار دیتے اُنپر سے اُنکے گناہ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور البتہ داخل کرتے اُنکو باغ آرام کے

اعمی۔ اور اسے ہم قیامت کے دن اندھا اٹھائینگے۔ اس سے آنکھوں کا اندھا مراد ہے یاد کیا۔ مگر آیت آئینہ آنکھوں کا اندھا ہونیکی تائید کرتی ہے قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی الآیہ۔ وہ کہے گا الٰہی تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا میں تو بینا تھا۔ حکم ہوگا جیسے ایسا ہی حکم کر دیا ہے کیونکہ تیرے پاس ہماری واضح آیتیں آئیں اور تو نے انکو بھلا دیا۔ تو دنیا میں منہمک ہو کر اندھا ہو گیا۔ ہماری آیتوں پر نظر نہ ڈالی۔ اور جیسا طرح تو نے دنیا میں آیتوں کو چھوڑ دیا تھا اسیطرح آج اندھے پن اور عذاب میں چھوڑ دیا جائیگا۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ الآیہ اور اسیطرح ہم اسکو سزا دینگے جو حد سے بڑھ گیا۔ اور اپنے خدا کی آیتوں پر ایمان نہ لایا۔ بلکہ اُنکی تکذیب اور مخالفت کی۔ اور آخرت کا عذاب اندھے پن میں اُٹھایا دوزخ کا عذاب جو اسکے لیے ہوگا نہایت سخت اور دائمی ہے۔ جو تنگی معیشت اور اندھے پن کے حشر سے بہت زیادہ دردناک ہے۔ کیا تعجب دوزخ میں داخل ہوتے وقت اپنا حال اور محل۔ یا کفر وغیرہ کے دیکھنے کے لیے ایسے شخص کا اندھا پن زائل کر دیا جائے (قاضی بیضاوی) ابن عمر رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ہر جمعہ کو اپنے نبی پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ درود ہر جمعہ کو میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص درود بھیجتا ہے اسکا درود فارغ ہونیکے بعد میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے (شفاء شریف) علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جسنے قرآن مجید پڑھا اور اسے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا خدا اسکو جنت میں داخل کریگا۔ اور اسکے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی بابت اسکی شفاعت قبول فرمائیگا جو دوزخ کے مستحق ہونگے

وروی عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرأ القرآن وھو فی الصلوۃ کان لہ بکل حرف مائۃ حسنۃ ومن قرأ القرآن فی غیر الصلوۃ علی وضوء فلہ بکل حرف خمس وعشرون حسنۃ ومن قرأ القرآن علی غیر وضوء فلہ عشر حسنات (مجالس الانوار) قیل المراد من الذکر القرآن کقولہ تعالی (فاما الذین کفروا وکذبوا بآیاتنا ولقاء الاخرۃ فاولئک فی العذاب محضرون وقیل عن قراءتہ حتی نسیہ وقیل عن توحیدی کما قال اللہ تعالی نسوا اللہ وقیل عن طاعتی وتوحیدی کما قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وقیل عن العلم کما قال اللہ تعالی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقیل عن الذکر باللسان کما قال اللہ تعالی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وقیل عن الصلوۃ کما قال اللہ تعالی فاسعوا الی ذکر اللہ وقولہ تعالی (لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (تفسیر حنفی) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال الضنک ھو الشقاء وعنہ انہ قال اذا اعطی العبد قلیلا او کثیرا ولم یقنع فلا خیر فیہ فھو الضنک فی المعیشۃ وان قوما اعرضوا عن الحق وکانوا فی سعۃ الدنیا فکانت حالھم ضنکا وذلک انھم یرون ان اللہ تعالی لیس بخالق لھم فاشتد علیھم معاشھم مع سعتھم من سوء ظنھم باللہ (بحر العلوم) قیل المعرض عن ذکر اللہ تعالی من سلط علیہ الشیطان الذی ھو عدوہ لان یدلہ کل ھلاک وضلال فلا یکون احد اشد عیشا واعظم ضلالا منہ واشقی (بحر العلوم)

ترجمہ:- اسے مروی ہے کہ جو نماز میں قرآن پڑھتا ہے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو نماز سے خارج وضو کے قرآن پڑھتا ہے اُسے ہر حرف کے بدلے پچیس۔ اور جو بے وضو پڑھتا ہے اُسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں (مجالس الانوار) بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ بعض کا قول ہے کہ اعراض عن ذکری سے قرآن پڑھنے بھلا دینا مراد ہے۔ بعض نے توحید مراد لی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ۔ بعض نے توحید و طاعت مراد لی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ بعض کے نزدیک اس سے مراد علم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ بعض نے ذکر باللسان مراد لیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ الخ بعض نے حسب آیۃ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ اس سے نماز مراد لی ہے (تفسیر حنفی) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ضنک یعنی شقاوت ہے۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ جب بندہ تھوڑے بہت پر قانع نہ ہو تو یہ ضنک فی المعیشۃ (معاش کی تنگی) میں داخل ہے۔ اور جو قوم باوجود وسعت دنیا حق سے اعراض کرتی ہے وہ بھی تنگی میں ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ خدا کو خالق نہیں جانتے اسلیئے باوجود وسعت دنیا خدا کے ساتھ بدظنی کے باعث انکی معاش تنگ ہے (بحر العلوم) بعض علماء کا قول ہے کہ خدا سے روگردان وہ شخص ہے جسپر اُسکا دشمن یعنی شیطان غالب ہے کہ جو ہر طرح کی ہلاکت اور گمراہی میں پھنسا دیتا ہے اسلیئے اسکا عیش تنگ اور گمراہی نہایت قوی ہو جاتی ہے اور اُس سے زیادہ شقی کوئی نہیں ہوتا (بحر العلوم)

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ای لا یشغلکم تدبیرھا والاھتمام بھا من ذکر اللہ کالصلاۃ وسائر العبادات المذکورۃ للعبودیۃ والمراد نھیھم عن اللہو بھا وتوجیہ النھی الیھا للمبالغۃ ولذا قال اللہ تعالیٰ ومن یفعل ذلک ای اللہو والشغل فاولئک ھم الخاسرون لانھم باعوا العظیم الباقی بالحقیر الفانی (رواہ ضیاء) عن معاذ بن جبل انہ قال کنت مع النبی علیہ السلام فی سفر فقلت یارسول اللہ حدثنا بحدیث ننتفع بہ فقال علیہ السلام ازاد ت عیش السعداء وموت الشھداء والنجاۃ یوم الحشر والظل یوم الحر والھدی من الضلالۃ فادمج قراءۃ القرآن فانہ کلام الرحمن وحصن من الشیطان ورجحان فی المیزان وکذا قال النبی علیہ السلام افضل عبادات امتی قراءۃ القرآن فعلی المکلف ان یشتغل بتعلمہ وقراءتہ (رد الرشید) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال مات رجل فی زمن النبی علیہ السلام فقام علیہ السلام علی جنازتہ لیصلی علیہ فتحرک الکفن ونظرہ النبی علیہ السلام فوجد فی حیۃ قصدہ وناکل لحمہ فقصد ابوبکر رضی اللہ عنہ ان یضربھا فنطقت الحیۃ باذن اللہ تعالیٰ فقالت بلسان فصیح اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وقالت یا ابابکر لم تقتلنی ولیس لی ذنب وانا مامورۃ بذلک امرنی اللہ ان اعذبہ الی یوم القیمۃ فقال ابوبکر لھا ما خطایاہ فقالت لعبتہ ثلاث خطایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ الایہ اے مسلمانو تمکو اپنے مال واولاد کا مشغلہ اور انکا اہتمام کہیں ذکر الٰہی (مثلاً نماز اور دیگر عبادات) سے غافل نکردے۔ اس سے شغل مال واولاد کی نہی مقصود ہے۔ اور بلحاظ مبالغہ اس نہی کو مال واولاد کی جانب متوجہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا فرمایا ہے کہ جو ایسا کریگا وہ نقصان اٹھائیگا کیونکہ ایسا کرنیوالے بہت بڑی باقی چیز کو ایسی حقیر شے سے بدلتے ہیں جو فانی ہے (بیضاوی) معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول خدا کے ساتھ تھا۔ اثنائے سفر میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی ایسی بات سنائیے جس سے ہمیں نفع ہو۔ آپنے فرمایا۔ اگر تم نیکوکی زندگی۔ اور شہید موت اور حشر کے دن نجاۃ۔ اور گرمی کے دن سایہ اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن پڑھا کرو۔ یہ خدا کا کلام اور شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ۔ اور میزان کا جھکا دینے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں میری امت کی بہترین عبادت قرآن پڑھنا ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن سیکھنے اور پڑھنے میں ہمیشہ مشغول رہا کرے۔ (رد الرشید) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا کے زمانہ میں مرگیا۔ آپ جنازہ کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ کفن ہلتا دیکھکر ٹٹولا گیا تو ایک سانپ نظر آیا کہ اسے کاٹ رہا تھا۔ حضرت ابوبکر نے مارنے کا قصد کیا سانپ نے بحکم الٰہی فصیح زبان سے کہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اے ابوبکر تم مجھے کیوں مارتے ہو۔ میرا کچھ قصور نہیں۔ میں تو مامور ہوں۔ قیامت تک اسکے عذاب دینے کو مقرر ہو چکا ہوں ابوبکر نے فرمایا۔ اسکا گناہ کیا ہے۔ جواب دیا۔ تین گناہ

(الاولی) تارک الصلوۃ (والثانیۃ) مانع الزکوۃ (والثالثۃ) لا یسمع فوا العلماء (حیاۃ القلوب) وقال النبی علیہ السلام یقول اللہ عز وجل وعزتی وجلالی لا اجمع علی عبدی خوفین ولا امنین اذا خافنی فی الدنیا امنتہ یوم القیمۃ واذا امنتہ فی الدنیا اخفتہ یوم القیمۃ (حکی) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ان دحیۃ الکلبی کان ملکا کافرا من العرب وکان رسول اللہ علیہ السلام یحب اسلامہ لانہ کان تحت یدہ سبعمائۃ من اھل بیتہ وکان علیہ السلام یرید عولہ ویقول اللھم ارزق الاسلام دحیۃ الکلبی فلما اراد الاسلام اوحی اللہ تعالیٰ الی النبی علیہ السلام بعد صلوۃ الفجر یا محمد قد زینت نور الایمان فی قلب دحیۃ الکلبی فھو یدخل علیک الآن فلما دخل دحیۃ الکلبی المسجد رفع النبی علیہ الاسلام رداءہ عن ظھرہ وبسطہ علی الارض واشار الی ردائہ فلما رای دحیۃ اکرام النبی علیہ السلام بکی ورفع ردائہ وقبلہ ووضعہ علی راسہ وعینیہ وقال یا نبی اللہ ما شرائط الاسلام اعرضھا علی فقال علیہ السلام ان تقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم بکی فقال علیہ السلام ما ھذا البکاء یا دحیۃ المجیئک الی الاسلام امر لا مر آخر قال یا رسول اللہ انی ارتکبت ذنوبا کبائر فقل لربک ما کفارتھا ان امرنی ان اقتل نفسی اقتلھا وان امرنی ان اخرج عن مالی صدقۃ اخرج عن فقال علیہ السلام وما تلک الذنوب یا دحیۃ

(۱) ترک نماز۔ (۲) منع زکوۃ (۳) علماء کی بات نہ سننا (حیات القلوب) یعنی خدا فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے مین اپنے بندے کے لیئے دو خوف اور دو امن جمع نہین کیا کرتا۔ دنیا مین خوف دیتا ہون تو قیامت کے دن امن مین رکھونگا۔ اور دنیوی امن دیتا ہون تو قیامت کے دن خوف مین مبتلا کرونگا حکایت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ دحیۃ الکلبی عرب کے ایک سردار کافر تھے۔ رسول خدا کو انکے اسلام کی اس لیئے زیادہ تمنا تھی کہ انکے کہنے کے سات سو آدمی انکے ماتحت تھے۔ رسول خدا انکے حق مین دعا فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی دحیہ کلبی کو مسلمان کردے۔ پھر جب وحیہ نے مسلمان ہونیکا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فجر کی نماز کے بعد رسول خدا کیطرف وحی بھیجی کہ دحیۃ الکلبی کے دلمین ایمان کا نور چمک گیا ہے اور وہ بہت جلد آپکے پاس آنے والے ہین۔ چنانچہ اسیوقت دحیہ کلبی مسجد مین آئے رسول خدا نے کندھے سے چادر اتار کر زمین پر بچھادی۔ اور انسے بیٹھنے کو کہا۔ دحیۃ الکلبی آپکا یہ اکرام دیکھکر رو پڑے اور چادر اٹھا کر اوسے بوسہ دیا۔ سر آنکھون پر رکھا۔ اور یہ کہا۔ یا رسول اللہ اسلام کی شرطین فرمایئے۔ آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدو۔ دحیہ پھر رو پڑے۔ آپنے فرمایا اس رونیکا کیا سبب۔ کیا مسلمان ہونے کے باعث روتے ہو۔ یا اور کوئی وجہ ہے۔ جواب دیا کہ یا رسول اللہ مینے بڑے بڑے گناہ کیئے ہین۔ اللہ تعالیٰ سے پوچھیئے کہ اُنکا کفارہ کیا ہے۔ اگر مجھے جان دینے کا حکم ہوگا تو ابھی مر رہونگا۔ اور اگر تمام مال و اسباب خیرات کردینے کا ارشاد ہوگا تو ابھی کر گزرونگا۔ آپنے فرمایا کہ وہ کیا گناہ ہین

قال کنت رجلا من ملوک العرب استنکفت ان تکون لی بنات فلن ازوجهن الا بقال فلان بن فلان صهر دحیة الکلبی فقتلت سبعین من بناتی بیدی فخیر النبی علیه السلام فی ذلک فنزل جبرائیل علیه السلام فقال یا رسول الله قل لدحیة الکلبی وعزتی وجلالی انک لما قلت لا اله الا الله محمد رسول الله غفرت لک کفر ستین سنة وسیئات ایای ستین سنة فکیف لا اغفر قتل بناتک هون علیک قال فبکی النبی علیه السلام واصحابه فقال النبی علیه السلام الهی قد غفرت لدحیة قتل بناته بشهادة مرة واحدة فکیف لا تغفر للمؤمنین صغائرهم بشهادات کثیرة دحیة بفتح الدال وکسرها لغتان واختلف فی الراجحة منهما وهو دحیة بن خلیفة بن فروة الکلبی وکان من اجمل الناس وجها کان اذا قدم المدینة لم تبق عذرة الا خرجت تنظر الیه وکان جبرائیل یاتی النبی علیه السلام علی صورة دحیة لجماله اسلم قدیما وشهد المشاهد التی بعد بدر مع رسول الله علیه السلام وبقی الی خلافة معاویة وشهد المعرکة وسکن المزة بکسر المیم وبالزای قریة بقرب دمشق وکان بعث بکتاب الی عظیم بصری لیدفعه الی هرقل وذلک فی آخر سنة ست من الهجرة (کرمانی) روی عن ابی الدرداء رضی الله تعالی عنه انه قال قال علیه السلام من قال لا اله الا الله محمد رسول الله خرج من فیه ملک مثل الطیر الاخضر له جناحان احدهما بالمشرق والآخر بالمغرب ابیضان مکللان بالدر والیاقوت

دحیہ الکلبی نے کہا کہ مین عرب کے سرداروں سے ہون۔ جب میرے یہان بیٹیان ہوئین تو نفس نے گوارا نکیا کہ اُنکے نکاح کرون اور لوگونکا کہنا کہا ہون۔ اسلیئے مینے اپنی ستر بیٹیان اپنے ہاتھ سے ماری ہین رسولخدا یہ سُنکر متحیر رہے۔ اتنے مین جبرئیل نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ دحیہ الکلبی سے کہدو۔ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم۔ تیرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہی مینے تیرا ساٹھ برس کا قصور معاف کیا۔ لڑکیونکے قتل کرنیکا جرم کیون نہ معاف کرتا۔ اس سے رسول خدا اور تمام صحابہ کو بہت مسرت ہوئی۔ اور آپنے یہ فرمایا آہی تو نے دحیہ کی ایک شہادت سے اُسکے تمام گناہ معاف کردیئے ہین تو مومنونکے بار بار کلمہ شہادت سے اُنکے گناہ کیون نہ بخشے جائینگے۔ دحیہ دال کے زبر اور زیر کے ساتھ دونون طرح آیا ہے۔ البتہ ترجیح مین اختلاف ہے۔ دحیہ خلیفہ کے بیٹے۔ فروۃ الکلبی کے پوتے نہایت خوبصورت آدمی تھے جب مدینے آتے تھے تو تمام پردہ نشین عورتین اُنکے دیکھنے کے لیئے گھر سے نکل پڑتی تھین۔ اسی خوبصورتی کے باعث جبرئیل رسول خدا کے پاس اکثر انہین کی صورت مین آیا کرتے تھے۔ دحیہ قدیم الاسلام ہین اور بدر کے بعد تمام غزوون مین رسول خدا کے ساتھ رہے ہین۔ یہ خلافت معاویہ تک زندہ رہے اور معرکہ مین موجود ہوئے۔ آخر مین قریب دمشق مزہ نامی ایک قریہ مین سکونت اختیار کی رسول خدا نے جبرئیل کے پاس بھیجا کہ دحیہ کے نام اُنکے ہاتھ ایک خط بصرے کے شاہ کے پاس بھیجا تھا یہ واقعہ (کرمانی) ابو درداء سے روایت ہی کہ رسولخدا فرماتے ہین جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہی اُسکے منہ سے سبز جانور کی شکل کا ایک فرشتہ نکلتا ہی جسکے دو جڑاؤ پر ہوتے ہین ایک مشرق مین دوسرا

فلم یقع حتی اذا انتہی الی العرش ولہ دوی کدوی النحل تقول لہ حملۃ العرش اسکن بعزۃ اللہ تعالیٰ فیقول لا اسکن حتی یغفر اللہ لقائلہا فیقول اللہ تعالیٰ قد غفرت لقائلہا ثم یجعل اللہ تعالیٰ ذلک الملک الطائر سبعین لسانا لکل لسان یستغفر لصاحبہا الی یوم القیمۃ ویبقی ذلک الطائر یوم القیمۃ فیاخذ بید صاحبہا ویکون لہ قائدا ودلیلا الی الجنۃ (روض المجالس) عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال سمعت سید الخلائق محمدا علیہ السلام یقول سمعت سید الملائکۃ جبرائیل علیہ السلام یقول ما نزلت بکلمۃ اجل من کلمۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وجہ الارض وبہا قامت السموات والارض والجبال والشجر والبر والبحر الا وہی کلمۃ الاخلاص الا وہی کلمۃ الاسلام الا وہی کلمۃ القرب الا وہی کلمۃ التقوی الا وہی کلمۃ النجاۃ الا وہی الکلمۃ العلیا ولو وضعت فی کفۃ المیزان ووضع سبع السموات وسبع الارضین فی الکفۃ الاخری لرجحت علیہن (زبدۃ الواعظین) حکی ان رجلا کان واقفا بعرفات وفی یدہ سبعۃ احجار فقال اینہا الاحجار اشہدوا انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع الاحجار تحت راسہ فنام فرای فی منامہ کان القیامۃ قد قامت وانہ حوسب فوجبت لہ النار فذہبوا بہ الی باب النار فاذا احجر من تلک الاحجار الفی نفسہ علی باب النار فاجتمعت ملائکۃ العذاب علی رفعہ فلم یطیقوہ ثم ذہبوا بہ الی باب آخر فاذا علیہ حجر من تلک الاحجار السبعۃ فاجتمعت الملائکۃ فلم یقدروا علی رفعہ حتی ذہبوا بہ الی سبعۃ ابواب النار وکان علی کل باب حجر من تلک الاحجار ثم ذہبوا بہ الی العرش

یہ فرشتہ جب عرش کے قریب پہونچ جاتا ہے تو حاملان عرش کہتے ہیں کہ تجھے عزت خداوندی کی قسم ٹھہر جا۔ وہ جواب دیتا ہی جبتک کلمہ گو کی مغفرت نہو جائیگی میں ہرگز نہ ٹھہرونگا حکم ہوتا کہ ہنسے اُسے بخشدیا پھر اللہ تعالیٰ اس فرشتہ کو ستر ہزار زبانیں عنایت کرتا ہی اور یہ تمام زبانوں سے قیامتک اُسکے لیئے مغفرت مانگتا رہتا ہی۔ قیامت کے دن یہ فرشتہ کلمہ گو کا ہاتھ پکڑکے جنت کیطرف کھینچ لیجائیگا (روض المجالس) حضرت علی سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا فرماتے ہین مینے جبرئیل کو یہ کہتے سُنا ہے کہ مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بہتر کوئی کلمہ لیکر روی زمین پر نہین اُترا۔ آسمان وزمین۔ پہاڑ اور درخت جنگل اور دریا اسی کی برکت سے قائم ہین۔ اسکا نام کلمۃ الاخلاص کلمۃ الاسلام۔ کلمۃ القرب۔ کلمۃ التقوی کلمۃ النجاۃ اور کلمۃ العلیا ہی۔ اگر ایک پلہ مین یہ کلمہ رکھا جائے اور دوسرے مین تمام آسمان وزمین تو اسیکا پلہ جھک جائیگا (زبدۃ الواعظین) **حکایت** ایک شخص عرفات مین کھڑا تھا اور اُسکے ہاتھ مین ستاکنکریاں تھین۔ اسنے انکو مخاطب کرکے یہ کہا کہ تم میرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے گواہ رہو۔ یہ کہکر اُنہین سر کے نیچے رکھلیا اور سورہا۔ خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ قیامت قائم ہے اور حساب کتاب ہورہا ہے اُسے دوزخ کیطرف کھینچے لیئے جاتے ہین۔ جب دوزخ کے دروازہ پر پہونچے تو ایک کنکری سل کیطرح اگر اُڑگئی۔ عذاب کے فرشتے اُسے ہٹانے کیلیئے جمع ہوئے مگر ہٹا نہ سکے۔ پھر دوزخ کے دوسرے دروازے پر لیگئے۔ وہان بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ بالجملہ دوزخ کے ساتون دروازون پر ایک ایک سل اڑی پائی۔ پھر عرش کیطرف لیگئے

فقال الله تعالی یا عبدی اشهدت الاجار فلم تضیع حقك فكیف اضیع حقك وانا شاهد علی شهادتك ادخلوه الجنة فلما قرب الی الجنان اذا ابوابها مفتوحة بالمفتاح الذی هو لا الٰه الا الله محمد رسول الله (كذا فی زبدة الواعظین) قال رسول الله علیه السلام دخلت الجنة فرایت مكتوبا علی باب الجنة ثلاثة اسطر (الاول) لا الٰه الا الله محمد رسول الله (والثانی) وجدنا ما قدمنا وربحنا ما اكلنا وخسرنا ما خلفنا كما قال الله تعالی یوم تجد كل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینها وبینه امدا بعیدا (والثالث) امة مذنبة وربك غفور (زبدة الواعظین)

سورة الانبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افان مت فهم الخالدون) نزلت حین قالوا نتربص به ریب المنون والفاء لتعلق الشرط بما قبله والهمزة لانكاره بعد ما تقرر ذلك (كل نفس ذائقة الموت) ذائقة مرارة مفارقتها جسدها وهو برهان علی ما انكروه (ونبلوكم ونعاملكم معاملة المختبر بالشر والخیر بالبلایا والنعم فتنة ابتلاء مصدر من غیر لفظه (والینا ترجعون) فنجازیكم حسب ما یوجد منكم من الصبر والشكر وفیه ایماء بان المقصود من هذه الحیاة الابتلاء والتعریض للثواب والعقاب تقریر لما سبق (قاضی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے شخص تو نے کنکر یونکو گواہ بنایا تھا۔ آج انہون نے گواہی کا حق ادا کر دیا۔ میں بھی تیرے کلمہ شہادت کا گواہ ہون۔ تیرا حق ہرگز ضائع نکرونگا۔ فرشتو اسے جنت مین داخل کردو مینے یہ سوقت دیکھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کنجی سے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہین (زبدۃ الواعظین) رسولخدا فرماتے ہین کہ مین جنت مین داخل ہوا تو اسکے دروازہ پر تین سطرین لکھی دیکھین (۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وجدنا ما قدمنا وربحنا ما اکلنا۔ وخسرنا ما خلفنا (جسنے جو آگے بھیجا وہ پایا۔ اور جو کھایا اسکا نفع اٹھایا۔ اور جو چھوڑ آئے وہ گھاٹے مین رہا) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُسدن ہر شخص اپنے اچھے برے کام کو اپنے سامنے دیکھے گا اور اُسے تمنا ہوگی کہ مجھ مین اور میرے اعمال مین بعد ہوتا

(۲) امۃ مذنبۃ وربك غفور (یعنے امت گنہگار ہے اور خدا گنا ہونکی مغفرت کرنے والا ہے (زبدۃ الواعظین)

سورۃ الانبیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ الآیہ (یعنے تمسے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہین دی کیا تم وفات پاگئے تو یہ کافر ہمیشہ رہینگے) یہ سوقت نازل ہوئی جبکہ کفار نے یہ کہا تھا کہ ہم اس پیغمبر کی موت کا انتظار کر رہے ہین (چونکہ شرط اپنے تالیں سو تعلق کہتی ہے اسلیئے فجزائیہ لائی گئی ہے۔ اور ہمزہ استفہام انکار کیلئے ہے) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس کو مزہ چکھیگا اور مفارقت جسم کی تلخی اٹھائیگا۔ یہ اُس مدعا کی دلیل ہے جسے کفار نہین مانتے تھے وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ الآیہ۔ اور ہم تمکو برائی بھلائی سے آزمائینگے اور تم ہماری طرف رجوع کروگے۔ سوقت تمہارے صبر و شکر کے مطابق ہم تمکو جزا دینگے۔ سین اور شارہ ہے کہ دنیوی زندگی سے آزمائش مقصود ہے تاکہ ثواب و عذاب مرتب ہو (بیضاوی)

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال الصلوۃ علی النبی علیہ السلام تحتی للذنوب من الماء البارد للنار والسلام علیہ افضل من عتق الرقاب (شفاء شریف) یقال مع ملک الموت سبعون ملکا من ملائکۃ الرحمۃ وسبعون من ملائکۃ العذاب فاذا قبض روح المؤمن دفعہا الی ملائکۃ الرحمۃ فیبشرونہ بالجنۃ والثواب ویصعدون الی السماء الی اعلی علیین واذا قبض روح الکافر دفعہا الی ملائکۃ العذاب فیریدون الی سجین الی اسفل سافلین (مطالع الانوار) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لوان الریح شعرۃ من الرملیت وضع علی السموات والارض لماتت اہلہا باذن اللہ تعالی ان فی کل شعرۃ موتا ولا یقع الموت فی شئ الا مات مع کل اعضائہ یقال ان لملک الموت اربعۃ اوجہ (اولہا) علی راسہ (والثانی) قدامہ (والثالث) خلف ظہرہ (والرابع) تحت رجلیہ فیاخذ ارواح الانبیاء علیہم السلام والملائکۃ من وجہہ راسہ وارواح المؤمنین من وجہ قدامہ وارواح الکافرین من وجہ ظہرہ وارواح الجن من وجہ قدمیہ واحدی رجلیہ علی جسر جہنم والاخری علی سریر الجنۃ ومن عظمتہ لو صب جمیع ماء البحور والانہار علی راسہ ما وقعت قطرۃ علی الارض (مطالع الانوار) روی ان عیسی علیہ السلام کان یحیی الموتی باذن اللہ تعالی فقال بعض الکفرۃ انک تحیی الملیت اذا کان حدیثا ولعلہ لم یکن میتا فاحی لنا من مات فی الزمن الاول فقال عیسی علیہ السلام اختاروا ما شئتم فقالوا احی لنا سام بن نوح فجاء الی قبرہ فصلی رکعتین ودعا اللہ تعالی فحیی سام

ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا رسول اللہ پر درود بھیجنا گناہونکو اسطرح دور کرتا ہی جسطرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہی اور آپ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہی (شفاء) کہتے ہین کہ ملک الموت کے ساتھ ستر ہزار رحمت کے اور ستر ہزار عذاب کے فرشتے رہتے ہین۔ ملک الموت مومن کی روح قبض کرکے رحمت کے فرشتونکو دیدیتے ہین۔ یہ اُسے جنت اور ثواب کی بشارت دیکر علیین کیطرف لے چڑہتے ہین۔ اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے سجین کیطرف کھینچ لیجاتے ہین (مطالع الانوار) پیغمبر خدا سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا میت کے ایک بال کی تکلیف آسمان و زمین والدیجائے تو اہل زمین و آسمان سب ہلاک ہوجائین اسلیئے کہ ہر بال مین موت ہے۔ اور موت جس چیز پر واقع ہوتی ہی اُسے مع اعضا فنا کردیتی ہے۔ کہتے ہین کہ لک الموت کے چار منہ ہین (۱) سر کے اوپر (۲) سامنے کیطرف (۳) پیٹھ کے پیچھے (۴) پانو کے نیچے۔ انبیاء اور ملائک کی روحین پہلے منہ سے۔ مومنونکی دوسرے سے۔ کافرونکی تیسرے سے۔ اور جنونکی روحین چوتھے منہ سے نکالتے ہین ملک الموت کا ایک قدم پلصراط پر ہے۔ دوسرا جنت کے تخت پر۔ انکا جسم اتنا طویل و عریض ہی کہ اگر تمام دریاؤن اور نہرونکا پانی اُنکے سر پر ڈالدیا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نگرے (مطالع الانوار) عیسے خدا کے حکم سے مردے جلایا کرتے تھے بعض کفار نے کہا کہ تم تازہ مردے کو جلاتے ہو جو شاید پوری طرح مرا بھی نہو۔ ہمتو جب جانین کسی گذشتہ زمانہ کے مردے کو کھڑا کردو۔ عیسے نے فرمایا تم جسے چاہو پسند کرلو۔ انہون نے کہا اچھا سام بن نوح کو جلادو۔ چنانچہ آپنے اُنکی قبر پر آکر دو رکعتین پڑہین اور دعا کی۔ سام زندہ ہوگئے

فاذا راسه ولحیته قد ابیضا فقال یا سام ماهذا الشیب ولم یکن فی زمانک فقال سمعت نداءک فظننت ان القیامة قد قامت فشاب راسی ولحیتی من الهیبة فقال منذ کم سنة انت میت فقال منذ اربعة الاف سنة فما ذهب عنی الم سکرات الموت وهیبته (درۃ الواعظین) روی عن النبی علیه السلام انه قال لایخرج روح المؤمن حتی یری مکانه فی الجنة ولایخرج روح الکافر حتی یری مکانه فی النار فقالوا یارسول الله کیف یری المؤمن مکانه فی الجنة والکافر مکانه فی النار فقال علیه السلام ان الله خلق جبرائیل علی احسن صورة وله ستمائة جناح وبین تلک الاجنحة جناحان اخضران مثل جناح الطاؤس اذا نشر الجناح یملأ ما بین السماء والارض وعلی جناحه الایمن مکتوب صورة الجنة وما فیها من الحور العین والقصور والدرجات والخدام والغلمان والولدان وعلی جناحه الایسر مکتوب صورة جهنم وما فیها من الحیات والعقارب والدرکات والزبانیة فاذا جاء اجل عبد بعث الله فوجا من الملائکة عرقوه ویعصرون روحه من قدمیه الی رکبتیه ویخرج ذلک الفوج الاول ویدخل الفوج الثانی ویعصرون روحه من رکبتیه الی سرته ویخرج ذلک الفوج الثانی ویدخل الفوج الثالث ویعصرون روحه من البطن الی الصدر ویخرج ذلک الفوج الثالث ویدخل الفوج الرابع فیعصرون روحه من الصدر الی الحلقوم لقوله تعالی فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون وعند ذلک الوقت اذا کان مؤمنا ینشر جبرائیل علیه السلام جناحه الایمن

انکے سفید بال دیکھکر حضرت عیسےٰ نے فرمایا یہ مُن ہُن یہ سفیدی کیسی۔ تمہارے زمانہ مین بڑھاپا کہان تھا۔ سام نے جوابدیا کہ آپ کی آواز سُنکر کہ قیامت آگئی۔ اس خوف سے بال سفید ہوگئے ہین آپنے فرمایا تم کتنے عرصے سے مرے پڑے تھے۔ کہا چار ہزار برس سے۔ مگر ابتک موت کی تلخی نہین گئی۔ (درۃ الواعظین) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مومن کی روح جبتک بہشت مین اور کافر کی روح جبتک دوزخ مین اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے بدن سے نکلتی ہی نہین لوگون نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہی۔ آپنے فرمایا اللہ تعالےٰ نے حضرت جبرئیل کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہے اور چھسو پر عنایت کیے ہین انمین بزنگ طاؤس دوسبز پر ہین۔ جب یہ انہین کھولتے ہین تو آسمان وزمین ڈھک جاتے ہین۔ دہنے پر مین جنت اور اُسکے حور وقصور اور خدام وغلمان کی صورت منقوش ہی۔ اور بائین پر مین دوزخ۔ اُسکے سانپ بچھو اور درکات وغیرہ ثبت ہین۔ جب کسی شخص کی موت آتی ہی تو فرشتون کی ایک فوج اُسکی رگون مین داخل ہوکر قدم سے گھٹنون تک کی روح نکال لیتی ہے۔ پھر دوسری فوج داخل ہوکر ناف تک کی جان کھینچ لیتی ہے۔ پھر تیسری فوج پیٹ سے لیکر سینہ تک کی۔ اور چوتھی فوج سینہ سے لیکر حلقوم تک روح نکالتی ہے چنانچہ آیت فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ الآیہ اسیطرف اشارہ ہی۔ پھر آدمی اگر مومن ہوتا ہے تو جبرئیل اسوقت اپنا دہنا پر کھولدیتے ہین۔

فیری مکانہ فیہا و یعشقہ و ینظرہ و لم ینظر الی غیرہ من ابیہ و امہ و اولادہ مع عشق ذلک المکان و اذا کان منافقا ینشز جناحہ الایسر فیری مکانہ فیہا و ینظرہ و لم ینظر الی غیرہ من ابیہ و امہ و اولادہ من فزع ذلک المکان طوبی لمن کان قبرہ روضۃ من ریاض الجنان و ویل لمن کان قبرہ حفرۃ من حفر النیران (کنز الاخبار) والروح ثلاثۃ اضرب (اولھا) سلطانیۃ (والثانی) روحانیۃ (والثالث) جسمانیۃ فموضع السلطانیۃ الفواد یعنی القلب وموضع الروحانیۃ الکبد یعنی الصلب وموضع الجسمانیۃ بین اللحم والدم و بین العظم والعروق فان قیل اذا نام العبد اخرج روحہ اما لا فان قال قائل اخرج فقد اخطأ و ان قال لم یخرج فقد اخطأ و الجواب اذا نام العبد خرج روحہ الجسمانی مع العقل و مشی بین السماء والارض فان کان العقل معہ رای ما رای فی المنام و ان لم یکن العقل معہ رای ما رای ولکن لا یفہم (تفسیر) فان قیل ما الفرق بین الروح والروان قلنا ان الروح لا یذہب ولا یجیء والروان یذہب ویجیء واذا زال الروان نام العبد واذا زال الروح مات العبد ومثل الایمان بین الروح والجسد کمثل الشمس بین السماء والارض اذا مات العبد ذہب لا الٰہ الا اللہ مع روحہ و یبقی محمد رسول اللہ مع جسدہ واذا اجتمعا صارا ایمانا وعلیہ الفتوی (حکایت) ان الیاس علیہ السلام کان یوما من الایام جالسا فجاء ملک الموت لیقبض روحہ فجزع و بکی بکاء شدیدا

میت اپنا مقام دیکھکر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ ماں باپ اور اولاد وغیرہ کسیطرف نظر نہین اُٹھاتا۔ اور اگر میت کافر ہو تو جبرئیل اپنا بایان پر سامنے کر دیتے ہین مرنے والا دوزخ کو اپنا ٹھکانا سمجھکر اسقدر گھبراتا ہے کہ ماں باپ اور اولاد وغیرہ کیطرف نظر ڈالنا نہین چاہتا۔ اُسکو بشارت جسکی قبر جنت کے باغوں کا ایک باغ ہو۔ اور اُسپر افسوس جسکی گور دوزخ کے گڑھونکا ایک گڑھا ہو (کنز الاخبار) روح کی تین قسمین ہین (۱) سلطانیہ جو دل مین رہتی ہے (۲) روحانیہ جو جگر یا سینہ مین رہتی ہے (۳) جسمانیہ جو گوشت خون رگون اور ہڈیون مین رہتی ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ سوتے وقت آدمی کی روح نکلجاتی ہے یا نہین۔ اسکا جواب نفی مین دیا جاے یا اثبات مین دونون طرح غلط ہے۔ بلکہ واقعی جواب یہ ہے کہ سوتی وقت جسمانی روح مع عقل انسانی نکلجاتی۔ اور آسمان و زمین کے مابین سیر کیا کرتی ہے۔ پھر اگر عقل اسکے ہمراہ ہے تو جو کچھ خواب مین معلوم ہوتا ہے وہ مفہوم ہو جاتا ہے اور اگر عقل ہمراہ نہین ہوتی تو خواب کا مضمون سمجھ مین نہین آسکتا (تفسیر) روح اور روان مین یہ فرق ہے کہ روح ایک جگہ مقیم رہتی ہے اور روان آمد و رفت رکھتی ہے۔ روان کے نکلنے سے آدمی سو جاتا ہے۔ اور روح کے نکلنے سے مرجاتا ہے۔ روح اور جسد مین ایمان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ آسمان و زمین کے مابین آفتاب جب آدمی مرجاتا ہے تو لا الہ الا اللہ روح کے ساتھ چلا جاتا ہے اور محمد رسول اللہ جسم کے ہمراہ رہتا ہے۔ ان دونوکے اجتماع کا نام ایمان ہے اور یہی پر فتوی ہے **حکایت** ایکدن حضرت الیاس کہین بیٹھے تھے کہ ملک الموت انکی روح قبض کرنے آئے۔ آپ

فقال له ملك الموت ما هذا الجزع والبكاء يا نبي الله اجزعت على الدنيا ام على الموت فقال لا بل انما اجزع على فوت ذكر الله حيث يجتمع قوم بعدي يذكرون الله تعالى ولا اذكره فاوحى الله تعالى الى ملك الموت ان لا يقبض روحه فانه يسأل الحياة لذكري لا لنفسه عد يا ملك الموت حتى يعيش في ذكري ويرتع في رياض مناجاتي الى آخر الدنيا عن عثمان رضي الله تعالى عنه انه كان اذا وقف على قبر يبكي حتى تبتل لحيته فقيل له يا امير المؤمنين تذكر الجنة والنار ولا هوال القيمة فلا تبكي وتذكر القبر فتبكي فقال قال النبي عليه السلام القبر اول منزل من منازل الاخرة وآخر منزل من منازل الدنيا فمن نجا منه فما بعده ايسر وان لم ينج منه فما بعده اشد وقال ان كنت في النار كنت مع الناس وان كنت في القيمة كنت مع الناس وان كنت في القبر لم يكن معي احد فلذلك ابكي (مشكوة الانوار) روي عن وهب بن منبه عن جده ادريس قال وجدت في بعض الكتب ان عيسى عليه السلام قال لاصحابه هذه الدار دار فناء ودار زوال والاخرة دار بقاء فتعالى يا اماه فانطلقا الى جبل لبنان فكانا فيه يصومان النهار ويقومان الليل يأكلان من ورق الاشجار ويشربان من ماء الامطار فمكثا في ذلك زمانا طويلا فنزل عيسى عليه السلام هبط ذات يوم من الجبل الى بطن الوادي ليلتقط الحشيش لافطارهما فلما هبط جاء ملك الموت فقال السلام عليك يا مريم الصائمة القائمة قالت من انت فان جلدي قد اقشعر من صوتك وطار عقلي من هيبتك

ملک الموت نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ دنیا کے فراق سے روتے ہیں یا موت کی تکلیف سے۔ فرمایا ذکر الٰہی کی محرومی سے میرے بعد لوگ یاد الٰہی کیا کرینگے اور میں نہ کرسکونگا۔ جی آئی کہ اے ملک الموت الٰہی جان نہ نکالو کیونکہ صرف میری یاد کے لیئے زندگی کے خواہاں ہیں۔ انکو چھوڑ دو تاکہ میرے ذکر کے باعث زندہ ہیں اور قیامت میری مناجات کے باغوں میں سیر کیا کریں۔ عثمانؓ سے روایت ہے کہ آپ قبر کیطرف سے گزرتے یا اسپر کھڑے ہوتے وقت اسقدر رویا کرتے تھے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوجاتی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ جنت دوزخ اور اہوال قیامت کے ذکر سے اسقدر نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھکر گریہ کیا کرتے ہیں۔ جواب دیا کہ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں قبر آخرت کی اول اور دنیا کی آخر منزل ہے اس سے نجات ملگئی تو دیگر منزلیں نہایت آسان ہوجائینگی۔ اور اگر نہ ملی تو دیگر منزلیں نہایت دشوار ہونگی۔ آدمی محشر میں کیا۔ دوزخ میں کیا۔ دیگر آدمیوں کے ساتھ ہوگا۔ مگر قبر میں بالکل تنہا رہنا پڑیگا۔ میں اسلیئے رویا کرتا ہوں۔ (مشکوۃ الانوار) وہب بن منبہ اپنے دادا ادریس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں لکھا دیکھا ہے عیسےٰ نے اپنی والدہ سے فرمایا۔ دنیا دار فنا اور آخرت دار بقا ہے۔ اے ماں آؤ پہاڑ چلکر عبادت کریں۔ چنانچہ دونوں کوہ لبنان میں پہونچے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے۔ درختوں کے پتے کھاتے اور مینہ کا پانی پیتے۔ ایک مدۃ اسیطرح گذر گئی۔ پھر عیسےٰ ایکدن پہاڑ سے اسلیئے اترے کہ افطار کے لیئے کچھ گھاس اکھاڑ لیں۔ اتنے میں ملک الموت نے حضرت مریم سے کہا السلام علیک۔ آپ بولیں تم کون ہو کہ تمہاری آواز سے

میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں اور ہیبت کے مارے عقل پرواز کرگئی ہے۔

فقال انا الذی لا ارحم الصغیر لصغرہ ولا اکرم الکبیر لکبرہ وانا قابض الارواح قالت یا ملک الموت ازائرا جئت ام قابضا قال استعدی للموت قالت افلا تأذن لی حتی یرجع حبیبی وقرۃ عینی ونفرۃ فؤادی وریحانۃ قلبی قال لھا لم اومر بذلک وانما انا عبد مامور واللہ لا استطیع ان اقبض روح بعوضۃ فقد امرنی ان لا ازیل قدما عن قدم حتی اقبض روحک فی موضعک ھذا قالت لہ یا ملک الموت سلمت لامر اللہ تعالیٰ فامض امر اللہ فدنا منھا وقبض روحھا وابطا عیسیٰ علیہ السلام فی ذلک الوقت حتی دخل وقت العشاء الاخیرۃ فلما صعد الجبل ومعہ الحشیش والبقل نظر الیھا وھی نائمۃ فی محرابھا فظن انھا ادت الفرائض فوضع الحشیش واستقبل المحراب ولم یزل قائما الی اللیل ثم نظر الی امہ فنادی بصوت حزین من قلب خاشع السلام علیک یا اماہ قد ھجم اللیل واظلم الصائمون ووقف العابدون وما بالک لا تقومین الی عبادۃ الرحمن فرجع فقال ان بعض النوم راحۃ وقوۃ ثم استقبل المحراب ولم یاکل شیئا حتی مضی الثلث الثانی یرید بذلک برامہ بالافطار معھا فلم یزل قائما فنادی بصوت حزین وقلب مغموم السلام علیک یا اماہ فرجع واستقبل المحراب حتی طلع الفجر ثم وضع خدہ علی خدھا وفمہ علی فمھا وھو ینادیھا یا کیا بکاء شدیدا السلام علیک یا اماہ قد مضی اللیل واقبل النھار ھذا وقت فریضۃ الرحمن فبکت ملائکۃ السموات وبکت الجن من حولہ وارتفعا الجبل من تحتہ

جوابدیا میں وہ ہوں کہ کسی چھوٹے بڑے پر رحم نہیں کرتا۔ مجھے قابض الارواح کہتے ہیں۔ حضرت مریم نے فرمایا۔ زیارت کرنے آئے ہو یا جان نکالنے۔ کہا کہ مرنے کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ آپ بولیں کیا اتنی بھی مہلت نہیں کہ میں اپنے پیارے۔ اپنے کلیجے کی کور۔ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یعنے حضرت عیسے کو دیکھ لوں ملک الموت نے کہا مجھے مہلت دینے کی اجازت نہیں میں تو حکم کا بندہ ہوں مجھ میں بطور خود ایک مچھر کی جان نکالنے کی بھی طاقت نہیں خدا کا حکم ہے کہ بلا تاخیر آپکی روح نکال لوں۔ حضرت مریم نے کہا اچھا تمہیں جو حکم ہوا ہے اسکی تعمیل میں دیر نکرو۔ چنانچہ ملک الموت نے آپکی روح قبض کر لی۔ حضرت عیسے عشاء کے وقت واپس آئے اور ماں کو محراب میں بحالت خواب دیکھکر یہ خیال کیا کہ یہ نماز ادا کر چکی ہونگی۔ ساگ پات کو ایکطرف رکھکر آپ نماز میں کھڑے ہو گئے۔ تہائی رات کے بعد ڈرتے ڈرتے کئی بار آواز دی کہ اے ماں عبادت الٰہی کے لیئے اٹھیئے۔ لیکن جب جواب نہ ملا تو دل میں کہا کہ بعض موقع پر میٹھی نیند آجایا کرتی ہے چنانچہ پھر محراب میں جاکر مصروف عبادت ہو گئے اور دو تہائی رات گزر گئی۔ چونکہ آپ کو یہ منظور تھا کہ ماں کے ساتھ روزہ افطار کریں اسلیئے پھر انہیں جگایا۔ مگر جواب نہ ملا یہانتک کہ صبح ہو گئی۔ اسوقت حضرت عیسے بہت روئے اور یہ کہا کہ اے ماں تم پر سلام۔ اتنے دن نکل آیا۔ خدا کے فرض ادا کرنے کا وقت ہے۔ اس سے آسمان کے فرشتے اور اطراف وجوانب کے جنات سب رو پڑے۔ اور پہاڑ لرز گیا۔

فاوحی اللہ تعالی الی الملائکۃ ما یبکیکم قالوا الٰہنا انت اعلم وانا ارحم الراحمین
فاذا صادیناد ی یا عیسے ارفع راسک فقد ماتت امک فاعظم اللہ اجرک فرفع عیسے علیہ السلام راسہ یا
یقول من لوحشتی ومن لوحدتی ومن انس بہ فی غربتی ومن یعینی فی عبادتی فاوحی اللہ تعالی الی الجبل
ان کلم روحی بالموعظۃ فقال الجبل یا روح اللہ ما ھذا الجزع او ترید مع اللہ انیسا ثم ھبط من ذلک
الجبل الی قریۃ من قری بنی اسرائیل فنادی السلام علیکم یا بنی اسرائیل فقالوا من انت یا عبد اللہ
فقد اضاء حسن وجھک دورنا فقال انا روح اللہ ان امی قد ماتت غریبۃ فاعینونی علی غسلھا
وکفنھا ودفنھا قالوا یا روح اللہ ان ھذا الجبل کثیر الافاعی والحیات لم یسلکہ آباؤنا واجدادنا منذ
ثلثمائۃ عام فرجع عیسے علیہ السلام الی الجبل فاذا ھو قد وجد شابین جمیلین فسلم علیہ ما فرد
علیہ ثم قال لھما ان امی قد ماتت غریبۃ فی ھذا الجبل فاعینانی علی تجھیزھا فقال احدھما لہ ھذا
میکائیل وانا جبرائیل وھذا الحنوط والاکفان من عند ربک فان الحور العین قد ھبطن الان من الجنۃ
لغسلھا وکفنھا وشق جبرائیل علیہ السلام قبرھا من راس الجبل ودفنوھا فیہ بعد ان صلوا علیھا
وشیعوا جنازتھا ثم قال عیسے علیہ السلام اللھم انک ترمی مکانی وتسمع کلامی وما یخفی علیک شیء من امری فانی اسالک
وام اشھدھا عندک فاھا فائدۃ لھا فکلمہ فاوحی اللہ تعالی الیہ انی قد اذنت لھا فجاء عیسے علیہ السلام ووقف علی قبرھا

اللہ تعالے نے فرشتوں سے رونے کا سبب پوچھا۔ عرض کیا الٰہی تو خوب جانتا ہی۔ حکم ہوا کہ میں ارحم الراحمین
ہوں۔ تنے میں غیب سے ندا آئی کہ اے عیسے تمہاری ماں انتقال کر گئیں۔ آپ نے روتے ہوئے فرمایا اب
میری وحشت اور تنہائی کا مونس۔ میرے سفر کا رفیق۔ اور مجھے عبادت میں مدد دینے والا کون ہی۔ اللہ تعالے
نے پہاڑ کو حکم دیا کہ پہاڑ یہ طرف سے عیسے کو نصیحت کرو۔ پہاڑ نے کہا اے عیسے۔ یہ گھبراہٹ کیوں ہی۔ کیا تم
خدا کے ہوتے ہوئے کوئی اور مونس چاہتے ہو؟ پھر آپ پہاڑ سے اتر کر بنی اسرائیلیوں کی ایک بستی میں گئے
اور بلند آواز سے کہا کہ السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم کون ہو۔ تمہارے چہرہ کی چمک نے ہمارے
گھر بار روشن کر دیئے ہین۔ فرمایا میں روح اللہ ہوں اس پہاڑ پر میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے کفن
دفن کے متعلق میری مدد کرو۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہاڑ تو سانپ بچھو اور شکاری درندہ ہے۔ تین سو برس سے
ہمارے باپ دادا ادھر کا رستہ تک نہیں چلے۔ عیسے مایوس ہو کر پہاڑ پر واپس آئے دو خوبصورت نوجوانوں
کو دیکھا۔ اور سلام کے بعد یہ کہا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہی۔ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔
انمیں سے ایک نے کہا کہ یہ میکائیل ہیں اور میں جبرئیل۔ یہ کفن ہی اور یہ خوشبو۔ انکے غسل و کفن کیلئے
جنت کی حوریں آنے والی ہیں۔ چنانچہ جبرئیل نے پہاڑ کی چوٹی پر قبر کھودی۔ اور نماز پڑھا کر دفن کر دیا۔
پھر عیسے نے فرمایا الٰہی تو میری باتیں سنتا اور میرا مرتبہ جانتا ہی تجھ پر کوئی شے مخفی نہیں۔ میری ماں نے ایسے
وقت وفات پائی کہ میں حاضر نہ تھا۔ انکو مجھسے ہمکلام ہونیکی اجازت دیجئے۔ چنانچہ اجازت ہو گئی۔ عیسے نے انکی

فنادا ها بصوت حزین السلام علیک یا اماہ فاجابتہ من القبر یا حبیبی یا قرۃ عینی قال لها یا اماہ کیف وجدت مقیلک ومصیرک وکیف رایت القدوم علی ربک قالت مقیلی خیر مقیل ومصیری خیر مصیر قدمت علی ربی فوجدتہ راضیا غیر غضبان قال یا اماہ کیف وجدت الم الموت قالت والذی بعثک بالحق نبیا ما ذهبت مرارۃ الموت من حلقی وهیبۃ ملک الموت بین عینی فعلیک السلام یا حبیبی الی یوم القیمۃ (حکی) ان فاطمۃ الزهراء بنت النبی علیہ السلام لما ماتت حمل جنازتها اربعۃ نفر زوجها علی وابناها الحسن والحسین وابو ذر الغفاری رضی اللہ عنہم اجمعین فلما وضعها علی شفیر القبر قام ابو ذر فقال یا قبر اتدری من التی جئناها الیک هی فاطمۃ الزهراء بنت رسول اللہ علیہ السلام وزوجۃ علی المرتضی وام الحسن والحسین فسمعوا نداء من القبر یقول ما انا موضع حسب ونسب انما انا موضع العمل الصالح فلا ینجو منی الا من کثر خیرہ وسلم قلبہ وخلص عملہ (ذکرہ فی مشکوۃ الانوار) قال الفقیہ ابو اللیث السمرقندی من اراد ان ینجو من عذاب القبر فعلیہ ان یلازم اربعۃ اشیاء ویجتنب اربعۃ اشیاء فاما التی یلزمہ ان یلازمها فمحافظۃ الصلوٰۃ والصدقۃ وقراءۃ القرآن وکثرۃ التسبیح فانها تضیء القبر وتوسعہ واما التی یلزمہ الاجتناب عنها فالکذب والخیانۃ والنمیمۃ والبول قائما قال علیہ السلام استنزهوا عن البول قائما فان عامۃ عذاب القبر منہ (مشکوۃ الانوار) قال بعض العلماء ان العذاب علی الروح دون البدن وقال بعض آخرانہ علی البدن دون الروح

غنا تک آواز دی پکارا کہ اے مان السلام علیک۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے قرۃ العین علیک السلام عیسے نے فرمایا۔ کہیئے کیا گزری۔ کیسا ٹھکانا ملا۔ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ جواب ملا کہ اچھی گزری۔ بہت اچھا ٹھکانا ملا۔ مینے اپنے خدا کو راضی مند پایا۔ پھر پوچھا کہ موت کے الم کا کیا حال ہی۔ جواب دیا کہ میرے حلق سے موت کی تلخی۔ اور انکھونکے آگے سے ملک الموت کی ہیبت ابتک نہین گئی۔ اے حبیب تا قیامت تجھپر سلام۔ **حکایت** حضرت فاطمہ زہرا کا جب انتقال ہوا تو علیؓ حسنؓ حسینؓ اور ابوذر غفاری نے اپکا جنازہ اٹھایا۔ اور جب قبر کے کنارے پر رکھا تو ابوذر کھڑے ہوگئے اور یہ کہا کہ اے قبر تجھے معلوم ہی کہ کیسے کا جنازہ ہی۔ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ زوجۂ حضرت علیؓ اور حسن حسینؓ کی والدہ ہین۔ اسکے جواب مین قبر کی جانب سے ندا آئی کہ مین حسب و نسب کی جگہ نہین ہون۔ بلکہ مقام جزاے عمل ہون۔ مجھے اسیکو نجات لیگی جسکے نیک اور خالص عمل زیادہ ہون (مشکوۃ الانوار) فقیہ ابو اللیث کا قول ہی کہ جو شخص عذاب قبر سے نجات حاصل کرنا چاہے وہ چار چیزون پر ہمیشہ پابندی سے کرے (۱) نماز کی محافظت (۲) صدقہ (۳) قرآن پڑھنا (۴) تسبیح۔ اور چار چیزون سے قطعاً پرہیز کرتا رہی (۱) جھوٹ بولنا (۲) خیانت (۳) چغلخوری (۴) کھڑے ہوکر پیشاب کرنا پیغمبر خدا فرماتے ہین کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا کرو۔ کیونکہ اکثر عذاب قبر کا باعث یہی ہی (مشکوۃ الانوار) بعض علماء کا قول ہے کہ عذاب روح پر ہوتا ہے بدن پر نہین ہوتا۔ بعض اسکے برعکس کہتے ہین

وقال بعض اخرانه على الروح والبدن الى غير ذلك من الاقوال فان قيل لا يجوز ان يعذب البدن لانه خال عن الروح فيمتنع عذابه قلت ان الله قادر ان يخلق فيه نوع حياة قدر ما يمكن الالم والتسقم من غير اعادة الروح اليه لئلا يحتاج الى نزع جديد وقال بعض العلماء يجعل الروح في جسد كما كان في الدنيا ويجلس ويسال وقال بعضهم يكون السؤال للروح دون الجسد وقال بعضهم يدخل الروح في جسده الى صدره وقال الاخرون يكون بين جسده وكفنه وفي كل ذلك قد جاءت الاثار والعجم عند اهل العلم ان يقر العبد بعذاب القبر ولا يشتغل بكيفيته (من شرح العقائد ملخصا) سئل ابو بكر رضي الله عنه عن الارواح حين تخرج من الاجساد اين تذهب قال في ثمانية مواضع اما ارواح الانبياء والمرسلين فمقرها جنات عدن واما ارواح العلماء فمقرها جنات الفردوس واما ارواح السعداء فمقرها جنات عليين واما ارواح الشهداء فتطير مثل الطيور في الجنة حيث شاءت واما ارواح المؤمنين المذنبين فتكون معلقة في الهواء لا في الارض ولا في السماء الى يوم القيمة واما ارواح اولاد المؤمنين فتكون في جبل من المسك واما ارواح الكافرين فتكون في سجين يعذبون مع اجسادهم الى يوم القيمة قال الله تعالى في كتابه الكريم (كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ) والله اعلم بحقيقة الحال وله الحمد في كل مقال سوء الكفر والضلال فعليك يا امر الامتثال

اور بعض کی رائے یہ ہے کہ عذاب کا تعلق روح اور بدن دونوں سے ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ بدن کو عذاب نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جب بدن میں روح نہ رہی تو عذاب کا ہونا غیر ممکن۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ اللہ اس پر قادر ہے کہ میت میں اس قدر حیات کا مادہ پیدا کر دے کہ وہ الم و عیش کا مزہ حاصل کر سکے اور اس کے بدن میں وہ روح نہ ڈالے جسے دوبارہ نکالنا پڑے۔ بعض علماء کہتے ہیں میت کے بدن میں وہی روح ڈالی جاتی ہے جو دنیا میں تھی۔ اور اس سے جا کر سوال کیا جاتا ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ سوال روح سے ہوتا ہے جسم سے نہیں ہوتا۔ بعض کا مقولہ یہ ہے کہ فقط سینہ تک روح ڈالی جاتی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے مابین ہوتی ہے ہر شخص اپنا مدعا آثار سے ثابت کیا ہے۔ مگر اہل علم کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ آدمی عذاب قبر کا اقرار کرے لیکن اس کی کیفیت معلوم کرنے میں مشغول نہ ہو (شرح عقائد) کسی نے ابوبکرؓ سے سوال کیا کہ روح بدن سے نکلکر کہاں چلی جاتی ہے آپ نے جواب دیا اس کے آٹھ ٹھکانے ہیں (۱) انبیاء و مرسلین کی روح جنت عدن میں رہتی ہے (۲) علماء کی جنت الفردوس میں (۳) نیک لوگوں کی جنات علیین میں (۴) شہید وں کی جنتی طائروں کے پوٹوں میں (۵) گنہگار مومنوں کی تا قیامت اوہر میں (۶) اولاد مومنین کی مشک کے پہاڑ میں (۷) کافروں کی سجین میں (۸) منافقوں کی دوزخ میں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ۔ کافروں کی روحیں قیامت تک سجین میں معذب رہتی ہیں۔ (واللہ اعلم) کفر و ضلال کے سوا ہر حالت میں حمد اسی کے لئے ہے۔ آدمی کو چاہیے احکام الٰہی بجا لائے

وھو منزہ عن الکذب والمثال لا تواخذنا بجرمنا یا ذا الاکرام والجلال ویقال الخلائق اذا نشروا من القبور یقفون وقوفا علی المواضع التی نشروا منہا یوم القیمۃ اربعین سنۃ لا یاکلون ولا یشربون ولا یجلسون ولا یتکلمون قیل یا رسول اللہ بم یعرف اھل الدین یومئذ قال ان اھتدی یوم القیامۃ غر محجلون من آثار الوضوء وفی الخبر اذا کان یوم القیمۃ بعث اللہ الخلائق من قبورھم فتاتی ملائکۃ الی راس قبور المؤمنین فیمسحون رؤسھم من التراب وینثرون التراب عنھم الا موضع سجودھم فیمسح الملائکۃ تلک المواضع فلا یذھب منہا فینادی المنادی یا ملائکتی لیس ذلک تراب قبورھم انما ھو تراب محاریبھم دعوا ما علیھم حتی یعبروا الصراط ویدخلوا الجنۃ حتی ان کل من ینظر الیھم یعلم انھم خلامی وعبادی وروی عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ وبعث من فی القبور اوحی اللہ الی رضوان انی قد اخرجت الصائمین من قبورھم جائعین عاطشین فاستقبلھم بشھواتھم فی الجنان فیصیح رضوان ایھا الغلمان وایتھا الولدان الذین لم یبلغوا الحلم تعالوا فیاتون بطباق من نور ویجتمعون عند رضوان اکثر من عدد التراب واقطار الامطار وکواکب السماء واوراق الاشجار بالفاکھۃ الکثیرۃ والاطعمۃ النفیسۃ والاشربۃ اللذیذۃ فیتلقونھم ویطعمونھم من ذلک ویقال لھم کلوا واشربوا ھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ الاٰیۃ

اور کفر و بت پرستی سے بچتا رہے - اے ذو الجلال والاکرام ہمارا گناہ ہونے کے باعث ہم سے مواخذہ نہ کر کہتے ہیں لوگ قبروں سے اُٹھکر چالیس برس تک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہینگے کھانا - پینا بولنا بیٹھنا کچھ نہ ہوگا - لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کے دن اہل دین کیونکر پہچانے جائینگے - فرمایا آثار وضو کے باعث انکی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہونگے حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن جبکہ خدا تعالیٰ مخلوق کو قبروں سے اُٹھائیگا تو فرشتے موسنوں کی قبر و تیر اکر انکے سر و نکی مٹی پونچھینگے اور موضع سجود کے علاوہ سارا جسم سنی جاریگا مگر پیشانیوں سے مٹی نہ اٹھائیگا تو فرشتے کہینگے کہ اسوقت نہ ہوگی کل نہ تھی یہ قبر و نکی مٹی نہیں ہے بلکہ مسجدوں کی ہے ان کو چھوڑ دو تا پل صراط سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں - اور دیکھنے والے سمجھ لیں کہ یہ میرے خادم اور بندے ہیں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ جب قبروں سے اٹھائے جائینگے تو روزہ داروں کو حکم ہوگا کہ میں نے روزہ داروں کو انکی قبروں سے بھوکا پیاسا اٹھایا ہے جنت میں انکی مہمانی کا سامان تیار کرنا چاہیے - رضوان کی طرف سے ندا ہوگی کہ اے غلمانو - اے نابالغ لڑکو - او ہر آؤ - سب کے سب نور کے طبق لیکر رضوان کے پاس آجائیں گے - انکی تعداد بارش کے قطروں اور آسمان کے تاروں سے زیادہ ہوگی - اور اُن طبقوں میں کھانے پینے کے نہایت لذیذ سامان ہونگے - پھر روزہ داروں کو خطاب ہوگا کہ تم گزشتہ ایام کے نیک عملوں کے باعث خوب کھاؤ پیو - چین اُڑاؤ

وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ نفر تصافحہم الملائکۃ یوم یخرجون من قبورھم الشہداء والقائمون شہر رمضان والصائمون یوم عرفۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا عائشۃ ان فی الجنۃ قصورا من در ویاقوت وزبرجد وذہب وفضۃ قلت یا رسول اللہ لمن ھذا قال لمن صام یوم عرفۃ یا عائشۃ ان احب الایام الی اللہ یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ لما فیہما من الرحمۃ وان ابغض الایام الی ابلیس یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ یا عائشۃ من اصبح صائما یوم عرفۃ فتح اللہ لہ ثلاثین بابا من الخیر واغلق عنہ ثلاثین بابا من الشر فاذا افطر وشرب الماء یستغفر لہ کل عرق فی جسدہ ویقول اللہم ارحمہ الی طلوع الفجر وفی خبر آخر یخرج الصائمون من قبورھم ویعرفون بریح صیامہم ویلقون بالموائد والاواریق یقال لہم کلوا فقد جعتم حین شبع الناس واشربوا فقد عطشتم حین روی الناس واستریحوا فانکم کنتم تتعبون وتبترعجون والناس فی الحساب وقد جاء فی الخبر لا یبلے عشرۃ نفر النبی والغازی والعالم والشہید وحافظ القرآن والمؤذن والمرأۃ اذا ماتت فی نفاسہا ومن قتل ظلما ومن مات یوم الجمعۃ ولیلتہا وفی الخبر عن النبی علیہ السلام یحشر الناس یوم القیمۃ کما ولدتہم امہاتہم حفاۃ عراۃ

ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں سے اُٹھتے وقت تین فرقوں سے فرشتے مصافحہ کرینگے (۱) شہید (۲) رمضان مین عبادت کرنے والے (۳) عرفہ کے دن روزہ رکھنے والے حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین۔ اے عائشہ جنت مین موتی یاقوت زبرجد اور سونے چاندی کا ایک محل ہے۔ مین نے کہا اُسمین کون رہیگا۔ فرمایا عرفہ کے دن کا روزہ دار۔ اے عائشہ خدا کے نزدیک جمعہ اور عرفہ کا دن تمام دنون سے بہتر ہے کیونکہ ان مین رحمت بکثرت نازل ہوتی ہے۔ اور شیطان ان دونون دنون کو بہت برا جانتا ہے۔ اے عائشہ عرفہ کے روزہ دار کے لئے خیر کے تیس دروازے کشادہ اور شر کے تیس دروازے بند ہوجاتے ہین اور افطار کے وقت جب پانی پیتا ہے تو بدن کی ایک ایک رگ اسکے لئے طالب مغفرت ہوتی ہے اور یہ کہتی ہے الہی طلوع فجر تک اس پر رحمت نازل کر۔ دوسری حدیث مین ہے روزہ دار اپنی قبرون سے نکلکر روزہ کی بُو سے پہچانے جائینگے۔ طرح طرح کے کھانے اور آقابے اُن کے سامنے پیش ہون گے۔ اور یہ حکم ہوگا کہ خوب کھاؤ پیو چین کرو۔ کیونکہ اور لوگون کے کھانے پینے کے وقت تم بھوکے پیاسے رہے ہو۔ چنانچہ روزہ دار عشرت مین مشغول ہونگے۔ اور دیگر آدمی حساب وکتاب مین۔ ایک اور حدیث مین ہے کہ دس آدمیون کو زمین نہین کھاتی ہے۔ غازی کو۔ عالم کو۔ شہید کو۔ حافظ قرآن کو۔ مؤذن کو۔ نفاس مین مرنے والی عورت کو۔ مظلوم مقتول کو۔ اور جمعہ کے دن یا اُسکی رات مین مرنے والے کو۔ پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن لوگ ننگے پانو۔ ننگے بدن۔ اپنی اپنی قبرون سے اسطرح نکلین گے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین

فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا الرجال والنساء قال نعم قالت واسوأتاہ ینظر بعضہم بعضا فضرب النبی علیہ السلام یدہ علی منکبیہا وقال یا ابنۃ ابن ابی قحافۃ اشتغل الناس بامر عن النظر وشخصت ابصارہم الی السماء یقفون اربعین سنۃ لا یاکلون ولا یشربون فمنہم من یبلغ العرق الی قدمیہ ومنہم من یبلغ الی ساقیہ ومنہم من یبلغ الی بطنہ ومنہم من یبلغ الی صدرہ والعرق یکون من طول الوقوف قالت قلت یا رسول اللہ ہل یحشرن واحدا کاسیا یوم القیمۃ قال الانبیاء واہلہم وصائمو رجب وشعبان ورمضان علی الولاء وکل الناس جیاع یومئذ الا الانبیاء واہل بیتہم وصائمو رجب وشعبان فانہم شباع لا جوع لہم ولا عطش و یساقون باجمعہم الی المحشر عند بیت المقدس بارض یقال لہا الساہرۃ قال اللہ تعالی فَاِنَّمَا ہِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَاِذَا ہُمْ بِالسَّاہِرَۃِ الآیۃ ویقال ان الخلائق فی عرصات القیمۃ یکونون مائۃ وعشرین صفا طول کل صف مسیرۃ اربعین الف سنۃ وعرض کل صف مسیرۃ عشرین الف سنۃ ویقال ان المؤمنین منہم ثلاثۃ صفوف والباقی کفرۃ روی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال ان امتی مائۃ وعشرون صفا وہذا ہو الاصح وصفۃ المؤمنین انہم بیض الوجوہ غر محجلون وصفۃ الکافرین انہم سود الوجوہ مقرنون مع الشیاطین (دقائق الاخبار)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مرد عورت سب اسی طرح ہوں گے۔ جواب دیا۔ ہاں۔ آپ بولیں افسوس ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھے گا۔ حضور نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھوں پر رکھکر فرمایا اے ابوبکر کی بیٹی اُس دن لوگوں کو دیکھنے بھالنے کی فرصت نہ ملے گی۔ سب کی نگہیں آسمان کی طرف پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ چالیس برس تک نہ کھانا ملے گا نہ پانی۔ بعض قدم تک۔ بعض پنڈلیوں تک۔ بعض پیٹ تک اور بعض لوگ سینہ تک پسینے میں غرق ہوں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی شخص کپڑوں سمیت بھی اُٹھے گا یا نہیں۔ فرمایا ہاں۔ تمام انبیا اور اُن کے اہلبیت اور جو شعبان رمضان کے روزے رکھنے والے۔ انکا حشر کپڑوں سمیت ہوگا اور ان کے سوا تمام مخلوق بھوکی پیاسی اُٹھے گی محشر کے دن تمام مخلوق بیت المقدس کے متصل ایک مقام میں جسکا نام ساہرہ ہے اکٹھی ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَاِنَّمَا ہِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَاِذَا ہُمْ بِالسَّاہِرَۃِ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ عرصہ قیامت میں ایک سو بیس صفیں ہوں گی ہر صف کا طول چالیس ہزار برس اور عرض بیس ہزار برس کا ہوگا۔ ان میں مومنوں کی تین صفیں ہوں گی اور کافروں کی ننانوے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ اُن کی پیشانیاں درخشاں۔ اور ہاتھ پاؤں سفید ہونگے اور کافر روسیاہ ہو کر شیاطین کے ساتھ رہیں گے

سورۃ الحج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ هائل علی امر هو بالتقوی بقطاعة الساعة لینصورها بعقولهم ویعلموا انه لا یومن منها سوی المتدرع بلباس التقوی فیبقوا علی انفسهم ویقوها ملازمة التقوی یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ تصویر لهولها والضمیر للزلزلة ویوم منصوب بتذهل وتضع كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا جنینها وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى كانهم سكاری وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى علی الحقیقة وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فارهقهم هوله بحیث طیر عقولهم واذهب تمییزهم (قاضی) عن جابر عن النبی علیه السلام انه قال المجلس قومٌ مجلسا ثم نقروا علی غیر صلوة علی النبی علیه السلام الا نقروا علی انتن من ریح الجیفة وعن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قال علیه السلام من نسی الصلوة علی نسی طریق الجنة (شفاء شریف) عن علی ابن ابی طالب عن النبی علیه السلام انه قال یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا من الدین الا رسمه ولا من القرآن الا درسه یعمرون مساجدهم وهی خراب عن ذکر الله

سورۃ الحج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ الآیۃ۔ ڈرو۔ اپنے خدا سے ڈرتے رہو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ اشیاء کے لئے ساعت کی تحریک اسناد مجازی ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اس سے وہ زلزلہ مراد ہے جو طلوع آفتاب جانب مغرب سے پہلے ہوگا اسکو ساعت کی طرف اسلئے منسوب کیا ہے کہ زلزلہ ساعت کی شرائط میں داخل ہے۔ اس آیت میں قیامت کی گھبراہٹ کو تقویٰ کی علت فرمایا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ بجز تقوے کے اور کوئی چیز ہی اُس سے نجات نہیں دے سکتی۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ الآیۃ۔ جس دن تم اُسے دیکھو گے تو یہ حال نظر آئے گا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے بچہ کو بھول جائے گی۔ یہ احوال قیامت کی تصویر ہے۔ اور ضمیر زلزلہ کی طرف راجع ہے اور لفظ یوم تذہل کے سبب منصوب ہے۔ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ الآیۃ اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی۔ اور تو لوگوں کو گویا نشہ میں دیکھیگا حالانکہ وہ درحقیقت نشے میں نہ ہوں گے۔ لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔ قیامت کے ہول سے لوگوں کی عقل اور ہوش حواس سب جاتے رہیں گے۔ (قاضی بیضاوی) جابرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا۔ جو جماعت کسی مجلس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بغیر درود پڑھے اُٹھ کھڑی ہوئی وہ گویا کسی مردار جانور کی سڑی ہوئی لاش کے پاس سے اُٹھی ہے۔ ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ گویا جنت کا رستہ بھول گیا (شفاء شریف) علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا فقط نام اور دین کی فقط رسم اور قرآن کا فقط درس باقی رہیگا اُن کی مسجدیں بظاہر آباد ہونگی لیکن حقیقت میں ذکر الٰہی سے خالی ہوں گی

اشرار اهل ذلك الزمان علماؤهم منهم تخرج الفتنة واليهم تعود وهؤلاء علامات القيمة (زبدة) عن حذيفة بن اسيد الغفاري قال اطلع علينا النبي عليه السلام ونحن نتذاكر فقال عليه السلام ما تذاكرون قلنا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر عليه السلام الدخان والدجال ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام ويأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس الى محشرهم (زبدة) الدجال هو بلاء عظيم لا بلاء مثله من لدن آدم عليه السلام الى يوم القيمة ويفعل بالاستدراج من خوارق العادة ما لا يحصى عدده ويدعي الالوهية واحدى عينيه عياء وبين عينيه مكتوب هذا كافر (شرح بركوي للقنوي) يملأ الدخان بين المشرق والمغرب ويبقى مقدار اربعين يوما يكون المؤمن مثل ممسوس الزكام والكافر كالسكران يخرج من انوفهم واذانهم وادبارهم (شرح بركوي للقنوي) تخرج دابة الارض في الكعبة عند الصفا تتكلم بلسان فصيح وتملأ وجه الارض بالعدل ومعها عصا موسى عليه السلام وخاتم سليمان عليه السلام واذا ضربت بالعصا على جبهة المؤمن يكتب هذا مؤمن واذا ختمت بالخاتم على جبهة الكافر يكتب هذا كافر (شرح بركوي للقنوي)

اِس زمانہ کے علما سب سے زیادہ شریر ہون گے - فتنے اُنھین سے نکلکر اُنھین کی طرف رجوع کر جائین گے اور یہ علامات قیامت ہین (زبدۃ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے پاس ایسی حالت مین تشریف لائے کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے فرمایا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا قیامت کا فرمایا جبتک دس علامتین تم اپنی آنکھون سے نہ دیکھ لوگے قیامت ہرگز قایم نہوگی - دخان - دجال - دابۃ الارض - مغرب سے آفتاب کا طلوع - عیسیٰ کا نزول - یاجوج ماجوج - ملک مشرق - ملک مغرب - اور جزیرہ عرب کا خسف سب کے بعد یمن سے ایک آگ نکلے گی کہ لوگون کو محشر کی طرف اکٹھا کر لیجائے گی - (زبدہ) دجال ایسی بڑی بلا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک اُسکی نظیر نہین ملتی - دجال بطور استدراج بے انتہا شعبدے دکھلائیگا اور خدائی دعوے کریگا - ایک آنکھ کانی ہوگی اور پیشانی پر ھذا کافر لکھا ہوا ہوگا - (شرح برکوی) دخان مشرق سے مغرب تک چالیس روز تک گھٹا رہے گا - اسکے اثر سے مومنون پر زکام کی سی حالت طاری ہوجائے گی - اور کافرون کو نشا سا چڑھ جائے گا - اُن کے کان ناک اور مقعد سے دُخان نکلے گا - (شرح برکوی) دابۃ الارض مکہ مین کوہ صفا کے پاس سے نکلے گا - اسکی زبان نہایت فصیح ہوگی - اور روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا - اسکے پاس عصائے موسوی اور مہر سلیمانی ہوگی اُس سے مومن کی پیشانی پر ھذا مؤمن لکھدیگا - اور اِس سے کافر کے ماتھے پر ھذا کافر کی مہر لگائیگا (شرح برکوی)

نزول عیسے علیہ السلام فی الشام فی المنارۃ البیضاء ویقتل الدجال بحیث لولم یقتلہ لذاب کالملح فی الماء ثم یعمل بشریعۃ محمد علیہ السلام (شرح برکوی للقنوی) خروج یاجوج وماجوج هما صنفان صنف صغیر جدا وصنف کبیر جدا الآن موجودان وراء السد الذی بناہ اسکندر ذوالقرنین اذا جاء الوقت یخرجان عددهما لا یعد ولا یحصی بحیث لا تبقی قطرۃ فی بحیرۃ طبریۃ من شربهما (شرح برکوی للقنوی) وقال علیہ السلام للساعۃ اشراط عدم نفاق الاسواق یعنی الکساد ویقل المطر والنبات ونقصان الغیبۃ ویؤکل الربا وتظهر اولاد الزنا ویعظم رب المال وتعلو اصوات الفسقۃ فی المساجد ویظهر اهل المنکر علی اهل الحق (تنبیہ الغافلین) عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ السلام اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما والتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وقرب صدیقہ وبعد اباہ وظهرت الاصوات فی المساجد ورئیس القبیلۃ فاسقهم واکرم الرجل مخافۃ شرہ ولا یکرم عبد اللہ ای مخافۃ عذاب اللہ فتلک علامات القیامۃ (موعظۃ) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انہ قال لما خلق اللہ السموات والارض خلق الصور وللصور احد عشرۃ دائرۃ واعطاہ اللہ تعالی اسرافیل علیہ السلام وهو واضعہ علی فیہ ناظرا ببصرہ الی العرش ینتظر حتی یؤمر وقال ابو هریرۃ ما الصور یا رسول اللہ قال علیہ السلام هو قرن عظیم من النور والذی بعثنی بالحق نبیا اعظم کل دائرۃ فیہ کعرض السموات والارض وینفخ فیہ ثلاث نفخات

حضرت عیسے علیہ السلام ملک شام مین سفید منارہ کے قریب نازل ہوکر دجال کو قتل کرینگے کیونکہ اگر آپ اُسکو قتل نکرین تو وہ اسطرح گھل جائیگا جیسے پانی مین نمک پھر انکا عمل شریعت محمدیہ پر ہوگا (شرح برکوی) یاجوج ماجوج دو قسم کے ہین (۱) بہت چھوٹے (۲) بہت بڑے سد سکندری کے پرے یہ قوم اسوقت موجود ہی۔ قیامت کے قریب یہ لوگ وہان سے نکلینگے جسکو طبریہ کا تمام پانی پیجائیگا انکی گنتی شمار مین نہ آئیگی (شرح برکوی) پیغمبر صلعم فرماتے ہین کہ قیامت کے یہ چند علامتین ہین۔ شلا بازاروں کا مندہ۔ بارش کی کمی۔ غیبت کی کثرت۔ سود خواری۔ حرامی بچونکی زیادتی۔ اہل دولت کی تعظیم۔ مسجدون مین فاسقون کا شور وغل۔ بُرون کا اہل حق پر غلبہ (تنبیہ الغافلین) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جب لوگ مال غنیمت کو دولت اور امانت کو غنیمت اور زکوۃ کو جرمانہ سمجھنے لگینگے۔ اور دنیوی علم حاصل کرینگے اور آدمی جورو کا تابع اور ماں کا نافرمان ہو۔ دوستون کا یگانہ اور باپ کا دشمن بنے اور مسجدون مین شور وغل ہونے لگے اور فاسق رئیس بنائے جائین اور برائی کے خوف سے آدمی کی تعظیم وتکریم ہونے لگے اور نیک بندون کی توقیر ہو تو یہ باتین علامات قیامت مین سے ہین (موعظے) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین اللہ تعالی نے صور کے گیارہ دائرے پیدا کئے ہین جسے حضرت اسرافیل منہ مین لئے حکم الٰہی کے منتظر کھڑے ہین ابوہریرہ نے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے۔ فرمایا نرکا بنا ہوا بہت بڑا سینگ ہے اور اُسکے ہر دائرے کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہی۔ یہ تین بار پھونکا جائے گا

نفخة للفزع و نفخة للصعق و نفخة للبعث یامر الله تعالی اسرافیل علیه السلام بالنفخة الاولی فینفخ فیه فیفزع من فی السموٰت ومن فی الارض وهو قوله تعالٰی وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ای یستغیث کل من فیهما خوفا حتی تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها الایة وتصیر الولدان شیبا فیمکثون ماشاء الله ثم یامر الله تعالٰی اسرافیل علیه السلام ان ینفخ نفخة الصعق فینفخ فیموت من فیهما کما قال الله تعالٰی ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء الله یعنی جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وملک الموت وحملة العرش فیامر الله تعالٰی ملک الموت ان یقبض ارواحهم فیقبض ارواحهم ثم یقول الله تعالٰی لملک الموت من بقی من خلقی فیقول یارب بقی العبد الضعیف ملک الموت فیقول الله تعالٰی یاملک الموت الم تسلم فحلی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اقبض روح نفسک فیجیء ملک الموت الی موضع بین الجنة والنار ویترع روحه فیصیح صیحة لو کان الخلق کلهم احیاء لماتوا من صیحته فیقول لو علمت ما الموت من الشدة والالم ما قبضت ارواح المؤمنین الا بالرفق ثم یموت فلا یبقی احد من الخلق فتبقی الارض خرابا اربعین سنة فیقول الله تعالٰی انا بقیت انا الدنیا انا الدنیا انا الملوک وانا بناء الملوک وانا الجبابرة وانا الذین یاکلون رزقی ویعبدون غیری لمن الملک الیوم فلم یجبه احد بحجیبه فیجیب نفسه بنفسه ویقول لله الواحد القهار

(۱) عام طور پر کھلبلی ڈالنے کے لیئے (۲) بیہوش کرنے کے لیئے (۳) حشر کے لئے نفخہ والے سے ہر متنفس خوف کے مارے گھبرا اُٹھے گا۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ یعنی زمین وآسمان کے رہنے والے فریاد کرنے لگیں گے۔ دودھ پلانیوالی اپنے بچہ کو بھول جائے گی اور حمل والی اپنا حمل گرادیگی بچے خوف کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے۔ پھر نفخہ ثانی سے ہر متنفس مرجائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ یعنی جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل اور حاملانِ عرش کے سوا سب مرجائینگے۔ اس کے بعد ملک الموت بحکم الٰہی ان فرشتوں کی جانیں نکال لینگے۔ پھر اللہ تعالٰی ملک الموت سے خطاب کریگا کہ اب کون باقی رہگیا ہے۔ جواب دینگے کہ صرف تیرا ناتوان بندہ ملک الموت۔ حکم ہوگا ای ملک الموت تونے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ نہیں سنا۔ جاؤ اپنی جان دیدو چنانچہ ملک الموت جنت و دوزخ کے مابین ایک جگہ پہنچکر اپنی جان دیتے ہوئے اسقدر چیخیں چلائینگے کہ اگر تمام مخلوق زندہ ہوتی تو انکی چیخ سے سب کا دم نکل جاتا۔ اور اُسوقت یہ کہینگے کہ اگر مجھے موت کی شدت کا حال معلوم ہوتا تو مومنوں کی جانیں آسانی سے نکالتا۔ اسکے بعد زمین چالیس برس تک ویران پڑی رہیگی۔ پھر اللہ تعالٰی فرمائیگا۔ ای دنیائے دنی ای بادشاہ اور انکی اولاد اور بڑے بڑے سرکش کہاں ہیں۔ اور آج میری دی ہوئی روزی کھاکر غیر دنکے پوجنے والے کہاں ہیں آج کسی بادشاہ سے پوچھ اسکا جواب کہیں سے نہ آئیگا اور اللہ تعالٰی خود ہی فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی آج خدائے یکتا اور زبردست کی بادشاہی

ثم یرسل اللہ تعالی الریح العقیم التی ارسلہا علی قوم عاد مقدار ما یخرج من ثقب الابرۃ فلا تترک علی وجہ الارض جبلا ولا تلا ولا رمدا منہ وجعلتہ مثل الہویر کما قال اللہ تعالی لا تری فیہا عوجا ولا امتا ثم یامر اللہ تعالی السماء ان تطر فتطر السماء کمثی الرجال اربعین یوما حتی یکون الماء فوق کل شئ اثنی عشر ذراعا فینبت الخلق بذلک کنبات البقل حتی تتکامل اجسادہم وتکون کما کانت ثم یحیی اللہ تعالی حملۃ العرش ثم یحیی اللہ اسرافیل ومیکائیل وعزرائیل وجبرائیل فیحیون باذن اللہ ثم یامر اللہ تعالی رضوانا ان یفرغ الیہم البراق والتاج وحلۃ الکرامۃ ورداء الکبریاء وازار العزۃ واللواء فیلقون بین السماء والارض فیقول جبرائیل علیہ السلام ایتہا الارض این قبر محمد فتقول الارض الذی بعثک بالحق ارسل اللہ علی الریح العقیم فجعلتنی رمادا کما لا ادری قبرہ ثم یرفع من قبر النبی علیہ السلام عمود من النور الی عنان السماء فیعلم جبرائیل انہ قبر محمد فینطلقون الیہ فیبکی جبرائیل علیہ السلام ویقولون ما یبکاؤک فیقول لو لا ابکی یقوم محمد ویسألنی عن امتہ ولا ادری این امتہ فیہتز قبرہ وتنشق الارض ویقوم محمد علیہ السلام فینفض التراب عن راسہ وینظر عن یمینہ وعن شمالہ فلا یری من العمارات شیئا ویری جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل فیقول یا جبرائیل ای یوم ہذا

پھر اللہ تعالی سوئی کے ناکے برابر وہ ہوا بھیجے گا جو قوم عاد پر بھیجی تھی۔ یہ ہوا روئے زمین کے پہاڑوں اور ٹیلوں کو ڈھا کر خاک کر دے گی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے لا تری فیہا عوجا ولا امتا یعنی زمین میں ٹیڑھا اور اونچا کہیں نظر نہ آئے گا۔ پھر آسمان سے چالیس روز تک پانی برسے گا جس میں منی کی سی خاصیت ہوگی اور اسقدر برسے گا کہ ہر چیز پر بارہ بارہ ہاتھ چڑھ جائیگا۔ اس سے مخلوق ساگ پات کی طرح اگنی شروع ہوگی۔ اور سب کے سب اپنے پورے جسم کے ساتھ جیسے تھے ویسے ہی موجود ہو جائینگے۔ پھر اللہ تعالی حاملان عرش کو زندہ کریگا پھر جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل۔ زندہ ہونگے۔ پھر رضوان بحکم الٰہی ان فرشتوں کو تاج و براق اور حلہ کرامت روئے کبریائی اور ازار عزت اور لوائے حمد عنایت کرینگے۔ اُسوقت جبریل فرمائینگے کہ او زمین محمد کی قبر کہاں ہے۔ زمین جواب دیگی کہ اللہ تعالی نے ایک تند ہوا بھیجکر مجھے ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ اس لئے حضور کی قبر یاد نہیں رہی۔ پھر آپ کی قبر مبارک سے نور کا ایک ستون بلند ہو کر آسمان تک پہنچ جائے گا۔ جبرئیل اس سے قبر مبارک کو پہچان کر اُدھر تشریف لیجائینگے اور روضہ مبارک پر کھڑے ہو کر روئیں گے۔ دیگر فرشتے رونے کا باعث پوچھیں گے۔ آپ جواب دینگے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے اُٹھکر اپنی امت کا حال پوچھیں گے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ امت سرحومہ کہاں ہے۔ اتنے میں قبر مبارک تہہ ہوگی اور زمین شق ہوگی اور حضرت محمد صلعم سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے اُٹھیں گے۔ اور دہنے بائیں نظر فرمائینگے تو کوئی عمارت نظر نہ آئے گی۔ البتہ چاروں مقرب فرشتے سامنے آجائیں گے۔ آپ جبرئیل سے پوچھیں گے کہ یہ کونسا دن ہے۔

فیقول هذا یوم الحسرة ویوم الندامة وهذا یوم القیامة ویوم شفاعتك ویقول یا جبرائیل این امتی لعلك ترکتهم علی شفیر جهنم وجئت لان تخبرنی بهم فیقول جبرائیل معاذ الله والذی بعثك بالحق نبیا ما انشقت الارض عن احد قبلك ویضع التاج علی راسه ویلبس الحلل ویرکب البراق ویقول یا اخی یا جبرائیل این اصحابی ابوبکر وعمر وعثمان وعلی فاذا هم یقومون باذن الله تعالی ویاتی ملك ومعه حلل وبراقات یلبسون ویرکبون ویقومون عند النبی علیه السلام ثم یخر النبی علیه السلام ساجدا باکیا یقول امتی امتی ثم یاتی من قبل الله صوت الی اسرافیل ان انفخ فی الصور فینفخ فتخرج الارواح کانها النحل قد ملأت ما بین السماء والارض فتدخل فی الارض الی الاجساد کما قال الله تعالی ثم نفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون الایة فیبعث الخلائق الی المحشر من الجن والانس غیر الملائکة (زبدة الواعظین) عن معاذ بن جبل انه قال قلت للنبی علیه السلام یا رسول الله اخبرنی عن قوله تعالی یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا فبکی علیه السلام حتی ابتلت ثیابه من دموع عینه فقال یا معاذ سالتنی عن امر عظیم یحشر امتی علی اثنی عشر صنفا (الاول) یحشرون من قبورهم لیس لهم یدان ولا رجلان فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یؤذون الجیران فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والجار ذی القربی والجار الجنب الایة

جواب ملیگا کہ یہ حسرت وندامت اور قیامت و شفاعت کا دن ہی۔ پھر آپ فرمائیں گے کہ میری امت کہاں ہے کہیں تم اُن کو دوزخ کے کنارے تو نہیں چھوڑ آئے۔ جبرئیل جواب دینگے۔ معاذ اللہ ایسا نہ ہوگا۔ خدا کی قسم سب سے پہلے آپ ہی قبر مبارک سے ظاہر ہوئے ہین۔ اس کے بعد آپکے سر پر تاج رکھا جائیگا۔ اور حلّہ زیب بدن فرماکر آپ براق پر سوار ہونگے۔ اور یہ فرمائیں گے کہ اے جبرئیل ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ کہان ہین چنانچہ چاروں زندہ کیے جائینگے۔ اتنے مین ایک فرشتہ حلّے اور براق لیکر حاضر ہوگا۔ اور چاروں حضرات براق پر سوار ہوکر رسول خدا کے ہمرکاب ہو جائینگے۔ پھر آپ روتے ہوئے سجدے مین گر پڑین گے اور بار بار یا امتی یا امتی فرمائینگے۔ پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ اسوقت روحین مہال کی مکھیون کی طرح نکل پڑینگی۔ اور قبرون تک پہنچکر جسمون سے جا ملینگی۔ چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہی ثُمَّ نُفِخَ فِیهِ اُخْرٰی الآیۃ یعنی جب دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو تمام مخلوق اُٹھ کھڑی ہوگی۔ اور فرشتون کے سواسب میدان محشر کی طرف چلتے ہونگے (زبدۃ الواعظین) معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ مین نے رسول خدا سے آیت یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا کا مطلب پوچھا۔ آپ اسقدر روئے کہ آنسوون سے کپڑا تر ہوگیا۔ اور یہ فرمایا کہ اے معاذ۔ تونے بڑی چیز کا سوال کیا۔ سُن محشر مین میری امت کی بارہ قسمین ہونگی۔ (۱) بعض لوگ بے ہاتھ پاؤن کے قبرون سے نکلینگے۔ اسوقت ندا آئیگی کہ یہ ہمسایون کو ستانیوالے لوگ ہین جنکی سزا یہی ہی اور انکا ٹھکانا جہنم ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ الآیۃ

(والثانی) یحشرون من قبورهم علی صورة الخنازیر فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین ینتهاونون بالصلوة لقوله تعالی فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون (والثالث) یحشرون من قبورهم وبطونهم مثل الجبال مملوة من الحیات والعقارب کمثل البغال فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یمنعون الزکوة فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والذین یکنزون الذهب والفضة الایة (والرابع) یحشرون من قبورهم یجری من افواههم الدم فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین کذبوا فی البیع والشراء فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا (والخامس) یحشرون من قبورهم فلا تنفع بین الناس وهم انتن رائحة من الجیفة فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یکتمون المعاصی خوفا من الناس ولا یخافون من الله ثم ماتوا فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله (والسادس) یحشرون من قبورهم مقطوعی الحلاقیم والاقفیة فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یشهدون الزور فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والذین یشهدون الزور الایة (والسابع) یحشرون من قبورهم لیس لهم السنة یجری من افواههم القیح والدم فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یمنعون الشهادة فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار

(۲) سور کی صورتون مین اُٹھین گے اور ندا ہوگی کہ یہ نمازون مین سستی کرنے والے ہین۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ (۳) بڑے بڑے پیٹ والے آدمی ہون گے۔ ان مین ہر آدمی کا پیٹ پہاڑ کے برابر ہوگا اور اُن مین سانپ بچھو خچر کے برابر۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ زکوۃ نہ دینے والے لوگ ہین اور ان کی جگہ دوزخ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔ (۴) بعض لوگ قبرون سے خون تھوکتے اُٹھین گے۔ اور یہ ندا ہوگی کہ یہ لوگ خرید فروخت مین جھوٹ بولنے والے ہین چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے وَالَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ (۵) قبرون سے سوجے پپولے اُٹھین گے اور اُن مین مردار سے زیادہ بدبو ہوگی۔ اُس وقت ندا آئے گی کہ یہ خدا سے نہ ڈرنے والے لوگ ہین جو لوگون کے خوف سے گناہ نہ کرتے تھے اور اسی حالت مین مر گئے تھے انکا ٹھکانا دوزخ ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَیَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ (۶) گلے اور گدی کٹے لوگ قبرون سے نکلین گے۔ اس وقت آواز آئے گی کہ یہ جھوٹی گواہی دینے والے ہین۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ (۷) وہ لوگ ہون گے جن کے مونہون مین زبانین نہونگی اور مُنہ سے پیپ اور خون جاری ہوگا اسوقت ندا آئیگی کہ یہ سچی گواہی کو چھپانے والے لوگ ہین جن کا ٹھکانا دوزخ ہے

لقولہ تعالی ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ (والثامن) یحشرون من قبورہم ناکسی رؤسہم وارجلہم فوق رؤسہم فینادی المنادی من قبل الرحمن ہؤلاء الذین یزنون ثم ماتوا ولم یتوبوا فہذا جزاؤہم ومصیرہم الی النار لقولہ تعالی ولا تقربوا الزنی انہ کان فاحشۃ ومقتا وساء سبیلا (والتاسع) یحشرون من قبورہم سود الوجوہ زرق العیون وبطونہم مملوۃ من النار فینادی المنادی من قبل الرحمن ہؤلاء الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما لقولہ تعالی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا (والعاشر) یحشرون من قبورہم وقد ملئوا جذاما وبرصا فینادی المنادی من قبل الرحمن ہؤلاء عاقوا الوالدین لقولہ تعالی وبالوالدین احسانا (والحادی عشر) یحشرون من قبورہم عمیان القلب والعین واسنانہم کقرن الثور وشفاہہم مطروحۃ علی صدورہم والسنتہم مطروحۃ علی بطونہم وعلی فخذہم یخرج من بطونہم القذر فینادی المنادی ہؤلاء الذین یشربون الخمر لقولہ تعالی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ (والثانی عشر) یحشرون من قبورہم ووجوہہم کالقمر لیلۃ البدر فیمرون علی الصراط کالبرق الخاطف فینادی المنادی

چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہے یہ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ۔ (۸) سر جھکائے قبروں سے نکلیں گے۔ اور اُن کے پاؤں سروں پر جا ہیں گے۔ اسوقت ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زنا کیا بغیر توبہ مرگئے ہیں انکا ٹھکانا دوزخ ہے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا۔ (۹) ایسے لوگ قبروں سے اُٹھینگے جنکے مُنہ کالے آنکھیں کرنجی اور پیٹ میں آگ بھری ہوئی ہوگی اسوقت اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زبردستی سے تارج یتیموں کا مال کھایا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا ۭ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (۱۰) قبروں سے جُذامی اور کوڑھی ہوکر اُٹھیں گے۔ اُس وقت خدا کی طرف سے ندا آئے گی کہ یہ ماں باپ کے نافرمان لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۔ (۱۱) بعض لوگ اس حال میں قبروں سے اُٹھیں گے کہ اُن کا دل بھی اندھا ہوگا آنکھیں بھی۔ داڑھی بیل کے سینگ کے برابر ہوں گے۔ ہونٹ سینہ پر اور زبان پیٹ پر لٹک رہی ہوگی۔ ان کے پیٹ سے نجاست نکلتی ہوگی۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ شراب پینے والے لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ ۔ (۱۲) ایسے لوگ قبروں سے اُٹھینگے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ لوگ پلصراط سے کوندنے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوگی۔

ھولاء الذین یعملون الصالحات والحسنات ویجتنبون المعاصی ویحافظون علی الصلوات الخمس وما توا علی التوبۃ فجزاؤھم الجنۃ والمغفرۃ والرحمۃ والرضوان لقول تعالی (ان لا تخافوا ولا تحزنوا الآیۃ) (تنبیہ الغافلین)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الفرقان

(وعباد الرحمن) مبتدأ خبرہ اولئک یجزون الغرفۃ (الذین یمشون علی الارض) واضافھم الی الرحمن للتخصیص والتفضیل ولانہ الراضیون فی عبادتہ علی ان عباد جمع عابد کتاجر وتجار (ھونا) ھینین او مشیا ھینا مصدر وصف بہ والمعنی انھم یمشون بسکینۃ وتواضع (واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما) تسلما منکم ومبارکۃ لکم لا خیر بیننا وبینکم ولا شر وسلاما من القول یسلمون فیہ من الایذاء والاثم ولا تنافیہ آیۃ القتال لنسخہ فان المراد ھو الاعراض عن السفھاء وترک مقابلتھم فی الکلام (قاضی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من ذکرت بین یدیہ فلم یصل علی دخل النار لان الصلوۃ علی النبی علیہ السلام عند ذکرہ واجبۃ عند العام الطحاوی فی کل مرۃ وقال بعض العلماء یکفی فی المجلس مرۃ واحدۃ وان کرر ذکرہ کسجدۃ التلاوۃ وتنفیت العاطس وبہ یفتی والافضل ان یصلی علیہ کلما ذکر انتھی وروی عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد الا وفی راسہ سلسلتان احداھما الی السماء السابعۃ والاخری الی الارض السابعۃ

کہ یہ نیک عمل کرنے گناہوں سے بچنے۔ نمازوں کی حفاظت کرنے اور توبہ کے بعد مرنے والے لوگ ہیں۔ آج جنت ومغفرت اور رحمت ورضوان الٰہی ان کا بدلہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الآیۃ (تنبیہ الغافلین) سورۂ فرقان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الآیۃ وہ خدا کے بندے وہ ہیں جو زمین پر تواضع کے ساتھ چلتے ہیں۔ عباد الرحمن مبتدا ہے اور اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الغرفۃ خبر اور اضافت تخصیص کے لیے ہے۔ وعباد کے معنی راسخ فی العبادۃ ہیں اس بنا پر کہ عباد جمع عابد کی ہے جیسے تجار جمع تاجر کی ہوتا یا یہ معنی ہیں ہے یا مصدر موصوف کی صفت واقع ہوا ہے یعنی ہینا ہینا مطلب یہ کہ وہ تواضع وفروتنی سے چلتے ہیں واذا خاطبھم الآیۃ جب جاہل ان سے کلام کرتے ہیں تو وہ کلام کرکے ملک ہو جاتے ہیں یعنی ہم تم سے لڑائی یا برا قول سدید کہتے ہیں جس میں نہ گناہ ہو نہ ایذا۔ یہ آیت منسوخ ہونے کے باعث آیت قتال کی منافی نہیں ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہ بیوقوفوں اور ان کے کلام کرنے سے اعراض کرتے ہیں (قاضی بیضاوی) صلوٰۃ علیٰ النبی سے مروی ہے کہ جو میرے تذکرے کے وقت مجھ پر درود نہ بھیجے گا وہ نرخ میں جائے گا۔ طحاوی کے نزدیک جب کبھی رسول خدا کا تذکرہ ہو ہر بار درود بھیجنا واجب ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ ایک مجلس میں ایک کافی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے چنانچہ سجدۂ تلاوت اور چھینک کا جواب اگرچہ بار بار ہو ایک ہی بھیجنا افضل ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں لگی ہوئی ہیں ایک ساتویں آسمان تک دوسری ساتویں زمین

فاذا تواضع یرفعه الله تعالی بالسلسلة التی فی السماء السابعة واذا تکبر وضعه الله بالسلسلة التی فی الارض السابعة (واما ذم الکبر) فروی عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قال الله تعالی الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی فیهما القیته فی النار ولا ابالی رواه ابن ماجة قوله الکبریاء ردائی والعظمة ازاری یعنی انهما صفتان من صفات الله تعالی فلا ینبغی للعبد الضعیف ان یتکبر وروی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن رسول الله علیه السلام یحشر المتکبرون یوم القیمة امثال الذر فی صورة الرجال یغشاهم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جهنم یسمی بولس تعلوهم نار الانیار ویسقون من طینة الخبال وهی عصارة اهل النار رواه الترمذی) قوله الذر الذرة هی النملة الصغیرة ای یکون المتکبرون یوم القیمة علی غایة الذل والحقارة فیطؤهم اهل المحشر بارجلهم قوله یغشاهم الذل ای یاتیهم الذل من کل مکان قوله نار الانیار ای نار اشد حرارة من جمیع انواع النار قوله بولس بضم الباء الموحدة وسکون الواو وفتح اللام بعدها سین مهملة والخبال بفتح الخاء المعجمة والباء الموحدة موضع فی جهنم یجتمع فیه صدید اهل النار وروی عن ابی هریرة انه قال علیه السلام ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل متکبر رواه مسلم) قوله عائل ای فقیر وقیل ذو العیال الذی لا یقدر علی تحصیل حوائجهم ویستکبر ان یسال یعنی لا یطلب الزکوة والصدقة ولا یسال من بیت المال من التکبر وهذا اشر لا یسال الضرر الی عیاله (انتهی کلامه)

جب آدمی تواضع کیا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس آسمانی زنجیر کے ذریعہ سے اُسے بلند کر دیتا ہے اور جب تکبر کرتا ہے تو زمینی زنجیر کے ذریعہ اُسے پست کر دیتا ہے تکبر کی مذمت میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں تکبر میری چادر اور عظمت میرا تہبند ہے ان دونوں باتوں میں جو شخص میرا مقابلہ کرے گا۔ میں بے پروائی کے ساتھ اُسے دوزخ میں ڈالدونگا۔ (ابن ماجہ) مطلب حدیث یہ ہے کہ یہ دونوں خدا کی صفتیں ہیں بندہ ضعیف کو تکبر شایان نہیں۔ عمرو بن شعیب رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ متکبر لوگ قیامت کو چیونٹی کی طرح اُٹھینگے اور ذلیل حالت میں اُس دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے جسکا نام بولس ہے۔ اہل دوزخ کی پیپ اُنکو پلائی جائیگی (السامی) اہل محشر متکبروں کو اپنے پاؤں میں روندینگے۔ اور نار الانیار میں داخل ہوں گے۔ جو نہایت تیز ہے۔ بولس اور خبال دوزخ کے مقامات ہیں جہاں دوزخیوں کی پیپ جمع ہوگی ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں سے کلام نہ کریگا اور نظر رحمت اُنپر نہ ڈالیگا نہ اُنہیں گناہوں سے پاک کریگا اور اُنکے لیئے عذاب الیم (زانی بوڑھا) جھوٹا بادشاہ (اور) متکبر فقیر (مسلم) متکبر فقیر وہ ہے کہ عیالدار ہو کر اُنکی ضروریات میں خرچ نہ کرے۔ اور زکوٰۃ وصدقہ لینے یا بیت المال میں جاکر مانگنے سے تکبر کرے اسمیں چونکہ عیال واطفال کو ضرر پہنچتا ہے اسلیئے ایسا شخص گناہگار ہے

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من تواضع رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ وقال علیہ السلام لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر وانما صار مجابا عن الجنۃ لانہ یحول بین العبد وبین اخلاق المؤمنین کلھا وتلک الاخلاق ھی ابواب الجنۃ (الحدیث) وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام من التواضع ان یشرب الرجل من سؤر اخیہ وما یشرب رجل من سؤر اخیہ الا کتب لہ سبعون حسنۃ ومحیت عنہ سبعون سیئۃ ورفعت درجتہ فی اعلی علیین (الحدیث) رواہ صاحب الفردوس) وروی عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال نوح علیہ السلام لابنہ سانبئک بخصال من کن فیہ لبس بمتکبر اعتقال الشاۃ وارکوب الحمار ولبس الصوف والمجالسۃ مع الفقراء المؤمنین واکل احدکم مع عیالہ (رواہ صاحب الفردوس) وروی عن عمر انہ قال راس التواضع ان تبتدئ بالسلام علی من لقیتہ من المسلمین وان ترضی بالدون من المجلس وان تکرہ ان تذکر بالبر والتقوی وروی الحسن عن النبی علیہ السلام انہ قال من خصف نعلہ ورفع ثوبہ وغیر وجھہ للہ فی السیحوہ فقد برئ من الکبر وروی عن قیس بن حازم انہ قال لما توجہ عمر بن الخطاب الی الشام وجعل بینہ وبین غلامہ تناوبا فی الرکوب فکان عمر یرکب الناقۃ ویاخذ الغلام بزمام الناقۃ ویسیر فرسخا ثم ینزل ویرکب الغلام ویاخذ عمر رضی اللہ تعالی عنہ بزمام الناقۃ ویسیر مقدار فرسخ ثم ینزل فلما قرب الی الشام کانت نوبۃ الرکوب للغلام

رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالی متواضع کو بلند اور متکبر کو پست کر دیتا ہے۔ دوسری حدیث ہے کہ جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا بلکہ تکبر جنت کے لئے آڑ بنجائے گا۔ کیونکہ وہ بندہ میں اُس کے تمام اخلاق حسنہ کے لئے آڑ تھا۔ ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں کہ دوسرے کا جھوٹا پانی پینا تواضع میں داخل ہے۔ پینے والے کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو درجے بلند ہوتے ہیں (صاحب الفردوس) جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ میں تجھے چند خصلتیں ایسی بتاؤں گا کہ جس میں وہ ہونگی ہرگز متکبروں میں شمار نہ ہوگا (۱) بکری باندھنا (۲) گدھے پر چڑھنا (۳) کمل پہننا مسلمان فقیروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا (۴) اپنے اہل عیال کے ہمراہ کھانا پینا۔ (صاحب الفردوس) حضرت عمر رضی سے مروی ہے ہر مسلمان کو پہلے سلام کرنا مجلس میں کم رتبہ کی جگہ بیٹھنا۔ اپنی نیکیوں کے تذکرہ کو بُرا سمجھنا تواضع میں داخل ہے۔ حضرت حسن رضی رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنی جوتی میں پیوند لگایا اور اپنا ثوب سے اونچی رکھی اور سجدہ میں چہرہ کو خاک آلود کیا وہ تکبر سے بری ہوگیا۔ قیس بن حازم کا قول ہے کہ حضرت عمر رضی جب شام کے ملک کی طرف گئے تو آپ خود اونٹ پر سوار ہوئے اور آدھے رستے غلام کو بٹھایا۔ کبھی غلام نکیل پکڑ کے آگے چلتا تھا اور کبھی خود حضرت نکیل تھامے تھے۔ جب ملک شام کے قریب پہنچے تو غلام کے سوار ہونے کا نمبر تھا

فرکب الغلام واخذ عمر بزمام الناقۃ فاستقبلہ الماء فی الطریق فجعل عمر یخوض فی الماء وھو اخذ بزمام الناقۃ وبغلاۃ تحت ابطہ الیسری فخرج الیہ ابو عبیدۃ بن الجراح وکان امیرا علی الشام وھو کان من العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ فقال یا امیر المومنین ان عظماء الشام یخرجون الیک فلا یحسن ان یروک علی ھذہ الحالۃ فقال عمر انما اعزنا اللہ بالاسلام فلا نبالی من مقالۃ الناس (انتہی) روی ان مطرف بن عبد اللہ رای المھلب یتبختر فی جبتہ فقال یا عبد اللہ ھذہ مشیۃ یبغضھا اللہ ورسولہ فقال المھلب اما تعرفنی قال بلی اعرفک اولک نطفۃ مذرۃ وآخرک جیفۃ قذرۃ وانت بینھما حامل العذرۃ فمضی المھلب وترک المشیۃ وتاب وروی عن ابی ھریرۃ انہ قال بعث عمر بن الخطاب امیرا علی البحرین وھو راکب علی حمار فجعل یقول طرقوا فھولاء اصحاب رسول اللہ علیہ السلام کان خلقھم التواضع وکانوا اعز الناس عند الخلق وعند اللہ وعند الملائکۃ وعند اللہ تعالی وفی الخبر لما خرج رسول اللہ من مکۃ مھاجرا الی المدینۃ ودخل باب المدینۃ کان الاغنیاء یتعلقون بزمام الناقۃ فقال علیہ السلام اترکوھا فانھا مامورۃ فترکوا زمامھا علیھا وکانت الناقۃ تتقدم امام العسکر فکلما جاوزت دار رجل حزن صاحبھا او یقول لو کان لی دولۃ لکان محمد علیہ السلام ضیفی فلما انتھی الی دار ابی ایوب الانصاری برکت الناقۃ فجعلوا ینحسونھا فلم تقم

حضرت عمر نیل تھام کر آگے بڑھے۔ رستے مین پانی آگیا۔ حضرت عمرؓ اپنی چوپتان بغل مین لیکر پانی مین داخل ہوئے۔ اتنے مین حاکم شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین تشریف لے آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین شام کے بڑے بڑے رئیس آپکے استقبال کے لیے آنے والے ہین مین مناسب نہین سمجھتا کہ وہ آپ کو ایسی حالت مین دیکھین۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے ہمین عزت اسلامی عنایت فرمائی ہے۔ اسلئے لوگون کے اعتراض کی پروا نہونی چاہیے۔ مطرف بن عبداللہ نے مہلب کو نیا جبہ پہنے تکبر سے چلتے دیکھا اور یہ کہا کہ خدا و رسول کو یہ چال ناپسند ہے۔ مہلب نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے نہین پہچانتے۔ کہا۔ مان پہچانتا ہون تم اول مین ناپاک نطفہ تھے۔ آخر مین بدبودار لاش ہوجاؤگے اور ان دونون حالتون کے مابین پیٹ مین نجاست اٹھائے پھرتے تھے۔ یہ سنکر مہلب نے تکبرانہ چال کو ترک کردیا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے بحرین کی طرف ایک حاکم بھیجا۔ جو گدھے پر سوار ہوکر یہ کہتا جاتا تھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق تواضع ہے۔ اور یہ لوگ آدمیون فرشتون اور خدا کی نزدیک سب سے زیادہ معزز ہین۔ حدیث شریف مین ہے کہ رسول خدا جب ہجرت کرکے مدینہ کے دروازہ پر پہنچے تو وہان کے اہل وملت ناقہ کی نکیل تھامنے لگے۔ آپنے فرمایا چھوڑ دو کیونکہ یہ ناقہ حکم الٰہی کی تابع ہے جہان کا حکم ہوا وہان خود ٹھہر جائیگی۔ چنانچہ جس محلہ سے آپ گزرتے گئے اہل محلہ کو رنج ہوتا رہا کہ حضور ہمارے محلہ مکان مین فروکش کیون نہین ہوتے ناقہ چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس ٹھہر گئی۔ لوگون نے آگے ہنکانا چاہا لیکن اس نے ایک نہ مانی

فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال انزل ھنا فانہ تواضع للہ حین نزلت علی باب المدینۃ واعتنی الناس وزبنوا دیارھم ویقولون ینزل محمد فی دارنا وان اباایوب الانصاری قال فی نفسہ انی رجل فقیر من این یکون لی قدر عند اللہ تعالیٰ حتی ینزل محمد فی داری فانزل اللہ نبیہ فی دارہ لتواضعہ وروی عن وھب بن منبہ انہ قال کان رجل فی بنی اسرائیل عبد اللہ تعالیٰ سبعین سنۃ لایفطر الا من السنۃ الی السنۃ ثم سال اللہ تعالیٰ حاجۃ فلم یقض حاجتہ فقال یا نفس لو کانت لک منزلۃ عند اللہ تعالیٰ لقضی اللہ حاجتک فانزل اللہ تعالیٰ ملکا قال لہ یا بنی آدم تواضع کما الآن افضل عند اللہ تعالیٰ من عبادتک سبعین سنۃ فقضی اللہ حاجتک لتواضعک الیہ فاعتبروا یا اولی الالباب وکونوا من المتواضعین وروی عن کعب الاحبار انہ قال اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام فقال یا موسیٰ اتدری لم اتخذتک کلیما بلا واسطۃ قال انت اعلم بذلک یا رب قال اللہ تعالیٰ انی نظرت فی قلوب عبادی فلم ار قلبا اشد تواضعا من قلبک فلھذا کلمتک وقیل ان ستۃ اشیاء تواضعت للہ تعالیٰ فرفعھا بین امثالھا اولھا، ان اللہ اوحی الی الجبال کلھا فقال انی اجلس سفینۃ نوح ومن معہ من المؤمنین علی جبل منکن فتشمخت ای تکبرت الجبال کلھا وتطاولت وتواضع الجودی فقال من این یکون لی قدر حتی یجلس اللہ تعالیٰ سفینۃ نوح علیہ السلام علی فرفعہ اللہ فوق الجبال کلھا وقرار السفینۃ علیہ بتواضعہ

اتنے مین حضرت جبریل اُترے اور یہ کہا کہ اے رسول خدا یہین اُتر پڑیے۔ کیونکہ ابوایوب متواضع آدمی ہین۔ آپکی تشریف آوری کی خبر سُنکر لوگون نے نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے مکانات آراستہ کر رکھے تھے۔ مگر ابوایوب اپنے دل مین یہ کہہ رہے تھے کہ مین ایک فقیر آدمی ہون۔ میرا یہ نصیب کہان کہ رسولخدا میرے غریب خانہ مین فروکش ہون۔ اِس تواضع کے نتیجہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اُنہین کے گھر اُتارا وھب بن منبہ سے روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نے ستر برس عبادت کی اور ہر ہفتہ روزہ رکھی پھر اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ مین دعا مانگی قبول نہوئی۔ اُسنے دلمین کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری کچھ قدر ہوتی تو دعا ضرور مستجاب ہوجاتی۔ اُسیوقت ایک فرشتہ نے آواز دی کہ اے شخص تیری یہ ایک آن کی تواضع ستر برس کی عبادت سے افضل ہے اطمینان رکھہ۔ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کرلی۔ عقلمند واسے عبرت حاصل کرو اور ہمیشہ متواضع رہو۔ کعب احبار سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا بتاؤ ہمنے تمسے بلاواسطہ کلام کیون کیا۔ جوابدیا کہ مجھے خبر نہین۔ فرمایا ہمنے تمام بندون کے دلونکو دیکھا مگر سب سے زیادہ تواضع تمہارے دلمین پائی۔ بعض علماء کا قول ہی کہ چھ چیزین تواضع کے باعث بلند مرتبہ ہوگئی ہین (۱) اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑون سے کہا کہ ہم نوح اور اُنکے متابعون کی کشتی تم مین سے کسی پہاڑ پر ٹھیرائینگے اُس کے جوابمین کوہ جودی کے سوا دیگر تمام پہاڑون نے اظہار تکبر کیا۔ جودی نے کہا میری ایسے نصیب کہان جو نوح کی کشتی مجھپر ٹھیرائی جائے۔ اِس تواضع کے باعث اللہ تعالیٰ نے جودی کا مرتبہ سب پہاڑون سے بلند کردیا۔ اور کشتی نوح کو اُسپر ٹھیرایا

کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ ھود (واستوت) ای استقرت (علی الجودی) وھو جبل بارض الجزیرۃ بقرب الموصل فقالت الجبال یا ربنا لم فضلت الجودی علینا وھو اصغرنا فقال اللہ انہ تواضع لی وانتم تکبرتم وحق علی ان من تواضع لی رفعتہ ومن تکبر علی وضعتہ (والثانی) اوحی اللہ تعالیٰ الی الجبال کلھا فقال انی مکلم علیکن عبدا من عبیدی فشمخت ای تکبرت الجبال کلھا الا طور سیناء فانہ تواضع للہ تعالیٰ فقال من اناحتی یکلم اللہ علی عبدا من عبادہ فلذلک کان الکلام بینہ وبین موسیٰ علیہ السلام علی الطور (والثالث) اوحی اللہ الی السمک کلہ فقال انی مدخل یونس علیہ السلام فی بطن واحد منکن فتکبر کلہ الا سمکۃ واحدۃ وقالت من اناحتی یجعل اللہ تعالیٰ بطنی وعاء نبیہ فرفعھا اللہ واکرمھا بتواضعھا (والرابع) اوحی اللہ تعالیٰ الی الطیور کلھا فقال انی واضع شرابا فی احداکن فیہ شفاء للناس فتکبرت الطیور کلھا الا النحل فانھا قالت من اناحتی یضعہ فی فرفعھا اللہ ووضعہ فیھا بتواضعھا (والخامس) اوحی اللہ تعالیٰ الی ابراھیم علیہ السلام فقال من انت قال انا الخلیل وقال لموسیٰ علیہ السلام من انت قال انا الکلیم وقال لعیسیٰ علیہ السلام من انت قال انا الروح وقال لمحمد علیہ السلام من انت قال انا الیتیم فرفع اللہ درجتہ علی سائر الانبیاء کما قال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

چنانچہ خود فرماتا ہے واستوت علی الجودی (کوہ جودی موصل کے قریب ایک جزیرہ مین واقع ہے) اس کے بعد پہاڑون نے شکایت کی کہ الٰہی جودی سب سے چھوٹا پہاڑ ہے۔ اسکو بزرگی کیون دیگئی۔ فرمایا اُس نے تواضع کی اور تمنے تکبر۔ مین تو اضع کرنیوالونکو بلند اور متکبرونکو ہمیشہ پست کرتا رہونگا (۳) اللہ تعالیٰ نے پہاڑون سے کہا کہ مین تم مین سے کسی پہاڑ پر اپنی ایک خاص بندہ کے ساتھ کلام کرنا چاہتا ہون اسکے جواب مین طور سیناء کی سوا تمام پہاڑون نے تکبر کیا طور سیناء نے تواضعاً کہا میرے ایسے نصیب کہان کہ خدا تعالیٰ مجھپر اپنے بندون مین سے کسی بندہ سے کلام کرے چنانچہ حضرت موسیٰ کے ساتھ اسی پر کالمہ ہوا۔ اور اسیکا مرتبہ بلند کیا گیا (۴) اللہ تعالیٰ نے تمام مچھلیون سے کہا کہ مین تم مین سے ایک مچھلی کے پیٹ مین یونسؑ کو داخل کرنا چاہتا ہون۔ اس کے جواب مین ایک مچھلی کے سوا سبنے تکبر کیا۔ اور یہ کہا میری ایسی تقدیر کہان کہ نبی میرے پیٹ مین رہین۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یونس کو اُسکے پیٹ مین رکھکر اُسکا مرتبہ بلند کردیا (۴) اللہ تعالیٰ نے تمام پرندون کو حکم دیا کہ مین تم مین سے ایک پرندے کے پیٹ مین ایسی چیز رکھنے والا ہون جس سے لوگون کو شفا ملے گی۔ مہال کی مکھی کے سوا سبنے تکبر کیا چنانچہ تواضع کے باعث شہد کی دولت اسی مکھی کو عنایت ہوئی (۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ تم کون۔ جواب دیا خلیل۔ پھر حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ تم کون۔ فرمایا کلیم۔ پھر حضرت عیسیٰ سے بھی پوچھا گیا۔ فرمایا بندہ اللہ۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا۔ آپنے فرمایا یتیم۔ اس متواضعانہ جواب کے باعث آپکا مرتبہ تمام انبیاء سے برتر کیا گیا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

(والسادس) المؤمن الذی تواضع للہ تعالی بالسجود والتوحید فاکرمہ اللہ بان شرح صدرہ للاسلام فھو نور من نور رب العلمین انتھی (من الموعظۃ الحسنۃ المرغوبۃ) دخول ابراھیم علیہ السلام علی ملک مصر وقصتہ ان ابراھیم علیہ السلام لما جعل اللہ لہ النار بردا وسلاما قصد نحو مصر فقال انی ذاھب الی ربی سیھدین وذھب بسارۃ علیھا السلام ففیل لہ ان فی مصر ملکا ظالما یاخذ ازواج الناس ظلما ولہ فی کل طریق عشار وکان ابراھیم علیہ السلام غیورا وکانت سارۃ من اجمل النساء حتی لم یکن لھا فی زمانھا نظیر فاخذ ابراھیم علیہ السلام صندوقا ادخل فیہ سارۃ علیھا السلام ووضع ابراھیم علیہ السلام القفل علی الصندوق وحملھا علی البعیر وقصد نحو مصر فلما وصل الی العشار سال منہ المکس واراد فتح الصندوق فابی فلم یترکہ حتی جامع اعوانہ وفتح الصندوق فرای سارۃ ذات جمال وکمال فقال لابراھیم علیہ السلام ھذہ زوجتک قال ھی اختی قال اظنھا تصلح للملک فذھبوا بسارۃ رضی اللہ عنھا الی الملک ورفع اللہ عن ابراھیم علیہ السلام الحجاب حتی رای سارۃ من خارج البیت فقصد الملک نحو سارۃ ومد یدہ الیھا فیبست یدہ ورجلہ فقال الملک انک امرأۃ ساحرۃ ایبست یدی ورجلی قالت ما انا بساحرۃ ولکنی زوجۃ خلیل اللہ فدعا علیک فایبس اللہ یدک ورجلک فتب الی اللہ حتی یعید اللہ یدک ورجلک فتاب الملک فصح اللہ یدہ ورجلہ من ساعتہ

(۱۴) ایماندار تواضع کے ساتھ سجدے مین سر کہدیتا ہی اللہ تعالی اسلام کے لیے اُسکا سینہ کھول دیتا ہے۔ اور اُسے اپنا نور عنایت فرماتا ہے (موعظہ حسنہ) **حکایت حضرت ابراہیمؑ و شاہ مصر** حضرت ابراہیمؑ جب آگ سے صحیح سلامت نکلے تو مصر کی طرف چلے۔ حضرت سارہ کو ہمراہ لیا۔ لوگون نے کہا کہ مصر کا ظالم بادشاہ جبرًا لوگون کی جورون پکڑلیتا ہے۔ اُس نے اس کام کے لیے جابجا چوکی پہرے بٹھا رکھے ہین۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ نہایت غیرتمند اور سارہ حسن مین بےنظیر تھین اسلئے آپنے ایک صندوق بنوا کر سارہؑ کو اُسمین بٹھادیا اور صندوق کو مقفل کرکے اونٹ پر لادلیا اور مصر کیطرف چل نکلے۔ جب مصر کے قریب ایک چوکی پر پہنچے تو سپاہی نے ٹوکا اور صندوق کھلوانا چاہا۔ آپنے انکار کیا۔ اُس نے اپنے مددگارون کو بلالیا۔ اور جبرًا صندوق کھولا گیا۔ دیکھا کہ حضرت سارہ تشریف رکھتی ہین۔ پوچھا کہ کیا یہ تمہاری گھر والی ہین۔ آپ نے جواب دیا میری بہن ہین۔ چنانچہ سپاہی حضرت سارہ کو بادشاہ کے پاس لیگئے۔ ادہر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگے سے پردہ اُٹھادیا۔ آپ تمام کارروائیان اپنی آنکھون سے دیکھتے رہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سارہؑ کی طرف ہاتھ بڑہایا اُس کا ہاتھ فوراً سوکھ گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ شاید تو جادوگرنی ہے سارہ بولین مین جادوگرنی تو نہین البتہ خلیل اللہ کی بیوی ہون۔ اُن کی بددعا سے تیرے ہاتھ پانوٗ رہ گئے ہین۔ توبہ کر تاکہ تیرے اعضا پہلی حالت پر آجائین۔ اُس نے توبہ کی۔

ہاتھ پانوٗ درست ہوگئے

ثم نظر الی سارۃ فلم یصبر عنہا فعد الیہا ثانیا فاعمی اللہ عینیہ ثم تاب فرد اللہ تعالی لہ بصرہ ثم عد الیہا ثالثا فایبس اللہ جمیع اعضائہ ثم تاب توبۃ حقیقیۃ واعادہا الی ابراہیم علیہ السلام واعتذر لہ کثیرا وقال لہ احکم علی بما شئت فقال ابراہیم علیہ السلام ہذا من امر ربی فلا احکم الا بما یامرنی ربی فنزل علیہ جبرائیل علیہ السلام وقال یا ابراہیم یقول لک اللہ قل للملک یخرج من جمیع ملکہ وخزائنہ ویسلمہا الیک ثم ادع لہ فاخبرہ ابراہیم علیہ السلام بحکم اللہ فرضی الملک بحکم الرب فدعا لہ ابراہیم علیہ السلام فصح اللہ تعالی جمیع اعضائہ (نکتۃ) ان سارۃ کانت امرأۃ جمیلۃ وکان یحبہا الخلیل علیہ السلام فحفظہا اللہ تعالی من غیرۃ حتی لم یحد احد الیہا سبیلا وکلمۃ التوحید التی فی قلب المؤمن یحبہا الجلیل فاذا لم یکن للعدو سبیل الی من احبہ الخلیل فکیف یکون للشیطان سبیل الی من یحبہ الجلیل رجعنا الی القصۃ فلما ہم الملک ان یہاجر ووہبہا لسارۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت سارۃ انی اہبہا لابراہیم علیہ السلام لانہ اغتر لاجلی فوہبتہا لہ واعتذرت سارۃ لابراہیم علیہ السلام وقالت لا تغتر فان اللہ تعالی رفع الحجاب بینی وبینک (نقل من السبعیات) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکرم عالما فقد اکرم سبعین نبیا ومن اکرم متعلما فقد اکرم سبعین شہیدا

مگر تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر سارہ کی طرف اُنکے حسن وجمال کو دیکھکر یا تہ بڑہایا اللہ نے دونو آنکھین پھوڑ دین بادشاہ نے پھر توبہ کی اور بینا ہوگیا لیکن تیسری بار پھر بات بڑہایا۔ اس دفعہ تمام اعضا سوکھہ گئے اور بادشاہ نے سچے دل سے توبہ کر کے سارہ کو شایت معذرت کے ساتھ حضرت ابراہیم کے پاس بھیجدیا۔ اور یہ کہا کہ حسب مرضی مبارک مجھے سزا دیجئے۔ آپنے جواب دیا کہ یہ سب خدا کے حکم سے تہا۔ بلا حکم الہی مین کچھ نہین کہہ سکتا۔ اتنے مین حضرت جبریل آئے اور یہ کہا کہ اس بادشاہ سے کہدو کہ اپنی تمام سلطنت ہمارے حوالے کردے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے بادشاہ کو اطلاع دی اور وہ اسپر رضامند ہوگیا۔ اسکے بعد حضرت ابراہیم نے اُسکے لیئے دعا کی تمام اعضا صحیح وسالم ہوگئے (نکتہ حضرت سارہ کو حضرت خلیل محبوب رکھتے تھے اسلئے اللہ تعالی نے دشمن سے اُن کی حفاظت کی۔ کلمہ توحید کو خود رب جلیل محبوب رکھتا ہی اسلئے شیطان سے ضرور اُسے محفوظ رکھے گا) صبح کو ہاجرہ حاضر کی گئین۔ بادشاہ نے بطور ہبہ اُنہین سارہ کے حوالے کردیا۔ سارہ نے کہا چونکہ ابراہیم علیہ السلام میرے لیے غمگین رہے ہین اس لئے مین ہاجرہ کو اُنہین کی خدمت کے لیے خاص کردون گی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور معذرت کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ آپ غم کیون کرتے ہین اللہ تعالی نے میرے اور آپکے مابین پردہ اُٹھا دیا تہا۔ آپنے واقعات کو اپنی آنکھون سے ملاحظہ فرمایا ہے (سبعیات) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسنے عالم کی تعظیم کی اُسنے ستر پیغمبرون کا اکرام کیا اور جسنے طالبعلم کا اکرام کیا اسنے ستر شہیدون کی تعظیم کی

ومن احب العالم والعلماء لایکتب علیہ خطیئۃ ایام حیاتہ وعن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ العباد یوم القیمۃ ثم یمیز العلماء فیقول المعشر العلماء انی لم اضع فیکم علمی الا لعلمی بکم ولم اضع علمی فیکم لاعذبکم انطلقوا فقد غفرت لکم صدق القائل علیہ السلام (تاتارخانیۃ)

سورۃ الروم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ظہر الفساد فی البر والبحر) کالجدب والموتان وکثرۃ الحرق والغرق واخفاق الغاصۃ ومحق البرکات وکثرۃ المضار والضلالۃ والظلم (بما کسبت ایدی الناس) بشومعاصیہم او بکسبہما ایاہا (لیذیقہم بعض الذی عملوا) بعض جزائہ فان تمامہ فی الاخرۃ واللام للعلۃ والعاقبۃ (قاضی بیضاوی) قال فضالۃ بن عبید سمع النبی علیہ السلام رجلا یدعو فی صلوتہ فلم یصل علیہ علیہ السلام فقال عجل ہذا ثم دعاہ فقال لہ ولغیرہ اذا صلے احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی علیہ السلام ثم لیدع بعد ماشاء وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال الدعاء والصلوۃ معلقان بین السماء والارض ولا یصعد الی اللہ تعالی منہما شیء حتی یصلے علی النبی علیہ السلام (شفاء شریف) وروی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال علیہ السلام فی زمرۃ من الصحابۃ

اور جس نے علما کو دوست رکھا عمر بھر اسکا کوئی گناہ درج حساب نہ ہوگا۔ ابو موسی اشعری رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالی قیامت کے دن علما کو دیگر مخلوق سے جدا کرکے یہ فرمائے گا مین نے خوب جانچ پڑتال کے بعد تمہین علم دیا تھا۔ یہ علم اس لیے عنایت نہین فرمایا تھا کہ انجام کار تمہین عذاب دون۔ جاؤ۔ مین نے تمکو بخشدیا۔ (رسول خدا نے سچ فرمایا) تاتارخانیہ

سورۃ الروم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ الآیۃ۔ جنگل اور دریا مین خرابی واقع ہوگئی ہے (مثلاً قحط کثرت اموات۔ آتش زدگی۔ بے برکتی۔ گمراہی ظلم۔ کثرت ضرر) یہ لوگون کے ہاتون کی کمائی یعنی گناہون کی شامت ہے۔ تاکہ خدا اُن کو اُن کے عملون کا تھوڑا سا مزہ چکھا دے۔ کیونکہ پورا بدلہ آخرت مین ملے گا۔ لام علیت اور انجام کار کے معنون مین ہے (قاضی بیضاوی) فضالہ بن عبید کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جس نے آپ پر درود نہ بھیجا تھا نماز مین دعا مانگتے سُنا اور یہ فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اُسے بلاکر کہا کہ نمازی کو چاہیے نماز کے بعد پہلے حمد و ثنا بجالائے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر دعا مانگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے دعا اور نماز آسمان و زمین کے مابین معلق رہتی ہے (شفا شریف) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مجمع مین فرمایا۔

ان من امتی اقواما یقول اللہ تعالی لھم یوم القیمۃ یا عبادی ادخلوا الجنۃ فیتحیرون فی عرصات القیمۃ الی ان یھدیھم اللہ الی الجنۃ فقیل من ھم یا رسول اللہ فقال الذین ذکرت بین ایدیھم ولم یصلوا علی من السھو والغفلۃ (روض المجالس) وفی الاصل کانت الارض خضرۃ مؤنقۃ یاتی ابن ادم الی شجرۃ الاوجد علیھا ثمرۃ وکان ماء البحر عذبا وکان لا یقصد الا سد البقر والذئب الغنم فلما قتل قابیل ھابیل اقشعرت الارض وشاکت الاشجار وصارت الارض سوداء والبحار ملحا زعافا حتی قیل ظھر الفساد فی البر بقتل قابیل اخاہ ھابیل وفی البحر بجلندی وھو ملک کافر کان یاخذ کل سفینۃ غصبا قولہ بشوم معاصیھم ای بشؤم معاصی تارک الصلوۃ ظھر الفساد فیھما ورد فی السنۃ ان کل محلۃ یکون فیھا تارک الصلوۃ ینزل علیھا کل یوم سبعون لعنۃ فان قلت ما الحکمۃ فی نزول اللعنۃ علی اھل المحلۃ عامۃ ولم تنزل خاصۃ قلت انھم یرون تارکھا ولم ینھوہ عنھا فلذلک یعمھم اللہ تعالی بعذاب من عندہ کما وقع فی الحدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس (موعظۃ) قولہ لیذیقھم الخ اللام للتعلیل ان کان المعنی افسد اللہ اسباب معاش الناس او للعاقبۃ ان کان المعنی افسد الناس افعالھم واخلاقھم اذ لیس غرضھم من افسادھا ان یذیقھم اللہ تعالی عقوبۃ ما کسبوہ لکن لما ترتب الغرض من الفعل علیہ شبہت العاقبۃ المترتبۃ علیہ باللام الغائیۃ

اللہ تعالی میری امت کے بعض لوگون کو قیامت کے دن جنت مین داخل ہونے کا حکم دیگا مگر وہ میدان محشر مین حیران پریشان ہوتے پھرینگے - یہانتک کہ خود اللہ تعالی جنت کی طرف اُن کی رہنمائی کرے گا لوگون نے پوچھا کہ حضور وہ کون ہون گے - فرمایا جو بھول چوک یا غفلت کے باعث مجھپر درود نہین بھیجتے - (روض المجالس) ابتدائے آفرینش مین تمام زمین سرسبز اور تمام درخت پُرثمر تھے - دریا کا پانی میٹھا تھا - شیر گائے کو اور بھیڑیا بکری کو پھاڑ نہ چھیڑتا تھا - پھر جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو زمین لرز گئی درخت بےثمر ہوگئے - تمام زمین کالی پڑگئی - دریا کھاری ہوگئے - مطلب یہ کہ جنگلون مین خرابی واقع ہوگئی اور دریا کی خرابی کا باعث ایک کافر بادشاہ جلندی نام گزرا ہی جو زبردستی کشتیون کو پکڑ لیتا تھا بشؤم معاصیھم یہ معنی ہین کہ تارک نماز کی گناہگاری کے باعث تمام دنیا مین تباہی واقع ہوگئی ہی - حدیث شریف مین ہی کہ تارک نماز کے باعث ایک محلہ پر ہر روز ستر لعنتین نازل ہوتی ہین - اب اگر تم کہو کہ اہل محلہ پر نزول لعنت کا کیا سبب - خاص بےنماز ہی لعنت کا مستحق ہی - اسکا جواب یہ ہے کہ اہل محلہ بےنماز کو دیکھکر اُسے نصیحت کیون نہین کرتے - اسلئے سب کے سب لعنت مین شامل ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی جو بات سے خاموش رہنے والا گونگے شیطان کے مانند ہی (موعظہ) لیذیقھم الآیۃ - اسمین لام تعلیل کیلئے ہی بشرطیکہ آیت کے یہ معنی ہون کہ اللہ تعالی نے اسباب معاش مین خرابی ڈالدی ہی اور اگر یہ معنی ہین کہ لوگون نے اپنے افعال اور اخلاق بگاڑ لیے ہین تو لام بمعنی غایت ہے - کیونکہ افعال و اخلاق کی بگاڑ سے لوگونکی یہ غرض نہین کہ خدا انکو عذاب کا مزہ چکھائے لیکن چونکہ یہ غرض انکے فعل پر مرتب ہوئی ہے اسلئے اُسکے انجام کار کو علت غائیت

فدخلت علیہا لام العاقبۃ کما فی قولہ تعالیٰ فالتقطہ آل فرعون لیکون لھم عدوا وحزنا (شیخ زادہ) قال علیہ السلام یا ایہا الناس اتقوا ربکم ولا یظلم احد منکم مؤمنا وما ظلم احد مؤمنا الا انتقم اللہ منہ یوم القیمۃ (حیاۃ القلوب) قیل ای ذنب اخوف لسلب الایمان قال ترک الشکر علی الایمان وترک خوف الخاتمۃ والظلم علی العباد وقال رحمۃ اللہ علیہ من کان علیہ ھذہ الخصال الثلاث فالاغلب انہ یخرج من الدنیا کافرا نعوذ باللہ الا من ادرکتہ السعادۃ (دقائق الاخبار) والموعظۃ الحسنۃ (فی الحدیث القدسی) یا ابن آدم الموت یکشف اسرارکم والقیمۃ تتلو اخبارکم والکتاب یھتک استارکم فاذا ذنبت ذنبا فلا تنظر الی صغرہ ولکن انظر الی من عصیتہ واذا رزقت رزقا قلیلا فلا تنظر الی قلتہ ولکن انظر الی من رزقک ولا تحقر الذنب الصغیر فانک لا تدری بای ذنب اغضب علیک ولا تامن من مکری فہو اخفی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلۃ الظلماء یا ابن آدم ھل عصیتنی فذکرت غضبی فانتہیت عنہ وھل ادیت الامانۃ لمن ائتمنک وھل احسنت لمن اساء الیک وھل عفوت عن ظلمک وھل کلمت من ھجرک وھل وصلت من قطعک وھل انصفت من خانک وھل سالت العلماء عن امر دینک ودنیاک وانی لا انظر الی صورکم ولکن انظر الی قلوبکم ودنیاتکم وارضی بھذہ الخصال عنکم (موعظۃ حسنۃ) ھذہ حال الظالم ثم اعلم حال العادل وفقنا اللہ وایاکم

اور اسپر لام داخل کیا گیا۔ جیسا کہ اس آیت مین۔ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا (شیخ زادہ) رسول خدا فرماتے ہین۔ لوگو خدا سے ڈرو۔ کسی مومن پر ظلم نہ کرو۔ ورنہ خدا ظالم سے قیامت کے دن بدلہ لیگا۔ (حیات القلوب) کسی عالم سے پوچھا گیا کہ ایمان کون سے گناہ سے سلب ہوجاتا ہی۔ جواب دیا۔ دولت ایمان کا شکر نہ کرنے سے۔ خوف انجام کے ترک سے۔ بندون پر ظلم کرنے سے۔ جس مین یہ صفتین ہونگی وہ غالبًا کافر ہوکر مریگا نعوذ باللہ منہ (دقائق الاخبار) حدیث قدسی مین ہے اے بنی آدم موت تمہارے بھید کھول دیگی۔ اور قیامت تمہارے حال بیان کریگی۔ اور نامۂ اعمال تمہاری پردہ دری کرڈالین گے کبھی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو۔ بلکہ اسے دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔ رزق کو قلیل نہ جانو۔ بلکہ رازق کی عظمت کا خیال رکھو۔ گناہون کو حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ تمہین کیا معلوم کہن سے گناہ مین خدا کا غضب پنہان ہے۔ میری پکڑ سے بیخوف نہ رہو۔ کیونکہ وہ نہایت پوشیدہ طور پر ہوتی ہے۔ گویا اندھیری رات مین صاف پتھر پر چیونٹی چل رہی ہے اے بنی آدم کبھی تونے ایسا کیا ہی کہ گناہ کرتے وقت میرے غضب سے ڈرکر اسے چھوڑ دیا ہو۔ تونے کبھی امانت جون کی تون ادا کی ہی۔ تونے کبھی بدون کے ساتھ احسان کئے ہین تونے کبھی ظالمونکو معافی دی ہی۔ جسنے تجھے چھوڑ دیا ہو کبھی تونے اس سے ملاہی۔ کبھی تونے خائن کے ساتھ انصاف کیا ہی۔ تونے کبھی اپنے دین کی باتین علماء سے پوچھی ہین۔ مین تمہاری صورتونکو نہین دیکھتا بلکہ دلون اور نیتون کو دیکھا کرتا ہون۔ اور مذکورۂ بالا خصلتون سے راضی ہون (موعظہ حسنہ) یہ ظالم کا حال تہا۔ اب عادل کی کیفیت سنیئے۔ خدا تعالیٰ ہمین تمہین نیک توفیق دے

روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یسری باللیل فمر علی باب فرأی فسمع بکاء فوقف فسمع امرأۃ تقول لاولادھا اللہ بینی وبین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فما رأی عمر ان یطیب قلبھا من الحزن فدق الباب فقال ما فعل بک عمر ولم یعلموا انہ عمر فقالت المرأۃ قد بعث زوجی الی غزوۃ کذا وقد ترک لی اولادا صغارا ولیس معی شیء انفقہ علیھم فیبکون ویقولون قد غفل امیر المؤمنین عنا فخرج عمر واخذ عدلا من الدقیق ولحما کثیرا وحملہ علی ظھرہ فقال لہ من کان معک حتی احملہ فقال مھب انک تحمل فی الدنیا ھذا فمن یحمل اوزاری یوم القیمۃ وکان یبکی حتی دخل الدار فجعن فی الساعۃ من الدقیق بیدہ واوقد النار وطبخ الخبز واللحم وبنبہ الصبیان فکان یلقمھم بیدہ حتی شبعوا فقال لھم اجعلونی فی حل علی ان لا تخاصمونی یوم القیمۃ فقالوا انعم فخرج وھو مع عدلہ ورأی فی المنام بعد موتہ بخمس عشرۃ سنۃ فقیل لہ ما فعل اللہ بک یا عمر قال الآن فرغت من حساب قولہ تعالیٰ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الآیۃ (من رونق المجالس) **حکایۃ** مکتوب علی جناح الجراد نحن جند من الاجناد سلطنا اللہ علی العباد لتخریب النواحی والبلاد عند ظھور الجور والفساد (نقل من المشکوۃ) وروی عن السلف الظلم والعلم فی المدینۃ والجھل والبرکات فی القری فیجذب العلم البرکات الی المدینۃ بسبب المناسبۃ بینھما ویجذب الجھل الظلم الی القری لمناسبتھما والاذھکذا اھل المدینۃ یشکون من اھل المدینۃ

مروی ہے کہ حضرت عمر رضہ ایک رات گشت کرتے کرتے کسی دروازہ پر گزرے اندر سے رونے کی آواز آئی۔ آپ ٹھیر گئے۔ ایک عورت اپنی اولاد سے یہ کہہ رہی تھی کہ میرے اور عمر کے مابین اللہ تعالیٰ فیصلہ کریگا حضرت عمر رضہ نے اس غرض سے کہ اُسکا دل خوش کردیں دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ عمرؓ نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ (انکو خبر نہ تھی کہ یہ خود حضرت عمرؓ ہیں) عورت بولی۔ کہ اُنہوں نے میرے خاوند کو جہاد کے لیے بھیجدیا ہے یہاں چھوٹے چھوٹے بچے کھانے پینے کیلئے رو رو کر یہ کہا کرتے ہیں کہ افسوس امیر المومنین ہماری خبر نہیں لیتے۔ حضرت عمر رضہ یہ سُنکر باہر نکلے اور بازار سے آٹے کی گٹھری اور بہت سا گوشت خرید کر اپنی پیٹھ پر اُٹھالائے۔ ساتھ والے نے کہا لائیے میں لیچلوں۔ فرمایا دنیا میں تو تم اس بوجھ کو اُٹھا سکتے ہو۔ مگر آخرت میں سیر بھر گنا ہو نکا بار کون اُٹھائیگا۔ غرضکہ آپ روتے ہوئے اُس عورت کے گھر گئے اور اپنے ہات سے آٹا گوندا۔ ہنڈیا چڑھائی۔ گوشت پکایا پھر بچوں کو جگا کر اپنے ہات سے کھلایا۔ اور معافی چاہتے ہوئے یہ کہا کہ مجھسے قیامت کے دن مواخذہ نہ کرنا۔ اُنہوں نے منظور کیا اور آپ وہاں سے تشریف لائے پھر وفات کی پندرہ برس بعد کسی نے خواب میں دیکھکر آپسے پوچھا کہ فرمائیے کیا گذری۔ جواب دیا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کے حساب سے آج پندرہ برس بعد فارغ ہوا ہوں (من رونق المجالس) مڈیوں کے پروں پر یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ ہمارا خدائی لشکر بندوں پر اسلئے متعین ہے کہ ظلم و فساد کے وقت اُنکے شہروں اور اطراف و جوانب کو اُجاڑ دے (من المشکوۃ) بعض علمائے سلف کا قول ہے کہ ظلم و علم شہروں میں ہے اور جہل و برکت قریوں میں۔ علم بمعنوں کو شہروں کی طرف اور جہل ظلم کو قریوں کی طرف کھینچ لاتا ہے کیونکہ ان میں باہم مناسبت ہے

ولا یشکوا من اهل القری واهل القری یشکوا من اهل القری ولا یشکوا من اهل السفر واهل السفر یشکوا من دین الاسلام ولا یشکوا من سائر الملل قیل کانت سنة من السنین فقحط الناس بمکة فخرج الناس یستسقون ثلاثة ایام فلم یمطروا فقال عبد الله بن المبارک فقلت لنفسی اخرج من بین هؤلاء القوم واد عوا الله تعالی فعسی یجیبنی ویستجیب سائی فاعتزلت منهم ودخلت بعض الکهوف فلم البث ان دخل غلام اسود وصلی رکعتین ووضع راسه علی الارض ودعا الله وکنت اسمعه یقول الهی ان هؤلاء عبادک قد استسقوک ثلاثة ایام فلم تسقهم فبعزتک لا ارفع راسی حتی تسقینا قال فلم یرفع راسه حتی امطرت السماء وقام ومضی فاتبعته حتی دخل فی البلد فدخل دارا فوقفت علی الباب فقعدت هنالک حتی خرج واحد فقلت لمن هذه الدار فقال لفلان فقلت اریدان اشتری مملوکا فعرض علی اما لک غلام فقلت ارید غیره فهل عندک غیره فقال ان معی غلاما لکنه لا یصلح لک فقلت لم قال لانه کسلان فقلت اعرضه علی فدعاه فابصرته فقلت قد رضیته فکم تبیعه قال انا اشتریته بعشرین دینارا لکنه لا یساوی عشرة دنانیر وقد بعته منک بعشرة دنانیر فقلت اشتریته منک بعشرین دینارا ودفعت الثمن الیه وتسلمت منه المملوک فقال لی الغلام یا ابن المبارک لم اشتریتنی فانی لا اخدمک فقلت له سمعت قال الاجنة تعرف الاجنة

چنانچہ آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے کہ ایک شہری دوسرے شہر کا شاکی ہے قریہ والے کی شکایت نہیں کرتا۔ اور گانو والے گانو والوں کے گلہ مند ہیں مسافروں کی شکایت نہیں کرتے اور مسافر بیچارہ دین اسلام کے اور کسی ملت سے شکایت نہیں رکھتے۔ مکہ میں ایکبار قحط پڑا لوگ تین روز تک استسقار کی نماز کے لئے گئے مگر مینہ نہ برسا۔ عبداللہ بن المبارک نے اپنے دل میں کہا کہ آج تو میں بھی دعا کروں۔ شاید دعا قبول کرلے۔ چنانچہ سب سے الگ ہوکر ایک غار میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر نگذری تھی کہ حبشی غلام آیا اور دو رکعتیں پڑھکر بحالت سجدہ دعا کرنی شروع کی جس کا مضمون یہ تھا کہ الٰہی تیرے بندوں نے تین روز تک پانی مانگا تو نے انکی نہ سنی۔ تیری عزت کی قسم جبتک مینہ نہ برسیگا میں سجدہ سے سر نہیں اٹھاؤنگا۔ چنانچہ اُسیوقت بارش آگئی۔ اور وہ اُٹھکر چلدیا۔ میں پیچھے پیچھے ہولیا۔ شہر میں پہنچکر وہ ایک گھر میں چلا گیا میں دروازہ پر ٹھہر رہا۔ اندر سے ایک آدمی نکلا۔ میں نے کہا یہ کسکا مکان ہے۔ جواب دیا فلان سوداگر کا۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک غلام خریدنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مالک مکان نے مجھے ایک غلام دکھایا۔ میں نے کہا اسکے سوا کوئی اور بھی ہے۔ اسنے کہا ہاں ہے تو سہی مگر تمہارے لائق نہیں۔ کیونکہ وہ کام کاج میں سست بہت ہے میں نے کہا ذرا بلاؤ تو سہی۔ چنانچہ وہ آیا اور میں نے اُسے دیکھکر پہچان لیا اور قیمت پوچھی۔ مالک نے کہا بیس دینار کو خریدا تھا مگر چونکہ مجھسے چوک ہوئی کہ یہ اتنی قیمت کے قابل نہ تھا لہذا سو سو دینار کو بیچتا ہوں۔ میں نے بیس دینار حوالے کردیے اور اس غلام کو لیلیا۔ غلام نے کہا ای ابن المبارک تم مجھے کیوں خریدتے ہو مجھسے تمہاری خدمت نہیں ہوسکے گی میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ دوستوں کو دوست خوب پہچانا کرتے ہیں۔

قال فجئت به الی بیتی فاراد التوضأ فقمت فقدمت الاناء الیه ووضعت النعل بین یدیه فقام وتوضأ وصلی وسجد قال فدنوت لان اسمع مایقول فاذا سمعته یقول شعرا

یاصاحب السران السر قد ظهرا (۴) ولا ارید حیاتی بعد ما اشتهرا

ثم سکت ساعة فحرکته فاذا هو میت فلحدت فی تجهیزه فدفنته فرایت النبی علیه السلام من لیلتی فی المنام وشیخ نورانی محدب عن یمینه وغلام الاسود عن یساره فقال لی جزاک الله عنا خیرا ولا ارانا ضیرا لما احسنت الی حبیبنا فقلت هل هو حبیبک یارسول الله قال علیه السلام نعم هو حبیبی وحبیب خلیل الرحمن (رونق المجالس) وعن جابر رضی الله عنه انه قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمة (مصابیح) عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی علیه السلام انه قال ستة یدخلون النار بستة الامراء بالجور والاعراب بالتعصب والرستاق بالجهل والدهاقین بالکبر والتجار بالخیانة والعلماء بالحسد فذکر ان آدم علیه السلام قال ان الله تعالی اعطی امة محمد اربع کرامات ما اعطانیها (احداها) ان قبول توبتی کان بمکة وامة محمد علیه السلام یتوبون فی کل مکان فیقبل الله توبتهم (والثانیة) انی کنت لا بسا فلما عصیت جعلنی عریانا وامة محمد یعصون عریانا فیلبسهم (والثالثة) لما عصیت فرق بینی وبین امرأتی وامة محمد یعصون الله ولا یفرق بینهم وبین ازواجهم

خیر مین اُسے اپنے گھر لے آیا اور جب اُس نے وضو کا ارادہ کیا تو مین نے پانی کا برتن اور نعلین اُسکے سامنے لا رکھین۔ اُسنے وضو کیا نماز پڑھی اور بڑا لمبا سجدہ کیا۔ مین نے کان لگا کر سُنا تو یہ کہہ رہا تھا ؎

یاصاحب السران السر قد ظهرا ۔ ولا ارید حیاتی بعد ما اشتهرا ۔ (یعنی اے واقف اسرار باطنی میرا بھید ظاہر ہوگیا ہی۔ مین اس شہرت کے بعد جینا نہین چاہتا) اسکے بعد خاموش ہوگیا۔ مین نے جھنجھوڑ کر دیکھا تو روح پرواز کر چکی تھی۔ تجہیز و تکفین کے بعد مینے دفن کر دیا۔ اسی رات رسولخدا کو خواب مین دیکھا کہ ایک نورانی شیخ آپکے دہنی طرف ہین اور وہ حبشی غلام بائین طرف۔ حضور نے مجھسے فرمایا جزاک الله تو نے ہمارے حبیب کے ساتھ احسان کیا مین نے عرض کیا۔ کہ کیا یہ حبشی غلام آپکا حبیب ہے۔ آپنے فرمایا ہان یہ میرا بھی حبیب ہے اور ابراہیم کا بھی (رونق المجالس) جابر رضی سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا۔ ظلم سے بچو۔ کیونکہ ایک ظلم سے قیامت کے دن بہت سی اندھیریان پیش آئین گی (مصابیح) ابن عباس رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ چھ شخص چھ خصلتون کے باعث دوزخ مین جائین گے (۱) حاکم ظلم کے باعث (۲) اعراب تعصب کے باعث (۳) گنوار جہل کے باعث (۴) دہقان تکبر کے باعث (۵) سوداگر خیانت کے باعث (۶) علما حسد کے باعث۔ آدم علیہ السلام کا قول ہی کہ اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو چار کرامتین ایسی عطا فرمائی ہین جو مجھے بھی نہین دین (۱) میری توبہ خاص مکہ مین قبول ہوئی اور امت محمدیہ کی توبہ ہر جگہ قبول ہوگی۔ (۲) مین کپڑے پہنے ہوئے تھا نافرمانی کی باعث ننگا کیا گیا۔ امت محمدیہ ننگی ہو کر گناہ کریگی اور خدا اُنکا پردہ ڈھانک لیگا (۳) نافرمانی کی باعث مجھمین اور میری بیوی مین تفریق کیگئی۔ امت محمدیہ مین اس قسم کی تفریق نہوگی

(والرابعۃ) انی عصیت فی الجنۃ فاخرجنی منہا وامتہ ستعصی اللہ فیدخلہم فیہا انا تابوا (تنبیہ الغافلین)

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الاحزاب

(یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا) یغلب الاوقات ویعم بنوام ما ہو اہلہ من التقدیس والتحمید والتہلیل والتمجید + وسبحوہ بکرۃ واصیلا (اول النہار) واخرہ خصوصا وتخصیصہما بالذکر للدلالۃ علی فضلہما علی سائر الاوقات لکونہما مشہودین کما فی ارادۃ التسبیح من جملۃ الاذکار لانہ العمدۃ فیہا وقیل الفعلان متوجہان الیہما وقیل المراد بالتسبیح الصلوٰۃ (ہو الذی یصلی علیکم) بالرحمۃ (وملائکتہ) بالاستغفار لکم والاہتمام بما یصلحکم والمراد القدر المشترک وہو العنایۃ بصلاحہم امرہم وظہور شرفکم مستعار من الصلوٰۃ (لیخرجکم من الظلمات الی النور) من ظلمات الکفر والمعصیۃ الی نور الایمان والطاعۃ (وکان بالمؤمنین رحیما) حتی اعتنی بصلاحہم امرہم واناطۃ قدرہم واستعمل فی ذلک الملائکۃ المقربین (قاضی) عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علی کل یوم خمسمائۃ مرۃ لم یفتقر ابدا ای لم یحتج الی احد ابدا قال اللہ تعالا فاذکرونی ای بالطاعۃ اذکرکم ای بالمغفرۃ والثواب اوفاذکرونی بالتوبۃ اذکرکم بقبول ومغفرتی اوفاذکرونی بالدعاء اذکرکم بالاجابۃ کما قال اللہ تعالی ادعونی استجب لکم اوفاذکرونی فی مہد کم اذکرکم فی لحدکم

(دعا) مین نافرمانی کے باعث جنت سے نکالا گیا امت محمدیہ نافرمانی کرکے توبہ کی برکت سے جنت مین داخل ہوگی (تنبیہ الغافلین)

سورہ احزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ یعنی مسلمانو خدا کی یاد بکثرت کیا کرو اور صبح شام اُسکی تسبیح کرتے رہو۔ مطلب یہ کہ بسا اوقات تقدیس وتحمید وتہلیل وتمجید مین مشغول رہو۔ تسبیح تمام اذکار سے افضل ہی اور صبح شام کی تخصیص اسلیے ہی کہ یہ دونون وقت دیگر اوقات پر فضیلت رکھتے ہین۔ بعض نے تسبیح سے نماز مراد رکھی ہی۔ ہُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ الآیۃ یعنی خدا اور اُسکے فرشتے تمپر رحمت بھیجتے ہین۔ اس سے مراد قدر مشترک ہی یعنی تمہارے امور کی اصلاح اور ظہور شرف کی طرف متوجہ ہین یہ معنی لفظ صلوٰۃ سے بطور استعارہ لیے گئے ہین۔ لِیُخْرِجَکُمْ الآیۃ تاکہ خدا تمکو کفر ومعصیت کے اندھیرون سے نور ایمان وطاعت کی طرف نکال لائے کیونکہ وہ مومنون پر مہربان ہی۔ اسلیے تمہارے کامونکی اصلاح اور تمہارے شرف کا خواہان ہی اور اسکے لیئے فرشتونکو کارکن بنا رکھا ہی (قاضی بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہین جو شخص ہر روز پانسو مرتبہ مجھپر درود بھیجتا رہیگا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ۔ یعنی تم مجکو طاعت وعبادت سے یاد کرو۔ مین تمکو ثواب ومغفرت سے یاد رکھون گا۔ یا تم مجکو توبہ سے مین تمکو قبولیت سے۔ تم مجکو دعا سے مین تمکو اجابت سے یاد کیا کرون گا۔ دوسری آیت ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھسے دعا مانگو۔ مین قبول کرون گا۔ تم بستر پر مجھے یاد کرو۔ مین لحد مین تم کو یاد رکھون گا۔

وھو التثبیت بالقول الثابت حین یسألہ الملکان فی قبرہ عن ربہ وعن دینہ وعن نبیہ او فاذکرونی بالتوکل اذکرکم بالکفایۃ بدلیل قولہ تعالی (ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ) او فاذکرونی بالاحسان اذکرکم بالرحمۃ لقولہ تعالی ان رحمت اللہ قریب من المحسنین (بحر الحقائق) قولہ ھو الذی یصلی الی آخرہ استیناف جار مجری التعلیل لما قبلہ من الامرین فان صلاتہ تعالی علیہم مع عدم استحقاقہم لھا وغناء عن العالمین مما یوجب علیہم المداومۃ علی ما یستوجبہ تعالی علیہم من ذکرہ تعالی وتسبیحہ وقولہ تعالی وملائکتہ عطف علی المستکن فی یصلی لمکان الفصل المغنی عن التاکید بالمنفصل لکن لا علی ان یراد بالصلوۃ الرحمۃ اولا والاستغفار ثانیا فان استعمال اللفظ الواحد فی معنیین متغایرین مما لا مساغ لہ بل علی ان یراد بھا معنی مجازی عام یکون کلا المعنیین فردا حقیقیا لہ وھو الاعتناء بما فیہ خیرھم وصلاح امرھم فان کلا من الرحمۃ والاستغفار فرد حقیقی لہ (ابو السعود) قولہ ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ الخ صلاۃ ومغفرۃ ورحمۃ وصلوۃ الملائکۃ الدعاء والاستغفار للمؤمنین جعلوا لکونھم مستجابی الدعوات کانھم قالوا الرحمۃ لہم جاز عطف الملائکۃ علیہ والاعموم للمشترک فی مفھومیہ الحقیقۃ والمجاز (شیخ زادہ) قال علیہ السلام لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ تورث قسوۃ القلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی (مصابیح شریف)

لحد میں یاد رکھنے سے تکیہ ہیں کا جواب مراد ہے جبکہ وہ خدا اور دین اور نبی کی بابت قبر میں سوال کریں گے یا تم مجھے توکل سے یاد رکھو میں تمہارے سارے کام بنا دوں گا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یا تم مجھے نیکیوں سے یاد رکھو میں تمکو رحمت سے یاد رکھونگا۔ چنانچہ فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (بحر الحقائق) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ۔ جملہ ستانفہ قائم مقام تعلیل ہے۔ کیونکہ باوجود عدم استحقاق خدا کی رحمت ذکر و تسبیح کو واجب کر رہی ہے اور وملائکتہ ضمیر یصلی پر معطوف ہوا اس میں فصل کو باعث ضمیر منفصل کی ضرورت نہیں۔ لیکن صلوۃ سے اولاً رحمت ثانیاً استغفار کے معنے لینے درست نہیں کیونکہ دو متغائر معنوں میں ایک لفظ کا استعمال ناجائز ہے۔ بلکہ عام طور پر مجازی معنے لینے چاہییں تاکہ یہ دونوں معنی اُس عام معنے کے فرد حقیقی بنجائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور فرشتے تمہاری بھلائی اور صلاح امور کی طرف متوجہ ہیں۔ رحمت اور استغفار دونوں اس معنی کے فرد حقیقی ہیں (ابو السعود) ھو الذی یصلی علیکم الآیۃ صلوۃ خداوندی سے رحمت و مغفرت اور صلوۃ ملائکہ سے مومنوں کے لئے دعا و استغفار مراد ہے۔ چونکہ فرشتے مستجاب الدعوات ہیں اس لیے بمنزلہ فاعل رحمت قرار دیے گئے ہیں۔ اس لیے عطف جائز ہوا ہے ورنہ صلوۃ حقیقی و مجازی دونوں معنوں میں عموم مشترک نہیں پایا جاتا (شیخ زادہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ بلا ذکر الٰہی کثرت سے باتیں نہ کیا کرو۔ کیونکہ کثرت کلام بلا ذکر الٰہی دل کو سخت کر دیتی ہے۔ خدا سے وہی شخص دور رہیگا جو نہایت سخت دل ہوگا (مصابیح)

حکی انہ مات رجل من اھل اللہ تعالی فرأہ البعض فی النوم فسألہ عن حالہ فقال جاءنی ملکان وجھما احسن شیء وریحھما اطیب شیء فقالا من ربک فقلت ان سألتما امتحانا فحرام وان سألتما استفہاما فربی اللہ تعالی فذھبا فقلت لا تذھبا حالا وتا نیا بالخبر عن سیدی فجاء نداء فی الحال ھو عبدی فذھبا (انتہی) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام رایت لیلۃ المعراج حجرا لا یعلم مقدارہ الا اللہ تعالی وعلی شاطئہ ملک علی صورۃ الطیر ولہ سبعون الف جناح اذا قال العبد سبحان اللہ تحرک من مکانہ واذا قال والحمد للہ بسط اجنحتہ واذا قال ولا الٰہ الا اللہ طار واذا قال واللہ اکبر اوقع نفسہ فی البحر واذا قال ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یخرج فینفض اجنحتہ فیقطر من کل جناح سبعون الف قطرۃ فیخلق اللہ تعالی من کل قطرۃ ملکا فیسبحون ویھللون ویستغفرون لقائلھا الی یوم القیمۃ (زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی خلق عموجا بین یدی العرش فاذا قال العبد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اھتز العموج فیقول اللہ تعالی اسکن یا عموج فیقول العموج کیف اسکن ولم تغفر لقائلھا فیقول اللہ تعالی قد غفرت لہ فیسکن عند ذلک (زبدۃ الواعظین) **حکی** ان موسی علیہ السلام کان مارا فی بعض الطرق فرای شیخا قد انحنی ظھرہ من الکبر

حکایت بعض اہل اللہ کو وفات کے بعد کسی شخص نے خواب مین دیکھکر پوچھا کہ کہو کیا گذری - جواب دیا میرے پاس نہایت خوبصورت دو فرشتے آئے جنکی خوشبو دور تک مہک رہی تھی - اُنہون نے کہا تیرا رب کون ہی مین نے جواب دیا کہ اگر استحانًا پوچھتے ہو تو یہ سوال حرام ہی - اور اگر استفہامًا پوچھتے ہو تو میرا رب اللہ تعالی ہے - یہ سُنکر دونون چلنے لگے - مین نے کہا کہ بغیر جواب دئے جانا نہ چاہیئے - اتنے مین ندا ہوئی کہ یہ شخص میرا خاص بندہ ہے - یہ دونون فرشتے چلے گئے - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مین نے معراج کی رات کو ایک ایسا دریا دیکھا جسکی انتہا خدا ہی کو معلوم ہے اُس کے کنارہ پر ایک پرندہ کی صورت مین فرشتہ نظر آیا جس کے ستر ہزار پر تھے - جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اپنے پر ہلاتا ہے اور جب الحمد للہ کہتا ہے تو پرونکو کھولدیتا ہے پھر جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اُڑجاتا ہی اور جب اللہ اکبر کہتا ہے تو دریا مین گر پڑتا ہی اور جب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے تو دریا سے نکلکر اپنے پر جھاڑتا ہی اُسکے ایک پر سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہین اللہ تعالی ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی یہ سب تسبیح و تہلیل کرتے اور قائل کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہتے ہین (زبدۃ الواعظین) رسول خدا فرماتے ہین - اللہ تعالی نے عرش کے آگے ایک ستون پیدا کیا ہے جب بندہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو یہ ستون ہلنے لگتا ہی - اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اے ستون ٹھیر جا - وہ عرض کرتا ہی کہ جب تک اسکے قائل کی مغفرت نہوگی مین ہرگز نہ ٹھیرونگا - حکم ہوتا ہے جا مینے اُسے بخشدیا - ستون فوراً ٹھیر جاتا ہے (زبدۃ الواعظین) **حکایت** موسی علیہ السلام کہین چلے جارہے تھے رستہ مین ایک کبڑے بڈھے کو دیکھا

وقد شد زنارا علی وسطه وبین یدیه نار یعبدها فقال موسی علیه السلام یا شیخ منذ کم سنة تعبد هذه النار فقال منذ اربعمائة وتسعین سنة فقال الربان لك ان تتوب من عبادة النار وتتحول الی الملك الجبار فقال یا موسی اتری ان الله تعالی لو رجعت الیه یقبلنی قال موسی علیه السلام فکیف لا یقبل وهو ارحم الراحمین فقال یا موسی ان علمت ان الله تعالی یقبل الهاربین بکرمه ولطفه اعرض علی الاسلام فعرض علیه موسی علیه السلام الاسلام فاسلم فقال لا اله الا الله موسی رسول الله فاخذته الصیحة والصراخ حتی خشی علیه الموت بفرح الاسلام فحرکه موسی علیه السلام برجله فاذا هو فارق الدنیا فاخذ موسی علیه السلام فی تجهیزه ودفنه ثم وقف علی قبره فقال الهی اردت ان تعلمنی بما ذا عاملت هذا العبد بتوحید واحد فنزل جبرائیل علیه السلام وقال یا موسی ان ربك یقرئك السلام ویقول اما علمت ان من صدا لحنا بکلمة لا اله الا الله موسی رسول الله تقربه الی جنابنا ونلبسه من حلل الجنة فرجع موسی علیه السلام الی قومه فاخبرهم القصة فعد احروف لا اله الا الله موسی رسول الله اربعة وعشرین حرفا فقد غفر الله بکل حرف ذنوب سبع وعشرین سنة (رونق المجالس) وفی الخبر یؤتی بعبد یوم القیمة ویوقف بین یدی الله تعالی وعاسبه فیستغرق النار بکثرة ذنوبه قلة حسناته فیقرب الی الهلاك وهو یرتعد فیقول الله تعالی یا ملائکتی انظروا دفتره هل تجدون فی دیوانه حسنة فینظرون فیقولون یا ربنا لم نجد شیئا

جو زنار باندھے آگ کی پوجا کر رہا تھا۔ آپنے فرمایا۔ بڑے میاں کتنے عرصہ سے آگ کو پوج رہے ہو عرض کیا چار سو نوے برس سے۔ آپنے فرمایا کیا اس سے توبہ اور خدا کی طرف رجوع کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ اُس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائیگی۔ فرمایا خدا ارحم الراحمین ہے ضرور قبول کرے گا۔ اُس نے کہا اگر اللہ تعالی بہاگنے والوں کی توبہ قبول کر لیتا ہی تو مجھپر اسلام پیش کیجئے۔ آپنے کلمہ شہادت پڑہایا اُس نے اسلام کی خوشی مین ایک ایسی چیخ ماری کہ جان نکل گئی۔ حضرت موسی نے پانوں پکڑ کر ہلایا۔ مگر وہان کیا رکھا تھا۔ آپنے تجہیز وتکفین کے بعد دفن کر دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوکر یہ فرمایا الہی صرف کلمۂ توحید پڑھ لینے سے تو نے اس بندہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ ارشاد ہوا کہ کیا تمہین معلوم نہین کلمہ توحید پڑھنے والا ہمارا مقرب بنجاتا ہے اور ہم اسے جنت کے حلے پہنا دیتے ہین۔ حضرت موسی نے واپس آکر لوگون کو یہ واقعہ سُنایا۔ اُنہون نے لا الہ الا اللہ موسی رسول اللہ کے حرف گنے تو چوبیس نکلے۔ ہر حرف کے مقابلہ مین اللہ تعالی نے ستائیس برس کے گناہ معاف فرما دیئے (رونق المجالس) حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو اللہ تعالی کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ کثرت گناہ اور قلت حسنات کے باعث دوزخ کا مستحق نکلے گا۔ اس لئے خوف ہلاکت کانپنے لگے گا۔ اسوقت اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا۔ اے فرشتو یہ تو دیکھو کہ اسکے نامۂ اعمال مین کوئی نیکی ہے یا نہین۔ عرض کرین گے۔ الہی ایک بھی نہین۔

فیقول اللہ تعالی عندی لہ شیٔ انہ کان نائما فی اللیل فاستیقظ من منامہ اراد ان یذکرنی فغلب علیہ النوم فلم یقدر ان یذکرنی انی قد غفرت لہ بذلک (تنبیہ الغافلین) عن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال ان الشیطان علیہ اللعنۃ قال لربہ بعزتک وجلالک یارب لا ازال ابدا اغوی عبادک وامرھم بالکفر والمعصیۃ مادامت ارواحھم فی اجسادھم قال اللہ تعالی یا ملعون وعزتی وجلالی لا ازال اغفر لھم مادموا اذاکرین لی ومستغفرین منی (مجالس الانوار) عن النبی علیہ السلام انہ قال یؤتی برجل یوم القیمۃ الی المیزان فیخرج لہ تسعۃ وتسعون سجلا وکل سجل منھا مد البصر فیھا خطایاہ وذنوبہ فتوضع فی کفۃ المیزان ثم یخرج قرطاس مثل انملۃ فیہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیوضع فی الکفۃ الاخری فیرجح علی خطایاہ فیثبتہ اللہ تعالی بتوحیدہ من النار ویدخل الجنۃ (تنبیہ الغافلین) قال الفقیہ ابو اللیث من حفظ سبع کلمات فھو شریف عند اللہ تعالی والملائکۃ ویغفر اللہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر ویجد حلاوۃ الطاعۃ ویکون حیاتہ ومماتہ خیرا (الاولی) ان یقول عند ابتداء کل شیٔ بسم اللہ (والثانیۃ) ان یقول بعد فراغ کل شیٔ الحمد للہ (والثالثۃ) اذا جری علی لسانہ مالا یعنیہ ان یقول استغفر اللہ (والرابعۃ) اذا اراد فعلا عذا ان یقول ان شاء اللہ

حکم ہوگا اسکی ایک امانت ہمارے پاس ہے۔ وہ یہ کہ ایک شب پچھلے کو بیدار ہوکر اس نے ہمارے ذکر کا ارادہ کیا۔ مگر نیند کے غلبہ نے اس ارادہ کو پورا نہ ہونے دیا۔ ہم نے اُسی نیکی کے باعث اسے بخش دیا۔ (تنبیہ الغافلین) حضرت سعید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ شیطان ملعون نے جب یہ دعوے کیا کہ الٰہی تیری عزت وجلال کی قسم میں ہمیشہ تیرے بندوں کو بہکاتا اور اُنکو کفر و معصیت کی ترغیب دیتا رہوں گا۔ وہاں سے جواب آیا۔ اے ملعون میں اپنے عزت و جلال کی قسم بندے جب تک ہمارا ذکر کرتے اور ہم سے مغفرت چاہتے رہیں گے ہم انکو بخشتے رہیں گے (مجالس الانوار) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کے پاس لاکر اُسکے گناہوں کے ننانوے دفتر نکالے جائیں گے۔ ہر دفتر حد نظر کی برابر ہوگا۔ ان سب کو میزان کے ایک پلہ میں اور چونٹی برابر ایک کاغذ کو جس میں کلمۂ شہادت ہوگا دوسرے پلہ میں رکھیں گے۔ یہ پلہ جھک جائیگا۔ اور توحید کی بدولت اللہ تعالی دوزخ سے نجات دیکر اُسے جنت میں داخل کردیگا (تنبیہ الغافلین) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ مندرجہ ذیل سات کلموں کا یاد رکھنے والا خدا کے نزدیک شریف اور قابل مغفرت ہے اُس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگوں کی برابر ہونگے تو معاف کردیئے جائینگے اور اُس کی موت زندگی سے بہتر ہوگی۔ (۱) ہر چیز کے شروع میں بسم اللہ کہنا (۲) ہر کام سے فارغ ہوکر الحمد للہ کہنا (۳) لغو اور بیہودہ باتوں کے بعد استغفر اللہ کہنا (۴) آیندہ فعل پر ان شاء اللہ کہنا ✣ ✣

(والخامسة) اذا استقبل اليه فعل مكروه ان يقول لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم (والسادسة) اذا اصابته مصيبة ان يقول انا لله وانا اليه راجعون (والسابعة) لا يزال يجري على لسانه في الليل والنهار كلمة لا اله الا الله محمد رسول الله (من تفسير حنفي) فاعمل بما قررنا لك يا صوفي قيل سبعة اشياء تنور القبر وكل واحد ثابت بكتاب الله تعالى (اولها) الاخلاص في العبادة لقوله تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين (والثاني) بر الوالدين لقوله تعالى واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا (والثالث) صلة الرحم لقوله تعالى واتات ذا القربى حقه (والرابع) ان لا يضيع عمره في المعصية لقوله تعالى واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله (والخامس) ان لا يتبع هواه لقوله تعالى يا ايها الذين امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا وقوله تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى (والسادس) ان يجتهد في الطاعة لقوله تعالى وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين (والسابع) ان يكثر ذكر الله لقوله تعالى يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا (تنبيه الغافلين) قال عليه السلام افضل الذكر لا اله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله (وهذا الحديث من حسان المصابيح) رواه جابر رضي الله عنه وانما جعل فيه الحمد لله تعالى افضل الدعاء لان الدعاء عبارة عن ذكر العبد ربه وسؤاله منه فضلا ففي الحمد لله هذا المعنى موجود اذ فيه ذكر الرب وطلب المزيد لانه راس الشكر والعمدة فيه

(۵) کوئی فعل مکروہ سامنے آجائے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا (۶) مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا (۷) دن رات کلمۂ شہادت زبان سے جاری رکھنا (تفسیر حنفی) بعض علماء کا قول ہے کہ سات چیزیں روشنی قبر کا باعث ہیں (۱) عبادت میں اخلاص۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فمخلصین لہ الدین (۲) والدین کے ساتھ سلوک چنانچہ ارشاد ہوا ہے وبالوالدین احسانا (۳) صلہ رحمی۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے واٰت ذا القربیٰ حقہ (۴) زندگی کو گناہوں سے بچانا۔ قرآن مجید میں ہے واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔ (۵) نفسانی خواہشوں سے بچنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اور اما من خاف مقامہ بہ الآیۃ (۶) طاعات میں کوشش کرنا چنانچہ حکم ہوا ہے۔ وسارعوا الی مغفرۃ الآیۃ (۷) ذکر الٰہی کی کثرت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا الآیۃ (تنبیہ الغافلین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ تمام اذکار سے افضل اور الحمد للہ تمام دعاؤں سے بہتر ہے (مصابیح) الحمد للہ کو اس لئے افضل الدعا فرمایا ہے کہ دعا ذکر الٰہی اور اُس سے فضل کی طلب کا نام ہے۔ الحمد للہ میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ ذکر بھی اور طلب فضل بھی کیونکہ الحمد للہ شکر کی اصل ہے

لقولہ علیہ السلام الحمد للہ رأس الشکر ما شکر اللہ عبد لم یحمدہ والشکر یستلزم المزید لقولہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنکم فمن قال الحمد للہ یصیر کانہ سأل منہ تعالیٰ زیادۃ فضلہ بعد الثناء علیہ وما کون لا الٰہ الا اللہ من افضل الاذکار فلان فیہ معنی لا یوجد فی ذکر غیرہ وبمعرفۃ ذلک المعنی یحصل للمکلف جمیع ما یجب علیہ معرفتہ فی حقہ تعالیٰ وذلک معنی اثبات الالوھیۃ لہ تعالیٰ ونفیہا عما عداہ ویندرج فی معنی الالوھیۃ جمیع ما یجب علی المکلف معرفتہ مما یجب فی حقہ تعالیٰ ومما یستحیل علیہ ومما یجوز لہ لان الالوھیۃ تشتمل علی معنیین احدھما استغناؤہ تعالیٰ عن جمیع ما سواہ (والثانی) افتقار جمیع ما عداہ الیہ تعالیٰ فعلی ھذا یکون معنی کلمۃ التوحید لا مستغنی عن جمیع ما سواہ الا اللہ فیجب للہ تعالیٰ الوجود والقدم والبقاء اذ لو لم یجب لہ تعالیٰ ھذہ الصفات لکان محتاجا الی محدث لان انتفاء شیٔ من ھذہ الصفات یستلزم الحدوث وکل حادث مفتقر الی محدث وکذا یجب لہ تعالیٰ التنزہ عن النقائص ویدخل فی التنزہ عن النقائص وجوب السمع والبصر والکلام (مجالس الرومی ملخصا)

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** الاحزاب

(ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی) یعتنون باظہار شرفہ وتعظیم شانہ

چنانچہ رسول خدا فرماتے ہیں جس نے خدا کی حمد نہ کی اُس سے شکر ادا نہیں ہو سکا۔ شکر سے نعمت کی زیادتی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ بس تو الحمد للہ کہنے والا گویا حمد الٰہی کے بعد زیادتی فضل کا طالب ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ اسلئے افضل الذکر ہے کہ جو معنی اسمیں پائے جاتے ہیں اور قسم کے ذکر میں نہیں پائے جاتے۔ اسکے معنی سمجھ لینے سے بندے کو حقوق الٰہی کی متعلق تمام واجبات کا علم حاصل ہو جاتا ہے یعنی خدا کی معبودیت کا ثبوت اور شرک کی نفی ہوتی ہے۔ اور اسی کے تحت میں حقوق الٰہی کے متعلق تمام واجبات داخل ہیں۔ کیونکہ معبودیت میں دو باتیں ہوتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی تمام ماسوے سے بے نیازی (۲) اس کی جانب تمام ماسوا کی احتیاج اسلئے کلمۂ توحید کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر تمام چیزیں ماسوے کے محتاج ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے وجود اور قدیم ہونا اور بقا ہر وقت ثابت ہے۔ کیونکہ اگر ان صفات کی نفی کی جائے تو نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ کو ایک مُحْدِث کا محتاج ماننا پڑے گا۔ یہ اس لیے کہ ان صفات کی نفی مستلزم حدوث ہے اور حادث محدث کا محتاج ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نقصانات سے پاک ہے۔ اور سمع۔ بصر۔ کلام اُسکی صفات میں داخل ہیں (مجالس الرومی)

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** الاحزاب

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الْاٰیَۃَ یعنی خدا اور اُسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے اور اُنکے اظہار شرف اور تعظیم شان کا اہتمام کرتے ہیں۔

(یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ) اعتنوا انتم ایضا فانکم اولی بذلک وقولوا اللھم صل علی محمد وسلموا تسلیما وقولوا السلام علیک ایھا النبی وقیل وانقادوا لاوامرہ والایۃ تدل علی وجوب الصلوۃ والسلام علیہ فی الجملۃ وقیل تجب الصلوۃ کلما جری ذکرہ لقولہ علیہ السلام رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی فدخل النار فابعدہ اللہ وتجوز علی غیرہ تبعا لہ وتکرہ استقلالا لانہ فی العرف صار شعار الذکر الرسول ولذا یکرہ ان یقال محمد عز وجل وان کان عزیزا جلیلا (قاضی) وعن ابی ھریرۃ وعمار بن یاسر رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی خلق خلقا ملکا اعطاہ سمع الخلائق کلھا وھو قائم علی قبری الی یوم القیمۃ فما من احد من امتی یصلی علی صلوۃ الا سماہ باسمہ واسم ابیہ وقال یا محمد ان فلان بن فلان صلی علیک فقالوا یا رسول اللہ ارایت قول اللہ تعالی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی فقال علیہ السلام ھذا من العلم المکنون ولولا انکم سألتمونی ما اخبرتکم بہ قال النبی علیہ السلام ان اللہ تعالی وکل بی ملکین فلا اذکر عند مسلم فیصلی علی الا قال ذاک الملکان غفر اللہ لک وتقول الملائکۃ جوابا لھما آمین ولا اذکر عند مسلم فلم یصل علی الا قال ذاک الملکان لا یغفر اللہ تعالی لک وتقول الملائکۃ جوابا لھما آمین (ابو السعود) عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من دعاء الا وبینہ وبین السماء حجاب حتی یصلی علی النبی علیہ السلام

مسلمانو تم بھی درود وسلام بھیجنے کا اہتمام کرو۔ کیونکہ تم اسکے زیادہ مستحق ہو یعنی اللھم صل علی محمد اور السلام علیک ایھا النبی کہا کرو۔ یا یہ یعنی کہ نبی کے احکام مانا کرو۔ آیت صلوۃ وسلام کے وجوب پر دال ہی۔ بعض علماء کا قول ہی کہ آپکے ذکر کے وقت ہر مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے کیونکہ آپ فرماتے ہین۔ خدا کرے وہ شخص ذلیل ہو جو میرے تذکرہ کے وقت مجھپر درود نہ بھیجے خدا اسکو رحمت سے دور کرکے دوزخ سے قریب کردیتا ہی۔ غیر نبی پر درود بھیجنا تبعاً جائز اور مستقلاً مکروہ ہے کیونکہ درود وعرف مین تذکرہ نبی کا شعار ٹھیر گیا ہی۔ اسی لئے محمد عز وجل نہین کہہ سکتے اگرچہ آپکے معزز وجلیل ہونے مین ذرا شک نہین (قاضی بیضاوی) ابوہریرہؓ اور عمارؓ بن یاسر سے روایت ہی کہ رسول خدا فرماتے ہین اللہ تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کرکے میری قبر پر کھڑا کردیا ہی۔ یہ تمام مخلوق کی باتین سنا کرتا ہی اور جو شخص مجھپر درود بھیجتا ہے اسکا اور اسکے باپ کا نام لیکر میرے پاس پہنچا دیتا ہی صحابہ نے عرض کیا کہ ان اللہ وملائکتہ الآیہ کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا یہ راز کی بات ہی اگر تم سوال نہ کرتے تو مین ہرگز نہ بتاتا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالی نے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہین۔ جب کوئی مسلمان مجھپر درود بھیجتا ہی تو یہ دونون فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین اور دیگر ملائکہ آمین کہتے ہین اور اگر میرے تذکرہ کے وقت کوئی مسلمان درود نہین بھیجتا تو وہ دونون بددعا کرتے ہین اور دیگر ملائکہ آمین کہتے ہین (ابو السعود) انس بن مالک پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جب نبی پر درود نہ بھیجا جائے آدمی کی دعا آسمان و زمین کے بیچ میں رکی رہتی ہے۔

فاذا اصلی علیہ یخرق ذلک الحجاب ویدخل الدعاء وان لم یصل رجع دعاؤہ (حکی) ان واحدا من الصلحاء جلس للتشہد ونسی الصلوۃ علی النبی علیہ السلام فرأی رسول اللہ فی نومہ فقال لہ النبی علیہ السلام لم نسیت الصلوۃ علی فقال یارسول اللہ اشتغلت بثناء اللہ تعالٰی وعبادتہ فنسیت فقال علیہ السلام اما سمعت قولی الاعمال موقوفۃ والدعوات محبوسۃ حتی یصلی علی وقال لوجاء عبد یوم القیامۃ بحسنات اھل الدنیا ولم تکن فیہا صلوۃ علی رجعت ولم تقبل (زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوۃ (حکی) ان زاھدا رای النبی علیہ السلام فی نومہ فاستقبل الزاھد الیہ فلم ینظر الیہ فقال الزاھد یارسول اللہ انت علی غضبان فقال علیہ السلام لا فقال اما تعرفنی وانا فلان الزاھد فقال النبی علیہ السلام ما اعرفک فقال یارسول اللہ انا سمعت العلماء یقولون ان النبی علیہ السلام یعرف امتہ کما یعرف الرجل ولدھا فقال النبی علیہ السلام صدق العلماء ان النبی اعرف منہا بامتہ ای بالذی یصلی علی نبیہ بقدر صلوتہ (زھرۃ الریاض) حکی ان امرأۃ جاءت الی الحسن البصری فقالت یا استاذ ان لی بنتا مات اربعون ارادان اراھا فی المنام فعلمنی شیئا من الخواص حتی اراھا فعلمہا الصلوۃ فرأت بنتہا فی المنام وعلیہا لباس من قطران وفی عنقہا غل وفی رجلیہا قید من نار فاستیقظت وجاءت الی الحسن البصری باکیۃ ووصفت ما رأتہ فبکی الحسن البصری واصحابہ ثم مضی مدۃ فرای

اور پھر جب درود پڑھتا ہی تو پردے چاک کرکے آسمان پر چڑھ جاتی ہی اور جو درود نہیں پڑھتا تو اُس کی دعا لوٹ آتی ہے **حکایت** ایک شخص نے جو تشہد کے بعد درود پڑھنا بھول گیا تھا رسول خدا کو خواب مین یہ فرماتے دیکھا کہ تم درود کیون بھول گئے۔ عرض کیا مین ثنائے الٰہی مین مشغول تھا آپنے فرمایا تم نے یہ نہین سُنا کہ جبتک مجھپر درود نہ بھیجا جائے اعمال اور دعائین رکی رہتی ہین اگر کسی نے تمام دنیا کی بہترین نیکیان کی ہون مگر اُن مین درود شامل نہ ہو تو ہرگز قبول نہ ہونگی (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے قیامت کے دن وہی شخص میرے پاس ہوگا جو دنیا مین بکثرت درود بھیجتا رہے گا **حکایت** ایک زاہد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین غیر ملتفت دیکھکر عرض کیا کہ کیا آپ مجھسے خفا ہین۔ فرمایا نہین۔ اُسنے عرض کیا کہ مین فلان زاہد ہون۔ آپنے فرمایا مین تمکو نہین پہچانتا۔ زاہد نے کہا مینے علماء سے سنا ہی کہ رسول خدا اپنی امت کو اسطرح پہچانتے ہین جسطرح مان باپ اپنی اولاد کو۔ آپنے فرمایا علماء نے سچ کہا نبی اُنہین کو پہچانتے ہین جو بقدر نماز آپ پر درود بھیجتے رہتے ہین (زہرۃ الریاض) **حکایت** حسن بصری سے ایک عورت نے کہا کہ میری لڑکی مرگئی ہی اُسے خواب مین دیکھنا چاہتی ہون کوئی وظیفہ بتائیے۔ آپنے اُسے درود بتا دیا۔ اُسنے اپنی بیٹی کو گندگی کے کپڑے گلے مین طوق۔ اور پانو مین دوزخ کی بیڑیان پہنے دیکھا۔ فوراً آنکھ کھل گئی۔ اور روتی ہوئی حسن بصری کے پاس آئی۔ پھر اپنا خواب بیان کیا حسن اور اُنکے احباب یہ خواب سنکر روپڑے پھر ایک مدت کے بعد حسن سے

فی المنام انها فی الجنة علی سریر و علی راسها تاج یضیئ ما بین المشرق والمغرب فقالت یا استاذ تعرفنی فقال الحسن رحمه الله لا فقالت انا بنت تلک المرأة التی علمتها الصلوة فقال الحسن رحمه الله تعالی بای سبب نلت هذا المنزل فقالت یا شیخ مر بمقبرتنا رجل فصلی علی النبی علیه السلام مرة وجعل ثوابها لنا وکان فی مقبرتنا خمسمائة وخمسون انسانا معذبا فنودی ارفعوا عنهم العذاب ببرکة صلوة هذا الرجل علی النبی علیه السلام (زبدة الواعظین) عن عبد الرحمن بن عوف عن النبی علیه السلام انه قال جاء نی جبرائیل علیه السلام قال یا محمد لا یصلی علیک احد الا صلی علیه سبعون الف ملک ومن صلت علیه الملائکة کان من اهل الجنة روی عن الحسن البصری انه قال رایت ابا عصمة فی المنام فقلت له یا ابا عصمة ما فعل الله بک فقال غفر لی فقلت بای سبب قال ما ذکرت حدیثا الا صلیت علی النبی علیه السلام (زبدة الواعظین) عن النبی علیه السلام انه قال اتانی جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیهم السلام فقال جبرائیل یا رسول الله من صلی علیک فی کل یوم عشر مرات انا اخذ بیده وامره علی الصراط کالبرق الخاطف وقال میکائیل علیه السلام انا اسقیه من حوضک وقال اسرافیل علیه السلام انا اسجد لله تعالی ما ارفع راسی حتی یغفر الله تعالی له وقال عزرائیل علیه السلام انا اقبض روحه کما اقبض ارواح الانبیاء علیهم السلام (حکی) عن عبد الله انه قال کان لنا خادم یخدم السلطان وهو موصوف بالفقه

اس لڑکی کو جنت کے تخت پر ایک جگمگاتا تاج پہنے دیکھا۔ لڑکی نے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ لڑکی بولی میں اُسی بڑھیا کی بیٹی ہوں جسکو آپنے درود سکھایا تھا۔ حسن نے کہا مجھے یہ رتبہ کیونکر ملگیا۔ جواب دیا۔ کہ ایک آدمی ہمارے مقبرہ کی طرف سے درود پڑھتا ہوا گزرا۔ اور اُسکا ثواب ہمیں بخشدیا۔ اسکی برکت سے ایسے پانسو پچاس مُردوں کو جن پر عذاب ہو رہا تھا نجات ملگئی (زبدۃ الواعظین) عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرئیل مجھے کہہ گئے ہیں جو شخص تمپر ایک بار درود بھیجے گا اُسپر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجیں گے۔ اور جس پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں وہ جنتی ہوجاتا ہے۔ حسن بصری کہتے ہیں میں نے ابو عصمہ کو خواب میں دیکھکر اُن سے یہ پوچھا کہ کہئے کیا گزری جواب دیا۔ مغفرت ہوگئی۔ میں نے کہا کس سبب سے۔ جواب دیا میں حدیث بیان کرتے وقت ہمیشہ درود پڑھا کرتا تھا۔ (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا ایکبار جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل چاروں فرشتے میرے پاس آئے۔ جبرئیل نے کہا جو آپ پر دس مرتبہ روز درود بھیجے گا میں اُس کا ہات پکڑکے بجلی کی طرح پلصراط سے اُتارونگا۔ میکائیل بولے میں اُسے حوض کوثر کا پانی پلاؤنگا۔ اسرافیل نے کہا میں سجدہ میں گر پڑونگا۔ اور جبتک اُسکی مغفرت نہ ہوجائے ہرگز سر نہ اُٹھاؤنگا۔ عزرائیل بولے میں روح انبیا کی طرح اُس کی روح قبض کرونگا حکایت عبد اللہ کہتے ہیں ہمارا ایک خادم جو بیشتر سلطان کی خدمت میں مصروف تھا نہایت فاسق وفاجر تھا۔

فرایته لیلة فی منامی وید ہ فی ید النبی علیه السلام فقلت له یا نبی الله هذا العبد من الفاسقین فکیف وضع یدہ فی ید ک فقال النبی علیه السلام قد غفر له وانا اشفع له الی الله تعالی فقلت یا نبی الله بای سبب نال تلك المنزلة فقال بکثرة الصلوة علی انه کان فی کل لیلة حین یجیئ الی فراشه یصلی علی الف مرة (تحفة الملوك) وعن کعب انه قال اذا کان یوم القیمة یری آدم علیه السلام واحدا من امة محمد علیه السلام یساق الی النار فینادی یا محمد فیقول لبیك یا ابا البشر فیقول ان واحدا من امتك یساق الی النار فیعد وخلفه النبی علیه السلام حتی یدرکه ویقول یا ملائکة ربی قفوا فیقولون یا محمد الم تقرأ قوله تعالی فی حقنا لا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون فیسمعون نداء المطیعین لهم فیقول ردوه الی المیزان فیوزن عمله فترجح سیئاته علی حسناته فیخرج النبی علیه السلام رقعة من کمه فیها الصلوة التی صلاها علیه فی الدنیا فیضعها النبی علی حسناته فتثقل فیفرح الرجل ویقول بابی انت وامی من انت فیقول انا محمد فیقبل ذلك الرجل قدم النبی علیه السلام ویقول یا رسول الله ما تلك الرقعة فیقول النبی علیه السلام هی صلاتك التی صلیت علی فی الدنیا وانا حفظتها لك فیقول العبد یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب الله (کنز الاخبار) روی عن النبی علیه السلام انه قال ان الله تعالی خلق ملائکة یا ید ہم

میں نے ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ وہ رسول خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے ہی۔ عرض کیا حضور اس فاسق کو یہ رتبہ کیونکر ملا آپنے فرمایا میری شفاعت سے اسکی مغفرت ہوگئی۔ کیونکہ یہ مجھپر کثرت درود بھیجا کرتا تھا۔ یعنی رات کو بستر پر لیٹنے وقت ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتا تھا (تحفۃ الملوک) کعب سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن حضرت آدم امت محمدیہ کے ایک شخص کو دوزخ کی طرف جاتا دیکھکر رسول خدا سے یہ فرمائینگے کہ آپ کا ایک امتی دوزخ کی طرف جا رہا ہی۔ آپ دوڑکر اسے پکڑلیں گے۔ اور فرشتوں کو خطاب کرینگے کہ ٹھیر جاؤ۔ فرشتے کہینگے۔ کیا آپنے یہ آیت نہیں پڑھی لا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون یعنی فرشتے خدا کی نافرمانی نہین کرتے اور انہین جو کچھ حکم ہوا اسے کر ڈالتے ہین۔ اسوقت ایک ندا آئے گی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ ان کا کہا مان لو۔ آپ فرمائینگے کہ اسے میزان کی طرف لیچلو۔ چنانچہ اسکے عمل تولے جائینگے اور بدیان نیکیون پر غالب آجائین گی۔ اس وقت رسول خدا اپنی آستین مبارک سے ایک پرچہ نکالین گے جس مین درود درج ہوگا آپ اس پرچہ کو اسکی نیکیون پر رکھین گے۔ فوراً حسنات کا پلہ جھک جائیگا۔ وہ شخص خوش ہوکر کہے گا کہ آپ کون ہین ارشاد ہوگا مین محمد ہون (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ آپکے قدم چومکر یہ عرض کرے گا کہ یہ پرچہ کیسا تھا۔ حضور جواب دینگے یہ وہ درود ہی جو تو نے دنیا مین مجھپر بھیجا تھا ہم نے اسے امانت کی طرح محفوظ کر رکھا تھا۔ وہ شخص کہے گا افسوس مین نے خدا کے کاموں مین کمی کیون کی (کنز الاخبار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ اللہ تعالی نے بعض فرشتون کو

اقلام من ذهب وقراطيس من فضة لا يكتبون شيئا الا الصلوة علي وعلى اهل بيتي (حكى) ان يهوديا كان يدعى بسرقة جمل على رجل مسلم فشهد عليه اربعة شهود من المنافقين زورا فحكم النبي عليه السلام بالجمل لليهودي وقطع يد المسلم فتحير المسلم فرفع راسه الى السماء فقال الهي ومولاي انت تعلم بانى لم اسرق هذا الجمل ثم قال يا رسول الله ان حكمك حق ولكن استخبر عني هذا الجمل فقال النبي عليه السلام يا جمل لمن انت فقال الجمل بلسان فصيح يا رسول الله انا لهذا المسلم وان هؤلاء الشهود لكاذبون فقال النبي عليه السلام يا مسلم اخبرني ماذا تفعل حتى انطق الله تعالى الجمل في حقك فقال المسلم يا رسول الله انا لا انام الليل حتى اصلي عليك عشر صلوات فقال النبي عليه السلام نجوت من القطع في الدنيا وتنجو من عذاب الاخرة في العقبى ببركة صلواتك على (درة الواعظين) روى عن النبي عليه السلام انه قال من صلى علي عشرا اذا اصبح وعشرا اذا امسى امنه الله تعالى من الفزع الاكبر يوم القيمة وكان مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين (حكى) عن فضيل بن عياض عن سفيان الثوري انه قال خرجت حاجا فرايت رجلا في الحرم يصلي على النبي عليه السلام حيث كان في الحرم وطواف البيت وعرفات ومنى فقلت ايها الرجل لكل مقام مقال فما بالك لا تشتغل بالدعاء ولا بالصلوة سوى انك تصلي على النبي عليه السلام قال ان لي في هذه قصة

سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ دے رکھے ہین - یہ صرف اُس درود کے لکھنے پر مقرر ہین جو مجھپر میرے اہل بیت پر بھیجا جاے کے **حکایت** ایک یہودی نے کسی مسلمان پر اونٹ کی چوری کا دعوے کرکے چار جھوٹے گواہ گزار دیے رسول خدا نے اونٹ یہودی کو دلوا دیا - اور مسلمان کے ہات کاٹنے کا حکم صادر کیا - مسلمان نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا الٰہی تو خوب جانتا ہی کہ مین نے اونٹ نہین چرایا پھر یہ کہا کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم بجا لیکن اصل واقعہ اس اونٹ ہی سے پوچھ لیجئے - آپنے فرمایا اے اونٹ تو کسکی ملک ہے - اونٹ نے فصیح الفاظ مین جواب دیا کہ مین اس مسلمان کا مال ہون اور یہ سب گواہ جھوٹے ہین - آپنے فرمایا - اے شخص تو ایسا کیا عمل کرتا ہی کہ تیرے لئے اللہ تعالی نے اونٹ کو گویا کر دیا عرض کیا مین رات کو سونے سے پہلے دس مرتبہ آپ پر درود بھیجا کرتا ہون - آپنے فرمایا تو نے دنیا مین ہات کٹنے سے اور عقبیٰ مین عذاب سے نجات پائی (درۃ الواعظین) رسول خدا سے مروی ہی کہ جو شخص صبح شام دس دس بار مجھپر درود بھیجتا رہے گا وہ قیامت کی گھبراہٹ سے امن مین رہے گا - اور ان پیغمبرون صدیقون کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے اپنا فضل کر رکھا ہی **حکایت** فضیل بن عیاض سفیان ثوری سے روایت کرتے ہین کہ موسم حج مین مینے ایک شخص کو حرم مین - حالت طواف مین - عرفات و منی مین رسول خدا پر درود بھیجتے دیکھا - اور یہ کہا کہ بھائی ہر قول کا ایک محل ہوا کرتا ہے - تم مجھ درود کے اور کسی قسم کی دعا ہی نہین کرتے - اُس نے جواب دیا کہ اسکی ایک لمبی کہانی ہے -

فقلت اخبرنی بما فقال خرجت من خراسان حاجا الی هذا البیت ومعی والدی فبلغت الکوفة فاعتل والدی فتوفی فغطیت وجهه بازار فلما کشفت عن وجهه رایت صورته کصورة الحمار فحزنت حزنا شدیدا وقلت کیف اظهر للناس هذه الحالة وان والدی قد صار بهذه الصورة ثم نعست ساعة فرایت فی المنام کانه دخل علینا رجل وکشف عن وجهه وقال لی ماهذا الغم العظیم فقلت وکیف لا اغتم مع هذه المحنة فانطلق الی ابی فمسح وجهه فبرء مما ابتلی به فقربت منه وکشفت عن وجهه فنظرت الیه فاذا وجهه کالقمر الطالع بلوح لیلة البدر فقلت له من انت فقال انا المصطفی فامسکت طرف ردائه فقلت بحق الله تعالی اخبرنی بالقضة فقال کان والدک یاکل الربا وان من حکم الله تعالی ان من اکل الربا یجعل صورته کصورة الحمار اما فی الدنیا واما فی الاخرة وقد جعلها الله تعالی لوالدک فی الدنیا وکان والدک فی الدنیا یصلی علی کل لیلة قبل ان یضطجع مائة مرة فلما مرضت لهذه الحالة جاء الملک الذی یعرض علی اعمال امتی فاخبرنی بحاله فسالت الله تعالی فشفعنی فیه (نفحات القضة) وقال النبی علیه السلام البخیل من ذکرت عنده فلم یصل علی (مشارق) وقال علیه السلام من صلی علی مرة لم تبق من ذنوبه ذرة (والقصص والاحادیث کثیرة وقد اختصرناها کیلا تؤدی الی اقوال طویلة

مین نے کہا ہمین بھی سناؤ وہ کہنے لگا مین خراسان سے اپنے باپ کے ساتھ حج کو آیا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہوکر مرگیا۔ مین نے اُسکا مُنہ ڈھک دیا۔ پھر تھوڑی دیر مین کھولکر دیکھا تو گدھے کی سی صورت تھی۔ مجھے نہایت غم ہوا۔ اور دل مین کہنے لگا کہ اس واقعہ کو لوگون پر کس طرح ظاہر کرون۔ پھر مجھے اُونگھ آگئی۔ خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک بزرگ آدمی کہہ رہے ہین اے شخص تجھے اس قدر غم کیون ہوا۔ مین نے کہا صورت واقعہ یہ ہے تو مجھے غم کیون نہو یہ سُنکر وہ میرے باپ کے پاس گئے اور اُس کے چہرہ پر ہات پھیرا۔ اب جو مین مُنہ کھولکر دیکھتا ہون تو چودھوین رات کا چاند تھا مین نے عرض کیا آپ کون ہین۔ فرمایا مصطفی۔ مینے حضور کی چادر کا پلہ تھام کر عرض کیا کہ آپ اس عجیب واقعہ کی وجہ بیان فرمائین۔ ارشاد ہوا کہ تیرا باپ سود خوار تھا۔ اور سودیون کے لئے خدا کا حکم ہوچکا ہے کہ دنیا یا عقبے مین اُن کا چہرہ گدھے کا سا کردیا جائے گا۔ تیرے باپ کے لئے یہ حکم دنیا ہی مین تھا مگر چونکہ یہ ہر رات سونے سے پہلے مجھپر سو بار درود بھیجا کرتا تھا۔ جب اسکی صورت مسخ کیگئی تو اُس فرشتے نے جو اعمال اُمت پیش کیا کرتا ہی مجھے خبر دی۔ مین نے اللہ تعالی سے سوال کیا اور اُس نے اِس کے حق مین میری شفاعت قبول فرمائی۔ (قصہ تمام ہوا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین بخیل وہ شخص ہے جو میرے تذکرہ کے وقت مجھپر درود نہ بھیجے (مشارق) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص ایک بار مجھپر درود بھیجتا ہے اُسپر دس برابر بھی گناہ نہین رہتا الغرض درود کے باب مین روایتین اور حدیثین بکثرت ہین ہمنے بخوف طوالت مطلب کو مختصر کردیا ہے

روی احمد وابن ابی شیبۃ والنسائی وابن حبان فی صحیحہ علی ما نقلہ مجد اللغوی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم من صلے علی صلوۃ صلے اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات (کذا فی المصابیح) قال الشیخ المظہر ان عادۃ الملوک والکرماء اعزاز من یعز احبابھم وتشریف من یشرف اخلاءھم وانہ تعالی ملک الملوک والکرم الکرماء فہو احق بھذا الکرم فان من یشرف حبیبہ ونبیہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بان یصلے علیہ یمجد من اللہ الکریم الرحمۃ وحط الذنوب ورفع الدرجات (انتہی کلامہ) قال بعض الکبار فی ھذا الحدیث ایماء الی ان الفیض من الحضرۃ الاحدیۃ انما یحصل بواسطۃ الروح المحمدی لانہ قطب الاقطاب ازلا وابدا فالواجب علی الطالب تحصیل المناسبۃ الی جنابہ الاعز بدوام الصلوۃ علیہ والتزام سنتہ فمن تقرب الیہ بصلوۃ وصل الیہ من الحضرۃ بواسطۃ متابعتہ عشر صلوات ورفع بینہ وبین الحق عشرۃ من الحجب ورفعت لہ عشر درجات من درجات القرب قال اللہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا (انتہی) ثم معنی قولنا اصل علی محمد ای عظمہ فی الدنیا باعلاء ذکرہ واظہار شریعتہ وفی الاخرۃ بتشفیعہ فی امتہ وقال الحلیمی المقصود بالصلوۃ التقرب الی اللہ تعالی بامتثال امرہ وقضاء حق النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم علینا

احمد۔ اور ابن ابی شیبہ اور نسائی اور ابن حبان انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اُسپر دس رحمتین نازل کرتا۔ اور دس گناہ معاف فرماتا اور دس درجے بلند کردیتا ہے (مصابیح) شیخ مظہر کا قول ہے کہ بادشاہون اور کریمون کی عادت مین داخل ہے کہ اپنے دوستون کی تعظیم کرنے والون کو عزت دیا کرتے ہین اللہ تعالی شہنشاہ اور مالک الملک ہے اس لئے اپنے دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والون کو ضرور مغفرت فرمائیگا۔ اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ گناہ عفو کیے جائین گے۔ درجے بلند ہون گے۔ گذشتہ حدیث مین اور اشارہ ہے کہ حضرت احدیت کا فیض صرف روح محمدی کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ آپ ازلی وابدی قطب الاقطاب ہین۔ اس لیے طالب کا فرض ہے کہ درود اور اتباع سنت کو لازم جان کر روح محمدی سے مناسبت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ حضرت احدیت سے اُسپر دس رحمتین نازل ہون گی۔ دس پردے سامنے سے اُٹھہ جائین گے۔ اور قربت حق کی طرف دس درجے بلند ہون گے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایک نیکی کرنے والے کو دس گنا ثواب ملتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے یہ معنی ہین کہ اسی دنیا مین اُن کے نام کو عالی رتبہ اور اُنکی شریعت کو غالب کر۔ اور آخرت مین اُنکو ہمارا شفیع بنا دے۔ حلیمی کا قول ہے کہ درود سے اللہ کی قربت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنا مقصود ہے

وقال عبد السلام لیست صلاتنا علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شفاعۃ منا لہ فان مثلنا لا یشفع لمثلہ ولکن اللہ تعالی امرنا بالمکافاۃ لمن احسن الینا وانعم علینا فان عجزنا عنہا کافانا ہ بالدعاء فارشدنا اللہ سبحانہ لما علم عجزنا عن مکافاۃ نبینا الی الصلوۃ علیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لتکون صلاتنا علیہ مکافاۃ لاحسانہ الینا وافضالہ علینا (انتہی) قال ابن الشیخ رحمہ اللہ تعالی والاحوط فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان نعمل بما اختارہ الجمہور وہو جوبہا کلما جری ذکرہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان ذکر فی مجلس واحد الف مرۃ (انتہی) لما ورد من الاحادیث فمنہا قولہ علیہ السلام من ذکرت عندہ فلم یصل علی فدخل النار فابعدہ اللہ فلا یلومن الا نفسہ (رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کذا فی الترغیب وفی ہذا الباب احادیث کثیرۃ فمن کان ذا عقل سلیم یکفیہ ما ذکر فعلی العاقل ان یکثر الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی اللیل والنہار سیما فی یوم الجمعۃ ولیلتہا (انتہی)

سورۃ الاحزاب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان) تقریر للوعد السابق

عبد السلام کہتے ہین ہمارا درود بھیجنا بطور سفارش نہین ہے کیونکہ ہمارا کیا مُنہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفارش کر سکین بلکہ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمین اپنے محسن ومنعم کی مکافات کا حکم دیا ہے اور اگر ہم مکافات نہ کر سکین تو دعا کا ارشاد فرمایا ہے۔ پھر جب اللہ تعالی نے ہمکو رسول خدا کے احسانات کی مکافات سے عاجز پایا تو درود سکھا دیا۔ تاکہ یہ بمنزلہ مکافات ہو جائے۔ ابن شیخ رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ درود کے بارے مین وہی احتیاط برتنی چاہیے جو جمہور نے برتی ہے۔ یعنی اگر ایک مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہزار مرتبہ ہو تو ہزار ہی مرتبہ درود بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر احادیث مین یہ مضمون پایا جاتا ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین میرے تذکرے کے وقت جو شخص مجھپر درود نہ بھیجے اور دوزخ مین گر کر خدا کی رحمت سے دور ہو جائے تو وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے (کذا فی الترغیب) اس باب مین دیگر حدیثین بھی آئی ہین۔ لیکن صاحب عقل سلیم کو اسی قدر کافی ہے۔ اس لیے ہر عاقل پر واجب ہے کہ دن رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہے خاصکر جمعہ کے دن اور اُس کی رات مین بکثرت درود پڑھے۔

سورۃ الاحزاب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیۃ یعنی ہمنے امانت کو آسمانون۔ اور زمین اور پہاڑون کے آگے پیش کیا یہ سب اُسکے اُٹھانے سے انکار کر گئے اور ڈر گئے۔ انسان نے اُسے اُٹھا لیا۔ یہ وعدۂ سابق کا اثبات ہے

بتعظیم الطاعۃ وسماھا امانۃ من حیث انھا واجبۃ الاداء والمعنی انھا لعظم شانھا بحیث لو عرضت علی ھذہ الاجرام العظام وکانت ذات شعور وادراک لابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان مع ضعف بنیتہ ورخاوۃ قوتہ لاجرم فان الراعی لھا والقائم بحقوقھا بخیر الدارین وان کان ظلوماً جہولاً حیث لم یف بھا ولم یراع حقھا وجھولاً لکنہ عاقبتھا وھذا وصف للجنس باعتبار الاغلب وقیل المراد بالامانۃ الطاعۃ التی تعم الطبیعیۃ والاختیاریۃ وبعرضھا استعدادھا الذی یعم طلب الفعل من المختار وارادۃ صدورہ من غیرہ وبحملھا الخیانۃ فیھا والامتناع عن ادائھا وقیل انہ تعالی لما خلق ھذہ الاجرام خلق فیھا فھما وقال لھا انی فرضت فریضۃ وخلقت جنۃ لمن اطاعنی فیھا ونارا لمن عصانی فقلن نحن مسخرات علی ما خلقتنا لا نحمل فریضۃ ولا نبتغی ثوابا ولا عقابا ولما خلق آدم علیہ السلام عرض علیہ مثل ذلک فحملھا وکان ظلوما لنفسہ بتحملہ ما یشق علیھا جھولا بوخامۃ عاقبتہ وقیل المراد بالامانۃ العقل او التکلیف وبعرضھا علیھن اعتبارھا بالاضافۃ الی استعداد ھن وبابائھن الاباء الطبیعی الذی ھو عدم اللیاقۃ والاستعداد ویحمل الانسان قابلیتہ واستعدادہ لھا

جو تعظیم طاعت کے متعلق تہا۔ چونکہ طاعت واجب الادا ہوتی ہی اسلئے اُسے امانت فرمایا۔ مطلب یہ کہ طاعت عظیم الشان ہونے کے باعث ایسی چیز ہے کہ اگر آسمان وغیرہ کے سامنے پیش کی جاتی اور انکو فہم وشعور ہوتا تو اُسے اپنے ذمہ لینے سے انکار کر جاتے۔ اور ڈرتے۔ انسان ضعیف البنیان نے اس بوجھ کو اُٹھا لیا۔ اسکی محافظت کرنیوالے کیلئے خیر دارین موجود ہی۔ انہ کان ظلوماً جہولاً۔ بیشک انسان اپنے وعدہ کو پورا نکرنے اور رعایت طاعات نہ رکھنے کے باعث ظالم۔ اور انجام کار نہ سوچنے کے سبب جاہل ہی۔ ظلوم وجہول باعتبار اکثر جنس کی صفت ہی۔ بعض کا قول ہے کہ امانت سے وہ طاعت مراد ہے جو طبیعی اور اختیاری دونوں کو شامل ہو اور پیش کرنے سے وہ استعداد مقصود ہی جو طلب فعل کے متعلق فاعل مختار سے ہوا کرتی ہے اور حملھا الانسان سے آدمی کی خیانت اور ادائے امانت سے باز رہنا مقصود ہی۔ بعض علماء کہتے ہین۔ اللہ تعالی نے آسمان وغیرہ کو پیدا کرکے اُن کو عقل عنایت کی پھر یہ فرمایا کہ مین نے بعض چیزین فرض کردی ہین جو اُن کو بجالائے گا وہ جنتی ہے اور جو نافرمانی کریگا وہ دوزخی۔ سب نے جواب دیا کہ ہم تیرے حکم کے بندے ہین۔ فرض کا بوجھ نہین اُٹھا سکتے۔ ہمین ثواب وعذاب سے کچھ سروکار نہین۔ لیکن جب حضرت آدم کو پیدا کرکے یہ امانت پیش کی گئی تو انہون نے اس کا بوجھ اُٹھا لیا۔ مشقت مین پڑکر اپنی جان پر ظلم کیا۔ انجام کار سے غافل رہے بعض نے کہا ہے کہ امانت سے عقل یا تکلیف شرعی اور آسمان وغیرہ پر پیش کرنے سے بحالت استعداد اُن مین عقل کا فرض کر لینا۔ اور انکار سے انکار طبعی یعنے عدم لیاقت آسمان وغیرہ اور انسان کے اُٹھا لینے سے اسکی قابلیت

وکونہ ظلوما جھولا لما غلب علیہ من القوۃ الغضبیۃ والشھویۃ (قاضی) عن النبی علیہ السلام انہ قال ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام فاذا اصلی احد علی من امتی فی الیوم مائۃ مرۃ قضی اللہ تعالی لہ مائۃ حاجۃ سبعون منھا فی الاخرۃ وثلاثون فی الدنیا قال بعضھم المراد من الامانۃ التوحید وھی کلمۃ الشھادۃ وکلمۃ الایمان وکلمۃ النور وکلمۃ التقوی وعبر عنھا بالامانۃ تنبیھا علی انھا حقوق مرعیۃ اودعھا اللہ فی المکلفین وائتمنھم علیھا واوجب علیھم تلقیھا بحسن الطاعۃ والانقیاد وامرھم برعاتھا والمحافظۃ علیھا واداتھا من غیر اخلال بشیئ من حقوقھا (ابو السعود) وعن عبد اللہ بن عمر انہ قال کلمۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اربعۃ وعشرون حرفا واللیل والنھار اربع وعشرون ساعۃ فاذا قال العبد ھذہ الکلمات بالاخلاص فی ساعۃ خفیفۃ یقول اللہ تعالی قد غفرت ذنوبک صغیرھا وکبیرھا خفیھا وجھرھا وعمدھا وسھوھا بحرمۃ ھذہ الکلمات (حیاۃ القلوب) قیل لما عرضت الامانۃ علی آدم علیہ السلام قال یارب ان السمٰوٰت والارض والجبال مع عظمھا وسعتھا لم یطقن حملھا وانا بین فکیف احمل مع ضعفی فقال اللہ تعالی الحمل منک والقدرۃ منی فحملھا (تفسیر حنفی) قال اللہ تعالی لموسی علیہ السلام (خذھا ولا تخف) الایۃ اری عصاہ فی عین فرعون وقومہ ثعبانا عظیما حتی خافوا واراھا فی عین موسی علیہ السلام خشبا فلم یخف

اور ظلوم وجہول سے اس کی قوت غضبیہ اور شہویہ کا غالب ہونا مراد ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا خدا کے اکثر فرشتے زمین مین اسلئے سیر کرتے پھرتے ہین کہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاوین۔ جو شخص دن مین سو مرتبہ مجھپر درود بھیجتا ہی اسکی سو حاجتین پوری ہوتی ہین۔ ستر آخرت کی۔ تیس دنیا کی۔ بعض کہتے ہین آیت مذکورہ مین امانت سے کلمہ توحید مراد ہی جسکو کلمہ شہادت کلمہ ایمان۔ کلمہ نور اور کلمہ تقوے کہتے ہین اسلئے کہا کہ مکلفین کو بطور امانت سونپا گیا ہی جسکی نگہبانی واجب ہے حسن طاعت کے ساتھ اسے قبول کرلینا اور بلا اختلال اسکی حفاظت کرنی چاہیے۔ (ابو السعود) عبد اللہ بن عمرؓ کا قول ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے چوبیس حرف ہین۔ علی ہذا القیاس دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین۔ بندہ ان کلمات کو جب کبھی خلاص دل سے کہتا ہی تو اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ ان کلمات کی برکت سے مین نے تیرے چھوٹے بڑے۔ ظاہر و باطن۔ دانستہ و نادانستہ سب گناہ معاف کردیے (حیات القلوب) کہتے ہین جب آدم علیہ السلام کے سامنے امانت پیش کیگئی تو یہ کہا الٰہی باوجود تو مجھ آسمان و زمین اور پہاڑ اسکا بوجھ نہ اٹھا سکے تو مین باوصف ضعیف کیونکر متحمل ہوسکون گا۔ جواب آیا۔ اٹھالینا تمہارا کام ہی اور طاقت دینا ہمارا (تفسیر حقی) اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کو خطاب کیا خُذْھَا وَلَا تَخَفْ یعنی اپنا عصا لے اور اُس سے نڈر ہو جس طرح یہ عصا فرعون اور اسکی قوم کو اژدہا دکھائی دیتا تھا اور حضرت موسی علیہ السلام کو لکڑی نظر آتا تھا

وکان الامانۃ اراھا للسموات والارض ثقیلۃ فابین ان یحملنھا واشفقن منھا واراھا فی عین الانسان خفیفۃ فحملھا (زہرۃ الریاض) فان قیل ما الحکمۃ فی انھا لم تقبل الامانۃ مع عظم شانھا وجرمھا وحملھا الانسان مع ضعفہ قلنا لانھا لم تکن ذاقت لذۃ الجنۃ والانسان کان قد ذاق لذتھا فحملھا لیبلغ الیھا (تفسیر حنفی) قال بعضھم المراد من الامانۃ الصلوات الخمس (قال اللہ تعالیٰ) حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین قال علیہ السلام الصلوۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین روی ان علیا کرم اللہ وجھہ کان کلما دخل وقت الصلوۃ تغیر لونہ فقیل لہ فی ذلک فقال قد جاء وقت الامانۃ التی عرضھا اللہ تعالیٰ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا فحملتھا مع ضعفی فلا ادری اودیھا ام لا (زہرۃ الانوار) وقال بعضھم المراد من الامانۃ الاعضاء فالعین امانۃ یلزمھا عن الحرام کما قال اللہ تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم والبطن امانۃ یلزمھا عن ادخال الحرام کما قال اللہ تعالیٰ ولا تاکلوا الربا وقال ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا واللسان امانۃ یلزمھا عن الغیبۃ والفحش

اسیطرح امانت آسمان وغیرہ کو بوجھل نظر آئی۔ اُٹھانے سے انکار کرگئے اور سب سے سب ڈر گئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظروں مین اسی خفیف کرکے دکھا دیا اور اُسنے یہ بھاری بوجھ ہلکا سمجھکر اُٹھالیا (زہرۃ الریاض) اب اگر تم یہ کہو اسمین کیا حکمت ہی کہ آسمان وغیرہ نے باوجود عظمت شان امانت کو اُٹھانے سے انکار کیا اور انسان نے باوجود ضعف اسے اُٹھالیا تو جواب یہ ہی کہ اُنھون نے جنت کا لطف نہین اُٹھایا تھا اور انسان اُسکا مزہ چکھ چکا تھا۔ اس خیال سی کہ مین پھر جنت مین پہنچ جاؤن اس بوجھ کو سر و صر لیا (تفسیر حقی) بعض کی تردیک امانت سی پانچون نمازین مراد ہین جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ یعنی تمام نمازون بالخصوص نماز بیچ کی حفاظت کرو اور خدا کیلئے فرمانبردار ہوکر کھڑی ہوجاؤ رسول خدا نے فرمایا نماز دین کا ستون ہی اسکا قائم کرنے والا دین کا تھامنے والا اور اسکا تارک دین کا ڈھانے والا ہی روایت ہی کہ نماز کے وقت حضرت علی کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا تو کوئی نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ نماز کا وقت اس امانت کے ادا کرنیکا وقت ہوتا ہی جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانون اور پہاڑون کے روبرو پیش کیا اور وہ سب اُسکے اُٹھانیسے انکار کرگئی۔ پھر بیٹے باوجود ضعف اُسے اُٹھالیا مین نہین جانتا اُسے ادا کرسکونگا یا نہین (نسمۃ الانفاس) بعض علمانے امانت سے اعضا مراد لیے ہین۔ آنکھ اس لیے امانت ہی کہ اُسے حرام چیزین دیکھنے سے روکنا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنون سے کہدو کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین۔ پیٹ اس لیے امانت ہی کہ اُسے حرام کھانے سے روکنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَا تَاْکُلُوْا الرِّبٰوا۔ یعنی سود نہ کھاؤ اور ایک آیت کا یہ مطلب ہی کہ زبردستی یتیمون کا مال کھانے والے اپنے پیٹ مین انگارے بھرتے ہین زبان اس لیے امانت ہی کہ اُسے غیبت اور فحش سے روکنا لازم ہی

کما قال اللہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا والاذن امانۃ یلزم کفہا عن استماع المنکرات والملاہی کقولہ تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم وکذا الید والرجل والفرج امانات یلزم کفہا عن المحرام رنجۃ الانوار) قال بعضہم المراد من الامانۃ القرآن یلزم علیک ان تلازم لقراءتہ وتعلمہ وتعلیمہ وفی الخبر ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ للوح المحفوظ یا لوح این الامانۃ التی اودعت عندک یعنی القرآن ماصنعت بہا فیقول اللوح یارب وکلت بہا اسرافیل وسلمتہا الیہ فیقول اللہ تعالی یا اسرافیل ماصنعت بامانتی فیقول یارب سلمتہا الی میکائیل ومیکائیل الی جبرائیل فیرسل جبرائیل فیقول ماصنعت بامانتی فیقول جبرائیل علیہ السلام یارب سلمتہا الی حبیبک محمد فیقول اللہ تعالی ہاتوا حبیبی محمدا بالرفق فجاء جبرائیل علیہ السلام فقال یا محمد تدارک فیقول اللہ تعالی یا حبیبی ہل بلغک جبرائیل امانتی فیقول نعم فیقول اللہ تعالی ماصنعت بہا فیقول رب بلغت امتی فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی ہاتوا امۃ حبیبی محمد حتی اسألہم عن امانتی فیقول النبی علیہ الصلوۃ والسلام یارب امتی ضعفاء لا یقدرون ان یجیبوا عندک ثم یقول علیہ السلام یارب ائذن لی حتی اذہب الی ادم علیہ السلام فیأذن اللہ تعالی فیذہب ویقول علیہ السلام یا آدم انت ابو البشر وانا ابنہم فان اصابتہم العلۃ یکون الحزن علینا فخذ نصف ذنوب امتی وانا نصفہا حتی یخو من السوال والحساب فیقول آدم علیہ السلام یا محمد انا مشغول بنفسی فلا اقدر

چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہی وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا یعنی ایکدوسرے کی غیبت ہرگز نکرنی چاہیے۔ کان اسکی امانت ہین کہ انہین بری باتین سننے سے باز رکہنا واجب ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جس چیز کا تجہے علم نہو اسکی پیچہے نہ پڑ۔ علی ہذا القیاس۔ ہات پاؤں۔ شرمگاہ اور دیگر تمام اعضا امانت ہین سب کو فعل حرام سے بچانا فرض ہی (رنجۃ الانوار) بعض محققین کی نزدیک امانت یعنی قرآن ہی اسلیے قرآن مجید پڑہنے اور اسکے سیکہنے سکہانے کی مداومت لازم ہی۔ حدیث مین ہی کہ قیامت کو دن اللہ تعالی لوح محفوظ سے خطاب کریگا کہ تو نے ہماری امانت (یعنی قرآن) کیا کی جواب دیگا اسرافیل کو دیدی۔ پہر اسرافیل میکائیل کا حوالہ دینگے اور میکائیل جبرئل کا۔ جبرئیل عرض کرینگے الہی مین نے وہ امانت تیرے حبیب محمد مصطفے صلعم کو دیدی۔ حکم ہوگا میرے حبیب کو عزت کے ساتھ لے آؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لے آئینگے اُسوقت سوال ہوگا کہ کیا جبرئیل نے ہماری امانت تمہین دیدی نبی آپ فرمائینگے ہان۔ لیکن مین جبرئیل سے لیکر اپنی امت کے حوالے کر آیا تہا۔ اللہ تعالی فرمائیگا اے فرشتو میرے حبیب کی امت کو لاؤ تاکہ مین اپنی امانت کا حال پوچہون۔ رسول خدا فرمائینگے الہی میری امت جواب ندے سکیگی۔ پہلے مجہے آدم سے ملنے کی اجازت ہوجائے۔ چنانچہ بعد اجازت آپ حضرت آدم سے ملکر یہ فرمائینگے کہ تم ابو البشر ہو اور مین نبی البشر۔ اگر لوگونکو کوئی تکلیف پہنچیگی تو ہمین تمہین دونونکو رنج ہوگا۔ میری امت کے نصف گناہ تم لیلو۔ نصف مجہے دیدو تاکہ اُنہین حساب وکتاب سے نجات ملجائے۔ آدمؑ جواب دینگے کہ مین اپنے ہی غم کی خبر سنا رہا ہون اسلیے کچہہ نہین کرسکتا

ثم یرجع محمد علیہ السلام ویعود تحت العرش ویضع راسہ ساجدا ویبکی بکاء شدیدا ویتضرع الی اللہ تعالیٰ ویقول یارب لا اسئلک نفسی ولا فاطمۃ بنتی ولا الحسن والحسین بل اریدامتی فیقول اللہ تعالیٰ بلطفہ وکرمہ یا محمد ارفع راسک وسل تعط واشفع تشفع اعطیک امتک ما ترضیٰ وفوق ما ترضیٰ کقولہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (تفسیر حنفی) **بیت**

انا المطلوب فاطلبنی تجدنی ✦ وان تطلب سوائی لم تجدنی

قال بعضہم المراد من الامانۃ الصوم فہو رکن الاسلام فمن اقامہ فقد اقام الدین ومن ترکہ فقد ہدم الدین وقال اللہ تعالیٰ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون وقال علیہ السلام فرض علیکم صوم رمضان عن ابی ہریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (مطالع الانوار) وقال بعضہم المراد من الامانۃ الزکوۃ وہی تطہیر البدن والمال قال اللہ تعالیٰ واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ روی ان موسیٰ علیہ السلام مر یوما علی رجل یصلی مع خشوع وخضوع فقال یارب ما احسن صلوۃ ہذا قال اللہ تعالیٰ یاموسیٰ وعزتی وجلالی لو صلی کل یوم ولیلۃ الف رکعۃ واعتق الف رقبۃ وحج الف حجۃ وشیع الف جنازۃ لا ینفعہ حتی یؤدی زکوۃ مالہ (تفسیر قرطبی)

پھر رسول خدا عرش کے نیچے آکر سجدے میں گر پڑیں گے اور بشدت گریہ وزاری کریں گے اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے ارشاد فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ۔ جو چاہو گے ملیگا جسکی شفاعت کرو گے قبول ہوگی۔ ہم تمہاری امت کو ایسا کچھ دینگے جو تمہاری مرضی سے بڑھکر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنی تمہارا خدا تمہین ایسا کچھ دیگا کہ تم خوش ہوجاؤ گے (تفسیر حقی) **شعر**

اَنَا الْمَطْلُوْبُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ✦ وَاِنْ تَطْلُبْ سِوَائِیْ لَنْ تَجِدْنِیْ

بعض علماء کے نزدیک امانت سے روزہ مراد ہے جو ارکان اسلام مین داخل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمانو۔ تمپر روزے اُسی طرح فرض کئے گئے ہین جسطرح تم سے پہلے لوگون پر فرض تھے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تمپر روزے فرض ہین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص دلی اعتقاد سے طلب ثواب کے لیے روزے رکھتا ہے اُسکے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہین (مطالع الانوار) بعض کا قول ہے کہ امانت سے زکوۃ مراد ہے جس سے مال کی طہارت مقصود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز پڑھتے۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ روایت ہے موسیٰ علیہ السلام ایک بار ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا اچھی نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ اگر یہ ہر روز ہزار رکعتین پڑھے۔ ہزار غلام آزاد کرے ہزار حج کرے ہزار جنازون کے ساتھ چلے تو بھی اسے کچھ فائدہ نہ پہنچے گا کیونکہ یہ اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا (تفسیر قرطبی)

وقال بعضہم المراد من الامانۃ الحج وھو من ارکان الاسلام قال اللہ تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا وقال النبی علیہ السلام من ملک زادا وراحلۃ ولم یذھب الی الحج فلیمت علی ای حال شاء یھودیا او نصرانیا (مجمع اللطائف) وقال بعضہم المراد من الامانۃ سائر الامانات قال اللہ تعالی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا وقال علیہ السلام لا ایمان لمن لا امانۃ لہ روی عن مالک بن صفوان انہ قال مات اخی فرایتہ فی المنام فقلت یا اخی ما فعل اللہ بک فقال غفر لی ربی فرایت بہ نقطۃ سوداء فسالتہ عنھا فقال عندی لیھودی کذا وکذا درھما بالامانۃ ولم اؤدھا الیہ فھذہ النقطۃ لاجلھا فاسالک یا اخی ان تاخذ الامانۃ من الموضع الفلانی وترددھا الی الیھودی فلما اصبحت فعلت ما قالہ فرأیتہ ثانیا قد زالت عنہ تلک النقطۃ فقال رحمک اللہ یا اخی کما خلصتنی من العذاب (تفسیر عیون) وقال بعضہم المراد من الامانۃ الاھل والاولاد فیلزم علیک ان تامرھم بالصلوٰۃ کما قال اللہ تعالی وامر اھلک بالصلوٰۃ وقال علیہ السلام مروا اولادکم بالصلوٰۃ اذا بلغوا سبعا واضربوھم اذا بلغوا عشرا فیلزم علیک ان تحفظھم من المحارم واللعب لانک مسئول عنھم کما قال النبی علیہ السلام کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (تفسیر عیون)

بعض نے امانت سے حج مراد لیا ہی جو اسلام کا ایک رکن اعظم ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جسکو زاد وراحلہ کی مقدرت ہو اُسپر بیت اللہ کا حج فرض ہی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص زاد وراحلہ پر قادر ہو کر حج کو نہ جائے اُس سے کہدو کہ چاہے یہودی ہوکر مرے چاہے نصرانی ہوکر (مجمع اللطائف) بعض علما کا قول ہی کہ امانت سے یہی امانت مراد ہی جسکے معنی سب کو معلوم ہین - چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہی کہ خدا تمکو امانتین ادا کرنیکا حکم دیتا ہی - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو امانت دار نہین وہ مومن نہین مالک بن صفوان سے روایت ہی کہ انہون نے اپنے بھائی کو خواب مین دیکھکر یہ کہا - بھائی جان کو کیا گذری - جواب دیا کہ خدا نے مغفرت کردی - پھر مین نے اُنکے چہرے پر چند کالے کالے نقطے دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا - جواب دیا ایک یہودی کے چند درم جو بطور امانت میرے پاس تھے مجھسے ادا نہین ہوسکے یہ نقطے اُسکے بدلے مین ہین بھائی تم فلان جگہ سے اُسکی امانت کے درم اُٹھاکر اُسے دیدینا - چنانچہ اگلے دن مین نے یہودی کو درم دیدئے اور بھائی کو پھر خواب مین دیکھا کہ اُسکا چہرہ بالکل صاف تھا اور یہ کہہ رہا تھا - بھائی خدا تمپر رحمت نازل کرے کہ تم نے مجھکو عذاب سے چھٹا دیا (تفسیر عیون) بعض محققین کہتے ہین کہ امانت سے اہل وعیال مراد ہین - ان کو نماز کی بابت تنبیہ کرنی فرض ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اپنے گھر والون کو نماز کا حکم دو اور پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین سات برس کی عمر مین بچون کو نماز کا حکم کرو اور دس برس کے ہوجائین تو ان کو نماز چھوڑنے پر مارو - اس لیے حرام کاموں اور لہو ولعب سے بچون کو روکنا واجب ہے کیونکہ محشر مین اسکا سوال ہوگا - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تم سب کے سب نگہبان ہو اور سب سے اپنی رعیت کی بابت سوال ہوگا (تفسیر عیون)

حکی ان عابدا عبد اللہ تعالٰی مدۃ فیہا من الایام توضأ وصلی رکعتین ورفع راسہ ویدہ نحو السماء فقال الٰہی تقبل منی فنادی منادٍ من قبل الرحمٰن لا تتطوق یا ملعون فان طاعتک مردودۃ فقال العابد لم ذلک یا رب قال المنادی ان امرأتک فعلت فعلا مخالفا لامری وانت راض عنہا فجاء العابد وسالہا عن حالہا فقالت ذہبت الی مجلس الفساد وسمعت اللعب وترکت الصلوٰۃ فقال الزاہد انت طالق منی فانی لا اقبلک ابدا فطلق امرأتہ وتوضأ وصلی رکعتین ثم رفع راسہ ویدہ وقال اللہم تقبل منی فنودی الآن قد قبلت طاعتک (تفسیر عیون) روی البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم آیۃ المنافق ای علامتہ ثلاث ای ثلاث خصال اذا حدث کذب فعلے المومن الصادق فی ایمانہ ان یحترز عن الکذب لانہ سبب لسواد الوجہ یوم القیمۃ کما ورد فی حدیث رواہ البیہقی عن ابی بردۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ کما فی الجامع الصغیر) قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم الکذب یسود الوجہ الحدیث ای یوم القیمۃ لان الانسان اذا قال شیئا ولم یکن کذبہ اللہ تعالٰی وکذبہ ایمانہ من قلبہ فیظہر اثرہ علے وجہہ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ (رواہ الترمذی وغیرہ) عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا کذب العبد کذبۃ تباعد الملک عنہ میلا من نتن ما جاء بہ (کذا فی الجامع الصغیر) واذا وعد اخلف ای لم یوف بوعدہ (واذا اؤتمن) ای اذا جعل امینا اووضع عندہ امانۃ (خان)

حکایت ایک بڑا عابد وزاہد تھا ایکدن وضو کرکے دو رکعتین پڑھین اور آسمان کیطرف مُنہ اُٹھاکر کہا الٰہی میری عبادت قبول کرلے آواز آئی کہ اے ملعون خاموش تیری طاعت نامقبول ہی۔ عابد نے کہا کیون جواب آیا تیری گھر والی ہمارے نافرمان اور تو اُس سے رضامند ہی۔ عابد نے اُسکا حال تحقیق کیا تو اُس نے اقرار کرلیا کہ مین نے ایک مجلس مین شریک ہوکر خوب کھیل کود دیکھی اِس مشغلہ مین نماز قضا ہوگئی۔ عابد نے فوراً طلاق دیدی۔ اور دو رکعتین پڑھکر پھر دعا کی کہ الٰہی میری عبادت قبول کرلے آواز آئی۔ کہ قبول ہی (تفسیر عیون) بخاری ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ منافق کی تین علامتین ہین۔ اُن مین ایک یہ ہی کہ جھوٹ بولے اِس لیے مسلمان کو جھوٹ سے پرہیز کرنا لازم ہی ورنہ قیامت مین روسیاہی ہوگی چنانچہ اِس مضمون کو بیہقی نے ابوبردہ سے روایت کیا ہی جامع صغیر مین پیغمبر علیہ السلام کا قول منقول ہی کہ قیامت کے دن جھوٹ بولنے والے کا مُنہ کالا ہوگا کیونکہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہی تو اللہ تعالٰی اور خود اُسکا دل اُسکی تکذیب کرتا ہی۔ اسکا اثر قیامت کے دن چہرہ پر ظاہر ہوگا یعنی بہت سے چہرے روشن ہونگے اور بہت سے مُنہ کالے ہوجائینگے۔ ترمذی وغیرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ ایکبار جھوٹ بولنے سے بندے کا فرشتہ ایک میل پرے چلا جاتا ہی کیونکہ جھوٹے مُنہ سے بدبو آنے لگتی ہی (جامع صغیر) دوسری علامت منافق کی یہ ہی کہ وعدہ خلافی کیا کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ امانت مین خیانت کرتا رہتا ہے۔

قیل هذا علی سبیل انذار المسلم وتحذیره ان یعتاد هذه الخصال الذمیمة فتفضی به الی النفاق وهذه الخصال کما تکون بین العباد تکون بین العبد والرب تعالی لان الله تعالی لما خاطب الارواح فی عالم الارواح بقوله الست بربکم قالوا بلی اقروا بربوبیته فاخذ الله سبحانه علیهم العهد والمیثاق ووعدوا الاستقامة علی العهد فاذا اخل العبد بالاقرار فی هذا العالم یکون کاذبا ومخلفا لوعده وکذا الامانة کما تکون بین العباد تکون بین العبد والرب تعالی لان الله تعالی اعطی الانسان امانة وهی الامر بالطاعات والعبادات فمن اداها فقد ادی الامانة ومن ترکها فقد خان الامانة (انتهی)

سورۃ فاطر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ان الذین یتلون کتاب الله) یدا ومون قراءته اومتابعة مافیه حتی صارت سمة لهم وعنوانا والمراد بکتاب الله القرآن اوجنس کتب الله فیکون ثناء علی المصدقین من الامم بعد اختصاص حال المکذبین (واقاموا الصلوٰة وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانیة کیف انفق من غیر قصد الیها یرجون تجارة تحصیل ثواب بالطاعة وهو خبران لن تبور لن تکسد لن تهلک بالخسران صفة للتجارة وقوله لیوفیهم اجورهم علة لمدلوله ای ینتفی عنها الکساد وتنفق عند الله لیوفیهم بنقادها اجور اعمالهم او لمدلول ماعدا من امتثالهم نحو فعلوا ذلک لیوفیهم اجورهم وعاقبة لیرجون (ویزیدهم من فضله علی ما یقابل اعمالهم

بعض کا قول ہی کہ یہ حدیث مسلمانوں کو ڈرانیکے لئے ہی تا کہ بری عادتوں سے خوگر ہو کر حد نفاق تک نہ پہنچ جائیں۔ یہ خصلتیں جسطرح ما بین العباد ہین اسیطرح خدا اور بندے کے مابین پائی جاتی ہین کیونکہ جب عالم ارواح مین الست بربکم کہا گیا تھا تو تمام ارواح نے اُسکی ربوبیت کا اقرار کیا تھا۔ اور اللہ تعالی نے اسپر عہد و پیمان لیلیا تھا۔ پھر جو لوگ دنیا مین آکر اس اقرار مین خلل انداز ہین وہ جھوٹے اور وعدہ خلاف ہین۔ یہی حال امانت کا ہی طاعات کا حکم خدا اور بندے کے مابین امانت ہے۔ اس لیے مطیع گویا امانت کے ادا کرنے والے اور نافرمان خائن ہین۔ فقط

سورۂ فاطر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ الآیۃ یعنی جو لوگ کتاب اللہ کے پڑھتے یا اُسکے احکام بجالانیکی مداومت کرتے ہین یعنی تلاوت یا متابعت اُنکی عادت مین داخل ہی اور اچھی طرح نماز پڑھتے اور ہمارے دیئے مین سے ظاہر و باطن خرچ کرتے رہتے ہین وہ ایسی تجارت یعنی حصول ثواب طاعت کی امید رکھتے ہین جو ہرگز کھوٹی اور خسارہ کے باعث ہلاک ہوگی۔ کتاب اللہ سے یا خاص قرآن مجید مراد ہی یا عام کتب الٰہی۔ دوسری صورت مین یہ آیت اُن لوگونکی تنبیہ ہے جو کتب سابقہ کے بعد قرآن کی تصدیق کرتے ہین یہ یا تو لَنْ تَبُوْرَ کی علت ہی یعنی اُنکی تجارت اسلئے کھوٹی نہوگی بلکہ حد نزدیک مرد ج رہیگی کہ خدا اُنکو اُنکے اعمال کی اجرت عنایت کریگا اور اپنے فضل سے اور کچھ زیادہ دیگا یا جو اُنکی طاعت کے باعث جو کچھ اُنکے لئے مہیا کیا گیا ہی اسکی علت ہی یعنی وہ بے عمل اسلئے کرتے ہین تا کہ خدا پورا بدلہ دیگا یا لام بمعنی عاقبت یا انجام ہے

(انہ غفور الفرطاتھم (شکور) بطاعاتھم ای یجازیھم علیھا وھو علۃ للتوفیۃ والزیادۃ او ھو خبر ان ویرجون حال من واو انفقوا (قاضی) جاء رجل الی النبی علیہ السلام وقال یا رسول اللہ انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی قال ما شئت قال الربع قال ما شئت وان زدت فھو خیر لک قال النصف قال ما شئت وان زدت فھو خیر لک قال الثلثین قال ما شئت وان زدت فھو خیر لک قال یا رسول اللہ فاجعل صلاتی کلھا لک قال اذا تکفی ھمک ویغفر ذنبک (شفاء شریف) کان فی زمان خلافۃ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رجل موسر من حیث الدنیا وکان لہ سیرۃ سنیۃ وکان لہ شوق فی الصلوۃ علی النبی علیہ السلام لا یغفل عنھا ولا یفتر ساعۃ واحدۃ فلما حضرتہ الوفاۃ تضایق واسود وجھہ وصار من یراہ یحصل لہ الرعب فلما دخل فی غمرات الموت نادی یا ابا القاسم فی اجل ومکثر من الصلوۃ علیک فما تم کلامہ حتی نزل طائر من السماء فسبح بجناحیہ وجہ ذلک الرجل فابیض وجھہ وفاح لہ ریح کریح المسک الاذفر ومات علی الشھادۃ فلما قبر موہ الی القبر ووضعوہ فی اللحد سمعوا صوتا من جو السماء ان ھذا العبد لم یوضع فی قبرہ الا کفانہ وان الصلوۃ التی کان یصلیھا علی النبی علیہ السلام اخذ نہ من قبرہ ووضعتہ فی الجنۃ فتعجب الحاضرون من ذلک وانصرفوا فلما کان اللیل رئی الرجل فی المنام وھو یمشی بین السماء والارض یقرأ قولہ تعالی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (موعظۃ)

اللہ لغفور شکور۔ بیشک گناہ بخشنے اور طاعات کا بدلہ دینے والا ہے۔ یہ فضل کی علت ہے اور ان کی خبر بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ یرجون کو ضمیر انفقوا سے حال مانا جائے (قاضی بیضاوی) ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ میں درود بکثرت پڑھا کرتا ہوں اس میں کتنا وقت صرف کیا کروں۔ چوتھائی۔ یا نصف۔ یا دو تہائی آپ نے فرمایا تم جسقدر زیادہ درود پڑھو گے اسی قدر اچھا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ میں تمام وقت درود ہی میں صرف کیا کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے سب کام بن جائیں گے اور تمام گناہ معاف ہوں گے۔ (شفاء شریف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک دولتمند اور نیک خصلت آدمی کو درود پڑھنے کا زیادہ شوق تھا۔ اسکا کوئی لمحہ درود سے خالی نہ جاتا تھا۔ مرتے وقت اسکا منہ کالا ہو گیا۔ دیکھنے والے ڈرنے لگے عین نزع میں اسنے چیخ چیخ کر کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو دوست رکھتا اور آپ پر بکثرت درود بھیجا کرتا تھا۔ ابھی اسکا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک طائر نے آسمان سے اتر کر اپنے پر اسکے چہرہ پر ملدیے۔ فوراً چاند کی سی چمک اور مشک کی سی خوشبو پیدا ہو گئی۔ کلمہ پڑھتے پڑھتے دم نکلا۔ دفن کرتے وقت ایک آواز آئی کہ اس کا کفن ہی کفن قبر میں رہگیا ہے۔ کیونکہ کثرت درود کی برکت نے اسے قبر سے نکال کر جنت میں رکھدیا ہے۔ حاضرین کو اس سے تعجب ہوا۔ رات کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ زمین و آسمان کے مابین یہ آیت پڑھتا پھرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ (موعظ)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام یقول من کان یرجو لقاء اللہ فلیکرم اھل اللہ قیل یا رسول اللہ ھل للہ عز وجل اھل قال نعم قیل من ھم یا رسول اللہ قال اھل اللہ فی الدنیا الذین یقرؤن القرآن الا من اکرمھم فقد اکرمہ اللہ واعطاہ الجنۃ ومن اھانھم فقد اھانہ اللہ وادخلہ النار یا ابا ھریرۃ ما عند اللہ احد اکرم من حامل القرآن الا وان حامل القرآن عند اللہ اکرم من کل احد الا الانبیاء وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال خیرات یوم الا عمکم یا فضل امتی یوم القیمۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الذین یقرؤن القرآن اذا کان یوم القیمۃ یقول اللہ عز وجل یا جبرائیل نادی فی المحشر الا من کان یقرأ القرآن فلیقم فینادی ثانیا وثالثا فیقفون صفوفا بین یدی الرحمن لا یتکلم احد منھم حتی یقول من اللہ داؤد علیہ السلام فیقول اللہ اقرؤا وارفعوا اصواتکم فیقرأ کل واحد منھم ما اللھمہ اللہ من کلامہ فکل من قرأ رفعت لہ الدرجات کل واحد علی حسن صوتہ ونغمتہ وخشوعہ وتدبرہ وتاملہ ثم یقول اللہ تعالی یا اھل القرآن من احسن الیکم فی دار الدنیا فیقولون نعم یا رب فیقول اللہ تعالی اذھبوا الی المحشر فکل من عرفتموہ یدخل معکم الجنۃ وعن علی کرم اللہ وجھہ انہ قال کنت جالسا مع النبی علیہ السلام فی جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنھم اذا تی رجل من البادیۃ فقال السلام علیک یا رسول اللہ وعلیکم یا جمیع الجلوس

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اس سے کہدو اہل اللہ کی تعظیم کیا کرے۔ لوگون نے عرض کیا کہ اہل اللہ کون ہین۔ فرمایا قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے خدا انکی تعظیم کرنے والون کا اکرام کرے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ اور انکی اہانت کرنے والونکو ذلت دیکر دوزخ مین جگہ دیگا۔ اے ابو ہریرہ خدا کے نزدیک حافظ قرآن سے زیادہ اور کوئی مکرم نہین۔ حافظ قرآن انبیاء کے سوا دیگر تمام آدمیون سے خدا کے نزدیک واجب الاکرام ہی۔ اور انس بن مالک رض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا۔ مین تمہین بتاؤن کہ قیامت کے دن افضل کون ہوگا۔ لوگون نے کہا فرمایئے۔ ارشاد ہوا کہ قرآن پڑھنے والے۔ قیامت کے دن جبرئیل کو حکم ہوگا کہ قرآن پڑھنے والون کو پکار لو۔ چنانچہ جبرئیل دو تین بار ندا کرینگے۔ پھر قرآن پڑھنے والے خدا کے سامنے صفین باندھکر خاموش کھڑے ہوجائینگے۔ اسکے بعد داؤد علیہ السلام آئینگے اور سب کو حکم ہوگا کہ بلند آواز سے پڑھو۔ سبکے سب پڑھنے لگین گے۔ پھر خوش آوازی اور خشوع وتدبر کے مطابق سب کو مرتبے دیئے جائین گے۔ پھر حکم الٰہی ہوگا کہ لوگو تم اپنے دنیوی محسنون کو پہچانتے ہو۔ جواب ملے گا۔ الٰہی ہان خوب پہچانتے ہین۔ ارشاد ہوگا کہ میدان محشر مین جاؤ اور جس جس کو پہچانتے ہو اسے اپنے ساتھ جنت مین داخل کرلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ مین صحابہ کی جماعت مین پیغمبر علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک بدوی نے حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ وعلیکم یا جمیع الحاضرین

ثم قال اعلموا ان اللہ قد افترض علینا خمس صلوات وقد ابتلینا بالدنیا واھوالھا فوحقک یا رسول اللہ ما نصلی رکعۃ واحدۃ الا واشغالھا داخلۃ فیھا فکیف یتقبلھا اللہ وھی مخاطۃ باشغال الدنیا فقال علی کرم اللہ وجھہ ھذہ صلوۃ لا یقبلھا اللہ تعالٰی ولا ینظر الیھا فقال علیہ السلام وھل تقدر یا علی ان تصلی رکعتین خالصا للہ تعالٰی من کل ھم وشغل ووسوسۃ وانا اعطیک بردتی الشامیۃ فقال علی انا اقدر علی ذلک فقام علی من بین الصحابۃ واسبغ الوضوء واقام الصلوٰۃ ونوی للہ تعالٰی خالصا بقلبہ وکبر تکبیرۃ الاحرام وکبر الرکعۃ الاولی ثم دخل فی الثانیۃ فلما رکع قام منتصبا علی قدمیہ وقال سمع اللہ لمن حمدہ وذکر فی قلبہ لو کان النبی علیہ السلام یعطینی للبردۃ القطوانیۃ لکانت خیرا لی من تلک الشامیۃ ثم سجد وتشھد وسلم فقال علیہ السلام ما تقول یا ابا الحسن فقال وحقک یا رسول اللہ انی صلیت الرکعۃ الاولی خالیا من کل ھم ووسوسۃ ثم صلیت الرکعۃ الثانیۃ فذکرت فی نفسی وقلت لو کنت تعطینی بردتک القطوانیۃ لکانت خیرا لی من تلک الشامیۃ وحقک یا رسول اللہ لا یقدر احد ان یصلی رکعتین خالصا للہ تعالٰی فقال علیہ السلام وصلوا فرضکم ولا تتکلموا فی صلوتکم فان اللہ تعالٰی لا یقبل صلوۃ مشوبۃ باشغال الدنیا وکرر صلوا واستغفروا ربکم بعد صلاتکم وابشر کم بان اللہ تعالٰی خلق مائۃ رحمۃ ینشرھا علی امتی یوم القیمۃ عامۃ عبدہ ولا امۃ

پھر کہا اللہ تعالی نے ہمپر پانچ نمازین فرض کردی ہین۔ اور مشاغل دنیوی مین پھنسا کر ہمارا امتحان لیا ہے۔ یارسول اللہ خدا کی قسم۔ ہم ایک رکعت بھی دنیوی مشاغل سے الگ ہوکر نہین پڑھ سکتے۔ خدا ایسی نماز کیونکر قبول فرمائے گا۔ حضرت علی بول اُٹھے کہ ایسی نماز قبول نہوگی۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اے علی کیا تم خالصًا للہ ایسی دو رکعتین پڑھ سکتے ہو کہ جن کے ادا کرتے وقت تمہارا دل ہر طرح کے وسوسے سے خالی ہو۔ اگر ایسا کرسکو گے تو مین تمکو اپنی شامی چادر عطا کرون گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا مین ایسا کرسکتا ہون۔ چنانچہ وضو کرکے دو رکعتون کی نیت باندھ لی ایک رکعت پوری دلی توجہ سے ادا کی۔ دوسری مین سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد یہ خیال آیا کہ اگر پیغمبر علیہ السلام مجھے شامی کے بدلے قطوانی چادر عنایت کرتے تو اچھا ہوتا۔ پھر آپ سجدے مین گئے اور تشہد پڑھکر سلام پھیر دیا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہون کیا کہتے ہو۔ حضرت علی نے جواب دیا خدا کی قسم پہلی رکعت دلی توجہ سے پڑھی۔ دوسری مین یہ خیال آگیا کہ آپ شامی کے بدلے قطوانی چادر عنایت فرماتے تو اچھا ہوتا۔ خدا کی قسم کوئی شخص خیالات اور وسوسون سے بچکر دو رکعتین نہین پڑھ سکتا۔ حضور نے فرمایا فرض نماز ادا کیا کرو اور نمازین کلام نہ کرو۔ خدا اس نماز کو قبول نہین کرتا جسمین دنیاوی مشغلے ملے ہوئے ہون لیکن تم نماز کے بعد استغفار کرلیا کرو۔ مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ اللہ تعالی نے سو رحمتین پیدا کی ہین جو قیامت کے دن میری امت پر بمینہ کی طرح برسین گی۔ فرض نماز ادا کرنیوالے مرد عورت

صلے الصلوۃ المفروضۃ الا کان تحت ظل تلک الصلوۃ یوم القیمۃ (موعظۃ) وقال علیہ السلام سمعت لیلۃ اسری بی الحق یقول یا محمد فرامتک ان یکرموا ثلاثۃ الوالد والعالم وحامل القرآن یا محمد حذرھم من ان یغضبوھم او یھینوھم فان غضبی یشتد علی من یغضبہم یا محمد اھل القرآن ھم اھلی جعلتھم عندکم فی الدنیا اکراما لاھلھا ولو لا یکون القرآن محفوظا فی صدورھم لھلکت الدنیا ومن علیھا یا محمد حملۃ القرآن لا یعذبون ولا یحاسبون یوم القیمۃ یا محمد حامل القرآن اذا مات تبکی علیہ سمواتی وارضی وملائکتی یا محمد ان الجنۃ تشتاق الی ثلاثۃ انت وصاحبیک ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما وحامل القرآن (من الموعظۃ الحسنۃ) قال النبی علیہ السلام خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ صدق من نطق رواہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ السلام من قرأ حرفا من کتاب اللہ تعالی فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الر حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام قال ان اللہ تعالی یرفع بھذا القرآن اقواما ویضع بہ آخرین رواہ مسلم وابن ماجۃ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام یقول تبارک وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی

قیامت کے دن نماز کے سایے مین رہین گے (موعظہ) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ اللہ تعالی نے شب معراج مجھسے ارشاد کیا کہ اپنی امت کو۔ والد۔ اور عالم۔ اور حافظ قرآن کی تعظیم کا حکم دو۔ ان چیزون کے ساتھ بغض رکھنے اور اہانت کرنے سے ڈراؤ۔ کیونکہ ان کے دشمنون پر میرا غضب نازل ہوا کرتا ہی اے محمد۔ اہل قرآن اہل اللہ ہین۔ مین نے انکو اسلیے دنیا مین بھیجا ہے کہ لوگ انکی تکریم کرین۔ اگر اُن کے سینونمین قرآن محفوظ نہوتا تو دنیا و مافیہا سب غارت ہوجاتا۔ اے محمد حافظون کو عذاب نہ ہوگا اور نہ قیامت مین اُن سے حساب کتاب لیا جائیگا۔ اے محمد جب حافظ قرآن مرتا ہے تو آسمان و زمین اور فرشتے رویا کرتے ہین۔ اے محمد جنت تین آدمیون کی مشتاق ہی آپکی۔ اور آپکے دونون مصاحبون ابوبکر و عمر کی اور حافظ قرآن کی۔ (موعظہ حسنہ) رسول خدا کا قول ہی کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانیوالے سب سے بہتر ہین (آپکا ارشاد برحق ہی) حضرت عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہین کہ حضور نے فرمایا کتاب اللہ کے ایک حرف پڑھنے والے کو ایک ایسی نیکی ملیگی جسکے ساتھ دس اور ہونگی مین یہ نہین کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہی۔ بلکہ الف الگ ایک حرف ہی۔ لام الگ۔ میم الگ (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہی) حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اللہ تعالی اس قرآن کے باعث بہت سے لوگون کو بلند مرتبہ کردیگا اور بہتون کو ذلیل کریگا (مسلم و ابن ماجہ) ابو سعید خدری پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جس شخص کو تلاوت قرآن مجید سے ذکر اور اپنی مراد مین مانگنے سے روکدے

اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن غریب) وعن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال علیہ السلام مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحہا طیب وطعمہا مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ لیس لہا ریح وطعمہا مر (وفی روایۃ) مثل الفاجر بدل المنافق (رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ) وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ السلام مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا طیب ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحہا طیب وطعمہا مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ طعمہا مر ولا ریح لہا ومثل الجلیس الصالح کمثل صاحب المسک ان لم یصبک منہ شیء اصابک ریحہ ومثل الجلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک شیء من شرارہ اصابک من دخانہ (رواہ ابوداؤد) وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی علیہ السلام یقول اقرؤا القرآن فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ الحدیث رواہ مسلم ورزی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما فی مشکوۃ المصابیح انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مین اسکو ماننے والون سے دوچند دیا کرتا ہون۔ دیگر کلامون پر کلام اللہ کی بزرگی ایسی ہے جیسی مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کی بزرگی (ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے) ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہین کہ رسول خدا کا قول ہے قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے جسکی خوشبو بھی اچھی۔ مزہ بھی اچھا۔ اور قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال چھوارے کی سی ہے جس مین خوشبو نہین ہوتی لیکن مزے مین شیرین ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی سی ہے جس مین خوشبو نہین ہوتی اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال خبیلی کے پھول کی سی ہے جسکی خوشبو اچھی ہوتی ہے۔ اور مزہ کڑوا۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی سی ہے جس مین خوشبو نہین ہوتی اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔ (ایک روایت مین منافق کی جگہ فاجر آیا ہے (احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو انہین الفاظ مین روایت کیا ہے۔ مگر انکی حدیث مین منافق کی جگہ فاجر کا لفظ ہے۔ اور اتنا مضمون زیادہ ہے کہ نیک بخت ہمنشین کی مثال مشک فروش کی سی ہے۔ اگر اس نے تمکو مشک نہ دیا تو اس کی خوشبو ضرور دماغ تک پہنچے گی۔ اور بدہمنشین کی مثال لوہار کی سی ہے۔ اگر تمکو اسکی بھٹی کی چنگاریون سے ضرر نہ پہنچا تو ہوان ضرور ستائے گا (ابوداؤد) ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا ہے۔ لوگو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کیے گا (مسلم) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے

من نفس عن مؤمن کربۃ ای اذھب عنہ الحزن اذا الکربۃ بالضم الحزن وتنوینہا للتحقیر من کرب الدنیا بمالہ او عبسا عند نور ایاہ او انشاءتہ فیں بالمؤمن لانہ مظنۃ الکرب فی الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ تنوینہا للتعظیم من کرب الاخرۃ ومن یسر ای سہل علی معسر ای فقیر وھو یشمل المؤمن والکافر ای من کان لہ علی فقیر دین فسہل علیہ بامہالہ او ابرائہ بعضہ یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما متلبسا بفعل قبیح بان لا یفضحہ او ستر عریانا بان البسہ ثوبا سترہ اللہ تعالی فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ای فی نصرتہ ما کان ای مادام العبد مشغولا فی عون اخیہ المسلم فی قضاء حاجتہ ومن سلک ای ذھب طریقا یلتمس فیہ یطلب حال او صفۃ فیہ علما نکرہ لیشمل کل نوع من انواع علوم الدین قلیلہ وکثیرہ وفیہ استحباب الرحلۃ فی طلب العلم وقد ذھب موسی الکلیم الی الخضر علیہما السلام وقال ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا ورحل جابر بن عبد اللہ مسیرۃ شہر الی عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالی عنہما فی حدیث واحد سہل اللہ بہ ای بسبب ذلک طریقا الی الجنۃ یعنی جعل اللہ ذھابہ فی طلب العلم سببا لوصولہ الی الجنۃ من غیر تعب ویجازی علیہ بتسہیل قطع العقبات الشاقۃ کالوقوف والجواز علی الصراط وغیر ذلک وما اجتمع جماعۃ فی مسجد من مساجد اللہ احترز بہ عن مساجد الیہود والنصاری فانہ یکرہ الدخول فیہا یتلون کتاب اللہ ای یقرؤن القرآن ویتدارسونہ بینہم وھو قراءۃ بعض مع بعض تصحیحا للالفاظ وکشفا لمعانیہ الا نزلت علیہم السکینۃ

جو شخص دنیا میں کسی مومن کی تھوڑی سی تکلیف کو دفع کر دے گا اللہ تعالی آخرت میں اُس کے بہت بڑے رنج و غم کو دور کرے گا۔ اور جو کسی تنگدست کو مہلت یا قرض سے معافی دیگا اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اُسپر آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو حالت گناہ میں دیکھکر اُسکی پردہ پوشی کریگا یا کسی ننگے کو کپڑا دے ڈالے گا اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اُسکے عیب ڈھانک لیگا۔ اور جبتک مسلمان بندہ دوسرے مسلمان کی اعانت کرتا رہے گا اللہ تعالی اُس کا مددگار رہے گا۔ اور جو شخص کسی ایسے رستہ میں چلے گا جس سے تھوڑا بہت علم دین حاصل کر سکے تو اللہ تعالی اُسپر جنت کا رستہ آسان کر دے گا اور تمام مشکل گھاٹیاں (مثلاً محشر اور پلصراط وغیرہ) آسان ہو جائینگی۔ اس حدیث سے طلب علم کے لیے سفر کرنے کا استحباب نکلتا ہے دیکھ لیجئے۔ حضرت موسیٰ جناب خضر کے پاس طلب علم کے لیے گئے چنانچہ آیت ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا اس پر دلالت کرتی ہے۔ جابر بن عبد اللہ صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لیے ایک مہینے کا رستہ طے کر کے عبد اللہ بن انیس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسلم روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو لوگ خدا کی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں بیٹھکر قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے۔ الفاظ کی تصحیح اور مطالب میں غور کرتے ہیں اُن پر اللہ تعالی کی طرف سے تسکین نازل ہوتی ہے۔ خدا کی مسجد اس لئے فرمایا کہ یہود و نصاری کا معبد مسجد کا حکم نہیں رکھتا ہے اُس میں جانا مکروہ ہے۔

وفی مظہر المصابیح السکینۃ الشیٔ الذی یحصل سکون الرجل الیہ والمراد ھھنا ما حصول الذوق والشوق للرجل من القرآن وصفاء قلبہ بنورہ وذھاب الظلمۃ النفسانیۃ من القلب ونزول الضیاء الرحمانی فیہ وقیل اسم ملک ینزل قلب المؤمن ویامرہ بالخیر ویحرضہ علی الطاعۃ ویوقم فی قلبہ الطمانینۃ والسکون علی الطاعۃ (انتھی) وغشیتھم الرحمۃ ای احاطت بھم یعنی تنزل علیھم الرحمۃ والبرکۃ من اللہ تعالی وحفت بھم الملائکۃ ای طافوا بھم وداروا حولھم یستمعون القرآن ودراستہ ویحفظونھم من الآفات ویصاحبونھم ویزورونھم وذکرھم اللہ فیمن عندہ المراد من العندیۃ الرتبۃ یعنی فی الملائکۃ المقربین ویقول انظروا الی عبادی یذکرونی ویقرؤن کتابی وای شرف اعظم من ذکر اللہ تعالی عبادہ بین ملائکتہ ومن بطأ بہ بتشدید الطاء من التبطئۃ ضد التعجیل والباء للتعدیۃ ای اخرہ فی الاخرۃ عملہ السیئ او تقریطہ فی العمل الصالح لم یسرع بہ نسبہ ای لم ینفعہ بشرف نسبہ ولم تجبرہ نقیصتہ بہ فان التقرب الی اللہ تعالی لا یحصل بالنسب وکثرۃ العشائر والاقارب بل بالعمل الصالح کذا فی شرح المصابیح

سورۃ یٰسٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وامتازوا الیوم ایھا المجرمون) وانفردوا عن المؤمنین وذلک حین یسار بھم الی الجنۃ کقولہ تعالی

مظہر المصابیح میں لکھا ہے کہ تسکین سے دلی اطمینان یعنی قرآن کا ذوق شوق۔ دل کی صفائی۔ نزول انوار الٰہی اور دفع ظلمت نفسانی مراد ہے۔ بعض کا قول ہے کہ سکینۃ (یعنی تسکین) ایک فرشتہ کا نام ہے جو قلب مومن کی طرف نازل ہو کر اُسے نیکیوں کا حکم کرتا طاعت کی رغبت دلاتا اور دل میں اطمینان و تسکین ڈال دیتا ہے۔ قرآن پڑھنے والوں کو برکت اور رحمت الٰہی چار طرف سے احاطہ کر لیتی ہے۔ فرشتے اُن کے گرداگرد رہتے۔ قرآن مجید سنتے اور اُنہیں آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اُن کی زیارت سے مشرف ہو کر مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالی اپنے مقربین کے سامنے ان کا تذکرہ کرتا ہے۔ اور یہ فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ مجھے یاد کرتے اور میری کتاب پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی شرف کی بات نہیں کہ اللہ تعالی فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کو یاد فرماتا ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو بُرے عمل آخرت میں پیچھے ڈال دیں اُس کا حسب نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔ یعنی نسب نفع نہیں دیتا۔ اور اعمال کے متعلق جبر نقصان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نسب قرب الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ اسکا وسیلہ محض اعمال نیک ہیں۔ (شرح المصابیح)

سورۃ یٰسٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یعنی اے مجرمو۔ آج مومنوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ اسوقت کہا جائیگا جبکہ مومنوں کو جنت کی طرف لے چلیں گے۔ اسیطرح یہ آیت ہے

ویوم تقوم الساعۃ یومئذ یتفرقون (الم اعھد الیکم یابنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان) من جملۃ ما یقال لھم تقریعا والزاما للحجۃ وعھدا الیھم ما نصب لھم من الحجج العقلیۃ والسمعیۃ الآمرۃ بعبادۃ الزاجرۃ عن عبادۃ غیرہ وجعلھا عبادۃ الشیطان لانہ الآمر بھا والمزین لھا (انہ لکم عدو مبین) تعلیل للمنع عن عبادتہ بالطاعۃ فیما یحملھم علیہ (وان اعبدونی) عطف علی ان لا تعبدوا (ھذا صراط مستقیم) اشارۃ الی ما عھد الیھم او الی عبادتہ والجملۃ استینافیۃ لبیان المقتضی للعھد بشقیہ او بشق الامر والتنکیر للمبالغۃ او للتعظیم او للتبعیض فان التوحید سلوک بعض الطریق المستقیم (ولقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون) رجوع الی بیان معاداۃ الشیطان مع ظھور عداوتہ ووضوح بطلان ما لمن لہ ادنی عقل ورای والجبل الخلق (ھذہ جھنم التی کنتم توعدون اصلوھا الیوم بما کنتم تکفرون) ذوقوا حرھا الیوم بکفرکم فی الدنیا (قاضی) وعن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما اذا دخلت المسجد فسلم علی النبی علیہ السلام فان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال لا تتخذوا بیوتکم قبورا وصلوا علی حیث کنتم فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم وفی حدیث اوس اکثروا من الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فان صلاتکم معروضۃ علی (شفاء شریف)

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ یعنی قیامت کے دن سب جدا جدا ہو جائینگے اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ الآیۃ یعنی اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نکرنا یہ بطور اتمام حجت ہے اور عہد سے وہ عقلی وسماعی دلائل مراد ہیں جو خدا کی عبادت کا رستہ بتاتے اور غیر کی عبادت سے منع کرتے ہیں۔ غیر اللہ کی عبادت کو شیطان کی عبادت اسلیے کہا کہ شیطان شرک وغیرہ کی طرف برانگیختہ کیا کرتا ہے اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے یہ آیت پہلے مضمون کے لیے بطور دلیل ہے وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ لا تعبدوا کا معطوف ہے۔ یعنی میں نے یہ عہد دیا تھا کہ میری عبادت کرنا۔ کیونکہ یہ سیدھا رستہ ہے ہذا کا اشارہ عہد اور عبادت الٰہی دونوں کی طرف ہو سکتا ہے۔ اور تنکیر مبالغہ یا تعظیم یا تبعیض کیلئے ہے کیونکہ توحید صراط مستقیم کا ایک رستہ ہے۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ الآیۃ شیطان نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے۔ کیا تم اسے نہیں سمجھتے۔ یہ عداوت شیطان کا بیان ہے بطریق توضیح۔ ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ الآیۃ۔ یہ وہ جہنم ہے جسکا تم سے وعدہ تھا۔ اپنے کفر کے باعث آج اسمیں داخل ہو جاؤ۔ یعنی اسکی سوزش کے مزے چکھو (قاضی بیضاوی) حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت رسول خدا پر درود وسلام بھیجا کرو کیونکہ آپ نے فرمایا ہے اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جہاں کہیں ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اوس کی روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن اور رات کثرت سے پڑھا کرو۔ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے (شفاء شریف)

قولہ وامتازوا یعنی اعتزلوا ایھا الکفار عن المؤمنین فانھم قد تأذوا منکم فی الدنیا فاعتزلوھم حتی یتجانبوکم ویقال ان المنادی ینادی ایھا المجرمون امتازوا فان المؤمنین قد فازوا ایھا المنافقون امتازوا فان المخلصین قد فازوا ایھا الفاسقون امتازوا فان الصادقین قد فازوا ایھا العاصون امتازوا فان المطیعین قد فازوا کما قال اللہ تعالی (ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما) یعیش فی الدنیا حمیدا وفی الاخرۃ سعیدا (قاضی) کما قال اللہ تعالی فی ایۃ اخری ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا عامۃ قدیمۃ فاتخذوہ عدوا فی عقائدکم وافعالکم وکونوا علی حذر منہ فی جمیع احوالکم انما یدعو حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر (قاضی) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال خرج النبی علیہ السلام ذات یوم من المسجد فاذا ھو بابلیس فقال علیہ السلام ما الذی جاء بک الی باب مسجدی قال یا محمد جاء بی اللہ قال فلم قال لتسألنی عما شئت فقال ابن عباس اول شئ سألہ عنہ الصلوۃ قال لہ یا معلون لم تمنع امتی عن الصلوۃ بالجماعۃ قال یا محمد اذا خرجت امتک الی الصلوۃ تأخذنی الحمی الحادۃ فلا یرتفع ذلک حتی یتفرقوا وقال علیہ السلام یا ملعون لم تمنع امتی عن قراءۃ القرآن قال عند قرائتھم اذوب کالرصاص وقال علیہ السلام یا ملعون لم تمنع امتی عن الجھاد قال اذا خرجوا الی الجھاد قیدت بقیدی علی قدمی حتی یرجعوا وقال لم تمنع امتی عن الحج قال اذا خرجوا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ۔ یعنی اے کفار مومنوں سے دنیا میں تمہیں اذیت پائی ہے آج اُن سے الگ ہو جاؤ۔ قیامت کے دن یہ ندا ہوگی اے مجرمو۔ اے منافقو۔ اے فاسقو۔ اے عاصیو۔ الگ ہو جاؤ۔ آج مومنوں مخلصوں۔ صادقوں۔ مطیعوں نے نجات پائی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ یعنی جو شخص خدا رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی مراد پائے گا۔ دنیا و دین کی نیکیاں ملیں گی (قاضی) ایک اور آیت ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ یعنی شیطان تمہارا قدیم دشمن ہے تم اپنے عقائد و اعمال میں اسے اپنا دشمن بناؤ۔ اور ہر حال میں اُس سے ڈرتے رہو۔ وہ اپنی جماعت کو دوزخ بنانے کے لئے اپنی طرف بُلاتا ہے (قاضی بیضاوی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام مسجد سے نکل رہے تھے کہ شیطان ملعین آپ نے فرمایا کیوں مسجد کی طرف آنیکا کیا سبب شیطان نے کہا۔ خدا لے آیا۔ حضور بولے کیا کام تھا۔ کہا۔ تاکہ آپ مجھسے کچھ سوالات کریں ابن عباس کا قول ہے کہ رسول آپ نے یہ پوچھا۔ اے ملعون تو میری اُمت کو جماعت کی نماز سے کیوں روکا کرتا ہے کہا جب آپ کی اُمت جماعت سے نماز پڑھنے کا ارادہ کرتی ہے تو مجھے بخار چڑھ آتا ہے جو اُن کے منصرف ہونے تک نہیں اُترتا۔ آپ نے فرمایا تلاوت قرآن سے روکنے کا کیا باعث۔ جواب دیا میں قرآن پڑھتے وقت راگ کی طرح پگل جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جہاد سے کیوں منع کرتا ہے۔ عرض کیا جب مسلمان جہاد کو نکلتے ہیں تو اپنے گھر کی عورتوں میں بڑے ان پڑ جاتے ہیں آپ نے فرمایا حج سے روکنے کا کیا سبب شیطان نے کہا جب لوگ سفر حج کرتے ہیں تو

واذا هو بالصدقة یوضع علی راسی النشار فینشرنی کما ینشر الخشب (زہرۃ الریاض) وفی الخبر لما وقع اهل النار فی النار وضع لابلیس منبر من النار والبس لباسا من النار وتوج بتاج من النار وقید بقید من النار ثم یقال لابلیس یا ابلیس اصعد المنبر واخطب لاهل النار فیصعد ویقول لاهل النار یا اهل النار فیسمع صوته جمیع ما فی النار فیتوجهون جمیعا الیه فینظرون فیقول یا معشر الکفار والمنافقین ان الله وعدکم وعد الحق بانکم تموتون ثم تحشرون ثم تحاسبون ثم تفرقون فریق فی الجنة وفریق فی السعیر انکم ظننتم ان لا تنزلوا من الدنیا وتبقوا فیها وما کان لی علیکم من سلطان الا انی اوسوس لکم فاستجبتم لی واتبعتمونی فالجرم لکم فلا تلومونی ولوموا انفسکم فانکم احق بالملامة منی کیف لا تعبدون الله تعالی وهو خالق کل شئ ثم یقول ما اقدر علی ان اجیرکم من عذاب الله ولا انتم تقدرون علی ان تجیرونی ان تبرأت الیوم مما قلت لکم فانی مطرود ومردود من حضرة رب العالمین فاذا سمع اهل النار هذا القول من ابلیس لعنوه جمیعا ثم تضربه الزبانیة برجع من النار فتلقیه من فوق منبره فی النار الی اسفل سافلین مؤبرا فیها مع من تبعه من اهل النار وتقول لهم الزبانیة لا موت لکم ولا راحة لکم خالدین فیها (زہرۃ الریاض) **وحکی** ان ابا زکریا الزاهد لما حضرته الوفاة اتاه صدیق له فی سکرات الموت ولقنه لا الٰه الا الله محمد رسول الله

اور جب کوئی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو میرے سر پر آرہ رکھدیا جاتا ہے جو لکڑی کی طرح مجھے بیچ سے چیر ڈالتا ہے (زہرۃ الریاض) حدیث میں ہے کہ جب دوزخی دوزخ میں جا چکینگے تو شیطان کے لیئے آگ کا منبر بچھایا جائے گا۔ آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ آگ کا تاج رکھا جائیگا۔ آگ کی بیڑیاں ڈالی جائینگی۔ پھر حکم ہوگا کہ اس منبر پر چڑھکر دوزخیوں کے لیئے خطبہ پڑھ۔ چنانچہ شیطان منبر پر چڑھ کر دوزخیوں کو پکارے گا۔ تمام دوزخی آواز سُنکر اسکی طرف متوجہ ہو جائینگے۔ شیطان خطبہ پڑھے گا۔ کہ او کفار و منافقین۔ اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا کہ پہلے تم سب مروگے۔ پھر زندہ ہوکر میدان محشر میں جاؤگے۔ پھر حساب و کتاب ہوگا۔ پھر ایک فرقہ جنتی ہوگا ایک دوزخی۔ تمہیں گمان تھا کہ ہم ہمیشہ دنیا ہی میں رہیں گے۔ مجھے تم پر حکومت حاصل نہ تھی فقط وسوسے ڈالا کرتا تھا تم میرے کہنے میں آگئے۔ یہ گناہ تمہارا ہے میرا نہیں۔ مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے آپکو برا کہو۔ مجھے خالق کل یعنی اللہ تعالے کی عبادت نہ کی۔ آج نہ میں تمکو عذاب الٰہی سے بچا سکتا ہوں نہ تم مجھکو۔ میں آج تمسے بیزار اور حضور خداوندی سے مطرود و مردود ہوں۔ دوزخی یہ خطبہ سُنکر شیطان پر لعنت بھیجینگے۔ اور فرشتے آگ کے نیزے مار مار کر اُسے منبر سے اُتار کر دوزخ میں گرا دینگے۔ اِس کے بعد شیطان اپنی جماعت کے ہمراہ ہمیشہ اسفل السافلین میں رہیگا اور فرشتے ندا کرینگے کہ اب تمکو نہ موت ہے نہ راحت ابدالآباد دوزخ ہی میں پڑے رہو (زہرۃ الریاض) **حکایت** ابوزکریا زاہد کی وفات کے وقت اُنکے ایک دوست نے کلمہ شہادت تلقین کیا۔

فاعرض الزاهد بوجهه ولم يقبلها فقال له ثانيا فاعرض عنه فقال له ثالثا فقال لا اقول فخشي عليه صديقه فلما كان بعد ساعة وجد ابو زكريا خفة فقام عينيه فقال هل قلتم لي شيئا قالوا نعم عرضنا عليك الشهادة ثلاثا فاعرضت مرتين وقلت في الثالثة لا اقول فقال اتاني ابليس ومعه قدح من ماء فوقف عن يميني وحرك القدح وقال احتاج الى الماء فقلت لا قال قل عيسى ابن الله فاعرضت عنه واتاني من قبل رجلي وقال لي كذلك وفي الثالثة قال قل لا اله قلت لا اقول فالقى القدح الى الارض وولى هاربا واتا ارد علي ابليس لا عليكم فاشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله (زهرة الرياض) حكي ان ابليس عليه اللعنة كان يرى في الزمن الاول فقال الرجل يا ابا مرة كيف اصنع حتى اكون مثلك قال ويحك لم يطلب مني احد هذا فكيف تطلبه انت فقال الرجل اني احب ذلك فقال ابليس ان اردت ان تكون مثلي فتهاون بالصلوة ولا تبال من الحلف صادقا او كاذبا فقال الرجل لقد عاهدت الله ان لا ادع الصلوة ولا احلف يمينا قط فقال ابليس ما تعلم احد نصحني بالاحتيال غيرك وقد عرفت ان لا انفعه لاذهي ركن الاشرار قال الحكماء من اراد ان يكون من العارفين ويبخو من الشيطان فليرفع بينه وبين المعرفة اربعة اشياء ابليس وما شاء ابليس والنفس وما شاءت النفس والهوى وما شاء الهوى والدنيا

زاہد نے منہ پھیر لیا۔ جب دو تین مرتبہ یہی واقعہ پیش آیا تو تلقین کرنیوالے کو اُنکے خادمہ کی طرف سے اندیشہ ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ابو زکریا نے ہوش میں آکر کہا کہ تم مجھ سے کیا کہہ رہے تھے۔ حاضرین بولے کہ ہمنے تین مرتبہ کلمہ شہادت تلقین کیا مگر تینے منہ پھیر لیا۔ ابو زکریا نے جواب دیا کہ اسوقت شیطان پانی کا پیالہ لیکر میرے سرہانے کھڑا یہ کہہ رہا تھا کہ اگر پانی کی ضرورت ہو تو یہ موجود ہی۔ میںنے کہا نہیں۔ پھر اُس ملعون نے کہا کہ کہدو عیسی ابن اللہ (یعنی عیسی خدا کے بیٹے ہیں) میںنے منہ پھیر لیا۔ پھر میرے پاؤں کی جانب اکھڑا ہوا اور مذکورہ بالا اقرار کرانے لگا۔ میںنے پھر منہ پھیر لیا۔ تیسری بار یہ کہا کہ کہدو لا الہ (یعنی معبود کوئی ہے ہی نہیں) میںنے کہدیا کہ اسکا اقرار میں نہیں کرتا۔ شیطان پیالہ زمین پر پھینک کر بھاگ گیا۔ اسوقت میں شیطان کی تلقین سے انکار کر رہا تھا نہ کہ کلمہ شہادت سے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ (زہرۃ الریاض) کہتے ہیں اگلے زمانہ میں شیطان مجسم نظر آیا کرتا تھا۔ ایک شخص نے اُسے دیکھکر کہا کہ میں تم جیسا کیونکر ہو جاؤں شیطان نے کہا کہ جبتک مجھسے کسی نے نہیں کہا تمہیں ایسی کیا ضرورت ہی۔ جواب دیا کہ میں اسی پسند کرتا ہوں۔ شیطان نے کہا تم مجھ جیسے ہونا چاہتے ہو تو نماز نہیں کا ہی کرتے رہو اور جھوٹی سچی قسم کی پرواہ نکیا کرو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں خدا سے عہد کر چکا ہوں کہ نماز کبھی ترک نہ کرونگا نہ قسم کھاؤنگا۔ لعین کہنے لگا کہ تیرے سوا فریب دیکر مجھسے کسی نے نصیحت حاصل نہیں کی آج تک میں کسی آدمی کو یہ نصیحت نہ کرونگا (کذا فی الاذکار) حکما کا قول ہی کہ جو شخص عرفان اور نجات کا طالب ہو وہ ان چار پردوں کو اُٹھا دے جو اُسکے اور معرفت کے بیچ حائل ہیں (۱) شیطان اور اُسکی خواہش (۲) نفس اور اُسکا اتباع (۳) خواہش اور اُسکی پیروی (۴) دنیا اور اُسکی

وما شاءت الدنیا شاء ابلیس زوال دینک لتکون معه فی النار خلدا کما قال الله تعالی کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر الایة وقال تعالی الشیطان یعدکم الفقر الایة والنفس شاءت المعصیة ترک الطاعة وهی معیوبة بین الله تعالی عیبها علی لسان یوسف علیه السلام بقوله ان النفس لامارة بالسوء واما الهوی فانه شاء الشهوات وترک الجمع بالحرمة وقال الله تعالی واما من خاف مقام ربه وهی النفس عن الهوی الایة والدنیا شاءت ان تختار عملها علی عمل الاخرة وقد قال الله تعالی واما من طغی وآثر الحیاة الدنیا فان الجحیم هی المأوی فاذا رفعت هذه الاشیاء الاربعة فقد وصل العارف الی المعروف وهو الله تعالی ومن اطاع ابلیس فیما شاءت فهو ساع فی زوال دینه فیکون عذابه بالتابید کعذاب ابلیس ومن اطاع النفس فیما شاءت وهی المعصیة یکون عذابه علی انقطاع ومن اطاع الهوی فیما شاء وهو الشهوات یکون علیه اشد الحساب ومن اطاع الدنیا فیما شاءت وهو اختیارها علی الاخرة تذهب عنه الدنیا والاخرة کما قال الله تعالی خسر الدنیا والاخرة ومن اجاب ابلیس ذهب عنه المولی لقوله تعالی ومن یعش عن ذکر الرحمن الایة ومن اطاع النفس ذهب عنه الورع ومن اجاب الهوی ذهب عنه العقل ومن اجاب الدنیا ذهب عنه الاخرة لقوله تعالی بئس للظالمین بدلا (زهرة الریاض) روی عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه انه تعالی قال رسول الله علیه السلام اذا خلص المؤمنون من النار وامنوا فما مجادلة احدکم لله فی الحق یکون له فی الدنیا باشد المجادلة من المؤمنین لربهم فی اخوانهم الذین ادخلوا النار

شیطان کی خواہش زوال دین ہے تاکہ آدمی کافر ہوکر ابدی جہنمی ہوجائے۔ نفس کا اتباع معصیت ہے تاکہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ۔ خواہش ہوکا مقتضا ترک طاعت ہی اللہ تعالی کا قول ہی وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى۔ دنیا یہ چاہتی ہے کہ دنیوی کامون کو آخرت پر ترجیح دیجائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ یعنی دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے والونکا ٹھکانا دوزخ ہی جب چاروں چیزیں پوری چھٹ جاتے ہین تو عارف اپنے معروف یعنی ذات الٰہی کی طرف واصل ہوجاتا ہی اور جو شیطان کا پیرو ہوتا ہی زوال دین کے باعث دائمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہی بطیع نفس یعنی گنہگار کا عذاب سزا بھگت کر منقطع ہوجاتا ہی۔ اپنی خواہشون کا پابند سخت عذاب مین مبتلا ہوگا۔ اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والا نہ دنیا کا رہے گا نہ آخرت کا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ یعنی اُسکی دنیا اور آخرت دونون نقصان مین ہین جس نے شیطان کا کہا مانا اُس نے معرفت الٰہی کو کھو دیا۔ اور جس نے نفس کی پیروی کی اسنے تقوے کو ضائع کردیا اور جو خواہشون کا پابند رہا اُسنے خلاف عقل کیا۔ اور جسنے دنیا کو اختیار کرلیا اسنے عاقبت برباد کرلی اللہ تعالی فرماتا ہی بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔ یعنی ظالمونکو بہت بُرا بدلہ ملیگا (زہرۃ الریاض) ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ پیغمبر فرماتے ہین جسوقت مسلمان دوزخ سے نجات پاجائینگے تو خدا سے اُن مسلمانونکی بابت بہت کچھ جھگڑینگے جو دوزخ مین ڈالے گئے ہین

یقولون ربنا اخواننا کانوا یصلون معنا ویصومون معنا فادخلتهم النار قال فیقول الله تعالٰی اذهبوا واخرجوا من عرفتم منهم قال فیأتون فیعرفونهم بصورتهم ولا تاکل النار صورتهم فمنهم من اخذته النار الی انصاف ساقیه ومنهم من اخذته النار الی کعبیه فیخرجونهم فیقولون ربنا امرتنا ان نخرج من عرفنا فیقول الله تعالٰی اخرجوا من کان فی قلبه مثقال ذرة من الایمان یرید به الایمان کله لان الشیء قد یسمی باسم بعضه والدلیل علی ذلک قوله تعالٰی ولحم الخنزیر وانما اراد به الخنزیر کله وقوله تعالٰی فتحریر رقبة مؤمنة اراد به الکل قال ابو سعید فمن لم یصدق به فلیقرأ هذه الایة ان الله لا یظلم مثقال ذرة قال ویقولون ربنا اخرجنا من النار فلم یبق فی النار احد فیخیر ثم یقول الله تعالٰی شفعت الملائکة والانبیاء والمؤمنون وبقی ارحم الراحمین قال فیقبض قبضة من النار او قبضتین لم یعلم الله فیهم خیرا قد احترقوا فیؤتی بهم الی عین یقال لها عین الحیاة فیغتسلون فیها قال فیخرجون منها واجسادهم مثل اللؤلؤ وفی اعناقهم خواتم فیه هؤلاء عتقاء الله تعالٰی فیقال لهم ادخلوا الجنة فما تمنیتم فهو لکم فیقولون ربنا اعطیتنا ما لم تعط احدا من العلمین قال فیقول الله تعالٰی ان لکم عندی افضل منه قال فیقولون ربنا ما افضل من ذلک فیقول رضائی ولا اسخط علیکم ابدا (زہرۃ الریاض) قال تعالٰی فی اهانة المجرمین لجزاء جرمهم وعظم قبائحهم

جھگڑنے والے یہ کہیں گے کہ الٰہی وہ بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ تو نے انکو دوزخ میں کیوں ڈالدیا۔ حکم ہوگا کہ جاؤ اور انکو نکال لاؤ۔ چنانچہ صورتیں پہچان پہچان کر ایک ایک کو نکال لائینگے۔ دوزخ کی آگ انکی صورتوں کو نہ جلا سکے گی۔ بلکہ بعض آدھی آدھی پنڈلیوں تک اور بعض مونڈھوں تک دوزخ میں ہونگے۔ اسکے بعد جھگڑنے والے یہ عرض کرینگے کہ الٰہی جنکو ہم پہچانتے تھے انہیں نکال لائے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ (ایمان ذرہ سے کامل ایمان مقصود ہے بعض بولکر کل مراد لیا گیا ہے چنانچہ لحم الخنزیر سے خنزیر اور رقبۃ مؤمنۃ سے کل مراد ہے) ابو سعید کا قول ہے کہ جو انکی تصدیق نکرے وہ یہ آیت پڑھ لے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ (اللہ تعالٰی ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا) اسوقت کوئی نیک آدمی دوزخ میں نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالٰی فرمائیگا کہ انبیاء، فرشتے اور مومن گنہگاروں کی شفاعت کر چکے ہیں صرف ارحم الراحمین باقی ہے۔ اسوقت اللہ تعالٰی ایک یا دو لپیں بھر کر اُن دوزخیوں کو نکالیگا جنمیں کوئی نیکی نہ ہوگی پھر ان چلے ہوئے جنوں کو نہر الحیاۃ میں غوطہ دیا جائیگا۔ اس غسل سے اُنکے بدن موتی کی طرح چمکنے لگیں گے اُنکی گردنوں میں انکو خطیاں ہونگی جنمیں یہ لفظ منقوش ہونگے هٰذه عتقاء الله تعالٰی (یہ لوگ خدا کے آزاد کئے ہوئے ہیں) پھر انکو حکم ہوگا کہ جنت میں جاؤ۔ جو مانگو گے ملیگا۔ یہ کہینگے الٰہی تو نے ہمیں ایسا کچھ دیا ہے کہ سارے جہان میں کسیکو نہ دیا ہوگا۔ ارشاد ہوگا کہ ہم تمکو ایک اور افضل چیز دینے والے ہیں وہ یہ کہ ہم تم سے رضامند ہیں اب کبھی ناراض نہ ہونگے (زہرۃ الریاض) اللہ تعالٰی گنہگاروں کی اہانت کے متعلق فرماتا ہے

ونسوق المجرمین کما یساق البهائم الی جهنم ورجا جمع وارد فیساقون الیها رجالة عطاشا قد تقطعت اکبادهم من العطش واصل الورد من الورود الی الماء والوارد علی الماء یکون عطشان رکذا فی العیون) لا یملکون الشفاعة ای المؤمنون والمجرمون کلهم نصب علی الحال الا من اتخذ عند الرحمن عهدا محله رفع بدل من واو یملکون (رکذا فی العیون) عند الرحمن عهدا یعنی قال لا الله الا الله ای لا ینتفع الا المؤمن وقیل معناه لا یشفع الشافعون الا لمن اتخذ عند الرحمن عهدا یعنی الا للمؤمن (رکذا فی المعالم) او الا من اتخذ اذنا فیها لقوله تعالی لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن من قولهم عهد الامیر الی فلان بکذا ای امره به (قاضی بیضاوی) ای لا یشفع الا المامور بالشفاعة من اهل الایمان (رکذا فی العیون) اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من جاء بالصلوات الخمس یوم القیمة قد حافظ علی وضوئها ومواقیتها ورکوعها وسجودها لم ینقص منها شیئا فله عند الله تعالی عهد ان لا یعذبه ومن جاء وقد انتقص منها شیئا فلیس له عهد ان شاء رحمه وان شاء عذبه (رکذا فی الدر)

سورة الصافات بسم الله الرحمن الرحیم

(وقال انی ذاهب الی ربی) الی حیث امرنی ربی وهو الشام (سیهدین) الی ما فیه صلاح دینی (رب هب لی من الصالحین)

وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنی ہم گنہگارون کو جہنم کی طرف اسطرح ہنکا لینگے جسطرح چوپائے ہنکائے جاتے ہین کہ ننگے پانو ہونگے اور کلیجے پیاس کے مارے بھن گئے ہونگے وِرد لفظ وَارِدٌ کی جمع ہے وَارِدٌ اس جانور کو کہتے ہین جو پیاس کے مارے پانی کی طرف دوڑے۔ اُس دن کوئی شفاعت کا مجاز نہوگا مگر وہ جسنے خدا سے عہد کر لیا ہو۔ یعنی لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ مطلب یہ کہ مومن کے سوا اور کوئی کسی کی شفاعت نکر سکے گا بعض نے آیت کے یہ معنی لکھے ہین کہ شفاعت کرنیوالے اُسکی شفاعت کرینگے جسنے خدا سے عہد کیا ہو یعنی اقرار توحید کر لیا ہو (سالم) یا وہ شفاعت کریگا جسکو اذن ملگیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ یعنی قیامت کے دن اُسکی شفاعت نفع دیگی جسکو اللہ تعالی کی طرف سے اُسکی اجازت ملی ہو۔ محاورہ عرب مین عہد بمعنی امر ہی (قاضی بیضاوی) مطلب یہ کہ اہل ایمان کے سوا جنکو شفاعت کا حکم ہی اور کوئی کسی کی شفاعت نکر سکیگا (عن الطبرانی فی کتاب اوسط مین ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا کا قول ہی قیامت کے دن خدا کے روبرو جو ایسی نمازین لیکر آئے گا کہ جنکے وضو اور اوقات اور رکوع و سجود مین نقصان نہوگا خدا اُسپہ عذاب نکریگا اور جو ناقص نمازین لائیگا اُسکی بابت خدا کو اختیار ہی چاہے رحم کرے چاہے عذاب مین مبتلا کردے (رکذا فی الدر)

سورة والصافات بسم الله الرحمن الرحیم

قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ الآیة۔ یعنی ابراہیم نے کہا کہ مین وہان (ملک شام کی طرف) جاتا ہون جہان کا خدا نے حکم دیا ہے وہ خوبی عاقبت کی طرف میری رہبری کرے گا۔ اے خدا مجھے نیک اولاد دے

یعینہنی علی الدعوۃ والطاعۃ ویؤنسنی فی الغربۃ (یعنی الولد رفیشرناہ بغلام حلیم) (یبشرناہ بالاولد وبانہ ذکر یبلغ اوان الحلم فلما بلغ معہ السعی) ای فلما وجد وبلغ ان یسعی معہ فی اعمالہ ومعہ متعلق بمحذوف دل علیہ السعی لانہ کالصلۃ للمصدر لا تتقدم علیہ ولا یبلغ فان بلوغہ لم یکن مع کان ذلک (قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک یحتمل ان یکون رؤیاہ ذبحہ او امرہ بہ او تعبیرہ فانظر ماذا تری من الرای) ما شاورہ فیہ وھو حتم لیعلم ما عندہ فیما نزل من بلاء اللہ فیثبت قدمہ ان جزع ویأس علیہ ان سلم ولیوطن نفسہ علیہ فیھون وتکتب بالثواب بالانقیاد لہ قبل نزولہ (قال یا ابت افعل ما تؤمر) ای تؤمر بہ (ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین) علی الذبح او علی قضاء اللہ فلما اسلما استسلما لامر اللہ او سلم ابنہ نفسہ وابراھیم ابنہ او وطنہ للجبین) صرعہ علی شقہ فوتہ جبینہ علی الارض وھو احد جانبی الجبھۃ وناديناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا بالعزم وایثار المقدم ما امرنا ان نذبح ابنک ولا ان نجرح (انا کذلک نجزی المحسنین) تعلیل لما ذکر او تلک الشدۃ عنھما باحسانھما (قاضی) قیل سبب ذبحہ اسمعیل علیہ السلام انہ قرب الف شاۃ وثمانمائۃ بقرۃ ومائۃ بدنۃ فی سبیل اللہ فتعجب الناس والملائکۃ من ذلک فقال ابراھیم علیہ السلام کل ما قرب لیس بشیء عندی واللہ لو کان لی ابن لاذبحنہ فی سبیل اللہ وتقرب بہ الی اللہ تعالی فلما قال ابراھیم علیہ السلام ھذا القول مضی علیہ زمان

جو اسکو اسلام اور طاعت میں مدد دیگا اور غربت میں رفیق ہوگا تب اسکو ایسے لڑکے کی بشارت دی جو جوانی سے پہل پائیگا۔ پھر جب وہ باپ کے کام کاج کرنے لگا تو باپ نے کہا۔ بیٹا میں تجھے خواب میں ذبح کرتے دیکھتا ہوں (آیت میں معہ کا متعلق محذوف ہے جسپر السعی دلالت کر رہا ہے السعی سے متعلق نہیں کیونکہ مصدر کا صلہ مقدم نہیں ہوا کرتا اور بلغ کے کیونکہ بلوغ سعی کے ہمراہ نہ تھا۔ فانظر ماذا تری یعنی اب تو خیال کر کے دیکھ کہ تیری رائے کیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے مشورہ اسلئے لیا تاکہ امتحان الٰہی پر لڑکے کی ثابت قدمی کا حال معلوم ہو جائے اور اُسے نزول بلا سے پہلے اطاعت والد کا ثواب حاصل ہو۔ لڑکے نے کہا اے باپ تمہیں جو حکم ہوا ہے اُسے کر ڈالو۔ انشاء اللہ مجھے صابر پاؤ گے۔ پھر جب دونوں نے خدا کے حکم کو مان لیا۔ لڑکا اپنی جان دینے اور باپ اُسکی ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اور باپ نے بیٹے کو بغرض ذبح پیشانی کے بل زمین پر پچھاڑ دیا تو ہم نے ندا کی کہ اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا کہ ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں یہ نہیں باپ بیٹوں کے دفع امتحان کی علت ہے کہ خدا نے شدت کو احسان سے بدلدیا (قاضی بیضاوی) اسمٰعیل کے ذبح ہونے کا سبب یہ ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہزار بکریاں تین سو گائے۔ سو اونٹ کی قربانی کی۔ جن اور فرشتوں کو تعجب ہوا۔ ابراہیم نے فرمایا میرے نزدیک یہ قربانی لاشی ہے خدا کی قسم اگر میرے ہاں ہوتا تو خدا کی راہ میں اُسے ذبح کر ڈالتا۔ اس قول کو ایک زمانہ گذر گیا

فنسی هذا القول فلما جاء الی الارض المقدسة سأل ربه الولد فاجاب الله دعاءه وبشره بالولد وولدته امه فلما بلغ معه السعی ای لما صار ان یمشی معه وهو ابن سبع سنین وقیل ابن ثلاث عشرة سنة ولفظ معه للبیان یعنی لما بلغ الحد الذی یقدر فیه علی السعی قیل له فی نومه اوف نذرک قال ابن عباس رضی الله عنهما ما کانت لیلة الترویة ونام رأی فی المنام من یقول یا ابراهیم اوف نذرک فلما اصبح اخذ یتروی ای یتفکر اهو من الله ام من الشیطان فلذا سمی یوم الترویة فلما امسی رأی ثانیا فی المنام فلما اصبح عرف انه من الله ولذا سمی ذلک الیوم یوم عرفة واسم ذلک المکان عرفات فرأی فی اللیلة الثالثة مثله فهم بنحره ولذا سمی یوم النحر فلما اراد ان یذهب باسمعیل علیه السلام الی النحر قال ابراهیم علیه السلام لهاجر وهی ام اسمعیل علیه السلام البسی ولدک اسمعیل احسن ثیابه فانی ذاهب به الی ضیافة فالبسته امه دهنته ورجلت شعر رأسه فحمل ابراهیم علیه السلام جلدا وسکینا وذهب معه الی جانب منی ولم یکن ابلیس علیه اللعنة من یوم خلقه الله اشغل ولا اکثر تردد امنه فی ذلک الیوم فکان اسمعیل علیه الصلوة والسلام یعدو امام ابیه فجاء ابلیس یقول لابیه الا تری اعتدال قامته وحسن صورته ولطافة سیرته فقال ابراهیم علیه السلام نعم ولکن امرت بذلک فلما أیس منه جاء الی هاجر فقال کیف تفعلین بذهاب ابراهیم بابنک لیذبحه قالت لا تکذب به علی هل رأیت اباً یذبح ابنه

اور اُسے بھول گئے۔ پھر جب آپ بیت المقدس کی طرف آئے تو خدا سے بیٹا مانگا۔ دعا قبول ہوگئی لڑکا پیدا ہوا۔ اور جب سات تیرہ برس کا ہوگیا۔ اور باپ کے سات چلنے پھرنے لگا تو حضرت ابراہیمؑ نے خواب مین ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ اپنی نذ پوری کرو۔ ابن عباسؓ کا قول ہی کہ آپ نے یہ خواب ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ دیکھا تھا صبحکو بہت سوچتے رہے کہ الہام خداوندی ہی یا وسوسۂ شیطانی۔ مگر کوئی بات دلمین نہ جمی۔ دوسری رات پھر یہی دیکھا۔ یقین ہوگیا کہ خدا کی طرف سے ہی پھر تیسری مرتبہ دیکھکر آپ ذبح کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ پھر جب آپ اسمعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لیگئے تو انکی ماں ہاجر سے کہا کہ اپنے بیٹے کو اچھے کپڑے پہنا دو ہم ایک دعوت مین لیجا کینگے۔ ماں نے تیل لگا یا کنگھی کی کپڑے پہنائے بنا سنوار کر باپ کے ساتھ کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک رسی اور چھری سنبھالی اور صاحبزادہ کو منیٰ کی طرف لیگئے شیطان اس روز نہایت متفکر تھا اور یہ سوچتا تھا کہ کسی حیلہ سے اس کام مین خلل ڈالدون۔ اسمعیلؑ اپنے باپ کے آگے آگے دوڑے جا رہے تھے۔ شیطان نے ابراہیمؑ سے کہا تم اپنے بیٹے کا قد و قامت شکل و صورت نہین دیکھتے ہمیشہ ایسے فرزند کو ذبح کیا کرتے ہین آپنے فرمایا ماں یہ ٹھیک ہے مگر خدا کا حکم ضرور بجالاؤنگا شیطان ان سے ناامید ہوکر حضرت ہاجر کے پاس آیا اور یہ کہا تم کیا بیٹھکر بیٹھی ہو۔ ابراہیم تمہارے بیٹے کو ذبح کرنے لیگئے ہین۔ ہاجر بولین۔ کیون جھوٹ بولتا ہے۔ کہین باپ بھی بیٹے کو ذبح کیا ہے۔

فقال لاجل ذلك اخذ الحبل والسكين قالت لاى شئ يذبحه قال يزعم انه امره ربه بذلك
فقالت النبى لا يؤمر بالباطل وانا افدى لامر ربى وحى فكيف بولدى فلما ايس من جانبها جاء الى
اسمعيل عليه السلام فقال انك تفرح وتلعب مع ابيك حبل وسكين يريد ذبحك فقال لا تكذب
على لربى يحنى الى قال يزعم انه امره ربه بذلك قال سمعا واطعنا لامر ربى فلما اراد ابليس
ان يلقى كلاما آخر اخذ اسمعيل عليه السلام حجرا من الارض فرماه به ففقأ عينه اليسرى فذهب
ابليس خائبا وخاسرا فاوجب الله لنا رمى الجمار فى ذلك الموضع طرد الشيطان واقتداء باسمعيل
ابن خليل الرحمن فلما بلغ امنى قال ابراهيم عليه السلام لولده يبنى انى ارى فى المنام انى اذبحك
فانظر ماذا ترى اى بين لى ما الذى ترى هل تصبر لامر الله او تسأل العفو قبل الفعل وهذا امتحان
من ابراهيم لولده هل يجيبه بالسمع والطاعة اولا قال يا ابت افعل ما تؤمر ستجدنى ان شاء
الله من الصابرين على ما امرت به من الذبح فلما سمع ابراهيم كلام ولده عرف انه استجاب الله
دعاءه حين دعا الله بقوله رب هب لى من الصالحين فحمد الله كثيرا ثم قال اسمعيل عليه السلام
لابيه يا ابت اوصيك باشياء ان تربطينى كيلا اضطرب فاوذيك وان تجعل وجهى على الارض
كيلا تنظر الى وجهى فترحمنى وان الكفف عنى ثيابك كيلا يلطخك شئ من دمى فينقص اجرى وتراه امى فتحزن

شیطان نے کہا وہ رسّی اور چھری سی لئے لیگئے ہین - ہاجرنے فرمایا - اس ذبح کرنے کا سبب کیا ہی -
جواب دیا ابراہیمؑ کا خیال ہی کہ اُسکے خدانے ذبح کرنیکا حکم دیا ہی - ہاجرہؑ بولین - خدا اپنے نبی کو باطل حکم
نہین دیا کرتا اُسکے حکم پر میری جان اور میرا بیٹا دونون قربان - شیطان یہان سے ناامید ہوکر حضرت اسمعیلؑ
کے پاس آیا اور یہ کہا کہ جنگل کی سیر سے کیا خوش ہو رہے ہو - تمہارے باپ تمکو ذبح کرنے لیئے جاتے ہین
رسّی اور چھری ساتھ ہی آپنے فرمایا مجھسے جھوٹ نہ بول بھلا میرے باپ مجھے ذبح کیون کرنے لگی شیطان نے
کہا اُن کا خیال ہے کہ خدانے تمہارے ذبح کرنیکا حکم دیا ہی - حضرت اسمعیلؑ نے جواب دیا کہ اگر خدا کا حکم ہی تو
میرے سر آنکھون پر - شیطان نے اور کچھ کہنا چاہا تو حضرت اسمعیلؑ نے کنکریان اُٹھا کر اُسکی بائین آنکھ پھوڑ دی
شیطان ناکامیاب ہوکر واپس چلا آیا - اسلیے جمرہ مین کنکریان پھینکی جاتی ہین پھر جب دونون منیٰ مین
پہنچے تو ابراہیمؑ نے بیٹے سے کہا کہ مین خواب مین تمکو ذبح کرتے دیکھتا ہون تمہاری کیا رائے ہی صبر کروگے یا
معافی چاہوگے - یہ حضرت ابراہیم کی طرف سے صاحبزادہ کا امتحان تھا کہ باپ کی اطاعت کرتے ہین یا نہین تب بیٹے
نے جواب دیا اے باپ آپکو جو کچھ حکم ملا ہے اُسکو کر ڈالئے - انشاء اللہ مجھے صابر پائیگا - حضرت ابراہیمؑ نے لڑکے کا یہ جواب
سُنکر معلوم کر لیا کہ میری دعا رب هب لی من الصالحین قبول ہوگئی - شکر الٰہی ادا کیا - پھر حضرت اسمعیلؑ نے باپ سے کہا کہ
آپکو چند باتین بتاتا ہون (۱) میرے ہاتھ پانو باندہ دیجئے تاکہ تڑپ نہ سکون اور آپکے کپڑے خون آلودہ نہون (۲) میرا منہ مین کی
طرف رکھیئے - تاکہ آپکو صورت دیکھکر محبت نہ آجائے (۳) اپنا دامن بچاکر ذبح کیجئے گا تاکہ خون آلودہ لباس نہ دیکھکر میری ماں غمگین ہو

واشحذ شفرتك واسرع مرارها على حلقي ليكون اهون فان الموت شديد وان تذهب بقميصي الى امي تذكرة لها مني وسلم عليها وقل لها اصبري على امر الله ولا تخبرها كيف ذبحتني وكيف ربطت يدي ولا ترحل الصبيان عن امي كيلا يتجدد حزنها على واذا رايت غلاما مثلي فلا تنظر اليه حتى لا تجزع ولا تحزن فقال ابراهيم عليه السلام نعم العون انت يا ولدي على امر الله تعالى فلما اسلما اي استسلما وانقاد الامر الله تعالى وتله للجبين اي صرعه على شقه كالشاة للذبح وقبل كبه على وجهه باشارته كيلا يرى منه ما يورث رقة تحول بينه وبين امر الله تعالى وكان ذلك عند الصخرة من منى وقيل في الموضع المشرف ووضع السكين على حلق ولده فعالجه بشدة وقوة فلم يقدر على قطعه وقد كشف الله الغطاء عن اعين ملائكة السموات والارض فلما رأوا ان ابراهيم يذبح ابنه اسمعيل عليه السلام خر والله سجدا فقال الله تعالى انظروا الى عبدي كيف يمر السكين على حلق ولده لامري رضاي وانتم قلتم حين قلت اني جاعل في الارض خليفة اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك ثم قال اسمعيل عليه السلام يا ابت حل يدك ورجلي حتى لا يراني الله مكرها اي في طاعة امره بل ضع السكين على عنقي ليعلم الملائكة ان ابن الخليل مطيع لله ولامره بالاختيار فمد يديه ورجليه بلا وثاق

(۴) چھری کو اچھی طرح تیز کر کے ایک ہی بات میں کام تمام کر ڈالیے تاکہ آسانی سے جان نکل جائے کیونکہ موت بڑی صدمہ کی چیز ہے (۵) میرا کرتا بطور یادگار میری ماں کو دیدیجیگا۔ اور سلام کے بعد صبر کی تلقین فرمایئے لیکن اُنکو میرے ہاتھ پاؤں اور ذبح کرنے کی کیفیت سے آگاہ نکرنا چاہیئے۔ (۶) میری ماں کے پاس میرے ہمعمر لڑکوں کو نہ آنے دیجئے گا ورنہ اس سے اُنکا صدمہ تازہ ہو جائے گا (۷) آپ کبھی میرے ہمشکل لڑکے کو نہ دیکھا کیجئے گا ورنہ آپ کو رنج اُٹھانا پڑیگا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا۔ تو خدا کے کام میں میرا بہترین مددگار ہے۔ پھر جب دونوں رضامند ہو گئے اور ابراہیم علیہ لڑکے کو بکری کی طرح زمین پر پچھاڑ دیا تو ہم نے آواز دی کہ ابراہیم تم نے اپنا خواب سچا کر دیا۔ اسمعیل کو اوندھے مُنہ لٹانے کی یہ وجہ تھی کہ صورت دیکھکر محبت فرزندی نہ آجائے جس سے امر الٰہی بجا لانے میں خلل واقع ہو۔ یہ واقعہ مقام منیٰ میں ایک پتھر کے قریب یا کسی اُونچی جگہ ہوا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے لڑکے کے گلے پر چھری رکھکر بہت زور کیا مگر ایک تسمہ بھی نہ کٹ سکا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے ملائکہ آسمان و زمین کے سامنے سے پردہ اُٹھا دیا تھا۔ فرشتوں نے جب یہ دیکھا کہ ابراہیم بیٹے کو ذبح کر رہی ہیں سب کے سب سجدے میں گر پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے ابراہیمؑ کو دیکھو کہ میری رضامندی کیلئے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر رہا ہے حالانکہ تم کہہ چکے ہو کہ ایسے کو خلیفہ کیوں بنایا جاتا ہے جو زمین میں فساد اور خونریزی کریگا۔ پھر اسمعیل نے کہا۔ میرے ہاتھ پاؤں کھولدو تاکہ فرشتے یہ نہ سمجھیں کہ ذبح کرنے میں مجھ پر زبردستی کیگئی ہے۔ اور اب کی بار گردن کیطرف سے چھری پھیریے۔ چنانچہ رسّی کھول دی گئی۔

وحول وجهه الی الارض فامر السکین بجمیع قوته فانقلب السکین ولم یقطع باذن الله تعالٰی فقال اسمعیل علیه السلام یا ابت ضعفت قوتك بسبب محبتك لی فلا تقدر علی ذبحی فضرب بالسکین الحجر فصار الحجر نصفین فقال ابراهیم علیه السلام تقطع الحجر ولا تقطع اللحم فتکلم السکین بقدرة الله تعالٰی یا ابراهیم انت تقول اقطع واله العالمین یقول لا تقطع فکیف امتثل لربك عاصیا لربك ثم قال تعالٰی ونادیناه ان یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا فیما رایت من الرؤیا فظهر لعبادی انك اخترت رضائی علی حب ولدك وکنت فی ذلك من المحسنین (انا کذلك نجزی المحسنین) ای المطیعین لامری (ان هذا لهو البلاء المبین) ای الذبح هو الاختبار الظاهر والابتلاء البین الذی یتمیز فیه المخلص من غیره او المحنة البینة الصعوبة اذ لا شیء اصعب منها (وفدیناه) ای خلصنا المأمور بذبحه (بذبح عظیم) من الجنة وهو الکبش الذی قربه هابیل وقبل منه وکان فی الجنة حیا حتی فدی به اسمعیل علیه السلام وکان عظیم الجسم وقد اتی جبرائیل علیه السلام مع الکبش حتی رای ابراهیم علیه السلام یعالج بالسکین حلق اسمعیل علیه السلام فقال جبرائیل تعظیما لله تعالٰی وتعجبا لابراهیم علیه السلام الله اکبر الله اکبر فقال ابراهیم علیه السلام لا اله الا الله والله اکبر فقال اسمعیل علیه السلام الله اکبر ولله الحمد فبقی هذا التکبیر والذبح واجبا لنا فی ایام النحر اقتداء بابراهیم علیه السلام

اور حضرت ابراہیمؑ نے گردن کی طرف چھری رکھکر پوری طاقت سے کام لیا مگر ایک بال بھی نہ کٹ سکا۔ لڑکے نے کہا اے باپ شاید محبت فرزندی کے باعث آپکی قوت زائل ہوگئی ہے کہ مجھے ذبح نہیں کرسکتے حضرت ابراہیمؑ نے چھری پتھر پر دے ماری۔ پتھر کے بیچ سے دو ہوگئے۔ پھر اپنے فرمایا افسوس پتھر کٹ گیا مگر گوشت نہ کٹا خدا کے حکم سے چھری کو زبان ملگئی اور اُسنے یہ کہا کہ تم تو کہتے ہو لڑکے کا گلا کٹ جائے اور خدا فرما رہا ہے نہ کٹے۔ بین حکم خداوندی کے مقابلہ مین تمہارا کہنا نہ مانونگی پھر غیب سے ندا آئی کہ اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچا کردیا سب کو معلوم ہوگیا کہ تم نے میری رضامندی کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دی بیشک تم نیک بندے ہو۔ اور ہم نیکون کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہین۔ بیشک یہ ظاہر امتحان اور بڑا کٹھن کام ہے جس سے خالص و غیر خالص مین تمیز ہوتی ہے۔ کیونکہ بیٹے کے ذبح کرنے سے زیادہ کوئی امتحان نہین۔ وَفَدَیْنَاہُ الآیۃ۔ اور ہمنے اُسکے فدیہ مین بڑی قربانی عنایت کی۔ یعنی جنت کا وہ مینڈھا دیا جو ہابیل نے قربانی کیا تھا۔ اور قبولیت کے باعث جنت مین چرتا پھرتا تھا۔ اِس عظیم الجسم مینڈھے کو جبرئیلؑ جنت سے لائے اور اسمعیلؑ کے فدیہ مین ذبح کردیا۔ جبرئیلؑ حضرت ابراہیمؑ کو بیٹے کے گلے پر چھری پھیرتے دیکھکر ازراہِ تعجب بول اُٹھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اسمعیلؑ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اسلیئے ایام نحر مین یہ تکبیر واجب ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ لو تمت تلک الذبیحۃ لصارت سنۃ ذبح الناس ابناءھم وقد استشہد ابو حنیفۃ رحمہ اللہ بھذہ الآیۃ فیمن نذر ہ ذبح ولدہ انہ یلزمہ ذبح شاۃ روی ان اسمعیل علیہ السلام قال لابیہ انت سخی امرانا ففتال ابراھیم علیہ السلام انا وقال اسمعیل علیہ السلام بل انا لان لک ابناء اخر ولیس لی الا روح واحد قال اللہ انا اسخی منکما حیث اعطیت الفداء لکما وانجیتکما من عذاب الذبح (مشکوۃ الانوار) روی ان الملائکۃ تعجبوا من کرامۃ اسمعیل علیہ السلام عند رب العلمین حیث بعث کبشا من الجنۃ علی عنق جبرائیل علیہ السلام فداء لہ قال اللہ تعالی فوعزتی وجلالی لوان جمیع الملائکۃ حملوا علی اعناقھم فداء لہ لما کان مکافاۃ لقولہ (یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین) قیل لما رای ابراھیم علیہ السلام الرؤیا اولا اختار مائۃ من الغنم من اسمنھا فذبحھا فجاءت النار فاکلتھا فظن انہ قد وفی فلما رای ثانیا عرف انہ من اللہ واختار مائۃ من الابل من اسمنھا فذبحھا فجاءت نار فاکلتھا فظن انہ قد وفی فلما رای ثالثا کان قائلا یقول ان اللہ تعالی یامرک ان تذبح ولدک اسمعیل فانتبہ وضم ابنہ الی نفسہ وبکی حتی اصبح (مجالس الابرار) قیل لما اتخذ اللہ تعالی ابراھیم علیہ السلام خلیلا قالت الملائکۃ یارب ان لہ مالا وولدا وامرأۃ فکیف یکون خلیلا لک معہ

ابن عباس سے روایت ہی کہ اگر حضرت اسمعیلؑ ذبح ہو جاتے تو لوگوں پر بیٹوں کا ذبح کرنا مسنون ہو جاتا اس آیت سے ابو حنیفہؒ دلیل لاتے ہین کہ جو شخص بیٹا ذبح کرنے کی منت مان لے اُسپر بکری ذبح کرنی واجب ہوگی۔ روایت ہی کہ ایک بار حضرت اسمعیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ آپ زیادہ سخی ہین یا مین۔ ابراہیمؑ نے فرمایا۔ مین۔ اسمعیلؑ بولے نہین مین۔ کیونکہ آپکے اور بیٹے بھی ہین اور مین ایک اکیلی جان کے سوا اور کچھ نہین رکھتا۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ مین تم دونون سے زیادہ سخی ہون۔ کیونکہ مین نے فدیہ دیکر دونون کو ذبح کی تکلیف سے بچالیا (مشکوۃ الانوار) مروی ہی کہ ملائکہ نے حضرت اسمعیل کی اس عزت افزائی پر کہ جبرئیل ان کے لیے جنت کا مینڈھا اپنی گردن پر اُٹھا کر لائے اظہار تعجب کیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اگر تمام ملائکہ اسی طرح فدیہ لیکر آئین تو اسمعیل کے اس قول کی برابری نہین کر سکتے۔ کہ اے باپ تمکو جو حکم ہی اُسے کر ڈالو۔ انشاء اللہ مجھے صابر پاؤ گے۔ کہتے ہین ابراہیم نے پہلی مرتبہ خواب دیکھکر سو سو نی مونی بکریان ذبح کین۔ آگ اُترکر نہین کھا گئی۔ دوسری بار وہی خواب دیکھکر اپنے سو اونٹ ذبح کیے آگ بھی کھا گئی۔ آپنے خیال کیا کہ میری نیاز پوری ہوگئی۔ تیسری بار خواب مین ایک شخص کو یہ کہتے دیکھا کہ خدا تمکو اسمعیل کے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ بیدار ہو گئے۔ اور بیٹے کو چھاتی سے لگا کر خوب روئے یہان تک کہ صبح ہو گئی (مجالس الابرار) کہتے ہین جب اللہ تعالی نے ابراہیم کو خلیل اللہ کا لقب دیا تو فرشتون نے کہا الٰہی یہ تو صاحب مال واولاد ہین۔ ان مشغلون مین مصروف ہو کر تیرے خلیل ہو نہین سکتے

فقال اللہ تعالیٰ لا تنظروا الی صورۃ عبدی ولا الی مالہ بل الی قلبہ واعمالہ ولیس فی قلب خلیلی محبۃ لغیری ولو شئتم اذھبوا الیہ وجربوہ فجاء جبرائیل علیہ السلام فی صورۃ بنی آدم وکان لابراھیم علیہ السلام اثنا عشر الف کلب للصید وحفظ الغنم وقس علیھا عدد اغنامہ ولکل کلب طوق من ذھب لیعلم ان الدنیا نجسۃ والنجس لا یصلح الا للنجس وکان ابراھیم علیہ السلام علی تل مرتفع ینظر الاغنام فسلم علیہ جبرائیل علیہ السلام فقال لہ لمن ھذا قال ابراھیم للہ ولکن الان فی یدی ثم قال بزع واحدۃ منھا فقال ابراھیم علیہ السلام اذکر اللہ وخذ ثلثھا فقال جبرئیل سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح ثم قال اذکرہ ثانیا وخذ نصفھا فقال سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح ثم قال اذکرہ ثالثا وخذ کلھا بزعاتھا وکلاھا فذکر ثم قال اذکرہ رابعا واقرلک بالرق فذکرہ فقال اللہ تعالیٰ یا جبرئیل کیف وجدت خلیلی فقال نعم الخلیل یارب فنادی ابراھیم علیہ السلام یا رعاۃ الغنم سوقوا الغنم خلف صاحبھا ھذا الی این یرید فلما کم ترلہ فاظھر نفسہ جبرئیل علیہ السلام فقال یا ابراھیم لا حاجۃ لی فی ذلک وانا جئت لاجربک فقال انا خلیل اللہ لا استرد ھبتی منک فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ ان یبیعھا ویشتری بثمنھا الضیاع والعقار ویجعلھا وقفا یاکل منہ الفقیر والغنی الی یوم القیمۃ (مشکوۃ الانوار)

حکم ہوا کہ میرے بندے ابراہیم ؑ کی صورت و مال کی طرف نہ دیکھو۔ بلکہ دل اور اعمال پر نظر ڈالو۔ میرے خلیل کے دل میں میرے سوا اور کسیکی محبت نہیں۔ تمہیں منظور ہو تو جاؤ اور انکا امتحان کر لو چنانچہ جبرئیل ؑ آدمی کی صورت میں آئے اسوقت ابراہیم ؑ کے پاس ننانوے ہزار بکریوں کی حفاظت کے لئے بارہ ہزار کتے تھے اس سے بکریوں وغیرہ کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم ؑ نے یہ جتانیکے لئے کہ دنیا ناپاک ہے اور ناپاکوں ہی کے واسطے ہے کتوں کے گلوں میں سونے کے طوق ڈال رکھے تھے۔ ایکدن آپ ایک ٹیلے پر کھڑے اپنے ریوڑ دیکھ رہے تھے جبرئیل ؑ نے سلام کے بعد کہا یہ ریوڑ کسکے ہیں۔ جواب دیا۔ ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مگر بالفعل میرے قبضہ میں ہیں جبرئیل نے کہا ایک ہمیں دے ڈالو۔ آپنے فرمایا۔ مجھے ذکر الٰہی سناؤ اور تم لیلو۔ جبرئیل ؑ نے خوش آوازی سے کہا سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح۔ ابراہیم ؑ نے فرمایا۔ پھر کہو اور میرا نصف مال لیلو۔ جبرئیل نے پھر یہی لفظ کہدیئے آپنے فرمایا ایکبار اور کہدو اور میرا تمام مال مع چرواہوں اور کتوں کے لیجاؤ۔ جبرائیل نے پھر ذکر الٰہی سنایا۔ حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا ایکمرتبہ پھر سنا دو اور مجھے اپنا غلام بنالو۔ اسوقت ندا ہوئی کہ اے جبرئیل تجھے ہمارے خلیل کو کیسا پایا عرض کیا کہ بہت اچھا پایا۔ پھر ابراہیم ؑ نے بلند آواز سے کہا کہ اے چرواہو جہاں لیجائے اس شخص کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ کیونکہ تم مع بکریوں کے اسکی ملک ہو گئے ہو۔ اسوقت جبرئیل اپنے آپ کو ظاہر کر کے یہ فرمایا کہ مجھے اس مال کی ضرورت نہیں ہے میں تو تمہارے امتحان کیلئے آیا تھا۔ آپنے فرمایا میں خلیل اللہ ہوں۔ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ انکو بیچکر زمینیں خرید لو اور حاجتمندوں کے کھانے پینے کیلئے وقف کر دو (مشکوۃ الانوار)

قیل من ملک عشرین مثقالا من الذهب او مائتی درهم من الفضة بعد الحوائج الاصلیة فهو غنی فان ملک غیر الدراهم والدنانیر فانه ینظر ان ساوی مائتی درهم فهو غنی فعلیه الاضحیة والا فلا وقیل صاحب الضیاع جمیع ضیعة وهی الارض غنی لو ساوت مائتی درهم وصاحب الکروم اذا ساوی مائتی درهم فهو غنی بالاتفاق لان الکروم للتنزهة لا للحاجة لان الانسان قد یعیش بغیرها کذا فی زبدة الاسرار

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ص

واذکر عبدنا ایوب هو ابن عیص بن اسحٰق علیه السلام (اذ نادی ربه) بدل من عبدنا وایوب عطف بیان له (انی مسنی) بان مسنی وقرأ حمزة بأسکان الیاء واسقاطها فی الوصل (الشیطان) بنصب بتعب (وعذاب) الم وهو حکایة لکلامه الذی نادا ربه ولولا هی لقال انه مسه والاسناد الی الشیطان اما لان الله تعالٰی مسه بذلک لما فعل بوسوسته کما قیل انه اعجب بکثرة ماله او استغاثه مظلوم فلم یغثه او کانت مواشیه فی ناحیة ملک کافر فدا هنه ولم یغزه او لسواله امتحانا لصبره فیکون اعترافا بالذنب او مراعاة للادب اولانه وسوس الی اتباعه حتی رفضوه واخرجوه من دیارهم او لان المراد من النصب والعذاب ما کان یوسوس به الیه فی مرضه من عظم البلاء والقنوط من الرحمة ویغریه علی الجزع (قاضی)

کہتے ہیں حاجت ضروری کے بعد بیس مثقال سونے یا دو سو درم چاندی کا مالک غنی ہو جاتا ہے اگر سونے چاندی کے سوا اور چیز کا مالک ہے تو اسکی قیمت لگائی جائیگی اگر دو سو درم کو پہنچگئی تو ایسا شخص غنی ہے اسپر قربانی واجب ہے۔ علی ہذا القیاس ایسی زمین یا انگور کے درختوں کا مالک جنکی قیمت دو سو درم ہو غنی کہلائیگا۔ اسلئے کہ درخت انگور سامان عیش ونشاط ہیں۔ حاجت ضروری میں داخل نہیں۔ انسان بغیر میوہ کھائے زندہ رہسکتا ہے (منہ عفی عنہ)

سورہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ص

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ الآیۃ یعنی ہمارے بندے ایوب کا تذکرہ کرو جو عیص بن اسحٰق کے بیٹے تھے۔ جبکہ انہوں نے اپنے خدا کو پکارا کہ الٰہی مجھے شیطان نے رنج وعذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ حکایت کلام ایوب ہے۔ ورنہ اس طرح ارشاد ہوتا کہ انہ مسّہ۔ شیطان کیطرف رنج والم کی اسناد مجازی ہے۔ فی الواقع یہ خدا کا فعل تھا مگر چونکہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے اور کثرت مال پر اترانے کے باعث آپ مبتلائے بلا ہوئے تھے اسلئے اسے شیطان کیطرف منسوب کیا گیا۔ یا یہ سبب ہے کہ آپنے ایک مظلوم کی دادرسی نہ کی تھی۔ یا یہ باعث ہے کہ آپکے مویشی ایک کافر کی زمین میں چرا کرتے تھے۔ ازراہ مداہنت آپنے اسپر چھوڑ دیا۔ یا یہ بات ہے کہ آپنے صبر کے بھروسہ پر خود ہی امتحان کا سوال کیا تھا۔ یہ سبب گناہ کا اقرار اور مراعات ادب ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ شیطان نے آپ کے اتباع کے دلوں میں وسوسہ ڈالکر سب کو آپسے علیحدہ کرا دیا تھا یا رنج والم سے وسوسہ مراد ہے جو شیطان مرض کیحالت میں ڈالا کرتا تھا یعنی مصیبت کو بڑا کرکے دکھاتا۔ حق سے ناامید کرتا اور جزع وفزع پر برانگیختہ کیا کرتا تھا (تاضی بیضاوی)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی مرۃ صلاۃ لا ذنب لہ ذرۃ وحبۃ وفی الخبر اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی للملائکۃ اقبضتم ثمرۃ قلبہ فیقولون نعم فیقول اللہ تعالی ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجعک فقال انا للہ وانا الیہ راجعون فیقول اللہ تعالی ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد (زبدۃ الواعظین) عن وھب بن منبہ وجدت فی التورٰۃ اربعۃ اسطر متوالیات (احدھا) من قرأ کتاب اللہ تعالی فظن ان لن یغفر لہ فھو من المستھزئین بآیات اللہ تعالی (والثانی) من تواضع لغنی لغناہ ففذ ذھب ثلثا دینہ (والثالث) من حزن علی ما فاتہ سخطا لقضاء ربہ (والرابع) من شکا مصیبتہ انما یشکو ربہ قال علیہ السلام ان اعظم الجزاء مع اعظم البلاء وان اللہ تعالی اذا احب عبدا ابتلاہ واذا اصبر اجتباہ واذا رضی اصطفاہ (کما حکی) ان موسی علیہ السلام خرج ومعہ یوشع بن نون فاذا بطیر ابیض قد وقع علی منکب موسی علیہ السلام وقال یا نبی اللہ احفظنی الیوم من القتل قال ممن قال من الصقر ھذا الصقر یریدنی ان یاکلنی ودخل فی کمہ فاذا الصقر قد قبل فقال یا نبی اللہ لا تمنع صیدی عنی فقال اذبح لک شاۃ من غنمی قال لحم الغنم لا یصلح لی قال فکل من لحم فخذی قال لا اکل الا من حد فتیک

رسول خدا فرماتے ہین جو شخص ایکبار درود پڑھتا ہے اُسپر دس برابر گناہ نہین رہتا۔ حدیث مین ہے کہ جب کسیکا بچہ مرجاتا ہی تو اللہ تعالی فرشتون سے ارشاد فرماتا ہی۔ تمنے اُسکے دل کا پھل توڑلیا۔ جواب دیتے ہین ہان۔ فرماتا ہی میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہین تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا حکم ہوتا ہی میرے بندے کیلئے جنت مین ایک گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو (زبدۃ الواعظین) وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ مین نے تورات مین برابر برابر چار سطرین لکھی پائین (۱) کتاب اللہ پڑھنے والا اگر یہ گمان رکھے کہ میری مغفرت نہوگی تو وہ گویا خدا کی آیتون سے ہنسی کرتا ہی (۲) دولتمندی کے باعث کسی غنی کی تواضع کرنے والے کا دو تہائی دین غارت ہوجاتا ہے (۳) گزشتہ پیر کا غم کرنیوالا گویا حکم خداوندی سے ناراضمندی کا اظہار کرتا ہی (۴) مصیبت کی شکایت کرنیوالے کا فرض ہے کہ خدا ہی سے شکایت کرے رسول خدا فرماتے ہین جس قدر بڑی مصیبت ہوگی اُسی قدر بڑا ثواب ملیگا اللہ تعالی جب کسی کو دوست رکھتا ہی تو اُسے مصیبت مین گرفتار کردیتا ہی اور جب وہ مصیبت پر صبر کرتا ہی تو اُسے برگزیدہ کرلیتا ہی اور جب وہ بلا سے رضامند ہوجاتا ہی تو اُسے خاصان حق مین داخل کرلیتا ہی۔

حکایت موسی یوشع بن نون کے ساتھ کہین جارہے تھے کہ ایک سفید پرندہ آکے مونڈھے پر آبیٹھا اور یہ کہا کہ آج کے دن مجھے موت سے بچالیجئے۔ ایک شکرہ شکار کرنا چاہتا ہی۔ یہ کہکر پرندہ آپ کی آستین مین چھپ گیا۔ اتنے مین شکرہ نے فریاد کی کہ مجھے میرا شکار دلوایئے۔ آپنے فرمایا ہم تیرے لیئے بکری ذبح کیے دیتے ہین۔ اس نے کہا مین بکری کا گوشت نہین کھاسکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا میری ران کا گوشت سہی۔ جواب دیا کہ مین آنکھون کے ڈھیلے کھاؤن گا۔

فاستلقی موسیٰ علیہ السلام علی ظہرہ فجاء الصقر ووقع علی صدرہ واراد ان یضرب بمنقارہ عینیہ فقال یوشع یا نبی اللہ استخف بعینیک فی شأن ھذا الطیر فطار الطیر من کمہ فطار الصقر فی اثرہ ثم اقبلا فقال احدھما انا جبرائیل والاخر انا میکائیل لم نادبنا لنجرب ک فی قضاء ربک ھل تصبر او لا (زبدۃ الواعظین) قال ابن المبارک المصیبۃ واحدۃ فاذا جزع صاحبھا تکون ثنتین (احدھما) المصیبۃ (والثانیۃ) ذھاب اجر المصیبۃ وھی اعظم من المصیبۃ وکذا روی عن النبی علیہ السلام انہ قال الصبر ثلاثۃ صبر علی المصیبۃ وصبر علی الطاعۃ وصبر علی المعصیۃ فمن صبر علی المصیبۃ کتب لہ ثلثمائۃ درجۃ مابین کل درجتین کما بین السماء والارض ومن صبر علی الطاعۃ کتب اللہ لہ ستمائۃ درجۃ مابین الدرجتین کما بین تخوم الارض العلیا الی منتھی الارضین السبع ومن صبر علی المعصیۃ کتب لہ تسعمائۃ درجۃ مابین کل درجتین کما بین العرش الی الثری (زبدۃ الواعظین) حکی ان ایوب بن عیص بن اسحٰق علیہ السلام کان رومیا وامہ بنت لوط علیہ السلام وکان رجلا عاقلا نظیفا حلیما حکیما وکان ابوہ رجلا کثیر المال یملک الماشیۃ من الابل والبقر والغنم والخیل والبغال والحمیر ولم یکن فی ارض الشام احد مثلہ فی الغنی فلما مات انتقل جمیع ذلک الی ایوب علیہ السلام فتزوج برحمۃ بنت افرایم بن یوسف علیہ السلام ورزقہ اللہ منھا اثنی عشر بطنا فی کل بطن ذکر وانثی ثم بعثہ اللہ تعالی الی قومہ وھم اھل حوران والنبیہ

حضرت موسیٰ چت لیٹ گئے شکرہ نے آنکھ میں چونچ مارنے کا ارادہ کیا تو یوشع بولے کیا آپ اپنی آنکھ کو کم قیمت سمجھتے ہیں؟ اتنے میں وہ پرندہ آپ کی آستین سے نکلکر اڑا۔ ہانا سکے پیچھے ہولیا۔ پھر دونوں واپس آئے ایک نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ دوسرے بولے میں میکائیل ہوں۔ ہم آپکے امتحان کے لیے آئے تھے کہ حکم الٰہی پر آپ صبر کرسکتے ہیں یا نہیں (زبدۃ الواعظین) ابن المبارک کا قول ہے کہ جزع فزع کرنے سے ایک مصیبت کی دو ہوجاتی ہیں۔ یعنی مصیبت اور عدم ثواب۔ رسول خدا فرماتی ہیں صبر تین طرح کا ہو (۱) مصیبت پر (۲) طاعت پر (۳) معصیت پر۔ پہلے کو تین سو۔ دوسرے کو چھ سو۔ تیسرے کو نو سو درجہ ملیں گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان و زمین یا ساتوں زمین سے پہلی زمین یا زمین سے عرش کے مابین فاصلہ ہے۔ (زبدۃ الواعظین) حکایت حضرت ایوب حضرت لوط کے نواسے۔ روم کے رہنے والے حلیم و حکیم اور نہایت عظمند شخص تھے۔ آپکے باپ بڑے دولتمند اور بیشمار بھیڑ بکری اونٹ گھوڑے گدھے رکھتے تھے۔ ملک شام میں کوئی ایسا مالدار نہ تھا۔ آپکے انتقال سے تمام مال حضرت ایوب کو ملگیا آپنے افرایم بن یوسف کی بیٹی رحمۃ سے نکاح کیا بارہ مرتبہ ولادہوئی ہر مرتبہ ایک لڑکی جوڑواں ہوتی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بناکر حوران اور نینوا کی طرف بھیجا۔

واعطاہ اللہ تعالی من حسن الخلق والرفق مالم یخالفہ احد بالتکذیب والانکار لشرفہ وشرف
ابائہ وامھاتہ فشرع لھم الشرائع وبنی لھم المساجد وکانت لہ موائد یضعھا للفقراء والمساکین والارامل وکان
للیتیم کالاب الرحیم وللارامل کالزوج الشفیق وللضعفاء کالاخ الودود وکان یامر وکلاءہ امناءہ ان لایمنعوا
من زرعہ وثمارہ وکانت مواشیہ فی کل سنۃ تنتج ولم یکن یفرح بشیء من ذلک ویقول الھی ھذہ عطایاک
لعبادک فی بحر الدنیا فکیف عطایاک فی الجنۃ لاھل کرامتک فی دار رضاک ومع ھذا کلہ لایغفل قلبہ عن شکر
نعمائہ ولا لسانہ عن ذکر مولاہ فحسدہ ابلیس وقال ان ایوب قد ذھب بالدنیا والاخرۃ
واراد ان یفسد علیہ احدی الدارین او کلتیھما وکان ابلیس علیہ اللعنۃ فی ذلک الزمان
یصعد الی السماء السابعۃ ویقف فی ای مکان شاء فصعد یوما کما کان یصعد فقال لہ
رب العزۃ یا لعین کیف رایت عبدی ایوب وھل نلت منہ شیئا فقال الھی ان ایوب یعبدک
لانک اعطیتہ السعۃ فی الدنیا والعافیۃ ولو لاذلک لم یعبدک فھو عبد العافیۃ قال اللہ تعالی
کذبت فانی اعلم انہ یعبدنی ویشکر لی وان لم یکن لہ سعۃ فی الدنیا قال یارب سلطنی
علیہ فانظر کیف انسیہ ذکرک واشغلہ عن عبادتک فسلطہ علی کل شیء منہ الا روحہ فرجع
فرجع ابلیس فانطلق الی شط البحر فصرخ صرخۃ حتی لم یبق جنی ولا جنیۃ الا اجتمعوا عندہ وقالوا ما اصابک

حسن اخلاق اور شرف حسب ونسب کے باعث کسی نے آپ کی تکذیب نہ کی آپ نے احکام شرع سکھائے
مسجدیں بنائیں۔ محتاجوں اور مہمانوں کے لیے لنگر خانے جاری کیے۔ آپ یتیم کے حق میں باپ بیوہ کے
حق میں خاوند۔ ناتوانوں کے حق میں بھائی کا کام دیتے تھے۔ کارپردازوں کو حکم تھا کہ ہماری کھیتیوں اور
پھلوں سے کسی کھانے والے کو نہ روکیں۔ آپکے مویشی ہر سال بڑھتے رہتے تھے مگر اس میں کچھ دنیوی
سرور حاصل نہ تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی جب دنیوی قید خانہ میں تیرے انعامات اس قدر ہیں تو
جنت میں کیا کچھ ہونگے۔ باایں ہمہ آپ کا دل شکر نعمت اور زبان ذکر الٰہی سے غافل نہ تھی۔ شیطان نے
ازراہ حسد یہ کہا کہ ایوب کے پاس دنیا بھی ہے دین بھی۔ آؤ دونوں کو یا دونوں میں سے ایک کو بگاڑ دیں۔
شیطان اسوقت ساتوں آسمان تک چڑھکر ہر جگہ ٹھیر جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے ملعون
ہمارے بندے ایوب کو کیسا پایا۔ عرض کیا الٰہی ایوب کو کشایش اور تندرستی ملی ہوئی ہے اسلیئے عبادت کررہا
ہے یہ نعمتیں تو ہرگز نہ کرے وہ تو عافیت کا بندہ ہے۔ جواب ملا کہ تو جھوٹا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ تنگی کی حالت
میں بھی برابر میری عبادت کرتا رہیگا۔ شیطان نے کہا مجھے اُن پر مسلط کردیجیے۔ تمام ذکر و شغل بھلا دونگا
اللہ تعالی نے روح کے سوا اور تمام اشیاء پر شیطان کو مسلط کردیا۔ شیطان نے دریا کے
کنارے ایک آواز لگائی۔ تمام شیاطین جمع ہوگئے۔ اور کہنے لگے اے ہمارے سردار
کیا بات ہے

قال فانی قد وجدت فرصۃ ما وجدت مثلھا منذ اخرجت آدم من الجنۃ فاعینونی علی ایوب فانتشروا مسرعین واحرقوا واھلکوا کل مال لایوب علیہ السلام فانصرف ابلیس الی ایوب علیہ السلام وھو قائم یصلی فی المسجد فقال اتعبد ربک فی ضرک وقد ارسل نارا من السماء علی جمیع اموالک حتی صارت رمادا فلم یکلمہ حتی فرغ من الصلوۃ ثم قال الحمد للہ الذی اعطانی ثم اخذ منی ثم قام وشرع فی صلاتہ فانصرف ابلیس خائبا ذلیلا نادما لفعلہ وکان لایوب علیہ السلام اربعۃ عشر ولدا ثمانیۃ بنین وست بنات وکانوا یتغدون کل یوم فی منزل اخیھم وکانوا یومئذ فی منزل اخیھم الاکبر واسمہ ھرمل فاجتمعت الشیاطین واحاطوا بالبیت وطرحوہ علی اولاد ایوب علیہ السلام فماتوا کلھم علی حوان واحرمنھم من اللقمۃ فی فمہ ومنھم من الکاس فی یدہ ثم انطلق الی ایوب وھو قائم یصلی فقال اتعبد ربک وقد طرح علی اولادک البیت فماتوا جمیعا فلم یکلمہ بشئ حتی فرغ من صلاتہ ثم قال یا لعین الحمد للہ الذی اعطانی ثم اخذ منی فالاموال والاولاد فتنۃ للرجال والنساء فاخذھا منی لافرغ لعبادۃ ربی فانصرف ابلیس خائبا خاسرا بغیضا ثم رجاء وکان ایوب علیہ السلام فی الصلوۃ فلما سجد نفخ فی انفہ وفمہ فانتفخ بدن ایوب علیہ السلام فعرق عرقا شدیدا ووجد فی نفسہ ثقلا عظیما فقالت زوجتہ رحمۃ

شیطان نے کہا کہ حضرت آدم کے بعد سے آجتک کوئی موقع ایسا نہیں ملا جیسا اب ملا ہے۔ ایوبؑ کے ستانے مین میری مدد کرو۔ چنانچہ شیاطین نے فوراً حضرت ایوبؑ کے تمام مال ومتاع مین آگ دیدی اسوقت شیطان ایوبؑ کے پاس آیا۔ آپ مسجد مین کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض کیا کہ بس نماز موقوف رکھیئے۔ آپکے تمام مال ومتاع مین آگ لگ گئی ہے۔ آپ اُسی طرح نماز ادا کرتے رہے اور جب فارغ ہوئے تو یہ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ ثُمَّ اَخَذَ مِنِّیْ۔ خدا کا شکر ہے جس نے دیا۔ اور پھر لے لیا۔ بعدہٗ پھر اُسی طرح نماز مین کھڑے ہوگئے۔ شیطان مایوس ہوکر چلدیا۔ حضرت ایوبؑ کے آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیان تھین۔ یہ سب کے سب نوبت بنوبت صبح کا کھانا اپنے کسی بھائی کے گھر کھایا کرتے تھے۔ ایک دن بڑے بھائی ھرمل نامی کی نوبت تھی۔ سب بیٹے کھانا کھا رہے تھے کہ شیاطین نے گھیرا ڈالکر مکان کی چھت گرادی۔ سب بیٹے وفات پائی۔ لقمہ ہاتھ کا ہاتھ مین رہگیا اور مُنہ کا مُنہ مین۔ شیطان نے حضرت ایوبؑ سے جا کہا کہ تم یہان عبادت کر رہے ہو وہان تمہاری تمام اولاد چھت کے نیچے دب کر مری پڑی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے دیا اور لیلیا۔ مال اور اولاد فتنہ ہوا کرتے ہین۔ اللہ تعالی نے مجھے عبادت کے لیئے اِن کے شغلے سے بچا لیا۔ شیطان یہ سُنکر بحالتِ یاس واپس چلا گیا۔ اِس کے بعد ملعون نے بحالتِ نماز حضرت ایوبؑ کی ناک اور مُنہ مین پھونک ماری۔ تمام بدن پھول گیا۔ طبیعت بوجھل ہوگئی۔ بیوی رحمۃ بولین۔

هذا من حزن المال ومصیبة الاولاد وانت باللیل قائم وبالنهار صائم لا تستریح ساعة ولا تجد راحة ثم ظهر علی بدن ایوب علیه السلام جدری واحاط به من راسه الی قدمه وسال منه الصدید ووقع فیه الدود وتفرق اقرباؤه واصدقاؤه عنه وکان له ثلاث نسوة فطلبت ثنتان منهن طلاقا فطلقهما فبقیت رحمة تخدمه وتقوم علیه لیلا ونهارا حتی جاءت نسوة من جیرانه وقلن یا رحمة نحن نخشی ان یسری بلاء ایوب الی اولادنا اخرجیه من جوارنا والا اخرجناکرها فخرجت رحمة وشدت علیها ثیابها ثم صاحت یا علی صوتها واخبرتاه وافرقتاه اخرجونا من بلادنا وطردونا عن دیارنا فحملته علی ظهرها ودموعها تسیل علی وجهها فانطلقت باکیة الی خرابة یطرح فیها السرقین ووضعت ایوب علی السرقین فخرج اهل القریة فنظروا الی حال ایوب فقالوا اجلی عنا ذوجك والا ارسلنا علیه کلابنا حتی یاکلوه فحملته وهی باکیة حتی انتهت مفرق الطریق فوضعته وجاءت بفاس وحبل فاتخذت بیتا من خشب ثم جاءت برماد فنثرت تحته وجاءت بحجارة فوسدت بها ایوب ثم جاءت بقصعة کان یستقی الرعاة بها مواشیهم ثم انطلقت الی القریة فنادی ایوب ارحمنی یا رحمة حتی اوصیك ان کنت تریدین ان تذهبی عنی وتدعینی هنا فقالت رحمة لا تخفف یا سیدی فانی لا ادعك ما دامت روحی فی جسدی فانطلقت الی القریة

کہ مال کا غم - اولاد کی مصیبت - اُسپر دن کو روزہ - رات کو تہجد - نہ دم بھر چین - نہ ساعت بھر آرام - بعدہ ایوبؑ کے جسم مبارک پر سیتلا سی نکل آئی - سر سے پاؤں تک آبلے - آبلون مین پیپ - پیپ مین کیڑے پڑ گئے - اقربا اور دوست آشنا سب چھوڑ بھاگے - تین بیویون مین سے دو نے طلاق لیلی - فقط بیوی رحمۃ خدمت مین موجود رہین - ایک دن محلہ کی عورتون نے کہا کہ بی رحمت ہمین خوف ہی ایوب کی بلا ہمارے اولاد کو نہ لپٹ جائے - اُنکو ہمارے پڑوس سے نکالدو - ورنہ ہم زبردستی تمکو بھی نکال باہر کرینگے - چنانچہ یہ وہان سے نکل آئین - اور بلند آواز سے یہ کہکر چلا آئین کہ اس غربت اور فرقت پر افسوس - لوگون نے ہمکو ہمارے شہر اور ہمارے گھر سے نکالدیا - آپ حضرت ایوب کو اس حالت مین اپنی پیٹھ پر ڈالکر لیچلین کہ آنسو ونکی لڑیان چہرہ پر بہ رہی تھین - ایک اُجاڑ مقام مین حضرت ایوبؑ کو گوبر کے ڈھیر پر بچھاڈالا - بستی والون نے کہا کہ یہان سے اپنے خاوند کو اُٹھا لیجاؤ - ورنہ ہم اُسپر کتے چھوڑ دینگے - آپ وہان سے اُٹھا کر اور جگہ لیگئین اور جہان رستہ پٹتا تھا وہان لا رکھا - پھر ایک کلہاڑی اور رسی لائین - لکڑیان کاٹھی کر کے جھوپڑی بنائی - پھر راکھ لاکر ایوبؑ کے نیچے بچھادی اور ایک پتھر کو تکیہ بنا کر سرہانے رکھدیا - پھر کہیون کو پانی پلانے کا ایک پیالہ اُٹھا لائین - پھر بستی کی طرف چلین - اسوقت حضرت ایوبؑ بولے کہ تم مجھے تنہا چھوڑ کر جانا چاہتی ہو تو یہان آؤ - مین بطور وصیت کچھ تمکو سمجھادون - رحمۃ بولین جب تک میرے دم مین دم ہے آپ کو ہرگز نہ چھوڑون گی - چنانچہ آپ بستی جا کر کچھ کام کیا کرین -

وکانت تعمل کل یوم بکسرۃ خبز وتطعم ایوب حتی علم فی تلک القریۃ انھا امرأۃ ایوب فلم یطعموھا فقالوا تخلی عنا فانا نستقذرمنک فبکت رحمۃ وقالت یارب تری حالی قد ضاقت بی الارض والناس قد قذرونا فی الدنیا ولا تقذرنا انت یارب فی الاخرۃ وطردونا من دارنا ولا تطردنا من دارک یوم القیمۃ ثم انطلقت الی امرأۃ خباز وقالت ان حبیبی ایوب جائع فاقرضینی خبزا قالت المرأۃ تخلی عنی لئلا یراک زوجی ولکن اعطینی ذوابۃ من شعرک وھی الضفیرۃ وکانت لھا اثنتا عشرۃ ذوابۃ واقعۃ بالارض ولھا شبہ فی الحسن بجدھا یوسف علیہ السلام وکان ایوب یحب تلک الذوابۃ حباشدیدا فجاءت بالمقراض وقطعتھا واعطتھا ایاھا بارجعۃ ارغفۃ فقالت رحمۃ یارب ان ھذا فی طاعۃ زوجی وفی طعام نبیک ایوب بعت ذوابتی فلما رای ایوب الخبز الصحیح اشتد علیہ الامر فظن انھا باعت نفسھا فحلف ان شفاہ اللہ تعالی لیضربنھا مائۃ جلدۃ وھی التی قال اللہ تعالی فی کفارتھا وخذ بیدک ضغثا ای قبضۃ من حشیش (فاضرب بہ ولا تحنث) فلما قصت علیہ القصۃ بکی ایوب وقال یارب ذھبت حیلتی حتی بلغ من امری ان زوجۃ نبیک باعت شعرھا وانفقتہ علی نفسی قالت رحمۃ یاسیدی لا تجزع الیوم فان الشعر ینبت احسن مما کان فقطعت الخبز واطعمتہ ایوب وقعد عندہ وکان ایوب کلما سقطت دودۃ من بدنہ وضعھا علی جسدہ ویقول کلوا مما رزقکم اللہ تعالی فلم یبق لحمہ علی بدنہ حتی بقی عظامہ وعروقہ واعصابہ

اور شام کو اجرت مین جو روٹی کے ٹکڑے ملتے حضرت ایوبؑ کو کھلا دیا کرتین چند روز کے بعد لوگو نکو معلوم ہوا کہ یہ ایوبؑ کی بیوی ہین۔ کام لینا موقوف کر دیا اور یہ کہا کہ تم ہمسے الگ رہو۔ ہمین تمسے گھن آتی ہی رحمت رو پڑین اور یہ کہنے لگین الٰہی زمین مجکو دھکے دیتی اور لوگ ہمسے نفرت کرتے ہین۔ تو آخرت مین دھکے ندے تو بات ہی۔ لوگون نے ہمین اپنے گھرون سے نکالدیا ہی تو قیامت مین اپنے دربار سے دھکے ندے تو نجات ہی ہیہ آپ ایک بھٹیارن کے پاس گئین اور یہ کہا ایوبؑ بھوکے ہین ایک روٹی قرض دیدے اُس نے کہا یہان سے چلی جا ہمین میرا خاوند نہ دیکھ لے۔ البتہ تم اپنے بالونکی ایک لٹ دے ڈالو تو مین چار روٹیان دیدونگی (بیوی رحمت بارہ لٹین رکھتی تھین جو ایوبؑ کو نہایت محبوب تھین اور آپ حسن مین اپنے نانا یوسفؑ سے مشابہت رکھتی تھین) رحمت نے مقراض لیکر ایک لٹ کاٹ ڈالی اور چار روٹیان لیکر ایوبؑ کے پاس آئین۔ آپنے نہایت روٹیان دیکھکر کچھ اور گمان کیا اور قسم کھالی کہ مین اگر تندرست ہوگیا تو بیوی کے سو کوڑے مارونگا۔ چنانچہ اللہ تعالی اس قسم کے کفارہ کی نسبت فرماتا ہے اے ایوبؑ اپنے ہات مین جھاڑو کی تیلیان لیلو اور اُن سے مارکر اپنی قسم پوری کرلو۔ رحمت نے جب واقعہ سنایا تو ایوبؑ نے رو کر فریاد کی کہ الٰہی اب تیرے نبی پر یہ وقت آگیا ہی کہ اسکی بیوی اپنے بال بیچنے لگی۔ رحمت بولی گھبرایئے نہین بال پھر پیدا ہوجائین گے۔ اسکے بعد روٹی کے ٹکڑے کرکے آپکو کھلائے۔ جب کوئی کیڑا گرتا ایوبؑ اُٹھا کر زخم مین رکھ لیتے اور فرماتے کہ تم اپنی روزی کھاتے رہو چنانچہ گوشت گل کر صرف ہڈیان اور رگ پٹھے باقی رہگئے تھے

فاذا طلعت علیہ الشمس نفذ شعاعہا من قدامہ الی خلفہ فما بقی الا قلبہ ولسانہ وکان لا یخلو قلبہ من شکر اللہ ولسانہ من ذکر اللہ وبقی فی مرضہ فی روایۃ ثمان عشرۃ سنۃ فقالت لہ رحمۃ یوما انت نبی کریم علی ربک لو دعوت اللہ تعالی ان یشفیک فقال لہا ایوب علیہ السلام کم کانت مدۃ الرخاء قالت ثمانون سنۃ فقال انی استحیی من اللہ ان ادعوہ وما بلغت مدۃ بلائی مدۃ رخائی فلما لم یبق علی بدنہ لحم جعل الدود یاکل بعضہ بعضا فبقی دودتان فطافتا جمیع بدنہ تطلبان لحما فلم تجدا غیر قلبہ ولسانہ فجاءت احداہما الی قلبہ فعضتہ والاخری الی لسانہ فعضتہ فعند ذلک نادی ایوب علیہ السلام ربہ فقال رانی مسنی الضر ای شدۃ البلاء (وانت ارحم الراحمین) وہذا لیس بشکایۃ منہ فلم یخرج بہ عن زمرۃ الصابرین ولذا قال اللہ تعالی فی حقہ (انا وجدناہ صابرا) لانہ لم یجزع لمالہ واولادہ بل انما جزع خوفا من القطیعۃ کانہ یقول یارب اصبر علی کل بلاء منک ما دام قلبی مشغولا بحبک ولسانی بذکرک واذا ذہب ہذان العضوان تحصل القطیعۃ وانا لا اصبر علی قطیعتک وانت ارحم الراحمین فاوحی اللہ تعالی الیہ یا ایوب اللسان لی والقلب لی والدود لی فالجزع لماذا وقیل اوحی اللہ تعالی الیہ ان سبعین من الانبیاء طلبوا ہذا منی وانا اخترتہ لک زیادۃ فی کرامتک فہذا لک بلاء صورۃ وولاء حقیقۃ وانما جزع ایوب من ان یؤکل قلبہ ولسانہ لانہ مشغول بفکرہ تعالی وذکرہ

جب سورج نکلتا تھا تو اُسکی روشنی آپ کے بدن سے وار پار ہوجاتی تھی۔ البتہ آپکا دل شکر کیلئے اور زبان ذکر الٰہی کے لئے سالم تھے۔ آپ اٹھارہ برس تک اسی حال میں رہے۔ ایک دن بیوی رحمت نے کہا آپ خدا کے نبی ہیں۔ اپنی شفا کی دعا کیوں نہیں مانگتے۔ آپنے جواب دیا کہ ہماری راحت و تندرستی کا زمانہ کسقدر گزرا ہے بولیں۔ اسی برس۔ آپنے فرمایا مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ صرف اٹھارہ برس تکلیف پر شفا کی دعا مانگوں۔ دونو مدتیں برابر ہونی چاہییں۔ جب بدن پر گوشت نرہا تو ایک کیڑا دوسرے کو کھا گیا۔ رفتہ رفتہ صرف دو کیڑے باقی رہگئے جب انکو خدا کہیں نہ ملی تو ایکنے دل میں منہ مارا دوسرے نے زبان میں۔ اسوقت ایوب بیتاب ہوکر کہہ اُٹھے کہ الٰہی مجھے سخت تکلیف ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ چونکہ یہ شکایت نہ تھی اسلیئے آپ زمرۂ صابرین سے خارج نہیں ہوئے اسلیئے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے ایوبؑ کو صابر پایا کہ مال و اولاد کی مصیبت پر نہ گھبرائے البتہ اسکا خوف ہوا کہ زبان و دل سالم نرہینگے تو شکر اور ذکر کس چیز سے ادا ہوگا۔ ان دونو عضوؤں کے آفت زدہ ہونے کے باعث خدا سے دلی اور زبانی تعلق منقطع ہوجائیگا۔ اللہ تعالی نے وحی نازل فرمائی کہ اے ایوب زبان ہماری۔ دل ہمارا۔ کیڑے جائے۔ الم ہمارا۔ پھر اس جزع و فزع کے کیا معنی۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے ایوبؑ سے فرمایا تجھسے پہلے ستر پیغمبروں نے اس مصیبت کو طلب کیا تھا اگر تمہارا مرتبہ بڑھانیکے لیئے تمہیں منتخب کیا۔ یہ ظاہری بلا فی الحقیقت ولا ہے۔ آپکا گھبرا جانا محض اسی خیال سے تھا کہ آپ قلب و زبان کے باعث ذکر و فکر میں مشغول

فاذا اکلاہ لا یشتغل بفکرہ تعالی ولا بذکرہ ثم اسقط اللہ الدودتین منہ فوقعت واحدۃ فی الماء فصارت علقا تستشفا بہ الامراض والاخری وقعت فی البر فصارت خلا یخرج منہ العسل فیہ شفاء للناس ثم جاءہ جبرائیل علیہ السلام معہ مائتان من الجنۃ قال ایوب علیہ السلام یا جبرائیل ھل ذکرنی ربی قال نعم سلم علیک وامرک ان تاکلھما فتبرأ حتی لحمک وعظمک فلما اکل قال جبرائیل علیہ السلام قم باذن اللہ فقام و قال ارکض برجلک فضرب برجلہ الیمنی فخرج ماء حارا فاغتسل منہ ثم ارکض برجلہ الیسری فخرجت عین باردۃ فشرب منہا فزال عنہ کل الم بظاھرہ وباطنہ فاذا بدنا احسن من الاول ووجھہ انور من القمر کما قال اللہ تعالی فاستجبنا لہ ای قبلنا دعاءہ فکشفنا ما بہ من ضر وآتیناہ اھلہ ومثلھم معھم (قال مقاتل) احیاھم ورزقہ مثلھم قال الضحاک اوحی اللہ تعالی الیہ اتریدان ابعثھم قال یارب دعھم فی الجنۃ فعلی ھذا آتاہ اھلہ فی الاخرۃ واعطاہ مثلھم فی الدنیا بان ولد لہ اولادا کذلک (رحمۃ) ای نعمۃ (من عندنا لایوب (وذکری) ای عظۃ (للعابدین) لیعلموا بذلک ان اشد بلائی علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل فیصنعوا کما صنعوا ویصبروا کما صبروا فاعلم من ھذا ان الطریق الی اللہ تعالی علی جادۃ المحنۃ اقرب من جادۃ المنحۃ ای العطاء وروی ان الشبلی رحمہ اللہ حبس فی دار الاطباء

ان کے آفت زدہ ہونے سے ذکر و فکر کا انقطاع لازم آتا تھا۔ اسکے بعد اللہ تعالی نے اُن دونوں کیڑوں کو گرا دیا۔ ایک دریا میں گر کر جونک بنگیا جس سے بعض امراض کو شفا ہوتی ہے۔ دوسرا جنگل میں گر کر شہد کی مکھی ہوگیا جسکی نسبت فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ موجود ہے۔ اسکے بعد جبرئیل علیہ السلام جنت کے دو انار لیکر آئے آپنے کہا۔ کیا خدا نے مجھے یاد فرمایا۔ جواب دیا ہاں۔ سلام کہا ہے اور ان اناروں کے کھانیکا حکم دیا ہے۔ اس سے آپکو کلی شفا حاصل ہوگی گو شت پوست سب اپنی جگہ آجائیگا۔ انار کھلانے کے بعد جبرئیل نے کہا خدا کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ اور اپنا پانو مارو چنانچہ آپنے دہنا پانو زمین پر مارا۔ فوراً گرم پانی کا ایک چشمہ نکل آیا۔ خوب غسل کیا۔ پھر بایاں پانو مارا۔ ٹھنڈے پانی کا چشمہ نکلا۔ خوب پیا۔ اس سے تمام ظاہری و باطنی امراض جاتے رہے۔ بدن پہلے سے اچھا ہوگیا۔ اور چہرہ چاند کیطرح چمکنے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے ہمنے ایوب کی دعا قبول کی۔ بیماری دفع کردی پہلی اولاد واپس کی۔ اور اتنی ہی اور دیدی۔ مقاتل کا قول ہے کہ پہلے والا کو زندہ کیا اور دیگر اولاد عنایت فرمائی ضحاک کہتے ہیں کہ جب ایوب سے پوچھا گیا کہ تم کہو تو ہم انکو زندہ کردیں۔ آپنے جواب دیا الٰہی جنت ہی میں رہنے دے۔ مطلب یہ کہ انکو جنت میں رکھا اور اسی قدر اولاد دنیا میں اور دیدی۔ یہ ایوب پر ہماری رحمت تھی۔ اور اسمیں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔ انہیں معلوم رہے کہ سب سے زیادہ سخت مصیبت انبیا پر پڑتی ہے۔ پھر اولیا پر۔ پھر درجہ بدرجہ اوروں پر۔ اس لحاظ سے تمام بندگان خدا کو مصیبتوں پر صبر کرنا لازم ہے۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ اگر آدمی مصیبتیں اُٹھائے تو راحتوں کی بہ نسبت بہت جلد خدا کا مقرب بنجاتا ہے۔ روایت ہے کہ شبلی ایک مرتبہ دار الاطبا میں قید کر لئے گئے۔

فدخل علیہ جماعۃ وقالوا نحن اجاؤک عبثا زائرین لک فأخذ الشیطان یرمیہم بالحجارۃ فیہربون فقال لو کنتم لجاجا لصبرتم علی بلائی قال علیہ السلام صبر ساعۃ علی المصیبۃ خیر من عبادۃ سنۃ ولذا قیل الصبر افضل من الشکر لان الشاکر مع المزید کما قال اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم والصابرین مع اللہ تعالی کما قال اللہ تعالی ان اللہ مع الصابرین وکذا روی عن محمد بن مسلم عن النبی علیہ السلام انہ قال لاخیر لعبد لا یذہب مالہ ولا یسقم جسمہ ان اللہ تعالی اذا احب عبدا ابتلاہ واذا ابتلاہ صبرہ (کذا فی زبدۃ الناصحین) وروی ابن ابی الدنیا فی الصبر وابو الشیخ فی الثواب کما فی الجامع الصغیر عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصبر ثلاثۃ ای انواعہ باعتبار متعلقہ ثلاثۃ فصبر علی المصیبۃ حتی لا یسخطہا وصبر علی الطاعۃ حتی یؤدیہا وصبر علی المعصیۃ حتی لا یقع فیہا فمن صبر علی المصیبۃ ای علی المہالک حتی یردہا بحسن مزاہا کتب اللہ لہ ای قدرا وامرا لکتابۃ فی اللوح والصحف ثلثمائۃ درجۃ ای منزلۃ عالیۃ فی الجنۃ مقدارہا بین الدرجتین کما بین السماء والارض ومن صبر علی الطاعۃ ای علی فعلہا وتحمل مشاق التکالیف کتب اللہ لہ ستمائۃ درجۃ ما بین الدرجتین کما بین تخوم الارض العلیا الی منتہی الارضین السبع والتخوم جمع تخم کفلوس جمع فلس وہو حد الارض ومن صبر علی المعصیۃ ای علی ترکہا کتب اللہ لہ تسعمائۃ درجۃ ما بین الدرجتین کما بین تخوم الارض الی منتہی العرش وہو اعلی المخلوقات مرتین

ان کے چند دوست ملنے گئے۔ اور یہ کہا کہ ہم زیارت کے لیے آئے ہیں۔ آپ کی صورت دیکھے بغیر قرار نہیں آتا۔ آپنے پتھر مار مار کر سب کو بھگا دیا اور یہ کہا اگر تم میرے دوست ہوتے تو میری مصیبت پر صبر کرتے۔ رسول خدا فرماتے ہیں مصیبت پر گھڑی بھر صبر کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسلئے بعض نے کہا ہے کہ صبر شکر سے افضل ہے۔ کیونکہ شاکر زیادتی نعمت سے ہم آغوش ہیں۔ اور صبر کرنیوالے خدا کے ساتھ ہیں اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ محمد بن مسلم رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کا نہ کبھی مال ضائع ہوا اور نہ بیمار پڑے اُسکے لیے بہتری نہیں ہے۔ خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُسے بلا میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہ صبر دیدیا کرتا ہے (زبدۃ الناصحین) ابن ابی الدنیا اور ابو شیخ نے جامع صغیر کی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) مصیبت پر صبر کرنا یعنی اُس سے ناراض نہ ہونا (۲) طاعت پر صبر کرنا یعنی اُسے بجالانا (۳) معصیت پر صبر کرنا یعنی گناہوں سے بچنا۔ مصیبت پر صبر کرنے والے کو جنت میں تین سو درجے ملینگے ہر درجہ میں زمین و آسمان کی برابر فاصلہ ہوگا۔ طاعت پر صبر کرنے والے کو چھ سو درجے ملیں گے۔ ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا پہلے سے ساتوں زمین میں ہے اور معصیت پر صبر کرنیوالے یعنی افعال گناہ ترک کرنیوالے کو نو سو درجے عنایت ہونگے۔ ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین اور عرش میں ہے۔

فالصبر علی المحرمات اعلی المراتب لصعوبۃ مخالفۃ النفس وحملھا علی غیر طبعھا ودونہ الصبر علی الاوامر لان اکثرھا محبوب النفس الفاضلۃ ودونہ الصبر علی المکروہ لانہ یاتی البر والفاجر اختیارا واضطرارا وکذا فی التیسیر شرح الجامع الصغیر) قیل الصبر افضل من الشکر لان الشاکر لا مع الزیادۃ کما قال اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم والصابرین معھم اللہ تعالی کما قال اللہ تعالی ان اللہ مع الصابرین عن وھب بن منبہ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام یوم الطور یارب ای منزل من منازل الجنۃ احب الیک قال اللہ تعالی یاموسی حظیرۃ القدس قال یارب من یسکنھا قال اصحاب المصائب قال یارب صفھم لی قال اللہ تعالی یاموسی ھم قوم اذا اصابتھم بلیۃ صبروا واذا انعمت علیھم شکروا واذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ھؤلاء سکان حظیرۃ القدس کذا فی الروضۃ (روی الطبرانی) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من اصیب بمصیبۃ فی مالہ او جسدہ فکتمھا ولم یشکھا الی الناس کان علی اللہ ان یغفر لہ (کذا فی الجامع الصغیر) فعلیک اعاقل ان یصبر علی المصائب والبلایا والمحن والفقر کی ینال المغفرۃ من اللہ تعالی ومحو السیئات ورفع الدرجات روی الامام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی فی التنبیہ عن عبد اللہ بن الحرث عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال شکا نبی من الانبیاء الی ربہ وقال یارب العبد المؤمن یطیعک ویجتنب معاصیک تزوی عنہ الدنیا وتعرض لہ البلایا

اس سے معلوم ہوا کہ محرمات پہ صبر کرنا مخالفت نفس کے باعث صبر کا سب سے اعلی درجہ ہے۔ طاعت پر صبر کرنا متوسط درجہ میں ہے کیونکہ طاعات اکثر لوگوں کو محبوب ہیں مصیبت پر صبر کرنے میں تمام نیک و بد اختیاری یا اضطراری طور سے مجبور ہیں اسلئے اسکا درجہ سب سے کم ہے (تیسیر شرح جامع صغیر) بعض کی رائے ہے کہ صبر شکر سے افضل ہے کیونکہ شاکر از دیاد نعمت کے ہمراہ ہے اور صابر خدا کے ساتھ ہے وہب بن منبہ کہتے ہیں موسی علیہ السلام نے طور پر جاکر عرض کیا الٰہی جنت کے درجوں میں کونسا درجہ افضل ہے فرمایا حظیرۃ القدس۔ موسےٰ بولے۔ الٰہی اس میں کون رہے گا۔ جواب ملا مصیبت والے۔ آپنے کہا مصیبت والے کون۔ ارشاد ہوا یا پر صبر اور نعمت پر شکر کرنے والے۔ اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے والے (روضہ) طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جس کسیکو مالی یا بدنی مصیبت پہنچے اور اسے چھپائے رہے شکایت نکرے خدا اسکی مغفرت کا ذمہ کرلیتا ہے (جامع الصغیر) عاقل پر مصائب کے وقت صبر کرنا لازم ہے تاکہ درجہ مغفرت حاصل ہو۔ فقیہ ابو اللیث عبد اللہ بن الحارث اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نبی نے اللہ تعالی سے شکایتاً عرض کیا کہ الٰہی بندۂ مومن پر جو تیرا مطیع اور گناہوں سے مجتنب ہو زیادہ مصیبتیں کیوں پڑتی ہیں

والعبد الکافر لا یطیعک ویجترئ علی معاصیک تزوی عنہ البلایا وتبسط لہ الدنیا فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ ان العباد لی والبلاء لی وکل یسبح بحمدی فیکون المؤمن علیہ الذنوب فازوی عنہ الدنیا واعرض لہ البلاء فیکون کفارۃ لذنوبہ حتی یلقانی فاجزیہ بحسناتہ ویکون الکافر لہ الحسنات فابسطہ فی الرزق فازوی عنہ البلاء واجزیہ بحسناتہ فی الدنیا حتی یلقانی فاجزیہ بسیئاتہ وفی الخبر ان مؤمنا وکافرا فی الزمن الاول انطلقا یصیدان السمک فاخذ الکافر بذکر آلھتہ فیطرح شبکتہ حتی اخذ سمکا کثیرا وجعل المؤمن یذکر اللہ تعالیٰ ویطرح شبکتہ ولا یجئ شیٔ ثم اصاب سمکۃ عند الغروب فاضطربت فوقعت فی الماء من یدہ فرجع المؤمن ولیس معہ شیٔ ورجع الکافر وقد امتلات شبکتہ من السمک فاسف ملک المؤمن علیہ فلما صعد الی السماء اراہ اللہ تعالیٰ مسکن المؤمن فی الجنۃ فقال واللہ ما ایضرہ ما اصابہ بعد ان یصیر الی ھذا واراہ مسکن الکافر فی النار فقال واللہ ما یغنی عنہ ما اصابہ من الدنیا بعد ان یصیر الیہ انتھی قال جلال الدین الرومی قدس سرہ فی کتابہ المشتھر بالمثنوی فی وسط المجلد الاول فی مبحث در بیان آنکہ جنبیدن برکس

مثنوی

صبر کن با فقر و بگذار این ملال ✻ زانکہ در فقر است عز و الجلال
امتحان کن فقر را روزی دو تو ✻ تا بفقر اندر غنا بینی دو تو

اور کافر جو نافرمان اور سراسر گنہگار ہے اکثر بلاؤں سے محفوظ کیوں رہتا ہے اور دنیا اُسپر فراخ ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ بندے بھی میرے ملک ہیں اور بلا بھی - ہر چیز میری تسبیح کرتی ہے - مومن کے ذمہ کچھ گناہ ہوا کرتے ہیں اسلیئے میں اُس سے دنیا سمیٹ کر کسی بلا میں مبتلا کر دیا کرتا ہوں تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور کافر کچھ نیکیاں کر لیا کرتا ہے - میں اسکے صلہ میں اسکی روزی فراخ کر دیتا ہوں اور اُسے بلاؤں میں دفع کرتا رہتا ہوں تاکہ قیامت کے دن گناہوں کی پوری سزا دوں - حدیث میں ہے کہ ایک مومن اور ایک کافر مچھلی کے شکار کو نکلے - کافر نے اپنے بتوں کا نام لیکر جال ڈالا - بہت سی مچھلیاں آپھنسیں - مومن نے خدا کا نام لیکر جال پھینکا کچھ ہات نہ لگا - مغرب کے وقت ایک مچھلی پھنسی مگر تڑپ کر نکل گئی - ناکام واپس آیا اور کافر جال بھر کے مچھلیاں لایا - مومن کے فرشتہ نے اُسپر افسوس کیا - اور جب وہ آسمان کی طرف چڑھا تو خدا نے اُسے مومن کا وہ مسکن دکھایا جو جنت میں اُسکے لیئے تیار ہے - فرشتہ نے کہا کہ جب ایسا گھر اُس کے لیئے موجود ہے تو دنیوی ناکامی کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچا سکتی - پھر اُس فرشتہ کو کافر کا وہ مسکن دکھایا جو اُس کے لیئے دوزخ میں تھا - فرشتہ نے کہا کہ جسکا ٹھکانا ایسا برا ہے اسے دنیوی کامیابی ذرا بھی نفع نہیں دیسکتی - مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ اپنی مثنوی کے دفتر اول میں فرماتے ہیں -

صبر کن با فقر و بگذار این ملال ✻ زانکہ در فقر است عز و الجلال
امتحان کن فقر را روزی دو تو ✻ تا بفقر اندر غنا بینی دو تو

سرکہ مفروش وہزاراں جان بہ بین ۞ ازقناعت غرق بحر انگبین
صد ہزاراں جان تلخی کش نگر ۞ ہیچو گل آغشتہ اندر گل شکر

سورۃ الزمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا فواجا متفرقۃ بعضہا فی اثر بعض علی تفاوت اقدام ورفق الضلالۃ والشرارۃ وہی الجمع القلیل جمع زمرۃ واشتقاقہا من الزمر وہو الصوت اذ الجماعۃ لا تخلو عنہ او من قولہم شاۃ زمرۃ قلیلۃ الشعر ورجل زمر قلیل المروۃ (حتی اذا جاؤہا فتحت ابوابہا) ای خلیت وحتی ہی التی تحکی بعدہا الجملۃ وقرأ الکوفیون ہنا وفی الآیۃ الثانیۃ فتحت بتخفیف التاء (وقال لہم خزنتہا) تقریعا وتوبیخا (الم یأتکم رسل منکم) من جنسکم یتلون علیکم آیات ربکم ویبذرونکم لقاء یومکم ہذا وفتکم وہو وقت دخولہم النار وفیہ دلیل علی انہ لا تکلیف قبل الشرع من حیث انہم علموا انہ یجیئہم بایات الرسل وتبلیغ الکتب قالوا بلی ولکن حقت کلمۃ العذاب علی الکافرین) کلمۃ اللہ بالعذاب علیہا وہو الحکم علیہم بالشقاوۃ وانہم من اہل النار ووضع الظاہر فیہ موضع الضمیر للدلالۃ علی اختصاص ذلک بالکفرۃ وقیل ہو قولہ لاملأن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین

سرکہ مفروش وہزاراں جان بہ بین ۞ ازقناعت غرق بحر انگبین
صد ہزاراں جان تلخی کش نگر ۞ ہیچو گل آغشتہ اندر گل شکر

سورۂ زمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا یعنی کافر فوج در فوج دوزخ کے طرف ہنکائے جائینگے حسب مراتب گمراہی وشرارت بعض کافر آگے ہونگے بعض پیچھے۔ زمر۔ زمرۃ کی جمع قلت ہے۔ یہ لفظ زمر یعنی آواز سے مشتق ہے کیونکہ جماعت آواز سے خالی نہیں ہوا کرتی۔ نیز کہا جاتا ہے بکری کو منمنا اور بے مروت آدمی کو زمر کہتے ہیں۔ یہانتک کہ جب کافر جہنم کے پاس آجائینگے تو اسکے دروازے کھلے کھلائے پائینگے (یہ وہ حتی ہے جس کے بعد جملہ واقع ہوا کرتا ہے) اس وقت جہنم کے نگہبان کافروں سے یہ کہینگے کہ کیا تمہارے پاس تمہاری قوم کے رسول نہ آئے تھے جو تم پر خدا کی آیتیں پڑھتے اور آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے۔ اس میں اور ہر اشارہ ہے کہ تکلیف شرع کے بعد ہوا کرتی ہے کیونکہ رسولوں اور کتابوں کا بھیجنا اُن کی توبیخ کے لیے بمنزلہ علت بیان کیا گیا ہے۔ کافر ہو۔۔۔ دیں گے۔ ہاں رسول آئے تھے۔ لیکن عذاب کے متعلق خدا کا حکم کافروں پر حق ہو کر رہا۔ یعنی خدا نے کافروں کے حق میں اہل نار وشقاوت ہونا لکھدیا تھا۔ یہاں کافروں کے ساتھ اختصاص عذاب کے لحاظ مظہر کو مضمر کی جگہ رکھا گیا ہے۔ اور کلمۃ العذاب سے بعض علماء نے

جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(قیل ادخلوا ابواب جھنم خالدین فیھا) ای ھو القائل لتھویل مایقال لھم (فبئس مثوی المتکبرین) اللام فیہ للجنس والمخصوص بالذم محذوف سبق ذکرہ ولا بدا فی اشعارہ بان مثواھم فی النار لتکبرھم عن الحق ان یکون دخولھم فیھا لان کلمة العذاب حقت علیھم فان تکبرھم وسائر مقابحھم مسببة عنه کما قال علیه السلام ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اھل الجنة حتی یموت علی عمل من اعمال اھل الجنة فیدخل به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار فیدخل به النار (قاضی) روی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی علی تعظیما جعل الله تعالیٰ من تلک الکلمة ملکا لہ جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاہ تحت الارض وعنقه ملتویة تحت العرش یقول الله تعالیٰ صل علی عبدی کما صلی علی نبی فیصلی علیه الی یوم القیمة روی انه یساق اعداء الله تعالیٰ الی النار تسود وجوھھم وتزرق اعینھم ویختم علی افواھھم فاذا انتھوا الی ابوابھا استقبلھم الزبانیة بالسلاسل والاغلال توضع فی فمھم وتخرج من دبرھم وتغل ایدیھم الیمنی الی عنقھم والیسری الیسری فی فؤادھم وتنزع من بین کتفیھم ویشد بالسلاسل ویقرن کل کافر مع قرینه الشیطان فی سلسلة ویضرب علی وجھه وتضربه الملائکة بمقامع من الحدید کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا

کما قال الله تعالیٰ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا

اسوقت کافروں کو حکم ہوگا کہ ہمیشہ کے لیے جہنم مین داخل ہوجاؤ متکبرون کے لیے بُرا ٹھکانا ہی۔ حق سے تکبر کرنے کے باعث دوزخ مین ٹھکانا پانا منافی دخول نار نہین ہوسکتا، اسلیئے کہ کلمۃ العذاب اُن پر ثابت ہوچکا ہے۔ تکبر اور دیگر گناہ اس عذاب کے مسبب ہین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا جب کسی بندہ کو جنت کے لیئے پیدا کرتا ہے تو اُس سے اہل جنت کے کام لیتا ہے اور وہ نیکیان کرتے کرتے داخل بہشت ہوجاتا ہی۔ اور جسے دوزخ کے لیئے پیدا کرتا ہے اُس سے دوزخیون کے کام لیتا ہے اور وہ گناہ کرتے کرتے دوزخ مین داخل ہوجاتا ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا صلعم سے مروی ہے۔ جو شخص تعظیماً مجھپر درود بھیجتا ہے خدا دو بازو کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی۔ ایک بازو مشرق مین ہوتا ہی ایک مغرب مین۔ پاؤن تحت الثری مین اور گردن عرش کے نیچے۔ پھر اُسے حکم ہوتا ہے کہ تو اس بندے پر رحمت بھیجتا رہ جیسا کہ یہ نبی پر درود بھیجتا رہا ہی۔ چنانچہ یہ فرشتہ قیامت تک رحمت بھیجتا رہتا ہی روایت ہی کہ کفار اس حالت مین دوزخ کی طرف ہنکائے جائینگے کہ اُنکے مُنہ کالے۔ آنکھین کبودی اور ہونٹون پر مُہر ہوگی۔ دوزخ کے دروازہ پر فرشتے مع طوق وزنجیر اُنکا استقبال کرینگے۔ مُنہ مین زنجیر ڈالکر مقعد سے نکالی جائے گی۔ دہنا ہات گردن سے باندھدیا جائیگا۔ اور بایان کلیجا چیر کر شانون مین سے نکال آئیگا ہر کافر اپنے دوست شیطان کے ہمراہ ایک زنجیر مین جکڑا ہوا ہوگا۔ فرشتے اُنکو لوہے کی گرزون سے مارین اور مُنہ کے بل گھسیٹین گے۔ اور جب دوزخ سے نکلنا چاہینگے تو اُسی مین دھکا دیدیئے جائین گے۔

وقیل لھم ذوقوا عذاب النار الذی کنتم بہ تکذبون (دقائق الاخبار) وعن ابی یزید انہ کان لا ینقطع دموع عینیہ ولا یزال باکیا فسئل عن ذلک فقال ان اللہ تعالیٰ ان اوعدنی ان اذنبت لحبسنی فی الحمام ابدا لکان حقا علی ان لا ینقطع دموع عینی فکیف وقد اوعدنی ان یحبسنی فی النار التی قد اوقد علیہا الف سنۃ (مشکوۃ) وفی الخبر انہ علیہ السلام قال اتانی جبرائیل علیہ السلام فقلت یا جبرائیل صف لی جھنم قال ان اللہ تعالیٰ خلق النار فاوقدھا الف عام حتی احمرت ثم اوقدھا الف عام حتی ابیضت ثم اوقدھا الف عام حتی اسودت فھی سوداء کاللیل المظلم لا یسکن لھبھا ولا یطفأ جمرھا ورحی ان اللہ تعالیٰ ارسل جبرائیل الی مالک بان یاخذ جزأ من النار فیأتی آدم علیہ السلام حتی یطبخ بہ طعاما فقال مالک یا جبرائیل کم تزید من النار فقال جبرائیل علیہ السلام ازید منہا مقدار ثمرۃ وقال مالک لو اعطیتک مقدار ثمرۃ لذاب سبع السموات وسبع الارضین من حرھا فقال جبرائیل علیہ السلام اعط نصفھا وقال مالک لو اعطیتک ما تزید ثم تنزل من السماء قطرۃ ولم ینبت من الارض نبات ثم نادی جبرائیل علیہ السلام الھی کم آخذ من النار قال اللہ تعالیٰ خذ مقدار ذرۃ منہا فاخذ جبرائیل علیہ السلام مقدار ذرۃ وغسلھا فی سبعین نھر سبعین مرۃ ثم جاء الی آدم علیہ السلام فوضعھا علی جبل شاھق فذاب ذلک الجبل ورجعت النار الی مکانھا

اور اُن کو حکم کیا جاوے گا کہ جس دوزخ کا تمنے انکار کیا آج عذاب چکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کُلَّمَا اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا الآیۃ (دقائق الاخبار) ابویزید کی آنکھ سے کبھی آنسو نہ تھمتا تھا۔ کسی نے اِسکا سبب پوچھا۔ کہا کہ اگر خدا مجھے ڈرائے کہ تم گناہ کروگے تو ہمیشہ کے لیے حمام مین قید کیئے جاوگے۔ اِس خوف سے میرا آنسو ہرگز نہ تھمے گا۔ پھر جب وہ اُس دوزخ مین قید کرنے سے ڈرا چکا ہی جسکی آگ تین ہزار برس تک بھڑکائی گئی ہے تو مین کیونکر نہ روؤن (مشکوۃ) رسول خدا نے فرمایا ہی۔ مین نے جبرئیلؑ سے کہا کہ جہنم کی تعریف بیان کیجیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کرکے ہزار برس تک اُسکی آگ بھڑکائی۔ سرخ ہوگئی۔ پھر ہزار برس بھڑکائی۔ سفید ہوگئی۔ پھر ہزار برس بھڑکائی۔ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے۔ نہ تپش کم ہو۔ نہ انگارے بجھین۔ روایت ہی اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو مالک جہنم کی طرف بھیجا کہ دوزخ سے تھوڑی سی آگ کھانا پکانے کے لیے حضرت آدمؑ کو لاوین۔ مالک نے کہا کہ اے جبرئیلؑ کسقدر آگ چاہیے۔ فرمایا چھوارے کی برابر۔ مالک بولے کہ اتنی آگ دیدون تو تمام زمین و آسمان پگل کر بہ جائین۔ جبرئیلؑ نے کہا اِس سے آدھی دیدو۔ جوابدیا۔ اسقدر دیدون تو نہ آسمان سے مینہ برسے نہ زمین سے روئیدگی پیدا ہو۔ جبرئیلؑ نے ندا کی کہ الٰہی کسقدر آگ لیلون حکم ہوا ایک ذرہ کی برابر۔ جبرئیلؑ نے ذرہ برابر آگ لیکر اُسے ستر نہرون مین ستر بار ٹھنڈا کیا۔ پھر آدمؑ کے پاس لائے۔ آپنے اُسے ایک بلند پہاڑ پر رکھدیا۔ سارا پہاڑ پگل گیا اور آگ اپنے اصلی مرکز کی طرف چلی گئی۔

وبقی دخانها فی الاحجار والحدید الی یومنا هذا فهذه النار من دخان تلک الذرة فاعتبروا یا مومنین وقال محمد بن کعب ان لاهل النار خمس دعوات یجیبهم الله فی اربع فاذا کانت الخامسة لم یتکلم بعدها ابدا یقولون ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین فاعترفنا بذنوبنا فهل الی خروج من سبیل فیقول الله تعالی جیبا لهم فی لکم بانه اذا دعی الله وحده کفرتم وان یشرک به تؤمنوا فالحکم لله العلی الکبیر ثم یقولون ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون فیجیبهم الله تعالی بقوله اولم تکونوا اقسمتم من قبل مالکم من زوال ثم یقولون ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل فیجیبهم الله تعالی بقوله اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر وجاءکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر ثم یقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون فیجیبهم الله تعالی بقوله اخسئوا فیها ولا تکلمون فهنالک یتکلمون بعدها ابدا وذلک غایة شدة العذاب لا بد وقون فیها بردا ولا شرابا الا حمیما وغساقا

پچھہ دن اور لوہے مین دھوان باقی رہگیا جو آجتک موجود ہے یہ آگ اُس ذرہ کے دھوین سے پیدا ہوئی ہے - مومنون کو عبرت حاصل کرنی چاہیے - محمد بن کعب کا قول ہے کہ دوزخیون کی پانچ دعاؤن مین سے چار کا جواب دیا جائے گا اور پانچوین کا جواب ابدی خاموشی کے سوا اور کچھہ نہ ملے گا - (۱) یَقُولُونَ رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ الآیۃ - یعنی دوزخی کہین گے الٰہی تو نے ہمکو دوبار مارا دوبار جلایا - ہم اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین - کیا دوزخ سے نکلنے کا کوئی رستہ ہے - اس کے جواب مین ارشاد ہوگا ذٰلِکُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ الآیۃ یعنی یہ اس لئے ہے کہ جب خدائے واحد کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر شرک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے - آج خدا ہی کا حکم ہے (۲) یَقُولُونَ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا الآیۃ یعنی اہل دوزخ کہین گے الٰہی ہم نے دیکھا اور سنا - تو ہمین واپس بھیج تاکہ ہم نیک عمل کرین - جواب ملیگا اَوَلَمْ تَکُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ یعنی تم تو پہلے قسمین کھا چکے تھے کہ ہمین کبھی زوال نہ ہوگا - (۳) دوزخی فریاد کرین گے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا الآیۃ - یعنی الٰہی ہمین دوزخ سے نکال تاکہ گزشتہ عملون کے سوا ہم نیک کام کرین اسکا جواب آئے گا اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ الآیۃ - کیا ہمنے تمکو ایسی عمر نہ دی تھی کہ اُس مین نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکتا - کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا رسول نہین آیا تھا اب عذاب کا مزہ چکھو ظالمون کا کوئی مددگار نہین (۴) پھر دوزخی چلائین گے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا الآیۃ یعنی الٰہی ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی - ہم گمراہ ہین - ہمین دوزخ سے نکال - اگر پھر بُرے کام کرین تو ہم ظالم ہین - اِس کے جواب مین حکم ہوگا اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ دوزخ مین بحالت ناامیدی پڑے رہو اور ہم سے کلام نہ کرو - اِس کے بعد دوزخی کلام نہ کر سکین گے لیونکہ شدت عذاب ہے - دوزخ مین نہ ٹھنڈک ہوگی - اور نہ پانی ملے گا - البتہ دوزخیون کی پیپ یا آب گرم میسر ہوگا

قال النبی علیہ السلام لو ان دلوا من ذلک الغساق القی علی الدنیا لاحرق اھل الدنیا کلھا وقال کلما نضجت جلودھم بدلنا ھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب قال النبی علیہ السلام تاکلھم النار کل یوم سبعین الف مرۃ وکلما اکلت قیل لھم عودوا فیعودوا کما کانوا وھم یموتون فیھا کما قال اللہ تعالیٰ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت رمشکوۃ الانوار) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال یؤتی بجھنم یوم القیمۃ من تحت الارضین السابعۃ وحولھا سبعون الف صف من الملائکۃ وکل صف اکثر من الثقلین سبعین الف مرۃ یجرونھا بازمتھا وبجھنم اربعۃ فوارس مابین کل قائمتین مسیرۃ الف الف عام ولھا ثلاثون الف راس وفی کل راس ثلاثون الف فم وفی کل فم ثلاثون الف ضرس کل ضرس مثل احد ثلاثین الف مرۃ وفی کل فم شفتان کل شفۃ مثل طباق الدنیا وفی کل شفۃ سلسلۃ من حدید وفی کل سلسلۃ سبعون الف حلقۃ ویمسک کل حلقۃ ملائکۃ کثیرۃ فیؤتی بھا عن یسار العرش رد قائق الاخبار) وفی الخبر اذا کان یوم القیمۃ یقول الکفار ربنا ارنا الذین اضلانا من الجن والانس نجعلھما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین رو قال رمقاتل) یوضع لابلیس منبر فی النار فیرقاہ فیجتمع علیہ الکفار ومن اتبعہ فیقولون یا ملعون انت اضللتنا عن طریق الحق وقال الشیطان

رسول خدا فرماتے ہین اس پیپ کا ایک ڈول دنیا مین ڈالدیا جائے تو تمام دنیا جل بھنکر رہجائے۔ دوزخیون کے چمڑے جب گل سڑ جائینگے تو عذاب کرنے کے لئے اور چمڑے بدلدیئے جائینگے۔ رسول خدا فرماتے ہین دوزخیون کو ہر روز ستر ہزار بار آگ لگایا جائیگی۔ اور انکو حکم ہوا کریگا کہ جیسے تھے ویسے ہی ہوجاؤ چنانچہ ویسے ہی ہوجائینگے اور موت نہ آئے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوزخی کو ہر جگہ موت نظر آئے گی مگر فی الواقع وہ مر نہ سکے گا (مشکوۃ الانوار) ابن عباسؓ سے روایت ہے قیامت کے دن دوزخ کو ساتوین زمین کے نیچے سے اس حالت مین باہر لایا جائے گا کہ اسکے گرداگرد ستر صفین ہونگی۔ ہر صف کی تعداد جن وانسان کی تعداد سے ستر ہزار مرتبہ زیادہ ہوگی۔ فرشتے اسکی لگام مین کھینچے ہونگے جہنم کے چار پائے ہون گے۔ ایک سے دوسرے پائے مین لاکھ برس کا فاصلہ ہوگا۔ اور تیس ہزار سر ہون گے ہر سر مین تیس ہزار منہ۔ ہر منہ مین تیس ہزار دانت۔ ہر دانت تیس ہزار مرتبہ کوہ احد سے بڑا اور ہر منہ مین دو ہونٹ ہر ہونٹ کا عرض دنیا کے برابر ہوگا۔ ہر ہونٹ مین لوہے کی ایک زنجیر۔ ہر زنجیر مین ستر ہزار حلقے ہون گے ہر حلقہ کو کثرت فرشتے تھام رہے ہونگے۔ اس حالت سے جہنم کو ہوش آئیگا مین طرف لاکھین گے (دقائق الاخبار) حدیث مین ہے قیامت کے دن کفار یہ کہین گے کہ الٰہی جن وانسان مین سے جنہون نے ہمین گمراہ کیا ہے انمین ہمارے سامنے لاتاکہ ہم انکو اپنے قدمون سے مسل ڈالین۔ مقاتل کا قول ہے دوزخ مین شیطان کے لیے آگ کا منبر بچھایا جائیگا۔ اسوقت تمام کفار جمع ہوکر یہ کہین گے کہ تو نے ہمین گمراہ کیا ہے۔ شیطان جواب دیگا

لما قضی الامر ان اللہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم وانی لم اتکم ببرھان وکنتم لا ترونی فلا تلوموا انفسکم (درۃ الواعظین) ویقال ان اھل النار یجزعون الف سنۃ ثم یقولون کنا فی الدنیا اذا اصبرنا کان لنا الفرج فیصبرون الف سنۃ فلا یخفف عنھم العذاب فیقولون سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص فیدعون مالکا وینضرعون ویصیحون یا مالک قد حق بنا الوعید قد ثقلنا العذاب قد نضجت منا الجلود ان اخرجتنا منھا فانا لا نعود فیقول لھم مالک والخزنۃ (اولم تک تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی) فیقال لھم (فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال) فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظالمون فلا یجیبھم مقدار ما کان فی الدنیا مرتین ثم یرد علیھم یقولہ (قال اخسؤا فیھا ولا تکلمون) فاذا استیأسوا من الخروج منھا یطلبون الغیث من اللہ تعالی الف سنۃ یقولون ربنا ارسل علینا غیثا فتظھر لھم سحابۃ حمراء فیظنون انھم یمطرون فتمطر علیھم العقارب کالبغال اذا الذرع واحدھا لا یذھب عنا الوجع الف سنۃ ثم یسألون اللہ الف سنۃ ان یرزقھم الغیث فتظھر لھم سحابۃ سوداء فیقولون ھذا سحاب المطر فتنزل علیھم الحیاۃ کاعناق البخت کل من اخذتہ بفمھا لا یذھب عنہ الوجع الف سنۃ ھذا معنی قولہ تعالی (زدناھم عذابا فوق العذاب بما کانوا یفسدون) (مشکوۃ الانوار)

کہ خدا کا وعدہ حق تھا اور میرا خلاف۔ میں نے تمہیں زبردستی نہیں کی۔ ہاں تمکو اپنی طرف بلایا تھا تم نے میرا کہا مان لیا اب اپنے آپکو ملامت کرو مجھے کچھ نہ کہو۔ کیونکہ نہ میں تمہارے پاس کوئی حجت لایا اور نہ تم مجھے دیکھ سکے (درۃ الواعظین) کہتے ہیں دوزخی ہزار برس جزع فزع کرکے یہ کہیں گے کہ دنیا میں صبر کرنے سے راحت حاصل ہوا کرتی تھی آؤ صبر کریں۔ چنانچہ ہزار برس صبر کرینگے مگر عذاب ہلکا نہ ہوگا۔ پھر کہینگے ہمارا صبر کرنا نکرنا برابر ہی نجات نہیں ملسکتی۔ اسوقت مالک کو پکار کر کہینگے کہ ہم نہایت سخت عذاب میں مبتلا ہیں اگر تم ہمیں یہاں سے نکالدو تو ہم کچھ کبھی بُرے کام نکرینگے۔ مالک جواب دیگا کہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے وہ کہینگے ہاں آئے تھے۔ جواب ملیگا کہ اب چلائے جاؤ۔ کافروں کا چلانا گرہی میں داخل ہے پھر دوزخی کہینگے الٰہی ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی۔ ہمکو دوزخ سے نکال۔ اسکا جواب ہزار دن برس کے بعد یہ ہوگا کہ بحالت ذلت و ناکامی دوزخ میں پڑے رہو۔ اور ہم سے کلام نکرو۔ اس سے ناامید ہوکر دوزخی مینہ کے طالب ہونگے ہزار برس کے بعد ایک سرخ ابر اٹھکر مچھر کے برابر مچھو پر برسا جائیگا۔ ایک ایک ڈنک کی لہر ہزار برس تک باقی رہیگی۔ پھر ہزار برس تک دوسرے مینہ کا سوال کرینگے۔ اسوقت کالا ابر اٹھیگا اور اس سے اونٹ کی گردن کے برابر سانپ برسینگے ایک منہ مارنے میں ہزار برس تک تکلیف رہیگی۔ آیت زدناھم عذابا فوق العذاب کے یہی معنی ہیں (مشکوۃ الانوار)

حکی عن بعض اھل العلم انہ قال درکات جھنم سبع (اولھا) السعیر قال اللہ تعالی فسحقا لاصحاب السعیر) ینزلھا الممکذبون نعوذ باللہ منھا ومن سائرھا (والثانیۃ) لظی درکۃ التارک الزکوۃ قال اللہ تعالی کلا انھا لظی نزاعۃ للشوی (والثالثۃ) سقر قال اللہ تعالی عن المجرمین ماسلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین واضل الامور فی الشریعۃ الصلوۃ (والرابعۃ) الجحیم قال اللہ فاما من طغی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی المادی (وھی خلقت لتابع الھوی (والخامسۃ) جھنم قال اللہ تعالی وان جھنم لموعدھم اجمعین (والسادسۃ) الھاویۃ قال اللہ تعالی فامہ ھاویۃ وما ادراک ماھیہ نار حامیۃ (والسابعۃ) الحطمۃ خلقت للنمامین قال اللہ تعالی کلا لینبذن فی الحطمۃ (اعرجیہ) قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ کنا مع رسول اللہ علیہ السلام فسمعنا صوتا مع الھیبۃ والشدۃ فقال رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام اتدرون ما ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا حجر ارسل فی جھنم منذ سبعین عاما والان انتھی الی قعرھا وعن ابی الدرداء انہ قال علیہ السلام یلقی علی اھل النار الجوع فیعدل الم الجوع ما فیھا من العذاب فیستغیثون بالطعام فیطعمون الزقوم کما قال اللہ تعالی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم الایۃ وکذا قال ابن عباس رضی اللہ عنہما رکذا فی زبدۃ الواعظین) وفی الخبر یدفع کل واحد من الزبانیۃ بالدفعۃ الواحدۃ اربعین الفا من اھل النار الی جھنم

بعض اہل علم کا قول ہی کہ جہنم کے سات درجے ہین (۱) سعیر چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی فسحقا لاصحاب السعیر یعنی سرکشون نکا ٹھکانا جہنم ہی - یہ درجہ خواہش کی پیروی کرنیوالون کے لیئے مخصوص ہی (۵) جہنم - اللہ تعالی فرماتا ہے وان جھنم لموعدھم - یعنی اُن سب کا ٹھکانا جہنم ہی (۶) ہاویہ - اللہ تعالی کا قول ہی فامہ ھاویۃ یعنی اُسکی جگہ ہاویہ ہی اور ہاویہ کیا ہی گرم آگ (۷) حطمہ - یہ درجہ چغلخور دن کے لیئے خاص ہی - اللہ تعالی فرماتا ہی لینبذن فی الحطمۃ (اعرجیہ) ابوہریرہ کہتے ہین ہم نے رسول خدا کے ساتھ ایک ہیبت ناک اور سخت آواز سُنی - آپنے فرمایا تم اسے سمجھتے ہو؟ عرض کیا خدا جانتا ہی یا اُسکا رسول - فرمایا - یہ ایک پتھر ہی جو جہنم کی طرف پھینکا گیا تھا - آج ستر برس کے بعد اُسکی تہ مین پہنچا ہی - ابودرداء سے روایت ہی کہ دوزخیون کو بھوک کی تکلیف اتنی ہوگی جتنی دیگر تمام عذابون کی - جب وہ بھوک کی فریاد کرینگے تو زقوم کھلایا جائیگا - چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ زقوم کا درخت گنہگار - ونکا کھانا ہی جو پیٹ مین گرم پانی کی طرح جوش ماریگا ابن عباس سے اسیطرح مروی ہی اور زبدۃ الواعظین حدیث مین ہی - دوزخ کے نگہبان ایک دھکے مین چالیس ہزار دوزخیون کو جہنم مین دھکیل دین گے -

وھوای الزبانیۃ لیرحمنا اللہ فیہم الرحمۃ والرافۃ خلصنا اللہ تعالی من ایدیھم (آمین) وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما فی تجدد عذاب الکفار فی تفسیرہٖ بدلناھم جلودا غیرھا) یبدلون جلودا بیضاء کامثال القراطیس وقال ابن ابی حاتم وغیرہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قرئ عند عمر رضی اللہ عنہ کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا فقال معاذ عندی تفسیرھا تبدل فی الساعۃ مائۃ مرۃ فقال عمر رضی اللہ تعالی عنہ ھکذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واخرج ابن ابی شیبۃ وغیرہ عن الحسن قال بلغنی انہ یحرق احدھم فی الیوم سبعین الف مرۃ کلما نضجت اکلت لھم مھل قیل لھم عودوا فعادوا رکذا فی الدر المنثور) روی مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ضرس الکافر یعنی احد غلاظ جلدہ مسیرۃ ثلاثۃ ایام رکذا فی اللباب) انتھی

سورۃ الزمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ) اسراعا بھم الی دار الکرامۃ وقیل سیق مراکبھم اذ لا یذھب بھم الا راکبین (زمرا) علی تفاوت مراتبھم فی الشرف وعلو الطبقۃ (حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا) حذف جواب اذا للدلالۃ علی ان لھم حینئذ من الکرامۃ والتعظیم مالا یحیط بہ الوصف وان ابواب الجنۃ مفتوحۃ لھم قبل مجیئھم منتظرین

(خدا مسلمانوں کو انکے ہاتھ سے نجات دے) ان کمبختوں کے دلوں میں رحم نہیں پیدا کیا گیا۔ ابن عباس رضؓ تجدید عذاب کفار کی بابت بدلناھم جلوداً کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ دوزخیوں کو بار بار کاغذ کی طرح سفید چمڑے دیئے جائینگے۔ ابن حاتم وغیرہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ۔ حضرت معاذ نے کہا میری تدبیک اسکی تفسیر یہ ہے کہ ایک ساعت میں سو بار چمڑے بدلے جائینگے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے رسول خدا سے اسیطرح سنا ہے ابن ابی شیبہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخی ایک دن میں ستر ہزار بار جلایا جائیگا۔ اور جب اُسکا چمڑا گل سڑ کر پڑیگا تو پھر ویسا ہی کر دیا جائیگا۔ (در منثور) مسلم ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کافر کی ایک ڈاڑھ کوہ احد کی برابر۔ اور جلد بدن موٹاپے میں تین روز کی راہ ہوگی۔ (لباب)

سورہ زمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا الآیۃ یعنی خدا سے ڈرنیوالے جوق جوق جنت کیطرف روانہ کیے جائینگے تا جلدی سے دار کرامت میں پہنچ جائیں۔ یا یعنی ہیں کہ انکی سواریاں انکو بہشت کیطرف لے دوڑینگی اور حسب تفاوت مراتب اور علو درجات انکی جماعتیں آگے پیچھے ہونگی۔ جب انکے پاس آجائینگے تو دروازے کھلے کھلائے پائینگے۔ (چونکہ جنت میں داخل ہونا بیشمار کرامت و تعظیم پر مبنی ہوگا اسلئے اذا کا جواب محذوف کیا گیا فتحت سے پہلے واو حالیہ آنیسے یہ بات نکلتی ہے کہ یہ دروازے انکے انتظار میں پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہونگے

(وقال لهم خزنتها سلام علیکم) لا یعتریکم بعد مکروہ (طبتم) طهرتم من دنس المعاصی (فادخلوها خالدین) مقدرین الخلود والفاء للدلالة علی ان طیبهم سبب لدخولهم وخلودهم وهو لا یمنع دخول العاصی بعفوہ لانہ تعالی یطهرہ (وقالوا الحمد لله الذی صدقنا وعدہ) بالبعث والثواب (واورثنا الارض) یریدون المکان الذی استقروا فیہ علی الاستعارة وایراثها تملیکها لمخلفة علیهم من اعمالهم او تمکینهم من التصرف فیها تمکین الوارث فیما یرثہ (نتبوأ من الجنة حیث نشاء) ای یتبوأ کل منا فی مقام ارادہ من الجنة الواسعة مع ان فی الجنة مقامات معنویة لا یتمانع وارد وها (فنعم اجر العاملین) الجنة (قاضی) عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی علیه الصلوٰة والسلام انه قال من نسی الصلوٰة علی نسی طریق الجنة (شفاء شریف) عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال ان للجنان ثمانیة ابواب (الاول) من الذهب الموضع بالجوهر مکتوب علی الباب لا الٰه الا الله محمد رسول الله وهو باب الانبیاء والمرسلین والشهداء والصدیقین (والثانی) باب المصلین الذین یکملون الصلوٰة والوضوء (والثالث) باب المزکین اموالهم (والرابع) باب الآمرین بالمعروف والناهین عن المنکر (والخامس) باب من قطع نفسه عن الشهوات (والسادس) باب الحجاج والمعتمرین (والسابع) باب المجاهدین (والثامن) باب الذین یغضون ابصارهم عن المحارم ویعملون الخیرات والحسنات من بر الوالدین وصلة الرحم وغیر ذلک من الاعمال الحسنة (دقائق الاخبار)

اور جنت کے نگہبان یہ کہیں گے کہ تم پر سلام اب تمکو کوئی برائی نہ پہنچیگی۔ تم گناہوں سے پاک ہوا بدالآباد جنت میں رہا کرو۔ یہاں قابل اس بات پر دال ہے کہ انکا پاک ہونا دخول جنت اور خلود کا باعث ہے اس سے گنہگاروں کے جنتی ہونکی ممانعت نہیں نکلتی کیونکہ معافی کے باعث انکو بھی اللہ تعالی پاک کردیگا۔ اور جنتی یہ کہیں گے خدا کا شکر ہے اُسنے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں زمین یعنی جنت کے مکانوں کا وارث بنا دیا وارث جنت بنانے سے تملیک مراد ہے یا اُسے اسلئے میراث کہا ہے کہ جنتی جنت میں اُس قسم کا تصرف کرینگے جیسا وارث اپنی موروثہ جائداد میں کیا کرتا ہے ہم جنت میں جہاں چاہیں اقامت گاہ بنا لیتے ہیں جنت میں ان ظاہری مقامات کے علاوہ معنوی مقامات بھی موجود ہیں کہ ان سے اہل جنت کو روکا نہ جائیگا جنت عمل کرنے والونکی بہت ہی بہتر اُجرت ہے (قاضی بیضاوی) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص مجھپر درود بھیجنا بھولگیا وہ گویا جنت کے رستے سے بہک گیا (دقائق الاخبار) ابن عباس کا قول ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں (۱) سونے کا مکلل بجواہر جسپر لا الٰه الا الله محمد رسول الله لکھا ہوا ہے یہ پیغمبروں۔ شہیدوں اور صدیقوں کے داخل ہونیکا دروازہ ہے (۲) نمازیوں کا دروازہ اس سے وہ لوگ داخل ہونگے جو وضو اور نماز کی تکمیل کا خیال رکھتے ہیں (۳) زکوٰۃ دینے والونکا (۴) نیکیوں کا حکم اور بدیوں سے منع کرنیوالونکا (۵) خواہش نفسانی کو منقطع کرنیوالونکا (۶) حج اور عمرہ ادا کرنیوالونکا (۷) جہاد کرنیوالونکا (۸) محرمات سے نیچے نگاہ رکھنے والوں نیکی۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک اور صلہ رحمی وغیرہ کرنیوالوں کا (دقائق الاخبار)

واما الجنان فثمان (دار الجلال) وهی من اللؤلؤ الابیض (ودار السلام) وهی من الیاقوت الاحمر (وجنة الماوی) وهی من الزبرجد الاخضر (وجنة الخلد) وهی من المرجان الاصفر (وجنة النعیم) وهی من الفضة البیضاء (ودار القرار) وهی من الذهب الاحمر (وجنة الفردوس) وهی لبنة من فضة ولبنة من ذهب ولبنة من یاقوت ولبنة من زبرجد وملاطها المسک (وجنة عدن) وهی من درة بیضاء ومشرفة علی الجنان کلها وفوقها بابان من ذهب وما بینها کما بین السماء والارض وبناؤها لبنة من ذهب ولبنة من فضة وترابها العنبر وملاطها المسک وفیها انهار تجری فی جمیع الجنان وحصاها الانهار من اللؤلؤ وماؤها ابرد من الثلج واحلی من العسل وفیها نهر الکوثر وهو نهر مجد علیه الصلوة والسلام وفیها نهر الکافور ونهر التسنیم ونهر السلسبیل ونهر الرحیق المختوم ونهر الماء ونهر اللبن ونهر العسل وفی دقائق الاخبار عن النبی علیه السلام انه قال لیلة اسری بی الی السماء عرض علی جمیع الجنان فرایت اربعة انهار نهر من ماء ونهر من لبن ونهر من خمر ونهر من عسل مصفی کما فی قوله تعالی مثل الجنة التی وعد المتقون فیها انهار من ماء غیر آسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل مصفی فقلت لجبرائیل علیه السلام من این تخرج هذه الانهار والی این تذهب قال تذهب الی حوض الکوثر ولکن لا ادری مجیئها فاسئل من الله حتی یعلمک ویریک

علی ہذا القیاس جنتیں آٹھ ہیں۔ (۱) دار الجلال۔ جو سفید موتی کی بنی ہوئی ہے (۲) دار السلام۔ سرخ یاقوت کی (۳) جنت الماوی۔ زبرجد سبز کی۔ (۴) جنت الخلد۔ سرد مونگے کی (۵) جنت النعیم سفید چاندی کی (۶) دار القرار۔ سرخ سونے کی۔ (۷) جنت الفردوس۔ اسکی ایک اینٹ سونے کی ہے۔ ایک چاندی کی۔ ایک یاقوت کی ایک زبرجد کی۔ اور گارا مشک کا (۸) جنت عدن۔ ایک سفید موتی کی بنی ہوئی ہے اور تمام جنتوں سے بالاتر ہے۔ اسکے دو دروازے سونے کے ہیں اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں۔ سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنائی گئی ہے۔ اسکی مٹی سراسر عنبر ہے۔ اور اسکی نہریں جنکی کنکریاں سراسر موتی ہیں اور جنکا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے تمام جنتوں میں پہنچی ہوئی ہیں اسمیں نہر کوثر ہے جو رسول خدا کے لیے مخصوص ہے۔ نیز نہر کافور۔ نہر تسنیم سلسبیل۔ نہر رحیق۔ پانی۔ دودھ۔ شہد کی نہریں اسی میں ہیں (دقائق الاخبار) رسول خدا سے مروی ہے کہ معراج کی رات تمام جنتیں میرے سامنے لائی گئیں وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں۔ پانی کی۔ دودھ کی۔ شراب کی۔ شہد کی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اسمیں غیر متغیر ہونیوالے پانی۔ اور دودھ اور لذیذ شراب اور صاف شہد کی نہریں موجود ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں اور کہاں جاتی ہیں۔ فرمایا حوض کوثر میں جا گرتی ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ آتی کہاں سے ہیں یہ اللہ تعالی سے پوچھیے

فدعا علیہ السلام ربہ فجاء ملک فقال یا محمد غمض عینیک فغمضت عینی فقال افتح ففتحت فاذا انا عند شجرۃ ورایت عندھا قبۃ من درۃ بیضاء ولھا باب من یاقوت اخضر وقفل من ذھب احمر لو جمعت الدنیا وما فیھا ووضعت علی تلک القبۃ لکانت مثل طائر جالس علی جبل او بیضۃ القیت علیہ فرایت تلک الانھار الاربعۃ تجری من تحت تلک القبۃ فاردت ان ارجع فقال الملک لم لا تدخل فیھا فقلت کیف ادخل وعلی بابھا قفل قال لی مفتاحہ فی یدک فقلت این ھو فقال ھو بسم اللہ الرحمن الرحیم فقلت بسم اللہ الرحمن الرحیم فانفتح القفل فرایت تلک الانھار تجری من اربعۃ ارکان القبۃ فلما اردت الخروج قال لی الملک یا محمد صلے اللہ ھل رایت فقلت رایت فقال انظر ثانیا فنظرت فاذا علی ارکان القبۃ مکتوب بسم اللہ الرحمن الرحیم فرایت نھر الملح یخرج من میم بسم اللہ ونھر اللبن من ھاء اللہ ونھر الخمر من میم الرحمن ونھر العسل من میم الرحیم فعرفت ماخذ ھذہ الانھار من البسملۃ فقال اللہ تعالی یا محمد من ذکرنی بھذہ الاسماء من امتک فانی اسقیہ من ھذہ الانھار (مشکوۃ الانوار) وفی الخبر عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی لما خلق جنۃ عدن دعا جبرائیل علیہ السلام فقال لہ انطلق وانظر الی ما خلقت لعبادی واولیائی فذھب جبرائیل علیہ السلام وطاف فی تلک الجنۃ فاشرفت علیہ جاریۃ من الحور العین من بعض القصور

آپنے دعا کی۔ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ اپنی آنکھیں بند کر لیجیے۔ مین نے بند کر لین۔ تھوڑی دیر مین دیکھا تو اپنے آپ کو ایک درخت کے پاس پایا۔ اُس کے متصل سبز یاقوت کے دروازہ کا ایک ایسا قبہ نظر پڑا جو سفید موتی کا بنا ہوا اور اسا سو سونے کا قفل لگا ہوا تھا۔ اگر دنیا ومافیہا کو جمع کر کے اُس قبہ پر رکھدین تو یہ معلوم ہو کہ پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہے۔ یا کسی جانور کا انڈا پڑا ہے۔ مین نے دیکھا کہ وہ چار دون نہرین اسی قبہ کے نیچے سے نکلی ہین۔ پھر جب مین نے واپس آنا چاہا تو اُس فرشتے نے کہا آپ اندر کیون نہین جاتے مین نے کہا کہ دروازہ پر قفل لگا ہوا ہے۔ فرشتے نے کہا اسکی کنجی آپکے پاس ہی یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم چنانچہ بسم اللہ پڑھتے ہی قفل کھلگیا۔ اندر جاکر یہ دیکھا کہ وہ چار دون نہرین اس قبہ کے چار دون ستونون سے نکلتی ہین۔ مین نے وہان سے نکلنے کا ارادہ کیا تو فرشتے نے کہا اسے دوسری مرتبہ غور سے دیکھیے۔ دیکھا تو قبہ کے ستونون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ پانی کی نہر بسم اللہ کے میم سے۔ دودھ کی لفظ اللہ کی ہاے ہوز سے۔ شراب کی۔ الرحمن کے میم سے۔ اور شہد کی الرحیم کے میم سے نکلتی ہے۔ مین نے معلوم کر لیا کہ ان نہرون کا منبع بسم اللہ ہی۔ اسوقت اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ آپکی اُمت مین جو شخص مجھے ان الفاظ سے یاد کریگا مین اُسے ان نہرون مین سے پلاؤنگا (مشکوۃ الانوار) حدیث مین رسول خدا سے مروی ہی کہ اللہ تعالی نے جنت عدن پیدا کر کے جبریل کو بلایا۔ اور یہ کہا اسمین چل پھر کر دیکھو کہ ہم نے اپنے بندون کے لیے کیا چیز تیار کی ہے جبریل تشریف لیگئے۔ ایک حور کسی محل سے جھانکنے لگی۔

فتبسمت الی جبرائیل علیہ السلام فاضاءت جنۃ عدن من ضوئہا یا ہا فخر جبرائیل علیہ السلام ساجدا یظن انہ من نور العزۃ فنادتہ الجاریۃ یا امین اللہ ارفع راسک فرفع راسہ فنظر الیہا فقال سبحان الذی خلقک فقالت الجاریۃ یا امین اللہ انذری لمن خلقت فقال جبرائیل علیہ السلام لمن خلقت فقالت خلقنی اللہ تعالیٰ من آثر رضی اللہ تعالیٰ علی ہوی نفسہ (مکاشفۃ القلوب) روی عن کعب انہ قال سالت النبی علیہ الصلوۃ والسلام عن اشجار الجنۃ فقال علیہ السلام لا یبس اغصانہا ولا تنساقط اوراقہا ولا تنفق ارطابہا وان اکبر اشجار الجنۃ شجرۃ طوبی اصلہا من درۃ ووسطہا من یاقوت احمر واعلاہا من الذہب واغصانہا من زبرجد واوراقہا من سندس وعلیہا سبعون الف غصن واقصی اغصانہا ملحق بساق العرش وادنی اغصانہا فی سماء الدنیا لیس فی الجنۃ غرفۃ ولا قبۃ الا وفیہا غصن مظل علیہا وفیہا من الثمار ما تشتہیہ الانفس لا نظیر لہا فی الدنیا الا الشمس اصلہا فی السماء وضوءہا فی کل مکان (دقائق الاخبار) وفی الخبر ان وراء الصراط صحاری فیہا اشجار طیبۃ تحت کل شجرۃ عینان من ماء یتفجر من الجنۃ احدہما عن الیمین والاخری عن الیسار والمؤمنون حین یجاوزون الصراط یشربون من احدی العینین فیزول عنہم الغل والخیانۃ والقذر والدم واللوث فیطہر ظاہرہم وباطنہم ثم یجیئون الی حوض آخر فیغتسلون فیہ فتضیر وجوہہم کالقمر لیلۃ البدر

اور جبرئیلؑ کو دیکھکر تبسم کیا اسکے دانتونکی چمک سے تمام جنت منور ہوگئی۔ جبرئیلؑ یہ سمجھکر کہ شاید جلال الٰہی کا نور ہے سجدہ مین گر پڑے۔ حور نے پکار کر کہا کہ اے امین اللہ۔ اپنا سر اُٹھاؤ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نظر اُٹھاکر دیکھا اور یہ فرمایا کہ جس خالق نے تجھے پیدا کیا ہو وہ تمام عیوب سے پاک ہو اُسنے کہا تمہین معلوم ہو کہ مین کسکے لیے پیدا ہوئی ہون؟ سنیئے مین اُسکے لئے ہون جو خدا کی رضامندی کو نفسانی خواہشون پر مقدم رکھیگا۔ (مکاشفۃ القلوب) کعب سے مروی ہو کہ مین نے پیغمبر علیہ السلام سے جنت کے درختونکا حال پوچھا فرمایا اُنکی شاخین کبھی سوکھتین۔ پتے کبھی نہین جھڑتے۔ تروتازگی کبھی نہین جاتی جنت کا سب سے بڑا درخت طوبےٰ ہو جسکی جڑ سونے کی بیچ کا حصہ سرخ یاقوت کا۔ چوٹی موتیونکی۔ ٹہنیان زبرجد کی۔ پتے سندس کے ہین۔ اسمین ستر ہزار شاخین ہین۔ بڑی شاخ عرش سے جا ملی ہو اور چھوٹی آسمان دنیا تک جھکی ہوئی ہو بہشت مین کوئی قبہ کوئی کھڑکی ایسی نہین جسمین طوبےٰ کی شاخ موجود نہو۔ اسمین ڈلی خواہشون کے مطابق پھل لگے ہوئے ہین دنیا مین طوبیٰ کی نظیر صرف آفتاب ہے اسکی جڑ آسمان مین اور روشنی ہر جگہ موجود ہو (دقائق الاخبار) حدیث شریف مین ہو کہ پلصراط سے اوپر بہشت جنگل ایسے ہین جنمین عمدہ عمدہ درخت ہین ہر درخت کے نیچے جنت کے دو چشمے جاری ہین۔ ایک دہنی طرف ایک بائین جانب۔ مومن پلصراط سے گزرتے وقت ان چشمونکا پانی پینگے۔ اسکے اثر سے کینہ بغض حسد نجاست خون پیشاب وغیرہ سب زائل ہوکر ایمان والونکا ظاہر و باطن بالکل پاک ہوجائے گا پھر ایک اور حوض مین غسل کرینگے۔ اس سے سب کے چہرے چودہوین رات کے چاند کیطرح روشن ہوجائین گے۔

وتلین نفوسہم کالحریر وتطیب اجسادہم کالمسک فینتہون الی باب الجنۃ فتخرج الحور فتعانق کل واحۃ زوجہا وتدخل بیتہ وفی البیت سبعون سریرا وعلی کل سریر سبعون فراشا وعلی کل فراش زوجۃ علیہا سبعون حلۃ یری مخ ساقہا من لطافۃ الحلل بیرنا اللہ تعالی ذلک (دقائق الاخبار) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی خلق وجوہ الحور العین من اربعۃ الوان ابیض واخضر واصفر واحمر وخلق ابدانہا من الزعفران والمسک والکافور وشعرہا من القرنفل ومن اصابع رجلیہا الی رکبتیہا من الزعفران والمسک ومن رکبتیہا الی ثدییہا من العنبر ومن عنقہا الی راسہا من الکافور ولو برزت واحۃ منہن فی الدنیا لصارت مسکا ومکتوب علی صدرہا اسم زوجہا واسم من اسماء اللہ تعالی وفی ید کل منہن سبعون الف وفی اصابعہا عشرۃ خواتم من الجواہر واللؤلؤ (دقائق الاخبار) قال النبی علیہ السلام رایت ملائکۃ یبنون قصور الجنۃ من ذہب ولبنۃ من فضۃ فقلت لہم لم کففتم عن البناء فقالوا اذا قلت نفقتنا فقلت ما نفقتکم قالوا اذکر اللہ فان صاحب ہذا القصر کان یذکر اللہ فلما کف عن ذکر اللہ تعالی کففنا عن البناء کما قال اللہ تعالی من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ومالہ فی الاخرۃ من نصیب (زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال من صلی علی فی کل جمعۃ مائۃ مرۃ غفر اللہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر (زبدۃ الواعظین)

اور بدن حریر کی طرح نرم اور جسم مشک کیطرح خوشبودار بنیگے۔ پھر جنت کے دروازہ کیطرف چلیں گے یہان حورین استقبال کرینگی۔ پھر ایسے مکانون مین داخل ہونگے کہ جنمین ستر ستر تخت۔ ہر تخت پر ستر رنگ کا فرش۔ ہر فرش پر ستر ستر حلے پہنے ایک حور بیٹھی ہوگی۔ باایں ہمہ اُسکی پنڈلی کی نلی کا گودا الگ نظر آئے گا۔ (دقائق الاخبار) رسول خدا سے مروی ہی کہ اللہ تعالی نے حور عین کا چہرہ سفید۔ سرخ۔ سبز۔ زرد چار رنگ سے اور بدن زعفران۔ مشک اور کافور سے۔ بال لونگون سے۔ اور پانو کی انگلیون سے لیکر گھٹنون تک خوشبودار زعفران سے۔ گھٹنون سے سینہ تک عنبر سے۔ سینہ سے سر تک کافور سے بنایا ہی۔ ایک حور کا سحاب زمین پر گر پڑے تو ساری دنیا مشک سے لبریز ہوجائے۔ ہر ایک کے سینہ پر اللہ کا اور اُسکے خاوند کا نام لکھا ہوا ہی۔ ہاتون مین کنگن اور انگلیون مین انگوٹھیان ہین (دقائق الاخبار) رسول خدا صلعم فرماتے ہین میں نے فرشتونکو دیکھا کہ سونے چاندی کی اینٹون سے ایک محل بنا رہی ہین جب بناتے بناتے رک گئے تو مین نے اسکا سبب پوچھا۔ جواب پایا کہ ہمارا نفقہ تمام ہوگیا ہی۔ آپنے فرمایا نفقہ کیسا۔ فرشتون نے کہا ذکر الٰہی یعنی اُدھر اس محل کے مالک نے ذکر الہی چھوڑ دیا اِدہر ہمنے تعمیر موقوف کردی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص آخرت کی کھیتی بوتا ہے ہم اُسے بڑھا دیتے ہین اور جو دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہی ہم اُسے دنیا دے ڈالتے ہین مگر آخرت مین کچھ نہین ملتا (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا سے مروی ہی کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھپر سو بار درود بھیجتا ہی اُسکے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہین خواہ دریا کے جھاگون برابر کیون نہون (زبدۃ الواعظین)

وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ حال کونھم زمرا جماعات متفاوتین حسب تفاوت مراتبھم فی الفضل وعلو الطبقۃ وذلک قبل الحساب او بعدہ یسیرا او شدیدا وھو الموافق لما قبل الایۃ من قولہ ووضع الکتاب والسائقون ھم الملائکۃ بامر اللہ تعالی یسوقونھم مساق اعزاز وتشریف بالنجب ولا نصب بل بروح وطرب للاسراع بھم الی دار الکرامۃ والمراد المتقون عن الشرک فھولاء عوام اھل الجنۃ وفوق ھولاء من قال اللہ تعالی فی حقھم (وازلفت الجنۃ للمتقین) وفوقھم من قال تعالی فیھم یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا وفرق بین من یساق الی الجنۃ وبین من قرب الیہ الجنۃ وفی الحقیقۃ اھل السوق ھم الظلمون لانفسھم واھل الزلفۃ المقتصدون واھل الوفد السابقون واعلم انہ اذا نفخ فی الصور نفخۃ الاعادۃ واستوی کل واحد من الناس علی قبرہ یاتی کلا منھم عملہ فیقول لہ قم وانھض الی المحشر فمن کان لہ عمل جید یشخص لہ عملہ بغلا ومنھم من یشخص لہ عملہ حمارا ومنھم من یشخص لہ کبشا تارۃ یحملہ وتارۃ یلقیہ وبین یدی کل واحد منھم نور شعشعانی کالمصباح وکالنجم وکالقمر وکالشمس بقدر قوۃ عملھم وصلاحہ حالھم وعن یمینہ مثل ذلک النور ولیس عن شمائلھم نور بل ظلمۃ شدیدۃ یقع فیھا الکفار والمرتابون والمؤمن یحمد اللہ تعالی علی ما اعطاہ من النور ویھتدی بہ فی تلک الظلمۃ

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ الآیۃ یعنی حسب اختلاف مراتب حساب وکتاب سے پہلے یا اُسکے بعد خدا سے ڈرنے والے فوج در فوج جنت کی طرف روانہ کیے جائینگے۔ (یہ پہلی آیت ووضع الکتب الآیۃ کے مطابق ہے) روانہ کرنے والے فرشتے ہونگے جو خدا کے حکم سے بلا رنج وتکلیف نہایت طرب وشادمانی کے ساتھ دار الکرامۃ کی طرف لیجائینگے۔ یہاں متقیوں سے مراد وہ لوگ ہین جو شرک سے بچتے ہین اور وہ عام اہل جنت ہین۔ ان سے بڑھکر وہ لوگ ہین جنکے حق مین یہ آیت ہے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی جنت متقیوں کے قریب کردیجائیگی۔ ان سے بڑھکر وہ ہین جو اس آیت کے تحت مین ہین يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا یعنی جسدن ہم متقیوں کو خدا کی طرف بجالت مجموعی اکٹھا کردینگے جنت کی طرف روانہ کیے جانے اور خود جنت کو کسیکی طرف قریب کردینے مین بڑا فرق ہے۔ فی الحقیقت جنت کیطرف روانہ ہونیوالے گنہگار مومن ہین۔ اور خود جنت جنکے قریب کردیجائیگی وہ متوسط درجہ کے لوگ ہین۔ اور جماعت بندی کے ساتھ بارگاہ الٰہی مین حاضر ہونیوالے سابقین ہین جو نیکیون مین سبقت لیجاتے ہین۔ یہ معلوم رہے کہ دوسرے نفخہ کے وقت جب تمام مُردے زندہ ہوجائینگے تو ہر شخص سے اُسکا عمل یہ کہیگا کہ اُٹھ اور محشر کی طرف چل۔ نیک عمل والے کا عمل خچر کی اور بعض کا گدھے کی اور بعض کا مینڈھے کی صورت مین ہوگا کہ کبھی اُسے گرادیگا اور کبھی سوار کرلیگا۔ ہر شخص کے آگے حسب اختلاف مراتب اعمال چراغ یا تارے۔ یا چاند یا سورج کی سی روشنی ہوگی۔ اور علی ہذا القیاس دہنی طرف نور ہوگا۔ البتہ بائین جانب نہایت تاریکی ہوگی جسمین کفار اور خدا کی باتون مین شک کرنیوالے ٹھوکرین کھائینگے۔ مومن خدا کے دیے نور مین ہون گے۔

ومن الناس من یسعی علی قدمیہ ومنہم من یسعی علی طرف بنانہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف یحشر الناس یا رسول اللہ قال اثنان علی بعیر وخمسۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وذلک اذا اشترکوا فی عمل یخلق اللہ سبحانہ لہم من اعمالہم بعیرا یرکبون علیہ کما یبتاع جماعۃ مطیۃ یتعاقبون علیہا فی الطریق فاعمل ہداک اللہ عملا یکون لک بعیرا خالصا من الشرکۃ ومنہ بعلم حال التشریک فی ثواب العمل فالاولی ان یجعل کل العمل ثوابا علی حدۃ من غیر تشریک الاخر فیہ روی ان رجلا من بنی اسرائیل ورث من ابیہ مالا کثیرا فابتاع بستانا فحبسہ علی المساکین وقال ہذا بستانی عند اللہ وفرق دراہم عدیدۃ فی الضعفاء وقال اشتری بہا جوادی وعبیدا واعتق رقابا کثیرۃ وقال ہولاء خدمی عند اللہ والتفت یوما الی عمی یمشی تارۃ ویکبو اخری فابتاع لہ مطیۃ یسیر علیہا وقال ہذہ مطیتی عند اللہ ارکبہا قال علیہ الصلوۃ والسلام فی حقہ الذی نفسی بیدہ لکانی انظر الیہا وقد جیء بہا الیہ مسوجۃ ملجمۃ یبرکہا ویسیر بہا الی الموقف (انتہی من روح البیان) **بیت** در خیر باز است وطاعت دلیک ۔ نہ ہر کس تواناست بر فعل نیک

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** غافر

(الذین یحملون العرش ومن حولہ) وہم الکروبیون اعلی طبقات الملائکۃ واولہم وجودا

بعض لوگ پانو کے بل دوڑینگے اور بعض پانوکی انگلیوں کے صحابہ نے رسول خدا سے عرض کیا کہ لوگوں کا حشر کیونکر ہوگا۔ آپنے فرمایا ایک اونٹ پر دو اور ایک پر پانچ اور ایک پر دس۔ یہ اسوقت جبکہ سب ایک عمل مین شریک ہونگے۔ اللہ تعالیٰ انہین کے عملون کو سواری کے لیئے اونٹونکی صورت بنا دیگا۔ اور یہ ایسا ہی جیسا دنیا مین ایک اونٹ کئی آدمیون مین مشترک ہوا کرتا ہی۔ بس تو آدمی کو ایسا عمل کرنا چاہیئے کہ محشر کے دن بلا اشتراک اکیلا اونٹ ملے۔ یہان سے ثواب عمل مین شرکت کا ثبوت نکلتا ہی مگر اولے یہی ہی کہ عمل نیک بلا شرکت بجالانا چاہیئے۔ روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص کو باپکے ترکے کا بہت سا مال ہاتہ لگا ایک باغ خرید کر مسکینونکے نام وقف کر دیا اور یہ کہا کہ اس باغ کو خدا کے پاس امانت رکھتا ہون پھر بیشمار روپیہ محتاجون کو دے ڈالا اور یہ کہا کہ اس سی لونڈی غلام خریدتا ہون پھر بکثرت خادم آزاد کر دیئے اور یہ کہا کہ خدا کے گھر یہ میرے خادم ہونگے۔ پھر ایک روز رستے مین کسی اندھے کو دیکھا کہ گرتا پڑتا چلا جا رہا تھا اسے ایک اونٹ دیدیا اور یہ کہا کہ میدان محشر کیلیئے یہ میری سواری ہی۔ رسول خدا فرماتے ہین خدا کی قسم مین اس اونٹ کی طرف دیکھ رہا ہون کہ مہار اور پالان سے آراستہ ہوکر اسکی سواری کے لیئے لایا گیا ہی اور وہ سوار ہوکر محشر کی طرف جا رہا ہی (روح البیان) **بیت** در خیر باز است وطاعت دلیک ۔ نہ ہر کس تواناست بر فعل نیک ۔

سورۃ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** غافر

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ الآیۃ یعنی جو فرشتے عرش کو اٹھا رہے ہین اور جو اسکے گرد ہین حمد کے ساتہ خدا کی تسبیح کرتے ہین اس سے اعلے درجہ کے وہ فرشتے مراد ہین جن کا وجود اول ہوا ہے۔

وحملهم اياه وحفيفهم حوله مجاز عن حفظهم وتدبيرهم له وكناية عن قربهم من ذى العرش ومكانتهم عنده وتوسطهم في نفاذ امره يسبحون بحمد ربهم يذكرون الله بجامع الثناء من صفات الجلال والاكرام وجعل التسبيح اصلا والحمد حالا لان الحمد مقتضى حالهم دون التسبيح ويؤمنون به اخبر عنهم بالايمان اظهارا لفضله وتعظيما لاهله ومساق الاية لذلك كما صرح به بقوله ويستغفرون للذين امنوا واشعارا بان حملة العرش وسكان العرش في معرفته سواء رد على المجسمة واستغفارهم شفاعة لهم وحملهم على التوبة والهامهم ما يوجب المغفرة وفيه تنبيه على ان المشاركة في الايمان توجب النصح والشفقة وان تخالفت الاجناس لانها افوى المناسبات كما قال الله تعالى انما المؤمنون اخوة ربنا اى يقولون ربنا وهو بيان ليستغفرون او حال (وسعت كل شئ رحمة وعلما) اى وسعت رحمته وعلمه فازيل عن اصله للاغراق في وصفه بالرحمة والعلم والمبالغة في عمومها وتقديم الرحمة لانها المقصودة بالذات هاهنا (فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك) للذين علمت منهم التوبة واتباع سبيل الحق (وقهم عذاب الجحيم) واحفظهم منه وهو تصريح بعد اشعار للتاكيد والدلالة على شدة العذاب (قاضى)

عرش کے اُٹھانے اور اسکے گرد اگرد رہنے سے اُسکی حفاظت وتدبیر خداوند عرش کی قربت اُس کے نزدیک اُن کے مرتبہ کی عظمت۔ اور انفاذ اُمور مین اُنکا توسط مقصود ہی۔ یہ فرشتے حمد کے ساتھ خدا کی تسبیح کرتے یعنی صفات جلال واکرام سے۔ ساتھ اُسکی ثنا کے تمام مضامین ادا کرتے ہین (اس آیت مین تسبیح کو اصل اور حمد کو حال ٹھیرایا ہے کیونکہ فرشتون کی شان کے لائق حمد ہے تسبیح نہین) اور خدا کے ساتھ ایمان لاتے ہین۔ اس سے ایمان کی فضیلت کا اظہار اور اہل ایمان کی تعظیم مقصود ہی۔ سوق آیت اسی لیے ہے چنانچہ آیندہ اسکی تصریح موجود ہی وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا۔ اور ایمان والون کے لیے استغفار کرتے ہین۔ اسمین تصریح ہی کہ معرفت الٰہی مین عرش و فرش کے رہنے والے برابر ہین اس سے فرقہ مجسمہ کا رد نکلتا ہے۔ اور فرشتون کی استغفار سے اُنکی شفاعت۔ توبہ کی ترغیب اور اُن افعال کا الہام مراد ہے جو موجب مغفرت ہون۔ اور مومنون کے دل مین ڈالا جاتا ہے۔ اسمین اور تنبیہ ہی کہ مشارکت ایمانی باوجود اختلاف جنس موجب نصیحت وشفقت ہی کیونکہ یہ تمام مناسبتون مین اعلی درجہ کی مناسبت ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ (مومن آپسمین بھائی ہین) رَبَّنَا وَسِعْتَ الآیۃ۔ یہ یستغفرون کا بیان یا اُس سے حال ہی یعنی وہ فرشتے یہ کہتے ہین کہ الٰہی تونے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر لیا ہی یعنی اُسکی رحمت اور علم وسیع ہی۔ چونکہ وصف رحمت وعلم مین مبالغہ منظور ہی اسلیے جملہ کو اپنے اصل سے متغیر کیا گیا اور چونکہ رحمت مقصود بالذات ہی اسلیے اسے علم سے مقدم لایا گیا ہی۔ الٰہی توبہ کرنیوالون اور طریق حق پر چلنے والون کے گناہ معاف فرما اور انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔ یہ تاکید اور شدۃ عذاب پر دلالت کرنیکے لیے اعلان کے بعد تصریح ہے (قاضی)

قال الامام محمد بن محمود السمرقندی فی قولہ تعالیٰ (الذین یحملون العرش) قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان حملۃ العرش ارجلھم فی الارض السفلی ورؤسھم قد خرقت العرش وھم خشوع لا یرفعون طرفھم وعن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ نظر الی جوھرۃ فصارت حمراء ثم نظر الیھا ثانیۃ فذابت وارتعدت من خوفہا ثم نظر الیھا ثالثۃ فصارت ماء ثم نظر الیھا رابعۃ فجمد نصفھا فخلق من النصف العرش ومن النصف الماء ثم ترکہ علی حالہ فمن ثمہ یرعد الی یوم القیمۃ (انتہی ما نقلہ السمرقندی) قال الامام القرطبی واقاویل اھل التفاسیر علی ان العرش ھو السریر وانہ جسم مجسم خلقہ اللہ تعالیٰ وامر ملائکتہ بحملہ وتعبدھم بتعظیمہ والطواف بہ کما خلق فی الارض بیتا وامر بنی آدم بالطواف بہ واستقبالہ وعن علی رضی اللہ عنہ ان الذین یحملون العرش اربعۃ املاک لکل ملک اربعۃ وجوہ اقدامھم فی الصخرۃ التی تحت الارض السابعۃ مسیرۃ خمسمائۃ عام (انتہی من کلام القشیری) قال الامام ابو اللیث السمرقندی فی سورۃ الاعراف فی تفسیر قولہ تعالیٰ (ثم استوی علی العرش) قال بعضھم ھذہ من المتشابھات التی لا یعلم تاویلھا الا اللہ وذکر عن یزید بن مروان انہ سئل عن تاویلہ فقال تاویلہ الایمان بہ وذکر ان رجلا دخل علی مالک بن انس فسالہ عن قولہ تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی

امام محمد بن محمود سمرقندی یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ کی تفسیر مین ابن عباس کا قول نقل کرتے ہین کہ حاملان عرش کے پاؤن تحت الثری مین ہین اور سر عرش کو چیر کر پرے نکلے ہین اور وہ حالت خشوع مین رہنے کے باعث نگاہ اونچی نہین کر سکتے۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے۔ اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر کی طرف دیکھا۔ سرخ ہوگیا۔ دوسری بار دیکھا۔ پگل گیا۔ اور خوف الٰہی سے کانپ اُٹھا۔ تیسری بار دیکھا۔ پانی بنگیا۔ چوتھی بار دیکھا۔ آدھا خشک ہوگیا اور اس آدھے سے عرش پیدا کیا۔ اور آدھا پانی کا پانی رہا۔ اور اُسے اسی حالت مین چھوڑ دیا۔ یہی باعث ہے کہ پانی قیامت تک کانپتا رہے گا (سمرقندی) امام قرطبی نے اہل تفاسیر کے اقوال لکھے ہین کہ عرش ایک تخت اور جسم مجسم ہے جسکو خدا نے پیدا کرکے فرشتون کو اُسکے اُٹھانے اور تعظیم و طواف کرنیکا حکم دیا ہے جس طرح زمین مین کعبہ پیدا کرکے بنی آدم کو اُسکے طواف و استقبال کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت علی رضؓ سے مروی ہے کہ حاملان عرش چار فرشتے ہین ہر فرشتے کے چار مُنہ ہین انکے قدم ساتوین زمین کے نیچے اُس پتھر پر ٹکے ہوئے ہین جو پانسو برس کی راہ کا دل رکھتا ہے (من کلام القشیری) اما ابو اللیث سمرقندی سورۂ اعراف مین تحت تفسیر ثم استوی علی العرش یہ کہتے ہین کہ یہ آیت متشابہات مین سے ہے جسکے معنی خدا ہی کو معلوم ہین۔ یزید بن مروان سے مروی ہے کہ جب اُسے اسکے معنی پوچھے گئے تو صاف کہدیا کہ اسکا مطلب اسپر ایمان لانا ہے۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے انس بن مالکؓ سے اسکے معنی دریافت کیے

فقال الایمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما اراك الا مضلا فاخرجوه وذکر عن محمد بن جعفر نحو هذا وعن ابی بن کعب انه قال کان رسول الله علیه السلام اذا ذهب ربع اللیل قام فقال ایها الناس اذکروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه فقال ابی بن کعب فقلت یارسول الله انی اکثر الصلوة علیك فکم اجعل لك من صلاتی قال علیه السلام ما شئت قال الربع قال علیه السلام ما شئت وان زدت فهو خیر لك قال الثلث قال علیه الصلوة والسلام ما شئت وان زدت فهو خیر لك قال یارسول الله الثلثین قال علیه الصلوة والسلام ما شئت وان زدت فهو خیر لك قال یارسول الله فاجعل صلاتی کلها لك قال علیه السلام اذا تکفی همك ویغفر ذنبك (شفاء شریف) قوله یؤمنون بالله یصدقون بانه واحد لا شریك له ولا نظیر له فان قلت الذین یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ولا یکون التسبیح الا بعد الایمان فما فائدة قوله ویؤمنون به قلت فائدته التنبیه علی شرف الایمان وفضله والترغیب فیه ولما کان الله عز وجل محجبا عنهم بحجب جلاله وجماله وکمال صفاته وصفهم بالایمان (تفسیر خازن) فان قلت ما الفائدة فی استغفارهم للمؤمنین وانهم تائبون صالحون موعودون بالمغفرة

فرمایا اس پر ایمان لانا واجب اور اسکے معنی پوچھنے بدعت ہین۔ مین تجھے گمراہ جانتا ہون چنانچہ لوگون نے اُسے نکال دیا۔ اسیطرح محمد بن جعفر سے مروی ہی۔ ابی بن کعب کہتے ہین کہ رسول خدا چوتھائی رات گزرنے کے بعد اُٹھکر یہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو۔ یاد الٰہی کیا کرو۔ کیونکہ پہلا نفخہ آگیا ہے جس کے بعد دوسرا ہی موت اپنے ہولناک سامانون کے ساتھ سر پر کھڑی ہی۔ اُبی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ مین آپ پر بکثرت درود بھیجا کرتا ہون اسمین کس قدر وقت صرف کرون۔ فرمایا جسقدر ممکن ہو۔ اُبی نے کہا۔ چوتھائی؟ فرمایا جس قدر تو چاہے لیکن اس سے زیادہ ہو تو تیرے حق مین بہتر ہی اُبی نے کہا۔ تہائی؟ آپنے پھر وہی جواب دیا اُبی نے عرض کیا نصف۔ آپنے فرمایا جس قدر ہوسکے لیکن زیادہ ہو تو بہتر ہے۔ اُبی نے عرض کیا دو تہائی؟ آپنے پھر وہی جواب دیا۔ اُبی کہنے لگے کہ اب مین اپنا سارا وقت درود ہی مین صرف کیا کرونگا۔ آپنے فرمایا اسوقت تیرے سارے کام بنجائین گے اور تمام گناہ معاف ہونگے (شفاء شریف) یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یعنی فرشتے اس بات کی تصدیق کرتے ہین کہ وہ لاشریک و بیمثل ہے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ تسبیح و تحمید ایمان کے بعد ہوا کرتی ہی پھر تسبیح کے بعد ایمان کے ذکر سے کیا فائدہ۔ ہم جواب دینگے کہ ایمان کے ذکر سے اُسکا شرف۔ فضیلت اور ترغیب منظور ہے۔ چونکہ اللہ تعالی حجاب جلال و جمال اور صفات کمال کے باعث اُن کی نگاہون سے پوشیدہ ہے۔ اس لئے اُن کو صفت ایمان کے ساتھ موصوف کیا ہے (تفسیر خازن) اگر تم یہ کہو کہ مومن خود ہی تائب۔ صالح اور موعود بالمغفرۃ ہین

واللہ لا یخلف المیعاد قلت ھذہ بمنزلۃ الشفاعۃ وفائدتہ زیادۃ الکرامۃ والثواب (کشاف) قیل ھذا الاستغفار لھم من الملائکۃ مقابل لقولھم اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک فلما صدر منھم اولا تذارکوا بالاستغفار لھم ثانیا وھو کالتنبیہ لغیرھم فیجب علی کل من تکلم فی واحد ان یستغفر لہ اعتذارا القولہ السابق (تفسیر حقانی) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال لما خلق اللہ تعالیٰ العرش امر حملۃ العرش بحملہ فتقل علیھم فقال اللہ تعالیٰ قولوا سبحان اللہ فقالت الملائکۃ سبحان اللہ فسھل الحمل علیھم فجعلوا یقولون طول الدھر سبحان اللہ الی ان خلق اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام فلما خلق آدم علیہ السلام وعطس والھمہ اللہ تعالیٰ قول الحمد للہ فقال الحمد للہ وقال اللہ برحمت اللہ لھذا خلقتک یا آدم قالت الملائکۃ ھذہ کلمۃ جلیلۃ لا ینبغی لنا ان نغفل عنھا فضموھا لھذا فقالوا طول الدھر سبحان اللہ والحمد للہ وسھل علیھم حمل العرش فوق الاول وداموا علیہ الی ان بعث اللہ تعالیٰ نوحا علیہ السلام وکان اول من اتخذ الاصنام قوم نوح علیہ السلام فاوحی اللہ تعالیٰ الی نوح بیأمر قومہ ان یقولوا لا الہ الا اللہ ویرضی نوح علیہ السلام عنھم فقال الملائکۃ ھذہ کلمۃ ثالثۃ جلیلۃ فضموھا الی ھاتین فجعلوا یقولون طول الدھر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ

اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہ کریگا پھر انکے لئے ملائکہ کی استغفار سے کیا فائدہ؟ ہم کہینگے کہ یہ استغفار بمنزلہ شفاعت ہی اور زیادہ کرامت وثواب اسکا فائدہ ہی (کشاف) بعض نے کہا ہے کہ یہ استغفار اس قول کے مقابلہ میں ہی جو ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی نسبت کہا تھا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا الآیۃ فرشتوں نے اول یہ کہا اور پھر استغفار سے اسکا تدارک کیا۔ یہ غیروں کے لئے تنبیہ ہی یعنی ہر شخص پر لازم ہی کہ اگر کسی کی نسبت کوئی کلمہ کہدے تو بطور عذر اُسکے لئے مغفرت کا طالب ہو (تفسیر حقانی) ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کرکے فرشتوں کو اُسکے اُٹھانے کا حکم دیا مگر نہ اُٹھ سکا۔ حکم ہوا کہ سبحان اللہ کہو۔ ملائکہ نے سبحان اللہ کہا اور آسانی سے اُٹھالیا۔ پھر تمام ملائکہ عرصہ دراز تک سبحان اللہ ہی کی تسبیح پڑھتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا۔ انہوں نے چھینک لی اور الہام الٰہی سے الحمد للہ کہا۔ جواب ملا یرحمک اللہ۔ اے آدم ہمنے تمکو اسی لئے پیدا کیا ہی۔ فرشتوں نے کہا کہ اس جلیل القدر کلمہ سے ہمیں غافل نہ رہنا چاہئے۔ چنانچہ سبحان اللہ کے ساتھ الحمد للہ ملاکر عرصہ دراز تک سبحان اللہ والحمد للہ کا ورد کرتے رہے عرش کے اُٹھانے میں پہلے سے زیادہ آسانی ہوگئی۔ بالجملہ حضرت نوحؑ کی رسالت تک فرشتوں کا یہی وظیفہ رہا۔ نوحؑ کی قوم نے سب سے پہلے بت تراشے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیغمبر بناکر حکم دیا کہ اپنی قوم سے لا الہ الا اللہ کہلوائو۔ اور وہ اسکا اقرار کریں تو اُن سے رضامند رہو۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ تیسرا جلیل القدر کلمہ ہے۔ چنانچہ تینوں کو ملاکر سبحان اللہ والحمد للہ۔ ولا الہ الا اللہ کہنے لگے۔

الی ان بعث اللہ تعالٰی ابراھیم علیہ السلام فلما بعثہ امرہ بالقربان ثم فداہ بالکبش فلما رای الکبش فقال اللہ اکبر فرحا بذلک قالت الملائکۃ ھذہ کلمۃ رابعۃ شریفۃ فضموھا الی ھذہ الکلمات الثلاث فجعلوا یقولون طول الدھر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فلما حدث جرائیل علیہ السلام ھذا الحدیث لرسول اللہ علیہ السلام قال النبی علیہ السلام تعجبا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فقال جرائیل علیہ السلام نضموھذہ الکلمۃ الی ھؤلاء الکلمات الاربع (تنبیہ الغافلین)

قال الامام القشیری جاء فی بعض الاخبار ان ملکا من الملائکۃ قال یارب انی اریدان اری العرش فخلق اللہ لہ ثلاثین الف جناح وطار بھا ثلاثین الف سنۃ فقال اللہ ھل بلغت العرش فقال لو اقطع بعد عشر قامۃ العرش فاستاذن من اللہ تعالٰی ان یعود الی مکانہ (ھیئۃ الاسلام) قال الامام القرطبی واقاویل اھل التفسیر علی ان العرش ھو السریر وانہ جسم مجسم خلقہ اللہ تعالٰی وامر ملائکتہ بحملہ وتعبدھم بتعظیمہ والطواف بہ کما خلق اللہ تعالٰی بیتا فی الارض وامر بنی آدم بالطواف بہ تعظیما وتوقیرا (ھیئۃ الاسلام)

وقال شھر بن حوشب ان حملۃ العرش ثمانیۃ فاربعۃ منھم یقولون سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد علی حلمک وعلمک واربعۃ یقولون سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد علی عفوک بعد قدرتک قال وکانھم یرون ذنوب بنی آدم فیستغفرون للذین امنوا ویسألون اللہ تعالٰی لھم المغفرۃ (تفسیر خازن)

پھر اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی کیا۔ اور بیٹے کو ذبح کرنیکا ارشاد فرمایا۔ لڑکے کے فدیہ میں جنت کا مینڈھا دیکھکر آپ بحالت نشاط بول اُٹھے اللہ اکبر۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ چوتھا کلمہ ہے چنانچہ اسکو پہلے تین کلموں سے ملاکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو اپنا وظیفہ کرلیا۔ پھر جب حضرت جبرئیلؑ نے یہ حدیث رسول خدا کو سنائی تو آپنے ازراہ تعجب فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر وہ بولے کہ ہم اس کلمہ کو بھی اُن چار کے ساتھ ملالینگے (تنبیہ الغافلین) امام قشیری کا قول ہے کہ ایک فرشتہ نے کہا۔ الٰہی میں عرش کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالٰی نے اُسے تیس ہزار پر عنایت کیے جن کے ذریعہ سے وہ تیس ہزار برس اُڑا۔ پھر ارشاد ہوا کیوں تم عرش پر پہنچگئے۔ فرشتے نے عرض کیا۔ الٰہی قامت عرش کا دسواں حصہ بھی طے نہیں ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالٰی سے اذن لیکر اپنے اصلی مقام کی طرف واپس آگیا۔ (ھیئۃ الاسلام) امام قرطبی کہتے ہیں کہ اہل تفاسیر کا بیان ہے کہ عرش ایک تخت اور مجسم جسم ہے جسے خدا نے پیدا کرکے فرشتوں کو اُسکے اُٹھانے اور تعظیم وطواف کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح زمین میں خانہ کعبہ پیدا کرکے بنی آدم کو اُسکے طواف کرنے اور اُدھر رخ کرنے کا حکم دیا ہے (ھیئۃ الاسلام) شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حاملان عرش آٹھ فرشتے ہیں۔ چار یہ کہتے ہیں کہ سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد علی حلمک وعلمک، اور چار کا وظیفہ یہ ہے سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد علی عفوک بعد قدرتک گویا یہ فرشتے بنی آدم کے گناہ دیکھکر مومنوں کے لیے استغفار کرتے اور خدا سے اُنکی مغفرت چاہتے ہیں (تفسیر خازن)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال لملک اللہ تعالیٰ العرش العظیم فرفعہ اللہ اعظم الخلق قال ثم یخلق اللہ خلقا اعظم منہ فاعظم خلق اللہ تعالیٰ حیۃ طوقت العرش والحیۃ سبعون الف جناح وفی کل جناح سبعون الف ریشۃ وفی کل ریشۃ سبعون الف وجہ وفی کل وجہ سبعون الف فم وفی کل فم سبعون الف لسان یخرج من افواھھا فی کل یوم من التسبیح عدد قطر المطر وعدد ورق الشجر وعدد الحصا وعدد ایام الدنیا وعدد الملائکۃ اجمعین فالتوت الحیۃ بالعرش فالعرش نصف الحیۃ (ھیئۃ الاسلام) حکی عن بعض اھل العلم کان قبل ان خلق اللہ تعالیٰ الارض مکان العرش ملء والعرش مستقر علی الماء فامر اللہ تعالیٰ العرش ان یصعد فوق الماء فارتفع فجعل یعلو فصار الماء الذی فی موضعہ کعبۃ وشیبۃ العرش وصعد معہ الی ماشاء اللہ فامر بالرجوع الی موضعہ فقال لولا ان اللہ امرنی ان ارجع الی مقری لشیعتک الی مکانک فاوحی اللہ تعالیٰ الی الملک انک اکرمت العرش وشیعتہ لاجلی جعلت مکانک افضل البقاع وجعلتہ قبلۃ للخلائق ومظنۃ لطلب الحوائج ولھذا قال النبی علیہ السلام من شیع ضیفا سبع خطوات غلق اللہ علیہ سبعۃ ابواب جھنم واذا شیعہ ثمان خطوات فتح اللہ علیہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ حتی یدخلھا من ای باب شاء (حقائق) وذکر ان اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ القلم ثم اللوح

ابن عباس رض سے مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جب عرش کو پیدا کیا اور اُسے معلوم ہوگیا کہ مین تمام مخلوقات مین سب سے بڑی چیز ہون تو یہ کہہ اُٹھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھسے بڑی کوئی چیز پیدا نہین کی۔ اس سے عرش کو حرکت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ پیدا کیا جس نے طوق کی طرح تمام عرش کا احاطہ کرلیا۔ اس سانپ کے ستر ہزار بازو۔ ہر بازو مین ستر ہزار پر۔ ہر پر مین ستر ہزار چہرے۔ ہر چہرے مین ستر ہزار مُنہ۔ ہر مُنہ مین ستر ہزار زبانین ہین۔ اس سانپ کی زبانون سے ہر روز۔ سمیہ کے قطرون درخت کے پتون۔ زمین کی کنکریون۔ زمانہ کے دنون اور تمام فرشتون کی گنتی کے مطابق خدا کی تسبیح نکلتی رہتی ہے۔ یہ سانپ عرش کو لپٹا ہوا ہی اور سارا عرش اسکی اوہ وار ہے (ہیئۃ الاسلام) بعض اہل علم سے منقول ہی کہ پیدائش زمین سے پہلے عرش پانی پر ٹھہرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بلند ہونیکا حکم دیا چنانچہ بلند ہوگیا اور اُس پانی نے جسکی جگہ اب کعبہ ہی عرش کی مشایعت کی۔ پھر اس پانی کو اپنی جگہ واپس آنے کا حکم ہوا۔ اسوقت پانی نے کہا اگر خدا کا حکم واپسی کی بابت نہوتا تو مین تیرے مقام تک تیری مشایعت کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کیطرف وحی نازل کی کہ چونکہ تو نے میرے لیے عرش کا اکرام اور اسکی مشایعت کی ہی اسلیے مین تیرے مقام کو تمام مقامات سے افضل مخلوق کا قبلہ اور مظنہ طلب حاجات بنا دونگا۔ اسلیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو شخص کسی مہمان کی سات قدم مشایعت کریگا اُسپر دوزخ کے ساتون دروازے بند کردیے جائینگے اور جو آٹھ قدم کے ساتھ چلیگا اُسپر بہشت کے آٹھون دروازے کھل جائینگے جس دروازہ سے چاہے داخل ہوجائے (حقائق) کہتے ہین اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی قلم پیدا کیا۔ پھر لوح مخلوق ہوئی

فام القلم بان یکتب فی اللوح ما ھو کائن الی یوم القیمۃ ثم خلق ما شاء علی حسب المشیۃ الازلیۃ ثم خلق العرش ثم حملۃ العرش ثم السموات والارض وانما خلق العرش لاجل عبادہ لیعلموا الی این یتوجھون فی دعائھم لکیلا یتحیروا فی الدعاء کما خلق الکعبۃ لیعلموا الی این یتوجھون فی العبادۃ (انتھی) مانقلہ السمرقندی قال الثعلبی فی قولہ تعالی ویحمل عرش ربک عن علی بن الحسین رضی اللہ عنہ انہ قال ان اللہ تعالی خلق العرش لم یخلق قبلہ الا ثلاثۃ اشیاء الھواء والقلم واللوح ثم خلق العرش من انوار مختلفۃ من ذلک نورا خضر اخضرت منہ الخضرۃ ونورا صفرا صفرت منہ الصفرۃ ونورا حمرا حمرت منہ الحمرۃ ونور ابیض فمنہ نور الانوار ومنہ ضوء النھار ثم جعلہ سبعین الف الف طبق لیس من ذلک طبق الا یسبح اللہ ویحمدہ ویقدسہ باصوات مختلفۃ لو اذن اللہ تعالی للاشیاء ان تسمع ذلک لتھدمت الجبال والاکام ولخسفت البحار وقال فی قولہ تعالی وان من شیء الا عندنا خزائنہ حدثنا جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ انہ قال فی العرش تمثال ما خلق اللہ تعالی فی البر والبحر وھو تاویل قولہ تعالی وان من شیء الا عندنا خزائنہ) وفی الخبر ان اللہ تعالی امر جمیع الملائکۃ ان یغدوا ویروحوا بالسلام علی حملۃ العرش تفضیلا لھم علی سائر الملائکۃ (انتھی) مانقلہ الثعلبی قال الامام البغوی فی تفسیر وسع کرسیہ السموات

قلم کو ارشاد ہوا کہ قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہی لوح پر لکھدے۔ پھر حسب مشیت ازلی جو چاہا مخلوق فرمایا۔ پھر عرش۔ پھر حاملان عرش۔ پھر آسمان وزمین پیدا کئے۔ عرش کو اسلئے پیدا کیا ہی کہ بندون کو حالت دعا مین اپنی توجہ کا مقام معلوم ہوجائے تاکہ دعا مین حیران نہون جیسا کہ کعبہ اس غرض سے مخلوق ہوا ہے کہ لوگون کو مقام توجہ کا حال معلوم رہی (سمرقندی) ثعلبی ویحمل عرش ربک کے متعلق علی بن الحسینؓ سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے عرش سے پہلے تین چیزین پیدا کین ہوا۔ اور قلم۔ اور مچھلی۔ مخلوق فرمائین۔ پھر مختلف انوار سے عرش کو پیدا کیا۔ اسکے سبز نور سے ہر طرح کی سبزی۔ زرد نور سے زردی۔ سرخ نور سے سرخی۔ اور سفید نور سے نور الانوار اور دن کی روشنی ظاہر ہوئی۔ پھر اسکے ستر لاکھ طبقے کئے۔ ہر طبقہ مختلف آواز مین اللہ تعالی کی تسبیح وتحمید وتقدیس کرتا رہتا ہی۔ اگر اللہ تعالی ان اشیا کو تسبیحات کے سلنے کی اجازت دیدے تو تمام پہاڑ اور قلعے جڑ سے اکھڑ جائین اور دریا خشک ہوجائین۔ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ (یعنی کوئی چیز ایسی نہین جسکے خزانے ہمارے پاس نہ ہون) اس آیت کے متعلق جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ عرش مین تمام مخلوق الہی کی (خواہ بری ہو یا بحری) ایک صورت مثالی موجود ہی اور آیت مذکورۂ بالا کے یہی معنی ہین۔ حدیث مین ہی کہ اللہ تعالے نے تمام فرشتون کو حکم دے رکھا ہی کہ صبح وشام حاملان عرش کو سلام کیا کرین۔ یہ اسلئے کہا کہ دیگر تمام فرشتون پر فضیلت حاصل ہی (ثعلبی) امام بغوی آیت وسع کرسیہ السموات کی تفسیر مین لکھتے ہین۔

وقال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ الکرسی موضع اقدام العرش ومعنی وسع ای سعتہ مثل السموات والارض وقال علی ومقاتل کل قائمۃ من الکرسی طولھا مثل السموات السبع والارضین وھو بین یدی العرش انتہی کلامہ، قال العلامۃ السیوطی اخرج ابن جریر وابن مردویہ وابو الشیخ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام یا اباذر ما السموات السبع فی الکرسی الا کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ وفضل العرش علی الکرسی کفضل الفلاۃ علی تلک الحلقۃ (واخرج ابو الشیخ) عن حماد قال خلق اللہ العرش من زمردۃ خضراء وخلق لہ اربع قوائم من یاقوتۃ حمراء وخلق لہ الف لسان وخلق فی الارض الف امۃ تسبح کل امۃ بلسان من السن العرش (واخرج ابو الشیخ) عن ابن عرضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال خلق اللہ تعالیٰ اربعۃ اشیاء بیدہ آدم علیہ السلام والعرش والقلم وجنۃ عدن وقال لسائر الخلق کن فکان (واخرج ابو الشیخ) عن عثمان بن سعد الدارمی فی الرد علی الجہمیۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سبع السموات العرش (انتہی)، ولقد فصلنا الکلام فی ھذا المقام کیلا تخفی اوصاف العرش علی الانام

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فصلت

(ان الذین قالوا ربنا اللہ) اعترافا بربوبیتہ واقرارا بوحدانیتہ ثم استقاموا فی العمل وبقوا ملازمین علی الاقرار فی المرتبۃ من حیث انہ مبدأ الاستقامۃ اولاھا عسیرۃ فلہا تتمیم الاقرار

کہ ابوہریرہؓ کا قول ہے کرسی عرش کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ اور وسع کے یہ معنی ہیں کہ اسکی وسعت آسمان وزمین کی برابر ہے۔ علیؓ اور مقاتل کا قول ہے کہ کرسی کے ہر پایہ کا طول ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی برابر ہے اور وہ عرش کے آگے رکھی ہے۔ علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ ابن جریر اور ابن مردویہ اور ابوالشیخ ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا اے ابوذر کرسی میں ساتوں آسمان اسطرح رکھے معلوم ہوتے ہیں گویا وسیع جنگل میں ایک چھلا پڑا ہے اور عرش کرسی سے اسقدر بڑا ہے جس قدر وسیع جنگل اس چھلے سے۔ ابوالشیخ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سبز زمرد سے اور اسکے چار پائے سرخ یاقوت سے پیدا کیے۔ اور اُسے ہزار زبانیں عطا فرمائیں پھر زمین میں ہزار اُمتیں پیدا کیں۔ ہر امت عرش کی ایک خاص زبان میں تسبیح کیا کرتی ہے۔ ابوالشیخ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائی ہیں آدم۔ عرش۔ قلم۔ جنت عدن دیگر مخلوق لفظ کن سے موجود ہوئی ہے ابوالشیخ عثمان بن سعد دارمی سے اور وہ ابن عباسؓ سے فرقہ جہمیہ کے رد میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عرش آسمانوں کا سردار ہے (انتہی)، ہمنے یہاں اس سے تفصیل کیساتھ بحث کی ہے کہ لوگوں پر عرش کے اوصاف مخفی نہ رہیں

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فصلت

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآیۃ یعنی جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہی مطلب یہ کہ اسکی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا پھر عمل میں ثابت قدم رہے لفظ ثُمَّ تراخی کیلئے ہے یعنی اسپر دلالت کرتا ہے کہ عمل اقرار توحید سے رتبہ

وما روی عن الخلفاء الراشدین فی معنی الاستقامۃ من الثبات علی الایمان والاخلاص العمل واداء الفرائض فجزئیاتھا تتنزل علیھم الملائکۃ فیامن ھم بما یشرح صدورھم ویدفع عنھم الخوف والحزن اوعند الموت او الخروج من القبر ان لا تخافوا ما تقدمون علیہ ولا تحزنوا علی ما خلفتم وان مصدریۃ او مخففۃ مقدرۃ بالباء او مفسرۃ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون فی الدنیا علی لسان الرسل نحن اولیاؤکم فی الحیاۃ الدنیا نلھمکم الحق ونحملکم علی الخیر بدل ما کانت الشیاطین تفعل بالکفرۃ وفی الاخرۃ بالشفاعۃ والکرامۃ حیثما یتعادی الکفرۃ وقرناؤھم ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم من اللذائذ ولکم فیھا ما تدعون ما تتمنون من الدعاء بمعنی الطلب وھو اعم من الاول (نزلا من غفور رحیم) حال من تدعون للاشعار بان ما یقنعون بالنسبۃ الی ما یعطون مما لا یخطر ببالھم کالنزل للضیف (قاضی بیضاوی) عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ انہ قال دخلت علی النبی علیہ السلام فرایت من بشرہ وطلاقتہ ما لم ارہ قط فسألتہ فقال وما یمنعنی وقد خرج جبرائیل علیہ السلام آنفا فاتانی ببشارۃ من ربی فقال ان اللہ تعالی یعتنی الیک ابشر انہ لیس احد من امتک یصلی علیک الا صلی اللہ تعالی علیہ والملائکۃ بھا عشرا (شفاء شریف)

اور بنا ئے راشدین سے جو یہ مروی ہے کہ ایمان پر ثبات اور اخلاص عمل اور ادائے فرائض کو استقامت کہتے ہیں۔ کا یہ مطلب ہے کہ یہ چیزیں جزئیات استقامت ہیں تتنزل علیھم الملئکۃ ان لا تخافوا الآیۃ فرشتے مشکل کے وقت ایسی چیز الہام کرتے ہیں جو انکے دلوں کو خوش اور خوف وحزن کو دفع کردے۔ یا موت کے وقت یا قبر سے اٹھنے کے وقت یہ کہتے ہیں کہ آئندہ کا خوف نہ کرو۔ اور گزشتہ کا غم نہ کھاؤ (ای مصدریہ ہے یا مخففہ مقدرہ بالباء او مفسرہ) اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جسکا دنیا میں رسولوں کی زبانی تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیوی زندگانی میں تمھارے دوست تھے کہ تمھارے دل میں الہام حق کرتے اور تمکو نیکیوں پر ابھارا کرتے تھے اور یہ اسکے مقابلہ میں تمھارے جو شیاطین کافروں کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ہم شفاعت و کرامت کے ساتھ آخرت میں بھی تمھارے دوست ہیں جہاں کافر اور انکے ہمنشین باہم ایک دوسرے کے دشمن بنجائیں گے۔ اور تمھارے لیے آخرت میں جن لذتوں کو تمھارا جی چاہے حاضر اور جو تم تمنا کرو موجود ہے (تدعون دعا بمعنی طلب ہے مشتق اور تشتھی کی بہ نسبت زیادہ عام ہے) یہ خدا کی طرف سے مہمانی ہے۔ لفظ نزلا۔ تدعون سے حال واقع ہوا ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ جس چیز کی تمنا کرینگے وہ عطا یا کی نسبت ان اشیاء میں سے ہوگی کہ جنکا دلپر کبھی خطرہ بھی نہیں گزرا جیسا کہ مہمان کی مہمانی (قاضی بیضاوی) ابو طلحہ سے مروی ہے کہ میں ایکبار پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور آپکو ایسا بشاش پایا کہ اس سے پہلے کبھی نہ پایا تھا۔ میں نے اسکا سبب پوچھا۔ فرمایا اللہ تعالی کیطرف سے جبرائیل ابھی مجھے بشارت دیکر گئے ہیں کہ آپکی امت میں سے جو شخص آپ پر ایکبار درود بھیجے گا خدا اور فرشتے اسپر دس رحمتیں نازل کرینگے (شفاء شریف)

قالوا فی سبب النزول عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا نزلت فی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فان المشرکین قالوا ربنا اللہ والملائکۃ بنات اللہ والیہود قالوا ربنا اللہ وعزیر ابن اللہ ومحمد لیس بنبی وابو بکر قال ربنا اللہ وحدہ لا شریک لہ ومحمد عبدہ ورسولہ فاستقام ومعنی الایۃ ان الذین اقروا بوحدانیۃ اللہ ونفوا عنہ الانداد والصاحبۃ والاولاد ثم اقاموا علی طاعتہ واداء فرائضہ مخلصین لہ الدین الی حین موتہم (تفسیر) قال بعضہم المراد من الاستقامۃ اخذ المیثاق فی عالم الارواح ویقال الاستقامۃ فی الظاہر والباطن فاستقامۃ العوام فی الظاہر الامتثال بالاوامر والاجتناب عن المناہی وفی الباطن الایمان والتصدیق واستقامۃ الخواص فی الظاہر بالتجرید عن الدنیا وترک زینہا وشہواتہا وفی الباطن بالتفرید عن غیر الجنان شوقا الی لقاء الرحمن شہاب الدین سئل ابو بکر عن الاستقامۃ فقال ان لا تشرک باللہ تعالیٰ وقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاستقامۃ ان تستقیم علی الامر والنہی ولا تروغ روغان الثعالب وقال ابن عفان الاستقامۃ الاخلاص وقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاستقامۃ اداء الفرائض (معالم التنزیل) وقال بعض اہل الحق الاستقامۃ علی ثلاثۃ اضرب استقامۃ باللسان واستقامۃ بالجنان واستقامۃ بالنفس فالاستقامۃ باللسان المداومۃ علی کلمۃ الشہادۃ والاستقامۃ بالجنان المداومۃ علی صدق الارادۃ والاستقامۃ بالنفس المداومۃ علی العبادات والطاعات قال بعضہم الاستقامۃ بارعۃ اشیاء

آیت مذکورہ کے شان نزول میں ابن عباس کا قول ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے بارہ میں نازل ہوئی ہے کیونکہ مشرکین کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور یہود کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور محمد پیغمبر نہیں ہیں۔ اور ابوبکر صدیق کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدائے وحدہ لاشریک لہ ہے اور محمد صلعم اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں اسلئے استقامت ان ہی کے حصہ میں آئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا اور خدا سے اسکے شریکوں اور بیوی بچوں کی نفی کی پھر طاعت اور ادائے فرائض پر اخلاص کے ساتھ مرتے دم تک قائم رہے اور فرشتے اترتے ہیں (تفسیر) بعض کا قول ہے کہ استقامت سے وہ میثاق مراد ہے جو عالم ارواح میں لیا گیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ استقامت ظاہر باطن دونوں سے تعلق رکھتی ہے اوامر کا بجالانا اور نواہی سے بچنا علوم کی ظاہری استقامت ہے۔ اور ایمان و تصدیق استقامت باطنی۔ اور دنیا سے الگ ہو جانا۔ ترک زینت و شہوات خواص کی ظاہری استقامت ہے۔ اور شوق دیدار الٰہی میں بہشت کی نعمتوں سے کنارہ رہنا استقامت باطنی۔ حضرت ابوبکر سے استقامت کے معنے پوچھے گئے تو یہ فرمایا کہ شرک نہ کرنا۔ استقامت ہے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں استقامت یہ ہے کہ تو اوامر و نواہی کی بجا آوری پر ثابت قدم رہے اور لومڑی کی طرح جان نہ بچائے حضرت عثمان نے استقامت کو بمعنی اخلاص اور حضرت علی بمعنی ادائے فرائض لیا ہے (معالم التنزیل) بعض اہل حق کا قول ہے کہ استقامت کی تین قسمیں ہیں (۱) استقامت لسانی (۲) استقامت قلبی (۳) استقامت بالنفس استقامت لسانی کلمہ شہادت کی مداومت اور استقامت دلی صدق ارادہ اور استقامت بالنفس طاعات و عبادات کی مداومت کا نام ہے

الطاعۃ فی مقابلۃ الامر والتقوی فی مقابلۃ النہی والشکر فی مقابلۃ النعمۃ والصبر فی مقابلۃ المحنۃ وتمام ھذہ الاربعۃ باربعۃ اخری تمام الطاعۃ بالاخلاص وتمام التقوی بالتوبۃ وتمام الشکر بمعرفۃ العجز وتمام الصبر بالانقطاع (امام نسفی) قال الفقیہ ابو اللیث علامۃ الاستقامۃ ان یراعی عشرۃ اشیاء فریضۃ علی نفسہ (الاول) حفظ اللسان عن الغیبۃ لقولہ تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضا (والثانی) الاجتناب عن سوء الظن لقولہ تعالیٰ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولقولہ علیہ السلام ایاکم وسوء الظن فانہ اکذب الحدیث (والثالث) الاجتناب عن السخریۃ لقولہ تعالیٰ لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم (والرابع) غض البصر عن المحارم لقولہ تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (والخامس) صدق اللسان لقولہ تعالیٰ واذا قلتم فاعدلوا (والسادس) الانفاق فی سبیل اللہ لقولہ تعالیٰ انفقوا من طیبات ما کسبتم (والسابع) ان لا یسرف لقولہ تعالیٰ ولا تبذر تبذیرا (والثامن) ان لا یطلب العلو والکبر لنفسہ لقولہ تعالیٰ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین (والتاسع) المحافظۃ علی الصلوات الخمس (لقولہ تعالیٰ) حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین (والعاشر) الاستقامۃ علی السنۃ والجماعۃ لقولہ تعالیٰ

(۱) امر کے مقابلہ میں طاعت کرنے سے (۲) نہی کے مقابلہ میں تقوے سے (۳) نعمت کو مقابلہ میں شکر سے (۴) جنت کو مقابلہ میں صبر سے مگر مذکورۂ بالا چار چیزوں کا تمہ ان چار چیزوں سے ہوتا ہے (۱) طاعت کا تمہ اخلاص سے (۲) تقوی کا تمہ توبہ سے (۳) شکر کا معرفۃ عجز سے (۴) صبر کا انقطاع سے (امام نسفی) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ بطور فرض دس چیزوں کی محافظت استقامت کی علامت ہے (۱) غیبت سے زبان کی محافظت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یغتب بعضکم بعضا یعنی ایک مسلمان دوسرے کی غیبت نکرے (۲) بدگمانی سے پرہیز اللہ تعالیٰ کا قول ہے مسلمانو بکثرت گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ کا باعث ہو جاتا ہے (۳) تمسخر سے اجتناب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک قوم دوسری قوم سے تمسخر نکرے۔ شاید جنسے تمسخر کیا جاتا ہے وہ تمسخر کرنیوالوں سے بہتر ہوں (۴) محارم سے نگاہ بچانا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مومنوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں (۵) سچ بولنا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے جب تم کوئی بات کہو تو انصاف سے کہا کرو (۶) اللہ کے راہ میں خرچنا کیونکہ قرآن مجید میں ہے مسلمانو اپنی پاک کمائیوں سے کچھ دیتے رہا کرو (۷) اسراف نکرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے پیغمبر فضول خرچی ہرگز نکرنا (۸) اپنے لیے عالیجاہی اور تکبر پسند نکرنا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ دار آخرت اُن لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں عالی منصبی اور فساد نہیں چاہتے اور جن عاقبت پرہیزگاروں کا حصہ ہے (۹) نمازخانہ کی محافظت۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ عموماً تمام نمازوں اور خصوصاً بیچ کی نماز کو نگاہ رکھو اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھو (۱۰) طریقہ سنت والجماعت پر ثابت قدم رہنا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے

وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ (تنبیہ الغافلین) عن ابی بکر الرازی انہ قال الایمان فی قلب المؤمن کشجرۃ لھا سبعۃ اغصان فغصن ینتھی الی قلبہ وثمرتہ صحۃ الارادۃ وغصن ینتھی الی لسانہ وثمرتہ صدق المقالۃ وغصن ینتھی الی رجلیہ وثمرتہ المشی الی الجماعۃ وغصن ینتھی الی یدیہ وثمرتہ اعطاء الصدقۃ وغصن ینتھی الی عینیہ وثمرتہ النظر الی العبرات وغصن ینتھی الی جوفہ وثمرتہ اکل الحلال وترک الشھوات وغصن ینتھی الی نفسہ وثمرتہ ترک الشھوات (رجبیہ) وفی الخبر اذا کان یوم القیامۃ تبعث اللہ تعالی الی الارض من قبورھم فتاتی الملائکۃ الی رؤس المؤمنین وینفضون رؤسھم من التراب فیقفن شعر التراب منھم الا من جباھھم مواضع سجودھم فتمسیم الملائکۃ تلک المواضع فلا یرھب الفزع منھا فیقادی لھم بامارۃ یکتبی لیس ذلک التراب من قبورھم فیاتیھم تراب شاربھم حتی یعرفوہ علیھم حتی یعرفوا الصراط ویدخلوا الجنۃ حتی ان من نظر الیھم یعرف انھم خواص عبادی (زہرۃ الریاض) المبشرون فی ثلاثۃ مواضع علیہا السلام فی الدنیا بقولہ تعالی وبشر الصابرین وغیر ذلک والملائکۃ فی وقت النزع بقولہ تعالی وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون واللہ تعالی یقولہ تعالی یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان الآیۃ (روضۃ العلماء) یقال البشارۃ عند اولہ وقت علی خمسۃ اوجہ

میری اس صراط مستقیم کی پیروی کرو دیگر سنون کے پیچھے نہ چلو ورنہ تمکو یہ رستے تمکو رستہ سے جدا کردینگے (تنبیہ الغافلین) ابوبکر رازی کا قول ہی کہ مومن کے دل مین ایمان کی مثال ایسی ہی جیسے سات شاخون کا درخت۔ ایک شاخ دل تک پہنچی ہی۔ اس کا پھل صحت ارادہ ہی دوسری شاخ زبان تک ہی اسکا پھل سچ بولنا ہے۔ تیسری شاخ پانو تک ہی اسکا پھل پاپیادہ جماعت کی طرف جانا ہی۔ چوتھی شاخ دونو ہاتھون تک ہے اسکا پھل صدقہ دینا ہی پانچوین شاخ آنکھون تک ہی اسکا پھل موعظات پر رقت حیرت ڈالنا ہے چھٹی شاخ پیٹ تک ہی اسکا پھل اکل حلال اور ترک شہوات ہی۔ ساتوین شاخ نفس تک ہے اسکا پھل ترک شہوات ہی (رجبیہ) حدیث مین ہی قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کو قبرون سے اٹھائے گا اسوقت فرشتے مومنون کے سرون پر آکھڑے ہونگے اور انکے سرون سے مٹی جھاڑینگے مگر پیشانیون کی جگہ یعنی پیشانیان نہ جھڑسکین گی فرشتے بار بار پونچھینگے مگر پیشانیون سے مٹی کا اثر زائل نہوگا۔ اسوقت ندا ہوگی کہ اے فرشتو۔ یہ قبر کی مٹی نہین ہی بلکہ محرابون کی ہی انکو چھوڑدو تاکہ پلصراط سے گزر کر جنت مین چلے جائین اور دیکھنے والا معلوم کرلے کہ یہ میرے خاص بندے ہین (زہرۃ الریاض) بشارت دینے والے تین ہین (۱) دنیا مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ (۲) نزع کے وقت فرشتے قرآن مین ہے وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (۳) اللہ تعالی۔ کیونکہ وہ خود فرماتا ہی یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ الآیۃ (روضۃ العلماء) کہتے ہین موت کے وقت کی بشارت پانچ طرح پر ہے

(الاول) لعامۃ المؤمنین یقال لھم لا تخافوا بتا بیدا العذاب یعنی لا تبقون فی العذاب ابدا (والثانی) للانبیاء والصالحین ولا تحزنوا علی فوت الثواب وابشروا بالجنۃ یعنی مرجعکم الجنۃ والثالث للمخلصین یقال لھم لا تخافوا علی رد اعمالکم فان اعمالکم مقبولۃ ولا تحزنوا علی فوت الثواب قل الثواب مضاعف لکم (والثالث) للتائبین یقال لھم لا تخافوا علی ذنوبکم فان ذنوبکم مغفورۃ ولا تحزنوا علی فوت الثواب علی ما فعلتم بعد التوبۃ یبدل اللہ سیاتکم الی الحسنات (والرابع) للزھاد یقال لھم لا تخافوا الفقر والحساب ولا تحزنوا علی نقصان الاضعاف وابشروا بالجنۃ بلا حساب ولا عذاب (والخامس) للعلماء الذین یعلمون الناس الخیر ویعملوا بالعلم یقال لھم لا تخافوا من اھوال القیمۃ فانہ یحزیکم بما علمتم وابشروا بالجنۃ لکم ولمن اقتدی بکم وطوبی لمن کان ختم آخر عمرہ بالبشارۃ وانما تکون البشارۃ کان مؤمنا محسنا فی عملہ فتنزل علیہم الملائکۃ فیقولون من انتم فما رایتا احسن وجوھا ولا اطیب ریحا منکم فیقولون نحن اولیاؤکم یعنی حفظناکم وکنا نکتب اعمالکم فی الدنیا فینبغی للعاقل ان یتنبہ من الغفلۃ وعلامۃ الانتباہ اربعۃ اشیاء الاول ان یدبر امور الدنیا بالقناعۃ والتسویف والثانی ان یدبر امور الاخرۃ بالحرص والتعجیل (والثالث) ان یدبر امور الدین

(۱) عام مومنون کے لیے۔ ان سے یہ کہا جاتا ہی کہ تم ابدی عذاب کا خوف نکرو یعنی ہمیشہ مبتلای عذاب نہ رہوگے۔ انبیا، وصلحا تمھاری شفاعت کرینگے اور ثواب جاتے رہنے کا غم نہ کھاؤ بلکہ خوش ہو جاؤ کہ انجام کار تمھارا ٹھکانا بہشت ہی (۲) مخلصین کے لئے۔ ان سے یہ کہا جاتا ہی کہ تم اپنے اعمال کی نامقبولیت کا خوف نکرو۔ بلکہ سب قبول ہین اور ثواب جاتے رہنے کا غم نہ کھاؤ۔ تمہارے لیے دوہرا ثواب موجود ہے (۳) توبہ کرنے والون کے لئے۔ ان سے یہ کہا جاتا ہی کہ گناہونکا خوف نکرو سب بخشدیے گئے ہین اور ثواب جاتے رہنے کا غم نہ کھاؤ کیونکہ توبہ کے بعد اللہ تعالی نے تمھاری بدیان نیکیون سے بدلدی ہین (۴) زاہدون کے لیے۔ انکو بشارت ملتی ہے کہ حشر وحساب کا خوف نکرو۔ اور دو چند ثوابات کی کمی کا غم نکھاؤ۔ بلکہ بلا حساب وبلا عذاب دخول جنت سے خوش ہو جاؤ (۵) ان علما کیلیے جو لوگونکو علم دین سکھاتے اور خود عمل کرتے ہین یہ بشارت ہوتی ہی کہ تم قیامت کے ہول سے نڈرو۔ خدا تمھارے اعمال کا بدلہ دیگا اور اس سے خوش ہو جاؤ کہ تمھارے اور تمھارے پیروون کے لیے جنت تیار ہی سچ تو یہ ہے کہ جسکا خاتمہ بشارت کے ساتھ ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ واضح ہو کہ بشارت نیک عمل مومنونکا حصہ ہے۔ پس جب فرشتے نازل ہوتے ہین تو وہ تعجب سے پوچھتے ہین کہ تم کون ہو تمھاری صورت اچھی صورت اور تمھاری خوشبو سے بہتر خوشبو ہمنے تو آجتک دیکھی نہین۔ فرشتے جواب دیتے ہین ہم تمھارے رفیق ہین کہ تمھاری حفاظت کرتے اور دنیا مین تمھارے عمل لکھتے رہے اسلیے عقلمند کو چاہیے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو جائے اس بیداری کی چار علامتین ہین (۱) امور دنیا مین قناعت و دنگ کام لینا (۲) امور آخرت مین حرص و عجلت کی تدبیر کرنی (۳) امور دین مین علم واجتہاد کو پیش نظر رکھنا

(والرابع) ان یبدا مور الخلق بالنصیحۃ والمودۃ والمداراۃ ویقال افضل الناس من فیہ خمس خصال الاولی ان یکون مقیما عبادۃ ربہ والثانیۃ ان یکون مخلصا ظاھرا والثالثۃ ان یکون الناس من شرہ آمنین والرابعۃ ان یکون مما فی ایدی الناس ایسا والخامسۃ ان یکون مستعدا للموت (تنبیہ الغافلین) واما استعداد الموت وفائدتہ فما روی عن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اکثروا ذکر ھاذم اللذات وھو الموت وھذا الحدیث من حسان المصابیح ومعناہ ان الموت یکسر کل لذۃ فاکثروا ذکرہ حتی تستعد لہ فان قولہ علیہ السلام اکثروا ذکر ھاذم اللذات کلام موجز مختصر لکن جمع فیہ جمیع المواعظ فان من ذکر الموت حقیقۃ ینغص علیہ لذۃ العاجلۃ ویمنعہ من تمنیھا فی المستقبل ویزھدہ فیما یؤملہ منھا لکن النفوس الراکدۃ والقلوب الغافلۃ تحتاج الی تکثیر اللفظ وتطویل الوعظ والا فقولہ علیہ السلام اکثروا ذکر ھاذم اللذات مع قولہ تعالیٰ کل نفس ذائقۃ الموت ما یکفی السامع لہ والناظر فیہ لان ذکر الموت یورث استشعار الانزعاج عن ھذہ الدار الفانیۃ والتوجہ فی کل لحظۃ الی الدار الباقیۃ اذ قد قال العلماء الموت لیس بعدم محض ولا فناء صرف وانما ھو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقتہ عنہ وتبدل من حال الی حال وانتقال من دار الی دار

(۴) امور خلق مین نصیحت۔ محبت اور مدارات کو مقدم سمجھنا۔ کہتے ہین جس شخص مین پانچ خصلتین ہون وہ سب سے افضل ہے (۱) عبادت الٰہی کا پابند رہے (۲) مخلص ہو (۳) لوگ اُسکے شر سے محفوظ رہین (۴) مخلوق کے مال و دولت سے اپنی اُمید منقطع کر دے (۵) موت کے لیے تیار رہو (تنبیہ الغافلین) موت کے لیے تیار رہنے کے فائدہ کی بابت رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ لوگو۔ لذتون کو مٹا دینے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔ یہ حدیث مصابیح کی قوی حدیثون مین سے ہی اور اس کے معنے یہ ہین کہ موت ہر طرح کی لذت کو فنا کر دیتی ہے اُسکا ذکر بکثرت کیا کرو اور اُسکے لئے تیار ہو جاؤ پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول کہ اکثروا ذکر ھاذم اللذات نہایت مختصر اور جامع نصیحت جامع ہے کیونکہ جو شخص فی الحقیقت موت کو یاد کرتا رہتا ہی اُسکے نزدیک دنیا کی تمام موجودہ لذتین ہیچ ہو جاتی ہین اور آئندہ کے لیے وہ ایسی لذتون کی تمنا نہین کیا کرتا اور اپنی امیدون سے کنارہ کر لیتا ہی۔ البتہ محسوس طبیعتون اور غفلت شعار دلون کو لمبے چوڑے الفاظ مین نہایت طول طویل وعظ کی ضرورت ہو ورنہ حدیث ھاذم اللذات اور آیہ کل نفس ذائقۃ الموت مین ایسی عام نصیحت موجود ہی جو سامع و ناظر کے لیئے کافی ہو سکتی ہے کیونکہ موت کا تذکرہ دار فانی سے دل اُٹھانے اور ہر لحظہ دار باقی کی طرف متوجہ ہونے کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ علماء کا قول ہی کہ محض عدم اور مطلق فنا کو موت نہین کہتے بلکہ بدن سے روح کے قطع تعلق اُنکی باہمی مفارقت۔ ایک کیفیت سے دوسری کیفیت اور ایک گھر سے دوسرے گھر کیطرف پہنچنا۔ اسیکا نام موت ہے

وھو من اعظم المصائب وقد سماہ اللہ مصیبۃ حیث قال فاصابتکم مصیبۃ الموت فالموت ھو المصیبۃ العظمی واعظم منہ الغفلۃ عنہ وعدم ذکرہ وقلۃ التفکر فیہ مع ان فیہ وحدہ عبرۃ لمن اعتبر وقد قال القرطبی فی تذکرتہ ان الامۃ قد اجمعت علی ان الموت لیس لہ سن معلوم ولا زمن معلوم ولا مرض معلوم وانما کان کذلک لیکون المرء علی اھبۃ منہ مستعدا لہ لکن من غلب علیہ حب الدنیا والانہماک فی لذاتھا والاشتغال بعمارتھا یغفل عن ذکرہ ولا یذکرہ بل ان ذکر عندہ یکرھہ ویتنفر منہ طبعہ لان غلبۃ حب الدنیا فی قلبہ رسوخ علائقھا فیہ یمنعہ عن التفکر فی الموت الذی ھو سبب مفارقتھا ولا یحب ذکرہ وان ذکر یتذکرہ للتاسف علی الدنیا ویشتغل بذمہ ویزید ذکرہ بعدا من اللہ ولقد اطلنا الکلام فی حق الموت رجاء لس الراوی) قال یحیی بن معاذ قدس سرہ (للمستقیم علامات السعی فی طاعۃ اللہ تعالیٰ من غیر علاقۃ والنصح للعامۃ من غیر طمع والتقید للحق مع قلب وجل والاعتبار بما یری فی الدنیا من غیر شھوۃ والتفکر فی المعاد من غیر غفلۃ (کذا فی الخالصۃ) فمن کان حالہ ھکذا یبشر عند الموت بالکرامۃ والسعادۃ والرفق

روی انہ لما حضرت وفاۃ الشیخ ابی علی الروذباری رحمہ اللہ تعالیٰ فتح عینیہ وقال

اور یہ سب سے بڑی مصیبت ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آیہ فاصابتکم مصیبۃ الموت میں اس کا نام مصیبت رکھا ہے فی الواقع موت بہت بڑی مصیبت ہے لیکن غفلت کا عادی ہونا اور موت کو یاد نکرنا اور اس سے بیفکر رہنا موت سے بڑی ہوئی مصیبت ہے حالانکہ عبرت حاصل کرنے والے کے لئے صرف موت ہی بہت کچھ عبرت کا باعث ہو سکتی ہے قرطبی اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ موت کا سال اور وقت اور مرض کسی کو معلوم نہیں اور یہ پردہ اسلیے ہے کہ آدمی ہر وقت موت کے لئے تیار رہے لیکن جن لوگوں پر دنیا غالب ہے اور جو دنیوی لذتوں پر مٹے ہوئے ہیں وہ تذکرہ موت سے غافل اور اپنے سامنے اسکے ذکر کو مکروہ جانتے ہیں اور ان کی طبیعتیں اس سے نفرت کرتی ہیں کیونکہ حب دنیا کا غلبہ اور اسکے تعلقات کا رسوخ دل میں موت کے فکر کو آنے ہی نہیں دیتا کیونکہ دنیا سے مفارقت کا تذکرہ ہو ایسا آدمی موت کے تذکرہ کو پسند نہیں کیا کرتا بلکہ کبھی کبھی بعد دنیا پر اظہار تاسف کے لیے موت کو یاد کر لیا کرتا ہے اور اسکی برائی کرنے لگتا ہے ایسی حالت میں موت کا ذکر اسکے لیے اور زیادہ خدا سے دوری کا باعث ہو جاتا ہے جسنے موت کے بارہ میں طویل بحث کی ہے (یحیی بن معاذ کا قول ہے کہ نہایت قدم اور راست باز آدمی کی چند علامتیں ہیں (۱) طاعت الٰہی میں بلا تعلق سعی کرنا (۲) بلا طمع لوگوں کی خیر خواہی (۳) خوفزدہ دل کیساتھ عبادت الٰہی بجالانا (۴) بلا خواہش دنیا کے منظور ہے عبرت حاصل کرنا (۵) بلا غفلت امور عاقبت میں نگہ کرنا (حاصل جسکی یہ حالت ہوگی اسی کرامت اور سعادت اور قرب الٰہی کے ساتھ موت کے وقت بشارت دیجائیگی روایت ہے کہ جب شیخ ابو علی روذباری کا آخر وقت ہوا تو اپنے دونوں آنکھیں کھولکر فرمایا

هذه ابواب السماء قد فتحت وهذه الجنان قد زینت وهذا قائل یقول یا ابا علی قد بلغنا لک الرتبة القصوی وان لم نسالها واعطیناک درجة الاکابر وان لم ترتجها (حکی) انه لما مات سهل بن عبد الله التستری رحمه الله تعالی اکب الناس علی جنازته وکان فی البلد شیخ یهودی عمره قد ناف علی السبعین سنة فسمع الضجة فخرج لینظر ما هو فلما نظر الی الجنازة قال اترون ما اری قالوا وما تری قال اری قوما ینزلون من السماء ویتبرکون بهذه الجنازة ثم اسلم وحسن اسلامه (کذا فی الروض الیاحین)

سورة الشوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وهو الذی یقبل التوبة عن عباده) بالتجاوز عما تابوا عنه والقبول یتعدی الی مفعول ثان بمن وعن لتضمنه معنی الاخذ والتجاوز وقد عرفت حقیقة التوبة وعن علی رضی الله تعالی عنه هی اسم یقع علی ستة معان علی الماضی من الذنوب بالندامة ولتضییع الفرائض بالاعادة و رد المظالم واذایة النفس فی الطاعة کما ادیتها فی المعصیة واذاقتها مرارة الطاعة کما اذقتها حلاوة المعصیة وابکاء بدل کل ضحک ضحکته ویعفو عن السیئات صغیرها وکبیرها لمن یشاء ویعلم ما یفعلون فیجازی ویتجاوز عن اتقان وحکمة وقرأ حمزة والکسائی وحفص ویعلم ما تفعلون بالتاء (ویستجیب الذین امنوا وعملوا الصالحات) ای یستجیب الله لهم

کہ آسمان کے دروازے کھولے گئے ہین اور جنت آراستہ کیگئی ہے اور کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ اے ابوعلی اگرچہ تو نے سوال نہین کیا تھا مگر ہمنے تجکو اعلے مرتبہ پر پہنچا دیا۔ اور اگرچہ تجکو امید نہ تھی مگر ہمنے تجھے اکابر کا درجہ دے دیا

حکایت سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو لوگ انکے جنازہ پر ٹوٹ پڑے۔ شہر کا ایک بوڑھا یہودی جو تقریباً ستر برس کا تھا غل شور کی آواز سنکر باہر نکلا تاکہ حقیقت حال معلوم کرے۔ جب اسکی نظر جنازہ پر پڑی تو یہ کہا مسلمانو۔ کیا تمکو بھی وہ نظارہ دکھائی دیتا ہے جسے مین دیکھ رہا ہون۔ لوگون نے کہا کیا۔ جواب دیا مین یہ دیکھتا ہون کہ آسمان سے ایک گروہ اتر رہا ہے اور اس جنازہ سے برکت حاصل کر رہا ہے۔ پھر وہ یہودی مسلمان ہوگیا اور اسکا اسلام بہت اچھا ہوا۔

سورہ شوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ۔ یعنی خدا وہ ہے جو اپنے بندونکی توبہ قبول کرلیتا ہے بندے جس گناہ سے رجوع کرلیتے ہین وہ درگزر فرما دیتا ہے۔ چونکہ لفظ قبول مین اخذ اور تجاوز کے معنے پائے جاتے ہین اسلئے من اور عن کیساتھ مفعول ثانی کی طرف متعدی ہوجاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت پہلے معلوم ہوچکی ہے۔ حضرت علی سے مروی ہے کہ توبہ چھ چیزون سے مرکب ہے (۱) گزشتہ گناہ پر ندامت (۲) ضائع شدہ فرائض کا اعادہ (۳) ادائے حقوق (۴) جسطرح معصیت مین نفس کی پرورش کی تھی اسیطرح اسے طاعت مین لگائے رکھنا (۵) نفس کو حلاوت گناہ کیطرح تلخی طاعات کا مزہ چکھانا (۶) گزشتہ ہنسی خوشی کے بدلے رونا وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یعنی خدا ایمان والون کو نیک بونکی دعا قبول فرماتا ہے

فحذف اللام کما حذف فی واذا کالوھم والمراد اجابۃ الدعاء والاثابۃ علی الطاعۃ فانھا کدعاء وطلب لما یترتب علیھا ومنہ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل الدعاء الحمد للہ او یستجیبون للہ بالطاعۃ اذا دعاھم الیھا ویزیدھم من فضلہ علی ما سالوہ واستحقوا واستوجبوا لہ بالاستجابۃ (والکافرون لھم عذاب شدید) بدل مما للمؤمنین من الثواب والتفضل (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لا یبری وجھی ثلاثۃ عاق الوالدین وتارک سنتی ومن ذکرت عندہ فلم یصل علی صدق من نطق لما نزلت ھذہ الایۃ ورحمتی وسعت کل شیٔ تطاول ابلیس علیہ اللعنۃ فقال انا شیٔ من الاشیاء یکون لی نصیب من رحمۃ اللہ وتطاول الیھود والنصاری فلما نزل قولہ تعالیٰ فسا کتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ یعنی سا جعلھا للذین یتقون الشرک ویؤتون الزکوٰۃ (والذین ھم بایاتنا یومنون) یعنی یصدقون بایاتنا یئس ابلیس من رحمۃ اللہ تعالیٰ وقالت الیھود والنصاری نحن نتقی الشرک ونوتی الزکوٰۃ ونومن بایات اللہ تعالیٰ حتی نزل قولہ تعالیٰ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل) یعنی یصدقون محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فیئس الیھود والنصاری وبقیت الرحمۃ للمؤمنین خاصۃ وھذہ الایۃ فی سورۃ الاعراف (تنبیہ الغافلین)۔

یہاں پر لام محذوف ہی جیسا کہ واذا کالوھم میں۔ یعنی یستجیب اللہ لھم۔ اور اس سے قبولیت دعا اور طاعت کا ثواب دینا مراد ہی کیونکہ ثواب طاعت پر مرتب ہونیکی وجہ سے بمنزلہ دعا و طلب ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین الحمد للہ تمام دعاؤں سے افضل ہی۔ یا یہ معنی ہین کہ جب اللہ تعالیٰ مومنون کو طاعت کیطرف بلاتا ہی تو وہ قبول کر لیتے ہین۔ اور خدا انکو اپنے فضل کے باعث اُنکے سوال سے زیادہ عنایت کرتا ہی اور وہ قبول کرنیکے باعث زیادتی کے مستحق ہین اور کافرونکے لیے سخت عذاب تیار ہی جو مومنون کے ثواب اور تفضل کا بدلہ ہی (بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہین تین شخص میرا منہ نہ دیکھ سکینگے (۱) والدین کا نافرمان (۲) سنت کا تارک (۳) میرے تذکرہ کے وقت مجھپر درود نہ بھیجنے والا (حضور کا فرمان بالکل صحیح ہی) جسوقت یہ آیت ورحمتی وسعت کل شیٔ (میری رحمت نے ہر چیز کو احاطہ کرلیا ہی) نازل ہوئی شیطان نے کہا مین بھی ایک چیز ہون مجھے بھی رحمت کا حصہ ملیگا۔ علی ہذا القیاس یہود و نصاریٰ بھی یہی کہنے لگے لیکن جب یہ نازل ہوا کہ فسا کتبھا للذین یتقون الآیۃ یعنی مین اس رحمت کو اُن ہی کے لئے لکھونگا۔ جو شرک سے بچتے اور زکاۃ دیتے اور ہماری آیتون پر ایمان لاتے ہین تو یہ سنکر شیطان رحمت الٰہی سے ناامید ہوگیا البتہ یہود و نصاریٰ نے یہ کہکر کہ ہم شرک سے بچتے۔ زکاۃ دیتے اور خدا کی آیتونپر ایمان لاتے ہین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی الذین یتبعون الرسول یعنی رحمت اُنکا حصہ ہی جو اُس نبی اُمی کی پیروی کرتے ہین جسکے اوصاف توریت و انجیل مین لکھے ہوئے ہین یہ سنکر یہود و نصاریٰ ناامید ہوگئے اور رحمت صرف مومنونکا حصہ ہوگئی یہ آیت سورۂ اعراف میں ہے (تنبیہ الغافلین)

قیل العجلۃ من الشیطان لکن العجلۃ سنۃ فی خمسۃ مواضع فی دفن المیت وفی تزویج البنات وفی
اداء الدیون وفی التوبۃ بعد المعصیۃ وفی احضار الطعام للمسافر (تفسیر کبیر) عن ابی ذر رضی
اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ان لکل داء دواء ودواء الذنوب الاستغفار
وقال علیہ السلام یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب فی الیوم مائۃ مرۃ وقال علیہ السلام من
لم یستغفر اللہ فی کل یوم مرتین فقد ظلم نفسہ وعن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ انہ قال
قال علیہ الصلوۃ والسلام سید الاستغفار ان یقول العبد اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا
عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی
وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت الحدیث (حکایۃ) کان فی بنی اسرائیل
شاب عبد اللہ تعالی ستین سنۃ ثم عصاہ عشرین سنۃ ثم نظر یوما فی مرآۃ فرای فی لحیتہ شعرا
ابیض فحزن لذلک فقال الھی اطعتک عشرین سنۃ ثم عصیتک عشرین سنۃ فان رجعت الیک
اتقبلنی فسمع قائلا یقول احببتنا فاحببناک وترکتنا فترکناک وعصیتنا فامھلناک الآن فی رجعت
الینا قبلناک (حیاۃ القلوب) حکی عن الشیخ الامام ابی نصر السمرقندی انہ قال کان الحسن
البصری فی اول حال شابا ملیحا یلبس احسن الثیاب ویطوف فی دور البصرۃ ویتبختر
فیھا فبینما ھو یمشی یوما من الایام اذ رای امرأۃ ذات جمال وحسن قاسۃ

کہتے ہیں جلدی کام شیطان کا لیکن پانچ جگہ جلدی کرنا مسنون ہے (۱) مردے کے دفن کرنے میں (۲) لڑکیوں
کے نکاح میں (۳) ادائے قرض میں (۴) گناہ کے بعد توبہ کرنے میں (۵) مسافر کے سامنے کھانا حاضر کرنے میں
(تفسیر کبیر) ابوذر کہتے ہیں میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر بیماری کے لیے دوا موجود ہے اور گناہ کی دوا استغفار
ہے۔ حضور کا قول ہے کہ لوگو خدا کے آگے توبہ کرو۔ کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں جو
دن میں دو مرتبہ استغفر اللہ نہ کہا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ شداد بن اوس سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
سید الاستغفار یہ ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک
من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت حکایت بنی اسرائیل کے ایک نوجوان
نے بیس برس عبادت کی پھر بیس برس گناہ کیے پھر ایک دن آئینہ دیکھا تو داڑھی میں سفید بال نظر آیا۔ نہایت غمگین ہوا
اور یہ کہا الٰہی میں نے بیس برس عبادت کی پھر بیس برس گناہ کیے اگر اب تیری طرف رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول
کریگا۔ جواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا اول تو نے ہمیں دوست رکھا ہمنے تجھے چاہا پھر تو نے ہمیں چھوڑا ہمنے تجھے
چھوڑ دیا۔ تو نے ہماری نافرمانی کی ہمنے تجھے مہلت دی۔ اب تو ہماری طرف رجوع کریگا تو ہم تجھے قبول کرلیں گے
(حیاۃ القلوب) حکایت شیخ امام ابو نصر سمرقندی کہتے ہیں کہ حسن بصری ابتدائے حالت میں خوش پوشاک
نوجوان تھے۔ بصرہ میں گشت کرتے پھرا کرتے تھے۔ ایک دن کسی خوبصورت۔ سرو قامت عورت کو دیکھ کر

فمشی خلفها فالتفتت الیه وقالت اما تستحی فقال الحسن ممن فقالت ممن یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور قال فوقع فی قلبه شیء ولکن لم یصبر ولم یتمالک نفسه ولم یرجع من خلفها فقالت لماذا اتبعتنی قال لها انی فتنت بعینیک فقالت له اقعد حتی ابعث لک مرادک فحسب الحسن انه قد شغفها حبا شغفته فقعد فاذا بجاریة معها طبق مغطی بمندیل فکشف عن الطبق فاذا عینا ها علی الطبق فقالت الجاریة له ان سیدتی تقول لا ارید عینا یفتتن بسببها احد فاذا رای وسمع ذلک منها اقشعر جلده وامسک لحیته بیده وقال اف لک من لحیة تکون اقل من امرأة وندم وتاب فی تلک الساعة ورجع الی بیته وبات باکیا فلما اصبح جاء الی دار تلک المرأة لان یستقبل منها فاذا هو قد رای باب دارها قد رس والناس یقولون فسأل عن ذلک فقیل له قد توفیت صاحبة هذه الدار فانصرف وبکی الی آخر ثلاثة ایام فرآها فی اللیلة الثالثة وهی فی الجنة جالسة فقال لها اجعلینی فی حل قالت جعلتک فیه لانی تعلمت من الله خیرا کثیرا بسببک فقال لها عظینی قالت اذا خلوت فاذکر الله تعالی واذا اصبحت وامسیت فاستغفر الله وتب الی الله فقبل قولها وکان مشهورا بین الناس بالزهد والطاعة واصاب من الدرجة ما اصاب عند الله وکان من اولیاء الله تعالی (جواهر البخاری)

اُسکے پیچھے ہو لیے عورت نے پیچھے پھر کر دیکھا اور یہ کہا تجھے شرم نہیں آتی ؟ حسن بولے۔ کس سے عورت نے کہا اُس سے جو خیانت بھری آنکھ اور دل کی پوشیدہ بات کو جانتا ہے اِس سے حسنؒ کے دل میں کسی قدر شر ہوا مگر بیقراری کے باعث اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اُسی طرح اُس کے پیچھے لگے رہے عورت نے کہا تم کیوں آتے ہو۔ حسن بولے میں تیری آنکھوں پر عاشق ہوں وہ بولی۔ اچھا ذرا ٹھیر جاؤ میں تمہارے مطلوب کو تجھے دیتی ہوں حسن اِس خیال سے کہ شاید میری طرح یہ بھی مجھ پر عاشق ہو گئی ہے بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں ایک لونڈی رومال سے ڈھکا ہوا طبق لیکر آئی حسن نے کھولکر دیکھا تو اُس طبق میں دونوں آنکھیں رکھی ہوئی تھیں۔ لونڈی بولی میری بیگم فرماتی ہیں کہ میں ایسی آنکھوں کو اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتی جنکے باعث دوسرا شخص مفتون ہو جائے حسنؒ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور اپنی ڈاڑھی پکڑ کے یہ کہا کہ افسوس تو اس عورت سے بھی کم ہے پھر نہایت ندامت کے بعد سچی توبہ کرلی اور اپنے گھر آکر تمام رات روتے رہے صبح کو خطا معاف کرانیکے ارادہ سے اُس عورت کے گھر گئے دروازہ بند پایا اور رونے پیٹنے والیوں کی آواز سنکر معلوم کیا کہ وہ پاکدامن انتقال کر گئی حسن وہاں سے واپس آکر تین روز تک روتے رہے تیسری رات خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں بیٹھی ہے حسن نے کہا میری خطا معاف کردو۔ وہ بولی اچھا معاف کی کیونکہ محکو اللہ تعالی نے تیرے سبب بڑی بڑی رتبے عنایت فرمائے میں حسن نے کہا مجھے کچھ نصیحت دو۔ جواب دیا کہ خلوت میں ذکر الٰہی اور صبح شام استغفار اور توبہ کیا کر حسن نے قبول کیا اور زہد و طاعت کی باعث مشہور عالم ہو گئے۔ اور اللہ تعالی کی نزدیک بڑے بڑے درجے حاصل کیے۔ اور شہود اولیا اللہ کے [illegible]

وذکر ان آدم علیہ السلام قال ان اللہ تعالیٰ اعطی امۃ محمد علیہ السلام اربع کرامات ما اعطانیہا (الاولی) ان قبول توبتی کان بمکۃ وامۃ محمد علیہ السلام یتوبون فی کل مکان فیتقبل اللہ تعالیٰ توبتہم (والثانیۃ) انی کنت لابسا فلما عصیت جعلنی عریانا وامۃ محمد یعصون عریانا فیلبسہم اللہ تعالیٰ ولباس التقوی انی لما عصیت فرق بینی وبین امرأتی وامۃ محمد علیہ السلام یعصون ولا یفرق بینہم وبین ازواجہم (والرابعۃ) انی عصیت فی الجنۃ فاخرجنی منہا وامۃ محمد علیہ السلام یعصون اللہ خارج الجنۃ فیدخلونہا اذا تابوا (تنبیہ الغافلین) وحکی انہ کان فی بنی اسرائیل امرأۃ بغی وکانت فاتنۃ للناس بجمالہا وکان باب دارہا مفتوحا وہی قاعدۃ فی دارہا علی السریر حذاء الباب فکل من نظر الیہا افتتن بہا فان طلب ان یاتی الیہا اتی بعشرۃ دنانیر او اکثر حتی یؤذن لہ فی الدخول علیہا فمر علی بابہا ذات یوم عابد من العباد فوقع بصرہ علیہا فی الدار فافتتن بہا وجعل یجاہد نفسہ ویبدی عوالہ ان یزول ذلک عن قلبہ فلم یزل ولم یملک نفسہ حتی باع اقمشتہ وما کان لہ وجمع من الدنانیر ما یحتاج الیہ فجاء الی باب دارہا فامرتہ بان یسلم ذلک الی جارہا وکیل عنہا وعدتہ وقتا لمجیئہ فجاء الیہا فی ذلک الوقت وقد تزینت بنفسہا وجلست علی السریر فی بیتہا فدخل علیہا العابد وجلس معہا علی السریر فلما مد یدہ الیہا تداركہ اللہ برحمتہ وببرکۃ عبادتہ وتوبتہ المتقدمۃ

روایت ہی کہ آدم علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے امۃ محمدیہ کو چار کرامتیں ایسی عنایت کی ہین جو مجھے بھی نہین دین (۱) میری توبہ خاص مکہ مین قبول ہوئی۔ اور امۃ محمدیہ کی توبہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ قبول فرماتا ہی (۲) مین جنت مین کپڑے پہنے ہوئے تھا گناہ کے باعث ننگا کیا گیا۔ امۃ محمدیہ ننگی ہوکر گناہ کریگی اور اللہ تعالیٰ اُن کا پردہ ڈھانک لیگا (۳) گناہ کی باعث مجھمین اور میری بیوی حوا مین تفریق کیگئی۔ امۃ محمدیہ گناہ کریگی لیکن اُن مین اور اُنکی بیویون مین تفریق نہوگی (۴) مین نے جنت مین گناہ کیا تھا اسکے باعث وہان سے نکالا گیا۔ امۃ محمدیہ جنت سے باہر گناہ کریگی۔ اور توبہ کے باعث جنت مین داخل کردیجائیگی (تنبیہ الغافلین) حکایت بنی اسرائیل مین ایک فاحشہ عورت اپنے جمال کے سبب لوگونکو لبھایا کرتی تھی۔ اور اپنے گھر کا دروازہ کھلے سامنے کیطرف تخت پر بیٹھی رہتی تھی جو اُسکو دیکھتا عاشق ہوجاتا۔ اور جو اُسکے پاس جانا چاہتا دس دینار یا کچھ زیادہ بھیجتا۔ تب اندر آنے کی اجازت ملتی تھی۔ ایکدن اُدھر سے کسی عابد کا گزر ہوا۔ بیچارہ دیکھتے ہی عاشق ہوگیا۔ نہایت کوشش کے ساتھ خدا سے دعا مانگی کہ یہ وسوسہ دل سے جاتا رہی مگر دل بے قابو ہوگیا۔ اپنا تمام سامان بیچکر دینار جمع کیے۔ اور اُس فاحشہ کے دروازہ پر آیا۔ عورت نے اپنے ہمسایہ کیطرف جو اسکا دلال تھا اشارہ کرکے کہا کہ یہ دینار اس شخص کے حوالے کرو۔ اور تم فلان وقت آجاؤ۔ چنانچہ عابد جھجک وقت پر پہنچا۔ دیکھا کہ بناؤ سنگار کیے تخت پر بیٹھی ہے عابد اُس کے پاس جا بیٹھا اور جب اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تو پہلے عبادت اور توبہ کی برکت کے باعث فاحشہ کو رحمت الٰہی نے آلیا۔

فوقعت فی قلبه ان الله یراه فی هذه الحالة وقد حبط عمله کله فوقعت الهیبة فی قلبه وارتعدت فرائصه وتغیر لونه فنظرت المرأة الیه متغیر اللون فقالت ما الذی اصابك قال انی اخاف الله فأنذرنی لی فی الخروج فقالت ویحك ان کنت تبتغی الذی وجدته فای شیء هذا الذی انت فیه فقال لها انی اخاف الله وان المال الذی وقعت هو لك حلال فائذنی لی فی الخروج فقالت له لم تفعل هذا الفعل قط قال لا فقالت له من این انت وما اسمك فاخبرها انه من قریة کذا واسمه کذا فاذنت له فی الخروج من عندها وهو یدعو بالویل والثبور ویبکی علی نفسه فوقعت الهیبة فی قلب المرأة ببرکة ذلك العابد فقالت فی نفسها ان هذا اول ذنب شرع فیه هذا الرجل وقد دخل علیه من الخوف ما دخل وانی قد اذنبت ذنوبا کذا وکذا سنة وان ربه الذی هو یخاف منه هو ربی وحق منه ینبغی ان یکون اشد فتابت الی الله واغلقت بابها عن الناس ولبست ثیابا خلقة واقبلت علی الله فکانت فی عبادتها ما شاء الله فقالت فی نفسها انی لو انتهیت الی خلق الرجل فلعله یتزوجنی فاکون عنده واتعلم منه امر دینی ویکون عونا لی علی عبادة الله فتجهزت وحملت من الاموال والخدم ما شاءت فانتهت الی تلك القریة وسألت عنه واخبر العابد ان امرأة قد مرت تسأل عنه فخرج العابد الیها

دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا مجھے اس حالت مین دیکھ رہا ہی اور میرے تمام عمل نابود ہو گئے مین دل پر ہیبت چھا گئی۔ شانہ تا گوشت کانپ اُٹھا۔ رنگ متغیر ہو گیا۔ عورت دگرگون حالت دیکھکر کہنے لگی کہ اے شخص تجھپر کیا مصیبت پڑ گئی۔ عابد نے کہا مین خدا سے ڈرتا ہون مجھے یہان سے چلے جانیکی اجازت دو وہ بولی افسوس جو بات تجھے اسوقت میسر ہے ہزارون اسکے تمنا مین ہین۔ تجھے یکایک کیا ہو گیا۔ عابد نے جواب دیا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون۔ اور جو مال تجھے دیکھا ہون معاف کرتا ہون۔ مجھے یہان سے نکلجانے دے عورت بولی کیا تجھنے ایسا فعل کبھی نہین کیا۔ اُسنے کہا نہین۔ عورت نے نام اور مقام پوچھا۔ عابد نے دونو باتین بتا دین۔ عورت نے نکل جانیکی اجازت دی۔ عابد اپنے آپ کو نفرین کرتا اور اپنی حالت پر روتا ہوا وہان سے نکل آیا۔ اس سے عورت کے دلپر ہیبت طاری ہو گئی۔ اور اپنے دلمین کہنے لگی کہ یہ اس شخص کا پہلا گناہ تھا ہم خوف الٰہی نے اسکے دلپر کس قدر تسلط کیا ہے۔ مین برسون سے گناہ کر رہی ہون حالانکہ اُس کا اور میرا خدا جس سے خوف کرنا چاہیے ایک ہی ہی میرا فرض ہی کہ اُس شخص کی نسبت خدا سے بہت زیادہ خوف کرون۔ چنانچہ اس عورت نے توبہ کرکے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور پرانے کپڑے پہن کر خدا کیطرف متوجہ ہو گئی۔ اور مدتون عبادت مین مصروف رہی۔ ایکدن اپنے دلمین کہا کہ اُس شخص سے ملنا چاہیے شاید وہ مجھسے نکاح کرے اور مین اُسکے پاس رہکر دینی مسائل سیکھ لون۔ اور وہ عبادت الٰہی کے متعلق میرا مددگار رہی چنانچہ حسب پسند مال و خادم ہمراہ لیکر اپنے گھر سے چل نکلی۔ اور اُس عابد کی بستی مین پہنچی۔ پتا پوچھا کسی نے عابد سے جاکہا کہ ایک عورت آپ کو پوچھتی پھرتی ہے۔ عابد آیا۔

فلما رأته المرأۃ کشفت عن وجهها لکی یعرفها فلما راٰها عرفها العابد فتذکر الذی کان بینه وبینها فصاح صیحۃ فخرجت روحه فبقیت المرأۃ حزینۃ وقالت انی خرجت لاجله وقد مات فهل لاحد من اقربائه یحتاج الی امرأۃ فقالوا ان له اخا صالحا ولکنه معسر لیس له مال فقالت لا باس فان لی من المال مائتی غنماء غنماء اخوۃ فتزوج بها فولد بینهما سبعۃ من البنین کلهم صاروا انبیاء فی بنی اسرائیل ببرکۃ التوبۃ والحمد لله رکن نقل عن البخاری علیہ رحمۃ الباری قال الامام الزندوستی رحمہ الله تعالٰی سمعت الامام ابا محمد عبد الله بن الفضل یقول قالت الحکماء من رزق اربعا لم یحرم اربعا من رزق الدعاء لم یحرم الاجابۃ لقوله تعالٰی ادعونی استجب لکم ومن رزق الاستغفار لم یحرم المغفرۃ لقوله تعالٰی انه کان غفارا ومن رزق الشکر لم یحرم المزید لقوله تعالٰی لئن شکرتم لازیدنکم ومن رزق التوبۃ لم یحرم القبول لقوله تعالٰی وهو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات رکن انی روضۃ العلماء عن ابی هاشم الصوفی رحمہ الله تعالٰی قال اردت البصرۃ فجئت الی سفینۃ ارکبها وفیها رجل معه جاریۃ فقال الرجل لیس ههنا موضع فسالته الجاریۃ ان یحملنی ففعل فلما سرنا دعا الرجل بالغداء فوضع فقالت ادع ذلک المسکین لیتغدی معنا فجئت علی النبی مسکین

عورت نے شناخت کیلئے چہرہ سے برقع اٹھادیا۔ عابد نے اسے پہچان لیا اور اسے گزشتہ واقعہ یاد آگیا۔ پھر ایک چیخ ماری جس سے فوراً عابد کی روح نکلگئی۔ غمزدہ عورت نے کہا کہ میں جسکے لیے نکلی تھی وہ انتقال کرگیا۔ کیا اسکے رشتہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہی جسکو عورت کی ضرورت ہو۔ لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی نہایت نیک آدمی ہی لیکن مال وغیرہ کچھ نہیں رکھتا مفلس ہی عورت بولی میرے پاس اسقدر مال ہی کہ اسکی ضرورتوں کو کافی ہوگا چنانچہ اس عابد کا بھائی آیا اور نکاح ہوگیا پھر اس عورت کے پیٹ سے سات بچے پیدا ہوئے اور سب کے سب توبہ کی برکت سے نبی اسرائیل میں پیغمبر کیئے گئے (منقول ازنام بخاری) امام زندوستی کا قول ہی کہ میں نے امام ابو محمد عبد الله بن الفضل کو یہ کہتے سنا ہی کہ حکماء کا قول ہی جس شخص کو چار چیزیں ملیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا (۱) جسکو دعا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا کیونکہ الله تعالٰی فرماتا ہی ادعونی استجب لکم (۲) جسکو استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرۃ سے محروم نہیں رہتا۔ الله تعالٰی کا قول ہی انه کان غفارا (۳) جسکو شکر کی توفیق دیگئی وہ ازدیاد نعمت سے محروم نہیں رہتا الله تعالٰی فرماتا ہی لئن شکرتم لازیدنکم (۴) جسکو توبہ کی توفیق ملی وہ اجابت سے محروم نہیں رہتا الله تعالٰی کا قول ہی وهو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات (روضۃ العلماء) ابو ہاشم صوفی فرماتے ہیں میں بصرہ جانیکے ارادہ سے ایک کشتی میں بیٹھا اسمیں لونڈی کو لیے ہوئے ایک شخص موجود تھا مجھسے کہنے لگا یہاں جگہ نہیں ہی۔ لونڈی بولی کہ اس مسافر کو جگہ دیدو پھر جب ہم وہاں سے چلے تو اس شخص نے کھانا طلب کیا۔ فوراً لایا گیا لونڈی بولی کہ اس مسکین کو بھی اپنے ساتھ کھانا دو۔

فلما تغدینا قال یا جاریۃ ھاتی شرابک فشرب وامرھا ان تسقینی فقلت یرحمک اللہ ان للضیف حقا فترکنی فلما رب فیہ الشراب قال یا جاریۃ ھاتی عودک وھاتی ما عندک فاخذت العود وغنت ثم التفت الرجل الی فقال الحسن مثل ھذا فقلت عندی ما ھو احسن وخیر منہ فقال قل فقلت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ثم قرأت اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت فجعل الرجل یبکی فلما انتھیت الی قولہ تعالی واذا الصحف نشرت قال یا جاریۃ اذھبی فانت حرۃ لوجہ اللہ تعالی والقی ما معہ من الشراب وکسر العود ثم دعانی فاعتنقنی وقال یا اخی اتری ان اللہ یقبل توبتی فقلت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین فواخیتہ واصطحبنا بعد ذلک اربعین سنۃ حتی مات فرایتہ فی المنام فقلت لہ الی این صرت قال الی الجنۃ قلت بماذا قال بقرأتک علی واذا الصحف نشرت (انتہی من الموعظۃ)

سورۃ الشوریٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ لطیف بعبادہ (یریہم بسنوف من البرلا تبلغہا الا فہام یرزق من یشاء ای یرزقہ کما یشاء فیخص کلا من عبادہ بنوع من البر علی ما اقتضتہ حکمتہ (وھو القوی) الباھر القدرۃ (العزیز) المنیع الذی

پنانچہ جب ہم کھانا کھا چکے تو اُس شخص نے شراب مانگی اور خود ہی کر مجھے پلانے کا حکم دیا۔ پھر لونڈی سے عود بجانے کی فرمایش کی۔ اُس نے عود لیکر خوب گایا بجایا۔ اسکے بعد وہ شخص میری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تمکو اس سے بہتر کوئی چیز یاد ہے۔ مین نے کہا ہان۔ اسنے کہا سناؤ۔ مینے اعوذ باللہ پڑھکر یہ آیتین سنائین اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ۔ وہ شخص رویا۔ اور جب مین وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ پر پہنچا تو اُسنے کہا۔ اے لونڈی چلی جا۔ مین نے تجھکو خدا کے لئے آزاد کیا پھر شراب پھینکی اور عود توڑ پھوڑ کر رکھدیا۔ اور مجھے بلا کر گلے لگایا اور یہ کہا کیون بھائی جان اللہ تعالی میری توبہ قبول کریگا؟ مین نے کہا خدا تو یہ کرنے والون اور پاک لوگون کو دوست رکھتا ہے۔ پھر مین نے اُس سے بھائی چارہ کرلیا اور ہم دونون چالیس سال تک ایک جگہ رہے۔ مرنے کے بعد مین نے خواب مین دیکھکر اُس سے یہ پوچھا کہ بتاؤ کہان ٹھکانا ملا۔ اُس نے کہا جنت مین۔ مین نے کہا کس سبب سے جواب دیا تمھارا پڑھنا اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ پڑھنے سے۔

سورۃ الشوریٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ کا الآیۃ۔ اللہ تعالی اپنے بندون پر مہربان ہے اُن کو طرح طرح کی خوبیون کے ساتھ اس طرح پالتا ہے کہ سمجھ کام نہین کرتی۔ جسکو جیسی چاہتا ہے روزی عنایت فرماتا ہے یعنی حسب اقتضاء حکمت ہر کسی کو ایک نوع کی خوبی کے ساتھ مخصوص کردیتا ہے اور وہ ایسا غالب اور صاحب قدرۃ ہے کہ مغلوب نہین ہوتا۔

من کان یرید حرث الاخرۃ نؤاتها اشبه بالزرع من حیث انه فائدۃ تحصل بعمل الدنیا ولذلك قیل الدنیا مزرعة الاخرۃ والحرث فی الاصل القاء البذر فی الارض ویقال للزرع الحاصل منه نزدله فی حرثه فنعطیه بالواحدۃ عشرا الی سبعمائة فما فوقها ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها شیئا منها علی ما قسمناه له وماله فی الاخرۃ من نصیب اذ الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی (قاضی بیضاوی) عن انس بن مالك عن النبی علیه الصلوۃ والسلام انه قال ان الله تعالی خلق بحرا من نور تحت العرش ثم خلق ملکا له جناحان احدهما بالمشرق والاخر بالمغرب ورأسه تحت العرش ورجلاه تحت الارض السابعة فاذا صلی العبد علی فی شهر شعبان امر الله تعالی ذلك الملك ان یغمس فی ماء الحیاۃ فیغمس ذلك الملك ثم یخرج منه فینفض جناحیه فیقطر من کل ریشة قطرات فیخلق الله تعالی من کل قطرۃ ملکا یستغفر له الی یوم القیمة (زبدۃ الواعظین) قیل الله لطیف بهم بالارزاق من الطیبات ولم یرتد فعم الیهود حملة وقیل الله لطیف بعباده یعنی یرحم من لا یرحم نفسه بالعنایة والرحمة وبالشوق الی طاعته وطاعة رسوله بعد الرجوع عن صفة المنافقین وقیل الله لطیف بعباده یعنی یرحم التائبین والمستغفرین قال علیه الصلوۃ والسلام ما من صوت احب الی الله تعالی من صوت عبد مذنب تائب الی الله تعالی

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ الآیۃ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہی ہم اسکی کھیتی مین برکت دیتے ہین کھیتی سے مراد ثواب ہے وجہ تشبیہ یہ ہی کہ دونون چیزین عمل دنیوی سے حاصل ہوتی ہین۔ اسی لیئے دنیا کو مزرعۃ الآخرۃ کہتے ہین۔ حرث یعنی تخم ریزی یعنی زرع دونون طرح آیا ہی۔ اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہی ہم اسکی قسمت کے مطابق اُسے کچھ دے ڈالتے ہین اور اسکے لیئے آخرت کا حصہ نہین رہتا کیونکہ اعمال کی بنا نیت پر ہے ہر شخص کو نیت کا پھل ملیگا (بیضاوی) انس بن مالک رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی نے عرش کے نیچے نور کا ایک دریا پیدا کیا پھر دو پرون کا ایک فرشتہ مخلوق فرمایا اسکا ایک پر مشرق مین ہی ایک مغرب مین۔ سر عرش کو دہلا دینے والا ساتوین زمین کے نیچے ہین۔ ماہ شعبان مین جو شخص درود بھیجتا ہی اللہ تعالی اس فرشتہ کو مارالحیاۃ مین غوطہ کھانیکا حکم دیتا ہی۔ فرشتہ غوطہ کھانے کے بعد اپنے پر جھاڑتا ہی اس سے جس قدر قطرے ٹپکتے ہین اللہ تعالی ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی جو درود بھیجنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتا رہتا ہی (زبدۃ الواعظین) بعض نے الله لطیف الآیۃ کے معنے بتائے ہین کہ خدا بندون پر روزی عنایت کرتا ہی اور بمقتضائے حکمت ایک ہی بار نہین دے ڈالتا۔ بعض کا قول ہی کہ خدا اُس بندہ پر رحم کرتا ہی جو اپنے نفس پر رحم نہین کرتا۔ اور صفۃ نفاق سے تائب ہوکے اپنے رسول کی طاعت کا شوق عطا فرماتا ہی۔ بعض کہتے ہین کہ خدا توبہ و استغفار کرنیوالون پر رحم کرتا ہی۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین خدا کو توبہ کرنے والے گنہگار کے کلمات توبہ تمام کلمات سے زیادہ پسندیدہ ہین

فیقول لبیک یا عبدی سل ما تزید وقیل اللہ لطیف ای رفیق وقیل اللہ لطیف بالبر والاحسان بعیث لم یھلکھم بمعاصیھم ویرزق من یعصیہ وقیل اللہ لطیف ای الذی یستقل الکثیر من عطائہ ویستکثر القلیل من الطاعۃ من عبادہ حیث قال فی کلامہ القدیر قل متاع الدنیا قلیل (زہرۃ الریاض) وقال بعضھم اللہ لطیف بعبادہ فی العرض والمحاسبۃ کما جاء فی الخبر یؤتی بعبد یوم القیمۃ ویعرض سیئاتہ فیقول اللہ تعالیٰ اما استحییت منی اذ عصیتنی فیرفع العبد صوتہ ببکاء شدید فیقول اللہ تعالیٰ اخفض صوتک حتی لا یسمع محمد ولا یعرف انی سترتھا فی الدنیا وانا اغفرھا الیوم فیبکی اشد منہ من فرحہ فیسمع محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فیقول الٰھی انت ارحم الراحمین ھبہ منی فیقول اللہ تعالیٰ ھبتک ولا تحزن یا حبیبی (زہرۃ الریاض) عن النبی علیہ السلام انہ قال فضل شعبان علی سائر الشھور کفضلی علی سائر الانبیاء وفضل رمضان علی سائر الشھور کفضل اللہ تعالیٰ علی عبادہ کما قال اللہ تعالیٰ ویختار ما کان لھم الخیرۃ لان النبی علیہ السلام کان یصوم شعبان کلہ ویقول یرفع اللہ اعمال العباد کلھا فی ھذا الشھر وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام اتدرون لم سمی شعبان قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال لانہ یتشعب فیہ خیر کثیر (روضۃ العلماء) اخرجہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسوقت ارشاد ہوتا ہے کہ اے بندے مانگ کیا مانگتا ہے بعض نے لطیف بمعنی رفیق کہا ہے بعض کا قول ہے خدا اسلیئے لطیف ہے کہ گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کرتا۔ بلکہ روزی دیتا رہتا ہے بعض کے نزدیک لطیف وہ ہے جو بہت سی عطا کو کم اور تھوڑی سی طاعت کو بہت جانے چنانچہ خود فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل (زہرۃ الریاض) بعض کے نزدیک اللہ لطیف بعبادہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ میدان حساب کے وقت اپنے بندوں پر مہربان ہوگا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی بندہ کے سامنے قیامت کے دن اس کے گناہ پیش کئے جائینگے اور اللہ تعالیٰ یہ فرمائیگا کہ گناہ کرتے وقت تو ہمسے نہ شرمایا۔ یہ سنکر وہ بآواز بلند رونے لگیگا ارشاد ہوگا کہ اپنی آواز پست کرلے کہیں ایسا نہ ہو کہ محمد صلعم سن پائیں۔ رہتے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج مغفرت فرمادی۔ اسوقت وہ خوشی کے مارے اور زیادہ روئیگا یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن لینگے اور یہ فرمائینگے الٰہی تو ارحم الراحمین ہے میرے سبب اسے بخشدے حکم ہوگا کہ ہمنے بخشدیا اے حبیب تم سکا غم نکرو (زہرۃ الریاض) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شعبان کو دیگر مہینوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی محمد کو دیگر انبیاء پر۔ اور رمضان کی فضیلت دیگر مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت بندوں پر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَمَا کَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ الآیۃ۔ پیغمبر علیہ السلام تمام شعبان کی روزے رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے تمام اعمال اس مہینہ میں اٹھاتا ہے۔ آپکا قول ہے کہ کیا تم جانتے ہو اس مہینے کا نام شعبان کیوں رکھا گیا لوگوں نے کہا خدا اور رسول جانے معاذ نے فرمایا اسلیئے کہ اس میں نیکیاں بکثرت ہوتی ہیں (روضۃ العلماء) مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے

انه قال قال علیه الصلوٰة والسلام جعل الله تعالی الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعین وانزل فی الارض جزأ واحداً فمن ذلك تتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة ان یصیبه الضرر (وفی روایة لمسلم) وآخر تسعة وتسعین یرحم الله تعالیٰ بها عباده یوم القیمة (طریقة محمدیة) عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال علیه السلام اتانی جبرائیل لیلة النصف من شعبان فقال یا محمد هذه اللیلة لیلة تفتح فیها ابواب السماء وابواب الرحمة فقم وصل وارفع راسك ویدیك الی السماء فقلت یا جبرائیل ما هذه اللیلة فقال هذه لیلة یفتح فیها ثلثمائة باب من الرحمة فیغفر الله تعالیٰ لجمیع من لا یشرك بالله شیئاً الا من کان ساحراً او کاهناً او مشاحناً او مدمن خمر او مصراً علی الزنا او اکل الربا او عاق الوالدین او النمام وقاطع الرحم فان هؤلاء لا یغفر لهم حتی یتوبوا ویترکوا فخرج النبی علیه السلام فصلی وبکی فی سجوده وهو یقول اللهم انی اعوذ بك من عقابك وسخطك ولا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك فلك الحمد حتی ترضی (زبدة الواعظین) وعن یحیی بن معاذ انه قال ان فی شعبان خمسة احرف یعطی بکل حرف عطیة للمؤمنین بالشین الشرف والشفاعة وبالعین العزة والکرامة وبالباء البر وبالالف الالفة وبالنون النور ولذا قیل رجب لتطهیر البدن وشعبان لتطهیر القلب ورمضان لتطهیر الروح

کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کرکے انمین سے ننانوین اپنی پاس رکھ لیے اور ایک حصہ دنیا مین نازل فرمایا۔ مخلوق مین باہمی ترحم ومحبت اسکے باعث ہی اور یہی سبب ہے کہ چوپایہ اپنا کھر الگ اٹھا لیتا ہی کہ بچہ کو تکلیف نہ پہنچے (مسلم کی ایک اور روایت مین ہی کہ رحمت کے ننانوین حصے اسلیے رکھے ہین کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انکے باعث اپنے بندونپر رحم کریگا (طریقہ محمدیہ) ابوہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ شعبان کی پندرہوین شب کو جبرئیل میرے پاس آئے اور یہ فرمایا کہ اس شب آسمان اور رحمت کے دروازے کہلتے ہین انکھ نماز پڑھیے۔ اور اپنا سر اور ہات آسمان کیطرف اٹھائیے مین نے کہا یہ کیسی رات ہی۔ جبرئیل نے جواب دیا اسمین رحمت کے تین سو دروازے کہلتے ہین اور مشرک کے سوا سب کی مغفرت ہوجاتی ہی۔ البتہ جادوگر۔ کاہن۔ کینہ ور۔ دائم الخمر۔ زناکار۔ سود خوار۔ نافرمان والدین چغلخور قاطع رحم کی بخشش نہین ہوتی جبتک توبہ نکرین اور اپنے فعل کو چھوڑ نہ دین۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نکلے۔ اور نماز پڑھی۔ اور سجدہ مین زار زار روئے اور یہ دعا پڑھتے رہے اللھم انی اعوذ بك من عقابك وسخطك ولا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك فلك الحمد حتی ترضی (زبدۃ الواعظین) یحیی بن معاذ کا قول ہی کہ شعبان مین پانچ حرف ہین۔ ہر حرف کے مقابلہ مین مومن کو ایک عطیہ دیا جاتا ہے۔ شین سے شرف وشفاعۃ۔ عین سے عزت وکرامت۔ بے سے بر۔ الف سے الفت۔ نون سے نور۔ اسلیے کہا گیا ہے کہ رجب پاکی جسم اور شعبان پاکی دل اور رمضان پاکی روح کے لیے ہی

فان من یطھر البدن فی رجب یطھر القلب فی شعبان ومن یطھر القلب فی شعبان یطھر الروح فی رمضان فان لم یطھر البدن فی رجب والقلب فی شعبان فمتی یطھر الروح فی رمضان ولذا قال بعض الحکماء ان رجب للاستغفار من الذنوب وشعبان لاصلاح القلب من العیوب ورمضان لتنویر القلوب ولیلۃ القدر للتقرب الی اللہ تعالیٰ (زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من صام ثلاثۃ ایام من اول شعبان وثلاثۃ من اوسطہ وثلاثۃ من آخرہ کتب اللہ لہ ثواب سبعین نبیا وکان کمن عبد اللہ تعالیٰ سبعین عاما وان مات فی تلک السنۃ مات شہیدا وقال علیہ السلام من عظم شعبان واتقی اللہ تعالیٰ وعمل بطاعتہ وامسک نفسہ عن المعصیۃ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ وامنہ من کل ما یکون فی تلک السنۃ من البلایا والامراض کلھا (زبدۃ الواعظین) حکی عن محمد بن عبد اللہ الزاھدی انہ قال مات صدیقی ابو حفص الکبیر فصلیت علی جنازتہ ولم ازر قبرہ ثمانیۃ اشھر ثم قصدت زیارتہ وقت اللیل فرایتہ متغیر اللون مصفر الوجہ فسلمت علیہ فلم یرد السلام علی فقلت سبحان اللہ لم لم ترد علی السلام فقال رح السلام عبادۃ ونحن مقطوع عنا العبادۃ فقلت لہ مالی اراک متغیر اللون وقد کنت حسن الوجہ فقال لما وضعت فی قبری جاء ملک قام علی راسی وقال یا شیخ السوء

رجب مین بدن کو پاک کرنیوالا شعبان مین دل کو پاک کرلیتا ہی اور شعبان مین دل کو پاک کرنے والا رمضان مین رُوح کو مُطہر بنالیتا ہی۔ پھر جس نے رجب مین بدن کو اور شعبان مین دل کو پاک نہ کیا وہ رمضان مین رُوح کو ہرگز پاک نہین کرسکتا۔ اسی لیے بعض حکمارنے کہا ہی کہ رجب استغفار کے شعبان اصلاح قلب کے۔ رمضان روشنی دل کے اور لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کرنیکے لیے ہی (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ جسنے تین روزے شعبان کے اول تین اوسط اور تین آخر مین رکھے اللہ تعالیٰ سکے لیے ستر پیغمبرون کا ثواب لکھتا ہی۔ اور وہ ایسا ہوجاتا ہی گویا ستر برس عبادت کی۔ اور اگر اس سال مین مرگیا تو شہید مریگا۔ حضور کا قول ہی جسنے شعبان کی تعظیم کی۔ خدا سے ڈرا۔ نیک عمل کیے اور اپنے آپکو گناہ سے بچایا اللہ تعالیٰ اُسکی مغفرت کردیگا۔ اور اس سال اُسے تمام بلاؤن اور بیماریون سے محفوظ رکھے گا (زبدۃ الواعظین) حکایت محمد بن عبد اللہ زاہدی کہتے ہین کہ مین نے اپنے دوست ابو حفص کبیر کی وفات کے بعد اُنکی جنازہ کی نماز پڑھی۔ پھر آٹھ مہینے تک اُنکی قبر پر نہ گیا۔ بعدہٗ ایکدن زیارت قبر کا ارادہ کیا اور رات کو خواب مین یہ دیکھا کہ ابو حفص کا چہرہ زرد اور رنگ متغیر ہی۔ مینے سلام کیا۔ اُنہون نے جواب نہ دیا۔ مین نے کہا سبحان اللہ آپ جواب کیون نہین دیتے۔ فرمایا سلام کا جواب دینا عبادت ہی اور ہم اب عبادت سے مستثنیٰ ہوگئے ہین۔ مین نے کہا آپ تو خوبصورت آدمی تھے۔ یہ چہرہ اور رنگ متغیر کیون ہی۔ اُنہون نے کہا جب مین قبر مین رکھا گیا تو ایک فرشتہ میرے سر پر آکھڑا ہوا اور مجھے برا شیخ کہکر پکارا

وعد ذنوبی وسوء افعالی وضربنی بعود فاشتعل جسدی نارا ثم تکلم معی قبری فقال اما استحییت من ربی ثم ضغطنی ضغطة حتی اختلفت اضلاعی وانقطعت مفاصلی وبقیت فی العذاب الی اللیلة التی اهل فیها هلال شعبان فاذا انا بمنادیناد ی من فوقی ایها الملک ارفع عنه فانه احیا لیلة من شعبان فی عمره وصام یوما من ایامه فرفع الله تعالٰی العذاب عنی بحرمة قیامی لیلة من شعبان وصیامی یوم منه ثم بشرنی بالجنة والرحمة ولذا قال النبی علیه السلام من احیا لیلة العیدین ولیلة النصف من شعبان لم یمت قلبه حین تموت القلوب (زہرۃ الریاض) روی عن عطاء بن یسار رضی الله تعالٰی عنه انه قال ما من لیلة بعد لیلة القدر افضل من لیلة نصف شعبان وقد ورد فی فضلها احادیث اخر متعددة وکان التابعون من اهل الشام کخالد بن معدان ومکحول ولقمان بن عامر وغیرهم رحمهم الله یعظمونها ویجتهدون بالعبادة فیها فلما اشتهر ذلک عنهم فی البلدان اختلف الناس فی ذلک فمنهم من قبله منهم ووافقهم علی تعظیمها لکن اکثر العلماء من اهل الحجاز انکروا ذلک وقالوا ذلک کله بدعة والحق ان المؤمن اذا اشتغل فی تلک اللیلة الخاصة بانواع العبادات من الصلوٰة والتلاوة والذکر والدعاء یجوز ولا یکره واما الاجتماع فیها فی المساجد والجوامع لصلوٰة النافلة بالجماعة الکثیرة کما هو المعتاد فی زماننا فیکره

میرے گناہ اور بدفعلیاں ایک ایک کرکے گنیں۔ اور گرزماری۔ میرے تمام بدن میں آگ بھڑکا اٹھی پھر قبر نے مجھے کہا کہ تجھے میرے پروردگار سے شرم نہ آئی۔ پھر ایسا بھینچا کہ میری پسلیاں ادھر کی اُدھر ہوگئیں جوڑ بند سب کھل گئے۔ اور میں شعبان کی پہلی تاریخ تک اسی عذاب میں رہا۔ اسوقت ایک ندا آئی کہ فلاں کو اِس سے عذاب اُٹھالو۔ کیونکہ اسنے تمام عمر شعبان میں شب بیداری کی ہے اور اسی مہینے میں کئی دن روزہ رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی اِس شب بیداری اور روزہ کی برکت سے عذاب موقوف کرکے مجھے جنت اور رحمت کی بشارت دی۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب عیدین اور شب نصف شعبان میں بیدار رہیگا دلوں کے مُردہ ہونیکے وقت اُسکا دل ہرگز نہ مریگا (زہرۃ الریاض) عطا ابن یسار کا قول ہے کہ شب قدر کی بعد کوئی رات شب نصف شعبان سے افضل نہیں ہے۔ اسکی فضیلت میں دیگر چند احادیث وارد ہیں شام کے رہنے والے تابعی مثلاً خالد بن معدان اور مکحول۔ اور لقمان بن عامر وغیرہ اِس کی تعظیم کرتے اور اسمیں عبادت کے متعلق نہایت کوشش کیا کرتے تھے پھر جب شہروں میں یہ بات مشہور ہوگئی تو بعض لوگوں نے قبول کرنیکے بعد تعظیم نصف شعبان کی بابت اُنکی پیروی کی۔ مگر حجاز کے اکثر علماء نے انکار کردیا اور اسے بدعت کہا۔ اور حق یہ ہے کہ اگر مومن اِس شب انواع عبادت مثلاً نماز و تلاوت اور ذکر و دعا میں مشغول رہے تو بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ جماعت سے نفل پڑھنے کے لئے مسجدوں میں جمع ہونا جیسا کہ اس زمانہ میں مروج ہے مکروہ معلوم ہوتا ہے

وھذا قول الاوزاعی امام اھل الشام وعالمھم وفقیھھم وکذا اسراج السرج الکثیرۃ فی المساجد وایقاد القنادیل الکثیرۃ فی الجوامع فی تلک اللیلۃ لایجوز لما ذکر فی القنیۃ ان اسراج السرج الکثیرۃ لیلۃ البراءۃ فی السکک والاسواق بدعۃ وکذا فی المساجد وبضمن القیم بل المعد ذکرہ الواقف وشرطہ لایعتبر ذلک الشرط شرعا وان لم یکن من مال الوقف بل تبرع بہ یکون ذلک تبذیرا واضاعۃ المال والتبذیر حرام بنص القرآن وقد نھی النبی علیہ الصلوۃ والسلام عن اضاعۃ المال واعتقاد ان ذلک قربۃ من اعظم البدع واقبح السیئات وکذا التنفل فی تلک اللیلۃ بالجماعۃ الکثیرۃ بدعۃ قبیحۃ یجب الاجتناب عنھا لان الفقھاء قد اتفقوا علی کراھۃ الجماعۃ فی النوافل ما عدا التراویح والاستسقاء والکسوف اذا کان سوی الامام اربعۃ والصلوۃ التی تصلی فی تلک اللیلۃ بالجماعۃ الکثیرۃ وتسمی صلوۃ البراءۃ بدعۃ ایضا لعدم وقوعھا فی الصحابۃ رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین والتابعین رحمھم اللہ تعالی بل انما ظھرت بعد المائۃ الرابعۃ من الھجرۃ فانھا حدثت فی المسجد الاقصی سنۃ ثمان واربعین واربعمائۃ واصلھا علی ما ذکرہ الامام الطرطوسی ان رجلا قدم من بیت المقدس فقام یصلی لیلۃ النصف من شعبان فی المسجد الاقصی فاحرم خلفہ واحد ثم ثان ثم ثالث ثم رابع فما اتمھا الا وھی جمع کثیر ثم جاء فی العام القابل فصلی معہ خلق کثیر

یہ اہل شام کے عالم وفقیہ امام اوزاعی کا قول ہی۔ علی ہذا القیاس اس شب کو مسجدون مین بکثرت چراغ و قندیلین روشن کرنی ناجائز ہین۔ کیونکہ قنیہ مین مذکور ہی کہ شب براۃ مین مسجدون کو چون اور بازارون مین بکثرت چراغ جلانے بدعت ہین۔ جلانے والا تیل وغیرہ کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ اور اگر وقف کرنیوالے نے اس بات کو شرط کر لیا ہی تو یہ شرط شرعًا ناجائز ہوگی۔ اور اگر مال وقف سے نہو بلکہ کسی نے تبرعًا تیل وغیرہ دیدیا ہو تو یہ صرف بیجا اور اضاعۃ مال مین داخل ہی جسکو نص قرآنی نے حرام فرمایا ہی۔ اور رسول خدا نے بھی اضاعۃ مال سے ممانعت فرمائی ہی اور یہ اعتقاد کرنا کہ یہ کار ثواب ہے بہت بڑی بدعت اور سخت گناہ ہی علیٰ ہذا القیاس اس شب مین جماعت سے نفل پڑھنے ایسی قبیح بدعت ہی جس سے پرہیز کرنا لازم ہی کیونکہ فقہاء نے بجز تراویح اور نماز استسقاء اور صلوۃ کسوف کے بشرطیکہ امام کے سوا چار آدمی اور ہون نوافل کی جماعت کی کمروہ ہونے پر اتفاق کیا ہی۔ اور وہ نماز جو اس شب بڑی جماعت سے ادا کیجاتی ہی اور جسکا نام لوگون نے صلوۃ البراءۃ رکھ لیا ہی بدعت ہی کیونکہ صحابہ اور تابعین سے اسکا ثبوت نہین ملتا بلکہ یہ نماز چوتھی صدی ہجری کے بعد مقرر کیگئی ہے۔ یہ نماز ۴۴۸ ہجری مین اول اول مسجد اقصیٰ مین پڑھی گئی۔ اسکا سبب امام طرطوسی نے یہ لکھا ہی کہ ایک شخص بیت المقدس مین آیا۔ اور پندرہوین شعبان کو بوقت شب نفل پڑھنے لگا۔ اُسکے پیچھے ایک اور آدمی نے نیت باندہ لی اسکی دیکھا دیکھی دوسرا آکھڑا ہوا۔ علی ہذا القیاس تیسرا اور چوتھا آملا۔ یہانتک کہ دو رکعت تمام کرنیسے پہلے مقتدیون کی جماعت کثیر ہوگئی وہ شخص آیندہ سال پھر آیا اور اُسکے پیچھے بہت سے لوگون نے اقتدا کی

ثم شاعت فی المساجد وانتشرت فی البلاد واستقرت سنۃ بین العباد وقد فہم العلماء من اعیان المتاخرین وصرحوا بانہا بدعۃ قبیحۃ مشتملۃ علی منکرات فحینئذ ہذا ینبغی للعاجز عن تغییر تلک المنکرات ان لا یحضر الجماعۃ فی تلک اللیلۃ بل یصلی فی بیتہ ان لم یجد مسجدا سالما من ہذہ البدعۃ لان الصلوۃ فی المسجد بالجماعۃ سنۃ وتکثیر سواد اہل البدع منہی عنہ وترک المنہی عنہ واجب وفعل الواجب متعین لا سیما لمن کان منشوا بین الناس بالعلم والزہد فان الواجب علیہ ان لا یحضر فی مسجد شاہد فیہ ہذہ المنکرات لان حضورہ مع عدم الانکار یوہم العامۃ حسن الافعال مباحۃ ومندوبا الیہا فیکون حضورہ شبہۃ عظیمۃ فی ظن العوام ان تلک الافعال مستحسنۃ شرعا فاذا ترک عادتہ ولم یحی المسجد فی تلک اللیلۃ وانکر بقلبہ لعجزہ عن تغییرہ بیدہ ولسانہ یسلم من الاثم ولا یقتدی بہ غیرہ بل یستشعر بعض الناس من عدم حضورہ ان ہذہ الافعال غیر مرضیۃ عند اللہ بل ہی بدعۃ لا یسوغہا الشرع ولا یرضاہا اہل الدین فربما یمنع بعض الناس عن ذلک فیحصل لہ الثواب بفعل ما یقدر علیہ من الانکار بالقلب والامتناع عن الحضور والحاصل ان تلک اللیلۃ وان ورد فی فضلہا احادیث متعددۃ لکن لیس لاحد ان یعظمہا بما ذمہ الشارع ونہی عنہ

اسکے بعد یہ نفلی جماعت اکثر مسجدون مین ہونے لگی۔ اور رفتہ رفتہ تمام ملکون مین پھیلکر لوگون کا ایک طریقہ مقرر ہوگیا۔ علمائے متاخرین نے اسکی مذمت کی ہی اور اسے ایسی بُری بدعت بتایا ہی جسمین چند منکرات موجود ہین اسلئے اِس شخص کو جو ان منکرات کی تغییر سے عاجز ہی یہ چاہیے کہ اُس شب جماعت مین نہ آئے بلکہ اگر کوئی مسجد اس بدعت سے بچی ہوئی نہ ملے تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لے۔ کیونکہ مسجد مین جماعت سے نماز ادا کرنا سنت ہی اور اہل بدعت کی بھیڑ بڑھانی ممنوع۔ باین لحاظ ترکِ منہیات واجب۔ اور فعل واجب متعین ٹھیرا خاصکر جو شخص پرہیزگار مشہور ہو اس پر واجب ہی کہ جس مسجد مین ایسے منکرات ہوتے ہون وہان ہرگز نجائے اسلئے کہ باوجود انکار متقی شخص کا ایسے موقع پر موجود ہونا عوام کو اس طرح سمجھا دیتا ہی کہ شاید یہ فعل مباح یا مستحب ہوا سکے آنے سے عوام کے دلونمین بہت بڑا شبہ پڑجائیگا۔ اور وہ ان افعال کو شرعاً مستحسن سمجھنے لگین گے اور جب وہ اپنی عادت چھوڑ دیگا اور اس رات مسجد مین نہ آئیگا اور دل سے ہی فعل کا انکار کریگا (گو بات یا زبان سے اُسے بگاڑ نہین سکتا) تو گناہ سے بچ رہیگا اور عوام اُسکی اقتدا نکرین گے بلکہ اُسکے نہ آنے سے بعض لوگ سمجھ لین گے کہ یہ فعل عنداللہ ناپسندیدہ اور بدعت ہی جسکو شرع اور اہل دین ناپسند کرتے ہین۔ ممکن ہی کہ اس خیال کے باعث بعض لوگ اپنے عزم سے رُک جائین اور اُسے دلی انکار اور مسجد مین نہ آنے کے سبب ثواب حاصل ہو۔ حاصل یہ ہے کہ گو اس رات کی فضیلت مین متعدد حدیثین وارد ہین مگر اس کی تعظیم ایسے افعال کے ساتھ نہین چاہیے جو عند الشرع مذموم ہین اور جن کی ممانعت کیگئی ہے

مع ان بعض العلماء قالوا لم یثبت فی قیامها شئ عن النبی علیه السلام ولا عن اصحابه فعلی هذا یجب علی کل مسلم فی هذا الزمان ان یحذر من الاغترار والمیل الی شئ من البدع والمحدثات ویصون دینه من البدع التی استانس بها وتربی علیها فانها سم قاتل قل من سلم من آفاتها وظهر له الحق معها لان البدعة لها حلاوة فی قلوب اهلها تستحسنها طباعهم فلا یترکونها (هذا مجالس الرومی)

سورۃ الزخرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(الاخلاء الاحباء یومئذ بعضهم لبعض عدو) ای یتعادون یومئذ لانقطاع العلق بظهور ما کانوا یتخالون له سببا للعذاب الا المتقین فان خلتهم لما کانت فی الله تبقی نافعة ابدا لابد من (یا عباد لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون) حکایة لما ینادی به المتقون المتحابون فی الله یومئذ الذین امنوا بایاتنا صفة للمنادی وکانوا مسلمین حال من الواو ای الذین امنوا مخلصین غیر ان هذه العبارة اکد (ادخلوا الجنة انتم وازواجکم) نساؤکم المؤمنات (تحبرون) تسرون سرورا یظهر جباره ای اثره علی وجوهکم او تزینون من الحبر وهو حسن الوجه والهیئة وتکرمون اکراما یبالغ فیه والحبرة المبالغة فیما وصف بالجمیل (بیضاوی)

حالانکہ بعض علماء کا قول یہ بھی ہے کہ اس شب کے قیام کی بابت پیغمبر علیہ السلام اور صحابہ سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوا۔ اسلئے اس زمانہ میں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ دھوکا کھانے اور بدعات کی جانب مائل ہونے سے بچے اور اپنے دین کو اُن بدعتوں سے نگاہ رکھے جنسے اُسے قدیم اُنس ہے کیونکہ بدعت زہر قاتل ہے اور اس سے بہت کم لوگ محفوظ ہیں اور حق قلیل آدمیوں پر ظاہر ہوا ہے کیونکہ بدعت کا مزہ اہل بدعت کے دلوں میں اُتر جاتا ہے اس لیے اسے چھوڑ نہیں سکتے (مجالس الرومی)

سورۃ الزخرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی قیامت کے دن ایک دوست دوسرے کا دشمن ہوگا۔ تمام علاقے منقطع ہو جائینگے دنیا میں جسے دوست خیال کیا گیا تھا وہ باعث عذاب ہو جائے گا۔ ہاں پرہیزگاروں کی دوستی قائم رہیگی۔ کیونکہ انکی محبت فی سبیل اللہ تھی جو ابدالآباد تک باقی رہنے والی ہے۔ یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ الآیۃ۔ میرے بندو۔ آج تمپر کسی طرح کا خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے یہ مضمون اُسکی حکایت ہے جس سے متقیوں فی سبیل اللہ محبت رکھنے والونکو قیامت کے دن پکارا جائیگا۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور خالص مسلمان رہے۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ الآیۃ تم اور تمھاری عورتیں سب کی سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمکو ایسی خوشی ہوگی جسکا اثر چہرہ سے ظاہر ہوتا رہیگا۔ یا یہ کہ تم باعتبار حسن صفت مزین کئے جاؤ گے۔ یا نہایت مبالغہ کے ساتھ تمہارا اکرام کیا جائے گا۔ (قاضی بیضاوی)

روی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام زینوا مجالسکم بالصلوۃ علی فان صلوتکم علی نور لکم یوم القیمۃ (رواہ صاحب الفردوس) وروی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام ان للہ تعالی عبادا یوضع لھم یوم القیمۃ المنابر یقعدون علیھا ھم قوم لباسھم نور ووجوھھم نور لیسوا بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء فقالوا من ھم یا رسول اللہ قال المتحابون فی اللہ والمتزائرون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط) وروی عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال اوحی اللہ تعالی الی موسی علیہ السلام قال یا موسی ھل عملت لی عملا قط قال الھی صلیت لک وصمت لک وتصدقت لک وذکرت لک فقال اللہ یا موسی ان الصلوۃ لک برھان والصوم لک جنۃ والصدقۃ لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت لی فقال یا الھی علی عمل ھو لک قال یا موسی ھل والیت لی ولیا قط فعلم ان احب الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ این المتحابون فی فوعزتی وجلالی الیوم اظلھم بظلی یوم لا ظل الا ظلی (رواہ الطبرانی) وقال علیہ السلام رجل مؤمن فی القیمۃ فتوزن اعمالہ فترجح سیئاتہ علی حسناتہ فیؤمر بہ الی النار

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھپر درود بھیجکر اپنی مجلسوں کو زینت دیا کرو کیونکہ تمہارا درود تمہارے لیے نور ہوگا (صاحب الفردوس) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں اللہ تعالی کے بہت سے بندے ایسے ہیں جنکے بیٹھنے کو قیامت کے دن منبر بچھائے جائینگے انکے چہرے اور لباس سب نورانی ہونگے۔ اور باوجودیکہ وہ پیغمبروں یا شہیدوں میں سے نہونگے مگر پیغمبر اور شہید انپر رشک کرینگے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا۔ خدا کے واسطے دوستی رکھنے والے۔ خدا کے واسطے ملاقات کرنیوالے۔ خدا کے لیے باہم نشست رکھنے والے (الطبرانی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے موسی سے فرمایا۔ اے موسی تونے ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کیا الٰہی تیرے لیے نماز پڑھی روزے رکھے۔ صدقہ دیا۔ تیرا ذکر کرتا رہا۔ ارشاد ہوا کہ نماز تمہارے لئے نجت۔ روزہ تمہارے لیے ڈھال صدقہ تمہارے لیے سایہ اور ذکر تمہارے لئے نور ہے۔ تونے ہمارے لئے کیا کیا۔ موسی نے عرض کیا کہ الٰہی اب مجھے ایسا عمل بتایا جائے جو خاص حضور کے لئے ہو۔ فرمایا تونے خاص میرے لئے کسی سے دوستی کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی نہایت پسندیدہ اعمال ہیں۔ ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن ارشاد فرمائیگا میرے لیے باہم محبت رکھنے والے کہاں ہیں۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم آج میں انکو اپنے سایہ میں رکھونگا کیونکہ آج میرے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہیں ہے (طبرانی) حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک مؤمن کو لایا جائیگا۔ اور اسکے اعمال تولے جائینگے۔ بدیاں نیکیوں سے زیادہ ہونگی حکم ہوگا کہ دوزخ میں لیجاؤ۔

فیقول یارب امهلنی ساعة استوهب من امی حسنة فیمهله فیاتی الیها فیقول یا اماه بالذی رزقنی فی الدنیا وبلغنی الی کل احسان هبی لی حسنة من حسناتك کی انجو من النار فتقول یا بنی انی عاجزة فی شانی ومتحیرة فی امری فکیف یمکننی ان اخلصك الیوم فیبأس منها وهکذا یاتی الی جمیع اقربائه فییأس منهم جمیعا فیامر الله تعالی به الی النار فیراه خلیله فیساق الی النار فیقول له الخلیل وهبت لك جمیع حسناتی لینجو احدنا من النار وذلك لهون من ان یکون کلانا فی النار فیؤمر به الی الجنة فیسرع الیها فینادی فی الطریق لیس من القوة ان تنسی خلیلك فی النار فتدخل الجنة فیخر ساجدا ویشفع له فیامر الله تعالی بها الی الجنة (موعظة) وروی عن ابی هریرة وابن عباس رضی الله عنهما انهما قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من زار اخاه المسلم فله بکل خطوة حتی یرجع عتق رقبة ویحط عنه بها الف سیئة ویکتب له الف حسنة ویرفع له نور کنور العرش عند به (رواه حارث بن ابی اسامة) وروی عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام الا اخبرکم برجالکم من اهل الجنة قلنا بلی یارسول الله قال النبی علیه السلام النبی فی الجنة والصدیق فی الجنة والشهید فی الجنة والرجل یزور اخاه المسلم فی ناحیة المصر لا یزوره الا لله فی الجنة (رواه ابو نعیم الحافظ)

عرض کریگا۔ الٰہی مجھکو اتنی مہلت ملے تاکہ میں اپنی ماں سے نیکیاں لے آؤں۔ چنانچہ مہلت ملجائیگی وہ اپنی ماں سے کہیگا کہ تو نے دنیا میں مجھے پالا اسطرح طرح کے احسان کیے۔ آج اپنی نیکیوں میں سے کوئی نیکی مجھے دے ڈال۔ تاکہ میں دوزخ سے نجات پاجاؤں۔ ماں جواب دیگی کہ میں خود ہی اپنی بابت عاجز اور اپنے معاملہ میں حیران ہوں۔ تجھے کیونکر نجات دلا سکتی ہوں۔ وہ شخص مایوس ہوکر دیگر اقربا کے پاس جائیگا گھر بہ گھر سے صاف جواب پاکر مایوسانہ پھر آئیگا حکم ہوگا کہ دوزخ میں لیجاؤ۔ اُسکا ایک دوست اُسے ایسی حالت میں دیکھکر عرض کریگا کہ الٰہی بندے اسکو اپنی تمام نیکیاں دیڈالیں۔ کیونکہ ہم دونوں کے دوزخ میں جانیسے ایک کا دوزخی ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اب اُسے جنت کا حکم ہوگا۔ اور وہ جلدی جلدی جنت کیطرف قدم بڑھائیگا رستہ میں ایک آواز آئیگی کہ خود جنت میں جانا اور اپنے دوست کو دوزخ کے لیے چھوڑ دینا مروت سے بعید ہے۔ یہ شخص سجدہ میں گر کر اُسکی شفاعت کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت کا حکم کریگا۔ (موعظہ) ابوہریرہ اور ابن عباس دونوں سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص اپنے بھائی مسلمان سے ملنے جائے تو واپس آتے تک ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے۔ ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور خدا کے نزدیک اُسکے لیے نور عرش کیطرح ایک نور بلند کیا جاتا ہے (حارث بن ابی اسامہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کیا میں تمکو جنتی آدمیوں کی خبر دوں۔ ہمنے عرض کیا ہاں ارشاد فرمایئے۔ آپنے فرمایا نبی۔ اور صدیق۔ اور شہید۔ اور وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے شہر کے کسی گوشے میں صرف اللہ کیواسطے ملاقات کرنے

وروی عن بریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال ان فی الجنۃ غرفات یری ظاھرھا من باطنھا وبالعکس اعدھا اللہ للمتحابین والمتزاورین والمتباذلین فیلر واہ الطبرانی وروی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام المتحابون والمتزاورون فی اللہ علی عمود من یاقوتۃ حمراء فی راس العمود سبعون الف غرفۃ تضئ علی اھل الجنۃ کما تضئ الشمس علی اھل الدنیا فیقول اھل الجنۃ انطلقوا بنا ننظر الی المتحابین فی اللہ فاذا انظر فوا علیھم اضاءت وجوھھم کما تضئ الشمس علی اھل الدنیا علیھم ثیاب خضر من سندس مکتوب علی جباھھم ھؤلاء المتحابون فی اللہ والمتزاورون وروی عن علی بن الحسین انہ قال اذا جمع الاولون والاخرون نادی منادا این جیران اللہ فی ارضہ ای فی الدنیا فتقوم طائفۃ من الناس یریدون الجنۃ فتقول لھم الملائکۃ این تریدون فیقولون الجنۃ فتقول الملائکۃ اقبل الحساب فیقولون نعم فتقول الملائکۃ انتم فیقولون نحن جیران اللہ فتقول لھم وما جیرانکم فیقولون کنا متحابین فی اللہ فتقول الملائکۃ ادخلوا الجنۃ فنعم اجر العاملین وفی الخبر اذا کان یوم القیمۃ یامر اللہ تعالی ان یحضر بین یدیہ جبلان من مؤمنان احدھما عاص والاخر مطیع وقد ماتا علی الایمان فیامر رضوان ان یذھب بالرجل الذی کان مطیعا الی الجنۃ ویکرھہ فیقول انا کنت عنہ راض ویامر الزبانیۃ ان یذھبوا بالذی کان عاصیا الی النار

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جنت میں ایسی کھڑکیاں ہیں جنکا باہر والی سے اور اندر والی باہر سے نظر آتا ہے یہ بنائی محبت رکھنے والوں ملنے جلنے والوں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کے لئے تیار کیگئی ہیں (طبرانی) ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا فی سبیل اللہ محبت رکھنے والے ایک نیا میں ہیں یاقوت کے ستونوں پر ہونگے ہر ستون میں ستر ہزار کھڑکیاں ہونگی جو اہل جنت کو اسطرح روشن کرینگی جسطرح دنیا میں آفتاب اہل جنت کہینگے کہ ہمیں انکی سیر کرنی چاہیئے تاکہ ایک نظر دیکھ لیں پھر جب وہاں پہنچینگے تو انکے چہرے آفتاب کیطرح روشن ہونگے۔ انکا لباس سبز سندس کا ہوگا انکی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ لوگ خدا کے لئے باہم محبت رکھنے والے ہیں علی بن الحسین سے روایت ہے کہ جب تمام مخلوق جمع ہوجائیگی تو ایک منادا پکاریگا کہ خدا کے ہمسائے کہاں ہیں اس وقت ایک گروہ جنت کا ارادہ کریگا فرشتے پوچھینگے تم کہاں جاتے ہو جواب دینگے جنت میں۔ فرشتے کہینگے کیا حساب دینے سے پہلے ہی جنت میں جانا چاہتے ہو جواب دینگے ہاں فرشتے پوچھینگے تم کون ہو وہ کہینگے ہم خدا کے ہمسائے ہیں پوچھینگے تم سے کس بات میں خدا کی ہمسائگی ظاہر ہوئی ہے جواب دینگے ہم فی سبیل اللہ باہم محبت رکھا کرتے تھے فرشتے کہینگے اچھا جنت میں چلے جاؤ نیک کاروں کا اچھا بدلہ ملا کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دو شخص لائے جائینگے جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا ہوگا انمیں ایک گنہگار ہوگا۔ ایک فرمانبردار پھر رضوان کو حکم ملیگا کہ خدا نبردار کو جنت میں لیجاؤ۔ رضوان کہیگا کہ میں پہلے اس کو رضامند نہاں اور خدا کے غرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس گنہگار کو دوزخ میں

ویعذبونہ عذابا شدیدا ویقول انہ کان شارب الخمر فیذھب ضاحکا مسرورا نحو الجنۃ فاذا قرب من الجنۃ یسمع نداءہ من ورائہ یقول باللہ یا صاحبی ویا حبیبی ارجعنی واشفع فی فاذا سمع المطیع ذلک النداء یقف فی موضعہ ولا یدخل الجنۃ فیقول لہ رضوان ادخل الجنۃ واشکر اللہ تعالی علی ما نجوت من النار فیقول لا ادخل الجنۃ اذھب بی الی النار فیقول رضوان کیف اذھب بک الی النار وقد امرنی اللہ ان ادخلک الجنۃ واخذ مک فیقول الرجل انا لا اریدہ خذ منک ولا الجنۃ فینادی منادیا رضوان انا اعلم بما فی عبدی ولکن سلہ انت تعلم ما فی ضمیرہ فیقول لہ رضوان لیزا لا تدخل الجنۃ وترضی بالنار فیقول لان العاصی الذی ذھب الی النار کان یعرفنی فی الدنیا فنادی واعتذر الی وطلب منی الشفاعۃ وانا لا اقدر ان اخرجہ من النار وادخلہ الجنۃ فلم یبق الا ان اذھب الی النار فاکون معہ فی العذاب فینادی منادٍ من قبل الرحمن یا عبدی انت بضعفک لم ترض ان یذھب ذلک الی النار لانہ رآک فی الدنیا رؤیۃ قلیلۃ وکان یعرفک وصاحبک ایاما قلیلۃ فکیف ارضی انا بدخول عبدی النار وقد کان یعرفنی فی جمیع عمرہ واتخذنی الھا سبعین سنۃ فاذھب بہ الی الجنۃ فقد عفوت عنہ ووھبتہ لک (موعظۃ) وروی ان اخوین فی اللہ التقیا

اور سخت عذاب دیگا یہ کہکر یہ شرابی تھا چنانچہ پہلا شخص ہنستا کھیلتا جنت کیطرف روانہ ہوجائیگا۔ اور جب قریب جنت پہنچ جائیگا تو ایک ندا آئیگی کہ ای میرے صاحب۔ ای میرے دوست۔ للہ مجھپر رحم کر میری شفاعت کے لیئے تیار ہوجا۔ یہ ندا سنکر وہ مومن کانوں میں ٹھیہ جائیگا۔ رضوان کہیگا کہ آگے بڑھ اور جنت میں داخل ہوکر شکر الٰہی بجالا کہ تونے دوزخ سے نجات پائی۔ وہ کہیگا نہیں مجھے تو دوزخ ہی میں لیچلو۔ رضوان کہیگا مجھے تو یہ حکم ملا ہی کہ تجھے جنت میں داخل کروں۔ پھر دوزخ میں کیونکر ڈال سکتا ہوں وہ جواب دیگا کہ مجھے جنت نہیں چاہیے اسوقت ندا ہوگی کہ اے رضوان میں اپنے بندے کے بھید سے واقف ہوں لیکن تو بھی واقف ہونا چاہتا ہی تو اس سے پوچھ لے۔ رضوان پوچھیگا کہ تو جنت کو چھوڑکر دوزخ کو کیوں پسند کرتا ہی وہ کہیگا کہ فلاں گنہگار جسکی دنیا میں مجھسے جان پہچان تھی دوزخ کیطرف لیجایا ہی اور اُسنے مجھسے اپنی شفاعت کرانی چاہی ہی لیکن مجھے یہ قدرت حاصل نہیں کہ اُسے دوزخ سے نکالکر جنت میں لیجاؤں۔ اب اسکے سوا اور کوئی تدبیر نہیں کہ اُسکے ہمراہ دوزخ میں چلا جاؤں اور عذاب میں شریک رہوں۔ اسوقت اللہ تعالی کیطرف سے ندا ہوگی۔ کہ اے بندے جب تو باوجود اپنی ناتوانی کے اسبات کو پسند نہیں کرتا کہ تیرا دوست جس سے دنیا میں چند روز تیری جان پہچان رہی ہے دوزخ میں ڈالا جائے تو میں اسی کیونکر پسند کرسکتا ہوں کہ اپنے بندہ کو جس سے تمام عمر میری جان پہچان رہی ہو اور جس نے ستر برس تک مجھے معبود مانا ہے دوزخ میں بھیجدوں۔ اُسکو جنت کیطرف لیجا۔ میں نے اُسکے گناہ معاف کئے اور تیرے لیے اُسے بخشدیا۔ (موعظۃ) روایت ہے کہ دو دینی بھائی۔ باہم کہیں ملگئے۔

فقال احدھما للاخر من این اقبلت قال حججت بیت اللہ الحرام وزرت قبر النبی علیہ السلام فانت من این اقبلت قال من زیارۃ اخ احبہ فی اللہ فقال فھل تھب لی فضل زیارتک حتی اھب لک فضل حجی فاطرق الاخر راسہ ملیا فاذا ھاتف یقول زیارۃ اخ فی اللہ افضل عند اللہ من مائۃ حجۃ نافلۃ (موعظۃ) وحکی عن بعض العلماء فی قولہ تعالی فی سورۃ یوسف علیہ السلام وجاؤا ابا ھم عشاء یبکون کن یا ومعھم ذئب اخذوہ فقھر فقالوا لابیھم ھذا الذئب اکل ابنک یوسف فخلا یعقوب علیہ السلام بالذئب فصلے رکعتین ثم قال ایھا الذئب اکلت ولدی وقرۃ عینی فانطق اللہ الذئب فقال معاذ اللہ یا نبی اللہ فان لحوم الانبیاء لا تناکلھا الاکلۃ ولا النار ولا السباع ولکن اخذنی وفی فھر فجاؤا بی الیک فقال لہ یعقوب علیہ السلام ایھا الذئب وقعت فی ایدیھم من این اقبلت واین قصدت قال اقبلت من ارض حرجان وقصدت کنعان لازور واخا لی فی اللہ فقال یعقوب علیہ السلام لم تزور فقال الذئب لان ابی حدثنی عن جدی عن جدی ابراھیم الخلیل علیہ السلام انہ قال من زار اخا فی اللہ کتب اللہ لہ الف حسنۃ ومحا عنہ الف سیئۃ ورفع لہ الف درجۃ وانجاہ من عذاب یوم القیمۃ بزیارۃ اخیہ وجمع بینہ وبین اخیہ فی الجنۃ کالسبابۃ مع الوسطی وکنت اردت زیارۃ ذئب ھو رضیعی فسمعت صوتہ فخفی ذلک

ایکنے دوسرے سے پوچھا۔ بھائی جان تم کہان سے آرہے ہو۔ جواب دیا حج اور روضہ پیغمبر علیہ السلام کی زیارت سے فارغ ہوکر آرہا ہوں۔ دوسرے نے کہا تم کہان سے آرہے ہو۔ اُسنے کہا ایک دینی بھائی سے ملنے گیا تھا پہلا شخص بولا کیا تم اپنے دینی بھائی سے ملنے کا ثواب حج کے ثواب سے بدلتے ہو اُسنے یہ سنکر قدرے توقف کیا تب مین ہاتف غیب نے ندا دی کہ دینی بھائی کی ملاقات کو جانا سو حج نافلہ سے بڑھکر ہی (موعظہ) سورۂ یوسف مین جو آیت وجاؤا ابا ھم عشاء یبکون کے بعض علماء سے منقول ہی کہ یوسف کے بھائی رات کو جھوٹا رونا روتے ہوئے آئے اور ایک بھیڑیا پکڑ لائے۔ پھر اپنے باپ سے کہا کہ اس بھیڑیے نے ہمارے بیٹے یوسف کو کھالیا ہی۔ یعقوب علیہ السلام بھیڑیے کو ایک گوشہ مین لیگئے اور دو رکعتین پڑھکر اُس سے پوچھا کہ کیا تیرے قبضہ مین یوسف کو تونے کھایا ہی۔ بھیڑیے کو گویائی عنایت کی۔ اور اُسنے جواب دیا کہ معاذ اللہ۔ انبیا کی گوشت کو زمین کھا سکتی ہی نہ آگ نہ درندے۔ یہ لوگ مجھے زبردستی پکڑلائے ہین۔ یعقوب نے فرمایا تو کہان سے آرہا تھا۔ کہان جانا تھا انکے بات کرنیسے رنگ گیا بھیڑیے نے کہا مین نے جرجان سے کنعان جانیکا ارادہ کیا تھا تاکہ اپنے ایک دینی بھائی سے مل آؤن آپنے فرمایا اُسکے ملنیسے تیری کیا غرض تھی بھیڑیے نے کہا تیرے باپنے میرے دادا سے اور اُسنے آپکے دادا حضرت ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے دینی بھائی سے ملاقات کیا کرتا ہی اللہ تعالی اُسکے لئے ہزار نیکیان لکھتا ہزار گناہ معاف کرتا اور ہزار درجے بڑہا دیتا ہی اور عذاب قیامت سے نجات دیکر اُسے اور اُسکے دینی بھائی کو جنت مین اسطرح اکٹھا کردیتا ہی جسطرح کلمہ کی اور بیچ کی انگلی۔ مین جس بھیڑیے سے ملنے جاتا تھا وہ میرا دودھ شریک تھا۔ رستہ مین اسکی موت کی خبر سنکر مجھے نہایت غم ہوا

قال یعقوب علیہ السلام اکتبوا ھذا الحدیث عن ھذا الذئب یا اخوانی ان الذئب یزور اخاہ فی اللہ لطلب الثواب من اللہ والنجاۃ من عذابہ والجمع بینہ وبین اخیہ فی الجنۃ فکیف لا تطلبون الثواب من اللہ بزیارۃ اخوانکم والنجاۃ من عذابہ والجمع بینکم وبین اخوانکم فی الجنۃ انتہی (موعظۃ) واما ثواب المتزاورین فی اللہ فروی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال علیہ الصلوۃ والسلام ما من عبد یزور اخاہ فی اللہ الا قال اللہ تعالی فی ملکوت عرشہ عبدی زارنی وعلی قراہ ای ضیافتہ لا ارضی لعبدی قری دون الجنۃ (رواہ صاحب الفردوس بغیر اسناد) وروی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال علیہ السلام خرج رجل یزور اخاہ فی اللہ فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال ارید فلانا قال القرابۃ قال لا قال النعمۃ لہ عندک تریدھا قال لا قال ففیم تزورہ قال انی احبہ فی اللہ قال انی رسول اللہ وانہ یحبک وایاہ (رواہ صاحب الفردوس) وروی انہ علیہ السلام قال افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (ھذا من حسان المصابیح) رواہ ابو ھریرۃ وفیہ اشارۃ الی ان المؤمن لا بد ان یکون لہ اصدقاء یحبھم فی اللہ تعالی ولا بد ان یکون لہ من یبغضہ فی اللہ عند کونہ عاصیا للہ تعالی لان من یکون محبوبا بالسبب فبالضرورۃ یکون مبغوضا بالضد

یعقوب نے فرمایا۔ اس حدیث کو لکھ لو۔ بھائیو جب بھیڑیا طلب ثواب اور عذاب الٰہی سے نجات۔ اور جنت میں اپنے بھائی کے ساتھ جمع ہونیکی آرزو میں دینی بھائی سے ملاقات کرنیکو پسند کرتا ہی تو تم اپنے بھائیوں سے ملکر ثواب کیوں نہیں کماتے اور عذاب الٰہی سے نجات کیوں نہیں حاصل کرتے۔ اور ذوی بھائیوں کے ہمراہ جنت میں جمع ہونے کے آرزومند کیوں نہیں رہتے (مولفہ) دینی بھائیوں سے ملاقات کے بارہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جو اللہ کے واسطے محبت رکھکر کسیکی ملاقات کو جاتا ہی اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ میرے بندے نے مجھسے ملاقات کی اسکی مہمانی میرے ذمے ہے۔ بہشت کے سوا اسکے لئے اور کسی چیز کو پسند نہیں کرتا۔ (صاحب الفردوس) ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ رسول خدا فرماتے ہیں ایک شخص اپنے دینی بھائی سے ملنے چلا۔ اللہ تعالی نے رستہ میں ایک فرشتہ بھیجدیا۔ جبکہ تم وہاں جاتے ہو اس نے کہا فلان شخص سے ملنے جاتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا تم اسمیں کچھ قرابت ہی۔ جواب دیا نہیں پھر پوچھا کیا تمپر اسکا کوئی احسان ہی جسکا بدلہ اتارنے جاتے ہو۔ جواب دیا۔ نہیں۔ فرشتے نے کہا پھر کیوں جاتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں اس سے صرف اللہ کیلئے محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا میں تیرا قاصد ہوں۔ یاد رکھنا کہ خدا تمہیں اور اسے دونوں کو دوست رکھتا ہی (صاحب الفردوس) رسول خدا نے فرمایا ہی کہ اللہ کے لئے دوستی یا دشمنی کرنی تمام اعمال سے افضل ہے

(مصنف) اس حدیث کو ابو ہریرہ نے روایت کیا ہی اور اسمیں اشارہ ہی کہ مومن کے لیے ایسے دوست یا دشمن ہونے چاہئیں جنکو وہ خدا کیلئے دوست یا دشمن رکھے اور دشمنی ایسے سے ہو جو خدا کا نافرمان ہو۔ اسلئے کہ جو شخص کسی وصف کے باعث محبوب ہوتا ہی

وھو مطرد فی الحب والبغض لکن کل واحد منھما مادون فی القلب وانما یترشح عند الغلبۃ اذ عند غلبۃ الحب یظھر افعال المحبین من المقاربۃ والموافقۃ وتسمی موالاۃ وعند غلبۃ البغض یظھر افعال المبغضین من المباعدۃ والمخالفۃ وتسمی معاداۃ فان قیل بای طریق یمکن اظھار البغض فالجواب ان اظھارہ لایخلو اما ان یکون فی القول او فی الفعل اما فی القول فیکون تارۃ بکف اللسان عن مکالمتہ ومحادثتہ وتارۃ بتغلیظ القول علیہ واما فی الفعل فیکون تارۃ بقطع السعی فی اعانتہ وتارۃ بالسعی فی اساءتہ وافسادما بہ فیما یفسد علیہ فی طریق المعصیۃ لا فیما لایؤثر فیہ وھذا اذا صدر عنہ المعصیۃ علی طریق الفصد کبیرۃ کانت او صغیرۃ واما ماجری مجری الھفوۃ التی یعلم انہ نادم علیھا غیر مصر علیھا فالاولی فیہ الاغماض والستر لاسیما اذا کانت معصیۃ بالجنایۃ علی حقک او حق من یتعلق بک فالاعراض عنہ حسن کان العفو عن ظلمت واساء الیک من اخلاق الصدیقین واما من ظلم غیرک وعصی اللہ تعالی فعدم الاعراض عنہ احسان الیہ فلا یحسن الاحسان الیہ لان الاحسان الیہ اساءۃ الی المظلوم والمظلوم اولی بالمراعاۃ وتقویۃ قلب المظلوم بالاعراض عن الظالم احب الی اللہ تعالی من تقویۃ قلب الظالم (ھذا من مجالس الروحی) ولقد اصدق ما الکلام بعنایۃ الملک القوی السمیع العلیم المخفی لہ الحمد فی الاولی والاخری

حُب اور بُغض کے متعلق یہ قاعدہ قیاسی اور کلی ہے۔ کہ ان یہ ضروری ہے کہ حب وبغض دونوں باطنی صفتیں ہیں غلبہ کے وقت دونوں میں سے ایک کا ترشح ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً غلبۂ محبت کے وقت مقاربت اور موافقت وغیرہ ایسے افعال ظاہر ہوتے ہیں جو دوستوں کی جانب سے ہوا کرتے ہیں۔ اسکا نام موالاۃ ہے اور غلبۂ بُغض کے وقت مباعدۃ ومخالفت وغیرہ ایسے افعال ظاہر ہوتے ہیں جو دشمنوں کی طرف سے ہونے چاہییں۔ اسکا نام معاداۃ ہے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ بغض کا اظہار کس طریقہ سے ہونا چاہیے تو جواب یہ ہے کہ اظہار بغض قول اور فعل دونوں طریقوں سے ممکن ہے مثلاً خدا کے نافرمان سے سلام وکلام چھوڑ دینا یا سخت کلامی سے پیش آنا بُغض قولی ہے اور اُسکے کاموں میں مدد نہ دینا۔ یا اُنہیں خراب کر دینا یا اُسکی ایسی چیز کو بگاڑ دینا جو گناہ ہونیکی معاون ہیں بُغض فعلی ہے۔ یہ اُسوقت ہے کہ جب اُس سے قصداً کبیرہ یا صغیرہ گناہ صادر ہوتے ہیں اور جن گناہ ہونیوالے نادم مصر ہوا نکی بابت چشم پوشی اور پردہ داری ضروری ہے۔ خلاصہ جب وہ کوئی ایسا گناہ کرتا ہو جو تمہاری یا تمہارے متعلقین کی ذات سے تعلق رکھتا ہے ایسی حالت میں چشم پوشی نہایت نیک فعل ہے کیونکہ جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دینا اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے اُسکے ساتھ احسان کرنا صدیقین کے اخلاق میں داخل ہے۔ البتہ جو کسی غیر پر ظلم یا خدا کی نافرمانی کرے اُس سے اعراض کرنا گویا اسپر احسان کرنا ہے جو کسیطرح برمحل نہیں کیونکہ ظالم کیساتھ احسان کرنا مظلوم کے ساتھ برائی کرنیکے برابر ہے۔ رعایت مظلوم ہی کی ہونی چاہیے اسلئے ظالم سے اعراض کرکے مظلوم کے دلکو تقویت دینی اللہ تعالی کے نزدیک ظالم کے دلکو تقویت دینے سے بدرجہا بہتر ہے (مجالس الروحی) ہنے اُس خداوند قوی کی عنایت سے جو آشکارا وپنہان کو خوب سنتا ہے اور ہر حال سے کیلئے حمد ہے اسموقع پر بسط کیساتھ کلام کیا

سورۃ النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(یا ایھا الذین امنوا لاتتبعوا خطوات الشیطان) باشاعۃ الفاحشۃ وقرأ نافع والبزازی وابوبکر وابوعمرو وحمزۃ بسکونھا ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء والمنکر بیان لعلۃ النھی عن اتباعہ والفحشاء ما افرط قبحہ والمنکر ما انکرہ الشرع ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ بتوفیق التوبۃ الماحیۃ للذنوب وشرع الحدود المکفرۃ لھا ما زکی ماطھر من دنسھا منکم من احد ابدا آخر الدھر ولکن اللہ یزکی من یشاء بجعلہ علی التوبۃ وقبولھا واللہ سمیع بمقالھم علیم بنیاتھم (قاضی رح) عن النبی علیہ السلام انہ قال اکثروا علی صلوۃ اکثر کم ازواجا فی الجنۃ صدق من نطق وعن ابن ھشام انہ قال بلغنا ان رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام قال اکثروا من الصلوۃ علی فی اللیلۃ الزھراء والیوم الازھر فانھما یوءبان منکم وان الارض لا تاکل اجساد الانبیاء وما من مسلم یصلی علی الا عملھا ملک حتی یؤدیھا الی وبسمیہ حتی انہ یقول ان فلانا یقول کذا وکذا (شفاء شریف) والمراد بخطوات الشیطان سیرۃ الشیطان وطریقتہ والمعنی لا تسلکوا مسالکہ ولا تتبعوا آثارہ ووسواسہ باشاعۃ الفاحشۃ والاصغاء الی الافک والقول بہ (شیخ زادہ) قولہ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ بالتوبۃ لما طھر منکم احد الی اخر

سورۃ نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔ مسلمانو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو یعنی فحش نہ پھیلاؤ۔ بعض قرأت میں خُطُوات بسکون طاے مہملہ آیا ہی کیونکہ جو شیطان کے قدم بقدم چلیگا تو شیطان اُسے فحش اور بُری باتونکی ترغیب دیگا۔ یہ شیطان کے اتباع نکرنے کی دلیل ہی۔ فحشاء حد سے بڑھی ہوئی برائی کو کہتے ہین اور منکر وہ ہی کہ جس کا شرع نے انکار کردیا ہو۔ اور اگر تمپر خدا کا فضل اور اُسکی رحمت نہوتی یعنی وہ توبہ کی توفیق نہ دیتا جو گناہ ہونکی شفا ہونوالی ہی۔ اور حدود کا حکم نفاذ نہ پاتا جو گناہ ہونکا کفارہ ہین تو تم مین کوئی شخص گناہونکی میل کچیل سے کبھی پاک نہوتا لیکن جسکو چاہتا ہی پاک کردیتا ہی یعنی توبہ کیطرف برانگیختہ کرکے اُسے قبول فرمالیتا ہی اور خدا اُسکے اقوال کو سنتا اور افعال اور نیتون کو جانتا ہی (قاضی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ جو مجھپر زیادہ درود بھیجیگا وہ جنت مین بکثرت حورون کا مستحق ہوگا۔ نیز آپکا قول ہی کہ چاندنی رات اور روز روشن مین مجھپر کثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ یہ دونون تمہارا درود مجھے پہنچا دیتے ہین۔ زمین انبیاء کے بدن کو نہین کھاتی۔ جو مسلمان مجھپر درود بھیجتا ہی فرشتے اُسکا نام لیکر مجھتک پہنچا دیتے ہین یعنی فلان فلان کا بیٹا آپ پر درود عرض کررہا ہی (شفا شریف) شیطان کے قدم سے اُسکی سیرت اور طریقہ مراد ہی اور معنی یہ ہین کہ شیطان کے رستونپر نہ چلو۔ بیحیائی پھیلانے جھوٹی تہمت سننے یا لگانیکے متعلق شیطانی وسوسونکی پیروی نکرو (شیخ زادہ) اگر توبہ کے باعث تمپر خدا کا فضل اور اُسکی رحمت نہوتی تو گناہون کی میل کچیل سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا

ولکن اللہ تعالیٰ یطہر التوابین بقبول توبتہم بلطفہ وکرمہ (کشاف) عن شقیق البلخی انہ قال کان ابراھیم بن ادھم یمشی فی اسواق البصرۃ فاجتمع الناس الیہ فقالوا یا اباسحق ان اللہ تعالیٰ قال فی کتابہ (ادعونی استجب لکم) ونحن منذ دھر ندعوفلا یستجیب لنا قال یا اھل البصرۃ ماتت قلوبکم فی عشرۃ اشیاء فکیف یستجاب دعاؤکم (الاول) عرفتم اللہ تعالیٰ ولم تؤدوا حقہ (والثانی) قرأتم القرآن ولم تعملوا بہ (والثالث) ادعیتم حب رسول اللہ وترکتم سنتہ (والرابع) ادعیتم عداوۃ الشیطان واطعتموہ ووافقتموہ (والخامس) ادعیتم دخول الجنۃ ولم تعملوا لھا والسادس) ادعیتم النجاۃ من النار ورمیتم فیھا انفسکم (والسابع) قلتم ان للموت حق ولم تستعدوا لہ (والثامن) اشتغلتم بعیوب اخوانکم وانتم لا تنظرون عیوب انفسکم (والتاسع) اکلتم نعمۃ ربکم ولم تشکروا لہ (والعاشر) دفنتم موتاکم ولم تعتبروا بھم (حیاۃ القلوب) وفی الخبر اذا حضرت الصلوۃ اھر ابلیس علیہ اللعنۃ جنودہ بان یتفرقوا ویاتوا الناس یشغلونھم عن الصلوۃ فیجیء الشیطان الی من اراد الصلوۃ فیشغلہ حتی یؤخرھا عن وقتھا فان لم یقدر علی ذلک یامرہ بان لا یتردد کوعھا وسجودھا وقراءتھا وتسبیحھا فان لم یقدر علی ذلک یشغل قلبہ باشغال الدنیا فان لم یقدر علی شیء من ذلک ذھب خاسرا ذلیلا فیأسر ابلیس علیہ اللعنۃ بان یوثق ذلک الشیطان ویرمی فی البحر وان کان یقدر علی شیء من ذلک یکرمہ ویعظمہ (تنبیہ الغافلین) عن النبی علیہ السلام انہ قال

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے توبہ قبول کرکے تائبین کو پاک کردیتا ہے (کشاف) شقیق بلخی سے مروی ہے کہ ابراہیم ادہم بصرہ کے بازاروں میں پھر رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُدعُونِی اَستَجِب لَکُم (دعا کیا کرو میں قبول کرونگا) ہم برسوں سے دعا کررہے ہیں قبول نہیں ہوتی جواب دیا دس چیزوں نے تمہارے دل مردہ ہوگئے ہیں پھر دعا کیونکر قبول ہو (۱) تم نے خدا کو پہچانا مگر اسکا حق ادا نکیا (۲) قرآن پڑھکر عمل سے کام نرکھا (۳) محبت رسول کا دعوی کرکے سنت رسول کے تارک رہے (۴) عداوت شیطان کے مدعی بنکر اسکا اتباع کیا (۵) قبول جنت کے مدعی رہے مگر اسکے لیے عمل نہ کیے (۶) دوزخ سے نجات پانیکا دعوی کیا مگر اسی میں جان بوجھ کے رہے (۷) موت کو حق جانکر بھی اسکے لئے تیار نہوئے (۸) دوسرے کے عیب ڈھونڈتے رہے اور اپنے عیبوں کی خبر نہ لی (۹) خدا کی نعمتیں اڑائیں اور شکر ادا نکیا (۱۰) اپنے مُردے دفنائے مگر عبرت حاصل نکی (حیاۃ القلوب) حدیث شریف میں ہے کہ نماز کے وقت ابلیس اپنے لشکروں کو متفرق ہونیکا حکم دیتا ہے تاکہ لوگوں کے پاس جائیں اور انکو نماز سے باز رکھیں چنانچہ شیاطین میں سے ایک شیطان نمازی کو کسی مشغلہ میں لگاکر نماز کا وقت ٹالنا چاہتا ہے اگر اسپر قابو نہیں پاتا تو نمازیوں کا دل نماز میں نہ پڑھی مشغلوں کی طرف ڈالدیتا ہے۔ اور جب یہ بھی نہیں ہوسکتا تو ذلیل ہوکر چلدیتا ہے اسوقت ابلیس حکم دیتا ہے کہ اس شیطان کی شکم بند باندھکر باندھدو۔ اور اگر اُسے نماز خراب کرنے کا موقع ملجاتا ہے تو ابلیس اُس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے (تنبیہ الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا

ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد الشر وتکذیب الحق واما لمۃ الملک فایعاد الخیر وتصدیق الحق فمن وجد ھذا فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ تعالیٰ ومن وجد الاخر فلیتعوذ من الشیطان الرجیم مصابیح فاللمۃ من الالمام وھو القرب فان کل واحد من الملک والشیطان یقرب من الانسان لھذین الامرین وھما الایعاد بالخیر والشر والمراد بھما الالھام فان اللذان یقعان فی القلب احدھما بواسطۃ الملک والاخر بواسطۃ الشیطان وما وقع بواسطۃ الملک یسمی الھاما وما وقع بواسطۃ الشیطان یسمی وسوسۃ والقلب متجاذب بینھما لانہ باصل فطرتہ یحب لقبول آثار الملک واثار الشیطان صداحا متساویا لا یترجح احدھما علی الاخر الا بانباع الھوی والاکباب علی الشھوات او بمخالفۃ الھوی والاعراض عن الشھوات (رسانیہ) وقال ابو اللیث اعلم ان لک اربعۃ من الاعداء تحتاج الی ان تجاھد کل واحد منھم (الاول) الدنیا قال اللہ تعالیٰ فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا (والثانی) نفسک وھی اشر الاعداء لما روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ الصلوۃ والسلام اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک قال اللہ تعالیٰ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء (والثالث) شیطان الجن فاستعذ باللہ تعالیٰ منہ کما قال اللہ تعالیٰ ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا (والرابع) شیطان الانس فاحذر منہ

انسان سے فرشتے اور شیطان دونوں کو قرب حاصل ہی۔ انسان کے دل میں بُرے خیالات ڈالنے اور نیک کو جھٹلانا شیطان کا اور نیک خیالات ڈالنے اور حق کی تصدیق فرشتے کا فعل ہے۔ اگر یہ دوسری بات دلمیں پائے تو انسان کو چاہیے کہ اسے خدا کیطرف سے سمجھکر حمد الٰہی بجالائے۔ اور اگر وہ پہلی بات دلمیں پائے تو وسوسہ شیطانی سے پناہ مانگے (مصابیح) لمۃ بمعنی قرب الہام سے لیا گیا ہی اور مذکورہ بالا دونوں باتوں کے سبب فرشتے اور شیطان دونوں کو انسان سے قرب حاصل ہی فرشتہ نیک خیالات ڈالتا ہی اور شیطان بُرے وسوسے القا کرتا ہی۔ یہ دو طرح کے الہام ہیں۔ ایک فرشتہ کے ذریعہ سے دلمیں آتا ہی دوسرا شیطان کے وسیلہ سے۔ اسکا نام الہام ہی اسکا نام وسوسہ۔ دلمیں دونوں طرح کی کشش موجود ہی۔ کیونکہ قلب اصل فطرۃ کی باعث آثار ملکی اور آثار شیطانی دونوں کے قبول کرنیکے متساوی لیاقت رکھتا ہی۔ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہوسکتی ہاں نفسانی خواہشوں کا اتباع قبول آثار شیطانی کو ترجیح دیدیتا ہی۔ اور ان خواہشوں کی مخالفت اور اعراض قبول آثار ملکی کو غالب کردیتا ہی (رسانیہ) ابو اللیث کا قول ہی کہ اے انسان تجکو اپنے چار دشمنوں پر ضرور جہاد کرنا چاہیئے (۱) پہلا دشمن دنیا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی پس نہ ڈالے تمکو دنیوی زندگی دھوکے میں (۲) دوسرا دشمن تیرا نفس ہی جو تمام دشمنوں سے بدتر ہی چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا۔ تیرا نفس جو تیرے پہلو میں ہی تمام دشمنوں سے بڑھکر دشمن ہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بیشک نفس برائیوں کا حکم کیا کرتا ہی (۳) تیسرا دشمن شیطان ہی۔ اس سے ہمیشہ پناہ مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی شیطان تمہارا دشمن ہی تم اس سے دشمنی رکھو (۴) انسی شیطان ہی جو انسان ہوکر شیطانی کام کرے اس سے پرہیز کرنا لازم

فانه اشد علیك من شیطان الجن لان شیطان الجن یکون اغواؤه بالوسوسة فقط واما شیطان الانس فبالمعاینة والمواجهة او الامانة (تنبیه الغافلین) وذکر عن وهب بن منبه انه قال امر الله تعالی ابلیس ان یاتی محمدا علیه السلام ویجیبه عن کل ما یسأله فجاءه علی صورة شیخ صبیح وبیده عکازة فقال علیه السلام من انت قال انا ابلیس قال لماذا جئت قال الله امرنی ان آتیك واجیبك عن کل ما سالتنی فقال علیه السلام یا ابلیس کم اعداؤك من امتی قال خمسة عشر (الاول) انت یا محمد (والثانی) امام عادل (والثالث) غنی متواضع (والرابع) تاجر صادق (والخامس) عالم متصل یخشع (والسادس) مؤمن ناصح (والسابع) مؤمن رحیم (والثامن) تائب تأبت علی توبته (والتاسع) متورع عن الحرام (والعاشر) مؤمن یدوم الطهارة (والحادی عشر) مؤمن کثیر الصدقة (والثانی عشر) مؤمن حسن الخلق (والثالث عشر) مؤمن ینفع الناس (والرابع عشر) حامل القرآن یدیم قراءته (والخامس عشر) قائم باللیل والناس نیام فقال علیه الصلوة والسلام لابلیس کم (فقال) لك من امتی قال عشرة (الاول) سلطان جائر (والثانی) غنی متکبر (والثالث) تاجر خائن (والرابع) شارب الخمر (والخامس) القتات (والسادس) صاحب الریاء والسابع آکل مال الیتیم (والثامن) المتهاون بالصلوة (والتاسع) مانع الزکوة (والعاشر) من یطیل الامل فهؤلاء اخوانی واصحابی (نقل من تنبیه الغافلین)

کیونکہ یہ جنی شیطان سے زیادہ شریر ہی۔ اسلئے کہ جنی شیطان کا اغوا صرف وسوسہ کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور انسی شیطان بالمواجہ تجھے بلکہ تمہارے کامومنین مدد کرکے تمکو بہکا سکتا ہی (تنبیہ الغافلین) وہب بن منبہ کہتے ہین اللہ تعالی نے ابلیس سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو اور جو کچھ وہ فرمائین اُسکا جواب دے۔ چنانچہ شیطان سفید رنگ بڈھے کی صورت مین عصا ہاتھ مین لیئے آموجود ہوا۔ آپنے ارشاد فرمایا۔ تو کون۔ عرض کیا ابلیس۔ حضور بولے یہان کیون آیا ہی۔ عرض کیا اللہ تعالی نے اسلئے بھیجا ہی کہ جو کچھ حضور ارشاد فرمائین اُسکا جواب دون۔ آپنے فرمایا۔ اچھا یہ بتا میری امت مین تیرے دشمن کتنے ہین۔ ابلیس نے کہا۔ پندرہ شخص (۱) آپ (۲) بادشاہ عادل (۳) متواضع مالدار (۴) سچا تاجر (۵) نمازی عالم (۶) ناصح مسلمان (۷) رحیم مومن (۸) تائب جو اپنی توبہ پر قائم رہی (۹) حرام سے بچنے والا (۱۰) پاکباز مومن (۱۱) صدقہ دینے والا مسلمان (۱۲) نیک اخلاق ایمان والا (۱۳) نفع دینے والا مسلمان (۱۴) حافظ قرآن جو ہمیشہ تلاوت کرتا ہی (۱۵) شب بیدار کہ لوگ سوتے ہون اور وہ نماز پڑھتا ہی۔ پھر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابلیس یہ ہی امت مین تیرے رفیق کون کون ہین۔ عرض کیا۔ دس (۱) ظالم بادشاہ (۲) متکبر مالدار (۳) خیانت پیشہ سوداگر (۴) شراب خور (۵) چغلخور (۶) ریاکار (۷) زکوة نہ دینے والا (۸) نماز کا سست (۹) یتیم کا مال کھانے والا (۱۰) صاحب طول امل۔ یہ دسون میرے رفیق اور بھائی ہین (منقول از تنبیہ الغافلین)

وذکر فی الخبر انه کان فی بنی اسرائیل رجل متعبد فی صومعته یقال له برصیصا العابد وکان مستجاب الدعوات وکان الناس یأتونه بمرضاهم ویبرأ المریض بدعائه فدعا ابلیس علیه اللعنة الشیاطین فقال من یفتن هذا ویضله فقال عفریت من الشیاطین انا افتنه فان لم افتنه فلست منکم فقال ابلیس انت له فانطلق حتی اتی ملکا من ملوک بنی اسرائیل وله بنت من احسن الناس وهی جالسة مع ابیها واخواتها فصرعها فقرعوا الدف فرعاشت یدا فصارت البنت مجنونة وکانت علی ذلک ایاما ثم اتاهم علی صورة انسان فقال لهم ان اردتم ان تبرأ فاذهبوا بها الی فلان الراهب وهو یبرئها ویدعوها فذهبوا بها الیه فبرئت من علتها فلما رجعوا بها عاد ذلک فقال لهم الشیطان ان اردتم ان تبرأ بالکلیة فاجعلوها عنده ایاما فانطلقوا بها الیه وترکوها عنده فابی الراهب فالحوا علیه وترکوها عنده فکان الراهب مقیما للصلوة صدیما للصیام فاجلسها الراهب عنده فاطعمها حتی طال علیها الوقت فنظر الیها یوما فرای وجهها وجسدها فلم یزل یمثلها فی الحسن فمال قلبه الیها بوسوسة الشیطان ولم یصبر ثم قربها فحملت منه ثم اتاه الشیطان فقال له انک احبلتها

روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین برصیصا نامی ایک بڑا عابد و زاہد شخص تھا مستجاب الدعوات ہونیکے باعث لوگ اپنے مریضونکو اُسکے پاس لایا کرتے تھے اور وہ برصیصا کی دعا سے اچھے ہوجاتے تھے۔ ابلیس نے اپنے شیاطین کو بلاکر پوچھا کہ تم مین برصیصا کو کون شخص گمراہ کرسکتا ہی۔ ایک نے جوابدیا مین ایسا کرسکتا ہون اور اگر بہکا سکون تو مجھے اپنے جتھے کا نہ سمجھنا۔ ابلیس نے اُسے اس کام پر معین کردیا۔ چنانچہ یہ شیطان ابلیس سے اجازت حاصل کرکے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے پاس آیا اسوقت بادشاہ کے پاس اُسکی ایک نہایت حسین بیٹی اپنی ماں بہنون سمیت بیٹھی ہوئی تھی۔ شیطان نے اُس لڑکی کو مرگی والے کی طرح پچھاڑ دیا۔ سارا گھر گھبرا اُٹھا۔ اور لڑکی دیوانی ہوکر عرصہ تک اسی مین مبتلا رہی۔ اسکے بعد شیطان بصورت انسان گھر والون کے پاس آیا اور یہ کہا کہ اگر تم اسکی شفا چاہتے ہو تو فلان راہب یعنی برصیصا کے پاس لیجاؤ۔ اُسکی دعا سے ضرور شفا ہوگی چنانچہ مریضہ کو لیگئے اور برصیصا کی دعا سے اُسنے شفا حاصل کرلی۔ لیکن جب وہ واپس آئی تو پھر شیطان نے دبوچکر پچھاڑ دیا۔ لڑکی بدستور بیمار ہوگئی۔ شیطان نے کہا کہ اگر شفا کلی چاہتے ہو تو لڑکی کو چند روز اُسی زاہد کے پاس چھوڑ دو۔ چنانچہ گھر والے لیگئے اور اُس کے پاس چھوڑ آئے۔ اُنکا اصرار برصیصا کے انکار پر غالب آیا۔ برصیصا حسب سابق نماز و روزہ مین مصروف رہا اور لڑکی کو اپنے پاس رکھا۔ چند روز کے بعد ایک دن اُس پر برصیصا کی نظر پڑگئی ایسا حسین چہرہ اور ایسا سڈول بدن کا ہیکو دیکھا تھا۔ طبیعت کچھ ایسی مائل ہوئی کہ صبر نہ ہوسکا۔ مجبوراً لڑکی سے قربت کی۔ اور اُسے حمل رہ گیا۔ اِس کے بعد شیطان نے برصیصا سے کہا کہ مرشد۔ تم نے لڑکی کو پیٹ رکھوا دیا ہے۔

ولیس لک نجاۃ من الملک مما صنعت بھا الا ان تقتلھا وتدفنھا عندصومعتک فاذا سألوک عنھا فقل انھا ماتت فانھم یصدقونک فدفنھا ودفنھا فجاؤا وسألوا عنھا فقال ماتت بامر اللہ تعالیٰ فصدقوہ ورجعوا فانطلق الشیطان فقال لھما ان الراھب قد وقع علیھا فلما خشی ان یطلع علیھا احد دفنھا ودفنھا فرکب الملک مع الناس مقبلا الی نحو الراھب وحفروا قبرھا فوجدھا منبوحۃ فاخذوا الراھب وصلبوہ وجاء الشیطان وھو علی مصلبہ فقال لہ انا انجیک منھا ان سجدت لی سجدۃ من دون اللہ تعالیٰ فقال کیف اسجد لک وانا فی ھذہ الحالۃ فقال ارضی منک ان تومی برأسک فسجد لہ ایماء برأسہ فقال الشیطان انا بریٔ منک انی اخاف اللہ رب العلمین وھو قولہ تعالیٰ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک انی اخاف اللہ رب العلمین فکان عاقبتھما انھما فی النار خالدین فیھا وذلک جزاؤ الظلمین ھکذا روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فاذا علمت حال برصیصا الذی صار فی النار خلدا فاعلم ان الانسان اذا اتبع مقتضی الشھوات والغضب یظھر تسلط الشیطان علی قلبہ بواسطۃ الھوی ویصیر قلبہ عش الشیطان ومقرہ لکون الھوی مرعی الشیطان ومرتعہ

بادشاہ کے پنجہ سے اسی حالت مین نجات ملسکتی ہی کہ اس لڑکی کو قتل کرکے اپنے عبادتخانہ کے آس پاس دفنا دو اور جب اسکے وارث سوال کرین تو کہدینا کہ لڑکی انتقال کرگئی۔ تمہارے قول کا سب کو یقین آجائے گا چنانچہ برصیصا نے اسے قتل کرکے دفنا دیا۔ بعدہ جب اُسکے وارثون نے اپنی لڑکی طلب کی تو کہدیا وہ بحکم الٰہی انتقال کرگئی۔ اُنہین باور ہوگیا۔ شیطان بادشاہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ برصیصا نے اول اُس سے زنا کیا اور پھر بخوف افشائے راز قتل کرکے دفنا دیا۔ بادشاہ اہلکارونکو لیکر زنا ہ کیطرف گیا۔ اور قبر کھود کر دیکھا تو لڑکی کو مقتولہ پایا۔ برصیصا کو گرفتار کرکے سولی کا حکم دیا گیا عین مصلوب ہونے کے وقت شیطان نے برصیصا کو پاس آکر کہا کہ اگر تو اسوقت مجھے سجدہ کرلے تو میں بلا سے نجات دلا سکتا ہون۔ برصیصا بولا کہ اس حالت مین تجھے کیونکر سجدہ کرسکتا ہون۔ شیطان نے کہا فقط سر کا اشارہ کافی ہے۔ بالجملہ برصیصا نے اشارتاً شیطان کو سجدہ کرلیا۔ اور شیطان یہ کہکر چلدیا کہ مین تجھسے بیزار اور تیرے افعال سے بری ہون کیونکہ مین پروردگار عالم سے ڈرتا ہون۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَمَثَلِ الشَّیْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ الآیۃ یعنے شیطان آدمی کو کفر کی ترغیب دیا کرتا ہے اور جب وہ کافر ہوجاتا ہے تو یہ کہکر چلدیتا ہی کہ مین تجھسے بیزار ہون۔ کیونکہ مین خدا سے ڈرتا ہون دونون کا انجام کار یہ ہی کہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے۔ اور یہ ظالمون کا بدلہ ہے اسی طرح ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ بس تو جب تم نے برصیصا کے ابدی جہنمی ہونیکا حال سُن لیا تو یہ یاد رہی کہ جب آدمی خواہش بد اور مقتضائے غضب کا تابع ہوجاتا ہے تو شیطان اُسکے دلپر مسلط ہوجاتا ہے۔ اور اس وقت اُسکا قلب گندگاہ ابلیس بن جاتا ہے کیونکہ خواہش ابلیس کی سبزہ گاہ ہے

واذا جاهد نفسه ولم يتبع مقتضى الشهوة والغضب يكون قلبه مستفز الملائكة ومهبطهم لكن لما لم يكن قلب من القلوب خاليا عن الشهوة والغضب الحرص والطمع وغيرها من الصفات البشرية المتشعبة عن الهوى لم يتصور ان يوجد قلب خال من ان يكون فيه للشيطان جولان بالوسوسة ولا تزول وسوسته الا بذكر شئ سوى ما يوسوس فيه اذ عند حصول ذكر شئ فيه ينعدم ما كان فيه من قبل الا ان كل شئ سوى ذكر الله تعالى وما يتعلق به يجوز ان يكون محلا للشيطان فاما ذكر الله تعالى فهو الذى يؤمن جانبه ويعلم انه ليس محلا للشيطان فخذ ما اهديتك واعمل بالايمان سهل عليك الله الملك المستعان فمثل القلب كمثل حصن له ابواب كثيرة والشيطان يريد ان يدخل فيه من كل باب ويملكه ويستولى عليه فلا بد للعبد من حفظه ولا يقدر على حفظه الا بمحراسة ابوابه وسد مداخله وابوابه ومداخل الصفات المذمومة فليس للآدمى صفة من الصفات المذمومة الا وهى قوة من قوى الشيطان وسلاح من اسلحته وباب من ابوابه ومدخل من مداخله (من مجالس الرومى) وشروط التوبة ثلاثة (الاول) الرجوع عن المعاصى (والثانى) الندم عليها (والثالث) العزم على ان لا يعود اليها ابدا وروى جابر رضى الله تعالى عنه ان اعرابيا دخل مسجد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال اللهم انى استغفرك واتوب اليك وكبر فلما فرغ من صلاته قال له على رضى الله تعالى عنه

اور اگر انسان مجاہدہ کرتا اور مقتضائے خواہش پر اور غضب سے بچتا رہتا ہے تو اسکا قلب گو فرشتوں کا ملائکہ ہو جاتا ہے لیکن جبکہ شہوت غضب۔ حرص۔ طمع وغیرہ صفات بشر سے کوئی دل پاک نظر نہیں آتا۔ اسلیئے یہ بات متصور ہی نہیں ہو سکتی کہ کسیکا قلب شیطانی جولانگاہ سے خالی ہو۔ اور جس شیطانی وسوسہ کا دخل نہ ہو۔ وسوسہ اسی وقت زائل ہو سکتا ہے کہ آدمی وسوسہ ڈالنے والی چیز کو چھوڑ کر کسی اور شے کا ذکر کرنے لگے۔ کیونکہ ایک شے کے تذکرہ کے وقت دوسری شے معدوم ہو جاتی ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ذکر اللہ اور اسکے متعلقات کے سوا ہر چیز جولانگاہ شیطانی بن سکتی ہے۔ ذکر اللہ شیطان سے امن دینے والی چیز ہے جو کسیطرح جولانگاہ شیطانی نہیں ہو سکتی۔ بس تم نے جو رستہ بتا دیا ہے اُسپر چلو اور ایمان کے ساتھ عمل کرو اللہ تعالی سب کام آسان کر دیگا۔ قلب ایک ایسا قلعہ ہے جسکے دروازے بکثرت ہیں۔ شیطان ہر دروازہ سے داخل ہو کر غالب آنا چاہتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ہر دروازہ کی حفاظت کرے۔ یہ حفاظت سخت نگہبانی اور کواڑ بند کرنے پر منحصر ہے صفات بدان دروازوں کے کواڑ ہیں آدمی میں ہر صفت مذمومہ ایک شیطانی قوت اُسکا ہتیار اور مدخل ہے (مجالس الرومی) توبہ کی تین شرطیں ہیں (۱) گناہوں سے رجوع (۲) معاصی پر ندامت (۳) ہمیشہ کے لئے ترک گناہ۔ جابر روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں آکر یہ کہا اللھم انی استغفرک واتوب الیک (الٰہی میں تجھسے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اسکے بعد نماز باندھ لی۔ جب نماز پڑھ چکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

یا ھذا ان سرعۃ اللسان بالاستغفار توبۃ الکذابین وتوبتک ھذہ تحتاج الی التوبۃ فقال یا امیر المؤمنین وما توبۃ الصادقین قال ھی اسم یقع علی ستۃ معان (الندامۃ) علی الماضی من الذنوب والاعادۃ لما ضیعہ من الفرائض ورد المظالم واذابۃ النفس فی الطاعۃ کما ربیتھا فی المعصیۃ واذاقتھا مرارۃ الطاعۃ کما اذقتھا حلاوۃ المعصیۃ (والبکاء) بدل اضحاک ضحکتہ کذا ذکرہ ابو السعود قال نجم الدین قدس سرہ اذا اراد اللہ ان یتوب علی عبد من عبادہ لیرجم من اسفل سافلین البعد الی اعلی علیین القرب یخلصہ من عبودیۃ ما سواہ ینصرف جذبات العنایۃ ثم یوفقہ للرجوع الی الحضرۃ ویقبل منہ الرجوع بالتقرب الیہ کما قال اللہ تعالی من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا والحدیث بھذا معناہ من تقرب الی بالتوبۃ والطاعۃ تقربت الیہ بالرحمۃ والتوفیق والاعانۃ وان زاد زدت

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عنکبوت

(یا عبادی الذین اٰمنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون) ای اذا لم تسھل لکم العبادۃ فی بلدۃ ولم یتیسر لکم اظہار دینکم فھاجروا الی حیث یتمشی لکم ذلک

اے شخص یہ زبان سے جلدی جلدی استغفار کہنا جھوٹے لوگونکی توبہ ہی اور یہ توبہ خود توبہ کی محتاج ہی اُسنے عرض کیا کہ حضور سچونکی توبہ کیسی ہوتی ہی۔ فرمایا توبہ چھ معنونمین مستعمل ہوتی ہی (۱) گزشتہ گناہونپر ندامت (۲) فائتہ فرائض کا اعادہ (۳) حقوق کی واپسی (۴) اپنی جان کو اس طرح طاعات مین صرف کرنا جسطرح گنہگارونمین مصروف کیا تھا (۵) نفس کو اسطرح طاعت کا مزہ چکھانا جسطرح معصیت کا مزہ چکھایا تھا (۶) گزشتہ ہنسی کے بدلے بکثرت رونا (ابو السعود) نجم الدین قدس سرہ کا قول ہی کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کو بُعد کے اسفل السافلین سے قرب کے اعلی علیین کیطرف لیجانا چاہتا ہی تو اپنے جذبات عنایت کے باعث اُسی عبودیت ماسوا سے رہائی دیکر اپنی بارگاہ کیجانب بُلا لیتا ہی اور اُس سے قریب ہوکر اُسکے رجوع الی اللہ کو قبول کر لیتا ہی۔ چنانچہ حدیث قدسی کا مضمون ہی کہ جو مجھسے ایک بالشت قریب ہوتین اُس سے ایک گز قریب ہو جاتا ہون۔ اور جو ایک گز قریب ہوتین اُس سے دو گز نزدیک ہو جاتا ہون اسکا مطلب یہ ہی کہ جو شخص توبہ و طاعت سے میرا تقرب ڈھونڈتا ہی مین رحمت و توفیق و اعانت سے اُسکا مقرب بنجاتا ہون اور اگر اس قرب مین زیادتی چاہتا ہے تو مین بھی زیادتی کر دیتا ہون۔

مورد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عنکبوت

یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ (میرے ایماندارو بیشک میری زمین فراخ ہی تم میری ہی عبادت کرو) مطلب یہ کہ اگر تم کسی خاص شہر مین عبادت اور اپنے دین کا اظہار نہ کر سکو تو کسی ایسے مقام مین ہجرت کر جاؤ جہان یہ باتین میسر ہو سکین۔

وعنه علیه السلام من فر بدینه من ارض الی ارض ولو کان شبرا استوجب الجنة وکان رفیق ابراهیم ومحمد علیهما السلام والفاء جواب شرط محذوف اذا المعنی ان ارضی واسعة ان لم تخلصوا العبادة لی فی ارض فاخلصوها فی غیرها (کل نفس ذائقة الموت) تنالها لا محالة (ثم الینا ترجعون) للجزاء من هذا عاقبته ینبغی ان یجتهد فی الاستعداد له والذین امنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم لننزلنهم (من الجنة غرفا) علالی وقرأ حمزة والکسائی لنثوینهم (ای لنقیمنهم من الثواء فیکون انتصاب غرفا لاجرائه مجری لننزلنهم او بنزع الخافض او تشبیه الظرف المتسع بالمبهم (تجری من تحتها الانهار خالدین فیها نعم اجر العاملین) وقرئ فنعم والمخصوص بالمدح محذوف دل علیه ما قبله (قاضی بیضاوی) روی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال للمصلی علی نور علی الصراط ومن کان علی الصراط من اهل النار لم یکن من اهل النار صدق رسول الله قال مقاتل والکلبی نزلت هذه الآیة فی ضعفاء مسلمی مکة یقول ان کنتم فی ضیق بمکة من اظهار الایمان فاخرجوا منها الی ارض المدینة ان ارضی یعنی المدینة واسعة امینة قال مجاهد هو ان ارضی واسعة فتهاجروا فیها وقال سعید ابن جبیر اذا عمل فی الارض بالمعاصی فلم تخرجوا فان ارضی واسعة وقال عطاء اذا امرتم بالمعاصی فاهربوا

یعنی جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے دین کو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف لے نکلا خواہ ایک ہی بالشت کیوں نہ ہو) وہ جنت کا مستحق ہے۔ آیت میں ف شرط محذوف کا جواب ہے یعنی میری زمین فراخ ہے اگر تم ایک جگہ خالص طور سے عبادت نہیں کر سکتے تو دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ کل نفس ذائقۃ الموت ہر شخص کو لامحالہ موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم سب کے سب جزا کے لیے ہماری طرف رجوع کرو گے۔ پس تو جسکا انجام موت ہوا ہے ہر دم تیار رہنا چاہیئے اور ایماندار ون۔ نیک عمل کرنیوالوں کو ہم جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے (حمزہ اور کسائی کی قرأت میں لنثوینھم ہے اور غرفا کا نصب یا تو اسلئے ہے کہ لنثوینھم یعنی لننزلنھم ہے یا نصب بنزع خافض ہے یا ظرف موقت کو مبہم سے تشبیہ دیگئی ہے) ان جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہیں ایماندار ہمیشہ یہیں رہا کرینگے۔ اور یہ عمل کرنیوالوں کی بہت ہی اچھی مزدوری ہے۔ ایک قرأت میں فنعم ہے اور مخصوص بالمدح محذوف ہے اسلئے کہ جملہ ماقبل اسپر دال ہے (بیضاوی) ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا۔ درود بھیجنے والے پر پل صراط کے وقت نور ہوگا۔ اور جسپر اسوقت نور ہوگا وہ ناری نہیں ہو سکتا (رسول خدا نے سچ فرمایا) مقاتل اور کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت مکہ کے ضعیف مسلمانوں کی بابت نازل ہوئی ہے مطلب یہ ہے کہ اے اہل مکہ۔ اگر مکہ میں رہکر تم اظہار ایمان نہیں کر سکتے تو وہاں سے مدینہ چلے جاؤ ارضی سے مراد مدینہ اور واسعۃ یعنی امنیۃ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ میرا ملک فراخ ہے تم کسی اور جگہ ہجرت کر جاؤ۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ جب کسی سرزمین پر گناہ ہونے لگیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔ کیونکہ میرا ملک وسیع ہے عطاء فرماتے ہیں جب تمکو گناہ کا حکم دیا جائے تو بھاگ جاؤ

فان ارضی واسعۃ ولذلک یجب علی کل من کان فی بلدۃ یعمل فیہا بالمعاصی ولا یمکنہ تغییرذلک ان یہاجر الی حیث تمکنہ العبادۃ وقیل نزلت فی قوم تخلفوا عن الہجرۃ بمکۃ وقالوا نخشی ان ہاجرنا نموت من الجوع وضیق المعیشۃ فانزل اللہ ہذہ الآیۃ ولم یعذرہم بترک الخروج وقال مطرف ابن عبداللہ ان ارضی واسعۃ ای رزقی لکم واسع فاخرجوا (معالم التنزیل) روی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام اذا مات المؤمن حام روحہ حول دارہ شہرا فینظر الی من خلف من عیالہ کیف یقسم مالہ وکیف یؤدی دیونہ فاذا انتہی شہرا رد الی حفرتہ فیحوم حول قبرہ سنۃ وینظر من باتیۃ ویدعولہ ومن یحزن علیہ فاذا انتہی سنۃ رفع روحہ الی حیث یجتمع فیہ الارواح الی یوم ینفخ فی الصور (بہجۃ الانوار) سئل ابوحنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ای ذنب اخوف یسلب الایمان قال ترک الشکر للہ علی الایمان وترک خوف سوء الخاتمۃ وظلم العباد (کنز الاخبار) ویرسل اللہ تعالی الیہ بعد موتہ عند حمل الجنازۃ اربعۃ ملائکۃ فاذا انتہوا علی راس قبرہ نادے احدہم انقضت الآجال وانقطعت الآمال ونادی الثانی ذہبت الاموال وبقیت الاعمال ونادی الثالث زالت الاشغال وبقی الوبال ونادی الرابع طوبی لک ان کان مطعمک من الحلال وکنت مشغولا بعد متنزہی الجاہل (بہجۃ الانوار) وحکی ان سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام لما وسع علیہ فی دنیاہ

خدا کی زمین فراخ ہی۔ اسی لیے جب کسی شہر مین بکثرت گناہ ہونے لگین اور آدمی اُنکے مٹانے پر قادر نہو تو اُسپر واجب ہے کہ ایسی جگہ چلا جائے جہان آسانی سے عبادت کر سکے۔ بعض کا قول ہی کہ آیت مذکورہ اُنکے حقمین نازل ہوئی ہی جو ہجرۃ کو چھوڑ کر مکہ مین رہگئے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اگر ہم ہجرت کر جائینگے تو بھوک اور تنگی معاش کے باعث مر رہینگے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور یہ لوگ ترک ہجرت کے متعلق معذور نہین سمجھے گئے۔ مطرف بن عبداللہ کہتے ہین (ارضی واسعۃ) کا یہ مطلب ہے کہ میری دی ہوئی روزی وسیع ہی تم ہجرت کرتے تو دیکھو (معالم التنزیل) ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ مومن کی روح مرنیکے بعد ایک مہینے تک اپنے گھر کے گرد پھرتی اور یہ دیکھا کرتی ہی کہ اُسکے وارث مال کیونکر تقسیم کرتے اور اُسکا قرض کس طریقہ سے چکاتے ہین پھر مہینا بھر کے بعد اکیسال تک قبر کے گرد پھرتی اور یہ دیکھتی ہی کہ جانے والے کیلئے کون نگمین ہوتا اور دعا مغفرت کرتا ہی پھر بعد اتمام سال یہ روح دیگر ارواح سے جا ملتی اور نفخ صور تک وہین رہتی ہی (بہجۃ الانوار) ابوحنیفہ رح سے پوچھا گیا کہ ایمان جانے کا سب سے زیادہ خوف کون سے گناہ مین ہے۔ فرمایا دولت ایمان ملنے پر خدا کا شکر نہ کرنے سے خاتمہ کا خوف نہ رکھنے مین۔ بندونیطرح کہ نہین (کنز الاخبار) موت کے بعد جنازہ اُٹھتے وقت اللہ تعالی مرنیوالے کی پاس چار فرشتے بھیجتا ہی۔ ایک کہتا ہی کہ عمر بسر ہوگئی اور امید بر نہین جاتی۔ دوسرا کہتا ہی کہ مال جاتا رہا اعمال رہگئے تیسرا کہتا ہی کہ شغل سب زائل ہوگئے صرف وبال رہگیا۔ چوتھا ندا دیتا ہی کہ اگر تو نے کھانا پینا حلال اور خدا کی عبادت مین مشغول رکھا تو تیرے لیے مبارکباد ہی (بہجۃ الانوار) حکایت سلیمان علیہ السلام کو جب دنیوی فراخی حاصل ہوئی

وحکم الانس والجن والوحوش والطیور وحکم الریاح عزت نفسه فاستاذن ربه فقال یارب ائذن لی حتی اعطی رزق کل مرزوق سنة کاملة فاوحی الله تعالیٰ الیه انک لا تستطیع فقال الٰهی ائذن لی یوما فاذن الله له یوما فاقام سلیمان علیه الصلوٰة والسلام الانس والجن ان یاتوا بجمیع من فی الارض وامران یطیر ما یطیر وان یحضر ما یحضر فطیر وحضر اربعین یوما ثم امر الصبا ان لا تهب علی المأکولات حتی لا تفسد الطعام وامر ان یصف الطعام فی صحراء واسعة فکان طول السماط مسیرة شهر فمر فمر علیه عرضه شهر فاوحی الله تعالیٰ الی سلیمان علیه الصلوٰة والسلام من تبتدئ من المخلوقات قال بسکان البر والبحر فامر الله تعالیٰ من سکان البحر المحیط حوتا بان یاتی دعوة سلیمان فرفع الحوت راسه وتقدم نحو السماط وقال یا سلیمان قد جعل الله رزقی فی هذا الیوم علیک فقال سلیمان علیه السلام دونک الطعام فابتدا فما تم لحظة حتی ابتلع ذلک الزاد کله ثم نادی یا سلیمان اشبعنی فانی جائع فقال ما شبعت قال الی الآن ما شبعت فعند ذلک خر ساجدا وقال سبحان من تکفل برزق کل مرزوق من حیث لا یشعر (بدیع الاسرار) وروی ان سلیمان علیه السلام سال نملة قال کم رزقک فی السنة فقالت حبة من حنطة فجعل سلیمان علیه السلام النملة فی قارورة ووضع معها حبة من حنطة وسد راسها

اور جن انسان وحوش طیور سب اُنکے محکوم ہوگئے تو ایکدن آپنے بارگاہ خداوندی مین عرض کیا الٰہی مین ہر مخلوق کو ایک برس تک روزی دینی چاہتا ہون اسکی اجازت ملجاوے حکم ہوا کہ تمسے ہرگز نہوسکے گا۔ عرض کیا کہ اچھا ایک ہی دن کی اجازت ہو۔ چنانچہ ہوگئی حضرت سلیمان نے جن انسان کو حکم دیا کہ روے زمین کے تمام باشندون کو جمع کرلو۔ اور تمام کھانے کی چیزین لیکر آؤ۔ چالیس دن تک کھانا کھاتے رہے۔ پھر باد صبا کو حکم دیا کہ خبر دار کھانے سڑنے نہ پاوین۔ اسکے بعد ایک وسیع جنگل مین تمام کھانے چنے گئے۔ دسترخوان ایک مہینے کی راہ لمبا اور اسیقدر چوڑا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ پیشہ کو تمسی مخلوق کو کھلانا شروع کروگے۔ غرض کیا جنگلی اور دریائی مخلوق کو۔ اللہ تعالیٰ نے بحر محیط کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ سلیمان کی دعوت مین حاضر ہو۔ مچھلی سر نکالکر دسترخوان کیطرف بڑھی اور یہ کہا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرا رزق آپکے ذمہ کردیا ہے۔ آپنے جواب دیا۔ ہان ہان کھانا شروع کر۔ مچھلی ایک لحظہ مین سارا کھانا دھڑ مین اُتار گئی۔ اور پھر یہ کہا کہ اے سلیمان ع پیٹ بھر کر کھلوائیے۔ مین تو ابھی بھوکی ہون۔ آپنے فرمایا کیا تیرا پیٹ نہین بھرا۔ مچھلی نے کہا۔ ابھی تو نہین بھرا۔ اسوقت سلیمان ع سجدہ مین گر پڑے۔ اور یہ کہا پاکذات وہی ہے جو ہر متنفس کے رزق کا کفیل ہے۔ اور جہان سے دیتا ہے کہ جہان سے گمان نہو (بدیع الاسرار) روایت ہے کہ سلیمان ع نے ایک چیونٹی سے پوچھا تو ایک سال مین کتنا کھاتی ہے۔ عرض کیا گیہون کا ایک دانہ آپنے ایک دانہ ڈالکر چیونٹی کو شیشہ مین بند کردیا اور ڈاٹ لگا دی۔

فلما تمت السنة فتح فم القارورة فاذا النملة اکلت نصف الحبة فقال سلیمان علیه السلام لماذا امرتنا کلی نصفها الاخر قالت لان توکلی کان علی الله فاکل الحبة لانه لا ینسانی فلما صار توکلی علیك فی القارورة ترکت نصفها وقلت ان نسیبنی فی هذه السنة اکلت النصف الاخر فی السنة الاتیة (رجبیہ) وفی الخبر اذا اخذ العبد فی النزع ینادی ملك الموت دعه حتی یستریح فاذا بلغ الروح الصدر قال دعه حتی یستریح واذا بلغ الحقوم جاءه نداء دعه حتی یودع الاعضاء بعضها بعضا فتودع العین العین فتقول السلام علیکم الی یوم القیمة وکذلك الاذنان والیدان والرجلان ویودع الروح النفس فتعوذ بالله تعالی من وداع الایمان اللسان والمعرفة الجنان فتبقی الیدان بلا حرکة والرجلان لا حرکة لهما والعینان لا نظر لهما والاذنان لا سمع لهما واللسان لا روح له ولو بقی القلب بلا معرفة فکیف حال العبد فی اللحد لا یری احدا ولا ابا ولا اما ولا اولادا ولا اصحابا ولا فراشا ولا اخوانا ولا احبابا فلو لم یرزیاکریما فقد خسر خسرانا عظیما (زہرۃ الریاض) وفی الخبر ایضا ان ملك الموت اذا اراد قبض الروح یقول العبد لا اعطیك ما لم تو مر به فیقول ملك الموت امرنی ربی بذلك ویطلب الروح منه العلامة والبرهان فیقول الروح

برس روز کے بعد کھولکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُسنے صرف آدھا دانہ کھایا ہے۔ فرمایا تو نے نصف کیون چھوڑ دیا۔ چیونٹی نے عرض کیا پہلے میرا بھروسا خدا پہ تھا۔ مین تمام دانہ کھا لیتی تھی اور یہ جانتی تھی کہ وہ مجھے ہرگز فراموش نکریگا۔ شیشہ مین بند ہونے کے بعد صرف آپ پر اعتماد ہوگیا۔ اسلئے مینے نصف دانہ چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اگر آپ اس سال مجھے بھولجائین گے تو باقی نصف دانہ آیندہ سال کام آئے گا (رجبیہ) حدیث مین ہے کہ جب بندہ عالم نزع مین ہوتا ہے تو ملک الموت ندا کرتے ہین کہ اسے آرام پانے کے لئے چھوڑ دے۔ پھر جب روح سینہ تک آجاتی ہے تو پکر یہی ندا ہوتی ہے اور جب حلقوم تک پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت فرماتے ہین کہ اسے چھوڑ دے تاکہ ایک عضو دوسرے عضو کو رخصت کرلے اسوقت آنکھ السلام علیکم کہکر دوسری آنکھ کو قیامت تک کے لئے رخصت کرتی ہے پھر اسیطرح کان۔ ناک پانو۔ ایک دوسرے کو وداع کرتے ہین۔ روح نفس کو چھوڑ جاتی ہے (اللہ تعالی ایمان کو زبان کے اور معرفت کو دل کے رخصت کردینے سے پناہ مین رکھے) اسوقت ہات پانو بلا حرکت آنکھین بلا نور کان بلا سماعت اور بدن بلا روح باقی رہجاتا ہے۔ توبہ توبہ اگر دل بلا معرفت رہگیا تو بندہ پر قبر مین کیسی بنے گی۔ جہان نہ مان نہ باپ۔ نہ اولاد۔ نہ یار دوست۔ نہ بھائی بند۔ نہ بچھونا نہ پردہ۔ اگر خداوند کریم کا دیدار نہوا تو بڑا گھاٹا اُٹھانا پڑے گا (زہرۃ الریاض) حدیث مین ہے کہ جب ملک الموت جان لینے آتے ہین تو بندہ کہتا ہے کہ جس چیز کا تمکو حکم نہین مین اُسے حوالے نہین کرسکتا۔ وہ فرماتے ہین کہ مجھے خدا نے حکم دیا ہے۔ اسوقت روح ملک الموت سے علامت اور حجت طلب کرتے ہوئے یہ کہا کرتی ہے

ان ربی خلقنی وادخلنی فی جسدک ولم تکن عند ذلک معی فالامر تریدان تاخذنی فیدعو ملک الموت الی الله تعالی ویقول ان عبدک فلانا یقول کذا وکذا ویطلب البرهان فیقول الله تعالی اقبض روح عبدی یا ملک الموت اذهب الی الجنة فخذ تفاحة علیها علامتی وارها روحه فیذهب ملک الموت فیاخذها وعلیها مکتوب بسم الله الرحمن الرحیم فیریه ایاها فاذا راها روح العبد یخرج مع النشاط (زهرة الریاض) روی انه علیه السلام قال لا یخرج روح المؤمن حتی یری مکانه فی الجنة فلا ینظر الی ابویه ولا الی اولاده عند ذلک من عشق ذلک المکان ولا یخرج روح المنافق حتی یری مکانه فی النار فلا ینظر الی اولاده ولا ابویه من فزع ذلک المکان قیل یا رسول الله کیف یری المؤمن مکانه فی الجنة والمنافق مکانه فی النار قال ان الله تعالی خلق جبرائیل علیه السلام فی احسن صورة وله مائة الف واربعة وعشرون الف جناح وبین ذلک الجناح جناحان اخضران مثل جناح الطاؤس اذا نشر جناحا من ذلک الجناح یملاء ما بین السماء والارض وعلی جناحه الایمن مکتوب صورة الجنة ومافیها من الحور والقصور والدجاجات والخدام وعلی جناحه الایسر مکتوب صورة النار ومافیها من الحیات والعقارب والدکاکین والزبانیة واذا جاء اجل واحد یدخل فوج من الملائکة فی عروقه ویعصرون روحه من قدمیه الی رکبتیه ویخرج ذلک الفوج ویدخل الفوج الثانی فیعصرون روحه من رکبتیه الی صدره

کہ خدا نے پیدا کرنیکے بعد جب تجکو بدن مین داخل کیا ہی تو تم میرے ساتھ نہ تھے۔ اسوقت کس حجت سے مجھے لینے آئے ہو۔ ملک الموت بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوکر عرض کرتے ہین کہ فلان بندہ حجت طلب کرتا ہی۔ ارشاد ہوتا ہی کہ میرے بندہ کی روح لے چل کہا جنت کا ایک سیب لیجاؤ اور اُسکی روح کو دکھاؤ۔ ملک الموت جنت کا ایک سیب جسپر بسم الله الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہوتی ہی لیجاکر اُسے دکھاتے ہین۔ وقت روح نہایت خوش ہوکر بدن سے جدا ہوجاتی ہے (زہرۃ الریاض) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی مؤمن کی روح جنت مین اپنا ٹھکانا دیکھے بغیر بدن سے نہین نکلتی۔ اور اس ٹھکانے پر قرینگی کے باعث ماں باپ اور اولاد کی طرف پیدا نہین کرتی۔ اور منافق کی روح دوزخ مین اپنا مقام دیکھے بغیر جسم سے خارج نہین ہوتی اور اُس خوفناک مقام کی ہول کے سبب ماں باپ اور اولاد کی طرف متوجہ نہین ہوتی۔ لوگون نے عرض کیا حضور مؤمن و منافق کو اپنا اپنا ٹھکانا کیونکر نظر آجاتا ہی۔ فرمایا۔ الله تعالی نے جبرئیل کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہی اُنکے ایک لاکھ چوبیس ہزار پر ہین۔ ان مین ہر پنگ طاؤس دو سبز پر ہین۔ جب آپ کسی پر کو کھولتے ہین تو خلوۂ آسمان و زمین سب ڈھک جاتا ہی۔ آپکے دہنے بازو پر جنت حور و قصور۔ دجاجات اور خدام جنت وغیرہ کیصورت منقوش ہی اور بائین بازو پر دوزخ۔ اُسکے سانپ۔ بچھو۔ ورکات۔ اور زبانیہ وغیرہ کی صورتین درج ہین۔ جب کسیکی موت آتی ہے تو فرشتونکی ایک جماعت رگون مین داخل ہوکر اُسکی روح کو پاؤن سے لیکر گھٹنون تک کھینچتی ہے۔ پھر یہ جماعت چلی جاتی ہے اور دوسری جماعت جان کو گھٹنون سے پیٹ تک کھینچ لاتی ہے

ویخرج ذلک الفوج ویدخل الفوج الثالث فیعصرون روحہ من بطنہ الی صدرہ ویخرج ذلک الفوج ویدخل الفوج الرابع فیعصرون روحہ من صدرہ الی الحلقوم وعند ذلک یکون وقت النزع فاذا کان مؤمنا ینشر جبرائیل علیہ السلام جناحہ الایمن فیری مکانہ فی الجنۃ فیعشقہ ولا ینظر الی ابویہ ولا الی اولادہ من عشق ذلک المکان فینصب بصرہ الیہ وان کان منافقا ینشر جناحہ الایسر فیری مکانہ فی النار ولا ینظر الی ابویہ ولا الی اولادہ من فزع ذلک المکان فینصب بصرہ الیہ فطوبی لمن کان قبرہ روضۃ من ریاض الجنان وویل لمن کان قبرہ حفرۃ من حفر النیران (زہرۃ الریاض) فی ذکر بدء الروح بعد الخروج من البدن وفی الخبر انہ اذا فارق الروح البدن نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم ما ترکت الدنیا ام الدنیا ترکتک اجمعت الدنیا ام الدنیا جمعتک اقتلت الدنیا ام الدنیا قتلتک واذا وضع علی المغتسل نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم این بنیتک القوی ما اضعفک واین لسانک الفصیح ما اسکتک واین اذنک السامعۃ ما اصمک وابن ابصارک الخلص ما اوحشک واذا وضع فی الکفن نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم طوبی لک ان صحبک رضوان اللہ والویل لک ان صحبک سخط اللہ

اسکے بعد تیسری جماعت پیٹ سے سینہ تک اور چوتھی جماعت سینہ سے حلقوم تک جان نکال لیتی ہے۔ اسوقت عالم نزع شروع ہو جاتا ہے۔ اگر مرنے والا مومن ہے تو جبریل ع داہنا بازو کھول دیتے ہیں۔ یہ شخص جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھکر اسپر عاشق ہو جاتا ہے۔ ماں باپ یا اولاد کیطرف نہیں دیکھتا۔ اس مقام کی فریفتگی کے سبب اُدھر ہی کو ٹکٹکی بندھی رہجاتی ہے۔ اور اگر میت منافق ہے تو جبریل ع بایاں بازو کھولتے ہیں یہ دوزخ میں اپنا مقام دیکھکر ہول کے باعث ماں باپ یا اولاد کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ آنکھیں اُدھر ہی پھٹی کی پھٹی رہجاتی ہیں۔ جسکی قبر جنت کا باغ ہو اُسے بہار کیا اور جسکی قبر آگ کا گڑھا ہو اُسپر افسوس (زہرۃ الریاض) (بدن سے نکلنے کے بعد روح کی ندا کا تذکرہ) حدیث شریف میں ہے کہ جب روح بدن سے نکلتی ہے تو آسمان سے تین آوازیں آتی ہیں (۱) اے ابن آدم ع تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھے چھوڑ دیا (۲) تو نے دنیا سمیٹی یا دنیا نے تجھے سمیٹ لیا (۳) تو نے دنیا کو مارا یا دنیا نے تجھے مار ڈالا۔ پھر جب میت کو نہلانے کے لیے پٹرے پر ڈالتے ہیں تو تین آوازیں آتی ہیں۔ (۱) اے ابن آدم تیرا قوی جسم کیا ہوا آج تو کس قدر ناتوان ہے (۲) تیری فصیح زبان کیا ہوئی آج تو کس قدر خاموش ہے (۳) تیرے سننے والے کان کیا ہوئے آج تو بالکل گونگا ہے۔ تیرے خالص دوست کیا ہوئے۔ آج تو تنہا ہے۔ اور جب کفن پہنایا جاتا ہے تو تین آوازیں آتی ہیں (۱) اے ابن آدم اگر رضوان الٰہی تیرا مصاحب ہے تو تجھے مبارکباد اور اگر غضب الٰہی تیرا رفیق ہے تو تجھپر افسوس۔

یا ابن ادم طوبی لک ان کان ماوالک الجنان والویل لک ان کان ماوالک النیران یا ابن آدم تذھب الی سفر بعید بغیر زاد وتخرج من منزلک فلا ترجع الیہ ابدا الا باد ونصیر الی بیت الاھوال واذا حمل علی الجنازۃ نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم طوبی لک ان کان عملک خیرا وطوبی لک ان کنت تائبا وطوبی لک ان کنت مطیعا للہ واذا وضع للصلوۃ نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم کل عمل عملتہ تراہ الساعۃ فان کان عملک خیرا تراہ خیرا وان کان عملک شرا تراہ شرا واذا وضعت الجنازۃ علی شفیر القبر نودی بثلاث صیحات یا ابن آدم ما تزودت من العمر ان لھذا الخراب وما حملت من الغنی لھذا الفقر وما حملت من النور لھذہ الظلمۃ واذا وضع فی اللحد نودی بثلاث صیحات یا ابن آدم کنت علی ظھری ضاحکا فصرت فی بطنی باکیا وکنت علی ظھری فرحا فصرت فی بطنی حزینا وکنت علی ظھری ناطقا فصرت فی بطنی ساکتا واذا ادبر الناس عنہ یقول اللہ تعالی یا عبدی بقیت فریدا وحیدا وترکوک فی ظلمۃ القبر وقد عصیتنی لاجلھم وانا ارحمک الیوم رحمۃ یتعجب منھا الناس وانا اشفق علیک من الوالدۃ بولدھا الخ (فی دقائق الاخبار) علیک بمضمونہ

بعون الملک الغفار تکن فی دار السلام رفیق الابرار کل نفس ذائقۃ الموت

(۲) اے ابن آدم اگر جنت تیرا ٹھکانا ہی تو تجھے مبارکباد اور اگر دوزخ ہی تو تجھپر افسوس (۳) اے ابن آدم تو بغیر توشہ دور دراز سفر کیلئے نکلا ہی اور جس گھر سے چلا ہی ابدالآباد اُسکیطرف رجوع نکریگا بلکہ تجکو خوفناک مقام میں رہنا پڑیگا اور جب جنازہ اُٹھایا جاتا ہی تو تین آوازین آتی ہین (۱) ابن آدم۔ اگر تیرے عمل نیک ہین تو تجھے مبارکباد (۲) اگر تو تائب ہی تو تجھے مبارکباد (۳) اگر مطیع خدا ہی تو تجھے مبارکباد۔ پھر جب نماز کیلئے جنازہ رکھا جاتا ہی تو تین آوازین آتی ہین (۱) ابن آدم۔ تو نے جو کچھ کیا ہی اسوقت سامنے آجائیگا (۲) تیرے عمل نیک ہین تو نیکی پیش آئے گی (۳) اور تیرے افعال بد ہین تو بدی حاصل ہوگی۔ پھر جب جنازہ قبر کے کنارہ رکھا جاتا ہی تو تین آوازین آتی ہین (۱) اے ابن آدم۔ تو نے دنیا کی آبادی سے اس اُجڑے دیار کیلئے کیا توشہ باندھا (۲) تو نگری سے اس محتاجی کیلئے کیا سایہ لیا (۳) نور سے اس اندھیرے گھر کے لیئے کیا سامان لایا۔ پھر جب میت کو قبر مین رکھتے ہین تو تین آوازین آتی ہین (۱) ابن آدم تو میری پیٹھ پر ہنسا کرتا تھا آج میرے پیٹ مین پڑا رو رہا ہی (۲) تو میری پیٹھ پر خوش تھا آج میرے پیٹ مین غمگین ہی (۳) تو میری پیٹھ پر باتین کیا کرتا تھا آج میرے پیٹ مین خاموش ہی۔ پھر جب لوگ دفنا کر چلدیتے ہین تو اللہ تعالی فرماتا ہی اے بندے تو تنہا بیکس رہگیا تجھے اندھیری گور مین چھوڑ گئے۔ تو نے لوگون کے لئے میری نافرمانی کی مین آج تجھپر ایسی رحمت کرونگا کہ لوگونکو تعجب ہوگا۔ مین تجھپر ان سے زیادہ مہربان ہون (یہ دقائق الاخبار سے منقول ہی اسکا مطلب یاد رکھنا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالی جنت مین تم نیک لوگون کے مصاحب ہوجاؤ کے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے یہ معنے ہین

ای واجرة مرارة الموت ومتجرعة غصص المفارقة کما یجد الذائق ذوق المذوق وهذا یبنی علی ان الذوق یصلح للقلیل والکثیر کما ذهب الیه الراغب وقال بعضهم اصل الذوق بالفم فما یقل تناوله فالمعنی اذا ان النفوس تزهق بملابسة جزء من الموت واعلم ان للانسان روحا وجسدا وبخارا لطیفا بینهما هو الروح الحیوانی فما دام هذا البخار باقیا علی الوجه الذی یصلح ان یکون علاقة بینهما فالحیاة قائمة وعند انطفائه وخروجه عن الصلاحیة تزول الحیاة ویفارق الروح البدن مفارقة اضطراریة وهو الموت الصوری ولا یعرف کیفیة ظهور الروح فی البدن ومفارقته له وقت الموت الا اهل الاسلام التام ثم الینا ای الی حکمنا ومزاولتنا ترجعون من الرجع وهو الرد ای ترددون فمن کانت هذه عاقبته ینبغی ان یجتهد فی التزود والاستعداد لها ویری مهاجرة الوطن سهلة واحتمال الغربة هینا هذا اذا کان الوطن دار الشرک وکذا اذا کان ارض المعاصی والبدع وهو لا یقدر علی تغییرها والمنع منها فیهاجر الی ارض المطیعین من ارض الله الواسعة (روح البیان)

سورة الدخان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(حم والکتاب المبین) ای القرآن والواو للعطف ان کان حم مقسما به والا فللقسم والجواب قوله (انا انزلناه فی لیلة مبارکة) فی لیلة القدر او البراءة

کہ ہر شخص موت کی تلخی اور مفارقت جسم و روح کے کڑوے گھونٹ کا مزہ چکھنے والا ہی جسطرح چاشنی چکھا کرتا ہی۔ اس سے یہ نکلا کہ چکھنا قلیل وکثیر دونوں پر صادق آتا ہی چنانچہ راغب کا یہی قول ہی بعض علماء نے صرف قلیل چیز پر چکھنے کا اطلاق کیا ہی۔ اس سے ثابت ہوا کہ موت کے پہلے ہی جزء سے روح نکلنا شروع ہے یا رہی کہ انسانی روح وجسم کے مابین ایک بخار لطیف کا نام روح حیوانی ہی۔ جبتک یہ بخار مناسب طور پر قائم رہتا ہی حیات باقی رہتی ہی اور جب یہ نہیں رہتا یا حد اعتدال سے خارج ہو جاتا ہی زندگی نہیں رہتی روح بدن کو چھوڑ جاتی ہی اسکا نام ظاہری موت ہی۔ بدن میں ظہور روح کی کیفیت اور مرنے وقت اُس کی مفارقت کا حال اولیاء اللہ ہی جانتے ہیں ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر تم ہماری طرف رجوع کروگے۔ یعنی ہمارے حکم اور جزائے اعمال کیجانب پھیرے جاؤگے۔ پس تو جیکا انجام کار یہ ہوا اُس پر لازم ہے کہ توشہ لینے اور موت کے لئے مستعد رہنے میں کوشش کرتا رہے۔ ترک وطن کو آسان اور مشقت سفر کو خوشگوار سمجھے۔ یہ جب کہ وطن دار الشرک یا مقام معاصی وبدعات ہو۔ اور آدمی انکے منع کرنے یا مٹانے پر قادر نہ ہو سکے اسوقت نیک لوگوں کے ملک کیطرف ہجرت کر جائے۔ کیونکہ خدا کی زمین فراخ ہے۔ (روح البیان)

سورة دخان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ قسم ہی کتاب روشن یعنی قرآنمجید کی اگر لفظ حٰمٓ مقسم بہ ہی تو واو عاطفہ ہی ورنہ قسمیہ اور جواب یہ آیت ہی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ ہمنے اسکو بابرکت رات یعنی لیلۃ القدر یا لیلۃ البراۃ میں نازل کیا

ابتدی فیها انزاله او انزل فیها جملة الی سماء الدنیا من اللوح المحفوظ ثم انزل علی الرسول نجوما فی ثلاث وعشرین سنة وبرکتها لذلک فان نزول القرآن سبب للمنافع الدینیة والدنیویة اولما فیها من نزول الملائکة والرحمة واجابة الدعوة وقسمة النعمة وفصل القضیة (انا کنا منذرین) استیناف یبین المقتضی للانزال وکذلک قوله فیها یفرق کل امر حکیم فان کونها مفرق الامور المحکمة او الملتبسة بالحکمة یستدعی ان ینزل فیها القرآن الذی هو من عظائمها (قاضی) قال النبی علیه الصلوة والسلام من نسی الصلوة علی فقد اخطأ طریق الجنة وانما اراد بالنسیان الترک واذا کان التارک یخطیء طریق الجنة کان المصلی علیه سالکا الی الجنة (الحدیث) وقال قتادة ان حم اسم من اسماء القرآن ویقال اسم من اسماء الله تعالی ویقال قسم اقسم الله تعالی به ویقال معناه قضی ما هو کائن الی یوم القیمة ویقال الحاء مفتاح کل اسم اوله حاء کالحکیم والحلیم والمیم ما فی اوله میم من الاسماء کالمبین والملک والمهیمن (وفی تفسیر ابی اللیث) حم یا محمد حق الحی القیوم (والکتاب المبین) بحق القرآن الفارق بین الحق والباطل انتهی (انا انزلناه فی لیلة مبارکة) ای فی لیلة القدر او البراءة (قال صاحب الکشاف) فی لیلة مبارکة لیلة القدر وقیل لیلة النصف من شعبان (انا کنا منذرین) مع ما بعده تفسیر لجواب القسم

یعنی یا تو ابتدائے نزول اس رات ہوئی یا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر آگیا اور اس کے بعد رسول خدا پر تیئیس سال تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ اس رات کی برکت نزول قرآن ہی کی بدولت ہے کیونکہ یہ نزول منافع دینی و دنیوی اور نزول ملائکہ و رحمت الٰہی اور قبولیت دعا۔ اور تقسیم نعمت غیر متناہی اور فیصلۂ مقدمات کا باعث ہے۔ (اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ) بیشک ہم ڈرانے والے ہیں یہ جملہ مستانفہ ہے جس سے باعث نزول کا اظہار ہوتا ہے۔ اور علی ہذا القیاس (فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ) مستانفہ ہے کیونکہ اس رات کا امور محکمہ یا امور ملتبسہ بالحکمہ میں فارق ہونا اسکا مقتضی تھا کہ قرآن مجید جو اعلیٰ درجہ کا فارق ہے اسی رات میں نازل کیا جائے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص مجھپر درود بھیجنا بھولگیا وہ گویا جنت کے رستہ سے بہک گیا۔ بھول سے مراد ترک درود ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب تارک جنت کا رستہ بھول جاتا ہے تو درود بھیجنے والا گویا بہشت کی راہ چل رہا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں حم قرآن مجید یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ بعض کہتے ہیں قسم ہے کہ جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے بعض نے کہا ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں قضی ما هو کائن الی یوم القیمة یعنی قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے اسکی بابت حکم ہو چکا ہے بعض کا قول ہے حم کی حا حکیم مقتطع اسماء صفات میں سے حکیم و حلیم وغیرہ کے اور میم مبین۔ ملک۔ مہیمن وغیرہ کیلئے بمنزلہ مفتاح ہے تفسیر ابو اللیث میں لکھا ہے حم۔ یا محمد بحق الحی القیوم یعنی اے محمد خدا وند حی قیوم کی قسم اور حق و باطل میں فرق کرنیوالے قرآن کی قسم ہے اسے مبارک راتمیں اتارا ہے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں اس لیلۃ القدر یا لیلۃ النصف شعبان کی پندرہویں مراد ہے (انا کنا منذرین)

ای انزلنا انذارنا وتحذیرنا للکافرین من العذاب والعقاب فیها یفرق ای فی لیلة القدر او البراءة یفصل ویکتب (کل امر حکیم) ای محکوم بوقوعه من خیر وشر ورزق واجل وکل ما هو کائن من هذه اللیلة الی اللیلة الاخری من السنة القابلة (شیخ زادہ) قوله ان کان حم مقسما به فیکون حم مجرور المحل باضمار حرف القسم ولا یجوز ان یکون منصوبا بحذف الجار وایصال الفعل الیه لانهم قالوا فی الفرق بین حذف الجار واضماره ان المضمر لا یکون مذکور اللفظ ولکن یکون اثره باقیا فی الکلام والمحذوف هو المتروک اصلا لا بقاء له لا بحسب لفظه ولا بحسب اثره وههنا اثر الجار قائم فی حم بشهادة المعطوف علیه وهو الکتاب (شیخ زادہ) قوله والا فللقسم ای وان لم یکن حم مقسما بها سواء جعلت تعدیدا للحروف او اسما للسورة مرفوع المحل علی انها خبر مبتدا محذوف (شیخ زادہ) وانما سمیت براءة لان الله تعالی یعطی فی هذه اللیلة للاعداء والاشقیاء براءة من الجنة کما قال الله تعالی برأة من الله ورسوله ویعطی للاصفیاء والاتقیاء براءة من النار وفیها یرفع عمل الامرض من السنة الی السنة وفیها یفرق الارزاق کما قال الله تعالی فیها یفرق کل امر حکیم وعن علی کرم الله وجهه عن النبی علیه الصلوة والسلام انه قال اذا کان لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلتها وصوموا نهارها فان الله تعالی ینزل فی تلک الساعة الی سماء الدنیا عند غروب الشمس فیقول هل من سائل فاعطیه سؤله

یعنی ہمنے اپنے انذار وتحذیر کو کافرون کیلئے نازل کیا ہی کہ انکو عذاب سے ڈرایا جاتا ہی اس رات مین جس رات کے وقوع کا حکم ہوتا ہی اسکا فیصلہ لکھدیا جاتا ہی یعنی برائی بھلائی رزق موت اور جو کچھ آئندہ سال تک ہوگا اس رات فرشتے سب کچھ لکھدیتے ہین (شیخ زادہ) حم اگر مقسم بہ ہی تو باضمار حرف قسم محلاً مجرور ہی اسکو منصب بنزع خافض نہین کہہ سکتے کیونکہ ان دونون مین یہ فرق رکھا گیا ہی کہ مضمر لفظاً تو مذکور نہین ہوتا مگر کلام مین اسکا اثر باقی رہتا ہی اور محذوف نہ لفظاً مذکور ہوتا ہی اور نہ کلام مین اسکا اثر رہتا ہی۔ یہان حم مین اثر جار موجود ہی کیونکہ معطوف علیہ لفظ کتاب اسپر شاہد ہی (شیخ زادہ) اور اگر حم مقسم بہ نہین تو واو قسمیہ اس صورت مین لفظ حم یا تو تعداد حروف ہے یا اس سورت کا نام ہی اور باعتبار اعراب مبتدائے محذوف کی خبر ہوکر محلاً مرفوع واقع ہوا ہی (شیخ زادہ) اس رات کو براءت اسلئے کہا گیا کہ اسمین اللہ تعالی اپنے دشمنون اور بدون کو جنسے الگ کردیتا ہی۔ چنانچہ خود فرماتا ہی بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ اور پرہیزگارون۔ برگزیدہ لوگونکو دوزخ سے نجات عنایت فرماتا ہے اسی رات برس دن کے عمل آسمان کیطرف اُٹھائے جاتے ہین اسمین رزق تقسیم ہوتا ہی۔ اللہ تعالی فرماتا ہے فیها یفرق کل امر حکیم حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جب شعبان کی پندرہوین شب آجائے تو رات کو بیدار رہو۔ دن کو روزہ رکھو اللہ تعالی اس رات غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا کیطرف نازل ہوکر یہ فرماتا ہی کوئی ہمسے کچھ مانگتا ہی کہ ہم اسکا سوال پورا کردین

وھل من مستغفر فاغفر لہ وھل من مسترزق فارزقہ حتی یطلع الفجر (مجالس الرومی) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال من صلی مائۃ رکعۃ فی لیلۃ النصف من شعبان یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب والاخلاص خمس مرات انزل اللہ تعالیٰ علیہ خمسمائۃ الف ملک مع کل ملک دفتر من نور یکتبون ثوابہ الی یوم القیمۃ وقال علیہ الصلوۃ والسلام والذی بعثنی بالحق نبیا من صلی علی فی ھذہ اللیلۃ یعطی من ثواب النبیین وللرسلین والملائکۃ والناس اجمعین (مشکوۃ الانوار) روی عن ابی نضر بن سعید عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال لما کانت اللیلۃ الثالثۃ عشرۃ من شعبان اتانی جبرائیل فقال یا محمد قم فقد جاء وقت التعجیل لتسأل مرادک فی امتک ففعل علیہ الصلوۃ والسلام فاتاہ عند انبجار الصبح فقال یا محمد ان اللہ تعالیٰ قد وھب لک ثلث امتک فبکی النبی علیہ السلام وقال یا جبرائیل اخبرنی عن الثلثین الباقیین فقال لا ادری فاتاہ اللیل الثانیۃ وقال یا محمد قم فتھجد ففعل علیہ الصلوۃ والسلام فاتاہ عند الفجر وقال یا محمد قد وھب اللہ لک ثلثی امتک فبکی النبی علیہ السلام وقال یا جبرائیل اخبرنی عن الثلث الباقی فقال لا ادری ثم اتاہ لیلۃ البراء فقال یا محمد البشارۃ لک فان اللہ تعالیٰ قد وھب لک جمیع امتک ممن لا یشرک باللہ شیئا

کوئی ہمسے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہی کہ ہم اسکے گناہ معاف کردین۔ کوئی روزی کا طالب ہے کہ ہم اُسے روزی دین۔ یہ ارشاد طلوع فجر تک رہتا ہی (مجالس الرومی)۔ عبداللہ بن مسعود پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو شخص شعبان کی پندرہوین رات کو سو رکعتین اس طریقہ سے پڑھے کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اخلاص پانچ بار ہو اللہ تعالیٰ ہر ایسے پانچ لاکھ فرشتے نازل کرتا ہی کہ ہر فرشتہ کے پاس نور کا ایک دفتر ہوتا ہی۔ یہ فرشتے قیامت تک اُسکا ثواب لکھتے رہتے ہین نیز ارشاد ہوا ہی کہ اُس خدا کی قسم جسنے مجکو برحق نبی بناکر بھیجا ہی جو شخص اس شب مجھپر درود بھیجتا ہی اسکو انبیاء و مرسلین ملائکہ و تمام مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب ملتا ہی (مشکوۃ الانوار) ابونصر بن سعید پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ ایکبار شعبان کی تیرہوین رات کو جبریل میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اُٹھئے تہجد کا وقت آگیا۔ خدا سے اُمت کے بارہ مین اپنی مراد مانگئے۔ آپنے اسکی تعمیل فرمائی صبح کے وقت جبریل پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپکی تہائی اُمت کو بخشدیا۔ آپ رونے لگے اور یہ فرمایا کہ باقی دو تہائی کی نسبت اطلاع دو۔ حضرت جبریل بولے کہ مجھے خبر نہین۔ اسکے بعد جبریل دوسری شب کو آئے اور تہجد کے لیے اُٹھایا۔ آپنے تعمیل کی صبح ہوتے جبریل پھر آئے اور یہ کہا کہ آپ کی دو تہائی اُمت بخشی گئی۔ پیغمبر علیہ السلام رو پڑے اور یہ فرمایا کہ باقی ایک تہائی کی نسبت اطلاع دو۔ جبریل نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہین۔ اسکے بعد تیسری رات پھر جبریل تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے حضور کی تمام اُمت کو بخشدیا بشرطیکہ اُن مین کوئی شرک نہ ہو

ثم قال جبرائیل علیہ السلام یا محمد ارفع راسک الی السماء فانظر ماذا ترٰی فنظر النبی علیہ السلام فاذا ابواب السموات مفتوحۃ والملائکۃ من سماء الدنیا الی العرش فی السجود یستغفرون لامۃ محمد علیہ السلام وعلی کل باب سماء ملک فعلی باب الاولی ملک ینادی طوبی لمن یرکع فی ھذہ اللیلۃ وعلی باب الثانیۃ ملک ینادی طوبی لمن یسجد فی ھذہ اللیلۃ وعلی باب الثالثۃ ملک ینادی طوبی للذاکرین فی ھذہ اللیلۃ وعلی باب الرابعۃ ملک ینادی طوبی لمن دعا ربہ فی ھذہ اللیلۃ وعلی باب الخامسۃ ملک ینادی طوبی لمن بکی من خشیۃ اللہ تعالٰی فی ھذہ اللیلۃ وعلی باب السادسۃ ملک ینادی طوبی لمن عمل خیرا فی ھذہ اللیلۃ وعلی باب السابعۃ ملک ینادی طوبی لمن قرء القرآن فی ھذہ اللیلۃ ثم ینادی ذالک الملک ھل من سائل فیعطی سؤلہ ھل من داع فیستجاب لہ دعاؤہ وھل من تائب فیتاب علیہ ھل من مستغفر فیغفر لہ قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ابواب الرحمۃ مفتوحۃ علی امتی من اول اللیل الی طلوع الفجر فان اللہ تعالٰی یعتق من النار فی ھذہ اللیلۃ اکثر من عدد شعر غنم لقبیلۃ بنی کلب (زبدۃ الواعظین) وعن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا انہا قالت کنت نائمۃ مع النبی علیہ السلام فانتبہت فما وجدت النبی علیہ السلام وصرت متحیرۃ فظننت انہ رجع الی بعض نسائہ فی نوبتی فطلبتہ فی بیوتھن فلما جئت منزل فاطمۃ رضی اللہ عنہا

پھر یہ فرمایا کہ اے پیغمبر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھو آپنے دیکھا تو آسمان کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور ہر دروازہ پر ایک فرشتہ موجود تھا پہلے دروازہ کا فرشتہ ندا کر رہا تھا کہ اس رات میں رکوع کرنیوالے کو مبارکباد۔ دوسرے دروازہ کا فرشتہ کہہ رہا تھا اس رات سجدہ کرنے والے کو مبارکباد۔ تیسرے دروازے والے فرشتہ کی یہ ندا تھی کہ اس رات ذکر الٰہی کرنے والوں کو مبارکباد۔ چوتھے دروازہ والے کی ندا تھی کہ اس شب دعا مانگنے والے کو مبارکباد۔ پانچویں دروازہ والے کا قول تھا اس رات خوف خدا سے رونے والے کو مبارکباد۔ چھٹے دروازہ والے فرشتہ ندا کر رہا تھا اس رات نیک عمل بجالانے والے کو مبارکباد۔ ساتویں دروازہ والے فرشتہ کی ندا تھی اس رات قرآن پڑھنے والے کو مبارکباد۔ اس کے بعد یہ فرشتہ ندا کرتا تھا کہ ہے کوئی سائل اُسکا سوال پورا کیا جائے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا اُسکی دعا قبول کیجائے۔ ہے کوئی تائب اُسپر رحمت نازل کیجائے۔ ہے کوئی طالب مغفرۃ اُسکی مغفرۃ کیجائے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس رات اول شب سے طلوع فجر تک میری اُمت پر رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور اللہ تعالٰی اس رات قبیلۂ بنی کلب کی بھیڑوں کے بالوں سے زیادہ گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے (زبدۃ الواعظین) حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں۔ میں پیغمبر خدا کے پاس پڑی سو رہی تھی کہ یکایک جاگ اٹھی اور آپکو بستر پر نہ پایا حیران رہ گئی اور خیال کیا کہ شاید حضور کسی اور بیوی کے پاس تشریف لیگئے ہیں۔ میں نے تمام گھروں میں ڈھونڈا۔ کہیں پتہ نہ لگا۔ آخرکار میں فاطمہ رض کے گھر گئی۔

فقرعت الباب فنودی من علی الباب فقلت انا عائشة جئت هنا فی هذا الوقت لطلب النبی علیه الصلوة والسلام فخرج علی والحسن والحسین وفاطمة رضی الله عنهم اجمعین فقلت این نطلب النبی علیه الصلوة والسلام قالوا نظلبه فی المساجد فطلبناه فما وجدناه فقال علی ماذهب النبی علیه الصلوة والسلام الا الی بقیع الغرقد فجئنا الی المقبرة فاذا نور یسطع فی المقبرة فقال علی رضی الله تعالی عنه ماذاك الا نور النبی علیه السلام فجئنا فرایناه ساجدا وهو یبکی ولا یشعر به احد قط ویتضرع ویقول فی سجوده ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزیز الحکیم فلما راته فاطمة وقعت علی راسه ورفعت وجهه من الارض فقالت یا ابی ماذا اصابك اعد وحضر ام وحی نزل فقال یا فاطمة ماحضر العدو وما نزل الوحی ولکن هذه اللیلة لیلة البراءة اطلب من الله تعالی وقال یا عائشة لو قامت القیامة فانا اکون ساجدا اطلب من ربی واشفع ثم قال رسول الله علیه الصلوة والسلام ان اردتم رضائی فاسجدوا واعینونی بالدعاء والتضرع وقال یا علی اسجد انت واطلب الرجال ویا فاطمة ویا عائشة اسجدا انتما واطلبا الصبیان والنساء فسجدوا وبکوا الی انفجار الصبح یا اهل المجلس انتم اولی بالتضرع لان ذنوبکم اکثر فانهم یبکون لاجلکم فاولی ان تبکوا علی انفسکم (روضة العلماء) هذا دعاء البراءة

دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے آواز آئی۔ کون۔ میں نے کہا عائشہ۔ میں اسوقت پیغمبر خدا کو ڈھونڈنے آئی ہوں چنانچہ علی رضؓ۔ حسن۔ حسین۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب باہر نکل آئے۔ میں نے کہا حضور کو اب ہم کہاں ڈھونڈیں سبنے جوابدیا۔ مسجدوں میں۔ چنانچہ سبنے ڈھونڈا مگر آپ نہ ملے۔ آخر حضرت علی نے فرمایا آپ جنت البقیع میں ہیں ہم اُدھر کی طرف چلے تو مقبرہ میں ایک نور نظر آیا۔ حضرت علی نے کہا یہ پیغمبر خدا کا نور ہے ہم آگے بڑھے اور یہ دیکھا کہ حضور سجدہ میں پڑے رہے ہیں اور ایسی جگہ میں کہ کوئی واقف نہیں ہوسکتا اور تضرع کے ساتھ یہ فرما رہے ہیں۔ الٰہی اگر تو میری امت کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے تو تو غالب اور با حکمت ہے حضرت فاطمہؓ نے یہ دیکھکر آپکا سر مبارک زمین سے اُٹھایا۔ اور یہ فرمایا حضور آپ پر کیا حادثہ گزرا کوئی دشمن آنے والا ہے۔ یا وحی نازل ہوئی ہے۔ آپنے فرمایا۔ اے فاطمہ۔ نہ دشمن آیا نہ وحی نازل ہوئی لیکن یہ لیلۃ البراءۃ ہے میں اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد مانگ رہا ہوں۔ اے عائشہ اگر قیامت قائم ہوگی تو میں سجدہ میں گر کر اپنے پروردگار سے شفاعت کراؤنگا۔ پھر فرمایا اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو سجدہ میں گر پڑو اور دعا و تضرع کے ساتھ میری مدد کرو۔ اے علی تم سجدہ میں مَردوں کی مغفرۃ چاہو۔ اور اے فاطمہ اے عائشہ تم بچوں اور عورتوں کی مغفرۃ طلب کرو۔ اسکے بعد سب کے سب سجدے میں گر پڑے اور صبح تک روتے رہے۔ حاضرین۔ چونکہ ہمارے گناہ بکثرت ہیں اسلئے تمکو زیادہ تضرع کرنا چاہیئے۔ وہ تمھارے لیئے روتے تھے تم اپنے لئے گریہ وزاری کرتے۔ ہو (روضۃ العلماء) لیلۃ البراءۃ کی دعا جو متن میں موجود ہے اُسکا اُردو ترجمہ یہ ہے۔

اللہم ان کنت کتبت اسی شقیا فی دیوان الاشقیاء فامحہ واکتبنی فی دیوان السعداء وان کنت کتبت اسی سعیدا فی دیوان السعداء فاثبتہ فانک قلت فی کتابک الکریم یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب رکذا فی رسالۃ علی القاری علیہ رحمۃ الباری وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم لقبیلۃ بنی کلب انما خصہا لانہم اکثر نقرا وغنما من سائر القبائل والمعنی انہ تعالیٰ یحول فی تلک اللیلۃ صفۃ الجلال المقتضیۃ لقہر العدو والانتقام من العصاۃ الی صفۃ الجمال المقتضیۃ للرحمۃ والمغفرۃ وانما حمل لفظ النزول علی ہذا المعنی لان النزول والصعود والحرکۃ والسکون لما کانت من صفات الاجسام المتحیزۃ وقد ثبت بالادلۃ العقلیۃ والنقلیۃ ان اللہ تعالیٰ منزہ عن الجسم والتحیز امتنع النزول والصعود من موضع اعلی الی ما ہو احفض منہ فیکون المعنی علی ما ذکرہ اہل الحق وہو نزول رحمۃ تعالیٰ علی عبادہ واجابۃ دعوتہم وقبول توبتہم (شرح) وعن عبداللہ بن عمر عن النبی علیہ السلام انہ قال خمسۃ اوقات لا یرد فیہن الدعاء لیلۃ الجمعۃ ولیلۃ العشر من المحرم ولیلۃ النصف من شعبان ولیلتا العیدین (زہرۃ الواعظین) حکی ان عیسیٰ علیہ السلام کان سائحا فنظر الی جبل عال فقصدہ فاذا ہو بصخرۃ فی ذروۃ الجبل اشد بیاضا من اللبن فطاف

الٰہی اگر تو نے بدبختوں کے دفتر مین میرا نام بدون کے ساتھ لکھدیا ہی تو اُسے مٹاکر نیک بختون کے دفتر مین لکھدے اور اگر نیک بختون کے دفتر مین نیکون کے ساتھ میرا نام درج ہی تو اُسے قائم رکھ کیونکہ تو قرآن مجید مین فرما چکا ہی کہ خدا جس چیز کو چاہتا ہی مٹا دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی باقی رکہتا ہی اور لوح محفوظ اسی کے پاس ہی (رسالہ ملا علی قاری) حضرت عائشہ سے مروی ہی کہ پیغمبر کا قول ہی۔ اللہ تعالیٰ پندرہوین شعبان کو آسمان دنیا کی طرف نازل ہوکر بنی کلب کی بکہیڑون کے بالون سے زیادہ گنہگارونکی مغفرۃ کردیتا ہی (بنی کلب کی تخصیص اسلئے ہی کہ اس قبیلہ مین آدمی بہت اور بکہیڑ بکریان بکثرت تھین۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہی کہ اس رات اللہ تعالیٰ اپنی اُس صفت جلال کو جو دشمنون اور گنہگارون سے انتقام لینے کے لئے ہی صفت جمال کیطرف منتقل کردیتا ہی جو رحمت و مغفرۃ کی مقتضی ہی۔ حدیث کے یہ معنی اسلئے لئے گئے کہ اُترنا چڑہنا اور حرکت و سکون جسمانی صفتین ہین۔ اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے یہ ثابت ہوچکا ہی کہ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہی اُس کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ کیطرف نزول و صعود ممتنع ہی۔ پس تو حدیث کے معنی وہی ہین جو اہل حق نے بیان کئے ہین۔ یعنی نزول رحمت۔ اجابت دعا اور قبول توبہ (شرح) عبداللہ بن عمر رسول خدا سے روایت کرتے ہین پانچ ساعتین ایسی ہین کہ انمین دعا رد نہین ہوتی۔ شب جمعہ۔ شب عشر محرم۔ شب براءۃ۔ شب عید الفطر۔ شب عید الضحیٰ (زہرۃ الواعظین) حکایت عیسیٰ نے حالت سفر مین ایک اونچا پہاڑ دیکہا۔ اوپر چڑہ گئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک بڑا سا نہایت سفید رنگ پتھر نظر پڑا۔ آپ اُسکے گرد پھرے اور اُسکی خوبصورتی سے تعجب کرتے رہے

فاوحی اللہ الیہ یا عیسی اتحب ان ابین لک اعجب من ھذا قال عیسی علیہ السلام نعم فانفلقت الصخرۃ فاذا ھو بشیخ فیھا علیہ مدرعۃ من الشعر وبین یدیہ عکازۃ وبیدہ عنب وھو قائم یصلی فتعجب عیسی علیہ السلام فقال یا شیخ ما ھذا الذی اری قال رزقی فی کل یوم فقال لہ منذ کم سنۃ تعبد ھذہ الصخرۃ فقال منذ اربعمائۃ سنۃ فقال عیسی علیہ السلام یا الٰھی اخلقت خلقا افضل من ھذا فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یا عیسی ان رجلا من امۃ محمد ادرک شھر شعبان فصلی لیلۃ النصف صلوۃ البراۃ لھی افضل عندی من عبادۃ عبدی ھذا اربعمائۃ سنۃ فقال عیسی علیہ السلام لیتنی کنت من امۃ محمد (زہرۃ الریاض) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اتانی جبرائیل علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان فقال یا محمد ھذہ اللیلۃ تفتح فیھا ابواب السماء وابواب الرحمۃ فقم فصل وارفع راسک وبدیک الی السماء فقلت یا جبرائیل ما ھذہ اللیلۃ فقال ھذہ لیلۃ یفتح فیھا ثلثمائۃ باب من الرحمۃ والمغفرۃ فیغفر اللہ تعالیٰ لجمیع من لا یشرک باللہ من کان ساحرا او کاھنا او مشاحنا او مدمن خمر او مصرا علی الزنا او علی الربا او عاقا لوالدیہ او غماما او قاطع رحم فان ھؤلاء لا یغفر لھم حتی یتوبوا ویترکوا فخرج النبی علیہ السلام فصلی وبکی فی سجودہ وھو یقول اعوذ بک من عقابک وسخطک ولا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلک الحمد حتی ترضی (زبدۃ المجالس) وقیل فضل اللہ الاشھر علی سائر الشھور وفضل رمضان علی سائر الشھور کفضلی علی سائر الخلق

اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ عیسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اس سے عجیب تر ایک چیز دکھائیں۔ فرمایا۔ ہاں پتھر بیچ سے پھٹ گیا۔ اسمیں ایک بوڑھا شخص کملی اوڑھے نماز پڑھ رہا تھا۔ سامنے چھلدار لکڑی رکھی تھی اور اسکے ساتھ میں انگور تھے۔ حضرت عیسیٰ نے ازراہ تعجب فرمایا کہ اے شیخ یہ کیا چیز ہی۔ جواب دیا کہ یہ میری روزی ہی جو ہر روز ملا کرتی ہی۔ آپنے پوچھا تم اس پتھر میں کب سے عبادت کر رہے ہو۔ کہا چار سو برس سے۔ آپنے فرمایا الٰہی تو نے اس سے افضل کوئی مخلوق پیدا کی ہی یا نہیں۔ وحی آئی کہ اے عیسیٰ امت محمدیہ کا وہ شخص جو پندرہوین شعبان کو صلوۃ البراۃ ادا کرے۔ میرے نزدیک اسکی چار سو برس کی عبادت سے افضل ہی۔ عیسیٰ نے فرمایا کاش میں امۃ محمدیہ میں ہوتا (زہرۃ الریاض) ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا پندرہوین شعبان کو جبرئیل میرے پاس آئے اور یہ فرمایا کہ اس رات آسمان اور رحمت کے دروازے کھلتے ہیں اٹھکر نماز پڑھیے سر مبارک اور رات آسمان کیطرف اٹھائیے۔ میںنے کہا۔ اے جبرئیل یہ کیسی رات ہی۔ فرمایا اس رات رحمت ومغفرت کے تین سو دروازے کھلتے ہیں اللہ تعالیٰ مشرکین کے سوا سب کو بخشدیتا ہی۔ ہاں جادوگر۔ کاہن۔ کینہ ور۔ دائم الخمر۔ زنا کار۔ سود خوار۔ ماں باپ کا نافرمان۔ قاطع رحم نہیں بخشا جاتا۔ جبتک توبہ کرے یا اپنا فعل نہ چھوڑے۔ رسول خدا نماز کے لئے کھڑے۔ اور سجدے میں رو کر یہ فرماتے رہے۔ الٰہی تیرے عذاب اور غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔ جیسی تو نے اپنی تعریف آپ کی ہی میں نہیں کر سکتا۔ تیری ثنا مندی کی حد تک تیرے لئے حمد ہی (زبدۃ المجالس) کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بعض مہینوں اور دنوں اور وقتوں کو بعض دیگر اوقات پر ایسی فضیلت دی ہے

بہ افضل الرسل والامم بعضہا علی بعض لتبادر النفوس وتسارع القلوب الی احرازہا وتتشوق الارواح الی احیائہا بالتعبد فیہا ویرغب الخلق فی فضائلہا واما تضاعف الحسنات فی بعضہا فمن المواہب اللدنیۃ والاختصاصات الربانیۃ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم قال القاشانی فی شرح التائیۃ (کما ان شرف الازمنۃ وفضیلتہا بحسب شرف الاحوال الواقعۃ فیہا من حضور المحبوب ومشاہدتہ فکذلک شرف الاعمال یکون بحسب شرف النیات والمقاصد الباعثۃ وشرف النیۃ فی العمل ان یؤدی للمحبوب ویکون خالصا لوجہہ غیر مشوب بغرض آخر قال عمر بن الفارض قدس سرہ ؎

وعندی عبدی کل یوم اراری بہ ؎ جمال محیاہا بعین قریرۃ

وکل اللیالی لیلۃ القدر ان دنت ؎ کما کل ایام التقا یوم جمعۃ (من روح البیان)

سورۃ الجاثیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(وتری کل امۃ جاثیۃ) مجتمعۃ من الجثوۃ وہی الجماعۃ او بارکۃ مستوفزۃ علی الرکب قوی جاذبۃ ای جالسۃ علی اطراف الاصابع لاستیفازہم (کل امۃ تدعی الی کتابہا) صحیفۃ اعمالہا وقرأ یعقوب کل بالنصب علی انہ بدل من الاول او تدعی صفۃ او مفعول ثان الیوم تجزون ما کنتم تعملون

جیسی بعض رسولوں اور امتوں کو بعض دیگر رسولوں اور امتوں پر تاکہ فضل اور برتری کریں۔ دل انکے اخذ اسکی طرف مائل ہوں روحیں انمیں عبادتکے لئے مشتاق رہیں۔ مخلوق انکے فضائل کیجانب رغبت کرے۔ البتہ بعض اوقات میں حسنات کا دوچند ہوجانا عطائے لدنی اور عنایت ربانی ہی اسکو فضل خداوندی سمجھنا چاہیئے جسے چاہتا ہی عنایت کردیتا ہی کیونکہ وہ بہت بڑے فضل کا مالک ہی۔ قاشانی شرح تائیہ میں لکھتے ہیں کہ جسطرح زمانہ کی بزرگی اسکے نیک واقعات۔ مثلاً حضور محبوب اور مشاہدہ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہی اسیطرح اعمال کی بزرگی نیت اور نیک مقاصد سے متعلق ہی۔ نیت کی بزرگی یہ ہی کہ عمل خالص محبوب کے لئے ہو جسمیں کوئی اور غرض ہرگز نہ مل سکے۔ عمر بن الفارض قدس سرہ کا قول ہی کہ میں جسدن دوست کا جمال دیکھ لیتا ہوں میرے نزدیک وہی عید کا دن ہی۔ اور میں اگر قدر کروں تو ہر رات شب قدر ہی اور عبادت کروں تو ہر دن روز جمعہ ہے (روح البیان)

سورۃ الجاثیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً۔ یعنی تو ہر امت کو مجتمعہ یا گھٹنوں کے بل افتادہ دیکھے گا۔ جثوۃ سے مشتق ہی بعض قرأتوں میں جاذیۃ آیا ہی یعنی ہر امت گھٹنوں کے بل انگلیوں کے سہارے بیٹھی ہوئی ہوگی۔ کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰٓی اِلٰی کِتٰبِہَا ہر امت اپنی کتاب یعنی اعمالنامہ کیطرف بلائی جائیگی۔ یعقوب نے کُلَّ اُمَّۃٍ بالنصب پڑھا ہے اس صورت میں اول سے بدل ہی اور تدعی یا صفت ہے یا مفعول ثانی۔ اور یہ کہا جائے گا کہ آج تمکو تمہارے کیے کی جزا ملنے والی ہے۔

محمول علی القول ھذا کتابنا اضاف صحائف اعمالھم الی نفسہ لانہ امر الکتبۃ ان یکتبوا فیھا اعمالھم ینطق علیکم بالحق یشھد علیکم بما عملتم بلا زیادۃ ولا نقصان انا کنا نستنسخ نستکتب الملائکۃ ما کنتم تعملون اعمالکم (قاضی بیضاوی) عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ یقول ان اللہ تعالیٰ وعدنی اذا مت ان یسمعنی صلاۃ من صلی علی وانا فی المدینۃ وامتی فی مشارق الارض ومغاربھا وقال یا ابا امامۃ ان اللہ تعالیٰ یجعل الدنیا کلھا فی قبری جمیع ما خلق اللہ اسمع وانظر الیہ فکل من صلے علی صلوۃ واحدۃ صلے اللہ علیہ بھا عشرا ومن صلے علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ قولہ جاثیۃ ای مجتمعۃ او بارکۃ مستوفرۃ علی الرکب یقال استوفر فی قعدتہ اذا قعد قعود امنتصبا غیر مطمئن (شیخ زادہ) وقیل الجثو جلوس علی الرکب جلسۃ الخاصم بین یدی الحکم وذلک لانھا خائفۃ فلا تطمئن فی جلستھا (شیخ زادہ) وعن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ قال اذا کان یوم القیمۃ وجمع الخلائق فی صعید واحد جثھم وانسھم والامم جثیا صفوفا فینادی منادٍ ستعلمون الیوم من اصحاب الکرم لیقم الحامدون اللہ علی کل حال فیقومون فیسرحون الی الجنۃ ثم ینادی ثانیا ستعلمون الیوم من اصحاب الکرم لیقم الذین تتجافی جنوبھم عن المضاجع

یہ ہماری کتاب ہمارا زیادہ و نقصان تمہارے اعمال پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ نے صحائف اعمال کو اس لیے اپنی طرف مضاف کیا ہے کہ کراماً کاتبین کو لکھنے کا حکم اُسی نے دیا تھا۔ انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔ (قاضی بیضاوی) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہاری وفات کے بعد جو شخص تم پر درود بھیجے گا ہم تکو سنوا دینگے۔ تم مدینہ میں ہوگے۔ اور تمہاری امت انتہائے مشرق یا مغرب میں۔ پھر فرمایا اے ابوامامہ۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو میری قبر میں آباد کر دیگا۔ میں تمام مخلوق کی باتیں سنوں گا اور اُنکی طرف دیکھتا رہوں گا۔ اور جو ہم پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُسپر دس رحمتیں نازل فرمائیگا۔ اور جو دس بار درود بھیجے گا۔ اُس پر سو رحمتیں نازل ہوں گی جاثیۃ یعنی مجتمعہ یا گھٹنوں کے بل اُفتادہ۔ یعنی مستوفز۔ جو بحالت اطمینان نہ بیٹھ سکے (شیخ زادہ) بعض کا قول ہے جثو اُس نشست کو کہتے ہیں جو مستیفز کی حاکم کے سامنے ہوتی ہے۔ اِس نشست میں اطمینان نہیں ہوتا۔ (شیخ زادہ) عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہے کہ قیامت کے دن جبکہ تمام مخلوق جنات ہوں یا انسان ایک جگہ صف بصف گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی تو ایک منادی کرے گا کہ آج اہل کرم سب پر ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ لوگ جو ہر حال خدا کی حمد کیا کرتے تھے کھڑے ہو جائیں چنانچہ کھڑے ہو کر جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر دوسری بار ندا ہوگی کہ وہ لوگ جن کے پہلو بستر سے جدا ہو جاتے تھے

یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون فیقومون فیسرحون الی الجنۃ ثم ینادی ثالثۃ ستعلمون الیوم من اصحاب الکرم لیقم الذین لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ فیقومون فیسرحون الی الجنۃ فاذا اخذ ھؤلاء الثلاث منارلھم وذھبوا الی الجنۃ خرج عنق من النار واشرف علی الخلائق ولہ عینان بصیرتان ولسان فصیح فیقول انی وکلت بثلاثۃ بکل جبار عنید فیلتقطھم من الصفوف لقط الطیر حب السمسم فیحشر ھم فی جھنم ثم یخرج ثانیۃ فیقول انی وکلت بمن اذی اللہ ورسولہ فیلتقطھم من الصفوف فیحشر ھم فی جھنم ثم یخرج ثالثۃ قال ابو المنہاج حسبت انہ قال یا اصحاب الضاویر فیلتقطھم من الصفوف فیحشر ھم فی جھنم فاذا اخذ من ھؤلاء الثلاثۃ نشرت الصحف ونصب المیزان ودعیت الخلائق الی الحساب (تنبیہ الغافلین) وذھب اکثر المفسرین الی ان ھذا الاستنساخ من اللوح المحفوظ یستنسخ الملائکۃ کل عام ما یکون من اعمال بنی آدم فیجدون ذلک موافقا لما یعملونہ قالوا والاستنساخ لا یکون الا من اصل وھو ان یستنسخ کتاب (من کتاب وسیط) ویقال الشھداء علی الناس سبعۃ (الاول) الملائکۃ لقول اللہ تعالی (والملائکۃ یشھدون)

اور جو امید و بیم کے باعث اپنے خدا کو یاد کیا کرتے اور ہمارے دیے ہوئے سے خرچ کرڈالتے تھے کھڑے ہونگے چنانچہ کھڑے ہوکر جنت کیطرف چلے جائینگے۔ پھر تیسری بار ندا ہوگی کہ بنکو تجارت اور خرید فروخت ذکر الٰہی سے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کرسکتی تھی کھڑے ہوجائیں چنانچہ کھڑے ہوکر جنت کیطرف چلے جائینگے اور جب یہ تینوں فرقے داخل بہشت ہوچکینگے تو دوزخ میں سے ایک گردن نکلکر خلائق کیطرف متوجہ ہوگی اسکی دو آنکھیں ہونگی اور اپنی فصیح زبان سے یہ کہیگی کہ میں تین طرح کے آدمیوں پر مقرر ہوئی ہوں (۱) سرکشوں اور تکبروں پر چنانچہ میں تمکو ان سب سے انکو اسطرح چن لیگی جیسے طیر پرندہ دانے چن لیا کرتا ہے اور پھر دوزخ میں ڈالدیگی۔ اسکے بعد انکار کہیگی کہ (۲) میں خدا و رسول کے ایذا دینے والوں پر مقرر ہوئی ہوں چنانچہ اُن سب کو چنکر دوزخ میں جھونک دیگی پھر تیسری مرتبہ نکلیگی۔ اور حسب روایت ابو المنہاج یہ کہے گی کہ (۳) میں تصویر بنانے والوں پر مقرر ہوئی ہوں چنانچہ انکو چن چن کر دوزخ میں لیجائے گی۔ پھر جب یہ تینوں فرقے دوزخ میں جاچکینگے تو نامۂ اعمال اڑائے جائینگے۔ میزان کھڑی ہوگی۔ اور خلائق کو حساب کے لئے بلایا جائیگا (تنبیہ الغافلین) اکثر مفسرین کا قول ہے کہ لوگوں کے اعمال لوح محفوظ میں سے نقل ہوکر لکھے جاتے ہیں۔ فرشتے ہر سال بنی آدم کے اعمال لوح محفوظ سے نقل کرلیتے ہیں اور اعمال کو اُس تحریر کے مطابق پاتے ہیں۔ استنساخ کے معنی ہیں ایک کتاب دوسری کتاب سے نقل کیجائے (وسیط) کہتے ہیں آدمیوں پر سات چیزیں گواہ ہیں (۱) فرشتے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ یعنی فرشتے گواہی دینگے

(والثانی) الارض لقولہ تعالٰی وقال الانسان مالہا یومئذ تحدث اخبارہا (والثالث) الزمان کما قال فی الخبر ینادی کل یوم انا یوم جدید وانا علی ما تعمل شہید (والرابع) اللسان لقولہ تعالٰی یوم تشہد علیہم السنتہم الایۃ (والخامس) الارکان لقولہ تعالٰی الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون، والسادس الملکان الکاتبان لقولہ تعالٰی وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون (والسابع) الدیوان لقولہ تعالٰی ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق فکیف یکون حالک یا عاصی بعد ما شہد علیک ہؤلاء الشہداء وعن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا جمع اللہ الخلائق نادی منادٍ این اہل الفضل قال فیقوم اناس وہم یسیرون سراعا الی الجنۃ فتتلقاہم الملائکۃ فیقولون انا نراکم سراعا الی الجنۃ فمن انتم فیقولون نحن اہل الفضل فیقولون ما کان فضلکم فیقولون اذا ظلمنا صبرنا واذا اسی الینا عفونا فیقال لہم ادخلوا الجنۃ فنعم اجر العاملین ثم ینادی المنادی این اہل الصبر فیقوم اناس منہم یسیرون سراعا الی الجنۃ فتتلقاہم الملائکۃ فیقولون انا نراکم سراعا الی الجنۃ فمن انتم فیقولون نحن اہل الصبر فیقولون ما کان صبرکم فیقولون کنا نصبر علی معصیۃ اللہ فیقال لہم ادخلوا الجنۃ ثم ینادی ابن المحتابون فی اللہ فیقوم اناس منہم یسیرون سراعا الی الجنۃ

(۲) زمین۔ چنانچہ آیت ہے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنی زمین اُسدن اپنی خبرین بیان کرویگی (۳) زمانہ چنانچہ حدیث شریف مین ہے کہ دن ہر روز کہا کرتا ہے کہ مین نیا دن اور تیرے اعمال کا گواہ ہون (۴) زبان اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ اُسدن لوگون کی زبانین اُنپر گواہی دینگی (۵) ہات پانو وغیرہ۔ چنانچہ ایک آیت کا مضمون ہے کہ آج ہم اُنکے مُنہ پر مہر لگا دینگے اور ہمسے اُنکے ہاتہ کلام کرینگے اور اُنکے پانو اعمال کے گواہی دینگے (۶) وہ دو فرشتے جنکی اس آیت مین تصریح کیگئی ہے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ یعنی تمپر کراما کاتبین نگہبان ہین (۷) دفتر الٰہی۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ ہماری کتاب تمپر سچی گواہی دیگی اے بندہ عاصی جب اتنے گواہ شہادت دینگے تو تجہپر کیا گزریگی عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا جب مخلوق کو جمع کریگا تو یہ ندا ہوگی کہ اہل فضل کہان ہین۔ چنانچہ بہت سے لوگ جلدی جلدی جنت کیطرف چلنے لگین گی ملائکہ کہینگے تم کون۔ جواب ملیگا اہل فضل فرشتے پوچھینگے تمین کیا فضیلت تھی جوابدینگے کہ ہمپر ظلم ہوا تو ہمنے صبر کیا اور کسی نے برائی کی تو ہمنے معاف کردیا حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہوجاؤ۔ پھر ندا ہوگی کہ اہل صبر کہان ہین یہ سُنکر صابرین جنت کیطرف چلنے لگینگے فرشتے پوچھینگے کہ تم جو جنت کیطرف دوڑے چلے جاتے ہو کون لوگ ہو کہینگے ہم صابرین ہین۔ ملائکہ سوال کرینگے تمہارا صبر کس بات مین تھا۔ جوابدینگے خدا کی بھیجی ہوئی مصیبتونمین حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہوجاؤ پھر ندا ہوگی کہ خدا کیلئے باہم محبت رکہنے والے کہان ہین چنانچہ بہت سے لوگ یہ سُنکر جنت کیطرف چلنے لگین گے۔

فتتلقاهم الملائكة فيقولون انا نزاكم سراعا الى الجنة فمن انتم فيقولون نحن المتحابون فى الله فيقولون ماكان تحابكم فيقولون كنا نتحاب فى الله وتتباذل فى الله فيقال لهم ادخلوا الجنة وقال عليه السلام وضع الميزان للحساب بعد دخول هؤلاء الجنة واعلم ان كيفية الحساب مختلفة واحواله متباينة فمنه اليسر ومنه العسر ومنه السر ومنه الجهر ومنه النكير ومنه التوبيخ ومنه الفضل ومنه العدل ويكون للمؤمن والكافر والانس والجن الا من ورد الحديث باستثنائهم وقال البقانى لم اقف فى حساب الاطفال والمجانين واهل الفترة على نص صريح ومراتب الموقف البعث ثم الحشر ثم القيام لرب العلمين ثم العرض اى تميز كل نبى بامته ثم تطاير الصحف ثم اخذها بالايمان والشمائل ثم السؤال والحساب ثم الميزان واذا جمع الله الخلائق فى العرصات واراد ان يحاسبهم تطاير عليهم كتبهم كتطاير الثلج وينادى المنادى من قبل الرحمن يا فلان خذ كتابك بيمينك ويا فلان خذ كتابك بشمالك ويا فلان خذ كتابك من وراء ظهرك فلا يقدر احد ان ياخذ كتابه بيمينه الا الا ثقيل يعطون كتابهم بيمينهم والاشقياء بشمائلهم والكفار من وراء ظهورهم وكذلك الناس فى المحاسبة على ثلاث طبقات طبقة يحاسبون حسابا يسيرا وهم الا تقياء

فرشتے کہیں گے تم کون ہو جواب دینگے ہم خدا کے لئے باہم محبت رکھنے والے ہیں۔ پوچھیں گے تمہاری محبت کیسی تھی کہینگے ہم صرف خدا کے لئے دوستی رکھتے اور اُسکی راہ مین خرچ کیا کرتے تھے حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہو جاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ اِن لوگون کے جنت مین داخل ہونیکے بعد میزان لائی جائیگی یاد رکھنا چاہیئے کہ حساب کی کیفیت اور اُسکے حالات متباین ہین ایک حساب آسان ہے دوسرا سخت ایک ظاہر ہے دوسرا باطن۔ کسی حساب مین تکریم ہی کسی مین توبیخ۔ کہین فضل کا لحاظ ہی کہین عدل کا۔ مومن ہو یا کافر جن ہو یا انسان سب کو حساب دینا پڑیگا البتہ اردی حدیث جو لوگ مستثنی ہین وہ بچے ہین بقانی کا قول ہے کہ مجھے بچون اور دیوانون اور اہل فترہ کے حساب کی بابت کوئی صریح نص نہین ملی۔ عالم عقبے مین موقف کے کئی درجے ہین (۱) قبر سے اُٹھنا (۲) حشر (۳) خدا کے سامنے کھڑا ہونا (۴) عرض یعنی ہر نبی کا اپنی امت کے ساتھ ممتاز ہونا (۵) نامۂ اعمال کا اڑایا جانا (۶) صحائف کا دہنے یا بائین ہات مین آنا (۷) سوال (۸) حساب (۹) میزان اللہ تعالی جب تمام مخلوق کو جمع کر کے حساب لینا چاہیگا تو اعمال نامے برف کیطرح اُڑینگے اور اللہ تعالی کیطرف سے ندا ہوگی کہ اے فلان تو اپنا اعمالنامہ دہنے ہات مین اور اے فلان تو بائین ہات مین اور اے فلان تو اپنا اعمالنامہ اپنی پیٹھ کے پیچھے لیلے۔ پرہیزگاروں کے سوا اور کسیکو یہ طاقت نہوگی کہ اپنا اعمالنامہ دہنے ہاتھ مین لے سکے۔ بدوں کو بائین ہات مین ملیگا اور کافرون کو پیٹھ کے پیچھے اسی طرح حساب کے بابت لوگون کے تین درجے ہون گے۔ پرہیزگاروں کا حساب آسانی سے ہوگا

وطبقة يحاسبون حسابا شديدا ثم يهلكون وهم الكفار وطبقة يحاسبون ويناقشون ثم يجوزون وهم العصاة وفي الحديث انه عليه السلام قال لا تزول قدما عبد يوم القيمة بين يدي الله تعالى حتى يسأل عن اربعة عن عمره فيم افناه وعن جسده فيم ابلاه وعن علمه ماعمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه ويسأل عما في كتابه فاذا بلغ آخر الكتاب يقول الله تعالى يا عبدي اعملت هذا كله امهلتك فكنت زاد واعليك في كتابك فيقول لا يا رب ولكن عملت ذلك كله فيقول الله تعالى انا الذي سترتها في الدنيا عليك وانا اغفرها لك اليوم اذهب فاني قد غفرتها لك هذا حال من يناقش في الحساب ثم يجوز بفضله تعالى ومما يجب اعتقاده ان لله تعالى ملائكة يكتبون افعال العباد من خير وشر هؤلاء وجدا خطأ ونسيانا في الصحة والمرض حتى انينه وانفاسه فيه والعبد مؤمنا كان او كافرا وروي عن علي رضي الله عنه انه قال كنت جالسا مع النبي عليه السلام وهو يحدثنا عن اخبار بني اسرائيل والامم الماضية ثم قال في آخر حديثه يا علي ان جبرائيل ارسله الله تعالى يخبرني عن احوال امتي فقال يا محمد ان في امتك رجالا يقفون في الحساب بين يدي الله تعالى ثم يتكلمون معه كما يتكلم الخصم مع خصمه

کا فرون کا حساب نہایت سختی سے۔ اور گنہگار مومن سختی حساب کے بعد نجات پا جائیں گے حدیث میں ہے کہ جب چار باتوں کا سوال وجواب تمام ہوگا بندہ اپنے خدا کے سامنے کھڑا رہیگا اول عمر کا سوال ہوگا کہ اسے کس مشغلہ میں فنا کیا۔ دوسرے جسم کا سوال ہوگا کہ کس طرح سے افکا رمیں اُسے گھلایا تیسرے علم کا سوال ہوگا کہ پڑھکر کیا عمل کیا چوتھے مال کا سوال ہوگا کہ کس طرح کمایا اور کس چیز میں صرف کیا اور اعمالنامہ کی تحریر سے الگ سوال ہوگا آخر میں جو گنہگار بندے ہونگے تو یہ عمل کئے تھے یا ایسے فرشتوں نے کچھ زیادہ لکھدیا ہے جواب دیگا ہرگز نہیں بلکہ یہ سب کام میں نے کئے تھے حکم ہوگا کہ بندے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے اور آج تیری مغفرت کرتا ہوں جا بندے تیرے گناہ بخشدیئے یہ کلمہ کہکر بے حساب میں سنا نکلے ہوگا اور پھر خدا کے فضل سے اسے نجات ملجائیگی ان باتوں کا اعتقاد کرنا واجبات سے ہے کہ اللہ تعالی کے مقرر کردہ فرشتے بندوں کے تمام افعال لکھتے رہتے ہیں۔ خواہ ہنسی سے صادر ہوں یا بغیر ہنسی کے۔ خطا سے ہوں یا بھول سے۔ تندرستی میں صادر ہوں یا بیماری میں یہاں تک کہ کنکنانا اور سانس وغیرہ سب لکھا جاتا ہے اسمیں مومن و کافر سب برابر ہیں۔ حضرت علی رضؓ سے بطور روایت منقول ہے کہ میں ایکدن پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ گزشتہ امتوں اور بنی اسرائیل کے متعلق کچھ باتیں کر رہے تھے۔ آخر میں آپنے فرمایا اے علی۔ اللہ تعالی نے جبرئیل کو میری امت کے حالات بتانے کیلئے میرے پاس بھیجا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اے نبی تمہاری امت کے اکثر لوگ اللہ تعالی کے روبرو حساب دینے کھڑے ہونگے اور اللہ تعالی سے اسطرح گفتگو کرینگے جسطرح مدعی مدعا علیہ باہم کیا کرتے ہیں۔

ففلت یا اخی یا جبرائیل فھل یقدر احد علی ذلک فقال نعم یا رسول اللہ فقلت اعلمنی بھم یا اخی یا جبرائیل
فقال ھؤلاء یطول شرحھم استاذن ربی واتی الیک فغاب عنی ساعۃ ثم اقبل وھو یضحک فقلت ما اضحکک
یا اخی یا جبرائیل فقال یا محمد قد وقع لی فی ھذہ الساعۃ حکایات عجیبۃ فقلت ما ھی فقال الحکایۃ
الاولی التی وعدتک بھا یا رسول اللہ فاعلم یا محمد اذا کان یوم القیمۃ یعطی اللہ کل احد کتابہ فیاخذ ذلک العبد
کتابہ فینظر الیہ یقرأہ ویعرف ما فیہ من خیر وشر ثم یقول اللہ تعالیٰ یا عبدی اقرأت کتابک فیقول نعم ولکن ھذا الذی
فی کتابی ما عملتہ قط فیقول اللہ تعالیٰ یا عبدی اغیرک عمل فیقول یا رب لا ادری فیقول ان کراما کاتبین احصوہ
علیک وانت متغافل فیقول یا رب ان الملائکۃ الکاتبین ھم عبیدک یقولون ما شاؤا ولا یترکونک مع
فان کان ولا بد فانت الحکم العدل لا تاخذ الا بالبینۃ فیقول اللہ تعالیٰ یا عبدی ومن یشھد علیک وکلھم
عبیدک وانت اختصمت الملائکۃ الکرام وکتابھم فیقول نعم یا رب لا اقبل شھادۃ احد علی الا منی فیقول اللہ
تعالیٰ واذا اتیت بالبینۃ منک اتقبل وتعترف فیقول العبد نعم یا رب فیقول اللہ تعالیٰ الیوم
بقدرتی انطق ولا تقبل الا حقا فان ھذا یوم یموت فیہ الباطل فینطق اللسان بکل ما عمل فی دار الدنیا
من القبیح والحسن فیقول العبد الحی سیدی ومولای انت تعلم انی لا احکم لی علی اللسان وھو من طبعہ انہ
لا یزال ناطقا ولا اقبل شھادۃ ذلک فانہ کان عدوی فی الدنیا وجمیع ما وقع لی من الاثام وقع بسببہ

بینے کہا اے جبرائیل کیا ایسی گفتگو پر کوئی شخص قادر ہو سکیگا جو ابدیا۔ بیشک ہیں نے کہا وہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا انکی شرح طول طویل ہے ٹھہر جایئے ہیں اپنے پروردگار سے اجازت لیکر آپکے پاس آتا ہوں۔ چنانچہ جبرائیل تھوڑی دیر کے لئے چلے گئے اور پھر ہنستے ہوئے آئے۔ ہیں نے کہا بھائی کیوں ہنستے ہو۔ جبرائیل نے کہا کہ محمد اسوقت چند عجیب حکایتیں معلوم ہوئی ہیں ہیں نے کہا کیا۔ جبرائیل نے فرمایا پہلی حکایت قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اسکا اعمالنامہ دیدے گا اور لینے والا اسے پڑھکر اپنی تمام بھلائی برائی معلوم کریگا پھر حکم ہوگا کیوں جی تمنے پڑھ لیا بندہ کہیگا جی ہاں پڑھ لیا لیکن فلاں عمل جو اس صحیفہ میں درج ہی ہے ہرگز نہیں کیا۔ ارشاد ہوگا کہ اچھا پھر کسنے کیا بندہ جواب دیگا کہ مجھے خبر نہیں ارشاد ہوگا کہ کراما کاتبین لکھتے رہے اور تو غفلت کرتا رہا۔ بندہ عرض کریگا الہی کراما کاتبین تیرے بندے ہیں جو چاہتے ہیں کہدیتے ہیں تو حاکم عادل ہی بغیر گواہوں کے میری پکڑ نہونی چاہیئے ارشاد ہوگا کہ تمام مخلوق میری محکوم ہی تو نے فرشتوں اور انکی تحریر کو مستند نامانا تو اب گواہی دینے اور کون آئیگا۔ عرض کریگا الہی ہیں اپنوں ہی کی گواہی چاہتا ہوں حکم ہوگا اگر تیرے تمھارے ہی بیکانوں نے گواہی دیدی تو اپنے گناہ کا اقرار کروگے۔ عرض کریگا۔ ہاں لہذا ضرور اسوقت اللہ تعالیٰ اسکی زبان کو حکم دیگا کہ بول اٹھ۔ اور حق حق بیان کردے کیونکہ آج باطل فنا ہوگیا ہی چنانچہ زبان اچھے برے تمام اعمال کی گواہی دیگی۔ بندہ کہیگا الہی ہیں زبان پر حاکم نہیں ہوں یہ طبعی طور پر ہمیشہ بولتی رہی ہی ہیں اسکی گواہی معتبر نہیں کرتا کیونکہ یہ دنیا میں میری دشمن تھی اکثر گناہ اسی کے سبب واقع ہوئے ہیں

وقد قال رسولک مخبرا عنہ اللسان عدو الانسان وانت تحکم بالعدل لا تقبل شہادۃ العدو علی عدوہ فیقول اللہ لی علیک غیرہ منک فما تقول فیقول ذلک العبد لا انکلم بعد ذلک یا رب فیقول اللہ لیدیہ انطقا بما فعل عبدک فتنطقان بکل ما فعل بھما وتشہدان فیقول ذلک العبد الٰہی وسیدی ومولای انک ارسلت الینا رسولا فشرع فینا شرعا فاتبعناہ باذنک حیث قلت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ فیقول اللہ تعالی یا عبدی وما شرع رسولی فیقول قد قال الشاہد الواحد فی البینۃ لا یکفی والیدان شاہد واحد فلا یکفی وبقی الشاہد الثانی فیقول اللہ واذا شہد علیک الشاہد الثانی اتقر وتعترف فیقول ذلک العبد نعم فیقول اللہ للرجل ما تقولین انطقی بما فعل ذلک العبد واشہدی بالحق فتنطق بقدرۃ اللہ وتقول انہ مشی وعمل من حسن وقبیح وتشہد بکل ما فعل فیلتفت ذلک العبد وھو متحیر الی اعضائہ وبعباراتہم ویقول یا اعضائی ما انا غیرکم بل انا انتم وانتم انا وانما انازع ربی لاجلکم فما رایت اجھل منکم ادافع عنکم وانتم تطعنون انفسکم الی النار فیقولون انت نسبتنا الی الجھل والتقصیر وما رأینا اجھل منک انا نحن عاملون انطقنا اللہ الذی انطق کل شئ ترجع ذلک العبد حائرا بہتا مجادلا فیلزمہ اللہ تعالی الربانیۃ ان یسحبوا ذلک العبد

تیرے رسول نے فرمادیا تھا کہ زبان آدمی کی دشمن ہی۔ تو حاکم عادل ہی۔ تیرے بابت تیرے دشمن کی شہادت قبول نہونی چاہیے حکم ہوگا اچھا تمہارے اور بیگانے گواہی دینے کو موجود ہین۔ پھر کیا عذر کروگے۔ بندہ عرض کریگا۔ الٰہی مین بالکل خاموش رہونگا۔ اللہ تعالی اسکے ہاتو کو حکم دیگا کہ میرے بندے کے افعال کی گواہی دو۔ ہات بولنے لگین گے اور اُسکے تمام افعال پر گواہی دینگے۔ بندہ کہیگا الٰہی تو نے ہمارے پاس رسول بھیجا اور اُسنے شرع کے احکام بتائے ہمنے تیرے حکم سے اُسکا کہا مانا کیونکہ تو فرما چکا ہی کہ جو رسول کی اطاعت کرتا ہی وہ گویا خدا کا مطیع ہی۔ اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے رسول نے کیا حکم نافذ کیا تھا۔ عرض کریگا۔ رسول نے فرمایا تھا گواہی مین ایک گواہ کافی نہین ہوتا۔ میرے دونون ہاتھ ایک گواہ ہوئے دوسرا گواہ اور چاہیے حکم ہوگا اگر دوسرا گواہ تمہارے خلاف گواہی دے تو اپنے گناہ کا اقرار کروگے۔ عرض کریگا۔ ہان اقرار کرونگا۔ اللہ تعالی اُسکے ہاتونون کو حکم دیگا کہ اسکے تمام افعال بیان کردو اور سچ بولو۔ چنانچہ ہاتو گواہی دینگے اور یہ کہینگے کہ اسنے فلان وقت چل پھر کر فلان نیکی یا بدی کی تھی اسوقت بغلین جھانکتا اور حیرت سے اپنے اعضا کو دیکھتا رہیگا۔ اور جھلا کر کہیگا کہ اے اعضا مین اور تم ایک ہی چیز تھے۔ مین تمہارے دفع ضرر کے لئے اللہ تعالی سے جھگڑ رہا ہون اور تم دوزخ کا لقمہ بنے چلے جاتے ہو تم بڑے نادان ہو اعضا جواب دینگے کہ تو ہمین جاہل اور قصوروار ٹھیراتا ہے حالانکہ خود جاہل ہی ہمتو حکم الٰہی کے تابع ہین اُسنے اور چیزون کی طرح ہمین بھی گویائی عنایت کردی ہے ہم اپنی خوشی نہین بولے۔ اسوقت بندہ حیرتناک اور خجالت زدہ ہوکر خاموش رہجائے گا۔ پھر فرشتون کو ارشاد ہوگا کہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لیجاؤ۔

فیقول یارب این رحمتک وانت ارحم الراحمین فیقول الله تعالی هی لمسلم فلو وقع الاعتراف منك حصل الانتصاف فیقول یارب انی مقصر ومعترف ولکن خوف النار الجأنی الی ذلك فیقول الله تعالی یاملائکتی امضوا بعبدی الی الجنة فانی قد غفرت له وعفوت عنه فیمضون به الی الجنة وتقول تلك الملائکة وکان الانسان اکثر شیء جدلا یاعبد الله دخلت فی رحمته ادخلوها بسلام آمنین هذه مکالمة جبرائیل مع النبی علیه السلام وقیل نستنسخ ای ناخذ نسخته وذلك ان الملکین یرفعان عمل الانسان فیثبت الله سبحانه وتعالی منه ما کان له ثواباً وعلیه عقاباً یطرح منه اللغو نحو قولهم هلم واذهب کذا فی معالم التنزیل (ثنائیہ)

سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الاحقاف

ووصینا الانسان بوالدیه حسنا ای ایصاء حسنا حملته امه کرها ووضعته کرها ذات کره او حملا ذا کره وهو المشقة (وحمله وفصاله) ومدة حمله وفصاله الفطام والمراد به الرضاع التام المنتهی به ولذلك عبر به کما یعبر بالامد عن المدة (ثلاثون شهرا) کاذلك بیان لما تکابده الام فی تربیة الولد مبالغة فی التوصیة بها حتی اذا بلغ اشده اذا اکتهل واستحکم قوته وعقله

بندہ عرض کریگا الٰہی۔ تیری رحمت کیا ہوئی تو تو ارحم الراحمین ہی۔ ارشاد ہوگا ہماری رحمت تو تمنے والوں کے لیے ہی اگر تو اپنے گناہ کا اقرار کرلیتا تو انصاف ہوجاتا۔ عرض کریگا الٰہی مین قصوروار ہون اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون مجھے دوزخ کے خوف نے انکار پر مجبور کردیا تھا۔ حکم ہوگا اے فرشتو میرے بندہ کو جنت کی طرف لیجاؤ۔ یہ بخشدیا۔ چنانچہ فرشتے اسے جنت مین لیجائینگے اور یہ کہینگے کہ بیشک انسان بڑا جھگڑالو ہے اے خدا کے بندے تو رحمت الٰہی مین داخل ہوگیا جنت مین امن اور سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ یہ جبرئیل کی وہ گفتگو ہی جو پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہوئی بعض علمانے نستنسخ کی یہ معنی لئے ہین کہ ہم اسکی ایک نقل لیتے رہتے ہین یعنی فرشتے انسان کے اعمال لیجاتے ہین اور اللہ تعالی ثواب و عذاب کے متعلق اسکے ہر عمل کو لوح محفوظ مین ثبت کرلیتا ہی اور کلام لغو (مثلاً آ۔ اور چلا جا) کو الگ کردیتا ہی کذا فی معالم التنزیل (ثنائیہ)

سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ احقاف

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الآیہ یعنے ہمنے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے اسکی ماں نے اسکو بڑی مشقت سے حمل مین رکھا اور بڑی محنت سے جنا۔ اسکے حمل اور دودھ چھڑانیکی مدت ڈھائی برس ہے فصال سے رضاعت کامل مراد ہے اور یہ ایسا ہے جیسا مدۃ کو انتہا سے تعبیر کیا کرتے ہین۔ اس آیت مین اُن تکالیف کا بیان ہے جو ماں کو بچہ کی تربیت مین اُٹھانی پڑتی ہین۔ اور اس سے وصیت مین مبالغہ کرنا مراد ہے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ الآیۃ یعنی یہان تک کہ جب وہ پورا جوان ہوگیا۔ قوت اور عقل سے محکم ہوگئی

وبلغ اربعین سنۃ قیل لم یبعث نبی الا بعد اربعین قال (رب اوزعنی) الھمنی واصلہ اولعنی من اوزعتہ بکذا ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی یعنی نعمۃ الدین وما یعمھا وغیرھا (وان اعمل صالحا ترضاہ) نکرہ للتعظیم ولانہ اراد نوعا من الجنس یستتبع رضا اللہ عز وجل واصلح لی فی ذریتی اجعل لی الصلاح سادیا فی ذریتی راسخا فیھم (انی تبت الیک) عما لا ترضاہ او اشتغل عنک (وانی من المسلمین المخلصین لک (قاضی بیضاوی) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام اذا کانت لیلۃ الجمعۃ یاتی قبری الف ملک لزیارتی فاذا اقضوا الزیارۃ یسبحون فی مشارق الارض ومغاربھا فکل من سمعوہ یصلی ذھبوا بصلاتہ حتی یضعوھا تحت العرش فیقولون یا ربنا ھذہ صلوۃ فلان ابن فلان فیقول اللہ تعالی انی صلیت علیہ امتھا لھا اذھبوا بھا الی جرائیل یضعھا عندہ حتی تاتی صاحبھا یوم القیمۃ وساحطھا فی میزان ذلک المصلی وتاتی لہ تلک الصلوۃ فیرجح بھا المیزان ویمضی صاحبھا الی الجنۃ (موعظۃ) قیل نزلت ھذہ الایۃ فی ابی بکر رضی اللہ عنہ وفی ابیہ ابی قحافۃ واما ام الخیر وفی اولادہ واستجابۃ دعائہ فیھم فانہ اٰمن بالنبی علیہ السلام وھو ابن ثمان وثلاثین سنۃ ودعاھم وھو ابن اربعین سنۃ

اور چالیس سال کو پہنچکیا تو یہ کہا الٰہی مجھے اس بات کا الہام کر کہ تیری اُن نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو دی ہیں۔ اس سے یا تو خاص نعمت دین مراد ہے یا لفظ نعمت بطور عام دینا و دنیا دونوں طرح کی نعمتوں کو شامل ہے (وان اعمل صالحا ترضاہ) اور مجھے اسکا الہام کر کہ ایسے نیک عمل کروں جنکو تو پسند کرے صالحا میں تنکیہ تعظیم کے لئے ہے اور جناس صالحات سے ایسی نوع کا ارادہ کیا ہے جو حصول رضائے الٰہی کا باعث ہو (واصلح لی الآیۃ) اور میری اولاد کے متعلق میری درستی کر دے اُن میں نیکیوں کو محکم فرما دے میں ایسے اعمال سے جنمیں تو پسند نہیں کرتا یا جو تجھسے باز رکھنے والے ہیں توبہ کرتا ہوں اور میں خالص مسلمانوں میں سے ہوں (قاضی بیضاوی) عمر بن الخطاب رسولخدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا شب جمعہ کو ہزار فرشتے میری قبر کی زیارت کیلئے آتے اور بعد زیارت روئے زمین کے ہر مقام میں پھیل جاتے ہیں اور جس شخص کو درود پڑھتے سُن لیتے ہیں اُسکے درود کو اُٹھا کر عرش کے نیچے رکھدیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں الٰہی یہ فلان ابن فلاں کا بھیجا ہوا درود ہے حکم ہوتا ہے کہ اُسپر اسیقدر رحمتیں نازل کرتا ہوں اس درود کو جبرئیل کے حوالے کردو کہ صاحب درود کے لئے رکھ چھوڑیں قیامت کے دن ہم اسکو درود بھیجنے والے کی ترازو میں رکھکر تولینگے اسکی برکت سے اُسکا پلہ جھک جائیگا اور صاحب درود داخل جنت ہوگا (موعظہ) کہتے ہیں آیت مذکورہ بالا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد ابوقحافہ اور اُن کی والدہ ام الخیر اور اُن کی اولاد اور ان سب کے حق میں آپ کی قبولیت دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ آپکے والد تراسی برس اور آپ خود چالیس برس کی عمر میں ایمان لائے۔

ولم یکن احد من الصحابۃ المہاجرین منہم ولا الانصار اسلم ہو والدہ وبنوہ وبناتہ غیر ابی بکر رضی اللہ عنہ (من المدارک) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول انا بری من لم یبر والدیہ ففلت یا رسول اللہ فان لم یکن معہ شئ قال اذا سمع قولہما فلیقل سمعا وطاعۃ ولا یقل لہما اف ولا یزجرہما ولیقل لہما قولا کریما او کما قال روی انہ جاء رجل الی النبی علیہ الصلوۃ والسلام فقال یا رسول اللہ اوصنی بوصیۃ انتفع بہا فی الدنیا والاخرۃ فقال علیہ السلام ہل لک والد ووالدۃ فقال نعم قال اذا رایت حقہما واطعمتہما مالک بکل لقمۃ قصر فی الجنۃ صدق رسول اللہ وجاء رجل ایضا فقال یا رسول اللہ ان لی والدۃ انفق علیہا وہی تؤذینی بلسانہا فکیف اصنع فقال علیہ السلام ارد حقہا فواللہ لو قطعت لحمک ما ادیت ربع حقہا اما علمت ان الجنۃ تحت اقدام الامہات فسکت الرجل وقال واللہ لا اقول لہا شیئا اثر انی الرجل والدتہ وقبل قدمیہا وقال یا والدتی بذلک امرنی رسول اللہ وذکر النبی علیہ السلام حدیثا طویلا وقال فی آخرہ والذی بعثنی بالحق نبیا ما من عبد رزقہ اللہ مالا فبر والدیہ الا کان معی فی الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ فان لم یکن لہ والدان فی الدنیا فما یفعل قال یتصدق عنہما باطعام الطعام وقراءۃ القرآن والدعاء

اور اپنے خاندان کے لئے دعا کی۔ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ابوبکر صدیق رضی کے اور کوئی صحابی ایسا نہیں کہ خود اور اُسکے والدین اور بیٹے بیٹیاں سب کے سب مسلمان ہوں (مارک) حضرت علی رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو والدین کا حق ادا نکرے میں اُس سے الگ ہوں میں نے عرض کیا اگر اُسکے پاس کچھ نہو تو کیا کرے۔ فرمایا اُنکی بات سُن کر مان نے اُنکے سامنے اُف نکرے۔ اُنہیں جھڑکی نہ دے نرمی اور ادب سے بات کرے۔ روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جس سے دین و دنیا کا نفع اُٹھاؤں۔ فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں عرض کیا ماں۔ ارشاد ہوا جب تو اُنکو مستحق دیکھے اور کھلائے پلائے تو ہر لقمہ کے بدلے ایک قصر جنت عطا ہوگا ایک اور شخص نے عرض کیا کہ میں اپنی والدہ پر اپنا مال صرف کرتا رہتا ہوں اور وہ مجھے زبان سے بُرا بھلا کہا کرتی ہیں اب کیا کروں آپنے فرمایا اُسکا حق ادا کرتا رہ۔ خدا کی قسم تو اگر اپنا گوشت کاٹ دے تو ماں کا چوتھائی حق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ سائل خاموش ہوگیا اور یہ کہا کہ خدا کی قسم اب اپنی والدہ کو کچھ نہ کہونگا۔ پھر یہ سائل اپنی ماں کے پاس آیا اور اُسکے پاؤں میں گر پڑا اور کہا اے ماں مجھے رسول خدا نے ایسا ہی مسئلہ فرمایا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے ایک طویل حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اُس خدا کی قسم جسنے مجھکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے جو مالدار آدمی اپنے والدین سے نیکی کریگا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا اگر اُسکے والدین زندہ نہوں تو کیا کرے فرمایا اُنکی طرف سے صدقہ دے کھانا کھلائے۔ قرآن پڑھے دعا کرے

فان ترکھا فقد عقھما ومن عقھما فقد عصی وقال ما من عبد صلی الفریضۃ ودعا لوالدیہ بالمغفرۃ الا ۲۷ ستجاب اللہ تعالی لہ دعاءہ وغفر لہ ببرکۃ دعائہ لھما ولو کانا فاسقین (موعظہ)
وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول من مشی لزیارۃ والدیہ کتب اللہ تعالی لہ بکل خطوۃ مائۃ حسنۃ ومحا عنہ مائۃ سیئۃ ورفع لہ مائۃ درجۃ فاذا جلس بین یدیھما وتکلم معھما بطیب الکلام اعطاہ اللہ تعالی یوم القیامۃ نورا یسعی بین یدیہ فاذا خرج من عندھما خرج مغفورا لہ ورو ی انہ کان فی زمن عمر رضی اللہ عنہ رجل تاجر فاتت الیہ والدتہ یوما تطلب منہ شیئا تتفقہ علی نفسھا فقالت امرأتہ ان والدتک تریدان نترکنا فقراء اذا کانت کل یوم تطلب ھکذا فبکت امہ ومضت ولم یعطھا فبینما ھو یمشی فی بعض اسفارہ مع التجارۃ اذ خرج علیہ قطاع الطریق ونھبوا ما کان معہ ثم اخذوا الرجل وقطعوا یدہ وعلقوھا فی عنقہ وترکوہ مطرحا مجندلا فی وسط الطریق فمر علیہ قوم فحملوہ الی منزلہ فلما دخل علیہ اقاربہ قال ھذا جزائی فلو کنت اعطیت امی بیدی درھما ما قطعت یدی وما سلب مالی فاتت الیہ والدتہ فقالت لہ یا بنی انی محسرۃ علی عاضل العدۃ معک فقال الرجل یا امی ھذا کلہ بدعوتی الیک فاسالک الرضی فقالت یا بنی انی رضیت عنک

جس نے ان باتوں کو چھوڑ دیا اُس نے والدین کی نافرمانی کی اور جس نے نافرمانی کی وہ گنہگار رہا۔ جو شخص فرض نماز پڑھکر والدین کے لئے دعا کرتا ہی خدا قبول کرلیتا ہی اور اُسکی دعا کی برکت سے اُنہین بخشدیتا ہی خواہ گنہگار ہی کیون نہون (موعظہ) ابوذر غفاری سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو شخص اپنے والدین کی زیارت کو جاتا ہی اللہ تعالی اُسکے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہی اور ایک گناہ معاف کردیتا ہی اور سو درجے بلند کرتا ہی اور جب اُنکے سامنے میٹھی نرمی سے کلام کرتا ہی تو اُسکو ایک نور عطا فرماتا ہی جو قیامت کے دن اُسکے آگے آگے چلیگا اور جب اُنکی پاس سے جاتا ہی تو بخشا بخشایا ہو کر نکلتا ہی۔ روایت ہی کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ مین ایک سوداگر تھا۔ ایکدن اُسکی والدہ کو خرچ کی ضرورت ہوئی بیٹے سے کچھ مانگنے آئی۔ اُسکی گھر والی نے کہا کہ تمہاری مان ہمین مفلس بناکر چھوڑیگی۔ کیونکہ روز کے روز مانگنے آکھڑی ہوتی ہے۔ یہ سنکر بیچاری بڑی بی سو پڑی اور وہان سے چلدی۔ بیٹے نے کچھ نہ دیا۔ اتفاقاً اُسکے بیٹے کو سفر کرنا پڑا۔ رستہ مین ڈاکوون نے آلیا۔ سب مال متاع لوٹ کر لیگئے اور اُسکا ہاتھ کاٹ کر گلے مین لٹکا دیا اور اُسی طرح خون مین لتھڑا ہوا چھوڑ گئے۔ ان بعد رکھیرا اُدھر سے گزرے اور اُسے اُسکے گھر پہنچادیا۔ عزیز اقارب پوچھنے آئے تو اُسنے کہا کہ اگر مین اپنے مات سے اپنی مان کو کچھ دیدیتا تو نہ مات کھاتا نہ مال چھنتا۔ پھر اُسکی مان آئی اور یہ کہا کہ مجھے اُس تکلیف کا افسوس ہی جو تجھے دشمنون سے پہنچی۔ اسنے جواب دیا کہ یہ اُس گناہ کا بدلہ ہے جو مجھسے تمہاری نسبت صادر ہوا تھا اب مین تمہاری رضامندی کا خواہان ہون مان نے کہا کہ مین تجھسے راضی ہون

فلما کان اللیل اصبح الرجل وقد عادت یده کما کانت بقدرته تعالی (موعظة) حکی ان شیخا کان مشهورا بالفضل فبیوما قصد مکة وله ام لم ترض ان یسافر الی مکة فلم یقنعه الشیخ علی ارضاها ومشی الی مکة فجاءت امه من خلفه فقالت یارب ابنی احرقنی بنار الفرقة سلط علیه عقابا ونضرعت وناحت فلما بلغ الشیخ مدینة من المدائن دخل مسجدا فی اللیل للعبادة فدخل لص فی بیت من البیوت فعلم صاحب البیت ان فی البیت لصا فقر اللص الی جانب المسجد فتعقبوه فلما جاؤا الی باب المسجد غاب اللص فقالوا بل فی المسجد فدخلوا فرأوا الشیخ قائما یصلی ففی الحال اخذوه فاتوه ملک المدینة فامر الملک بقطع یدیه ورجلیه واخراج عینیه فقطعوا یدیه ورجلیه واخرجوا عینیه ونادوا فی السوق هذا جزاء السارق فقال الشیخ لا تقولوا ذلک بل قولوا هذا جزاء من قصد طواف مکة بلا اذن امه فلما راوا انه الشیخ وعلموا بهذه الحالة بکوا وجزعوا فاعادوا الشیخ الی امه ووضعوه علی باب الصومعة وفیها تنادی امه وتقول یارب ابتلیت ابنی ببلاء اعده الی حتی اراه فنادی الشیخ انا مسافر جائع فاطعمینی فقالت امه ائت الی الباب فقال مالی من رجلین امشی الیک فقالت امه امد یدیک فقال مالی من یدین فقالت امه اطعمتک فصل بینی وبینک حرمة فقال الشیخ لا اتحاشی مالی من عینین فاخذت امه خبزا واحدا وقاءت یارجا بکوة فقدمت الیه

اگلے دن صبح کو جو سوتا اُٹھا تو خدا کی قدرت سے اُسکا ہات ویسا ہی ہوگیا جیسا پہلے تھا (موعظہ) **حکایت** ایک شیخ جو مشہور فاضل تہا ماں کی مرضی بغیر مکہ کیطرف چلا۔ ماں پیچھے پیچھے دوڑی اور یہ کہا کہ الہی میرے بیٹے نے مجکو مفارقت کی آگ سے جھونکا ہی تو اسپر اپنا عذاب مسلط کر۔ بڑھیا نے یہ بددعا نہایت تضرع سے کی آخر شیخ کسی شہر مین پہنچکر عبادت کیلئے رات کو ایک مسجد مین چلے گئے۔ اُس مسجد کے متصل کسی مکان مین چور گھسا۔ مکان والا جاگ اُٹھا۔ چور مسجد کی طرف بھاگا۔ لوگ اُسکے پیچھے دوڑے مسجد کے پاس پہنچکر چور غائب ہوگیا لوگون نے کہا مسجد مین ہے۔ اندر گئے اور شیخ کو بحالت نماز گرفتار کرکے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ حکم ہوا کہ اسکے ہات پانو کاٹ ڈالو اور آنکھین نکال پھینکو۔ چنانچہ فوراً اس حکم کی تعمیل کیگئی اور بازار مین منادی ہوئی کہ چور کی یہ سزا ہے۔ شیخ نے کہا نہین۔ بلکہ یہ کہو کہ یہ اُس شخص کی سزا ہے جو ماں کی مرضی بغیر مکہ کا طواف کرنا چاہے پھر جب لوگون نے شیخ کو پہچان لیا تو بہت روئے پیٹے۔ افسوس کیا۔ اور انہوں نے ماں کے پاس اُٹھا لائے دیکھا تو وہ عبادتخانہ مین یہ کہہ رہی ہین الٰہی اگر تو نے میرے بیٹے کو مبتلائے عذاب کردیا ہے تو مجھے آنکھون سے دکھادے۔ اتنے مین شیخ نے آواز دی کہ مین بھوکا مسافر ہون کچھ کھلاؤ۔ اندر سے ماں نے جواب دیا کہ دروازہ پر آجا شیخ نے کہا کیونکر آؤن پانو ندارد ہین۔ ماں بولی اچھا ہات بڑھا۔ شیخ نے کہا مین ہات نہین رکھتا۔ ماں نے جواب دیا کہ اگر مین خود تجھے کھانا دون تو بے پردگی ہوتی ہے شیخ نے کہا اسکا خوف نہ کرو۔ مین آنکھون سے نابینا ہون ماں ایک روٹی اور انجور مین ٹھنڈا پانی لیکر گئی۔

فلما رای الشیخ امه وضع وجهه علی قدمیها وقال انا ابنك العاصی فعلمت امه انه ابنها وبکت فقالت یارب اذا کانت الحال کذلك فاقبض روحی وروحه حتی لا یری الناس سواد وجهنا فلم تتم المناجاة الا وقد قبض روحهما من تفسیر انا عرضنا الامانة وعن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه انه قال کنت جالسا مع النبی علیه السلام وجماعة من الصحابة اذ اتی رجل فقال السلام علیکم فقلنا وعلیك السلام فقال یارسول ان عبد الله بن سلام یدعوك لیودعك فانه مریض وعلی خروج من الدنیا فلما سمع ذلك قام ثم قال قوموا بنا نزور اخانا عبد الله ثم مضی علیه السلام عند راسه وقال یا عبد الله قل اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله فقالها فی اذنه ثلاثا فلم یقلها فقال علیه الصلوة والسلام لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وقال علیه السلام لبلال یا بلال امض الی امرأته واسألها ما کان یعمل زوجها فی الدنیا وما کان شغلها فمضی بلال رضی الله عنه وسالها عن عمل زوجها فقالت لبلال وحق رسول الله ما اعرف من یوم تزوجنی انه ترك الصلوة خلف رسول الله ولا مضی علیه یوم الا تصدق فیه بشیء الا ان والدته غیر راضیة عنه فقال علیه السلام ائتونی بها فمضی بلال الیها وقال لها النبی علیه السلام فقالت سمعا واطاعة فقال لیصلح بینك وبین ولدك عبد الله وانه علی خروج من الدنیا

جب شیخ نے اپنی ماں کو دیکھا تو اسکے قدموں میں سر رکھدیا اور یہ کہا کہ میں تمہارا گنہگار بیٹا ہوں۔ ماں یہ سنکر رو پڑی اور دعا کی کہ الٰہی میری اور اسکی روح فوراً قبض کرلے تاکہ لوگ ہماری رسوائی سے آگاہ نہ ہوں ابھی دعا تمام نہ ہونے پائی تھی کہ دونوں کی روح بدن سے نکلگئی۔ (تفسیر آیۃ انا عرضنا الامانۃ) حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں اکیدن صحابہ کی جماعت میں رسول خدا کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے السلام علیکم کے بعد یہ کہا کہ حضور عبداللہ بن سلام آپ کو آخری ملاقات کے لئے بلاتے ہیں کیونکہ وہ مریض ہیں اور عنقریب دنیا سے رخصت ہونیوالے ہیں۔ آپ یہ سنکر کھڑے ہوگئے اور صحابہ کو حکم دیا کہ چلو بھائی عبداللہ کی زیارت کرآئیں چنانچہ تشریف لیجانے کے بعد آپ عبداللہ کی سرہانے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہہ۔ یہ ارشاد تین مرتبہ ہوا مگر عبداللہ کہہ سکے۔ پھر آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بلال کو حکم دیا کہ انکی بیوی سے انکے افعال کی بابت سوال کرو۔ بیوی نے قسم کھاکر جواب دیا کہ جب سے میں انکی نکاح میں آئی ہوں انہوں نے کبھی سو ٹخ کے پیچھے نماز نہیں چھوڑی اور کوئی دن صدقہ دینے سے خالی نہیں رکھا البتہ انکی والدہ سے ناراض ہیں حضورؐ نے فرمایا انہیں میرے پاس لے آؤ۔ بلالؓ انکی والدہ کے پاس گئے اور یہ کہا کہ پیغمبر علیہ السلام طلب فرماتے ہیں انہوں نے کہا کیوں۔ بلالؓ نے جواب دیا تم میں اور تمہارے بیٹے عبداللہ میں صلح کرانی منظور ہے کیونکہ وہ دنیا سے جانیوالے ہیں

فقالت وحق رسول اللہ لا امضی ولا اجعلہ فی حل عما اذانی لا دنیاہ ولا اخراہ ثم امتنعت فاتی بلال الی النبی علیہ السلام فاعلمہ فقال علیہ السلام یا عمر قم یا علی اذہبا فائتیانی بہا فذہبا الیہا فلما دخلا علیہا قالا ایتہا العجوز انہ علیہ السلام یدعوک قالت وما یرید منی ومالی من حاجۃ فقالا لہا لابد ان تمشی معنا فمشت معہما حتی اتت الیہ فقال علیہ السلام ایتہا العجوز انظری الی ولدک وما ہو علیہ فلما نظرت الیہ قالت یا ولدی واللہ لاجعلک فی حل من حقی لا فی الدنیا ولا فی الاخرۃ فقال علیہ السلام ایتہا العجوز خفی اللہ عز وجل ولجعلیہ فی حل فقالت کیف لجعلہ فی حل وہو ضربنی وطردنی من بیتہ لاجل امرأتہ فہو آذانی وعصانی فقال علیہ السلام ان حقک علی ان جعلتہ فی حل فقالت اشہد یا رسول اللہ انت ومن معک انی جعلتہ فی حل فقال علیہ السلام یا عبد اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فرفع صوتہ بالشہادۃ ثم مات بعد ذلک فلما صلینا علیہ ودفناہ قال علیہ السلام یا معشر المسلمین الا من کانت لہ والدۃ لم یبرہا خرج من الدنیا علی غیر الشہادۃ (موعظہ) وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ السلام ما من رجل مات والداہ وہما غیر راضیین عنہ الا اخر اللہ روحہ علی غیر الشہادۃ ولا یخرج من قبرہ الا وعلی وجہہ مکتوب ہذا جزاء من عق والدیہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ما من عبد اتاہ اللہ تعالی مالا ثم لم یود حق والدیہ

مان نے جواب دیا میں ہرگز نجاؤنگی اور دین و دنیا میں کبھی اُسکی خطا معاف نکرونگی کیونکہ اسنے مجھے ایذا دی ہے۔ بلال نے واپس آکر سب حال عرض کر دیا۔ آپنے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ تم جاکر انہیں لے آؤ دونوں صاحب تشریف لیگئے اور یہ کہا کہ بڑی بی تمہیں پیغمبر علیہ السلام بلاتے ہیں جواب دیا کہ ایسی کیا ضرورت ہے فرمایا تمہارا اسوقت چلا چلنا ضروری امر ہے۔ چنانچہ بڑی بی اُنکے ساتھ ہولیں۔ آپنے فرمایا بڑی بی ذرا اپنے بیٹے کا حال تو دیکھو۔ بڑھیا نے کہا۔ بیٹا! میں دین و دنیا میں تیری خطا ہرگز معاف نکرونگی حضورؐ نے فرمایا کہ بڑی بی خدا سے ڈرو اور اُنکی خطا معاف کر دو۔ ماں نے کہا اسنے اپنی بیوی کی خاطر مجھے مار پیٹ کر گھر سے نکالا۔ ستایا۔ نافرمانی کی۔ میں اسکی خطا کیونکر معاف کر دوں آپنے فرمایا اگر تم اسے معافی دو تو تمہارا حق ہے ورنہ: بوڑھیا نے جواب دیا کہ آپ اور آپکے صحابہ گواہ رہیں میں نے اسکی خطا معاف کی۔ رسولؐ خدا نے فرمایا اے عبد اللہ۔ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ عبد اللہ نے بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا اور انتقال فرمایا۔ پھر جب ہم اُنکی نماز اور دفن سے فارغ ہوگئے تو آپنے فرمایا مسلمانو جسکی ماں زندہ ہو اور وہ اُسکے ساتھ نیکی سے پیش نہ آئے تو مرتے دم کلمہ نصیب نہوگا (موعظہ) انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے ماں باپ اُس سے ناراضمند ہو کر مرے ہوں وہ مرتے وقت کلمہ شہادت سے محروم رہیگا اور جب قبر سے اُٹھیگا تو اُسکے چہرے پر یہ لکھا ہوا ہوگا کہ ماں باپ کے نافرمان کی یہی سزا ہے۔ دوسری روایت انسؓ سے ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جس کسیکو خدا نے مال دیا اور اُس نے ماں باپ کا حق ادا نکیا

الا احبط اللہ عز وجل عملہ واذاقہ العذاب الالیم (الحدیث) رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد (کذا فی جامع الصغیر) لانہ تعالیٰ امر ان یطاع الاب ویکرم فمن اطاعہ فقد اطاع اللہ تعالیٰ ومن اغضبہ فقد اغضب اللہ وھذا وعید شدید یفید ان العقوق کبیرۃ وعلم منہ بالاولی ان الامر کذلک (کذا فی التیسیر) لان حقہا اکثر فعلی العاقل ان یحترز عن ان یکون عاقا للوالدیہ (انتہی) قال الفقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ لو لم یذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی کتابہ حرمۃ الوالدین ولم یوص بہما لکان یعرف بالعقل ان حرمتہما واجبۃ وکان الواجب علی العاقل ان یعرف حرمتہما ویقضی حقہما ویسعی فی تحصیل رضاہما فکیف وقد ذکرہما اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی جمیع کتبہ فی التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان وقدم طاعتہما فی جمیع کتبہ اوحی الی جمیع الرسل واوصاہم بحرمۃ الوالدین ومعرفۃ حقہما وجعل رضاہ فی رضا الوالدین وسخطہ فی سخطہما (انتہی) (کذا فی تنبیہ الغافلین)

سورۃ الحجرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن کونوا منہ علی جانب وابہام الکثیر یحتاط فی کل ظن ویتامل حتی یعلم انہ من ای القبیل

اللہ تعالیٰ اُسکے تمام عمل نابود کردیگا اور اُسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیگا (الحدیث) ترمذی عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی میں اور خدا کا غصہ باپ کے غصہ میں پنہاں ہے (کذا فی الجامع الصغیر) یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے باپ کی تکریم واطاعت کا حکم دیا ہے بس جسنے باپ کی اطاعت کی اُسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے اُسے ناراض رکھا اُسنے خدا کو ناراضمند رکھا۔ اس وعید شدید سے صاف نکلتا ہے کہ والد کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے اور ماں کی نافرمانی مدرجہ اولیٰ اسمیں داخل ہے (کذا فی التیسیر) یہ اسلئے کہ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ عاقل آدمی کو والدین کی نافرمانی سے حذر کرنا چاہیئے (انتہی) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں والدین کی تعظیم وتکریم کا حکم نہ دیتا تو خود عقل اسکے کرنے کی رہنمائی دیتی کہ اُنکی تعظیم واجب ہے ہر عاقل پر اُنکی تعظیم کا نگاہ رکھنا اور اُنکا حق ادا کرنا فرض ہے حتی الامکان ماں باپ کی رضاجوئی چاہیئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے نبی تمام کتابوں مثلاً توریت انجیل زبور فرقان میں ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تمام پیغمبروں کو تعظیم والدین کی بابت وصیت کی ہے اُنکا حق معلوم کرایا ہے اُنکی رضا میں اپنی رضا اور اُنکے غصہ میں اپنا غصہ مخفی رکھا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ والدین کا رتبہ کہانتک ہے (تنبیہ الغافلین)

سورۃ الحجرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ مسلمانو کسیکی نسبت گمان کرنیسے بہت کچھ اجتناب کرو الگ رہو لفظ کثیر کو اسلئے مبہم رکھا ہے کہ آدمی ہر طرح کی گمان کی بابت احتیاط رکھے اور تامل کرے کہ یہ گمان کسطرح کا ہے

فان من الظن مایجب اتباعہ کالظن حیث لا قاطع فیہ من العملیات وحسن الظن باللہ تعالیٰ وما یحرم کالظن فی الاعتقادیات والنبوات وحیث یخالفہ قاطع وظن السوء بالمؤمنین ومایباح کالظن فی الامور المعاشیۃ ان بعض الظن اثم تعلیل مستانف للامر والاثم الذنب الذی یستحق العقوبۃ علیہ والھمزۃ فیہ من الواو وکانہ یتم الاعمال ای یکثرھا ولا تجسسوا ولا تتبعوا من عورات المسلمین وفی الحدیث ولا تتبعوا عورات المسلمین فان من تتبع عورا تتبع اللہ تعالیٰ عورتہ حتی یفضحہ ولو فی جوف بیتہ ولا یغتب بعضکم بعضا ولا یذکر بعضکم بعضا بالسوء فی غیبتہ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا تمثیل لما ینالہ المغتاب من عرض المغتاب علی اقبح وجہ مع مبالغات الاستفہام المقرر واسناد الفعل الی احد للتعمیم وتعلیق المحبۃ بما ھو فی غایۃ الکراھۃ وتمثیل الاغتیاب باکل لحم الانسان وجعل المأکول اخا ومیتا وتعقیب ذلک بقولہ فکرھتموہ تقریرا وتحقیقا لذلک والمعنی ان حق ذلک او عرض علیکم ھذا فقد کرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم لمن اتقی ما نہی عنہ وتاب مما فرط منہ

کیونکہ بعض گمان (جبکہ عملیات مین کوئی دلیل قاطع موجود نہو) واجب الاتباع ہوتا ہی علی ہذا القیاس اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا واجب ہے اور بعض گمان (مثلاً الوہیت اور نبوت کے متعلق) حرام ہی کیونکہ اسکے خلاف دلیل قاطع موجود ہی علی ہذا القیاس مسلمانون سے بدگمانی ناجائز ہی اور بعض گمان (مثلاً امور معاش کے متعلق) مباح ہی اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ بیشک بعض گمان باعث گناہ ہی یہ آیت امر اجتناب کی علت ہی اثم بمعنی گناہ مین ہمزہ واو کا بدل ہی یعنی بعض گناہ اعمال کو کثیر کردیتا ہی وَلَا تَجَسَّسُوْا یعنی جاسوس نہ بنو مسلمانون کے چھپے عیب نہ ٹٹولو حدیث مین ہے کہ مسلمانون کے عیبون کے پیچھے نہ پڑو جو ایسا کریگا خدا اُسکے عیبون کے پیچھے پڑیگا اور اُسے رسوا کردیگا خواہ وہ اپنے گھر کی کوٹھڑی ہی مین کیون نہ بیٹھا رہی وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اور تم مین ایکدوسرے کی غیبت ہرگز نکرے پیٹھ پیچھے برا نکہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا کیا تم مین کوئی اس بات کو پسند کرسکتا ہی کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھایا کرے غیبت کرنیوالا جو دوسرے شخص کی آبروریزی کیا کرتا ہی اس آیت مین مضمون مذکور کو نہایت بُری تمثیل سے بیان کیا گیا ہی باایں ہمہ ہمزۂ استفہام اور تعمیم کیلئے لفظ احد کی طرف فعل کی اسناد اور نہایت مکروہ چیز سے محبت کی تعلیق اور غیبت کو انسان کے گوشت کھانے سے تشبیہ پھر جسکا گوشت کھایا جائے اُسکو کھانے والے کا بھائی۔ اور پھر مردہ بھائی فرمانا اور اسکے بعد فَکَرِھْتُمُوْہُ کا لانا ان برائیون کی تقبیح و تقریر ہے جو غیبت مین پائی جاتی ہین۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا گوشت تمہارے سامنے پیش کیا جاتا تو تم مکروہ سمجھ کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ الآیۃ۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے یعنی جو منہیات سے بچے اور اپنی زیادتیون سے تائب ہو خدا اُس پر مہربان ہے۔

والمبالغة فی الثواب لانه بلیغ فی قبول التوبة اذا یجعل صاحبها کمن لم یذنب (قاضی بیضاوی)
روی عن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام زینوا مجالسکم
بالصلوٰة علی فان صلوٰتکم علی نور لکم یوم القیمة (رواه صاحب الفردوس) وقال علیه السلام
لا یری وجهی ثلاثة عاق الوالدین وتارک سنتی ومن ذکرت عنده فلم یصل علی (صدق
من نطق) قیل سبب نزول هذه الآیة فی رجلین من اصحاب النبی علیه السلام وذلک
ان النبی علیه السلام ضم الی رجلین غنیین فی السفر رجلا من فقراء الصحابة لیصیب معهما
من طعامهما ویتقدمهما فی المنزل ویهیئ لهما المنزل والطعام فضم سلمان الفارسی الی
الرجلین المذکورین فنزل ذات یوم منزلا ولم یهیئ لهما شیئا فقالا له اذهب الی رسول
الله فسله لنا قضل ادام فانطلق فقال احدهما لصاحبه وقد غاب عنهما انه لو انتهی الی
بئر سمیحة وهی المشهورة بکثرة الماء لغار ماؤها فلما انتهی الی رسول الله وبلغه الرسالة
قال علیه السلام له قل لهما انکما قد اکلتما الادام فرجع الیهما واخبرهما بما قال رسول الله
فاتیا النبی علیه السلام وقالا ما اکلنا من ادام یا رسول الله قال علیه السلام انی لاری حمرة اللحم
فی افواهکما لا عتیا بکما صاحبکما فنزلت هذه الآیة وعن علی بن ابی طالب رضی الله عنه انه قال علیه السلام
من صلی علی یوم الجمعة مائة مرة جاء یوم القیمة ومعه نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلهم لوسعهم

ثواب میں مبالغہ اسلئے ہے کہ وہ توبہ کرنیوالے کو ایسا پاک کر دیتا ہے گویا اُس نے گناہ ہی نہیں کیا (بیضاوی)
انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھپر درود بھیجکر اپنی مجلسوں کو زینت دو تمہارا مجھپر درود بھیجنا
قیامت کے دن نور ہوگا (صاحب الفردوس) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے تین شخص مجھے نہ دیکھ سکینگے (۱) ماں باپ کا
نافرمان (۲) سنت کا تارک (۳) میرے تذکرہ کیوقت مجھپر درود نہ بھیجنے والا (حضور نے سچ فرمایا)
مذکورۂ بالا آیت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ پیغمبر خدا نے کسی سفر میں دو دولتمند آدمیوں کے ساتھ ایک ایک محتاج صحابی کو
کر دیا تھا تاکہ اُنکے کھانے پینے سے فائدہ اُٹھا سکے اور منزل میں آگے بڑھکر اُنکے لئے جگہ منتخب کریں اور کھانا
تیار کر دے چنانچہ سلمان فارسی دو دولتمند آدمیوں کے ساتھ ہوئے ایکدن سلمان کسی منزل میں پہنچے مگر اُنکے لئے کھانا تیار
نکیا۔ اُنہوں نے سلمان سے کہا کہ پیغمبر خدا سے کچھ بچا ہوا سالن لے آؤ۔ سلمان چلے گئے۔ اسوقت ایک دوسرے سے
کہا کہ اگر سلمان بیر سمیحہ (مشہور کنوئیں کا نام) کے پاس جائیں تو اسکا پانی خشک ہو جائے جب سلمان رسول خدا کے
پاس پیغام لیکر پہنچے تو آپنے فرمایا اُنسے کہدو تم سالن کھا چکے ہو سلمان نے جاکہا دونو حضور کے پاس آئے اور
عرض کیا کہ ہمنے تو سالن نہیں کھایا آپنے فرمایا میں تمہارے مُنہ میں گوشت کی سرخی پاتا ہوں کیونکہ
آپنے ہمارا ہی غیبت کی ہے۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت علی سے روایت ہے کہ پیغمبر نے فرمایا جو شخص
مجھپر جمعہ کے دن سو بار درود بھیجیگا قیامت میں اُسکے ہمراہ ایسا نور ہوگا کہ اگر تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سبکو کافی ہو

(الحدیث) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لاربعۃ من الجفاء (الاول) ان یبول الرجل وھو قائم (والثانی) ان یمسح جبھتہ قبل ان یفرغ من الصلاۃ (والثالث) ان یسمع الاذان فلا یتشھد مثل ما یتشھد المؤذن (والرابع) ان ذکرت عندہ لا یصلی علی (سیدنا محمد) وقال علیہ السلام رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی (قاضی) وعن النبی علیہ السلام انہ قال الغیبۃ اشد من الزنا قالوا کیف یا رسول اللہ قال علیہ السلام الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ واما صاحب الغیبۃ فلا یغفر لہ حتی یغفر صاحبہ فعلم من ھذا الحدیث ان الغیبۃ من الکبائر روی انہ اوحی اللہ تعالی الی موسی علیہ السلام من مات تائبا من الغیبۃ فھو آخر من دخل الجنۃ ومن مات مصر علیھا فھو اول من دخل النار (زبدۃ الواعظین) سئل النبی علیہ السلام عن الغیبۃ فقال ان تذکر اخاک بما یکرھہ فان کان ذلک الشیء فیہ فقد اغتبتہ وان لم یکن ذلک الشیء فیہ فقد بھتہ (قاضی) کما روی عن عکرمۃ ان امرأۃ طویلۃ دخلت علی النبی علیہ السلام فلما خرجت قالت عائشۃ ھذہ طویلۃ القامۃ فقال علیہ السلام الفظی الغیبۃ فلفظت مضغۃ من لحم فقالت عائشۃ ما قلت الا ما فیھا فقال علیہ السلام ذکرت قبحا ما فیھا لان الغیبۃ ان تذکر اخاک بما فیہ واما لیس فیہ فھو البھتان وھو اشر من الغیبۃ لانہ یحتاج الی التوبۃ فی ثلاثۃ مواضع

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین چار چیزین جفا مین داخل ہین (۱) آدمی کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا (۲) فراغ نماز سے پہلے پیشانی کو پوچھ ڈالنا (۳) اذان سُنکر مؤذن کیطرح کلمات شہادت کا ادا نکرنا (۴) میرا تذکرہ سُنکر مجھپر درود نہ بھیجنا (سیدنا محمد) حضور کا قول ہی خدا کرے وہ آدمی ذلیل ہو جو میرا تذکرہ سنے اور مجھپر درود نہ بھیجے (قاضی) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا غیبت زنا سے بدتر ہی صحابہ نے عرض کیا کیونکر۔ فرمایا زنا کا مرتکب توبہ کرتا ہی تو خدا قبول کر لیتا ہی اور غیبت معاف نہین ہوتی جبتک وہی معاف نکرے جسکی غیبت کیگئی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کبیرہ گناہ ہی۔ روایت ہی حضرت موسیٰ پر وحی اُتری کہ غیبت سے توبہ کرنے والا سب سے پیچھے جنت مین جائیگا۔ اور جو غیبت پر اصرار کرتا رہا وہ سب سے پہلے دوزخ مین داخل ہوگا (زبدۃ الواعظین) رسول خدا سے غیبت کے بابت سوال ہوا تو آپنے فرمایا غیبت یہ ہی کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا تذکرہ اسطرح کرے کہ وہ سُن لے تو اُسے بُرا معلوم ہو۔ اگر وہ بات فی الواقع اُسمین موجود ہی تو غیبت ہی اور نہین تو بہتان (قاضی) عکرمہ سے روایت ہی کہ ایک دراز قد عورت پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئی جسکے جانیکے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا یہ کیسی لمبی عورت تھی۔ آپنے فرمایا غیبت کو تھوکدے کیونکہ گوشت کا ٹکڑا کہا ہے حضرت عائشہ بولین میں نے تو وہی بات کہی ہے جو اُسمین موجود ہی۔ آپنے فرمایا تو نے اُسکا عیب بیان کیا۔ غیبت کے یہی معنی ہین کہ تو وہی برائی بیان کرے جو اُسمین موجود ہو اور اگر ایسی چیز بیان کیجائے جو اُسمین نہو تو بہتان ہی اور بہتان غیبت سے بدتر ہی کیونکہ بہتان مین تین جگہ توبہ کرنی چاہیے

(الاول) ان یرجع الی القوم الذین تکلم بالبہتان عندھم ویقول قد ذکرت عندکم فلانا بکذا فاعلموا انی قد کذبت فیہ (والثانی) ان یذھب الی من قال علیہ البہتان ویطلب منہ الاستحلال (والثالث) ان یستغفر اللہ تعالی ویتوب الیہ ولذا قیل الغیبۃ سواء ذکرت نقصانا فی نفسہ او عقلہ او ثوبہ او قولہ او نسبہ او دابۃ او شیء مما یتعلق بہ حتی قولک انہ واسع الکم او طویل الذیل او القامۃ کما فی قصۃ عائشۃ (زبدۃ الواعظین) عن علاء ابن الحارث ان رسول اللہ علیہ السلام قال الھمازون واللمازون والمشاؤن بالنمیمۃ الباغون للبراء العیب یحشرھم اللہ یوم القیمۃ فی وجوہ الکلاب (طریقۃ محمدیۃ) عن ابی ھریرۃ عن النبی علیہ السلام انہ قال من مشی بالنمیمۃ بین اثنین سلط اللہ علیہ فی قبرہ نارا یحرقہ الی یوم القیمۃ (موعظۃ) روی عن وھب بن منبہ انہ قال لما رکب نوح علیہ السلام السفینۃ ادخل معہ من کل نوع زوجین حتی الکلب والھرۃ ومنع الکل عن المجامعۃ لئلا یتوالد وانتضیق السفینۃ علیھم فلم یبصر الکلب فجامع فراتہ الھرۃ فجاءت الی نوح واخبرتہ علیہ السلام فدعا نوح علیہ السلام الکلب وقال لہ السلام الکلب فمشی سبیلہ ففعل ذلک مرۃ اخری فجاءت الھرۃ واخبرت فدعا نوح علیہ السلام الکلب وقال لہ انکر الکلب فقالت الھرۃ یا نبی اللہ رایتہ قد فعل فلو دعوت اللہ یظھر لک علامۃ وتبصرہ بعینک

(۱) اُس مجمع مین جہان کسی پر بہتان لگایا ہو اُسسے یہ کہے کہ مینے فلان شخص پر جھوٹا بہتان لگایا تھا (۲) اس شخص کے پاس جاے جسپر بہتان لگایا تھا اور معافی چاہی (۳) خدا سے معافی مانگے اور توبہ کرے اسلیئے کہا گیا ہی کہ کسیکا برائی کے ساتھ ذکر کرنا خواہ اسکی ذات کے متعلق ہو یا عقل و لباس کے یا قول و نسب کے یا سواری وغیرہ کے یہ سب داخل غیبت ہی علی ہذا القیاس کسیکو فراخ آستین والا یا دامن دراز یا طویل العمامۃ کہنا غیبت ہی چنانچہ حضرت عائشہ کے قصہ مین ابھی گزر چکا ہی (زبدۃ الواعظین) علاء بن الحارث رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا غیبت کرنیوالے نکتہ چینی کرنیوالے۔ اوہر کی اُدہر لگانیوالے نیکو نہین عیب تلاش کرنیوالے قیامت کے دن کتون کی صورت مین اُٹھینگے (طریقہ محمدیہ) ابوہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو دو آدمیون مین لگائی بجھائی کریگا اللہ تعالی اُسکی قبر مین آگ مسلط کردیگا جو قیامت تک جلاتی رہیگی (موعظہ) وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ جب نوح کشتی مین سوار ہوئے تو ہر جانور کا ایک ایک جوڑا ساتھ رکھلیا اسمین کتے اور بلی کا بھی ایک ایک جوڑا موجود تھا نوح نے ہر جانور کو جفتی کرنے سے منع فرمادیا تھا تاکہ آیندہ نسل کشتی مین جگہ تنگ نہو جائے لیکن کتے سے صبر نہو سکا۔ بلی نے حضرت نوح کو خبر دی کہ کتا باز نہین آتا آپنے کتے کو بلاکر ملامت کی اور چھوڑ دیا۔ کتے نے پھر جفتی کی۔ اور بلی نے پھر نوح سے جا لگائی حضرت نے کتے کو طلب کیا اور سخت ملامت کی کتا انکار کرگیا۔ بلی نے کہا یا حضرت مینے اپنی آنکھون سے اسے جفتی کھاتے دیکھا ہے آپ خدا سے دعا کرین کہ اسکی کوئی علامت ہو جائے اور آپ خود ملاحظہ فرمالین۔

فدعا نوح علیه السلام ربه بان الکلب جامع فاشتد ذلک علیه بحیث لا یمکنه الانفصال حتی جاءت الهرة واخبرت بجاء نوح علیه السلام فراهما کذلک فجعل الکلب من ذلک فدعا ربه فقال یارب اجعل لها ضغینة علی رؤس الخلائق وقت الجماع کما ضحکتنا فاستجاب الله تعالی دعاءه حتی ان الهرة اذا جومعت تصیح حتی یعلم الخلائق بصیحتها عقوبة لما کشفت ستر الکلب کذلک ابن آدم اذا کشف ستر المؤمنین یکشف الله ستره یوم القیمة (زبدة الواعظین) عن کعب الاحبار انه قال اصاب بنی اسرائیل قحط فخرج موسی علیه السلام الی الاستسقاء ثلثة ایام فلم یسقوا فقال موسی علیه السلام الهی ان عبادک قد خرجوا ثلاثة ایام فلم تستجب دعاءهم فاوحی الله تعالیه یاموسی انی لا استجیب دعاء قوم فیهم رجل نمام قد اصر علی النمیمة فقال موسی علیه السلام یارب من هو حتی نخرجه من بیننا فقال الله تعالی یاموسی انها کم عن النمیمة وانا کون نماما فتابوا باجمعهم فسقوا (زبدة الواعظین) عن ابی هریرة عن النبی علیه السلام انه قال من اغتاب فی عمره مرة یعاقبه الله بعشر عقوبات (الاولی) یصیر بعیدا من رحمة الله (والثانیة) یقطع الملائکة عند الصحبة (والثالثة) یکون نزع روحه عند موته شدیدا (والرابعة) یصیر قریبا الی النار (والخامسة) یصیر بعیدا من الجنة (والسادسة) یشتد علیه عذاب القبر (والسابعة) یحبط عمله (والثامنة) یتاذی منه روح النبی علیه الصلوٰة والسلام (والتاسعة) یسخط الله علیه (والعاشرة) یصیر مفلسا یوم القیمة عند المیزان (زبدة

حضرت نوحؑ نے دعا کی اور اسکے بعد کتے نے پھر چغلخوری کی اور نر و ماده الگ نہو سکے اتنے مین بلی نے حضرت کو اطلاع دی آپ تشریف لائے اور دونو کو اس حالت مین دیکھ لیا کتے نے دعا کی کہ الٰہی جسطرح چغلی کے وقت بلی نے ہمین رسوا کیا ہی اسیطرح تو اسے رسوا کر یہ دعا قبول ہوئی یہی سبب ہے کہ چغلی کے وقت بلی چیخنی چلاتی ہی اور لوگونکو خبر ہوجاتی ہے یہ کتے کی پردہ دری کا بدلہ ہی اسیطرح جو انسان کی پردہ دری کریگا اللہ تعالی قیامت کے دن اُسے رسوا کریگا (زبدۃ الواعظین) کعب احبار سے روایت ہی کہ ایکبار بنی اسرائیل مین قحط پڑا حضرت موسیٰؑ تین روز تک استسقا کیلئے نکلے مینہ نہ برسا وحی آئی کہ اے موسیٰ جس قوم مین چغلخور ہوتا ہی ہم اُسکی دعا قبول نہین کرتے حضرت موسیٰ نے کہا الٰہی وہ کون ہی ہم اُسکو اپنی قوم سے ابھی نکالدینگے حکم ہوا کہ اے موسیٰ ہم خود ہی چغلخوری سے منع کرین اور خود ہی اُسکے مرتکب ہون یہ نہین ہوسکتا چنانچہ سب نے توبہ کی اور مینہ برس گیا (زبدۃ الواعظین) ابوہریرہؓ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جس شخص نے عمر بھر مین ایکبار غیبت کی ہوگی اللہ تعالی اسکو دس طرح کے عذاب مین مبتلا کریگا (۱) خدا کی رحمت سے دور ہوگا (۲) اُس سے فرشتے دور رہین گے (۳) جان مشکل سے نکلیگی (۴) دوزخ سے نزدیک ہوجائیگا (۵) جنت سے دور رہیگا (۶) عذاب قبر سخت ہوگا (۷) عمل نابود ہوجائینگے (۸) پیغمبر علیہ السلام کی روح کو اُس سے ایذا ہوگی (۹) اُسپر خدا کا غصہ ہوگا (۱۰) قیامت کے دن اعمال تولے جانیکے وقت مفلس رہجائیگا (زبدۃ الواعظین)

عن ابی امامۃ الباھلی انہ قال ان العبد یعطی کتابہ یوم القیمۃ فیری حسنات لم یکن عملھا فیقول یارب من این ھذا لی فیقول اللہ تعالیٰ ھذا عمل من اغتابک من الناس وانت لا تشعر ولذا روی ان الحسن البصری قال لہ رجل فلان قد اغتابک فبعث الیہ طبقا من الطرف وقال بلغنی انک اھدیت الی حسناتک وانا اھدیت الیک ھذا عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال من اغتاب اخاہ المسلم حول اللہ قبلہ الی جہنم یوم القیمۃ وعن علی کرم اللہ وجہہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ایاکم والغیبۃ لان فیھا ثلاث آفات (الاولی) لا یستجاب لہ الدعاء (والثانیۃ) لا تقبل لہ الحسنات (والثالثۃ) تزداد علیہ السیئات (زبدۃ) روی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری انہ قال کنا مع النبی علیہ السلام فارتفع ریح جیفۃ منتنۃ فقال النبی علیہ السلام اتدرون ما ھذا الریح فقالوا اللہ ورسولہ اعلم فقال علیہ السلام ھذا ریح الذین یغتابون الناس من المؤمنین وان قیل ما الحکمۃ فی ان ریح الغیبۃ ونتنھا کان یظھر فی اول الامۃ ولا یظھر فی زماننا قلنا بکثرۃ الغیبۃ لھتک منھا الاتوف فلا تظھر رائحۃ النتن کرجل دخل فی دار الدباغین فلا یقف لشدۃ النتن ساعۃ واھلھا یاکلون الطعام لا تتبین لھم الرائحۃ لابتلاء ھم بھا (زبدۃ الواعظین) قیل الغیبۃ علی اربعۃ اوجہ منھا محرمۃ ومعصیۃ ونفاق وکفر اما المباح فھو

ابوامامہ باہلی کا قول ہی کہ قیامت کے دن بندہ اپنے نامۂ اعمال مین بعض ایسی نیکیان لکھی پائیگا جو اُسنے نہ کی ہونگی تعجب سے کہیگا کہ الٰہی یہ کہان سے آگئین ارشاد ہوگا یُس شخص کی نیکیان ہین جس نے تیری غیبت کی تھی اسلیے حسن بصری سے مروی ہے کہ اُسنے ایک شخص نے بیان کیا فلان شخص نے تیری غیبت کیا کرتا ہی جسنے اُس غیبت کرنیوالے کے پاس تحائف کا ایک طبق بھیجا اور یہ کہا مجھے معلوم ہوا ہی کہ تم اپنی نیکیان بطور ہدیہ مجھے دیا کرتے ہو مین اُسکے بدلے مین یہ ہدیہ تمہارے پاس بھیجتا ہون۔ انس بن مالک سے مروی ہی کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے آگے کا رخ پیچھے کردے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا غیبت سے بچتے رہو کیونکہ اسمین تین آفتین ہین (۱) دعا قبول نہین ہوتی (۲) نیکیان قبول نہین کیجاتین (۳) برائیان بڑہا دیجاتی ہین (زبدۃ) جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی کہ ہم ایکبار پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ تھے اتفاقاً کہین سے نہایت سڑی ہوئی بدبو آئی آپنے فرمایا کیا اس بدبو کا حال نہین معلوم ہی؟ صحابہ نے عرض کیا خدا جانے یا اُسکا رسول ارشاد ہوا یہ اُن لوگونکی بدبو ہی جو مسلمانونکی غیبت کیا کرتے ہین یہان اگر یہ سوال ہو کہ جسطرح ابتدا مین غیبت کی بدبو ظاہر ہوا کرتی تھی اب کیون نہین ہوتی۔ تو اسکا جواب یہ ہی کہ کثرت غیبت کے باعث دماغون اور ناکون مین اُسکی بدبو سمائی ہوئی ہی اسلیے اثر غیبت معلوم ہوتا اسکی مثال ایسی ہی کہ کوئی شخص چمڑہ رنگنے والون کے گھر مین داخل ہو تو بدبو کے باعث ٹھیر نہ سکیگا حالانکہ گھر والے اُسی مکان مین رہتے سہتے اور کھاتے پیتے ہین کیونکہ بدبو اُنکی ناک مین بسی ہوئی ہی (زبدۃ الواعظین) کہتے ہین غیبت چار قسم ہی مباح۔ گناہ۔ نفاق۔ کفر۔ (۱) علی الاعلان گناہ کرنیوالون اور اہل بدعت کی غیبت مباح ہے

لما روی ان النبی علیہ السلام قال اذکروا الفاجر بما فیہ کی یحذرہ الناس (واما المعصیۃ) فھو ذکر انسان بما فیہ من العیب باسمہ عند جماعۃ ویعلم انھا معصیۃ فھو عاص علیہ التوبۃ واما النفاق فھو ذکر انسان بما فیہ من العیب من غیر ذکر اسمہ عند من یعرف انہ یرید بہ فلانا ویری من نفسہ انہ متورع ھذا ھو النفاق (واما الکفر) فھو ذکر انسان بما لیس فیہ من العیب عند جماعۃ باسمہ فاذا قیل لہ لا تغتب یقول ھذا لیس بغیبۃ وانا صادق فیما قلت فیہ وھذا کفر لانہ یستحل ما حرم اللہ تعالی (زبدۃ الواعظین) (خ م) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول لا یدخل الجنۃ قتات وفی روایۃ نمام (طریقۃ محمدیہ) وروی عن حماد بن سلمۃ انہ قال باع رجل غلاما فقال الرجل للمشتری لیس فیہ عیب الا انہ نمام فاستحقرہ المشتری فاشتراہ علی ذلک العیب فملکت الغلام عندہ ایاما ثم قال لزوجتہ مولاۃ ان زوجک لا یعجبک وھو یرید ان یتسری علیک افترید ین ان یعطف علیک قالت نعم قال لھا خذی موسی واحلقی شعرات من باطن لحیتہ اذا نام ثم جاء الغلام الی الزوج فقال ان امرأتک تخادنت علیک یعنی اتخذت خدنا وتریدان تقتلک اتریدان یتبین لک ذلک قال نعم قال فتناوم لھا ففعل فجاءت المرأۃ بالموسی لتحلق الشعرات فظن الزوج انھا تریدقتلہ فاخرمنھا الموسی فقتلھا

کیونکہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی فاسق وفاجر کے عیب بیان کردیا کرو تاکہ لوگ اُس سے بچیں (۲) ایک جماعت کے سامنے کسی آدمی کا نام لیکر اُسکا عیب بیان کرنا اور معصیت سمجھکر ایسا کرگزرنا گناہ ہی (۳) کسی شخص کا نام نہ لیکر اُسکا عیب اِس ترکیب سے بیان کرنا تاکہ سننے والا اُسے معلوم کرلے اور یہ سمجھے غیبت کرنیوالا اپنیتئیں محتاط سمجھے نفاق ہی (۴) کسی جماعت مین انسان کا نام لیکر ایسا عیب بیان کرنا جو فی الواقع اُسمین نہو اور جب اُسے سمجھایا جائے کہ غیبت نکرو تو یہ کہدینا کہ یہ غیبت نہیں ہے بلکہ مین اپنے قول مین سچا ہون کفر ہی کیونکہ وہ حرام چیز کو حلال سمجھتا ہی (زبدۃ الواعظین) حذیفہ رضی پیغمبر جلیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا غیبت کرنیوالا اور ایک روایت مین چغلخور جنت مین داخل نہوگا (طریقہ محمدیہ) حماد بن سلمہ کہتے ہین ایک شخص نے اپنا غلام بیچتے وقت خریدار سے کہا کہ چغلخوری کے سوا اسمین اور کوئی عیب نہین خریدار نے اس عیب کو ادنے درجہ کا سمجھکر اُسے خرید لیا۔ غلام نے چند روز رہکر یہ کیدن سوچی بیوی سے کہا کہ تمہارا خاوند تمسے محبت نہین رکھتا اور اب وہ لونڈی خریدنے والے ہین یہ کیا تم انکو اپنی طرف پھیرنا چاہتی ہو بیوی نے کہا ہان۔ غلام نے کہا اچھا جب وہ سوتے ہون اُسترہ لیکر داڑھی کے چند بال مونڈلاؤ یہ کہکر غلام خاوند کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپکی بیوی نے کسی مردوے سے آشنائی کرلی ہی اسلئے آپکو قتل کرنا چاہتی ہین اگر آپ اسکی تصدیق چاہتے ہین تو جھوٹ موٹ تھوڑی دیر کے لئے سوجایئے وہ بیچارہ لیٹ رہا۔ بیوی اُسترہ لیکر بال مونڈنے آئی خاوند جاگ تو رہا ہی تھا معلوم کرگیا کہ قتل کے ارادہ سے آئی ہے فوراً اُسترہ چھین کر جورو کو مار ڈالا۔

فجاء اولیاؤھا فقتلوہ فجاء اولیاء الرجل فوقع القتال بین الفریقین (موعظۃ) حکی ان ابا اللیث البخاری خرج حاجا فجعل فی جیبہ درھمین و حلف و قال ان اغتبت فی طریق مکۃ ذاھبا او جائیا فللہ علی ان اصرف الدرھمین فرجع الی منزلہ والدرھمان فی جیبہ فقیل لہ فی ذلک فقال لان ازنی فی مائۃ مرۃ احب الی من ان اغتاب مرۃ واحدۃ ثم قال من اغتاب رجلا فقد جاء یوم القیمۃ مکتوبا علی جبھتہ ایس من رحمۃ اللہ ومن اغتاب نبیا کان کمن قتل نفسا بغیر حق ومن اغتیب فبلغہ فصبر علیھا غفر لہ نصف ذنوبہ فینبغی لصاحب الغیبۃ ان یستغفر اللہ تعالی ویتوب قبل القیام من المجلس عسی ان یغفر اللہ لہ ذلک کما قال علیہ السلام اذا ذکر احدکم اخاہ المسلم بالسوء فلیستعذ باللہ تعالی فانہ کفارۃ واعلم ان الغیبۃ انما رخص فیھا فی خمسۃ مواضع (الاول) ان المظلوم یذکر ظلم الظالم عند السلطان لیدفع ظلمہ واما عند غیر السلطان فلا (الثانی) عند المستفتی اذا افتقر الی ذکر السوء وقد قالت ھذا القول امرأۃ ابی سفیان حین جاءت النبی علیہ السلام مستفتیۃ ان ابا سفیان رجل لا یعطینی ما یکفینی (الثالث) تحذیر المسلم من شر الغیر اذا علم (الرابع) ان یکون معروفا باسم فیہ کالاعمش والاعرج والعدول الی اسم اخر اولی (والخامس) ان یکون مجاھرا بذلک العیب

عورت کے وارثوں نے بدلہ قصاص خاوند کو مار دیا مرد کے وارث آئے اور فریقین میں عرصہ تک لڑائی ہوتی رہی (موعظۃ) حکایت ابواللیث بخاری جب حج کیلئے چلے تو دو درم جیب میں ڈال لئے اور یہ نذر مانی کہ اگر میں راہ حج میں آتے جاتے کسیکی غیبت کروں تو یہ دو درم صدقہ دیدونگا جب واپس آئے تو دونوں درم اسیطرح جیب میں پڑے ہوئے تھے لوگوں نے اسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ میرے نزدیک سو مرتبہ زنا کرنا ایکبار غیبت کرنے سے بہتر ہے پھر فرمایا عالم یا فقیہ کی غیبت کرنیوالے کے چہرے پر قیامت کے دن یہ لکھا ہوا ہوگا کہ یہ شخص خدا کی رحمت سے ناامید ہے اور جسکی غیبت کرے وہ بھی قتل کرنیوالے کی برابر گناہ ہوتا ہے۔ اور جسکی غیبت کیجائے اگر وہ صبر کرے تو آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اسلیئے غیبت کرنیوالے کو چاہیئے کہ استغفار کرے اور مجلس غیبت چھوڑنے سے پہلے توبہ کرلے کیا تعجب کہ اسکی مغفرت ہو جائے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں تم میں جب کوئی شخص دوسرے کو برائی سے یاد کرے تو خدا سے مغفرت چاہو یہ اسکا کفارہ ہے۔ یہ یاد رہے کہ پانچ موقعوں میں غیبت کی اجازت دیگئی ہے (۱) حاکم وقت کے روبرو ظالم کی غیبت تاکہ مظلوم کی دادرسی ہو۔ مگر حاکم کے سوا اور کسیکے آگے ایسی غیبت جائز نہیں (۲) مفتی کے سامنے مستفتی کی غیبت۔ کیونکہ ابوسفیان کی بیوی نے پیغمبر علیہ السلام کے سامنے یہ عرض کیا تھا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے مجھے بقدر کفایت نفقہ نہیں دیتا (۳) کسیکے شر سے مسلمانوں کو بچانیکے لیئے اسکی غیبت بشرطیکہ اسکا شر معلوم ہو (۴) کوئی شخص کسی لقب یا نام سے مشہور ہو مثلاً چندھا یا لنگڑا تاہم اسکی جگہ کسی اور نام سے پکارنا اولی ہے (۵) جو شخص اپنے عیب کا خود اظہار کرے۔

لا یکرھہ کما لخنث قالوا من القی جلباب الحیاء عنہ فلا غیبۃ لہ (کذا فی زبدۃ الواعظین)

سورۃ القمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اقتربت الساعۃ وانشق القمر) روی ان الکفار سألوا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٰیۃ فانشق القمر وقیل معناہ سینشق القمر یوم القیمۃ ویؤید الاول انہ قرئ وقد انشق القمر ای اقتربت الساعۃ وقد حصل من ایات اقترابھا انشقاق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا عن تاملھا والایمان بھا (ویقولوا سحر مستمر) مطرد وھو یدل علی اظھروا واقبل ایات اخر مترادفۃ ومعجزات متتابعۃ حتی قالوا ذلک او محکم من المرارۃ یقال امرتہ فاستمر اذا احکمتہ فاستحکم او مستبشع من استمر الشیٔ اذا اشتدت مرارتہ او مار ذاھب لا یبقی (وکذبوا واتبعوا اھواءھم) وھو ما زین لھم الشیطان من رد الحق بعد ظھورہ وذکرھا بلفظ الماضی للاشعار بانھما من عادتھم القدیمۃ (وکل امر مستقر) منتہ الی غایۃ من خذلان او نصرۃ فی الدنیا وشقاوۃ او سعادۃ فی الاخرۃ فان الشیٔ اذا انتھی الی غایتہ ثبت واستقر وقرئ بالفتح ای وکل وقت مستقر یعنی استقرارہ او بالکسر والجر علی انہ صفۃ امر وکل معطوف علی الساعۃ (قاضی)

اور اُسے مکروہ بتانے مثلاً بیہقی اعلما کا قول ہے جیسے حیا کا برقع اُتار دیا اُسکی غیبت داخل نہیں ہے (زبدۃ الواعظین)

سورۃ القمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی قیامت قریب آگئی اور چاند بیچ سے دو ٹکڑے ہوگیا۔ روایت ہے کہ کفار نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ اسلیے حضور نے اُنگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے کر دیا بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ عنقریب قیامت کے متصل چاند کے دو ٹکڑے ہو جائینگے لیکن قراءۃ وَقَدِ انْشَقَّ الْقَمَرُ پہلے معنوں کی تائید کرتی ہے یعنی قیامت اسلیے قریب ہے کہ اُسکے قرب کی علامت (شق القمر) ظاہر ہو چکی ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً الآیۃ یعنی کفار کوئی آیت دیکھ لیتے ہیں تو اُسمیں غور کرنے اور اُسپر ایمان لانے سے اعراض کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تو وہی قدیم جادو ہے جس سے ثابت ہوا کہ کفار اس سے پہلے بھی پے در پے اکثر معجزے دیکھ چکے ہیں۔ مستمر یعنی قدیم ہے یا بمعنی محکم یا بمعنی تلخ۔ یا بمعنی قریب لزوال جو باقی نہ رہے یہاں سب معنی درست ہیں وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ انہوں نے آیتوں کو جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی یعنی اغوائے شیطانی کے باعث ظہور کے بعد حق کی تردید کرتے رہے۔ ماضی کے دونوں صیغے اسلیے ہیں کہ تکذیب اور اتباع ہمیشہ انکی قدیم عادت ہے وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور ہر بات ایک حد تک قرار پا چکی ہے یعنی دنیوی محرومی یا نصرت اور اخروی دائمی شقاوت یا سعادت مقرر ہو چکی ہے کیونکہ ہر شے اپنی حد تک پہنچکر قرار پا جاتی ہے ایک قراءۃ میں مستقر بفتح القاف ہے اسوقت اسم مفعول بمعنی مصدر۔ اور لفظ ذو محذوف ہے یعنی ہر شے صاحب قرار ہے اور ایک قراءۃ میں بکسر القاف مع رائے مجرور آیا ہے۔ اس صورت میں مستقر امر کی صفت اور کل الساعۃ پر معطوف ہے (قاضی بیضاوی)

وعن بعض الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین انہ قال ما من مجلس یصلی فیہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الا وقامت منہ رائحۃ طیبۃ حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملائکۃ ھذہ رائحۃ مجلس صلی فیہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (دلائل الخیرات) روی ان حبیب بن مالک کان ملکا من ملوک الجاھلیۃ فی الشام وکانت العرب یسمونہ ریحانۃ قریش فلما جاء مکتوب ابی جھل الیہ لکذا وکذا کما مر رکب حبیب بن مالک ومعہ اثنا عشر الف فارس ونزل بالابطح وھو موضع قریب من مکۃ وخرج ابو جھل الیہ وعظماء مکۃ باھدایا من العبید والحلل فاقعدہ عن یمینہ وسألہ عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایھا السید سل بنی ھاشم فقال لھم ما تقولون فی محمد قالوا نعرفہ من صغرہ بالامانۃ والصدق فی القول فلما بلغ عمرہ اربعین سنۃ جعل یسب آلھتنا ویظھر دینا غیر دیننا ایائنا فقال حبیب احضروا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم طوعا اولنا فی کرھا فبعثوا الیہ رجلا فخرج رسول اللہ علیہ السلام ومعہ ابو بکر رضی اللہ عنہ وخدیجۃ یبکیان یقولان نخاف علیک من سطوۃ ھذا الکافر ای من قھرہ وغلبتہ وغضبہ قال علیہ السلام لا تخافا علی فوضاامری الی اللہ فاقبل ابو بکر الصدیق بحلۃ حمراء وعمامۃ سوداء فلبسھما رسول اللہ علیہ السلام وخرج حتی وقف بین یدی حبیب وابو بکر عن یمینہ وخدیجۃ من خلفہ فلما رای النبی علیہ السلام قام اکراما للنبی علیہ السلام و

بعض صحابہؓ سے مروی ہی کہ جس مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہی اُس سے ایک خوشبو اُٹھکر آسمان تک پہنچتی ہی اسوقت فرشتے کہتے ہین کہ یہ اُس مجلس کی خوشبو ہی جسمین پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجا گیا ہی (دلائل الخیرات) روایت ہی کہ حبیب بن مالک جسکو عرب ریحانۂ قریش کہتے تھے ایام جاہلیت مین شام کا بادشاہ تھا اُسکے پاس جب ابوجہل کا خط پہنچا تو بارہ ہزار سوار لیکر چلا اور مکہ کے قریب مقام ابطح مین قیام کیا۔ ابوجہل اور دیگر سرداران مکہ لونڈی غلام اور بیش بہا تحفے اور طرح طرح کے دیگر تحائف لیکر استقبال کے لئے گئے۔ بادشاہ نے ابوجہل کو دہنی طرف بٹھاکر پیغمبر علیہ السلام کا حال پوچھا۔ اُسنے کہا کہ بنی ہاشم سے دریافت کرلیجے آخر اُن سے سوال کیا گیا۔ سب نے ایک زبان ہوکر کہا ہم لڑکپن سے اُن کی امانت داری اور راست گوئی کے قائل ہین البتہ چالیس برس کی عمر کے بعد اُنھون نے ہمارے معبودونکو بُرا کہنا اور نیا دین پھیلانا شروع کردیا ہی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ۔ اور اگر یونہ آئین تو زبردستی لے آؤ۔ ایلچی بھیجا گیا۔ پیغمبر علیہ السلام مع حضرت خدیجہ وابوبکر صدیق تشریف لیگئے یہ دونون رو رو کر کہہ رہے تھے کہ ہم اُس کافر کے قہر وغضب سے ڈرتے ہین ایسا نہو کہ حضور کو کچھ تکلیف پہنچائے۔ آپنے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو اور مجھے خدا کے حوالے کردو۔ حضرت ابوبکر سرخ حلہ اور سیاہ عمامہ لائے حضور نے پہن فرماکر اُس بادشاہ کے سامنے جا کھڑے ہوے۔ ابوبکر آپکے دہنی طرف تھے اور حضرت خدیجہ رضہ پس پشت ایستادہ تھین۔ بادشاہ حضور کو دیکھتے ہی تعظیم کے لئے اُٹھا۔

نصب له کرسیا من ذهب وخدیجة تدعو وتقول اللهم انصرهما صلی الله علیه وسلم واوضح حجته فلما جلس بین یدیه والنور یتلالا من وجهه سکنت وتطاولت الاعناق ووقعت الهیبة علی الناس فرفع راسه وقال یا محمد صلی الله علیه وسلم انت تعلم ان للانبیاء کلهم معجزات الک معجزة فقال علیه السلام ماذا تریدفقال حبیب اریدان تغیب الشمس ویخرج القمر وینزل الی الارض وینشق نصفین ویدخل تحت ازارک ویخرج نصفه من کم یمینک ونصفه من کم شمالک ثم یجتمعان فوق راسک ویشهد لک بالرسالة ثم یعود الی السماء فقرا منیرا ثم یغیب ویخرج الشمس بعده وتسیر الی منزلها کاول مرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فعلت فلک کل ما تومنی قال نعم بشرط ان تخبرنی بما فی قلبی فوثب ای قام ابوجهل الیه وقال لصنت یا ایها السید لقد قلت وابلغت فخرج علیه السلام من عنده وصعد الی جبل ابی قبیس وصلی رکعتین وبسط یدیه یدعو ربه فنزل جبرائیل علیه السلام ومعه اثنا عشر الفا من الملائکة وبایدیهم رماح فقال السلام علیک یا رسول الله ان الله یقرئک السلام ویقول حبیبی لا تخف ولا تحزن وانا معک حیثما کنت قد ثبت فی علمی وجری قضائی فی الاول ما سال حبیب عنه الیوم فاذهب الیهم وبلغ الحجة واوضح شانک وبین رسالتک واعلم ان الله تعالی سخر لک الشمس والقمر

اور آپکے لئے مثال کرسی طلب کی حضرت خدیجہ اسوقت یہ دعا کررہی تھیں کہ الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کر اور انکی حجت کو ظاہر فرما جب پیغمبر علیہ السلام بیٹھ گئے تو بادشاہ دیر تک ساکت رہا لوگوں پر ہیبت پڑگئی بادشاہ نے کے بعد اپنا سر اٹھا کر یہ کہا کہ اے محمد آپکو معلوم ہے انبیا نے معجزے دکھائے ہیں آپکا معجزہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے بادشاہ نے کہا یہ چاہتا ہوں کہ آفتاب چھپ جائے اور چاند نکلکر زمین پر آجائے اور پھر دو ٹکڑے ہوکر آپکی چادر میں آجائے بعدہ اسکا ایک ٹکڑا آپکی داہنی آستین سے نکلے اور ایک بائیں سے پھر دونوں ٹکڑے جمع ہوکر آپکے سر پر آجائیں اور آپکی رسالت پر گواہی دیکر آسمان پر چلے جائیں اور پھر زمین میں ہوکر نائب ہوجائیں اسکے بعد آفتاب نکل آئے اور حسب سابق [illegible] آپنے فرمایا اگر میں ایسا کر دکھاؤں تو تم مجھ پر ایمان لے آؤگے بادشاہ نے کہا ہاں بشرطیکہ میرے دل کی بات بتادو یہ سنکر لوگ اچھل پڑے اور کہنے لگے کہ بادشاہ سلامت حضور نے بہت تو فرمایا اسکے بعد پیغمبر علیہ السلام بادشاہ کے پاس سے اٹھکر کوہ ابوقبیس کیطرف تشریف لیگئے اور دو رکعتیں پڑھکر دعا کیلئے ہاتھ پھیلائے جبرئیل بارہ ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے ان سب کے ہاتھ میں برچھے تھے جبرئیل نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اللہ تعالی نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ آپ کسیطرح کا خوف اور کچھ غم نکریں میں ہر جگہ آپکے ساتھ ہوں جسنے آج سوال کیا ہے وہ میرے علم اور حکم ازلی میں پہلے ہی سے ثابت ہوچکا ہے آپ انکے پاس جاکر حجت پوری کردیں اور اپنی شان رسالت کا اظہار کریں اللہ تعالی نے آپکے لئے چاند سورج

واللیل والنهار وان لحبیب بن مالك بنتا سطیحة یعنی ساقطة علی قفاها مالها یدان ولا رجلان ولا عینان فاخبره بان الله تعالی رد علیها یدیها ورجلیها وعینیها فنزل علیه السلام وقد از داد نورا وسرورا وجبرائیل علیه السلام فی الهواء وصفت الملائکة صفوفا حتی وقف رسول الله علیه السلام عند مقام ابراهیم وکان ذلك وقت غروب الشمس فجعلت الشمس ترکض رکضا ای تسرع حتی غابت واشتد الظلام ثم طلع القمر بدرا منیرا فلما ارتفع اشار الیه باصبعیه فجعل القمر یرکض رکضا حتی نزل الی الارض ووقف بین یدی النبی علیه السلام وهو یرتعد کالسیماب ثم انشق نصفین ثم دخل تحت ثیابه وخرج نصفه من کمه الایمن ونصفه من کمه الایسر ثم عاد قمرا منیرا ونادی رافعا صوته اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قد افلح من صدقك وقد خاب من خالفك ثم عاد الی السماء قمرا منیرا وغاب ثم عادت الشمس کما کانت اول مرة ثم قال حبیب بقی لی الشرط فقال ان لك بنتا سطیحة وان الله قد رد علیها جوارحها فنهض حبیب قائما وقال یا اهل مکة لا کفر بعد الایمان ولا شك بعد الایقان اعلموا انی اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واسلم معه اصحابه فقال ابوجهل یا ایها السید انت من هذا الساحر اذ رایت سحره ثم خرج حبیب الی الشام مسلما ودخل قصره فاستقبلته بنته قائلة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فقال لها یا بنتی من این تعلمین هذه الکلمات

اور دن رات کو مسخر کر دیا ہی۔ اس بادشاہ یعنی حبیب بن مالک کی بیٹی اپاہج ہی ہاتھ پانو آنکھین سب ندارد ہین۔ اسکو خبر کر دیجے کہ اللہ تعالی نے اُس لڑکی کو تندرست کر دیا ہی۔ اسکے بعد پیغمبر علیہ السلام مع بادی نور و سرور ابو قبیس سے اترے جبرئل مع ملائکہ آسمان پر سے اور فرشتے یہ اپاہج عکرکھڑے ہوگئے اور حضور مقام ابراہیم کے پاس آکھڑے ہوئے یہ دن جیسے کا وقت تھا چنانچہ آفتاب جلدی سے غروب ہوگیا سب طرف اندھیری چھاگئی اور پورا چاند نکل آیا۔ حضور نے اُنگلی سے اشارہ کیا۔ چاند جلدی سے زمین پر اُتر آیا اور حضور کے روبرو ایستادہ ہوگیا پھر کھڑا کانپنے لگا پھر بیچ سے دو ٹکڑے ہوکر حضور کی چادر مین چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد نصف آپکی دہنی آستین سے نکلا اور نصف بائین سے پھر پورا چاند بیگیا اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ کہا کہ آپکی تصدیق کرنیوالا نجاتی اور آپکا مخالف محروم و ذلیل ہی۔ اسکے بعد چاند آسمان پر پہنچکر غائب ہوگیا اور سورج نکل آیا جیسے کہا کہ میری ایک اور شرط باقی ہی۔ آپنے فرمایا تیری اپاہج بیٹی کو اللہ تعالی نے تندرست کر دیا ہی حبیب یہ سنکر کھڑا ہوگیا اور اہل مکہ کو مخاطب کرکے یہ کہا کہ ایمان کے بعد کفر اور یقین کے بعد شک کرنیکی گنجائش نہین ہی اشہد ان لا الہ الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یعنی حبیب مع لشکر مسلمان ہوگیا ابوجہل بولا کہ اے بادشاہ افسوس آپ اس جادوگر کے سحر پر ایمان لے آئے حبیب شام مین پہنچکر جب اپنے محل مین داخل ہوا تو اُسکی بیٹی نے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے باپ کا استقبال کیا۔ اسنے کہا بیٹا تمہین یہ کلمات کس نے تعلیم کیے ہین

قالت انی فی المنام رجل فقال لی ان ابالک قد اسلم فان کنت مسلمۃ فقد رددنا علیک اعضاءک سالمۃ فاسلمت فی منامی واصبحت کما ترانی فوقع حبیب ساجدا للہ و شاکرا لنعمۃ الایمان وازداد یقینا ثم حمل حبیب بن مالک علی خمسۃ جمال ذھبا وفضۃ وقماشا وارسلھا مع عبیدہ الی رسول اللہ علیہ السلام فلما قربوا من مکۃ فاذا ابوجھل بصطاد فقال لمن انتم قالوا نحن لحبیب بن مالک نرید رسول اللہ علیہ السلام فحمل علیھم ابوجھل لیاخذھا من ایدیھم فابوا حتی تضاربوا وقامت الحرب بینھم فاجتمع اھل مکۃ واعمام النبی علیہ السلام والعبید یقولون اھدی حبیب ھذا المال الی محمد علیہ السلام وابوجھل یقول اھداہ الی فقال النبی علیہ السلام یا اھل مکۃ ارتضون بقولی قالوا نعم فقال نحکم الجمال فلمن تکلمت یکون لہ المال فقال ابوجھل نوخرھا الی الغد فرضی رسول اللہ علیہ السلام فاتی ابوجھل الی بیت الاصنام فبات تلک اللیلۃ عندھا فقرب لھا قربانا ودعا الاصنام وتضرع الی الصباح فلما اسفر الصباح اقبل اھل مکۃ باجمعھم واقبل رسول اللہ علیہ السلام واعمامہ فاقبل ابوجھل ودار حول الجمال یقول انطقن باللات والعزی ومنات فلم یزل علی ھذا حتی ھجرت الشمس ای ارتفعت فلم یسمع منھن شیٔ حتی قال اھل مکۃ حسبک یا ابا جھل فتقدم انت یا محمد فاقبل الیھن

وہ بولی خواب مین مجھے ایک شخص نے بشارت دی کہ تیرا باپ مسلمان ہوگیا ہی اگر تو بھی سلام لے آئے تو ہم تجھکو تندرست کردینگے مین خواب ہی مین مسلمان ہوگئی اور صبحکو اچھی خاصی تندرست ہوکر اٹھی حبیب نے نعمت ایمان وغیرہ کی بابت سجدہ شکر ادا کیا اور اُسکا یقین وانق ہوگیا۔ پھر حبیب نے سونے چاندی اور دیگر سامان کے پانچ اونٹ اپنے غلاموں کے ہمراہی مین پیغمبر علیہ السلام کیخدمت مین بھیجے جب یہ مکہ کے قریب پہنچے تو ابوجہل شکار کھیل رہا تھا۔ پوچھنے لگا۔ تم کسکے قاصد ہو لوگون نے کہا حبیب نے رسول خدا کیخدمت مین بھیجا ہی۔ ابوجہل نے مال چھیننے کیلئے اُنپر حملہ کیا۔ فریقین مین لڑائی ہوپڑی اہل مکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا وغیرہ جمع ہوئے حبیب کے غلام کہتے تھے کہ یہ ہدیہ رسول خدا کیلئے بھیجا گیا ہی اور ابوجہل کا قول تھا کہ میرے لئے آیا ہی پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا لوگو کیا تم میری بات کو پسند کروگے۔ سب نے کہا ہان۔ آپ بولے کہ ہم اونٹونکو حکم بناتے ہین۔ اونٹ جسکے لئے گواہی دینگے یہ مال اُسی کے لئے ہی ابوجہل بولا کہ مجھے کل تک کی مہلت دو پیغمبر علیہ السلام سے رضامند ہوگئے ابوجہل بتخانہ مین گیا رات وہین گذاری بتون کے نام کی قربانی کی انکے آگے بہت گڑگڑایا صبح تک التجا کرتا رہا علی الصباح تمام اہل مکہ جمع ہوئے پیغمبر علیہ السلام اور آپکے چچا وغیرہ تشریف لائے۔ اُدہر سے ابوجہل آیا اور اونٹون کے گرد پھرکر یہ کہنے لگا کہ تمہین لات وعزیٰ اور منات کی قسم بول پڑو صبح سے دوپہر دن چڑھے تک یہی کہتا رہا مگر اونٹون نے خاک جواب نہ دیا اہل مکہ بولے کہ اے ابوجہل بس۔ تمہارا سوال ہوچکا ہی۔ اب محمد آگے آئین۔ چنانچہ حضور اونٹون کے طرف متوجہ ہوئے۔

فقال ایتها المخلوقة بخلق الله انطقی بقدرة الله تعالی فقام واحد منها وقال راضعا صوته یا قوم نحن هدیة من حبیب بن مالك الی محمد صلی الله علیه وسلم فاخذ علیه السلام زمامها الی جبل ابی قبیس فاخرج الذهب والفضة وجعلها تلا ثم قال کونی ترابا فصارت کذلك الی الیوم قال الشیخ ابو حفص عمر بن حسن فی القصة لما ظهر شان النبی علیه السلام اخذ ابو جهل فی تدبیر هلاکه فجمع رعایاه علی ان یحفر بئرا فحفروستروا راسه بالحشیش والتراب الضعیف وامر عبیده ان ینظروا فاذا جاء محمد وقع فی البئر ان یحثوا علیه التراب فتمرض ابو جهل واشتهر مریضا فلما انتهی خبر مرضه الی النبی علیه السلام قام من حسن خلقه لیعوده فلما بلغ قریبا من باب داره جاء جبرائیل علیه السلام فاخبره بذلك ومنعه عن الدخول فرجع النبی علیه السلام فاخبر ابو جهل بذلك فقام من فراشه مسرعا وعدا خلف النبی علیه السلام لیقول له لم رجعت ونسی البئر فوقع فیه فادلوا الیه حبلا فلم یبلغ الیه فجمعوا الحبال والاطناب وکلما ازدادوا اجلا ازداد سفلا فنادی ابو جهل من البئر ان امضوا الی محمد وائتونی به فانه یخلصنی احد دونه فسالوه الحضور عنده فحضر الی راس البئر وقال لان اخرجتك من هذا البئر انو من بالله ورسوله قال نعم فمد یده علیه السلام امسك بیده واخرجه

اور یہ کہا کہ اے خدا کی مخلوق خدا کی قدرت سے بول اُٹھی۔ فوراً ایک اونٹنی بلند آواز سے کہا کہ اے قوم ہمین حبیب بن مالک نے بطور ہدیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین بھیجا ہے چنانچہ رسول خدا اُنکی مہار تھام کر کوہ ابوقبیس کیطرف تشریف لیگئے اور سونے چاندی کو نکالکر ارشاد فرمایا کہ مٹی بن جا فی الفور سب مٹی ہوگیا۔ شیخ ابو حفص عمر بن حسن اس قصہ مین کہتے ہین کہ جب پیغمبر علیہ السلام کی شان نبوت کا اظہار ہوا تو ابو جہل آپکے ہلاک کی تدبیرین کرنے لگا۔ یکدن اپنی رعایا کو کنوان کھودنے کا حکم دیا جانیکو کھودا گیا اور اُسکے مُنہ پر پتلی پتلی مٹی ڈالکر گھاس جمائی گئی۔ غلاموں کو حکم تھا کہ موقع کے منتظر رہین اور جب رسول خدا کنوین مین گر پڑین تو فوراً مٹی ڈالکر پاٹ دین۔ اسکے بعد ابو جہل نے جھوٹ موٹ اپنے آپ کو بیمار مشہور کیا۔ اسکے مرض کی خبر جب پیغمبر علیہ السلام کو پہنچی تو اپنے اخلاق حسنہ کے باعث عیادت کیلئے تشریف لیگئے۔ اور جب اُسکے گھر کے منتظر پیغمبر جبرائیل نے آپکو خبر کردی اور اندر جانے سے روکا حضور واپس آگئے جب ابو جہل کو آپ کی واپسی معلوم ہوئی فوراً بستر سے اُٹھکر آپکے پیچھے دوڑا تاکہ واپسی کا سبب معلوم کرے۔ اس جلدی مین کنوین مین کود پڑا اور دھڑم اندر جا پڑا۔ لوگون نے رسی ڈالی لیکن نہ پہنچ سکی اور رسیان جوڑی گئین مگر کہا ں تک کہ جتنی رسیان جوڑی جاتی تھی کنوان اور زیادہ گہرا ہوتا جاتا تھا مجبوراً ابو جہل نے چلاکر کہا کہ محمد کو بھیجو اُنکے سوا مجھے کوئی نکال نہیں سکتا۔ چنانچہ لوگ دوڑ گئے۔ اور حضور کنوین کے پاس تشریف لے آئے اور یہ کہا کہ اگر مین تجھے اس کنوین سے نکال لون تو ایمان لیگا ابو جہل نے اقرار کیا آپنے ہاتھ بڑھایا اور ابو جہل کا ہاتھ پکڑکے کنوین سے نکال لیا

فلما صعد قال ما اسمک یا غلام وھذہ من معجزات النبی علیہ السلام ولذا قال علیہ السلام من حفر بئرا لاخیہ المسلم وقع فیہ (موعظۃ) وروی فی بعض الاخبار ان النبی علیہ السلام کان فی حال صغرہ یلعب مع الصبیان فاوحی اللہ تعالیٰ الی جبرائیل اذھب الی الجنۃ وخذ منھا طستا وابریقا من ذھب واملاہ من ماء الکوثر واذھب الی محمد علیہ السلام وشق صدرہ ثم استخرج منہ قلبہ ثم اغسلہ فی الطست بذلک الماء الذی فی الابریق ثم املاہ بالایمان والحکمۃ ثم ارجع الی مکانک فجاء جبرائیل علیہ السلام کانہ طیر فی الھواء ورفع النبی علیہ السلام من بین الصبیان وذھب الی الصحراء ثم وضعہ تحت الشجرۃ فضرب جنابیہ علی صدرہ وشقہ واخرج قلبہ ثم شقہ وغسلہ بالماء الذی فی الابریق فی ذلک الطست واخرج منہ کل ما کان فیہ وقال ھذا حظ الشیطان ثم اعادہ الی مکانہ وقال ھذا قلب طھرہ اللہ من العیوب وذھب الی السماء وترکہ فی ذلک المکان وذھب الصبیان الی حلیمۃ وقالوا ان محمدا صلے اللہ علیہ وسلم ارفعہ طیر وذھب بہ فی الھواء فبکت حلیمۃ وکشفت عن راسھا ونتفت شعرھا وصاحت وقالت واھمداہ صلے اللہ علیہ وسلم فاجتمع عندھا الناس واعمام محمد صلے اللہ علیہ وسلم واقاربہ واخبرھم فرکبوا الافراس وذھبوا من کل وجہ فوجدوا محمدا فی ظل تلک الشجرۃ مستلقیا علی قفاہ مستغرقا فی عرقہ فسالوہ عن حالہ فاخبرھم بالقصۃ فتعجبوا من ذلک الامر وقالوا ان ھذا لشیء عجیب (موعظۃ)

ابوجہل بولا کہ اے محمد تم بڑے جادوگر ہو۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کسی کے لئے کنواں کھودتا ہے خود اسمین گر پڑتا ہی (موعظۃ) روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام لڑکپن مین لڑکون کے ساتھ کھیل رہی تھے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ جنت سے سونے کا ایک طشت اور آفتابہ بیکر آپ کو ثر سے ابریز کرو اور محمد کے پاس جاکر انکا سینہ چیر دو۔ پھر اُس سے قلب مبارک نکالکر اُس پانی سے دھوڈالو اور اُس دلکو ایمان حکمت سے پُر کرکے اپنے مقام مین واپس آجاؤ جبرئیل طائر کے طرح اُڑتے ہوئے آئے اور پیغمبر علیہ السلام کو لڑکون مین سے جنگل کیطرف اُٹھا لیگئے۔ اور ایک درخت کے نیچے لٹاکر سینہ مین ایک پرمار آسینہ مبارک شق ہوگیا۔ پھر دل نکالکر چیر ڈالا۔ اور اُس آفتابہ کے پانی سے اس جنت کے طشت مین قلب اطہر کو دھویا اور تمام کثافت دور کرکے یہ فرمایا کہ یہ شیطان کا حصہ تھا پھر دلکو اُسی جگہ رکھکر یہ کہا کہ اس دلکو اللہ تعالیٰ نے تمام عیوب سے پاک کر دیا ہے۔ اسکے بعد جبرئیل آپ کو چھوڑکر آسمان کیطرف چلے گئے۔ لڑکون نے آپکی دائی حلیمہ سے جاکہا کہ محمد کو ایک طائر لے اُڑا حلیمہ رونے لگین سر کھولدیا اور بال نوچ ڈالے خوب چیخین چلائین اور واھمداہ کہکر نوحہ کرنے لگین۔ آپکے چچا اور دیگر لوگ جمع ہوگئے حلیمہ نے واقعہ بیان کیا لوگ گھوڑون پر چڑھ چڑھ ہر طرف دوڑ گئے۔ اور آپ کو ایک درخت کے سایہ مین چت لیٹا پایا۔ حضور ﷺ پسینہ مین شرابور ہوگئے تھے۔ واقعہ جو آپنے سب حال بیان کر دیا۔ اس سے لوگون کو بڑا تعجب

قال الشیخ ابو حفص ان اباجهل و اشراف قریش جاؤا الی ابی طالب عم النبی علیه السلام فقالوا ان ابن اخیك هذا اظهر دینا خلاف ما کنا علیه و هو یسب الهتنا و نحن نعفو عنه شرفا لك فان ترك ما جری علیه من الخلاف و عاد الی الوفاق والا لم یبق بیننا الا السیف فقال لهم ابو طالب اقصدوا حتی استدعیه و استخبره و ابصر ما یجیبنی فدعاه فحضر و کان ابو طالب جالسا علی سریر متکئا علیه فجاء النبی علیه السلام الی هؤلاء الرؤساء من قریش حتی بلغ الشرف فصعد و استند بجنب ابی طالب فقالوا لابی طالب اما رأیته کیف ترك حرمتك و خطی اعناقنا و قعد بجنبك علی سریرك فقال ان کان فیما یقول و یدعیه صادقا فالیوم قعد علی سریر و غدا یقعد علی اعناقکم فقالوا ان کان صادقا فی دعواه فقل له جئ بحجة قد امك حتی نقره و نصدقه فقال ابو طالب یا ابن اخی ما تقول فیما قالوا قال علیه السلام تمنوا ما شئتم و کان فی صحن الدار صخرة فاجتمعت آراؤهم علی ان یخرج من هذه الصخرة شجرة تنشق راسها نصفین یبلغ احدهما المشرق والاخر المغرب فاشتغل النبی علیه السلام بالدعاء فنزل جبرائیل علیه السلام و قال ان الله تعالی یقول منذ خلقت هذه الصخرة علمت انهم سیطلبون هذه المعجزة و قد خلقت تلك الشجرة فی جوفها فاشار علیه السلام فانشقت تلك الصخرة نصفین

شیخ ابوحفص کا قول ہے کہ ایکبار ابوجہل اور دیگر اشراف قریش رسول خدا کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور کہا کہ آپکا بھتیجا ہمارے خلاف نیا دین جاری کرنا چاہتا ہے ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے اور ہم اسکے معاف کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ مخالفت چھوڑکر ہمارے ساتھ متفق ہوجائے تو بہتر ورنہ ضرور تلوار چلیگی۔ ابوطالب نے کہا تم بیٹھ جاؤ۔ میں محمد کو بلاکر حقیقت حال معلوم کیے لیتا ہوں اور یہ دیکھتا ہوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں چنانچہ حسب طلب آپ تشریف لائے۔ ابوطالب سونٹ تکیہ لگائے تخت پر بیٹھا تھا۔ رسول خدا دیگر سرداران قریش کو چھوڑ کر ابوطالب کے برابر تخت پر جا بیٹھے۔ لوگوں نے کہا لو دیکھو آپکی عزت کا لحاظ نہیں رکھا اور یہ شخص ہماری گردنیں پھلانگ کر آپکے تخت پر جا بیٹھا۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ اگر یہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو آج میرے تخت پر بیٹھا ہے کل تمہاری گدی پر سوار ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ سچے ہیں تو کہئے کہ کوئی حجت قائم کریں تاکہ ہمیں اقرار اور انکی تصدیق کا موقع ملے۔ ابوطالب نے آپ سے کہا کہ اے محمد اب بتاؤ کیا کہتے ہو۔ آپنے فرمایا تم اپنی خواہش بیان کرو اس مکان کے صحن میں ایک بہت بڑا پتھر پڑا تھا۔ سبکی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ اس پتھر میں سے ایک ایسا درخت نکلے جسکی دو شاخیں ہوں۔ ایک مشرق تک پہنچے دوسری مغرب تک رسول خدا دعا میں مشغول ہوئے اتنے میں جبرئیل تشریف لائے اور یہ کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اس تخم کی پیدائش کیوقت مجھے معلوم تھا کہ آپ سے ایک معجزہ طلب کیا جائیگا۔ میں نے اسمیں انکا مطلوب درخت پیدا کر رکھا ہے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نے اشارہ کیا پتھر بیچ سے چر گیا

وخرجت منها تلك الشجرة وارتفعت حتى بلغت عنان السماء على حسب ما طلبوا منه فقالوا ما احسن ما جئت به ولكن لا نؤمن بك حتى ترد الشجرة الى صخرة كما كانت فتفكر النبي عليه السلام فنزل جبرائيل عليه السلام وقال ان الله يقرئك السلام ويقول الدعاء منك والاجابة مني قد علمت السلام فرجعت الشجرة الى حالها فقاموا من الموضع فقالوا لما سحر يا محمد ما رأينا قط مثل تلك معجزات سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الحشر

(يا ايها الذين امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد، ليوم القيمة سماه به لدنوه اولان الدنيا كيوم والاخرة غده وتنكيره للتعظيم واما تنكير النفس فلاستقلال الانفس النواظر فيما قدمن للاخرة كانه قال فلتنظر نفس واحدة في ذلك واتقوا الله تكرير للتأكيد او الاول في اداء الواجبات لانه مقرون بالعمل (والثاني) في ترك المحارم لاقترانه بقوله (ان الله خبير بما تعملون) وهو كالوعيد على المعاصي (ولا تكونوا كالذين نسوا الله نسوا حقه فانساهم انفسهم فجعلهم ناسين لها حتى لم يسعوا ما ينفعها ولم يفعلوا ما يخلصها او اراهم يوم القيمة من الهول ما انساهم انفسهم اولئك هم الفاسقون (اى الكاملون في الفسق (قاضي)

اور حسب طلب قریش ایک اتنا اونچا درخت نکلا جسکی شاخیں آسمان تک پہنچگئیں لوگوں نے کہا آپنے بہت اچھا معجزہ دکھایا۔ مگر یہ درخت جبتک اسیطرح چھ میں نہ سماجائیگا ہم ایمان نہ لائینگے۔ پیغمبر علیہ السلام کو فکر ہوا جبرئیل نے کہا اللہ تعالی سلام کے بعد فرماتا ہی تم دعا کیے جاؤ ہم قبول کیے جائینگے۔ آپنے دعا کی اور درخت سب سابق پتہ میں سماگیا لوگ کھڑے ہوگئے اور یہ کہا ای محمد تم بڑے جادوگر ہو ہمنے تمہارے برابر دوسرا نہیں دیکھا

سورۂ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حشر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ مسلمانو! خدا سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا ہی کہ اُسنے کل یعنی قیامت کے لیے کیا سامان بھیج رکھا ہی۔ قریب باعث قیامت کو کل آیندہ کہا گیا ہے۔ یا اسلیے کہ دنیا گویا آج کا دن اور آخرت کل کا غد کی توہین تعظیم کیلیے ہی اور نفس کی اسلیے کہ ہر نفس تقدیم سامان پر نظر کرنے میں بجائے خود مستقل ہی۔ پس تو گویا تمام نفوس اسباہ میں بمنزلہ نفس واحدہ ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ الآیۃ اور خدا سے ڈرتے رہو یہ تکرار بطور تاکید ہی۔ یا اسلیے کہ اول اتقوا۔ ادائے واجبات سے متعلق ہی کیونکہ مقرون بالعمل ہی۔ اور ثانی اتقوا ترک محارم سے علاقہ رکھتا ہے کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ سے متصل ہی یعنی خدا تمہارے کرتوت سے واقف ہی یہ گویا گناہوں پر وعید ہی وَلَا تَكُوْنُوْا الآیۃ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے خدا کو بھلادیا یعنی اُسکے حق ادا نہ کیے اسلیے خدا نے اُنسے اُنکی جانوں کو فراموش کرادیا یعنی اُنھوں نے ایسی باتیں نہ سنیں جنسے نفس کو نفع پہنچتا اور وہ عمل نہ کیے جو نجات دلاتے یا یہ معنی ہین کہ خدا قیامت کے دن ایسی دہشت انکے سامنے لائیگا جس سے اپنی جانوں کو بھول جائینگے ایسے لوگ پورے فاسق ہین (بیضاوی)

وطبقة يحاسبون حسابا شديدا ثم يهلكون وهم الكفار وطبقة يحاسبون ويناقشون ثم يجوزون وهم العصاة وفي الحديث انه عليه السلام قال لا تزول قدما عبد يوم القيمة بين يدي الله تعالى حتى يسأل عن اربعة عن عمره فيم افناه وعن جسده فيم ابلاه وعن علمه ماعمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه ويسأل عما في كتابه فاذا بلغ آخر الكتاب يقول الله تعالى يا عبدي اعملت هذا كله املائكتي زادوا عليك في كتابك فيقول لا يارب ولكن عملت ذلك كله فيقول الله تعالى انا الذي سترتها في الدنيا عليك وانا اغفرها لك اليوم اذهب فاني قد غفرتها لك هذا حال من يناقش في الحساب ثم يجوز بفضله تعالى ومما يجب اعتقاده ان لله تعالى ملائكة يكتبون افعال العباد من خير وشر هؤلاء وجد اخطأ ونسيانا في الصحة والمرض حتى انينه وانفاسه فيه والعبد مؤمنا كان او كافرا وروي عن علي رضي الله عنه انه قال كنت جالسا مع النبي عليه السلام وهو يحدثنا عن اخبار بني اسرائيل والامم الماضية ثم قال في آخر حديثه يا علي ان جبرائيل ارسله الله تعالى يخبرني عن احوال امتي فقال يا محمد ان في امتك رجالا يقفون في الحساب بين يدي الله تعالى ثم يتكلمون معه كما يتكلم الخصم مع خصمه

کافروں کا حساب نہایت سختی سے۔ اور گنہگار مومن سختی حساب کے بعد نجات پاجائیں گے حدیث میں ہے کہ جبتک چار باتوں کا سوال وجواب تمام نہوگا بندہ اپنے خدا کے سامنے کھڑا رہیگا اول عمر کا سوال ہوگا کہ اسے کس کام میں فنا کیا۔ دوسرے جسم کا سوال ہوگا کہ کس طرح سے افکار میں اُسے گھلایا۔ تیسرے علم کا سوال ہوگا کہ اس پر کہاں تک عمل کیا چوتھے مال کا سوال ہوگا کہ کس طرح کمایا اور کس چیز میں صرف کیا اور اعمالنامہ کی تحریر سے الگ سوال ہوگا اخیر میں جب بندہ کہیگا کہ تو نے یہ عمل کئے تھے یا میرے فرشتوں نے کچھ زیادہ لکھدیا ہے جواب دیگا ہرگز نہیں بلکہ یہ سب کام تیرے کئے تھے حکم ہوگا کہ جا تجھے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے اور آج تیری مغفرت کرتا ہوں جانے تیرے گناہ بخشدیئے یہ اسکا ذکر ہے جس سے حساب میں مناقشہ ہوگا اور پھر خدا کے فضل سے اسے نجات ملجائیگی ان باتوں کا اعتقاد کرنا واجبات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے بندوں کے تمام افعال لکھتے رہتے ہیں۔ خواہ ہنسی سے صادر ہوں یا بغیر ہنسی کے۔ خطا سے ہوں یا بھول سے۔ تندرستی میں صادر ہوں یا بیماری میں یہاں تک کہ کنکنانا اور سانس وغیرہ سب لکھا جاتا ہے انمیں مومن و کافر سب برابر ہیں۔ حضرت علی رضی سے بطور روایت منقول ہے کہ میں ایکدن پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ گزشتہ امتوں اور بنی اسرائیل کے متعلق کچھ باتیں کر رہے تھے۔ آخر میں آپنے فرمایا اے علی۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو میری امت کے حالات بتانے کیلئے میرے پاس بھیجا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اے نبی تمہاری امت کے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی روبرو حساب دینے کھڑے ہونگے اور اللہ تعالیٰ سے اسطرح گفتگو کرینگے جسطرح مدعی مدعا علیہ باہم کیا کرتے ہیں۔

قال اللہ تعالی اما الزاھدون فانہم لھم الجنۃ یتبوؤن منھا حیث یشاؤن واما المتورعون عما حرمت علیھم فادخلھم الجنۃ بغیر حساب واما الباکون من خشیتی فھم مع الرفیق الاعلی فی الجنۃ (موعظۃ) وفی الخبر اذا کان یوم القیمۃ فیقف العبد بین ید اللہ تعالی فیؤتی کتابہ ویجد فیہ سیئات کثیرۃ فیقول الھی ما فعلت ھذہ السیئات فیقول اللہ تعالی ان لی شھود اقناً فیلتفت الی یمینہ وشمالہ ولم یر احدا من الشھود فیقول یارب این الشاھد فیامر اللہ جوارحہ بان تشھد علیہ فتشھد فتقول الاذنان انا سمعنا وعلمنا انہ قد عمل والعینان انا قد نظرنا واللسان انا قلت وکذا الیدان والرجلان انا فعلنا والفرج انا زنیت فیبقی العبد متحیرا فیامر اللہ تعالی بہ الی النار فیظھر من عینہ الیمنی شعرۃ واحدۃ تستاذن من اللہ تعالی ان تتکلم فیاذن اللہ تعالی لھا فتقول یارب الست قلت ای عبد اغرق شعرۃ واحدۃ من اجفانہ بدموع عینیہ من خشیتی الا ابحتہ من النار فیقول اللہ تعالی یلے فتقول انا اشھد ان ھذا العبد المذنب قد اغرقنی بالدموع من خشیتک فیامر اللہ تعالی بہ الی الجنۃ فینادی المنادی الا ان فلان بن فلان قد نجا من النار بشعرۃ واحدۃ من اجفان عینیہ (حیاۃ القلوب) روی عن عطاء انہ قال دخلت انا وابن عمرو وعبید بن عمر علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقال ابن عمر یا عائشۃ حدثینا باعجب شیء عن النبی علیہ السلام فبکت وقالت اتانی رسول اللہ علیہ السلام لیلۃ ھے لیلتی

ہم زاہدون کے لئے جنت کو مباح کردین گے جہان چاہین رہین اور پرہیزگارون کو بلا حساب کتاب بہشت مین جگہ ملیگی۔ اور ہمارے خوف سے رونے والے جنت مین رفیق اعلی کے ہمراہ ہین گے (موعظہ) حدیث مین ہے قیامت کے دن ایک شخص حاضر کیا جائیگا اور وہ اپنے نامۂ اعمال مین کثرت گناہ دیکھکر یہ عرض کریگا الٰہی مین نے تو یہ عمل نہین کئے۔ ارشاد ہوگا ہمارے پاس ثقہ گواہ موجود ہین وہ شخص دہنے بائین غور سے دیکھے گا مگر کوئی گواہ نظر نہ آئیگا۔ عرض کریگا الٰہی گواہ کہان ہین اللہ تعالی اسکے اعضا کو ادائے شہادت کا حکم دیگا۔ کان۔ آنکھ۔ زبان۔ ہات۔ پانو۔ شرمگاہ وغیرہ اُن افعال کی شہادت دینگے جو ان سے سرزد ہوئے تھے۔ اسوقت بندہ حیران رہجائیگا۔ اور اسے دوزخ کا حکم ہوگا۔ اس حالت مین اُسکی داہنی آنکھ سے ایک بال نمودار ہوکر عرض کریگا کہ الٰہی مجھے کلام کی اجازت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی اذن عطا فرمائیگا۔ بال عرض کریگا کہ خداوندا کیا تو نے یہ نہین فرمایا تھا کہ جس بندہ کی پلک کا ایک بال ایسے آنسوؤن سے تر ہوگا جو ہمارے خوف سے جاری ہوئے ہون اُسے ہم دوزخ سے نجات دینگے؟ ارشاد ہوگا ہان ہمنے یہ ضرور فرمایا تھا۔ بال عرض کریگا مین گواہی دیتا ہون کہ اس گنہگار بندے تیرے خوف سے روکر مجھے تر کیا تھا۔ اللہ تعالی اُسے جنت کا حکم فرمائیگا۔ اسوقت ندا ہوگی کہ فلان بن فلان نے پلک کے ایک بال کے طفیل دوزخ سے نجات پائی (حیاۃ القلوب) عطا کہتے ہین کہ مین۔ اور ابن عمر اور عبید بن عمر حضرت عائشہ کے پاس گئے ابن عمر نے کہا کہ کوئی ایسی عجیب بات سنایئے جو پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہو۔ حضرت عائشہ رو پڑین اور یہ فرمایا کہ ایک رات میری باری مین

فالتزق جلدہ بجلدی ثم قال یا عائشۃ ائذنی لی ان اعبد ربی فقلت انی لاحب هواک بل احب قربک الی اللہ تعالی فقام الی قربۃ فی البیت وهو یبکی فتوضأ واکثر من صب الماء ثم افتتح القرآن فبکی حتی جرت دموعه علی الارض فجاء بلال وهو یبکی فقال یا رسول اللہ بابی انت وامی مایبکیک فقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال علیه السلام افلا اکون عبدا شکورا ومایمنعنی عن البکاء وقد انزل اللہ تعالی علی البارحۃ ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنهار لایات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار یا بلال لایطفئها الا ماء العین ویل لمن قرأ هذه الایۃ ولم یتفکر فیها رمجالس ابرار) وروی عن ابن عباس وعن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنهما انهما قالا قال علیه السلام اذا اقشعر جلد العبد من خشیۃ اللہ تعالی سقطت عنه ذنوبه کما تحات عن الشجرۃ الیابسۃ اوراقها (حیاۃ القلوب) قیل اذا کان یوم القیمۃ تخرج من الجحیم نار مثل الجبال فتقصد امۃ محمد علیه السلام فیجتهد النبی علیه السلام فی قمعها فلم یقدر فینادی یا جبرائیل یا جبرائیل الحق الحق النار قد قصدت امتی فتخرقهم

اپنا جسم میرے بدن سے چمٹا کر یہ فرمایا کہ اے عائشہ مجھے عبادت خداوندی کی اجازت دو۔ میں نے کہا بہت اچھا اجازت ہو آپ گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہو کر رونے لگے پھر زیادہ پانی سے وضو کیا اور قرآن مجید پڑھنا شروع فرمایا اور اسقدر روئے کہ آپکے آنسو زمین پر بہ نکلے اتنے میں بلال آئے۔ حضور اسوقت رو رہے تھے۔ بلال نے کہا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان حضور کیوں رو رہے ہیں۔ آپ تو بالکل مغفور و مرحوم ہیں۔ فرمایا۔ کیا میں اس نعمت کا شکریہ ادا نہ کروں۔ اور اے بلال۔ میں کیوں نہ روؤں۔ آج اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ الآیہ یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں اُن اہل عقل کیلئے قدرت کی نشان موجود ہیں جو کھڑے بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے خدا کو یاد کیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ الٰہی تو نے ان چیزوں کو بیکار نہیں بنایا پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ) اے بلال اُس آنکھ کو صرف آنکھ کا پانی بجھا سکتا ہے جو شخص اس آیت کو پڑھکر غور نکرے اُسپر افسوس (مجالس الابرار)

ابن عباس اور عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جب خوف الٰہی سے آدمی کی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اُسکے گناہ اسطرح جھڑتے ہیں جسطرح درخت کی خشک پتی (حیاۃ القلوب) کہتے ہیں قیامت کے دن پہاڑوں کی برابر دوزخ سے آگ نکلکر امۃ محمدیہ کیطرف آئیگی۔ پیغمبر علیہ السلام اسکے دفعیہ کی کوشش کرینگے مگر کامیابی نہ ہوگی۔ اسوقت آپ ندا کرینگے کہ اے جبرئیل آیئے۔ آگ میری امت کو جلانا چاہتی ہے

فیاتی جبرائیل علیہ السلام بقدح من الماء فیناولہ الرسول فیقول یا رسول اللہ خذ
ھذا الماء ورشہ علیہا فاذا رشہ علیہ تطفأ فی الحال فیقول النبی علیہ السلام یا جبرائیل
ما ھذا الماء لم ارمثلہ فی اطفاء النار فیقول جبرائیل علیہ السلام ما ھذا الا دموع امتک الذین
یبکون من خشیۃ اللہ تعالی فی الخلوۃ فامرنی ربی ان آخذہ واحفظہ الی وقت احتیاجک
الیہ لنطفئ بہ النار التی قصدت امتک (موعظۃ) یقال ان آدم علیہ السلام بکی حین
ھبط من الجنۃ ثلثمائۃ عام ومارفع راسہ الی السماء حیاء من اللہ تعالی وسجد سجدۃ
علی جبل الھند ے مائۃ عام یبکی حتی جرت دموع عینیہ فی وادی سرندیب فانبت
اللہ فی ذلک الوادی من دموع عینیہ الدارصینی والقرنفل وشربت الطیور من دموع
عین آدم علیہ السلام فقالوا لو نشرب شرابا اعذب من ھذا فنظر آدم علیہ السلام
انھم یحزنون منہ لعصیانہ فاوحی اللہ تعالی الیہ یا آدم انی لم اخلق شرابا الذ واعذب
من ماء عیون العصاۃ (زھرۃ الریاض) حکی ان رباح العبسی اشتری غلاما اسود
باربعۃ دنانیر فکان لا ینام ولا یدع مولاہ ینام فاذا جن اللیل قال رباح یا غلام
الا تنام ولا تدعنا ننام فقال یا مولائی اذا جن ظلام اللیل ذکرت ظلمۃ القبر وظلمۃ جھنم فیطیر
نومی فاذا ذکرت الوقوف بین یدی ربی عظم غم قلبی واذا ذکرت الجنۃ ونعیمھا تضاعف شوقی

جبرئیل پانی کا ایک پیالہ آپکو دیکر یہ کہینگے کہ اسے آگ پر چھڑک دیجئے۔ چنانچہ آپ چھڑک دینگے اور وہ
آگ فی الفور بجھ جائیگی۔ آپ جبرئیل سے پوچھینگے یہ کیسا پانی تھا کہ میں نے آگ بجھانے میں اس سے زیادہ
موثر کسی چیز کو نہیں پایا۔ جواب ملیگا کہ یہ آپکی امت میں سے اُن لوگوں کے آنسو ہیں جو خوف الٰہی سے خلوت
میں رویا کرتے تھے۔ مجھے حکم تھا کہ آپکی احتیاج کیلئے انہیں محفوظ رکھوں تاکہ اسسے وہ آگ بجھا دیجائے
جو آپکی امت پر حملہ کرنیکا قصد کرے (موعظہ) کہتے ہیں جنت سے اُترآنیکے بعد حضرت آدم تین سو برس تک روتے رہے
اور شرم کے باعث کبھی آسمانکی طرف نہ دیکھا۔ سو برس تک جبل ہندی پر سجدہ اور گریہ میں مصروف رہے۔ آپکے آنسو جہاں
کے جنگل تین یہ نکلے۔ ان آنسوؤں سے اللہ تعالیٰ نے دارچینی اور لونگیں پیدا کیں۔ بعض طائروں نے آپکے آنسو پی کر یہ کہا
کہ ہمنے اس سے زیادہ کوئی میٹھا پانی نہیں پیا۔ حضرت آدم کو خیال ہوا کہ میرے گناہ کے باعث پرند مجھسے
ہنسی کرتے ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ اے آدم ہمنے گنہگار روحکی آنکھوں کے آنسوؤں سے زیادہ لذیذ اور
میٹھا پانی آجتک نہیں پیدا کیا (زہرۃ الریاض) حکایت رباح عبسی نے چار دینار کو ایک حبشی غلام خریدا یہ غلام نہ
خود کسیوقت سوتا نہ آقا کو سونے دیتا۔ رباح نے بوقت شب غلام سے کہا کہ یہ کیا نہ تو خود سوتا ہی نہ ہمیں سونے
دیتا ہی غلام نے کہا جب رات اندھیری ہوتی ہی آتی ہی تو مجھے قبر اور جہنم کی تاریکی یاد آجاتی ہی اسلئے نیند نہیں
آتی اور جب میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونیکا تصور کرتا ہوں تو میرا اندرونی غم بہت زیادہ ہو جاتا ہی

فکیف لی بالنوم یا مولای فلما سمع دبأ ذلک خر مغشیا علیہ فلما افاق قال یا غلام مثلی لا یصلح ان یملک مثلک اذھب انت حرلوجہ اللہ تعالی (مجالس الرومی) روی ان رجلا لہ ابن صغیر یبیت معہ فی الفراش ففی لیلۃ اضطرب ولم ینم فقال لہ یا ولدی ابک وجع قال لا یا ابی ولکن غدا یوم الخمیس یوم اعرض ما کسبت من العلم ویسمع معلمی فی الاسبوع فاخاف ان یجد الاستاذ خطأ فیضربنی ویغضب علی فصاح الرجل صیحۃ واھال التراب علی راسہ وبکی فقال انا احق بھذا الخوف لیوم العرض علی الرحمن بما کسبت فی الدنیا من العصیان کما قال اللہ تعالی وعرضوا علی ربک صفا (موعظۃ) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال لا تزال قدما عبد یوم القیمۃ حتی یسأل عن اربع عن عمرہ فیما افناہ وعن جسمہ فیما ابلاہ وعن علمہ ما عمل بہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ (طریقۃ محمدیۃ) قال اھل المعرفۃ اغسلوا اربعا بادبع وجوھکم بماء اعینکم وانستکم بنوکم خالقکم وقلوبکم بخشیۃ ربکم وذنوبکم بالتوبۃ الی مولاکم قال الفقیہ الذنب علی وجھین ذنب فیما بینک وبین اللہ وذنب فیما بینک وبین العباد فاما الذنب الذی بینک وبین اللہ فتوبتہ الاستغفار باللسان والندم بالقلب والاضمار ان لا یعود الیھا ابدا

تو اے میرے آقا تمہیں کہو کہ مجھے نیند کیونکر آئے۔ رباح غلام کی یہ باتیں سُن کر بیہوش ہو گئے اور غش کھا کر گر پڑے۔ افاقہ کے بعد اُس سے یہ کہا کہ مجھ جیسا شخص تجھ جیسے غلام کا آقا تمہیں بن سکتا۔ جا میں نے خدا کے لئے تجھے آزاد کیا (مجالس رومی) روایت ہے ایک شخص کا چھوٹا سا لڑکا باپ کے ساتھ سویا کرتا تھا۔ ایک رات فرط اضطراب کے باعث لڑکے کو نیند نہ آئی۔ باپ نے کہا بیٹا کیا تو بیمار ہے۔ جواب دیا۔ نہیں۔ مگر یہ بات ہے کہ کل جمعرات ہے۔ میں نے ہفتہ بھر میں جو کچھ لکھا پڑھا ہے اُستاد کو سناؤں گا اِس لئے ڈر رہا ہوں کہ کہیں بھول گیا تو اُستاد جی بہت خفا ہونگے۔ یہ سنتے ہی اُسکے باپ نے ایک چیخ ماری سر پر مٹی ڈالی اور بہت رویا پھر یہ کہا قیامت کے دن خدا کے سامنے میرے دنیوی گناہ پیش کئے جائینگے اسلئے مجھے اِس بچے کی بہ نسبت اُس دن سے بہت زیادہ ڈرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ لوگ صف بصف پیش کئے جائینگے (موعظۃ) ابوہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جبتک چار چیزوں کا سوال نہ ہولیگا بندہ خدا کے سامنے کھڑا رہیگا (۱) عمر کا کہ کس چیز میں فنا کی (۲) جسم کا کہ کس مشغلہ میں پورا ہوا (۳) علم کا کہ پڑھکر کیا عمل کیا (۴) مال کا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں صرف کیا (طریقہ محمدیہ) اہل معرفت کہتے ہیں کہ چار چیزوں کو چار چیزوں سے دھونا چاہئے (۱) منہ کو آنکھوں کے پانی سے (۲) زبان کو یاد الٰہی سے (۳) دل کو خدا کے خوف سے (۴) گناہوں کو توبہ کرنے سے۔ فقیہ ابواللیث کہتے ہیں کہ گناہ دو طرح کا ہے ایک خدا کا دوسرا بندہ کا۔ خدا کی گناہ کی توبہ یہ ہے کہ زبان سے استغفار کرے دل میں نادم ہو اور پھر اُس گناہ میں پڑنیکا ارادہ ہرگز نہ

فان فعل ذلک فانه لا تنفعه التوبة ما لم یقض ما فاته ثم یندم ویستغفر الله واما الذنب الذی بینک وبین العباد فما لم ترضهم لا تنفعک التوبة حتی یحالوک (موعظة) فاما العبد المذکور فی الحدیث الشریف فهو وان کان عاما لکونه نکرة فی سیاق النفی لکنه مخصوص بقوله علیه السلام یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب فعلی هذا یکون السؤال المذکور فیه لغیر هؤلاء السبعین الفا فلا بد لکل من یؤمن بالله تعالی والیوم الاخر ان یعلم انه یسال یوم القیمة وینا قش فی الحساب ویطالب بمثاقیل الذر من الاعمال والافعال ویتحقق انه لا ینجیه من هذه الاخطار الا لزوم محاسبة النفس فی تجارتها لاخرتها ومطالبتها فی انفاسها وساعاتها وحرکاتها وسکناتها فان من حاسب نفسه قبل ان یحاسب یخفف علیه یوم القیمة حسابه ویحضره عند السؤال جوابه ویحسن منقلبه ومابه ومن لم یحاسبها تدوم حسراته وتطول فی عرصات القیمة وقفاته ویقوده الی الخزی والمقت سیئاته فاذا لا بد للمؤمن من ان لا یغفل فی تجارته لاخرته عن مراقبة نفسه فی حرکاتها وسکناتها ولحظاتها وخطراتها لان هذه التجارة یربح بها الفردوس الاعلی والبلوغ الی سدرة المنتهی مع النبیین والصدیقین والشهداء (من مجالس الرومی)

اگر پھیر کر لیا تو اقضائے مافات توبہ نفع نہ دے گی۔ اسلئے پھر نادم ہوکر استغفار کرے۔ اور بندہ کے گناہ کی توبہ اُس کا راضامند کر لینا ہے۔ جبتک وہ راضامند نہو گا توبہ کچھ کام نہ دے گی اسلئے بندہ ہی سے اپنی خطا معاف کرانی چاہئے (موعظہ) حدیث مذکور میں لفظ عبد سیاق نفی میں نکرہ ہونے کے باعث عام معلوم ہوتا ہے مگر یہ عام مخصوص البعض ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس لئے سوال مذکور ان ستر ہزار کے سوا اوروں سے ہوگا تاہم ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ سوال روز قیامت۔ مناقشۂ حساب اور ذرہ ذرہ اعمال وافعال کے مطالبہ کا یقین رکھے اور یہ جان لے کہ تجارت آخرت کے متعلق اپنے نفس سے حساب لینا اور اپنی سانسوں۔ ساعتوں۔ اور حرکات وسکنات کا محاسبہ اپنی ذات سے کرنا قیامت کے ہولناک مقامات سے نجات دلا سکتا ہے کیونکہ جو یوم الحساب سے پہلے اپنے نفس سے حساب لیگا قیامت کے دن اسکے حساب میں تخفیف ہوگی ایسا آدمی ہر سوال کا جواب آسانی سے دیگا اور اُسکو اعلےٰ درجہ کا ٹھکانا ملیگا۔ اور جس نے نفس سے حساب نہ لیا اُسے بہت بڑی حسرت ہوگی۔ عرصہ قیامت میں مدتوں ٹھہرا رہے گا یہ غفلت اُسے رسوائی اور گناہوں کی طرف کھینچے گی۔ اسلئے مومن کو چاہئے کہ تجارت آخرت کے متعلق اپنے نفس کے تمام حرکات وسکنات اور وساوس۔ خطرات کی نگہبانی رکھے کیونکہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلےٰ اور پیغمبر۔ صدیقوں۔ شہیدوں کے ہمراہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ جانا ہے (مجالس رومی)

قال الراغب النسیان ترک الانسان ضبط ما استودع اما لضعف قلبہ واما لغفلۃ حتی یخذف عن القلب ذکرہ وکل نسیان من الانسان ذمہ اللہ تعالی بہ فہو ما کان اصلہ عن تعمد وما عذر فیہ نحو ما روی عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم رفع عن امتی الخطاء والنسیان فہو مما لم یکن سببہ منہ فقولہ (فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ہذا) ہو ما کان سببہ عن تعمد منہم وترک علی طریق الاہانۃ وذلک نسب ذلک الی اللہ تعالی فہو ترکہ ایاہم استہانۃ بہم ومجازاۃ لما ترکوہ کما قال فی الباب فالیوم ننساہم کما نسوا لقاء یومہم ہذا وقولہ تعالی نسوا اللہ فنسیہم ای ترکوا طاعۃ اللہ ترک الناسی فترکہم اللہ وقال بعض المفسرین ان قیل ان النسیان یکون بعد الذکر وہو مضاد الذکر لانہ السہو الحاصل بعد حصول العلم فہل کان الکفار یذکرون حتی اللہ سبحانہ ویعترفون بربوبیتہ حتی ینسوا بعد اجیب بانہم اعترفوا وقالوا بلی یوم المیثاق ثم نسوا ذلک بعد ما خلقوا والمؤمنون اعترفوا بعد الخلق کما اعترفوا قبلہ بہدایۃ اللہ تعالی وراعوا حفظہا قال او کنت جل او صغر سئل ذو النون المصری عن سر المیثاق منذ کم انست بربکم ہل تذکرہ فقال کانہ الان فی اذنی (روح البیان)

راغب کا قول ہی کہ جس چیز کو انسان محفوظ کرے اُسکے ترک کو نسیان کہتے ہین - یہ مرض یا تو ضعف قلب سے ہوتا ہی - یا غفلت سے باعث آئی ہوئی بات دل سے نکل جاتی ہے - اللہ تعالی نے جس نسیان کی مذمت کی ہی وہ اُس قبیل سے ہی جو در اصل عمداً جائز رکھا گیا ہو - اور جس نسیان مین حسب فرمان پیغمبر علیہ السلام مرفوع عن امتی الخطاء والنسیان (میری امت سے خطا و نسیان اُٹھا لیا گیا ہی) انسان معذور سمجھا گیا ہی وہ اُس قبیل سے ہی جو عمداً نہو - اسلئے آیہ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ہٰذَا (چونکہ تم اسدن کی ملاقات کو بھول گئے تھے) اسلئے عذاب کا مزہ چکھو مین وہی نسیان مراد ہی جو کفار کیجانب سے عمداً صادر ہوا اور جسکی بابت اُنہون نے بطریق اہانت چھوڑ دیا - اور جب نسیان اللہ تعالی کیطرف منسوب ہو تو یہ معنی ہین کہ جس طرح کفار نے خدا کو چھوڑ دیا اسیطرح اللہ تعالی نے بطور مجازاۃ وتذلیل اُنہین ترک فرما دیا - چنانچہ قرآن مجید مین مذکور ہی کہ نسیان بمعنی ترک مستعمل ہوجاتا ہی - قرآن مجید مین ہی نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَہُمْ یعنی کفار نے بطور ملہی خدا کی طاعت چھوڑی - اسلئے اللہ تعالی نے اُنہین چھوڑ دیا - بعض مفسرونکا قول ہی کہ اگر کوئی یہ کہے کہ نسیان جو ذکر کے بعد ہوا کرتا ہی ذکر کی ضد ہے کیونکہ حصول علم کے بعد سہو کو نسیان کہتے ہین - اس سے لازم آتا ہی کہ کفار پہلے ذکر الٰہی اور اُسکی ربوبیت کا اقرار کیا کرتے تھے نسیان بعد مین عارض ہوا ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ کفار میثاق کے دن اقرار کرکے پیدا ہونے کے بعد اُس سے پھر گئے ہین - اور مومن اُسیطرح اپنے اقرار پر قائم ہین - اور کم و بیش اُسے نباہ رہے ہین - ذوالنون مصری سے کسی نے سوال کیا کہ سر میثاق یعنی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آپ کو یاد ہے یا نہین - جواب دیا کہ اب تک میرے کانون مین اُسکی آواز آرہی ہے (روح البیان)

سورۃ الجمعۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ) ای اذن لھا من یوم الجمعۃ، بیان لاذا وانما سمی جمعۃ لاجتماع الناس فیہ للصلوٰۃ وکانت العرب تسمیہ العروبۃ وقیل سماہ کعب بن لؤی لاجتماع الناس فیہ الیہ واول جمعۃ جمعھا النبی علیہ السلام انہ لما قدم المدینۃ نزل قباء واقام بھا الی الجمعۃ ثم دخل المدینۃ وصلی الجمعۃ فی دار بنی سالم بن عوف (فاسعوا الی ذکر اللہ) ای فامضوا الیہ مسرعین قصدا فان السعی دون العدو والذکر الخطبۃ وقیل الصلوٰۃ والامر بالسعی الیھا یدل علی الوجوب (وذروا البیع) ای واترکوا المعاملۃ (ذلکم خیر لکم) ای السعی الی ذکر اللہ خیر لکم من المعاملۃ فان نفع الاخرۃ خیر وابقی (ان کنتم تعلمون) ای الخیر والشر الحقیقیین او ان کنتم اھل العلم (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علیّ یوم الجمعۃ ثمانین مرۃ غفرت لہ ذنوب ثمانین سنۃ وکذا روی عن ابی الدرداء انہ قال علیہ السلام اکثروا من الصلوٰۃ علی یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود تشھدہ الملائکۃ وان احدا لن یصلی علیّ الا عرضت علی صلوٰتہ حتی یفرغ منھا (الحدیث) وسبب نزول ھذہ الاٰیۃ وھی (یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ) ان النبی علیہ السلام کان یخطب علی المنبر یوم الجمعۃ

سورۃ الجمعۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الاٰیۃ اے مسلمانو جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دیجائے تو ذکر الٰہی کی طرف چلو اور تجارت کو چھوڑ دو۔ چونکہ نماز کیلئے آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے اسلئے اسدن کا نام جمعہ رکھا گیا اور اسے عروبہ کہا کرتے تھے کہتے ہیں کعب بن لوئی کے پاس اسدن اکثر لوگ آیا کرتے تھے اسلئے کعب نے اسدن کا نام جمعہ رکھدیا پیغمبر علیہ السلام نے جبکہ مدینہ میں تشریف لائے سب سے پہلا جمعہ مسجد قبا میں ادا کیا۔ پھر مدینہ پہنچکر بنی سالم بن عوف کے مکان میں جمعہ پڑھتے رہے۔ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ میں دوڑنے سے جلدی کرنا مراد ہے کیونکہ سعی دوڑنے سے کم درجہ کی رفتار کو کہتے ہیں۔ ذکر سے خطبہ یا نماز مراد ہے اور سعی کا امر وجوب پر دلالت کر رہا ہے ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ الاٰیۃ یہ دوڑنا تمہارے حق میں دیگر دنیوی معاملات سے بہتر ہے (کیونکہ آخرت کا نفع ہمیشہ باقی رہیگا) بشرطیکہ تم خیر و شر کی حقیقت سے واقف یا اہل علم ہو (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھپر اسی مرتبہ درود بھیجیگا اسکے اسی برس گناہ معاف ہونگے اسیطرح ابو الدرداء سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھپر کثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اسکا نام یوم مشہود ہے جسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے تو فارغ ہونے تک میرے روبرو پیش ہوتا رہتا ہے (الحدیث) اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایکبار پیغمبر علیہ السلام جمعہ کے دن ممبر پر خطبہ فرما رہے تھے

اذا اقبل دحیۃ الکلبی من تجارۃ الشام وضرب الطبل لیؤذن الناس بقدومہ فخرج الناس الیہ ولم یبق فی المسجد الا اثنا عشر رجلا فنزلت ھذہ الایۃ واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ لو لم یبق ھؤلاء الا اثنا عشر رجلا منکم لسال الوادی نارا وھو قولہ تعالی ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض الایۃ (سبعیات) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال الجمعۃ واجبۃ علی من بینہ وبین الجمعۃ مسافۃ یمکن الرجوع بعد اداۂا الی وطنہ قال النبی علیہ الصلوۃ والسلام من ترک جمعۃ بلا عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار ومن ترک ثلاث جمع متوالیات لا تقبل شہادتہ (مصابیح) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ کفرت عنہ ذنوبہ واذا مشی الی الجمعۃ کتب اللہ تعالی لہ بکل خطوۃ عبادۃ عشرین سنۃ فاذا صلی الجمعۃ اجر بھا مائتی سنۃ وعن سعید بن المسیب انہ قال لان اصلی صلوۃ الجمعۃ احب الی من حجۃ تطوعا وکان ابن ابی ذئب عن میسرۃ انہ قال مررت بمقابر المسلمین فقلت السلام علیکم یا اھل القبور انتم لنا سلف ونحن بکم تبع فرحم اللہ تعالی منا وایاکم وغفر لنا ولکم فسمعت نداء من قبر یقول طوبی لکم یا اھل الدنیا تجوزون فی کل شھر اربع مرات

دحیۃ الکلبی ملک شام سے مال تجارت لیکر آئے اور اپنے آنیکی ڈونڈی پٹوادی سب لوگ اسمرتوجہ ہوگئے اور بارہ آدمیوں کے سوا مسجد مین کوئی نرہا۔ اُسوقت یہ آیت اُتری وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوًا الآیۃ یعنی لوگ جب تجارت یا لہو کی کسی چیز کو دیکھتے ہین تو اُسکی طرف دوڑ پڑتے ہین اور تمہین کھڑا چھوڑ جاتے ہین اسوقت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم جسکے قبضہ مین میری جان ہی اگر یہ بارہ آدمی مسجد مین نہ رہتے تو تمام جنگل آگ سے بھر جاتا۔ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اگر خدا بعض لوگون کے وبال بعض لوگون کے باعث دفع نکرتا ہی تو تمام ملک اُجڑ جائے (مصابیح) ابوہریرہ سے مروی ہی کہ ایسے ہر شخص پر جمعہ واجب ہی جو بعد ادائے جمعہ مسافت طے کرکے اپنے گھر چلا آئے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی جو شخص بلا عذر جمعہ ترک کردے اسے ایک دینار خیرات کرنا چاہیے۔ یہ ممکن نہو تو نصف دینار خیرات کرے۔ متواتر تین جمعے ترک کرنیوالے کی گواہی قبول نکیجائیگی (مصابیح) حضرت ابوبکرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہی اُسکے تمام گناہ جھڑ جاتے ہین اور جب مسجد کیطرف چلتا ہی تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہی اور جب نماز پڑھ لیتا ہی تو دو سو برس کے اعمال کی نیکیان ملتی ہین۔ سعید بن المسیب کا قول ہی کہ میرے نزدیک جمعہ کی نماز نفلی حج سے بہتر ہے اسی طرح ابو ذئب کہتے ہین کہ مین نے ایکبار مسلمانون کے قبرستان مین جاکر یہ کہا السلام علیکم یا اھل القبور تم ہمسے پہلے گئے ہو۔ ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہین خدا ہم تمپر رحم کرے اور ہمارے تمہارے گناہ بخشدے جب مین یہ کہہ چکا تو ایک قبر سے ندا آئی کہ اے اہل دنیا تمہارے لئے مبارکباد کیونکہ تم ہر مہینے چار حج کرتے ہو

فقلت این نجد کذلک قال ھی الجمعۃ اما تعلمون انھا حجۃ مبرورۃ فیھا لیتنا ندور علی ابواب مساجدکم حتی ننظر اعمالکم ونسمع اذکارکم ولکن قد رضینا عنکم یا اھل الدنیا بقولکم لنا رحم اللہ فلانا المتوفی (زبدۃ الواعظین) روی عن ابی عمرو عن ابیہ عن جدہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ان من وراء جبل قاف ارضا بیضاء لیس فیھا شیء من النباتات کانھا مثل الفضۃ وسعتھا مثل الدنیا سبع مرات مملوۃ من الملائکۃ لو سقطت ابرۃ لسقطت علیھم وھم فی ید کل منھم لواء طولہ اربعون فرسخا وعلی کل لواء مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یجتمعون کل لیلۃ جمعۃ حول جبل قاف فیتضرعون الی اللہ تعالی ویدعون بالسلامۃ لامۃ محمد علیہ السلام فاذا اذن الفجر الصبح یقولون اللھم اغفر لمن اغتسل وحضر الجمعۃ فیرفعون اصواتھم بالبکاء فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی ماذا ترین ون فیقولون نریدان تغفر لامۃ محمد علیہ السلام فیقول اللہ تعالی قد غفرت لھم (مشکوۃ الانوار) روی فی الخبر ان اللہ تعالی خلق منارۃ من فضۃ بیضاء فی جانب البیت المعمور وطول المنارۃ خمسمائۃ عام فاذا کان یوم الجمعۃ یصعد جبرائیل علیہ السلام علی تلک المنارۃ فیؤذن ویصعد اسرافیل علیہ السلام علی المنبر فیخطب فیؤم میکائیل علیہ السلام بالملائکۃ فاذا فرغوا من الصلوٰۃ یقول جبرائیل علیہ السلام ما حصل لی من الثواب لاجل الاذان

ہیں نے کہا یہ کیونکر جو ابدیا ہر جمعہ حج مبرور کا ثواب رکھتا ہے۔ کاش ہم تمہاری مسجدوں کے دروازوں کی جانب چکر لگاتے۔ تمہارے اعمال دیکھتے اور ذکر الٰہی سنتے۔ لیکن اسی سے خوش ہیں کہ تم ہمارے حق میں اتنا تو کہدیتے ہو کہ خدا فلاں مرنے والے پر رحم کرے (زبدۃ الواعظین) ابو عمرو اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کوہ قاف کے پرے سفید چاندی کے رنگ کی ایک زمین ہے جسمیں کسی قسم کی روئیدگی نہیں ہوتی۔ یہ زمین دنیا سے سات حصے بڑی ہے۔ اسمیں فرشتے ہی فرشتے بھرے پڑے ہیں اگر بالفرض ایک سوئی پھینکی جائے تو فرشتے پر گرے ہر فرشتے کے ہاتھ میں چالیس فرسخ کے طول کا ایک جھنڈا ہے اور ہر جھنڈے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ تمام فرشتے جمعہ کی رات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہوکر نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالی سے امت محمدیہ کی سلامتی چاہا کرتے ہیں اور صبح ہوتے یہ کہتے ہیں کہ الٰہی جو شخص غسل کرے اور جمعہ میں حاضر ہوا سکے گناہ معاف کردے یہ سب ملکر بلند آواز سے روتے ہیں اسوقت اللہ تعالی فرماتا ہے اے فرشتو۔ تم کیا چاہتے ہو جواب دیتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ کی مغفرت کے خواہاں ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا ہمنے انہیں بخشدیا (مشکوۃ الانوار) حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے بیت المعمور کی ایک جانب میں سفید چاندی کا ایک منارہ پیدا کیا ہے۔ اسکا طول پانسو برس کی راہ کا ہے۔ جمعہ کے دن جبرئیل اس منارہ پر چڑھکر اذان دیتے ہیں۔ اسرافیل ممبر پر خطبہ پڑھتے ہیں میکائیل امام بنتے ہیں اور دیگر ملائکہ مقتدی۔ بعد فراغ نماز جبرئیل کہتے ہیں کہ اس اذان سے جسقدر ثواب حاصل ہوا ہے

وھبتہ لجمیع مؤذنی المؤمنین من امۃ محمد فی وجہ الارض ویقول اسرافیل علیہ السلام ماحصل لی من الثواب لاجل الخطبۃ وھبتہ لجمیع الخطباء فی وجہ الارض من امۃ محمد علیہ السلام ویقول میکائیل علیہ السلام ماحصل لی من الثواب لاجل الامامۃ وھبتہ لجمیع من یؤم یوم الجمعۃ فی وجہ الارض ویقول الملائکۃ کلھم ماحصل لنا من الثواب لاجل الجماعۃ وھبناہ لجمیع من صلی الجمعۃ خلف الامام فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی ھل تظرون عندی سخاوۃ وعزتی وجلالی قد غفرت الیوم لمن صلی من عبادی صلوۃ الجمعۃ امتثالا لامرہ واقتداء بحبیبی محمد (زبدۃ الواعظین) حکی ان رجلا حمل حنطۃ علی حمار وذھب الی الرحی قال فلما اخذت الحنطۃ عن الحمار ھرب منی ولی جار فی الارض جاء فقال النوبۃ لک الیوم فی الماء فاسق ارضک والاقت نوبتک وکان الیوم یوم الجمعۃ فقلت لنفسی صلوۃ الجمعۃ احب الی من غیرھا وترکت الکل وصلیت الجمعۃ ثم رجعت الی البیت فاذا الحنطۃ قد طحنت والخبز قد طبخ والارض قد سقیت والحمار قد رجع الی البیت ففلت لامرأتی کیف ھذہ الحالۃ فقالت ذھب جارنا الی الرحی فطحن جوالقنا وھو یظنہ جوالقہ فلما حملہ الی منزلہ عرفت انہ جوالقنا فاخذتہ الی بیتنا واما الارض فجاء الماء من ارض الجار فامتلأت

یعنے امت محمدیہ کے موذنوں کو بخشا۔ اسرافیل فرماتے ہیں یعنے خطبہ کا ثواب روئے زمین کے خطیبوں کو دیا۔ میکائیل کہتے ہیں یعنے امامت کا اجر جمعہ کے دن امام بنکر نماز پڑھانیوالوں کو ہبہ کیا۔ دیگر ملائکہ کہتے ہیں کہ ہمنے اپنی جماعت کا ثواب اُن لوگوں کے تمام کردیا جو امام کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں اسکے بعد اللہ تعالے فرماتا ہی اے فرشتو۔ کیا تم ہمارے سامنے اپنی سخاوت کا اظہار کرنا چاہتے ہو۔ ہمیں اپنی عزت وجلال کی قسم۔ آج ہمنے اُن تمام نمازیوں کو بخشدیا جو ہمارے ارشاد بجالائے اور ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنے کی نیت سے جمعہ ادا کرچکے ہیں (زبدۃ الواعظین) حکایت ایک شخص گدھے پر گیہون لادکر پسوانے کیلئے خراس کی طرف چلا۔ اُس کا قول ہی کہ گیہون اُتارنے کے بعد گدھا بھاگ گیا۔ اِس وقت ایک شخص آیا جو ایک زمین میں میرا شریک تھا۔ اور یہ کہا کہ آج تمہاری باری ہے اپنی زمین کو پانی دے لو۔ اتفاقاً اُس روز جمعہ کا دن تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ جمعہ کی نماز سب سے افضل ہے۔ چنانچہ سارے کام چھوڑکر میں نے جمعہ ادا کیا۔ گھر آکر کیا دیکھتا ہوں کہ گیہون پسے پسائے موجود۔ روٹی بھی پکائی تیار۔ زمین پانی سے لبریز۔ گدھا اپنے تھان پر بیٹھا وہ۔ میں نے گھر والی سے کہا کہ کیا بات ہی اُسنے جواب دیا کہ ہمارا ہمسایہ اپنی گیہون پسوانے لیگیا تھا۔ لیکن اپنی بوری کے گمان میں ہماری بوری پسوا لایا۔ میں نے اپنی بوری پہچان کر آٹا لے لیا۔ علی ہذا القیاس ہمسایہ کی زمین کا پانی ہماری زمین کو لبریز کرگیا۔

فلما رایت ذلک ترکت امور الدنیا کلها وداومت علی العبادات والطاعات (مطالع الانوار) روی عن النبی علیه السلام انه قال ان الله تعالی خلق ملکا قائما تحت العرش وله اربعون الف قرن من القرن الی القرن مسیرة الف عام وعلی کل قرن اربعون الف صف من الملائکة وفی وجهه شمس وعلی قفاه قمر وعلی صدره کواکب فاذا کان یوم الجمعة یسجد لله تعالی ویقول فی سجوده اللهم اغفر لمن صلی صلوة الجمعة من امة محمد علیه السلام ویقول الله تعالی یا ملائکتی اشهدوا انی قد غفرت لمن صلی صلوة الجمعة (کنز الاخبار) عن ابی بکر رضی الله تعالی عنه عن النبی علیه السلام انه قال من اغتسل یوم الجمعة کفرت عنه ذنوبه واذا مشی الی الجمعة کتب الله تعالی له بکل خطوة عبادة عشرین سنة فاذا صلی الجمعة اجر بعمل مائتی سنة الحدیث (حکایة) کان فی زمن مالک بن دینار اخوان مجوسیان عبد احدهما النار ثلاثا وسبعین سنة والاخر خمسا وثلاثین سنة ثم قال الاصغر للاکبر یا اخی نعبد النار مذ کذا وکذا نعال نختبرها ان احرقتنا کسائر الناس لم نعبدها قط والا نعبدها الی الموت فاوقدا نارا فقال الاخ الاصغر للاکبر ان انت تضع یدک فی النار اولا امر انا اضعها فقال بل انت تضع یدک لتبدأ بها فوضع الاصغر یده فیها فاحرقت یده .

یہ شخص کہتا ہی کہ جب میںنے یہ حال معلوم کر لیا تو دنیا کے تمام کاروبار ترک کر دیئے اور دن رات طاعات و عبادات مین مصروف رہنے لگا (مطالع الانوار) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہی جو عرش کے نیچے قائم ہی اسکے چالیس ہزار سینگ ہین ایک سے دوسرے سینگ تک ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہی ہر سینگ پر فرشتونکی چالیس ہزار صفین ہین آفتاب اسکے سامنے چاند اسکے پیچھے اور تارے اسکے سینہ پر ہین یہ فرشتہ جمعہ کے دن سجدہ کرتا ہی اور یہ دعا مانگتا ہی کہ الٰہی امت محمدیہ مین جو شخص جمعہ ادا کرے اسکے گناہ معاف کر دے۔ اسکے جواب مین اللہ تعالی فرماتا ہی اے فرشتو تم گواہ رہو مینے جمعہ کی نماز ادا کرنیوالے کو بخشدیا (کنز الاخبار) حضرت ابوبکر صدیق پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہی اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہین اور جب مسجد کیطرف چلتا ہی ہر قدم پر جس برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہی پھر جب نماز جمعہ پڑھ لیتا ہی تو دو سو برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہی (الحدیث) حکایت مالک بن دینار کے زمانہ مین دو آتش پرست آپسمین بھائی بھائی تھے۔ ایک نے تیس برس اور دوسرے نے پینتیس برس آتش پرستی کی۔ ایکدن چھوٹے بھائی نے بڑے سے کہا کہ ہمین آگ پوجتے پوجتے مدتین گزر گئین آؤ اسکا امتحان کرین اگر یہ لوگونکی طرح اسنے ہمین بھی جلا دیا تو اسکی پرستش چھوڑ دینگے ورنہ مرتے دم تک پوجا کیا کرینگے چنانچہ دونون نے آگ جلائی اور چھوٹے نے بڑے سے کہا اول تم اپنا ہاتھ ہمین دیتے ہو یا مین ڈالون۔ جواب دیا اول تمہین ڈالو چھوٹے نے ابھی پوری طرح پر بات نہ ڈالا تھا کہ آگ نے بھلس دیا

فقال ویحک ونزع یدہ وقال لھا یا نار اعیدک منذ کذا وکذا فتؤذینی یا ظالمۃ ثم قال لاخیہ الاکبر یا اخی نعال نترکھا فقال لا اترک وترک الاصغر وجاء مع عیالہ الی باب مالک ابن دینار وھو جالس واعظا وقص علیہ القصۃ وعرض علیہ الاسلام وعلی اھل بیتہ فبکی الناس کلھم فرحا ثم قال لہ مالک بن دینار اجلس فینا مع اصحابی اجمع لک من اصحابی شیئا من امول الدنیا قال لا اریدان ابیع الدین بالدنیا ثم انصرف فوجد من خربات البلدۃ خربۃ فدخل فیھا مع عیالہ فعبدوا اللہ تعالی فلما اصبح قالت امرأتہ اذھب الی السوق واطلب عملا واشتر بہ طعاما فذھب الی السوق فلم یستاجرہ احد فقال فی نفسہ اعمل للہ تعالی فدخل المسجد وصلی الی اللیل ثم رجع الی منزلہ صفر الید فقالت لہ امرأتہ الم تجد شیئا قال عملت الیوم لواحد وقال اعطیک اجرتک غدا فبا توا جیاعا فلما اصبح ذھب الی السوق فلم یجد عملا ففعل للہ کذلک ثم رجع الی منزلہ صفر الید وسالتہ امرأتہ فاجاب کما اجاب اولا فبا توا جیاعا فلما اصبح وکان الیوم یوم الجمعۃ فلم یجد فیہ عملا وذھب الی المسجد وصلی رکعتی الجمعۃ ورفع یدیہ الی السماء وقال یا رب بحرمۃ ھذا الدین وبحرمۃ ھذا الیوم ارفع حزن نفقۃ عیالی عن قلبی وانی استحیی

اُسنے اپنا ہاتھ سمیٹ کر کہا کہ اے آگ افسوس مین تجھے برسون سے پوج رہا ہون اور تو مجھے ایذا دیتی ہے۔ پھر بڑے بھائی سے کہا کہ آؤ اسکی پرستش چھوڑ دین۔ اُسنے منظور نکیا۔ چھوٹے نے پوجا ترک کردی اور مع اہل وعیال مالک بن دینار کے پاس اُسوقت آیا کہ آپ بیٹھے وعظ کہہ رہے تھے اور اپنا قصہ بیان کیا۔ مالک نے اِن سب کو مسلمان کرلیا۔ لوگ افراط مسرت کے باعث رو پڑے۔ مالک نے کہا کہ ٹھیرو جاؤ مین اپنے احباب سے تمہارے لئے کچھ بطور چندہ جمع کرادون۔ اُسنے جوابدیا مین دنیا کے بدلے دین نہین بیچتا۔ یہ کہکر چلدیا اور مع عیال واطفال ایک ویرانہ مین بیٹھکر مصروف عبادت ہوگیا صبحکو گھر والی نے کہا کہ بازار جاؤ۔ اور مزدوری کرکے کچھ کھانا خرید لاؤ۔ یہ بازار گیا۔ مگر کہین مزدوری نہ لگی۔ اپنے دلمین کہا کہ اب خدا کے کام مین مشغول ہونا چاہئے چنانچہ ایک مسجد مین جاکر شام تک نماز پڑھتا رہا۔ رات کو خالی ہات اپنے گھر چلا آیا۔ گھر والی نے کہا کیا تمہین کچھ ہات نہین لگا۔ اُسنے جوابدیا کہ آج جس شخص کا کام کیا ہے اُسنے کل مزدوری دینے کو کہا ہی۔ چنانچہ سب کے سب بھوکے پڑرہے یہ صبحکو پھر بازار گیا لیکن کہین مزدوری نہ لگی۔ اور پھر مسجد مین جاکر شام تک نماز پڑھتا رہا اور رات کو پھر خالی ہات گھر گیا۔ گھر والی نے پوچھا تو پھر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ آج بھی سب فاقہ سے ہی۔ اگلے روز جمعہ کا دن تھا بازار مین کہین مزدوری نہ ملی۔ اسنے مسجد مین جاکر جمعہ کی نماز پڑھی۔ اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی کہ الٰہی اِس دین اور اِس دن کی برکت سے اہل وعیال کے نفقہ کا غم میرے دلسے دفع کردی مجھے اُنسے شرم آتی ہی

من عیالی واخاف علیهم ان یرجعوا الی دینهم اخی الاکبر لغلبة الجوع علیهم فدخل وقت الظهر فجاء شخص علی باب تلک الخربة وقرع الباب فخرجت امرأته فاذا هو شاب حسن الوجه ببیده طبق من ذهب مغطی بمندیل فقال لها خذی هذا وقولی لزوجك هذا اجرة عملك لله تعالی فی یوم الجمعة فان العمل القلیل فی هذا الیوم کثیر عند الله اجرا فاخذت الطبق فکشفت غطاءه فاذا فیه الف دینار فاخذت دینارا واحدا وذهبت الی الصراف فوزنه الصراف فزاد وزنه علی خمسة دنانیر مثلین فنظر الصراف الی نقشه فعلم انه لیس من دنانیر الدنیا فقال لها من این وجدت هذا فقصت علیه القصة فقال لها اعرضی علی الاسلام فعرضته علیه فاسلم فدفع الیها الف من ذهب الدنیا فلما صلی الشاب الجمعة جاء الی منزله صفر الید فوضع فی مندیله شیئا من التراب وقال فی نفسه لو سالتنی امرأتی فقالت ما فعلت اقول فعلت بالدقیق فلما دخل الی بیته وجد فیه ریح الطعام فوضع المندیل عند الباب ولا تشعر به ثم سالها عما رای فی البیت فقصت علیه القصة فسجد لله تعالی شکرا لما جاء من عند الله تعالی ثم قالت امرأته ما جئت به فی المندیل فقال لا تسالی ففتحت المندیل فاذا التراب صار دقیقا باذن الله تعالی بحرمة صلوٰة الجمعة فسجد الشاب لله تعالی هذه حکایة مختصرة من حدیث الاربعین

اور اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ میرے بڑے بھائی کے دین کیطرف رجوع نکر جائیں۔ ظہر کے وقت اُس ویرانہ کے دروازہ پر ایک شخص نے کنڈی کھٹکھٹائی۔ گھر والی نکلی۔ دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان رومال سے ڈھکا ہوا سونے کا ایک طبق ہات مین لئے ہوئے ہی۔ اور یہ کہتا ہی کہ اسے اپنے خاوند کو حوالے کر دینا اور یہ کہنا کہ یہ اُس کام کی مزدوری ہی جو تُو نے اللہ کے لئے جمعہ کے دن کیا ہی۔ کیونکہ آجکے دن تھوڑے سے کام کی مزدوری بہت زیادہ ملا کرتی ہی۔ عورت نے طبق کھولکر دیکھا تو ہزار دینار تھے یہ بیچاری ایک دینار لیکر صراف کے پاس گئی۔ صراف نے تو لکر دیکھا تو دنیوی دیناروں سے دو چند تھا اور اُسکا سکہ بھی دنیوی سکوں سے نئی طرح کا تھا۔ صراف نے کہا کہ تمکو یہ کہان سے ہاتھ لگا ہی۔ عورت نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ صراف بولا کہ مجھے مسلمان کر لو۔ چنانچہ عورت نے کلمہ شہادت پڑھا دیا۔ صراف نے ہزار دینار اُسکے حوالے کئے وہ شخص جمعہ کی نماز پڑھکر جبکہ خالی ہاتھ اپنے گھر کی طرف چلنے لگا تو رومال مین تھوڑی سی مٹی باندھ لی۔ اور دل مین یہ کہا کہ اگر گھر والی نے کچھ مانگا تو کہدونگا آٹا لایا ہون۔ لیکن جب گھر پہنچا تو کھانے کی خوشبو پاکر رومال چوکھٹ کے پاس رکھدیا تاکہ گھر والی کو معلوم نہ ہو۔ اور اُس سے اِس طبی سامان کی بابت سوال کیا۔ عورت نے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ یہ شخص سجدۂ شکر بجالایا۔ عورت نے کہا کہ تم رومال مین کیا لائے ہو جواب دیا کچھ پوچھو عورت نے رومال کھولکر دیکھا تو مٹی کی جگہ آٹا موجود تھا (یہ نماز جمعہ کی برکت تھی) اس شخص نے دوبارہ سجدہ شکر ادا کیا۔ (یہ حکایت حدیث اربعین سے مختصر طور پر نقل کی گئی ہے)

روی ان موسی علیہ السلام ذھب الی جبل بیت المقدس فرای قوما یعبدون اللہ تعالی بالجد والسعی فسالھم فقالوا نحن من امۃ نعبد اللہ تعالی ھنا منذ سبعین سنۃ بالجد والسعی لباسنا لباس الصبر وطعامنا نبات الارض وشرابنا ماء المطر فعزم موسی علیہ السلام بذلک فاوحی اللہ تعالی الیہ یا موسی لامۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم یوم فیہ رکعتان خیر من ھذا کلہ فقال یا رب ای یوم ھو قال یوم الجمعۃ فتمنی موسی علیہ السلام ذلک الیوم فقال اللہ تعالی یا موسی یوم السبت لک ویوم الاحد لعیسی والاثنین للخلیل ابراھیم والثلاثاء لزکریا والاربعاء لیحیی والخمیس لادم والجمعۃ لمحمد ولامتہ فتعجب موسی علیہ السلام من فضل ھذہ الامۃ (زبدۃ) عن النبی علیہ السلام انہ قال اتانی جبرائیل علیہ السلام وفی کفہ مرآۃ بیضاء وقال ھذہ یوم الجمعۃ یعرضھا علیک ربک لتکون لک عیدا ولامتک بعدک وفی وسط المرآۃ نقطۃ فقلت ماھذہ النقطۃ قال ھی ساعۃ من اربع وعشرین ساعۃ فمن دعا اللہ تعالی فی تلک الساعۃ استجاب اللہ دعاءہ وھو سید الایام (زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان یوم الجمعۃ یبعث اللہ تعالی الملائکۃ علی وجہ الارض وفی ایدیھم اقلام من ذھب وقراطیس من فضۃ یقفون علی ابواب المساجد ویکتبون اسم من دخل المسجد

روایت ہی موسی علیہ السلام جب کوہ بیت المقدس کیطرف گئے تو عابدونکی ایک جماعۃ دیکھی جو انتہا درجہ کی کوشش سے عبادت الٰہی مین مصروف تھی۔ احوال دریافت کیا۔ اُنھون نے کہا ہم آپکی امت مین ہین اور ستّر برس سے عبادت کر رہی ہین۔ صبر ہمارا لباس۔ گھاس ہماری خوراک اور آب باران ہمارا پانی ہے۔ حضرت موسیٰ بہت خوش ہوئے اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ امت محمدیہ کیلئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہی۔ اُسمین دو رکعتین پڑھنا یعنی اِس ستّر برس کی عبادت سے افضل ہین۔ حضرت موسیٰ نے کہا الٰہی وہ کونسا دن ہی۔ ارشاد ہوا جمعہ کا۔ موسی علیہ السلام نے اِس دن کے ملنے کی آرزو کی۔ حکم ہوا کہ ہفتہ تمہارے لئے ہے۔ اتوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے۔ پیر حضرت ابراہیم کیلئے منگل حضرت زکریا کیلئے۔ بُدھ حضرت یحییٰ کیلئے جمعرات آدم کیلئے۔ جمعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکی امت کیلئے۔ حضرت موسیٰ کو اس اُمت کی فضیلت سے تعجب ہوا (زبدہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ جبرئیل ایک چمکتا ہوا آئینہ لیکر میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ یہ جمعہ کا دن ہی اللہ تعالی اسکی فضیلت آپکو عطا کریگا تاکہ آپکے لئے اور آپکی اُمت کے واسطے عید ہوجائے۔ اِس آئینہ مین ایک نقطہ موجود تھا۔ مینے اِسکا سبب پوچھا فرمایا یہ جو بیس ساعتون کی ایک ساعت ہی۔ اِس ساعت کی دعا اللہ تعالی ضرور قبول کر لیتا ہی اور اِس دن کا نام سید الایام ہی (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی کہ جمعہ کے دن اللہ تعالی بہتسے فرشتونکو روئے زمین پر بھیجتا ہی اُنکے ہاتھون مین چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہین یہ فرشتے مسجدون کے دروازون پر کھڑے ہوکر آنے اور نماز پڑھنے والونکے نام لکھتے جاتے ہین

وصلے الجمعة فاذا فرغوا من الصلوٰة یرجعون الی السماء فیقولون یا ربنا کتبنا اسمہ من دخل المسجد وصلے الجمعة فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی وعزتی وجلالی انی قد غفرت لھم وما علیھم شیٔ من ذنوبھم (رونق المجالس) قال علیہ السلام من راح الی الجمعة فی الساعة الاولی فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما اھدی دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما اھدی بیضة فاذا خرج الامام الی المنبر طویت الصحف ورفعت الاقلام واجتمعت الملائکة عند المنبر یستمعون الخطبة فمن جاء بعد ذلک فکانما جاء لحق الصلوٰة ویقال ان الناس یکونون فی قربھم عند النظر الی وجہ اللہ تعالی علی قدر بکورھم الی الجمعة ولذا قیل اول بدعة احدثت فی الاسلام ترک البکور الی الجمعة ولذا جاء فی الاثر ان الملائکة یتفقدون العبد اذا تاخر عن وقت یوم الجمعة ویقولون اللھم ان کان ما اخرہ فقرا فاغنہ وان کان مرضا فاشفہ وان کان شغلا ففرغہ لعبادتک وان کان لھوا فاقبل قلبہ الی طاعتک وکانت الطرق فی القرن الاول بعد الفجر مملوة من الناس یمشون بالسرج ویزدحمون فیھا الی الجامع کایام العید حتی انقطع ذلک

پھر جب لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان کیطرف چلے جاتے ہین اور یہ عرض کرتے ہین الٰہی ہمنے مسجد مین داخل ہوئے اور تمام نماز پڑھنے والون کے نام لکھ لئے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی۔ فرشتو۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم مینے اُن سب کو بخشدیا۔ اب اُنکے ذمہ کوئی گناہ نہین رہا (رونق المجالس) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو شخص پہلی ساعت مین نماز جمعہ کیلئے جاتا ہی اُسے اونٹ کی قربانی کا اور جو دوسری ساعت مین جاتا ہے اُسے گائے کی قربانی کا۔ اور جو تیسری ساعت مین جاتا ہی اُسے دُنبے کی قربانی کا ثواب ملتا ہی اور جو چوتھی ساعت مین جاتا ہی اُسے مرغ خیرات کرنیکا اور جو پانچوین ساعت مین جاتا ہی اُسے انڈا صدقہ کرنے کا اجر دیا جاتا ہی پھر جب امام خطبہ کے لئے منبر کیطرف آتا ہی تو صحیفے لپیٹ دئے جاتے اور قلم اُٹھا لئے جاتے ہین اور فرشتے منبر کے قریب آکر خطبہ سنتے ہین اب جو شخص اسکے بعد آتا ہی وہ گویا صرف نماز کیلئے آتا ہی بعض علما کا قول ہی کہ لوگ جمعہ کی نماز کو جسقدر سویرے جائینگے۔ علے حسب مراتب اُسیقدر اُن کو دیدار الٰہی کے وقت قرب حاصل ہوگا۔ اسلیئے کہا گیا ہی کہ پہلی بدعت اسلام مین یہ نکلی کہ لوگون نے جمعہ کیلئے سویرے جانا چھوڑ دیا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص جمعہ کا وقت ٹالدیتا ہی تو فرشتے اُسے ڈھونڈا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین الٰہی اگر وہ فقر و فاقہ نے اُسے روکدیا ہی تو تو اُسے غنی کردے اور اگر بیماری نے تو شفا دے اور اگر وہ کسی کام مین رُکا ہوا ہی تو اُسے اپنی عبادت کیلئے فارغ کر اور اگر لہو و لعب مین مشغول ہے تو اُسکے دلکو اپنی عبادت کی طرف مائل کر۔ قرن اول مین یہ حال تھا کہ فجر کے بعد جمعہ کی نماز مین جانیوالون سے تمام راستے بھرے رہتے تھے اور لوگ روز عید کیطرح چراغ جلا جلا کر جامع مسجد کیطرف جایا کرتے تھے۔ اسکے بعد طریقہ موقوف

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم التحریم

(یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم) بترک المعاصی و فعل الطاعات (واھلیکم) بالنصح والتادیب وقرئ اھلوکم عطفا علی واو قوا فیکون انفسکم انفس القبیلین علی تغلب المخاطبین نارا وقودھا الناس والحجارۃ نارا تتقد بھما اتقاد غیرھا بالحطب علیھا ملائکۃ تلی امرھا وھم الزبانیۃ (غلاظ شداد) غلاظ القلوب شداد الافعال او غلاظ الخلق اقویاء علی الافعال الشدیدۃ (لا یعصون اللہ ما امرھم) فیما مضی (ویفعلون ما یؤمرون) فیما یستقبل ولا یمتنعون عن قبول الاوامر والتزامھا ویؤدون ما یؤمرون بہ (قاضی بیضاوی زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لیردن علی حوضی یوم القیمۃ اقوام ما اعرفھم الا بکثرۃ صلاتھم علی (شفاء شریف) وفی الخبر ان العبد اذا بکی من خشیۃ اللہ حتی خرج من عینیہ دموع خلق اللہ من تلک الدموع شجرۃ یقال لھا شجرۃ السعادۃ فاذا ھبت علیھا ریح الخوف والحزن خرج منھا صوت یقول واحمدہ فیرد اللہ ذلک النداء الی رسولہ علیہ السلام فی قبرہ فیبکی لامتہ فیخلق اللہ من دموع عینیہ شجرۃ یقال لھا شجرۃ الشفاعۃ فاذا ھبت علیھا ریح النبوۃ والرسالۃ یخرج منھا صوت یقول وا امتاہ فیرد اللہ ذلک الصوت علی السموات

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا الآیۃ مسلمانو۔ ترک معاصی اور فعل طاعات کے باعث اپنی جانوں کو اور نصیحت وتادیب کے سبب اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ بعض قرأۃ میں اَھْلُوْکُمْ آیا ہی اس صورت میں ضمیر قُوْا پر عطف ہے اور انفس سے دونو قبیلوں کی جانیں مراد ہیں اور مخاطبین کی تخصیص باعتبار تغلب ہے۔ اُس آگ کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جسطرح دنیوی آگ کا ایندھن لکڑیاں وغیرہ ہیں۔ اُسکے داروغہ یعنی نہایت ایسے فرشتے ہیں جو سخت گو اور سخت فعل ہیں یا بدخُلق اور سخت افعال بجالانے پر قادر ہیں۔ اُنھوں نے زمانہ ماضی میں احکام الٰہی کی نافرمانی نہیں کی۔ اور آیندہ جو حکم ملیگا اُسے کر گزرینگے۔ یا یہ معنی ہیں کہ وہ قبول حکم اور اُسکے التزام سے جان نہیں چُراتے اور جو حکم ملتا ہی اسے پورے طور پر بجالاتے ہیں (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی بہتیرے لوگ حوض کوثر پر مجھے نہ لین گے۔ میں اُنکو صرف کثرت درود کے باعث پہچانونگا۔ (شفا) حدیث میں ہی جب خوف الٰہی کے باعث کسی شخص کی آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں تو اللہ تعالی اس سے ایک درخت پیدا کرتا ہی جسکا نام شجرۂ سعادت ہی پھر اسپر خوف وحزن کی ہوا چلتی ہی تو یہ آواز پیدا ہوتی ہے واحمداللہ۔ یہ ندا حضور کے روضۂ مبارک تک پہنچتی ہے۔ آپ اپنی اُمت کے لئے روتے ہیں۔ ان آنسوؤں سے اللہ تعالی ایک اور درخت پیدا کرتا ہی جسکا نام شجرۂ شفاعت ہی۔ اسپر جب نبوت ورسالت کی ہوا چلتی ہے تو یہ آواز آتی ہے وا امتاہ۔ اللہ تعالی اس آواز کو آسمانوں تک پہنچا دیتا ہے

فتسمع الملائکۃ فیسجدون للہ ویبکون ویتضرعون ویقولون وا امۃ محمد اہ فیسمع اللہ بکاءھم وتضرعھم ویقول یا ملائکتی ما یبکیکم فیقولون ربنا انت تعلم یبکائنا وتضرعنا لامۃ محمد فیقول اللہ تعالیٰ یا ملائکتی اشہدوا انی قد غفرت لمن بکی من خشیتی من امۃ محمد (حیاۃ القلوب) قیل المراد من الناس ہم الکفار والحجارۃ الجہال الذین لا یقبلون النصیحۃ والحجارۃ جمع الحجر علی غیر القیاس والقیاس فیہ الاحجار کالاشجار جمع شجر (تفسیر النسفی) وقیل المراد من الحجارۃ ہی الاصنام التی عبدوہا من الشجر والحجر کقولہ تعالیٰ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لہا واردون وانما جعل التعذیب بہا لیتحقق عند اہل الاصنام انہا لیست بلائقۃ للعبادۃ ولیزداد تہا ومہانتہا بعد اعتقادہم عزہا وعظمتہا وادخال الاصنام فیہا لا لتعذیبہا بل لتعذیب الکفار بہا وما بہ العذاب لا یکون لہ العذاب کما قال اللہ تعالیٰ (یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم) الایۃ ادخلت الاموال فی جہنم لیعذب بہا مانع الزکوۃ والعذاب لاہل المال لا للمال من (تفسیر النسفی) حکی ان ذکریا علیہ السلام کان اذا جلس للعظۃ یلتفت یمینا وشمالا فاذا الم یر ابنہ یحیی علیہ السلام ذکر ایات العذاب

ملائکہ یہ آواز سنکر سجدہ کرتے روتے اور نہایت تضرع سے یہ کہتے ہین کہ وا امۃ محمد اہ اللہ تعالیٰ انکے گریہ وزاری کو سنکر ارشاد فرماتا ہی۔ اے فرشتو کیون روتے ہو۔ جوابدیتے ہین الٰہی تو خوب جانتا ہے کہ ہمارا یہ رونا امت محمدیہ کے لیے ہی حکم ہوتا ہے۔ تم گواہ رہو کہ امت محمدیہ مین سے جو شخص میرے خوف سے روئیگا مین اُسکے گناہ معاف کردونگا۔ (حیاۃ القلوب) بعض کا قول ہی آیت مذکورہ مین آدمیون سے کفار اور پتھرون سے وہ جہال مراد ہین جو نصیحت نہین سنتے حجارۃ خلاف قیاس حجر کی جمع ہے قیاساً احجار ہونی چاہئے چنانچہ شجر اور اشجار (تفسیر نسفی) بعض علماء کہتے ہین پتھرون سے بت مراد ہین جنکی پوجا ہوتی تھی خواہ پتھر کے ہون یا لکڑی وغیرہ کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم اور خدا کے سوا تمہارے معبود سب جہنم کا ایندھن ہین۔ تم سب داخل ہونیوالے ہو۔ بتوکو اسلئے دوزخ مین ڈالا جائیگا کہ پوجنے والے کو معلوم ہوجائے کہ بت عبادت کے قابل نہ تھے یا اسلئے کہ وہ جن بتوکی عزت وعظمت کرتے تھے اپنی آنکھون سے اُنکی ذلت دیکھ لین۔ اس سے بتون کو نہین بلکہ کافرونکو عذاب دینا مقصود ہی۔ کیونکہ جس شے سے عذاب دیا جاتا ہی وہ معذب نہین ہوا کرتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی۔ اُسدن سونے چاندی کو تپا کر زکوۃ نہ دینے والون کی پیشانیون پر داغ لگائے جائینگے مال جو جہنم مین ڈالنے سے مال کی نہین بلکہ مال والون کی تعذیب مقصود ہے (تفسیر نسفی) حکایت زکریا علیہ السلام وعظ فرماتے وقت دہنے بائین دیکھکر آیت عذاب کا بیان کیا کرتے تھے۔ اگر ادہر اُدہر حضرت یحیٰے علیہ السلام نظر نہ آئے تو عذاب کا ذکر کردیا۔

واذا راٰہ لم یذکر شیئا من ایات العذاب شفقۃ لابنہ لعدم تحملہ استماع النار فجلس یوما للعظۃ فنظر القوم ولم یر ابنہ لکثرۃ الناس وکان یحیی قد لف راسہ فی مدرعتہ فی وسط الناس فذکر زکریا علیہ السلام ایات النار وھو یبکی فقال حدثنی جبرائیل علیہ السلام ان فی جھنم جبلا یقال لہ سکران وفی اصلہ وادی یقال لہ غضبان خلق من غضب الرحمن وفی ذلک الوادی جباب عمق کل جب مسیرۃ مائتی عام وفی تلک الجباب توابیت من النار وفی تلک التوابیت سلاسل واغلال فلما سمع یحیی علیہ السلام قام مسرعا وخرج وھو ینادی اٰہ من السکران اٰہ من الغضبان فوثب زکریا علیہ السلام وامرأتہ وخرجا فی اثرہ فلم یجداہ فرأیا رعیا فقالا ھل رایت شابا کذا وکذا فقال لعلکما تطلبان یحیی قالا نعم قال ترکتہ فی عقبۃ وھو یقول لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتی اعلم منزلی فی الجنۃ ام فی النار فرأیاہ وھو ینادی فقالت امہ یا ابنی بحق ملحملتک فی بطنی کذا وارضعتک من ثدی کذا اقبل علینا وذھب معنا الی المنزل فاقبل وانطلق الی المنزل وقال لہ ابوہ ان لی الیک حاجۃ تنزع ھذہ المدرعۃ وتلبس ھذہ الجبۃ ففعل ذلک فلبثت لہ امرأۃ من عدس فاکل فاخذہ النوم فنام فلما وجد یحیی مجد داراجیر من داری جواراً

اور اگر اُن کو دیکھ لیا تو ذکر عذاب ترک فرمادیا۔ اسکا باعث یہ تھا کہ حضرت یحییٰ ذکر عذاب و نار سننے کی برداشت نہیں رکھتے تھے۔ ایکدن آپنے اثنائے وعظ مین چارون طرف دیکھا مجمع کثیر مین حضرت یحییٰ نظر نہ آئے۔ حالانکہ یحییٰ چادر مین منہ بات لپیٹے بیٹھے تھے۔ حضرت زکریا نے دوزخ کا ذکر شروع کیا۔ اور رونے لگے۔ فرمایا۔ جبرئیل نے مجکو خبر دی ہی کہ جہنم مین ایک پہاڑ ہی جسکا نام سکران ہی۔ اس کے جڑ مین غضبان نام ایک جنگل ہی جو خدا کے غضب سے پیدا ہوا ہے۔ اس جنگل مین آگ کے کنوین ہین۔ ہر کنوین کی گہرائی دو سو برس کی راہ ہی۔ ان کنوؤن مین آگ کے صندوق ہین۔ ان صندوقون مین زنجیرین اور طوق ہین۔ یحییٰ علیہ السلام اتنا سنکر جلدی سے کھڑے ہوگئے اور ہائے سکران ہائے غضبان کہتے ہوے بھاگے۔ حضرت زکریا اور اُنکی بیوی دونون یحییٰ کے پیچھے دوڑے کہین پتہ نہ لگا۔ ایک چرواہے سے پوچھا کہ تونے ایسی شکل صورت کا کوئی نوجوان آدمی دیکھا ہی۔ اُسنے کہا شاید تم یحییٰ کو پوچھتے ہو۔ کہا ہان۔ چرواہا بولا۔ وہ فلان گھاٹی مین پڑے یہ کہہ رہے ہین کہ جبتک جنت یا دوزخ مین اپنا ٹھکانا معلوم نکرلون گا دانہ پانی کچھ نہ کھاؤنگا۔ چنانچہ ماں باپ دونون گئے اور یحییٰ کو اُسی گھاٹی مین پایا۔ ماں نے کہا مین تمکو اپنے پیٹ مین رکھنے اور دودھ پلانے کا حق یاد دلا کر کہتی ہون کہ ادھر آؤ اور ہمارے ساتھ گھر چلو۔ آپ اُنکے ساتھ ہولئے۔ باپنے کہا مین تجھسے ایک کام ہی وہ یہ کہ چادر اُتار ڈالو اور یہ جُبّہ پہن لو۔ یحییٰ نے پہن لیا۔ ماں نے مسور کی دال کا شوربہ پکایا۔ حضرت یحییٰ کھاپیکر سو رہے۔ خواب مین ندا ہوئی کہ اے یحییٰ۔ تمکو ہمارے گھر سے بہتر گھر اور ہمارے ہمسایہ سے بہتر ہمسایہ ملیگا۔ آپ گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے

فقال ردوا علی مدرعتی وخذوا اجنبتکم علمت انکم تریدون ھلاکی فقال زکریا علیہ السلام دعوا ابنی یعمل لنفسہ لعلہ ینجو من النار فلما اشتدت عبادتہ اوحی اللہ تعالی الی زکریا علیہ السلام انی قد حرمت علیکم النار ثم اطمأنت قلوبھم وازدادوا فی عبادۃ اللہ کما قال اللہ تعالی فی حقھم (انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین) (ذخرۃ العابدین) وروی فی الخبر ان اللہ تعالی ارسل جبرائیل علیہ السلام الی مالک خازن جھنم بان یاخذ من النار فیاتی بھا الی آدم علیہ السلام حتی یطبخ بھا طعامہ فقال مالک یا جبرائیل کم تریدمن النار قال جبرائیل علیہ السلام قدر ثمرۃ فقال مالک لو اعطیتک ما تزید لذاب سبع السمٰوٰت وسبع الارضین من حرھا فقال جبرائیل علیہ السلام نصفھا فقال مالک لو اعطیتک ما تزید لم ینزل من السماء قطرۃ ولم ینبت من الارض نبات ثم نادی جبرائیل علیہ السلام الٰھی کم اخذ من النار قال اللہ تعالی خذ مقدار ذرۃ منھا فاخذ مقدار ذرۃ وغسلھا فی سبعین نھرا من انھار الجنۃ سبعین مرۃ ثم جاء بھا الی آدم علیہ السلام فوضعھا علی جبل شاھق من الجبال فذاب ذلک الجبل ورجعت النار الی مکانھا وبقی دخانھا فی الاجواء الی یومنا ھذا فھذہ النار من دخان تلک الذرۃ فاعتبروا یا ایھا الاخوان (دقائق الاخبار)

اور یہ کہا کہ میری چادر دیدو اور اپنا جُبہ لے لو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میری ہلاکت چاہتے ہو۔ زکریا علیہ السلام بولے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو اور اسے اپنے لئے نیک عمل کرنے دو۔ امید ہے کہ یہ فرخ سے نجات حاصل کریگا۔ پھر جب آپنے بہت سخت عبادت کی اللہ تعالی نے حضرت زکریا پر وحی بھیجدی کہ ہم نے تم سب پر آگ کو حرام کردیا ہے۔ اسوقت سب کو دلی اطمینان حاصل ہوگیا۔ اور تمام خاندان پہلے سے زیادہ عبادت کرنے لگا۔ اللہ تعالی انکی بابت ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ نیکیوں کی طرف دوڑتے اور رغبت وخوف کے باعث ہمیں پکارا کرتے۔ اور ہمارے سامنے جھکے رہتے تھے (ذخرۃ العابدین) حدیث میں ہے اللہ تعالی نے جبرئیل کو دوزخ کے داروغہ مالک کے پاس اسلئے بھیجا کہ آدم کے لئے کھانا پکانے کے واسطے آگ لے آئیں مالک نے کہا کس قدر آگ چاہیئے۔ جبرئیل نے فرمایا ایک کھجور کے ہموزن۔ مالک نے کہا اگر اسقدر دیدوں تو مارے گرمی کے ساتوں آسمان اور زمینیں پگھل کر بہجائیں۔ حضرت جبرئیل بولے اچھا اس سے آدھی۔ مالک نے جواب دیا۔ آدھی دیدوں تو نہ آسمان سے کبھی بوند برسے اور نہ زمین سے کسی قسم کی روئیدگی پیدا ہو۔ جبرئیل نے ندا کی کہ اتنی کتنی آگ لے لوں۔ حکم ہوا ایک ذرہ کی برابر۔ چنانچہ جبرئیل نے ذرہ بھر آگ لیکر بہشت کی ستر نہروں میں اُسے ستر مرتبہ دھویا۔ پھر آدم کے پاس لائے اور ایک اونچے پہاڑ پر رکھدیا۔ پہاڑ فوراً پگھل گیا۔ اور آگ اپنی جگہ چلی گئی۔ مگر اُس کا دھواں پتھروں میں آجتک موجود ہے۔ اور یہ آگ اُس ذرہ کے دھوئیں سے پیدا ہوئی ہے۔ بھائیو عبرت کا مقام ہے (دقائق الاخبار)

قال النبی علیہ السلام ان اھون اھل النار عذابا ان یعذب الرجل لہ نعلان من النار یغلی منھما دماغہ کانہ مرجل علی جمر یشتعل منہ لھب النار ویخرج حشاء بطنہ من قدمیہ وانہ لیری من اشد اھل النار عذابا وھو من اھون اھل النار (دقائق الاخبار) حکی عن منصور بن عمار انہ قال کنت اطوف فی سکۃ من سکک الکوفۃ فی لیلۃ مظلمۃ فسمعت صوتا فی منزل من منازلھا یقول الھی بعزتک وجلالک لا تنظر الی معصیتی واغفر ذنبی واقبل عذری فان لم تقبل عذری فکیف یکون حالی فلما سمعت ھذا قرأت ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم الآیۃ فسمعت صوتا وحرکۃ شدیدۃ ثم سکنت الحرکۃ فلم اسمع بعدھا اثر الحیاۃ فمضیت فلما اصبحت رجعت من الطریق الذی جئت منہ فرأیت القوم فی ذلک المکان یبکون وعجوز تبکی وھی ام المیت تقول لا یجازی اللہ قاتل ابنی خیرا وھو من تلا ھذہ الآیۃ العذاب وھو قائم یصلی فی المحراب فلما سمعھا لم یحتمل قلبہ حتی صاح وخر میتا فلما سمعت ھذا وکنت مغتما لرایتہ تلک اللیلۃ فی المقام العالی فقلت لہ ما فعل اللہ بک قال فعل بی ما فعل بشھداء احد وبدر قلت فکیف ھذا قال لانھم قتلوا بسیف الکفار وانا قتلت بسیف الملک الغفار (مشکوۃ الانوار)

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دوزخ مین سب سے ہلکا عذاب یہ ہی کہ آدمی کے پانو مین آگ کی جوتیان پہنادی جاوینگی۔ لیکن اسسے بھیجا کھد کھد پکنے لگیگا۔ گویا وہ تانبے کا انگارون پر پہنایا گیا ہی اور اُس شخص کی استران وغیرہ قدمون کے رستے نکل پڑینگی اور وہ اِس ہلکے عذاب کو اپنے لیے نہایت سخت خیال کریگا (دقائق الاخبار) حکایت منصور بن عمار کہتے ہین کہ مین اندھیری رات مین کوفہ کی ایک گلی کا چکر لگا رہا تھا کہ ایک گھر سے یہ آواز آئی۔ کہ الہی تجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میرے گناہونکو نہ دیکھ اور خطاؤنکو معاف کرنے پر توجہ کر۔ اگر قبول نکریگا تو میرا کیا حال ہوگا یہ سنکر مذکورہ بالا آیت یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم الآیۃ پڑھدی۔ اسکے بعد مین نے ایک آواز اور سخت حرکت محسوس کی۔ یہ حرکت تھوڑی دیر مین جاتی رہی مجھے خیال ہوا کہ شاید گھر والا مرگیا۔ چونکہ رات کا وقت تھا مین اپنے گھر کیطرف چلدیا علی الصباح اُسی گلی مین آکر کیا دیکھتا ہون کہ اُس مکان مین بہت لوگ بیٹھے رو رہے ہین اور ایک بڑھیا (جو) رو رو کر یہ کہتی جاتی ہی کہ خدا اُسکا برا کرے جسنے آیت عذاب سنا کر میرے بیٹے کو مار ڈالا۔ وہ تو محراب مین کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ اِس آیت کو سُنکر تحمل نکرسکا چیخ مار کر گر پڑا۔ اور گرتے ہی جان دیدی۔ مجھے یہ سُنکر نہایت غم ہوا۔ رات کو خواب مین دیکھتا ہون کہ وہ شخص ایک بلند مقام مین ہی مینے پوچھا کہو اللہ تعالی نے کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا وہ معاملہ کیا جو شہدائے اُحد اور بدر کے ساتھ کیا تھا۔ مین نے پوچھا اِس کا کیا سبب۔ کہا وہ کفار کی تلوار سے قتل ہوئے تھے مین غفار کی تلوار سے مارا گیا ہون۔ (مشکوۃ الانوار)

وروی عن عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ان فی النار حیات وعقارب مثل اعناق الابل فتلسع احدکم لسعۃ یجد حرارتھا اربعین خریفا (دقائق الاخبار) حکی ان شیخا کان یمشی علی شط نھر فرای صبیا یتوضأ وھو یبکی فقال الشیخ یاصبی مایبکیک فقال الصبی قرأت القرآن حتی جاءت ھذہ الآیۃ یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم الآیۃ فخفت ان یلقینی اللہ فی النار قال الشیخ یاصبی انت معصوم فلا تخف انک لا تستحق النار فقال الصبی یاشیخ انت عاقل الاتری ان الناس اذا اوقدوا نارا لحاجتھم وضعوا الاصغار الحطب ثم وضعوا الکبیر فبکی الشیخ بکاء شدیدا وقال ان الصبی اخوف منا من النار فکیف یکون حالنا فاعتبروا یا اولی الالباب لم لا تبکی علی نفسک للھونۃ بالنار والموت راکب علی عنقک والقبر منزلک والقیمۃ موقفک والخصماء اقویاء والقاضی الجبار والمنادی جبرائیل والسجن جھنم والسجان الزبانیۃ وانت لا تصبر علی حر الشمس فکیف تصبر علی حر النار ولا تصبر علی لدغ البراغیث فکیف تصبر علی لسع الحیات والعقارب (جامع الجوامع) روی انہ علیہ السلام قال سمعت لیلۃ المعراج دویا فقلت لجبرائیل یاجبرائیل ماھذا الدوی قال حجر القی فی السعیر منذ سبعین خریفا والآن انتھی الی قعرھا

عبداللہ بن جابر پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ میں اونٹ کی گردن کے برابر سانپ بچھو موجود ہیں۔ ان کے صرف ایکبار ڈسنے کی جلن چالیس برس تک ہیگی (دقائق الاخبار) حکایت ایک شیخ نہر کے کنارے چلے جا رہے تھے کسی لڑکے کو دیکھا کہ وضو کرتے ہیں رو رہا ہے اس کا سبب پوچھا لڑکے نے کہا کہ قرآن پڑھتے وقت جب یہ آیت آئی یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالی کہیں مجھے دوزخ میں نہ ڈالدے۔ شیخ بولے کہ صاحبزادے تو ابھی معصوم ہے اسکا خوف نکر تجھے دوزخ سے کیا سروکار۔ لڑکے نے جواب دیا کہ اے شیخ تم تو بڑے عقلمند ہو کیا یہ نہیں جانتے کہ آگ سلگاتے وقت پہلے چھوٹی چھوٹی چھٹپیاں ڈالا کرتے ہیں شیخ یہ سنکر بہت روئے اور یہ کہا کہ لڑکا ہمسے زیادہ دوزخ کا خوف رکھتا ہے۔ اب یہ کہئے کہ ہمارا کیا حال ہوگا عقلمند وسخت عبرت کا مقام ہے۔ اے شخص تو اپنی حالت پر کیوں نہیں روتا حالانکہ تیرا نفس دوزخ کا اسیر۔ موت تیری گردن پر سوار۔ قبر تیرا گھر۔ قیامت تیرا موقف۔ مدعی زبردست۔ قاضی خدا۔ جبرائیل منادی۔ جہنم قید خانہ دوزخ۔ داروغہ زبانیہ۔ تجھے سورج کی ذرا سی گرمی نہیں جھیلی جاتی دوزخ کی آگ کیونکر جھیلی جائے گی۔ تو پسو کھٹمل کاٹنے کی برداشت نہیں کر سکتا۔ سانپ بچھوؤں کے ڈسنے کو کیونکر سہاریگا (جامع الجوامع) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں نے معراج کی رات ایک آواز سنی اور جبرئیل سے اُسکی بابت سوال کیا۔ فرمایا ستر برس ہوئے جہنم میں ایک پتھر ڈالا گیا تھا آج تہ میں پہنچا ہے

کما قال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کنا مع رسول اللہ علیہ السلام فسمعنا صوتا مع الھیبۃ والشدۃ قال رسول اللہ علیہ السلام اتدرون ما ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال حجر ارسل فی جھنم منذ سبعین عاما والآن انتھی الی قعرھا (زبدۃ الواعظین) وحکی ان عابدا عبد اللہ تعالیٰ مدۃ ثم یوما من الایام توضأ وصلی رکعتین ورفع راسہ ویدہ فقال الٰھی تقبل منی فنادی منادٍ من قبل الرحمن لا تنطق یا ملعون فان طاعتک مردودۃ فقال العابد لم ذلک یارب قال المنادی ان امرأتک فعلت فعلا مخالفا لامری وانت اعرض عنھا فجاء العابد وسأل عن حالھا فقالت ذھبت الی مجلس الفسق وسمعت اللعب وترکت الصلوٰۃ فقال العابد انت طالق منی فانی لا اقبلک ابدا فطلق امرأتہ وتوضأ وصلی رکعتین ثم رفع راسہ ویدہ وقال اللھم تقبل منی فنودی الآن قد قبلت طاعتک (عیون) روی عن علی کرم اللہ وجھہ انہ قال قال علیہ السلام تعوذوا باللہ من جب الحزن قیل یارسول اللہ وما جب الحزن قال وادٍ فی جھنم تتعوذ جھنم منہ کل یوم سبعین مرۃ اعدہ اللہ تعالیٰ للقراء المرائین (زبدۃ الواعظین) قال منصور بن عمار بلغنی ان لمالک خازن النار ابا یدعی اھل النار مع کل رجل یدٍ تقیمہ وتقعدہ وتغل بسلسلۃ فاذا نظر الی النار اکل بعضھا بعضا من خوف مالک

ابوہریرہ فرماتے ہین ایکبار ہم پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ تھے ناگاہ ایک نہایت سخت آواز سنائی دی حضور نے فرمایا۔ تمہین اس آواز کا سبب معلوم ہی۔ ہمنے عرض کیا کہ خدا اور اُسکا رسول ہی خوب جانتا ہی۔ ارشاد ہوا کہ ستر برس ہوئے جہنم کیطرف ایک پتھر لڑھکایا گیا تھا آج اُسکی تہ مین پہنچا ہے (زبدۃ الواعظین) حکایت ایک عابد نے جو مدتون سے عبادت کر رہا تھا ایکدن وضو کیا اور دو رکعتین پڑھین پھر سر اور ہات اُٹھا کر یہ دعا مانگی کہ الٰہی میری عبادت قبول کر غیب سے ندا آئی اے ملعون خاموش تیری طاعت نامقبول ہی۔ عابد نے کہا۔ اسکا کیا سبب۔ جواب ملا کہ تیری گھر والی نے فلان کام ہماری مرضی کے خلاف کیا۔ اور تو اُس سے رضامند رہا عابد نے گھر آکر عورت سے پوچھا۔ کہنے لگی کہ ایکدن تا مشروع محفل مین جاکر مین نے لہو ولعب کی باتین سُنی تھین اور اس مشغلہ مین میری نماز جاتی رہی تھی۔ عابد نے کہا جا۔ مین نے طلاق دی۔ مین تجکو کبھی قبول نکرونگا چنانچہ طلاق کے بعد اُسنے پھر وضو کرکے دو رکعتین پڑھین اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ الٰہی میری عبادت قبول کر ندا آئی کہ اب قبول کیگئی (عیون) حضرت علی پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جُبّ الحزن سے خدا کی پناہ مانگو۔ لوگون نے عرض کیا حضور جب الحزن کیا چیز ہی۔ فرمایا دوزخ مین ایک وادی ہی جس سے خود دوزخ ستر بار روز پناہ مانگتی ہی یہ ریاکار علماء کے واسطے تیار ہی (زبدۃ الواعظین) منصور بن عمار کہتے ہین کہ مالک دوزخ کو حسب تعداد دل جہنم ہات دئے گئے ہین۔ یہ ایک ایک شخص کو ایک ایک ہاتھ سے اُٹھائے بٹھائین اور طوق وغیرہ پہنائینگے اور جب دوزخ کی طرف نگاہ کرینگے تو انکے خوف سے آگ کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا جائے گا۔

وحروف البسملۃ تسعۃ عشر وعدد الزبانیۃ کذلک سموا بذلک لانہم یدفعون بارجلہم کما یدفعوز بایدیہم فیاخذ الواحد منہم عشرۃ الاف من الکفار بیدہ واحدۃ وعشرۃ الاف باحدی رجلیہ وعشرۃ الاف بیدہ الاخری ویاخذ بالرجل الاخری کذلک فیعذب اربعین الف کافر بمرۃ واحدۃ بما فیہ من قوۃ وشدۃ احدہم مالک خازن النار وثمانیۃ عشر مثلہم ورؤساء الملائکۃ تحت کل ملک منہم من الخزنۃ مالا یحصی عددہم الا اللہ اعینہم کالبرق الخاطف واسنانہم کیباض قرن البقر وشفاہہم غس اقدامہم یجرہ لہب النار من افواہہم ما بین کتفی کل واحد منہم مسیرۃ سنۃ واحدۃ لم یخلق اللہ فی قلوبہم من الرحمۃ والرافۃ مقدار ذرۃ یبقی احدہم فی بحار النار مقدار اربعین سنۃ فلا تضرہ النار لان النور اشد من حر النار ویعوذ باللہ من النار فیقول مالک للزبانیۃ القوہم فی النار فاذا القوہم فی النار نادوا بأجمعہم لا الہ الا اللہ فترجع عنہم النار فیقول مالک یا نار خذیہم فتقول النار کیف اخذہم وہم یقولون لا الہ الا اللہ فیقول مالک نعم بذلک امرنی رب العرش العظیم فتاخذہم فمنہم من یوخذ الی قدمیہ ومنہم من یوخذ الی رکبتیہ ومنہم من یوخذ الی سرتہ ومنہم من یوخذ الی حلقہ فاذا ہوت النار الی الوجوہ یقول مالک لا تحرقی وجوہہم فطالما سجدوا للرحمن ولا تحرقی قلوبہم فطالما عطشوا من شدۃ رمضان (دقائق الاخبار)

بسم اللہ کے اُنیس حرف ہین اور علی ہذا القیاس زبانیہ اُنیس۱۹ فرشتے۔ جو دوزخ کے موکل ہین۔ انکو زبانیہ اسلئے کہا گیا کہ پاؤن سے ہاتونکا کام لے سکتے ہین۔ ایک ایک فرشتہ دس ہزار کافرون کو ایک بار مین دس ہزار کو دوسرے ہاتہ مین۔ علی ہذا القیاس دس ہزار کو ایک پاؤن مین دس ہزار کو دوسرے پاؤن مین لے کر آن واحد مین چالیس ہزار کافرونکو داخل عذاب کرسکتا ہی انمین ایک کا نام مالک ہی یعنی خازن نار ہی اسکے سوا اٹھارہ اور ہین۔ یہ فرشتون کے سردار ہین۔ ایک ایک کے ماتحت اور بیشمار فرشتے ہین جنکی تعداد خدا کے سوا کوئی نہین جانتا انکی آنکھین گویا چمکتی بجلی دانت بیل کے سینگ کیطرح سفید۔ ہونٹ تا بقدم سینہ سے آگ کی لپٹ نمودار۔ دونو نوٹہ ہونمین ایک سال کی مسافت کا فاصلہ۔ اللہ تعالی نے انکے دلونمین ایک ذرہ برابر بھی رحم نہین پیدا کیا آگ کے دریا مین چالیس سال کا ایک غوطہ لگائین تو ذرا تکلیف نہو کیونکہ نورمین نار سے زیادہ حرارت ہی (نعوذ باللہ من النار) محشر کے دن مالک زبانیہ کو حکم دیگا کہ گنہگارونکو دوزخ مین ڈالدو۔ چنانچہ ڈالدیے جائینگے اسوقت تمام گنہگار لا الہ الا اللہ کہہ اُٹھینگے آگ پرے سرک جائیگی۔ مالک کہیگا اے آگ انکو پکڑ۔ جواب دیگی کہ یہ تو لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہین۔ کیونکر حملہ کرون مالک کہیگا خدا کا یہی حکم ہی چنانچہ آگ سب کو پکڑیگی۔ لیکن بعض کو قدمون تک بعض کو گھٹنون تک بعض کو ناف تک۔ بعض کو گلے تک۔ پھر جب منہ کا ارادہ کریگی تو مالک کہے گا کہ انکے چہرے اور دل جلادینے کا حکم نہین ہے۔ کیونکہ انہون نے چہرے زمین پر رکھکر خدا کے لئے سجدے کئے ہین۔ اور ان کے دلون نے شدت کے رمضان مین پیاس کی تکلیف اُٹھائی ہی (دقائق الاخبار)

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ التحریم

(یا ایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا) بالغتی النصح وھو صفۃ التائب فانہ ینصح نفسہ بالتوبۃ وصفت بہ علی الاسناد المجازی مبالغۃ او فی النصاحۃ وھی الخیاطۃ کانھا تنصح ماخرق الذنب (عسی ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا الانھار) ذکر بصیغۃ الاجماع جریا علی عادۃ الملوک واشعارا بانہ تفضل والتوبۃ غیر موجبۃ وان العبد ینبغی ان یکون بین الخوف والرجاء ویوم لا یخزی اللہ النبی (ظرف لیدخلکم والذین اٰمنوا معہ) عطف علی النبی احماد الھم وتعریضا لمن اٰذاھم وقیل مبتدأ خبرہ (نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم) ای علی الصراط یقولون اذا طفی نور المنافقین (ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر) وقیل تتفاوت انوارھم بحسب اعمالھم فیسالون اتمامہ تفضلا (قاضی) عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علی یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء یوم القیمۃ ومعہ نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلھم لوسعھم (زبدۃ الواعظین)

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریم

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔ مسلمانو۔ خدا کیطرف جھک کر خالص دل سے توبہ کرو۔ یہان نصوح جو فی الواقع تائب کی صفت ہی بطور مجاز توبہ کی صفت کردیگئی ہی۔ یا نصوح نصاحت بمعنی خیاطت سے لیا گیا ہی۔ چونکہ توبہ گناہ کے رخنے اور ٹوٹے پھٹے کو سی دیتی ہی اسلئے اُسے نصوح کہا گیا قریب ہے کہ تمھارا پروردگار تمسے تمھارے گناہ دور کردے اور تمکو ایسے جنتونمین پہنچدے جنکے نیچے نہرین بڑی بڑی ہین۔ جمع کے صیغے حسب عادت شاہانہ وارد ہوئے ہین اور اس بات کی تنبیہ کیلئے لائے گئے ہین کہ گناہکو دور کرکے جنتونمین داخل کردینا صرف انعام الٰہی ہی۔ توبہ اسکے لئے موجب نہین ہوسکتی۔ اور اِدھر بھی اشارہ ہی کہ بندہ کو خوف ورجا کے مابین رہنا چاہئے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ الآیۃ اُسدن اللہ تعالی نبی اور ایمان والونکو رسوا نکریگا یوم۔ لفظ یدخلکم کا ظرف ہے اور والذین اٰمنوا۔ نبی پر معطوف۔ اِس سے نبی اور مومنین کی عزت اور اُنکے مخالفون پر تعریض مقصود ہی۔ بعض نے اِس آیت کو مبتدا اور آیندہ آیت کو اسکی خبر کہا ہی نُوْرُھُمْ یَسْعٰی الآیۃ اُنکا نور اُنکے آگے اور دہنی طرف دوڑتا ہوگا۔ یعنی پلصراط پر اُنکا نور اُنکے ہمراہ رہیگا۔ اور جب منافقونکا نور جاتا رہیگا تو مومن یہ کہینگے رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا الآیۃ الٰہی ہمین کامل نور عطا کر۔ اور ہماری مغفرت فرما دے۔ تو ہر شے پہ قادر ہی۔ بعض کا قول ہی کہ اُسدن حسب تفاوت اعمال مومنونکا نور کم وبیش ہوگا اسلئے کمی والے اُسکے فضل سے اتمام نور کی دعا کرینگے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جس نے جمعہ کے دن مجھپر سو مرتبہ درود بھیجا وہ قیامت کے دن اسقدر نور لیکر آئیگا کہ اگر ساری مخلوق مین تقسیم کردیا جائے تو سب کو کافی ہو (زبدۃ الواعظین)

وعن النبی علیہ السلام انہ قال التوبۃ علی الذنب کالصابون علی الثوب قیل تمام التوبۃ یحصل بثمانیۃ اشیاء الندم علی ما سلف من الذنب وقضاء الفرائض ورد المظالم واستحلال الخصوم وان تعزم علی ان لا تعود وان تربی نفسک فی طاعۃ اللہ کما ربیتہا فی المعصیۃ وازدیقہا مرارۃ الطاعات کما اذقتہا حلاوۃ المعاصی واصلاح المأکول والمشروب (موعظۃ) روی عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ والمستغفر من ذنبہ وہو مقیم علیہ کالمستہزی بربہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال علیہ السلام من تاب ولم یتعلم العلم فلیس بتائب ومن تاب ولم یتعلم العلم فلیس بتائب ومن تاب ولم یزہد فی العبادۃ فلیس بتائب ومن تاب ولم یرد الخصماء فلیس بتائب ومن تاب ولم یغیر لباسہ وزینتہ فلیس بتائب ومن تاب ولم یبدل اصحابہ فلیس بتائب ومن تاب ولم یغیر خلقہ فلیس بتائب ومن تاب ولم یطو فراشہ وبساطہ فلیس بتائب ومن تاب ولم یتصدق ای ولم یتصدق بفضل مالہ فی یدہ فلیس بتائب فاذا استبان من العبد ہذہ الخصال فہو تائب حقا وعن النبی علیہ السلام انہ قال اذا قال العبد انی خائف من النار ولم یکف عن الذنوب فہو کذاب عند اللہ غیر تائب واذا قال العبد انی اشتاق الی الجنۃ ولم یعمل لہا فہو کذاب غیر تائب واذا قال العبد انی احب النبی علیہ السلام من غیر اتباع السنۃ فہو کذاب غیر تائب واذا قال العبد انی اشتاق الی معانقۃ الحور ولم یقدم لہا مہرا فہو کذاب غیر تائب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین گناہ کے لئے توبہ ایسی ہی جیسا کپڑے کے لئے صابن۔ بعض علما کا قول ہی کہ توبہ کا کمال آٹھ چیزون سے حاصل ہوتا ہی (۱) گزشتہ گناہون پر ندامت (۲) ادائے فرائض (۳) رد حقوق (۴) مدعیون سے اُنکے حقوق کی معافی (۵) ترک عزم گناہ (۶) طاعت الٰہی مین نفس کی تربیت (۷) نفس کو طاعت کی تلخی کا اسیطرح عادی کرنا جسطرح گناہون کے مزے کا عادی کیا تھا (۸) اصلاح اکل وشرب (موعظۃ) عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا کیا تمہین تائب کی حقیقت معلوم ہی ہمنے کہا خدا اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہی۔ فرمایا جس نے توبہ کی اور علم نہ پڑھا وہ تائب نہین جسنے توبہ کی اور زیادہ عبادت نکرسکا وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور جھگڑون سے الگ نہوا وہ تائب نہین جسنے توبہ کی اور اپنے لباس و دنیوی زینت کو نچھوڑا وہ تائب نہین جسنے توبہ کی اور اپنے دوست نہ بدلے وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور اخلاق درست نہ کئے وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور اپنا بستر معصیت نہ لپیٹا وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور حاجت سے زائد مال کو خیرات نکیا وہ تائب نہین۔ بندہ سے جب یہ افعال ظاہر ہوتے تبھین تو اُس کو سچا تائب سمجھنا چاہئے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص دوزخ سے ڈرے اور گناہ نچھوڑے وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہی تائب نہین ہوسکتا۔ اور جو یہ کہے کہ مین جنت کا مشتاق ہون مگر اُسکے لائق عمل نکرے وہ جھوٹا ہی تائب نہین۔ اور جو یہ کہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہون مگر آپکا اتباع نکرے وہ جھوٹا ہی تائب نہین اور جو یہ کہی کہ مین حوروں سے نکاح کرنا چاہتا ہون مگر اُنکے مہر کا فکر نکرے وہ جھوٹا ہی تائب نہین

فان التائب حبیب اللہ وحبیب رسول اللہ کما قال اللہ تعالی ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین (زبدۃ الواعظین) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال التوبۃ النصوح لندم علی ما مضی والاقلاع فی الحال عنہ والعزم ان لا یعود ابدا وقال اللہ تعالی (انما التوبۃ) ای الرجوع عن المناھی علی اللہ، علی لیس للایجاب کما قال المعتزلۃ لانہ لا وجوب علی اللہ فی شئ بل بمعنی عند للذین یعملون السوٓء ای المعصیۃ بجھالۃ ثم یتوبون من قریب ای بزمان قریب قبل حضور سکرات الموت (فاولئک یتوب اللہ علیھم) ای یقبل توبتھم ولذا قال علیہ السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (وکان اللہ علیما حکیما) عالما باھل التوبۃ حاکما بقبولھا وقال علیہ السلام ان اللہ یقبل التوبۃ من العبد مالم یغرغر قبل توبتہ (مصابیح) والغرغرۃ تردد الروح فی الحلق فقرب الموت لا یمنع قبول التوبۃ مالم یعاین احوال الاخرۃ وفیھا لا تقبل توبۃ المسوفین والمنافقین کما لا یقبل ایمان الکافرین حال الباس کایمان فرعون کما قال اللہ تعالی (ولیست التوبۃ) ای لا یقبل اللہ التوبۃ للذین یعملون السیئات ای الذنوب غیر الشرک مصرین علیھا (حتی اذا حضر احدھم الموت)

تائب خدا اور اسکے رسول کا دوست ہوا کرتا ہی۔ چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے کہ خدا توبہ کرنیوالون اور پاک لوگون کو دوست رکھتا ہی (زبدۃ الواعظین) ابن عباسؓ فرماتے ہین گزشتہ گناہونپر ندامت بالفعل گناہون سے اجتناب۔ اور آئندہ عدم ارتکاب کے عزم کو توبۃ النصوح کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنی اللہ کے نزدیک گناہون سے پھرآنا اُن لوگون کے لئے مناسب ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھے ہین (لفظ علی وجوب کے لئے نہین جیسا کہ معتزلہ نے خیال کیا ہے بلکہ عند کے معنون مین مستعمل ہوا ہی) پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہین یعنی سکرات موت سے پہلے تائب ہو جاتے ہین۔ خدا ایسون کی توبہ قبول کر لیتا ہے (اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تائب ایسا ہو جاتا ہی گویا اُسنے کوئی گناہ ہی نہین کیا۔) اللہ تعالی توبہ کرنے والون سے واقف اور قبولیت توبہ پر حاکم ہے رسول خدا کا قول ہی کہ گلے مین گھنگرو بولنے سے پہلے اللہ تعالی توبہ قبول کر لیتا ہے (مصابیح) مطلب یہ ہی کہ جبتک احوال آخرت نظر نہ آئین قرب موت قبول توبہ سے مانع نہین ہوتا۔ البتہ توبہ کے بارہ مین آجکل کرنے والون اور منافقونکی توبہ قبول نہین اسی طرح نزع کے وقت کافرون کا ایمان لانا غیر مقبول ہے جیسا کہ فرعون کا ایمان غیر مقبول رہا۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ الآیۃ یعنی خدا اُن کی توبہ قبول نہین کرتا جو شرک کے سوا اور گناہون پر اڑے رہتے ہین اور جب موت کا وقت آجاتا ہے۔

ای وقع فی سکرات الموت سوی علامات الموت فان التوبۃ تقبل بالعلامات لان فیہا لایعاین احوال الاٰخرۃ (قال انی تبت الان من ذنوبی یعنی لا تقبل التوبۃ ثمہ لانہ حالۃ الیاس دون الاختیار (ولا الذین) ای لا یقبل ایمان الذین (یموتون وھم کفار) کما لا یقبل ایمانہم بعد البعث او فی القبر (اولئک اعتدنا لھم عذابا الیما) قال صاحب الکشاف سوّت ھذہ الاٰیۃ بین الذین سوفوا توبتہم الی ان حضر الموت وبین الذین ماتوا علی الکفر فی انہم لا توبۃ لھم قال علیہ السلام ھلاک المسوفون والمسوف ھو الذی یقول سوف اتوب وکذا قال اللہ تعالیٰ ربل یرید الانسان لیفجر امامہ) یعنی ذنوبہ ویؤخر توبتہ قال علیہ السلام اذا تاب المؤمن کتب اللہ تعالیٰ لہ بکل یوم مرعلیہ فی فسحۃ عبادۃ سنۃ واعطاہ ثواب شہید ویتوج یوم القیٰمۃ بالف تاج وفضل فی قبرہ باب الی الجنۃ ویقوم یوم القیٰمۃ ملک عن یمینہ وملک عن شمالہ وملک من بین یدیہ وملک من خلفہ یبشرونہ بالجنۃ قال علیہ السلام اذا مات شاب تائب یرفع اللہ العذاب عن مقابر المسلمین اربعین عاما لکرامتہ علی اللہ خالصۃ (حکی) انہ دخل عمر بن الخطاب علی النبی علیہ السلام وھو یبکی فقال لہ مایبکیک یا عم فقال یارسول اللہ ان فی الباب شابا قد احرق فؤادی بکاؤہ فقال علیہ السلام ادخلہ علی

یعنی علامات موت کے بعد سکرات موت جاری ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلئے کہا گیا کہ علامات موت کے وقت توبہ قبول ہو جاتی ہے کیونکہ اسوقت احوال آخرۃ نظر نہیں آیا کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ اب ہم نے توبہ کی کیونکہ یہ حالت یاس ہے جو مرتبہ اختیار سے گزر گئی ہے اور نہ انکی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں یعنی کافر ونکی توبہ قبر یا حشر میں قبول نہ ہوگی ہمنے ایسوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس آیت نے اُن لوگوں کو جو حالت نزع تک توبہ کو مؤخر کرتے ہیں اور انکو جو کافر ہو کر مرتے ہیں عدم قبولیت توبہ کے حکم میں برابر کر دیا ہے۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ یعنی توبہ میں تاخیر کرنیوالے ہلاک ہو گئے۔ مُسَوِّف اسے کہتے ہیں جو ہر روز یہ کہتا ہے کہ آج توبہ کرتا ہوں۔ کل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ یعنی انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے گناہ کرے۔ اور توبہ نہ کرے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جب مومن توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے گزشتہ گناہوں کے بدلے ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور شہید کا اجر دیتا ہے۔ قیامت کے دن اُسکو ایک ہزار تاج عنایت ہونگے قبر میں جنت کی طرف سے کھڑکی کھل جائیگی۔ محشر میں ایک فرشتہ اُسکے داہنے طرف ہوگا ایک بائیں طرف۔ ایک آگے۔ ایک پیچھے۔ یہ چاروں جنت کی بشارت دینگے۔ حضور فرماتے ہیں جب کوئی نوجوان تائب ہو کر مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی خالص بزرگی کے باعث مسلمانوں کی قبروں سے چالیس برس تک عذاب اُٹھا دیتا ہے حکایت حضرت عمرؓ ایک بار رسول خدا کی خدمت میں روتے ہوئے تشریف لائے۔ فرمایا کیوں روتے ہو۔ عرض کیا۔ حضور دروازہ پر ایک نوجوان آدمی کے گریہ نے میرے دل کو دکھا دیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اُسے بلا لو۔

فادخله عمر وهو يبكي فسأله النبي عليه السلام عن بكائه فقال يا رسول الله بكاني ذنوب كثيرة وخفت من جبار غضبان علي فقال عليه السلام اشركت بالله شيئا قال لا قال عليه السلام اقتلت نفسا بغير حق قال لا قال عليه السلام ان الله يغفر ذنوبك ولو كانت ملء السبع والارضين السبع فقال يا رسول الله ذنبي اعظم من السموت السبع والجبال الرواسي قال عليه السلام اذنبك اعظم ام الكرسي قال ذنبي اعظم قال عليه السلام اذنبك اعظم ام العرش قال ذنبي اعظم قال عليه السلام اذنبك اعظم ام الله يعني غفران الله ورحمته قال بل الله اعظم واجل قال عليه السلام اخبرني عن ذنبك قال استحيي منك يا رسول الله قال عليه السلام لا تستحيي مني اخبرني عن ذنبك قال يا رسول الله اني كنت رجلا نباشا منذ سبع سنين حتى ماتت بنت من بنات الانصار فنبشت قبرها واخرجتها من كفنها وغلبني الشيطان فرجعت اليها وجامعتها فقالت لي البنت اما تستحيي من ديوان الله يوم يضع كرسيه للقضاء ويأخذ حق المظلوم من الظالم وقد تركتني عريانة في عسكر الموتى واوقفتني جنبا بين يدي الله فوثب رسول الله اي قام بسرعة فقال له يا فاسق اخرج عني ما جزاؤك الا النار فخرج الشاب باكيا تائبا نحو الصحراء لم يأكل شيئا ولم يشرب ولم ينم سبعة ايام

حضرت عمرؓ اُسے روتے دیکھکے پیغمبر علیہ السلام نے رونے کا سبب پوچھا۔ عرض کیا کہ حضور مجھے گناہوں کی کثرت نے رلا رکھا ہے۔ غضبناک جبار سے ڈرتا ہوں پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تو نے کبھی شرک کیا ہے۔ جواب دیا نہیں پھر فرمایا تو نے کسیکو ناحق قتل کیا ہے۔ عرض کیا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے گناہوں سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں لبریز ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ بخشدیگا۔ اُسنے عرض کیا حضور میرے گناہ تو ساتوں آسمانوں اور مجھ سے بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ بڑے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ کرسی بڑی ہے یا تیرے گناہ۔ اُسنے کہا میرے گناہ پھر ارشاد ہوا۔ عرش بڑا ہے یا تیرے گناہ۔ عرض کیا میرے گناہ۔ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یعنی اُسکی رحمت و مغفرت بڑی ہے یا تیرے گناہ۔ اُسنے کہا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا اور اُسکی مغفرت نہایت وسیع ہے۔ رسول خدا نے فرمایا اپنے گناہوں کی تفصیل تو بیان کر عرض کیا مجھے حضور کے سامنے کہتے شرم آتی ہے۔ فرمایا شرم کر بے تکلف بیان کردے۔ اُسنے عرض کیا کہ میں آج سے سات برس پہلے کفن چور تھا۔ اتفاقاً انصار میں سے کسیکی لڑکی مری میں نے قبر اُدھیڑ کر لڑکی کو نکال لیا۔ اسوقت شیطان مجھپر غالب آیا اور میں نے اُس میت سے جماع کیا۔ لڑکی مجھسے بول اُٹھی اور یہ کہا۔ اے شخص تو عدالت خداوندی سے نہیں شرماتا۔ قیامت کے دن انصاف کرنیکے لئے اُسکی کرسی بچھائی جائے گی اور وہ خود ظالموں سے مظلوموں کی داد لیگا تو نے مردوں کی جماعت میں مجھے ننگا کر کے چھوڑ دیا۔ او بجالت ناپاکی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے پر مجبور کیا پیغمبر علیہ السلام یہ سُنکر فی الفور کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ اے فاسق میرے پاس سے دور ہو تیری سزا صرف دوزخ ہے یہ شخص روتا اور توبہ کرتا ہوا جنگل کی طرف چلا گیا۔ سات روز تک کھانا پینا سونا سب موقوف رکھا۔

حتی ذھبت طاقتہ وسقط فی موضع ووضع وجھہ علی التراب ساجدا یقول الٰھی انا عبدک المذنب المخطئ جئت الی باب رسولک لیشفع لی عندک فلما سمع عظیم خطیئتی طردنی عن بابہ واخرجنی من عندہ فجئتک الیوم الی بابک لتکون شفیعا لی عند حبیبک فانک رحمن الی عبیدک ولم یبق رجائی الا بک والا فأرسل نارا من عندک واحرقنی بھا فی دنیاک قبل ان تحرقنی فی آخرتک فرجاء جبرائیل الی النبی علیہ السلام فقال یارسول اللہ ان اللہ یقرئک السلام فقال علیہ السلام ھو السلام ومنہ السلام والیہ یرجع السلام قال جبرائیل علیہ السلام یقول اللہ تعالیٰ لک أانت خلقت عبیدک فقال علیہ السلام بل ھو خلقنی وخلقھم فقال جبرائیل علیہ السلام یقول اللہ تعالیٰ أانت ترزقھم قال علیہ السلام بل ھو الذی یرزقھم ویرزقنی وقال جبرائیل علیہ السلام یقول أانت تقبل توبتھم قال بل ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات وقال جبرائیل علیہ السلام یقول اللہ تعالیٰ بعثت الیک عبدا من عبادی واظھر من ذنوبہ ذنبا فأعرضت عنہ اشد الاعراض بسبب ذنب واحد فکیف یکون حال المذنبین عند اذا جاؤا بذنوب کالجبال العظام انت رسولی ارسلتک رحمۃ للعالمین فکن للمؤمنین رحیما وللمذنبین شفیعا واعف عن زلۃ عبدی فانی قد غفرت لہ لصدق توجہ

طاقت بالکل زائل ہوگئی۔ وہ ایک جگہ گر پڑا اور اپنا منہ خاک پر رکھ کر سجدہ میں جا کر عرض کرنے لگا کہ الٰہی میں تیرا گنہگار اور خطاوار بندہ ہوں۔ حضرت رسول کے پاس سے چلا گیا تھا کہ تیری بارگاہ میں میری سفارش فرمائیں۔ مگر انھوں نے میرے بہت بڑے گناہ کا حال سنکر اپنے دروازہ سے دھتکے دلوا دیئے۔ اب تیرے دروازہ پر آپڑا ہوں۔ تو اپنے رسول سے میری سفارش کر۔ کیونکہ تو بندوں پر مہربان ہے۔ میری اُمید تیری ہی ذات سے متعلق ہے اور یہ نہو تو مجھ بیسہارے اور آخرت میں جلانے سے پہلے مجھے دنیا ہی میں جلا ڈال۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپنے فرمایا ھو السلام ومنہ السلام والیہ یرجع السلام۔ جبرئیل بولے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم بندوں کو تم نے پیدا کیا ہے۔ آپنے جواب دیا۔ نہیں۔ بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اُسی نے پیدا کیا ہے۔ پھر کہا کیا مخلوق کو تمہیں رزق دیتے ہو۔ فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو وہی رزق دیتا ہے۔ جبرئیل نے کہا کیا تمہیں لوگوں کی توبہ قبول کرتے ہو۔ آپنے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور اُنکی گناہ معاف کردیتا ہے۔ جبرئیل نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے بندوں میں کا ایک بندہ تمہارے پاس بھیجا اُسنے اپنے ایک گناہ کا اقرار کیا۔ تم ایک ہی گناہ کے باعث اُس سے بیزار ہوگئے۔ کل قیامت کے دن اُن گنہگاروں کا کیا حال ہوگا جو پہاڑوں کی برابر گناہ لیکر آئینگے۔ تمکو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ مومنوں پر مہربان رہو اور گنہگاروں کے شفیع بنجاؤ۔ جاؤ بندہ کی خطا معاف کردو کیونکہ اُسکی سچی توبہ کے باعث ہم نے اُسے بخش دیا ہے

ثم بعث رسول اللہ علیہ السلام رجالا من اصحابہ فوجدوہ وبشروہ بالعفو والغفران وجاؤا بہ الی رسول اللہ فوجدوہ فی صلوٰۃ المغرب فاقتدوا بہ فلما قرأ سورۃ الفاتحۃ وضم الیہا الہکم التکاثر الی ان قال حتی زرتم المقابر صاح الشاب صیحۃ وسقط فلما اتموا الصلوٰۃ وجدوا الشاب قد مات وفارق الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ (مشکوٰۃ الانوار) روی عن النبی علیہ السلام عن الخلیل علیہ السلام انہ قال عذات یوم یا کریم العفو فقال جبرائیل علیہ السلام ان ربی یأمرکم عفوہ قال لا قال اذا عفا عن عبدہ لم یعرض بذلک حتی یبدل سیئاتہ حسنات کقولہ تعالیٰ فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات (نکتہ) ھو ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مر وقتا من الاوقات فی سکک المدینۃ فاستقبل شاب وھو حامل تحت ثیابہ شیئا فقال لہ عمر ایہا الشاب ما الذی تحمل تحت ثیابک وکان خمرا فاستحی الشاب یقول خمرا وقال فی سرہ الٰہی ان لم تخلنی عند عمر ولم تفضحنی وسترتنی عندہ فلا اشرب الخمر ابدا فقال یا امیر المؤمنین الذی احملہ حمل فقال عمر انی حتی اراہ فکشفہا بین یدیہ فرآہا عمر وقد صارت خلا نقیعا فاعتبروا ایہا الاخوان حیث ان مخلوقا تاب من خوف عمر وھو ایضا مخلوق فیدل اللہ تعالیٰ فاخر بالخل فتوبوا ایہا المفلس المذنب عن الاعمال الفاسدۃ خوفا من اللہ تعالیٰ فیدل اللہ تعالیٰ سیئاتہ بحسنات لا یکون عجبا من لطفہ وکرمہ لقولہ تعالیٰ فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما (من اساس الدین)

پھر پیغمبر علیہ السلام نے اسکی تلاش مین چند آدمی بھیجے۔ لوگ مغفرت کی بشارت سنا کر اسے حضور کریم مین لے آئے آپ مغرب کی نماز مین الہکم التکاثر پڑھ رہے تھے جب حضور حتی زرتم المقابر پر پہنچے تو اس شخص نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بعد فراغ نماز دیکھا گیا تو جان نکل چکی تھی (مشکوٰۃ الانوار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہین کہ اپنے الکریم فرمایا اے کریم العفو۔ جبرئیل نے کہا کیا تم کرم عفو کے معنے جانتے ہو فرمایا نہین جانتا۔ جوابدیا کہ خدا جبتک تمام بدیون کو نیکیون سے بدل نہ ڈالے صرف معافی سے راضی نہین ہوتا۔ چنانچہ خود فرماتا ہی فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ (نکتہ) ایکدن حضرت عمرؓ مدینہ کی گلیون مین سے گزر رہے تھے رستہ مین ایک نوجوان شخص ملا جو آنچل مین کوئی چیز چھپائے ہوئے تھا آپنے فرمایا کہ یہ کیا چھپا رکھا ہی۔ چونکہ اُس کے پاس شراب کی بوتل دبی ہوئی تھی خوفزدہ ہو کر جھیپ گیا اور دل مین کہنے لگا الٰہی اگر تو نے مجکو حضرت عمر کے روبرو شرمندہ اور شارع عام مین رسوا کیا تو مین کبھی شراب نہ پیونگا۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ کے سوال کا جوابدیا کہ حضور میرے پاس سرکہ ہی آپنے فرمایا ادھر لا کر مجھین دکھا اُسنے آنچل ہٹایا تو خالص سرکہ تھا بھائیو یہ نصیحت حاصل کرنیکا مقام ہی۔ دیکھو ایک شخص نے حضرت عمرؓ کی خوف سے توبہ کر لی اور اللہ تعالیٰ نے اُسکی شراب کو سرکے سے بدل دیا۔ اگر گنہگار بخوف الٰہی معاصی سے توبہ کریگا تو بالضرور اُسکی برائیان طاعات سے بدلدی جائینگی ایسا ہونا اُسکے لطف وکرم سے کچھ بعید نہین۔ کیونکہ اُسکا قول ہی فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (اللہ تعالیٰ اُنکی بدیونکو نیکیون سے بدلدیتا ہی کیونکہ وہ بخشنے والا اور بندہ پر مہربان ہی) (اساس الدین)

وفی الحدیث جاء رجل الی النبی علیه السلام فقال اخطأت یارسول الله فما الحیلة قال علیه السلام التوبة فان التوبة تغسل الحوبة (کذا فی خالصة الحقائق)

سورة المدثر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کل نفس بما کسبت رهینة مرهونة عند الله مصدر کالشیمة اطلقت للمفعول کالرهن ولو کانت صفة لقیل رهین الاصحاب الیمین فانهم فکوا رقابهم بما حسنوا من اعمالهم وقیل هم الملائکة والاطفال فی جنات لایکتنه وصفها وهی حال من (اصحاب الیمین) اوضمیرهم فی قوله (یتساءلون عن المجرمین) ای یسال بعضهم بعضا او یسالون غیرهم عن حالهم کقولك تواعدناه ای وعدناه قوله ماسلککم فی سقر بجوابه حکایة لما جری بین السائلین والمجرمین اجابوا بهار قالوا لم نك من المصلین الصلوة الواجبة ولم نك نطعم المسکین مایجب اعطاؤه وفیه دلیل علی ان الکفار مخاطبون بالفروع (وکنا نخوض مع الخائضین) نشرع فی الباطل مع الشارعین فیه (وکنا نکذب بیوم الدین) اخره لتعظیمه ای کنا بعد ذلك کله مکذبین بالقیمة (حتی اتانا الیقین) الموت ومقدماته فما تنفعهم شفاعة الشافعین لو شفعوا لهم جمیعا (قاضی بیضاوی)

حدیث شریف میں وارد ہی کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا حضور مجھسے خطا ہوگئی ہی۔ کیا علاج کروں۔ فرمایا۔ توبہ کر۔ کیونکہ توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے (خالصۃ الحقائق)

سورۂ مدثر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ۔ ہر نفس اللہ تعالی کے پاس مرہون یعنی گرو ہی۔ لفظ رھینہ مصدر بمعنی مفعول ہی ورنہ بصورت صفت رَهِيْنٌ ہونا چاہئے تھا اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر جن لوگوں کو انکے اعمالنامے دہنے ہاتھ مین دئے جائینگے انہوں نے نیکیوں کے باعث اپنی جانین رہن سے چھٹا لی ہین۔ بعض کا قول ہی کہ اس سے فرشتے یا معصوم بچے مراد ہین فِيْ جَنّٰتٍ یہ لوگ ایسی جنتون مین ہونگے جنکی تعریف بیان نہین ہوسکتی۔ یہ یا تو اصحاب الیمین سے حال واقع ہوا ہی یا ضمیر ھم سے جو سائلین اور مجرمین کے مابین واقع ہوگی۔ قَالُوْا۔ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ الایۃ اہل دوزخ جواب دینگے کہ ہم فرض نماز نہین پڑھتے تھے اور مسکینوں کو انکا حق واجب نہین دیا کرتے تھے (یہان سے یہ بات نکلتی ہی کہ کفار فروع اسلام کے ساتھ مخاطب ہین) اور ہم بحث کرنیوالون کے ساتھ جھوٹی باتون مین مکلر کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن کی تکذیب کرتے تھے۔ اسکو تعظیم کے باعث موخر کیا ہی۔ یعنی گزشتہ تمام گناہون کے بعد ہم مین یہ عیب تھا کہ قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہان تک کہ ہمکو موت آگئی یعنی اسکے آثار نظر آنے لگے ایسون کو سارے جہان کی سفارش کسیطرح کا نفع نہ دے سکیگی۔ (بیضاوی)

عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قلت یا رسول الله من اسعد الناس بشفاعتك یوم القیمة قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمة من قال لا الٰه الا الله مخلصا من قلبه روی عن النبی علیه السلام انه قال من قال لا الٰه الا الله مخلصا دخل الجنة قیل یا رسول الله وما اخلاصها قال تحجره عن محارم الله تعالی (تذکرة القرطبی) عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه انه قال قال علیه السلام اذا جمع الله الخلائق یوم القیمة اذن لامتی محمد علیه السلام فی السجود فیسجدون فیسجدون فیه طویلا ثم یقال ارفعوا رؤسکم فقد جعلنا اعداءکم فداءکم من النار عن انس بن مالك رضی الله عنه انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه الامة مرهونة عند بابها یوم القیمة فاذا کان یوم القیمة دفع الله الی کل رجل من المسلمین رجلا من المشرکین فیقال هذا فداؤك من النار (رواه مسلم) وعن ابی بردة انه قال قال رسول الله علیه الصلوٰة والسلام اذا کان یوم القیمة دفع الله لکل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فداؤك من النار وفی روایة اخری لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله مکانه من النار یهودیا او نصرانیا الحدیث (تذکرة القرطبی) قال علیه الصلوٰة والسلام الزهد فی الدنیا یریح القلب والجسد والرغبة فیها تتعب القلب والبدن (طریقه محمدیه) (قال ابو یزید البسطامی) ما غلبنی احد الا واحد من اهل بلخ قدم علینا فقال لی یا ابا یزید ما حد الزهد عندکم قلت اذا وجدنا اکلنا واذا افتقدنا صبرنا

ابوہریرہ سے مروی ہی کہ میںنے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا قیامت کے دن سب سے زیادہ آپکی شفاعت کا مستحق کون ہی۔ فرمایا جسنے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا دوسری روایت ہی کہ جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت کا مستحق ہوگیا۔ لوگوں نے عرض کیا حضور اخلاص کیا شے ہی فرمایا محرمات الٰہی سے باز رہنا (تذکرۃ القرطبی) ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی اللہ تعالی قیامت کے دن امت محمدیہ کو سجدہ کرنیکا حکم دیگا۔ سب سے سب بہت دیر تک سجدہ مین پڑے رہینگے ارشاد ہوگا کہ سر اٹھاؤ۔ جسنے تمہارے بدلے تمارے دشمنوں کو دوزخ کا مستحق کردیا ہی۔ انس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اس امت کے ہر ایک کا خدا کیطرف سے فدیہ دیا جائیگا یعنی اللہ تعالی قیامت کے دن ایک ایک کافر ایک ایک مسلمان کے حوالے کرکے یہ فرمائیگا کہ دوزخ کیلئے یہ تیرا فدیہ ہی (مسلم) ابوبردہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین اللہ تعالے قیامت کے دن ایک ایک یہودی یا نصرانی ہر مسلمان کو دیکر یہ فرمائیگا کہ جہنم کے لئے یہ تیرا فدیہ ہے دوسری روایت مین ہی کہ جب کوئی مسلمان مرتا ہو اللہ تعالی ایک یہودی یا نصرانی کو اسکی جگہ دوزخ مین ڈال دیتا ہی (تذکرۃ القرطبی) حضور کا ارشاد ہی کہ ترک دنیا جسم اور دل کو راحت پہنچاتی ہی اور اسکی رغبت قلب وبدن کو متعب کرتی ہی (طریقہ محمدیہ) ابویزید بسطامی کہتے ہین ایک بلخی مہمان کے سوا کبھی کوئی مجھ پر غالب نہین آیا اور اسنے زہد کی تعریف پوچھی مین نے کہا کہ ملا تو کھا لیا۔ ورنہ صبر کیا۔

فقال تفعل هذا کلاب بلخ قلت فاحد الزهد عندکم فقال اذا فقدنا صبرنا واذا وجدنا اثرنا (مکاشفۃ القلوب) قال علیہ السلام من بات فی طلب الحلال اصبح مغفورا لہ وقال علیہ الصلوۃ والسلام لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت ای من الحرام فالنار اولی بہ (مکاشفۃ القلوب) اعلم ان علامۃ السعادۃ احدی عشرۃ خصلۃ (احداها) ان یکون زاهدا فی الدنیا وراغبا فی الاخرۃ (والثانیۃ) ان تکون همته فی العبادۃ وتلاوۃ القرآن (والثالثۃ) ان یکون قلیل القول فیما لا یحتاج الیہ (والرابعۃ) ان یکون محافظا علی الصلوات الخمس (والخامسۃ) ان یکون ورعا فیما قل وکثر من الحرام والشبهات (والسادسۃ) ان تکون صحبته مع الصالحین (والسابعۃ) ان یکون متواضعا غیر متکبر (والثامنۃ) ان یکون سخیا کریما (والتاسعۃ) ان یکون رحیما بما یخلق الله تعالی (والعاشرۃ) ان یکون ناصحا للخلق (والحادیۃ عشرۃ) ان یکون ذاکرا للموت کثیرا (تنبیہ الغافلین) وعلامۃ الشقاوۃ ایضا احدی عشرۃ (اولها) ان یکون حریصا علی جمع المال (والثانیۃ) ان تکون همته فی الشهوات ولذات الدنیا (والثالثۃ) ان یکون فاحشا فی القول وسکاد اللغیبۃ (والرابعۃ) ان یکون متهاونا بالصلوات الخمس (والخامسۃ) ان تکون صحبته مع الفجار (والسادسۃ) ان یکون سیئ الخلق (والسابعۃ) ان یکون مختالا فخورا (والثامنۃ) ان یکون مانعا لمنفعۃ الناس

اس نے جواب دیا کہ یہ تو ہمارے بلخ کے کتوں کا فعل ہے۔ میں نے کہا اچھا آپ کے نزدیک زہد کے کیا معنی ہیں۔ جواب دیا کہ نہ ملا تو صبر کیا اور ملا تو دوسروں کو دے ڈالا (مکاشفۃ القلوب) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص طلب حلال میں رات کو سو جاتا ہے صبح کو بخشا بخشایا اٹھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ جو گوشت حرام سے بڑھے گا جنت میں داخل نہ ہو سکیگا (مکاشفہ) معلوم رہے کہ گیارہ باتیں سعادت کی علامت ہیں (۱) آدمی تارک دنیا اور مشتاق آخرت ہو۔ (۲) عبادت الٰہی اور تلاوت قرآن میں اپنی ہمت زیادہ مصروف رکھے (۳) غیر ضروری باتیں بہت کم کرے (۴) پانچوں وقت کی نماز کا پابند رہے (۵) شبہ کی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب سے پرہیز رکھے۔ (۶) صالحین کی صحبت اختیار کرے (۷) متواضع رہے اور تکبر سے اجتناب رکھے (۸) سخی اور اہل کرم ہو۔ (۹) خلق اللہ پر رحم کرتا رہے (۱۰) خلقت کو نفع پہنچائے (۱۱) موت کو کثرت یاد کیا کرتا رہے (تنبیہ الغافلین) علی ہذا القیاس گیارہ خصلتیں شقاوت کی علامت ہیں (۱) مال جمع کرنے کی حرص (۲) خواہشوں اور دنیوی لذتوں میں محویت (۳) فحش گوئی اور کثرت طیبت (۴) نمازوں میں سستی (۵) بدوں کی صحبت (۶) بدخلقی (۷) فخر و تکبر (۸) منافع مخلوق کو روکنا (۹) مومنوں پر رحم نہ کھانا

(والعاشرۃ) ان یکون بخیلا (والحادیۃ عشرۃ) ان یکون ناسیا للموت یعنی ان الرجل اذا کان ذاکر الموت فانہ لا یمتنع عن اطعام الطعام ویرحم المسلمین والمسلمات (تنبیہ الغافلین) وعن النبی علیہ السلام انہ قال علامۃ الشقاوۃ اربعۃ نسیان الذنوب الماضیۃ وھی عند اللہ محفوظۃ وذکر الحسنات الماضیۃ ولا یدری اقبلت امرحت والنظر الی من فوقہ فی الدنیا والنظر الی من دونہ فی الدین یقول اللہ سبحانہ وتعالی ارونا نک فلم ترد نی فذکرتک (منہاج المتعلم) روی عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضرۃ لباس الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللہ تعالی من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقی مسلما سقاہ اللہ تعالی من رحیق مختوم (مصابیح) حکی انہ کان فی بنی اسرائیل عابد یعبد اللہ تعالی فی اللیل ویبیع متاعہ للخلائق فی النہار ویقول یا نفسی اتقی اللہ تعالی فکان یوما قد خرج من دارہ لیبیع متاعہ وجاء الی باب الامیر ونادی باسم متاعہ فرأت زوجۃ الامیر علی بابہا رجلا تاجرا حسن الوجہ ما رأت مثلہ ومالت نفسہا الیہ فدعت ذلک التاجر الی دارہا فقالت یا تاجر انی عاشقۃ لک ولی مال کثیر ولباس حریر فاترک متاعک القلیل

(۱) بخل (۱۱) موت کو بھول جانا کیونکہ موت کو یاد رکھنے والا آدمی بھوکوں کو کھلانے پلانے اور مسلمان مردوں عورتوں پر رحم کھانے سے ہرگز غافل نہیں رہتا (تنبیہ الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شقاوت کی چار علامتیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں کو بھول جانا جو خدا کے نزدیک محفوظ ہیں (۲) پہلی نیکیوں کو یاد رکھنا جن کے قبول و عدم قبول کا حال معلوم نہیں (۳) دنیا میں اپنے سے اونچے کو دیکھنا (۴) دین کے لحاظ سے اس شخص پر نگاہ ڈالنا جو اپنے سے کمتر ہو اللہ تعالی فرمائیگا میں نے تجھے محبت کا ارادہ کیا لیکن تو مجھ سے الفت نہ کر سکا اسلئے میں تجھ کو چھوڑ دیا (منہاج المتعلم) بوسعید خدری سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی ننگے کو کپڑا دے ڈالیگا اللہ تعالی اُسے جنت کے سبز لباس عطا کریگا اور جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائیگا اُسے بہشت کے میوے دیئے جائیں گے اور جو کسی کو پانی پلا دیگا جنت کی خوشبودار شراب سے سیراب کیا جائیگا (مصابیح) حکایت بنی اسرائیل میں ایک عابد رہتا تھا جو لوگوں کے نفع خلائق کے لئے کچھ سوداگری کیا کرتا تھا اور رات کو عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دن کچھ سوداگری اسباب لیکر ایک امیر کے دروازہ پر گیا اور سودے والوں کی طرح آواز لگائی۔ امیر کی گھر والی نے باہر گر جھانکا تو اس سوداگر کو نہایت حسین اور خوبرو جوان پایا۔ ہزار جان سے عاشق ہو گئی۔ اور دروازہ میں بلا کر یہ کہا کہ اے شخص میں سچے دل سے تیری عاشق ہوں میرے پاس مال و دولت اور ساز و سامان بہت کچھ ہے۔ اپنے اس قلیل المقدار سوداگری سامان کو پھینکدے

وانزع لباسک والبس لباس الحریر وخذ المال الکثیر فمالت نفسه الی هذا الکلام فقال یا نفسی اتقی الله ثم قال انی اخاف الله رب العلمین فقالت والله لا افتح لک باب حتی تسلم نفسک الی فقال التاجر یا نفسی اتقی الله ثم تفکر ساعة فی النجاة منها ثم قال یا زوجة الامیر امهلینی الی ان اتوضأ واصلی رکعتین فتوضأ وارتفع فوق الدار ثم صلی رکعتین فوقها ونظر الی الارض فرای الارض بعیدة مقدار عشرین ذراعا ثم نصب بصره الی السماء وناجی ربه باکیا فقال انی عبدتک منذ سبعین سنة خلصنی من شرها والا فابتک معها ثم قال یا نفسی اتقی الله یا نفسی اتقی الله فرمی نفسه من فوقها فی الحال فقال الله تعالی لجبرائیل خذ بید عبدی فقد رمی نفسه من خوف عذابی قبل نزوله الی الارض فنزل بسرعة فاخذه قبل نزوله الی الارض کاخذ الامر الامین وافقده علی الارض کالطیر ثم ذهب الی داره خالصا من شرها وفرحا من خلاصه واتی اهله جائعا شدیدا وباکیا حزینا وقعد عندها فجاء رجل من جیرانه یستقرض منه خبزا فقال العابد والله لا اخبز لها منذ ایام وان شئت فانظر الی التنور فنظر المستقرض الیه فرای فیه خبزا مطبوخا فاخبز العابد فاکلوا منه فتعجبت اهله وقالت له هذه الکرامة منک لا انی

اور اپنا پھٹا پرانا لباس اتار ڈال۔ تیرے لئے حریر کا خلعت اور بیشمار مال و دولت موجود ہی۔ سوداگر کا دل کچھ مائل ہو چلا۔ مگر بہ لحاظ تقوی یہ جواب دیا کہ میں پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں۔ عورت نے کہا کہ تم تک میرا کہا نہ مان لوگے دروازہ ہرگز نہ کھلیگا۔ تاجر نے دل ہی دل میں کہا یا نفس اتقی اللہ (اے نفس امارہ خدا سے ڈر) پھر اپنی رہائی کا طریقہ سوچکر عورت کو جواب دیا کہ مجھے وضو کرکے دو رکعتین پڑھنے کی مہلت دو۔ چنانچہ اجازت کے بعد سوداگر وضو کرکے کوٹھے پر چڑھگیا اور دو رکعتین پڑھکر دیکھا تو زمین چھت سے بیس گز نیچی تھی۔ آسمان کیطرف منہ کرکے بحالت گریہ وزاری مناجات کی اور یہ کہا الٰہی میں ستر برس سے تیری عبادت کر رہا ہوں مجھے اس عورت کے شر سے نجات دے ورنہ افسوس میرا حشر اسی کے ساتھ ہوگا پھر اے نفس امارہ خدا سے ڈر۔ دوبارہ کہکر کوٹھے سے نیچے گر پڑا اللہ تعالی نے جبرئیل کو حکم دیا کہ زمین پر گرنے سے پہلے میرے بندہ کا ہاتھ پکڑ لو کیونکہ وہ میرے عذاب کے خوف سے گرنا چاہتا ہی۔ جبرئیل نے زمین پر گرنے سے پہلے اُسے اسطرح پکڑ لیا جسطرح ماں اپنے چاہتے بچے کو پکڑ لیتی ہی اور پرندہ کیطرح نہایت آرام سے زمین پر بٹھا دیا۔ اب یہ عابد سوداگر نہایت مسرت کے ساتھ ایسی حالت میں اپنے گھر آیا کہ شدت کی بھوک لگی ہوئی تھی اتے میں ایک ہمسایہ قرض روٹی مانگنے آیا۔ عابد نے کہا ہمارے یہاں مدت سے روٹی نہیں پکی اعتبار نہ ہو تو تنور کو دیکھ لو۔ اس نے تنور کو دیکھا تو روٹیاں موجود تھیں عابد کو خبر کی۔ اور بیٹھکر روٹیاں کھائیں۔ گھر والی نے کہا کہ یہ میرا تصرف نہیں بلکہ تمہاری کرامت ہے

فکشف العذاب عنہ وشکرت اھلہ الی اللہ شکرا کثیرا کما قال اللہ تعالی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا قامت القیمۃ وقامر الناس والجن والملک صفوفا یجیء اطفال المسلمین فیکونون صفا واحدا یقول اللہ تعالی لجبرائیل علیہ السلام اذھب وادخل اطفال المسلمین فی الجنۃ فیجیئون الی باباھا ویقفون فیہ ویقولون این اباؤنا وامھاتنا وان دخول الجنۃ بغیر اباءنا وامھاتنا لیس بمناسب لنا فتقول الملائکۃ ان اباءکم وامھاتکم لیسوا مثلکم لانھم عصوا ربھم واتبعوا انفسھم وشیاطینھم واستوجبوا النار فاذا سمع الاطفال ھذا المقال عاد وا صیحۃ عظیمۃ وبکوا بکاء کثیرا وحینئذ یقول اللہ تعالی العلیم العلام یا جبرائیل ما ھذہ الصیحۃ فیقول جبرائیل علیہ السلام ھی صیحۃ اطفال المسلمین یقولون لا حاجۃ لنا الی الجنۃ [illegible] الجنۃ وان اباءنا وامھاتنا [illegible] من اللہ تعالی ان یعفو عنھم ویھب ذنوبھم لنا ویدخلھا جمیعا الجنۃ [illegible] فیقول اللہ تعالی لجبرائیل علیہ السلام اذھب واجلب [illegible] وامھاتھم من [illegible] فاطلعھم الی طفلی قد غفرت ذنوبھم بشفاعتھم وادخلھم الجنۃ فاذا سمعوا ھذا النداء من اللہ تعالی فرحوا وسروا ووجدوا اباءھم وامھاتھم واخذوا بایدیھم ودخلوا الجنۃ معھم ھذا ختام الحدیث ذکر ابن المبارک رحمہ اللہ عن ابی صالح الکلبی رحمہ اللہ

سچ کہو یہ حدیث کیا ہی عابد نے تمام واقعہ سنایا۔ گھر والی نے شکر الٰہی ادا کیا اللہ تعالیٰ ایسوں ہی کے حق میں فرماتا ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (جو شخص خدا سے ڈرتا ہی خدا اسکو نجات دیتا اور ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہی کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا) (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ قیامت کے دن جبکہ جن و انسان اور فرشتے صفیں باندھ باندھ کر کھڑے ہونگے انہیں ایک صف مسلمانوں کے نابالغ بچوں کی ہوگی اسوقت اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیگا کہ انہیں جنت کیطرف لیجاؤ بچے جنت کے دروازہ پر آکر یہ کہینگے کہ ہمارے ماں باپ کہاں ہیں انکے بغیر جنت میں جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ فرشتے جواب دینگے کہ تمہارے ماں باپ تم جیسے نہیں ہیں کیونکہ وہ خدا کے گناہوں اور نفس شیاطین کی پیروی کے باعث مستوجب دوزخ ہو چکے ہیں بچے یہ سنکر رونے دھونے اور چیخنے چلانے لگینگے۔ اسوقت حکم ہوگا کہ اے جبرئیل یہ کیسی چیخ پکار مچ رہی ہی۔ جبرئیل عرض کرینگے الٰہی مسلمانوں کے بچے چلا رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپوں بغیر جنت میں جانا نہیں چاہتے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ انکے گناہ معاف کر دو اگر ہمارے ساتھ جنت میں نہیں جاتے ہیں تو انکے ساتھ دوزخ میں ڈالدے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ اے جبرئیل انکے والدین کو جہاں کہیں ہو نکال لاؤ اور ان کے حوالے کر دو۔ کیونکہ ہمنے انکی سفارش سے انکے گناہ معاف کر دیئے ہیں بچے یہ سنکر نہایت خوش ہونگے اور اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں لیجائینگے یہ حدیث کا مضمون ہی۔ ابن المبارک ابو صالح کلبی سے

انه قال فی قوله تعالٰی (الله یستهزء بهم ویمدهم فی طغیانهم یعمهون) قال الله لاهل النار وهم فی النار اخرجوا فیفتح لهم ابواب النیران فاذا راوها قد فتحت اقبلوا الیها یریدون الخروج والمؤمنون ینظرون الیهم علی الارائک فاذا انتهوا الی ابوابها غلقت دونهم فذلک قوله تعالٰی الله یستهزئ بهم) ویضحک منهم المؤمنون حین غلقت دونهم وذلک قوله تعالٰی (فالیوم الذین اٰمنوا من الکفار یضحکون علی الارائک ینظرون هل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون قال ابن المبارک رحمه الله اخبرنا هیصم بن بشار عن قتادة فی قوله تعالٰی (فالیوم الذین اٰمنوا من الکفار یضحکون) قال ذکر لنا ان کعبا یقول ان بین الجنة والنار کوی فاذا اراد المؤمن ان ینظر الی عدو له کان فی الدنیا اطلع علیه من بعض الکوی کما قال الله تعالٰی فی اٰیة اخری (فاطلع فراٰه فی سواء الجحیم) قال ذکر لنا انه اطلع فرای جماجم القوم تغلی (تذکرة القرطبی) روی عن ابی الدرداء عن النبی علیه السلام انه قال سلط علی اهل النار الجوع وعذاب الجوع یکون علیهم اشد من سائر العذاب فیبکون ویطلبون الطعام فتطعمهم الزبانیة ضریعا وهو حشیش فی البریة اذا اکله الجمل یقف فی حلقومه فیموت فاذا اکل اهل النار ذلک الضریع یقف فی حلقومهم فیطلبون ماء فیؤتون بمشربة من ماء حمیم فاذا قربوا المشربة الی افواههم تقمح لحومُ وجوههم علی المشربة من شدة حرارة ذلک الماء فاذا شربوا تقطعت امعاؤهم فی بطونهم فینظرون ویتضرعون الی الزبانیة

اٰیہ اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ الی آخرہا کی تفسیر میں یہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اہل نار کو دوزخ سے نکلنے کا حکم دیگا جہنم کے دروازے کھولدیے جائینگے۔ اہل بہشت تخت پر بیٹھے اس حالت کا نظارہ کرتے رہینگے پھر جب دوزخی نکلنے کا ارادہ کرینگے تو دروازے بند کردیے جائیں گے اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ (خدا انکے ساتھ ٹھٹھا کریگا) کے یہی معنی ہیں اور فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ نظارہ دیکھکر مومنین کافروں پر ہنسینگے اور یہ کہینگے کہ کافروں کو انکے کیے کا بدلہ ملا۔ اس آیت کی تفسیر میں ابن المبارک محمد بن بشار سے اور وہ قتادہ سے کعب کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جنت اور دوزخ کے مابین روشندان ہونگے مسلمان کبھی اپنے کافر دشمن کا حال معلوم کرنا چاہیگا تو روشندان میں جھانک کر دیکھ لیگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَاطَّلَعَ فَرَاٰہُ فِیْ سَوَاءِ الْجَحِیْمِ یعنی مسلمان روشندان میں جھانک کر اس بات کو دیکھ لیگا کہ کفار کی کھوپریوں میں بھیجا کھول رہا ہے (تذکرۃ القرطبی) ابودرداء پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اہل دوزخ پر بھوک کا عذاب اس حالت میں مسلط کیا جائیگا کہ تمام عذابوں سے زیادہ سخت ہوگا چیخیں چلائیں گے اور کھانا طلب کرینگے۔ عذاب کے فرشتے ضریع پیش کرینگے، ایک کانٹوں دار گھاس ہے کھاتے وقت اونٹ کے حلق میں پھنسکر اسے ہلاک کردیتی ہے جب یہ دوزخیوں کے حلق میں پھنس جائیگی تو پانی کے طالب ہونگے۔ ایسا گرم پانی دیا جائیگا کہ منہ لگاتے ہی چہرہ کا گوشت جل پھنسکر گر پڑے گا اور پینے کے بعد تمام انتڑیاں کٹ جائینگی۔ اسوقت نہایت تضرع کرینگے

فتقول الزبانیۃ لھم الم یأتکم نذیر فی الدنیا فیقولون بلی ولکن لم نسمع کلام الرسل ولم نصدقھم فتقول الزبانیۃ الآن لا یفید کم الجزع والتضرع ثم یتضرعون الی مالک فلم یجبھم الی الف سنۃ فاذا تم الالف یقول مالک لھم انکم ماکثون فیھا ثم یتضرعون الی اللہ تعالی ویقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا التی کتبت علینا فلم نھتد (وکنا قوما ضالین عن الھدی ربنا اخرجنا منھا من النار (فان عدنا) فعلنا معصیۃ مما تکرہ (فانا ظالمون) ای کنا من الظالمین یعنی ان فعلنا معصیۃ بعد ذلک فادخلنا النار وعذبنا بنوع من عذاب جھنم ثم یاتی الخطاب من اللہ تعالی بعد الف سنۃ (قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون) ای اسکتوا فیھا ولا تکلمونی فی رفع العذاب فانی لا ارفعہ عنکم لانھا لیست مقام سؤال فعند ذلک ییأسون ویذلون ویبعدون وبعد ذلک لا یقدرون علی التکلم وتکون اصواتھم کصوت الکلب ویکونون محرومین عن جمیع الخیرات (تفسیر بیس)

سورۃ القیمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ینبأ الانسان یومئذ بما قدم واخر) بما قدم من عمل عملہ وبما اخر منہ لم یعملہ او بما قدم من عمل عملہ وبما اخر من سنۃ حسنۃ او سیئۃ عمل بھا بعدہ

فرشتوں کیطرف سے جواب ملیگا کہ کیا تمہارے پاس دنیا مین اس عذاب سے ڈرانیوالے پیغمبر نہ آئے تھے کہمین کے ہان آئے تو تھے لیکن ہمنے اُنکی ایک نہ سنی اور اُنہین جھٹلاتے رہی فرشتے کہینگے بس تو اسوقت جزع فزع کوئی فائدہ نہین دیسکتا۔ اسکے بعد اہل دوزخ مالک دوزخ سے فریاد کرینگے۔ ہزار برس تک جواب نملیگا۔ بعد ہ مالک کہے گا اِنَّکُمْ مَّاکِثُوْنَ یعنی تم دوزخ ہی مین پڑے رہوگے پھر عذاب الٰہی مین تضرع کرتے ہوئے یہ کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا الآیۃ الٰہی ہمپر وہ شقاوت جو تونے ازل مین لکھدی تھی غالب آگئی اسلئے ہم گمراہ رہے اب تو ہمین دوزخ سے نکال۔ اگر ہم پھر ایسے ہی گناہ کرینگے تو بیشک ظالم ٹھیرینگے۔ ہمیشہ کے لئے ہمین دوزخ مین ڈالکر طرح طرح کے عذاب دینے کا تجھے اختیار ہوگا اللہ تعالی کیطرف سے ہزار برس کے بعد جواب آئیگا اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ یعنی خاموش ہوکر دوزخ مین پڑے رہو اور رفع عذاب کی بابت ہمسے کلام نکرو۔ ایسا ہرگز نہوگا۔ کیونکہ یہ سوال کا مقام نہین ہی اسوقت دوزخی مایوس ذلیل اور رحمت سے ہمیشہ کے لئے بعید ہوکر پھر کلام پر قادر نہوسکینگے اُنکی آوازین کتوں کی سی ہوجائینگی اور ہر طرح کی راحت سے محروم ہینگے (تفسیر بیس)

سورۃ القیامۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ (اسدن ہر انسان کو اُس کے تمام متقدم و مؤخر اعمال کی خبر کردی جائیگی یعنی جو کچھ اُسنے کیا تھا یا کرنے سے رہگیا تھا سب کی اطلاع کردیجائیگی۔ یا یہ معنی ہین کہ جو عمل اُسنے خود کئے تھے یا نیک و بد طریقہ دوسروں کے عمل کرنیکے لئے چھوڑ گیا تھا سب معلوم کرا دیا جائے گا۔

او بما قدم من مال یتصدق بہ وبما اخر فخلفہ او باول عمل واخرہ (بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ) حجۃ بینۃ علی اعمالھا لانہ شاھد بھا ووصفھا بالبصارۃ علی المجاز او عین بصیرۃ بھا فالایحتاج الی الانباء (ولو القی معاذیرہ) ولو جاء بکل ما یمکن ان یعتذر بہ جمع معذار وھو العذر او جمع معذرۃ علی غیر قیاس کالمناکیر فی المنکر فان قیاسہ معاذر وذلک اولی وفیہ نظر (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من عسرت علیہ حاجتہ فلیکثر من الصلوۃ علی فانھا تکشف الھموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق وتقضی الحوائج وعن بعض الصالحین انہ قال کان لی جار نساج فمات فرایتہ فی المنام فقلت ما فعل اللہ بک فقال غفر لی قلت بم فقال کنت اذا کتبت اسم محمد علیہ الصلوۃ والسلام فی کتاب صلیت علیہ قلت الی ای شیء ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (من دلائل الخیرات) قولہ ینبأ الانسان یومئذ بما قدم واخر ای من عملہ لا یحتاج الی ان ینبئہ غیرہ لانہ علی نفسہ حجۃ بینۃ (تفسیر) قال ابن عباس رضی اللہ عنہما المیزان کفتان احداھما بالمشرق والاخری بالمغرب (بیضاوی) وقال علیہ السلام کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری)

یا یہ مطلب ہے کہ جو مال اُس نے خود خیرات کیا اور جو دوسروں کیلئے چھوڑ گیا سب ظاہر کر دیا جائیگا۔ یا یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اُسکے اول و آخر تمام اعمال جتا دیے جائینگے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ (بیضاوی) یعنی انسان خواہ کیسے ہی عذر بیان کرے مگر اپنے نفس پر آپ حجت ہوگا یعنی اپنے اعمال کی خود شہادت دیگا۔ اس آیت میں بصیرت بصارت بطریق مجاز ہی یا بطور مبالغہ انسان کو عین بصیرت کہا گیا ہے اسلئے اعمال پر اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ معاذیر معذار کی جمع ہے بمعنی عذر یا خلاف قیاس معذرۃ کی جمع ہے جیسا کہ مناکیر منکر کی جمع آتی ہے جو قیاس معذرۃ کی جمع معاذر ہونی چاہئے تھی۔ یہ دوسری توجیہ اولی ہے اور پہلی وجہ قابل کلام (قاضی بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص زیادہ حاجتمند ہو وہ مجھپر زیادہ درود بھیجا کرے تمام غم والم دفع ہو جائینگے رزق میں ترقی ہوگی۔ حاجتیں پوری ہوتی رہینگی۔ بعض صالحین کا قول ہے کہ میرے ہمسایہ میں ایک کاتب رہتا تھا۔ مرنیکے بعد خواب میں دیکھکر مینے اُس سے پوچھا کہ کہو کیا گزری۔ جواب دیا کہ اللہ تعالی نے اِس لئے مغفرت کر دی کہ میں جب کسی کتاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا کرتا تھا تو درود ضرور پڑھا کرتا تھا۔ خدا نے مجھکو اسکی برکت سے ایسی شے عطا فرمائی کہ آجتک نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی اور نہ کسی بشر کے خیال میں آسکی (دلائل الخیرات) مذکورہ بالا آیت کے یہ معنی ہیں کہ انسان چونکہ اپنے نفس پر خود حجت ہوگا اِس لئے بلا احتیاج تنبیہ غیر خود اپنے مقدم و مؤخر اعمال پر آگاہ ہو جائیگا (تفسیر) ابن عباس سے مروی ہے کہ میزان کے دو پلے ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں دو کلمے زبان پر آسانی سے چڑھ جاتے ہیں میزان میں نہایت گراں قدر اور اللہ تعالی کو بہت پسند ہیں اور وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ

وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام من سن سنۃ حسنۃ یعنی فی الاسلام فہو مقتدیٰ بہ فی ہذہ السنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا یعنی کل من اتی بعدہ بہذہ السنۃ یکتب لہ اجرہا ومن سن سنۃ سیئۃ فہو مقتدی بہ فی ہذہ السنۃ السیئۃ فعلیہ وزرہا ووزر من عمل بہا یعنی من اتی بعدہ بہذہ السنۃ السیئۃ یکتب علیہ وزرہا (بخاری) وعن معاذ بن جبل قال لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن اربع عن عمرہ فیم افناہ وعن جسدہ فیم ابلاہ وعن عملہ فیم عمل بہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیم انفقہ (تنبیہ الغافلین) قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ فصلت (حتی اذا ما جاؤہا شہد علیہم سمعہم وابصارہم وجلودہم بما کانوا یعملون) وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون قال داؤد علیہ السلام یا رب انی اریدان اشاہد الصراط والمیزان فی دار الدنیا فقال اللہ تعالیٰ یا داؤد اذہب الی وادکذا فاذہب اللہ الحجاب عنہ حتی رای الصراط والمیزان علی الصفۃ التی جاءت فی الاخبار فبکی داؤد علیہ السلام بکاء شدیدا وقال الٰہی من یقدر من عبادک ان یملأ کفۃ المیزان بالحسنات ومن یعبر علی الصراط فقال اللہ تعالیٰ وعزتی وجلالی من قال لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرۃ واحدۃ یالا عتقادہ عبر علی الصراط کالبرق الخاطف ومن تصدق بمثل تمرۃ لاجلی یملأ المیزان والمیزان اعظم من جبل قاف (مشارق الانوار)

معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ چار سوال کئے جانے سے پہلے بندہ اپنی خدا کے سامنے سے ہرگز نہ ٹل سکیگا (۱) اپنی عمر کن کاموں میں صرف کی (۲) بدن کس مشغلہ میں گھلایا (۳) عمل کیسے کئے اور کس نیت سے کئے (۴) مال کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا (تنبیہ الغافلین) اللہ تعالیٰ سورۂ فصلت میں فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ الآیۃ یعنی قیامت کے دن گنہگاروں کے کان آنکھیں اور بدن اُنکے اعمال کی گواہی دینگے۔ اور وہ اپنے بدنوں سے یہ کہینگے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ اجسام جواب دینگے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی اُسنے ہمیں بھی زبان دیدی اول اُسی نے تمکو پیدا کیا اور آخر میں تم اُسی کی طرف رجوع کر جاؤ گے۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا الٰہی میں پلصراط اور میزان کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حکم ہوا کہ فلاں جنگل کیطرف چلے جاؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لیگئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے پلصراط و میزان سے حجاب اُٹھا دیا۔ آپنے ان دونوں چیزوں کو اُسی کیفیت سے دیکھا جسکا ذکر اکثر احادیث میں ہوا اور پھر نہایت گریہ وزاری کے بعد یہ فرمایا الٰہی تیرے بندوں میں ایسا کون ہوگا جو اس میزان کو نیکیوں سے بھر دیگا اور پلصراط سے صحیح سالم گزر جائیگا جواب آیا کہ ہمیں اپنے عزت و جلال کی قسم جو شخص دلی اعتقاد کیساتھ ایکبار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہدیگا تو میں اپنی بجلی کیطرح پلصراط سے گزر جائیگا اور جو ہماری راہ میں ایک کھجور خیرات کر دیگا وہ میزان کو نیکیوں سے بھر دیگا حالانکہ میزان کوہ قاف سے بڑی ہے (مشارق الانوار)

قال اللہ تعالی فی سورۃ یس (انا نحن نحی الموتی) ای الاموات عند البعث ونکتب ما قدموا من الاعمال من خیر وشر (واٰثارھم) ای ما سنوا من سنۃ حسنۃ او سیئۃ قال علیہ السلام علامۃ الشقاوۃ اربعۃ نسیان الذنوب الماضیۃ وھی عند اللہ محفوظۃ وذکر الحسنات الماضیۃ ولا یدری اقبلت امر ردت والنظر الی من فوقہ فی الدنیا والی من دونہ فی الدین یقول اللہ تعالی اردتہ فلم یرد فی فترکتہ (منہاج المعلم) قال علیہ السلام لان یتصدق المرء فی حیاتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ درھم عند موتہ (مصابیح) قولہ ونکتب ما قدموا واٰثارھم ای خطاھم الی المسجد روی عن ابی سعید الخدری قال شکت بنو سلمۃ بعد منازلھم من المسجد فانزل اللہ تعالی (ونکتب ما قدموا واٰثارھم) عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال اراد بنو سلمۃ ان یتحولوا الی قرب المسجد فکرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تعری المدینۃ فقال یا بنی سلمۃ الا تحتسبون اٰثارکم فاقاموا عن ابی موسی الاشعری انہ قال علیہ السلام اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدھم فابعدھم والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام (وکل شئ احصیناہ) ای حفظناہ وعددناہ وبیناہ (فی امام مبین) وھو اللوح المحفوظ (تفسیر معالم)

اللہ تعالی سورہ یسین مین فرماتا ہی (انا نحن نحی الموتی) الآیۃ یعنی ہم قیامت کے دن مُردونکو زندہ کرینگے اور اُن کے نیک وبد اعمال اور بُرے بھلے آثار لکھتے جاتے ہین پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ شقاوت کی چار علامتین ہین (۱) گذشتہ گناہونکو جو خدا کے پاس محفوظ ہین دل سے بھلادینا (۲) گزشتہ نیکیونکو جنکے قبول وعدم قبول کی کچھ خبر نہین ہمیشہ یاد رکھنا (۳) دنیا مین اپنے سے اوپنے کو دیکھنا (۴) دین کے اعتبار سے اس شخص پر نظر ڈالنا جو اپنے سے کمتر ہو۔ اسوقت اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین نے اس سے لینے کا ارادہ کیا لیکن اُس نے نہ کیا لہذا مین نے اُسے چھوڑ دیا (منہاج العلم) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ اپنی زندگی مین ایک درہم خیرات کرنا موت کے وقت سو درہم دینے سے افضل ہی (مصابیح) آیت (ونکتب ما قدموا واٰثارھم) مین اٰثار سے وہ قدم مراد ہین جو نماز کیلئے مسجد کی طرف اُٹھتے ہین ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ بنی سلمہ نے جب اپنے محلہ سے مسجد کے بُعد کی شکایت کی تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (ونکتب ما قدموا واٰثارھم) انس سے مروی ہی کہ بنی سلمہ نے جب مسجد کے قریب مکانات منتقل کرنیکا ارادہ کیا تو پیغمبر علیہ السلام کو مدینہ خالی رہجانیکے باعث یہ فعل بُرا معلوم ہوا فرمایا اے بنی سلمہ کیا تم اپنے اٰثار کو محبوب نہین رکھتے بنی سلمہ نے یہ سُنکر نقل مکانی کا ارادہ منسوخ کردیا۔ ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اُس نمازی کو سب سے زیادہ ثواب ملتا ہی جو دور سے چلکر مسجد مین آئے اور جو شخص امام کیساتھ نماز ادا کرنیکے لئے جماعت کا منتظر بیٹھا رہے اُسے بہ نسبت اُس شخص کے بہت زیادہ اجر ملیگا جو نماز پڑھکر سو رہی (وکل شئ احصیناہ فی امام مبین) سے لوح محفوظ مین ہر شئ

قال الفقیہ ابو اللیث یوم القیمۃ یوتی باربعۃ اقوام ویعتذر کل واحد منھم ولم یقبل عذرھم (اولھم) الغنی یعتذر بانی غنی ومشغول بحقوق اموالی فلم اعبدک فیقول اللہ تعالی ان سلیمان ملک مابین المشرق والمغرب ولم یعص ربہ فعذرک غیر مقبول فیساقون الی النار (والثانی) الفقیر یعتذر بفقرہ فیلزمہ بعیسی علیہ السلام ایضا (والثالث) العبد یعتذر بخدمۃ مولاہ فیلزمہ بیوسف علیہ السلام (والرابع) المریض یعتذر بمرضہ فیلزمہ بایوب علیہ السلام (تنبیہ الغافلین) ویقال ان اللہ تعالی یحتج باربعۃ اشخاص علی اربعۃ اجناس یوم القیمۃ یحتج علی الاغنیاء بسلیمان بن داؤد علیہما السلام فیقول الغنی یارب کنت غنیا فالغنی شغلنی عن عبادتک فیقول اللہ تعالی لم تکن اغنی من سلیمان فلم یمنعہ غناہ عن عبادتی ویحتج علی العبید بیوسف علیہ السلام فیقول العبد یارب کنت عبدا والرق منعنی عن عبادتک فیقول اللہ تعالی لہ ان یوسف لم یمنعہ رقہ عن عبادتی ویحتج علی الفقراء بعیسی علیہ السلام فیقول الفقیر یارب ان حاجتی منعتنی عن عبادتک فیقول اللہ تعالی لہ أانت احوج ام عیسی لم یمنعہ فقرہ عن عبادتی ویحتج علی المرضی بایوب علیہ السلام فیقول المریض یارب المرض منعنی عن عبادتک

فقیہ ابو اللیث کا قول ہی قیامت کے دن چار فرقوں کا عذر کسیطرح مقبول نہوگا (۱) دولتمند آدمی عذر کریگا کہ میں اپنے مال ومتاع میں مشغول رہا تیری عبادت نکرسکا۔ اللہ تعالی فرمائیگا کہ سلیمان نے ہفت اقلیم کی سلطنت لیکر کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کی اسلئے یہ عذر غیر مقبول ہی چنانچہ ایسے دولتمند جہنم کیطرف ہنکا دیئے جائینگے (۲) فقیر اپنی محتاجی کا عذر کریگا اور اللہ تعالی حضرت عیسی کا حال بیان فرماکر اُسے الزام دیگا (۳) غلام اپنے مولا کی خدمت کا عذر کریگا اور اسکا حضرت یوسف کے قصہ سے الزام دیا جائیگا (۴) مریض اپنی بیماری کا عذر کریگا اور اُسپر ایوب کے واقعہ سے الزام قائم ہوگا (تنبیہ الغافلین) کہتے ہیں اللہ تعالی قیامت کے دن چار شخصوں کے واقعے سے چار فرقوں پر حجت قائم کرے گا (۱) مالداروں پر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے واقعے سے حجت قائم ہوگی۔ مالدار آدمی جب یہ کہیگا کہ الٰہی میرے مالی مشغلوں نے تیری عبادت سے مجھے روکدیا تو جواب ملیگا کہ سلیمان تجھسے زیادہ مالدار تھے لیکن اُنکی دولتمندی اُنکو عبادت سے نروک سکی (۲) غلام پر یوسف کے واقعے سے حجت قائم ہوگی۔ یعنی غلام جب یہ کہیگا کہ الٰہی مجھے دوسرے کی غلامی نے تیری عبادت نکرنے دی تو ارشاد ہوگا کہ یہی غلامی یوسف کو ہماری عبادت سے نہیں روک سکی (۳) فقیروں پر عیسے کے واقعے سے حجت قائم ہوگی یعنی فقیر جب یہ کہیگا کہ الٰہی میری ضرورتوں نے تیری عبادت کو مانع رکھا تو حکم ہوگا کہ تو عیسے سے زیادہ محتاج نہ تھا اُنکو کسی احتیاج نے عبادت سے نہیں روکا (۴) مریضوں کو حضرت ایوب کے حالات سے الزام دیا جائیگا یعنی مریض جب یہ کہیگا کہ الٰہی بیماریوں نے مجھے عبادت نکرنے دی

فیقول اللہ تعالی لہ ام رضیت اشد ام مرض ایوب ولم یمنعہ ذلک عن عبادتی فلا یکون لاحد عند اللہ عذر یوم القیمۃ (تنبیہ الغافلین) قیل ساعات اللیل والنہار اربع وعشرون فالانسان متنفس فی کل ساعۃ مائۃ وثمانین نفسا ففی اللیل والنہار یتنفس اربعۃ آلاف وثلثمائۃ وعشرین نفسا وفی کل نفس یسال بسؤالین وقت الخروج ووقت الدخول یعنی ای عمل عملت فی خروج النفس ودخولہ (روضۃ العابدین) فاذا علمت ہذا ینبغی للعالم الزاہد ان یامر الناس بالمعروف وینہاہم عن المنکر کما روی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عذب اہل قریۃ وفیہا ثمانیۃ عشر الف عابد عامل اعمالہم اعمال الانبیاء قالوا یا رسول اللہ کیف ذلک فقال علیہ السلام لم یکونوا یغضبون للہ تعالی ولا یامرون بالمعروف ولا ینہون عن المنکر فکل من شاہد منکرا من احد ولم ینہہ فہو شریک لہ فیہ کالمستمع للغیبۃ فہو شریک مع المغتاب وکذا کل المعاصی مثلا من جلس فی مجلس الشراب فہو فاسق وان لم یشرب عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قلنا یا رسول اللہ الا نامر بالمعروف حتی نعمل بہ کلہ والا ننہی عن المنکر حتی نجتنبہ کلہ قال بل مروا بالمعروف وان لم تفعلوا بہ کلہ وانہوا عن المنکر وان لم تجتنبوہ کلہ فلقاعل المنکر النہی عن المنکر حتی لا یجتمع اثنان

تو جواب ملیگا کہ ایوبؑ تم سے زیادہ بیمار رہی مگر اسنے انکو ہماری عبادت سے باز نہین رکھا نتیجہ یہ ہی کہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے روبرو کسیکا کوئی عذر نہ چل سکیگا (تنبیہ الغافلین) کہتے ہین رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین اور آدمی ہر گھنٹہ مین اکیسو اسی مرتبہ سانس لیتا ہی اس حساب سے دن رات کے چار ہزار تین سو بیس سانس ہوئے ہر سانس کے آنے جانیکے متعلق انسان سے دو سوال کئے جائینگے یعنی یہ پوچھا جائیگا کہ تو نے سانس آنے کے وقت کیا کیا اور جانیکے وقت کیا کیا (روضۃ العابدین) اسلئے عالم زاہد پر لازم ہی کہ لوگونکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہی۔ چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ایک ایسے قریہ پر عذاب نازل کیا گیا جسمین اٹھارہ ہزار عابد انبیاء کی برابر عمل کرنیوالے رہا کرتے تھے لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا یہ عابد خدا کیلئے کسی پر خفا نہین ہوا کرتے تھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے انکو سروکار نتھا اس سے معلوم ہوا کہ جو بری بات کو دیکھکر منع نہین کرتا وہ خود اُس برائی مین شریک ہے۔ جیسا کہ غیبت سننے والا کرنیوالے کا شریک ہوا کرتا ہی۔ اسیطرح اور گناہونکو سمجھنا چاہئے۔ مثلاً شراب خوری کی محفل مین بیٹھنے والا گو خود نہ پیئے لیکن فاسق ضرور ہوجاتا ہی۔ انس بن مالک فرماتے ہین کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا امر بالمعروف اُسیوقت کرنا چاہئے جبکہ ہم خود پورے طور پر عمل کرتے ہون اور نہی عن المنکر اُس حالت مین لازم ہی کہ ہم خود برائیون سے کلی اجتناب رکھتے ہون فرمایا نہین۔ خواہ تم عمل نکرو لیکن امر بالمعروف کرتے رہو اور خواہ تم اجتناب نکرو مگر لوگونکو برائیون سے بچاتے رہو۔ اسلئے برے کام کرنیوالا اگر دوسرونکو برائیون سے نہ بچائیگا تو وہ برا گناہ کمائے گا

کما یقال خذ واقول العالم السوء ولا تاخذ وافعله لان قوله من الحق وفعله من الشیطان (حکی) ان رجلا قال لابی القاسم الحکیم ما بال علماء زماننا لا یتعظ الناس بمواعظهم کما یتعظ السلف فقال ان علماء السلف کانوا ایقاظا وکان الناس نیاما فینبه الایقاظ النیام وعلماء زماننا نیام والناس موتی فکیف یحیی النیام الموتی کما یقال مکتوب فی التورٰیة من یزرع الخیر یحصد السلامة وفی الانجیل من یزرع الشر یحصد الندامة وفی الفرقان من یعمل سوء یجز به (حکی) عن عکرمة ان رجلا مر علی شجرة تعبد من دون الله فغضب علیها فاخذ فاسا وکب حماره وتوجه الی الشجرة لیقطعها فلقیه ابلیس فی صورة انسان فقال له این تذهب فقال الی شجرة تعبد من دون الله وعهدت الله عهدا ان اقطعها فقال له ابلیس علیه اللعنة مالک ولها دع قطعها فلم یدع فتخاصما فصرعه ابلیس ثلاث مرات فلما عجز ابلیس عنه قال له ارجع وانا اعطیک کل یوم اربعة دراهم ففال الرجل تفعل ذلک فقال نعم فرجع الی منزله فلما رجع الی بعادة صار یجد تحتها کل یوم اربعة دراهم الی ثلاثة ایام فلما اصبح بعد ذلک لم یجد شیئا فاخذ الفاس وکب حماره وتوجه نحو الشجرة فقام ابلیس علی تلک الصورة وقال له این تریده

چنانچہ یہ بات مشہور ہے کہ بد عمل عالم کے قول کو لیلو فعل کو چھوڑ دو کیونکہ اُسکا قول خدا کیطرف سے ہے اور فعل شیطان کے جانب سے **حکایت** ایک شخص نے حکیم ابوالقاسم سے کہا کیا سبب بخلاف علمای سلف اس زمانہ کے علماء کا وعظ لوگون پر اثر نہین کرتا۔ اُنہون نے جواب دیا علمائے سلف حالت بیداری مین تھے اور اس زمانہ کے لوگ حالت خواب مین جاگتا آدمی سوتے کو جگا سکتا ہی۔ اس زمانہ کے علما حالت خواب مین ہین اور لوگ بمنزلہ میت اسلئے سوتا آدمی مُردہ کو زندہ نہین کر سکتا۔ چنانچہ تورٰیت مین ہے کہ نیکی کا بیج بونے والا سلامتی کا کھلیان حاصل کرتا ہی اور انجیل مین ہے کہ بدی کا تخم بونے والا ندامت اُٹھاتا ہی اور قرآن مجید مین ہی من یعمل سوءا یجز بہ (برائی کرنیوالے کو اُسکا بدلہ ملیگا **حکایت** عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی ایسے درخت کو دیکھا جسکی پوجا ہوا کرتی تھی حالت غضب مین ایک کلہاڑی لیکر اپنے گدھے پر سوار ہوا اور اُسے جڑ سے کاٹ ڈالنے کا ارادہ پر چلا۔ رستہ مین شیطان بصورت انسان نے پوچھا کہ کہان کا ارادہ ہی جواب دیا کہ فلان درخت کی پوجا ہوا کرتی ہی بیٹے خدا سے عہد کر لیا ہی کہ اُسے کاٹ ڈالونگا لہذا اپنا عہد پورا کرنے جاتا ہون۔ شیطان نے کہا بھلا تم اُس بیچارے درخت کے پیچھے کیون پڑتے ہو اپنے گھر چلے جاؤ۔ مگر اُس شخص نے منظور نکیا تھوڑی دیر دونون مین کشتی ہوئی شیطان تین بار پچھڑ گیا۔ آخر نا چار ہو کر کہا کہ تم اُس درخت کو نہ کاٹو مین تمکو چار درم روز دیا کرونگا۔ چنانچہ یہ شخص اقرار مار لیکر اپنے گھر واپس چلا آیا اور تین روز تک متواتر چار درم روز مصلے کے نیچے سے حاصل کئے۔ چوتھے دن کچھ نہ ملا۔ کلہاڑی لیکر درخت کاٹنے چلا۔ شیطان نے کہا۔ کدھر کے ارادے ہین۔

قال اريد قطع تلك الشجرة فقال ابليس لا تطيق ذلك فتخاصما فصرعه ابليس لعنه الله ثلاث مرات فتعجب الرجل فقال بأي سبب انت غالب علي وكنت غالبا عليك قبل قال ابليس عليه اللعنة نعم كان خروجك اول مرة لله تعالى فلو اجتمع اعوانك كلهم عليك لا يقاومونك واما الان فانما خرجت حيث لم تجد الله تراهم تحت سجادتك فاجرم كنت غالبا عليك فارجع والا اضرب عنقك فرجع الرجل وترك قطع الشجرة (زبدۃ الواعظین) عن ابن مسعود رضی الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد يوم القيمة حتى يسأل عن اربع خصال عن عمره فيم افناه وعن جسده فيم ابلاه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه (هذا الحديث من حسان المصابيح) والعبد المذكور فيه وان كان عاما لكونه نكرة في سياق النفي لكنه مخصوص بقوله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب فعلى هذا يكون السؤال المذكور فيه لغير هؤلاء السبعين الفا فلا بد لكل من يؤمن بالله واليوم الاخر ان يعلم انه يسأل يوم القيمة وينا قش في الحساب ويطالب بمثاقيل الذر من الخطرات واللحظات وانه تعالى لو يعفيه من هذه الاخطار اللازمة محاسبة النفس في تجارتها لاخرتها ومطالبتها في انفاسها وساعاتها وحركاتها وسكناتها

جواب دیا فلان درخت کاٹنے جاتا ہون۔ اُس نے کہا تم اُسپر قادر نہین ہو۔ دونون کی کشتی ہوئی اور تین بار شیطان نے اُسے پچھاڑ دیا۔ اُس شخص نے ازراہ تعجب پوچھا کہ اس سے پہلے مین تجھپر غالب تھا اب تیرے غلبہ کا کیا سبب۔ شیطان نے کہا اول مرتبہ تو خالص اللہ کے لئے نکلا تھا میرا تمام لشکر تیرا مقابلہ نہین کرسکتا تھا اور اب فقط درہون کے خیال سے نکلا ہے اسلئے مین غالب آگیا ہون جان کی خیر ہے تو واپس چلا جا۔ ورنہ گردن توڑ ڈالون گا چنانچہ یہ شخص ناکامیاب ہوکر واپس آگیا اور درخت کاٹنے کا خیال چھوڑ دیا (زبدۃ الواعظین) ابن مسعود سے روایت ہے کہ قیامت کے دن بندہ چار سوال کئے جانے سے پہلے اپنے خدا کے سامنے سے ہرگز نہ ٹل سکے گا (۱) عمر کس چیز مین فنا کی (۲) بدن کس کام مین گھلایا (۳) علم پڑھکر کیا عمل کیا۔ (۴) مال کہان سے کمایا اور کہان خرچا (الحدیث من المصابیح) حدیث لفظ عبد سیاق نفی مین نکرہ ہونے کے باعث عام معلوم ہوتا ہے لیکن فی الواقع عام مخصوص البعض ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت مین داخل ہونگے اس سے ظاہر ہے کہ سوال مذکور ان ستر ہزار کے سوا اوروں سے ہوگا مگر ہر مومن کو جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن سوال کریگا اور حساب مین سختی ہوگی۔ ذرہ برابر خطرات اور وسوسون کا مطالبہ کیا جائیگا اور اس سے اُسکو نجات ملیگی جو آخرت کی تجارت مین اپنے نفس سے حساب لیتا رہے۔ اور ایک ایک ساعت۔ ایک ایک دم اور تمام حرکات وسکنات کا مطالبہ کرتا رہے۔

فان من حاسب نفسه قبل ان یحاسب یخف علیه یوم القیمة حسابه ویحضرہ عند السؤال جوابه ویحسن منقلبه ومآبه ومن لم یحاسبها تدومحسراته وتطول فی عرصات القیمة وقفاته ویقوده الی الخزی والمقت سیئاته فاذا لابد للمؤمن ان لایغفل فی تجارته لاخرته عن مراقبة نفسه فی حرکاتها وسکناتها ولحظاتها وخطراتها فان هذه التجارة ربحها الفردوس الاعلی وبلوغ سدرة المنتهی مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین (مجالس وعظی)

سورۃ الاعلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(قد افلح من تزکی) تطهر من الکفر والمعصیة او تکثر من التقوی من الزکاء او تطهر للصلوة او ادی الزکوة (وذکر اسم ربه) بقلبه ولسانه (فصلی) کقوله تعالی اقم الصلوة لذکری ویجوز ان یراد بالذکر تکبیرة الاحرام وقیل من تزکی تصدق للفطر وذکر اسم ربه کبر یوم العید فصلی صلاته بل تؤثرون الحیوة الدنیا) فلا تفعلون ما یسعدکم فی الاخرة والخطاب للاشقی علی الالتفات او علی اضمار قل او للکل فان السعی للدنیا اکثر فی الجملة (والاخرة خیر وابقی) فان نعیمها ملتذ بالذات خالص عن الغوائل لانقطاع له (ان هذا لفی الصحف الاولی

کیونکہ یوم الحساب سے پہلے نفس کا محاسبہ کرنیوالوں پر قیامت کا حساب آسان ہوجائیگا۔ ایسے لوگ سوالات کے جواب اچھی طرح دیدینگے اور انکا انجام اچھا ہوگا۔ البتہ جس نے نفس سے حساب نہ لیا وہ دائمی حسرت میں گرفتار رہیگا عرصۂ قیامت میں برسوں کھڑا رہنا پڑیگا۔ اُسے اُسکے گناہ رسوائی اور غضب الٰہی کیطرف کھینچ لیجائینگے اسلئے مومن پر واجب ہے کہ تجارت آخرت کے لئے اپنی تمام حرکات وسکنات اور خطرات ولحظات کے متعلق محاسبۂ نفس سے غافل نہو کیونکہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلیٰ اور پیغمبرون صدیقون شہیدون اور صالحون کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ جانا ہے (مجالس وعظی)

سورۃ الاعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى یعنی جو شخص کفر ومعصیت سے پاک ہوگیا۔ یا جسنے تقوے زیادہ کیا اس صورت میں زکا سے مشتق ہو) یا جو نماز کے لئے پاک صاف ہوا یا جسنے زکوٰۃ ادا کی وہ اپنی مراد کو پہنچا۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور دل یا زبان سے اپنے پروردگار کا نام لیا اور نماز پڑھی یہ ایسا ہی جیسا اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (میرے یاد کے لئے نماز پڑھ) اور اگر ذکر سے تکبیر تحریمہ مراد لیجائے تو بھی درست ہے بعض کا قول ہے کہ صدقۂ فطر دینے والا من تزکی میں اور عید کے دن تکبیر روکے بعد نماز پڑھنے والا وذکر اسم ربہ میں داخل ہے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ لوگو تم دنیوی زندگانی کو پسند کرتے ہو اور وہ بات نہیں کرتے جو آخرت کے لئے نیک بناوے۔ اس میں بطریق التفات اشقی کو خطاب کیا گیا ہے یا لفظ قُلْ محذوف ہے یا خطاب کو عام سمجھئے کیونکہ فی الجملہ دنیا کے لئے زیادہ سعی کیجاتی ہے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔ حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے کیونکہ اُسکی نعمتیں بالذات تلذذ آمیز ہیں سے پاک اور دائمی ہیں اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

الاشارۃ الی ماسبق من قدافلح فانہ جامع الامر الدیانۃ وخلاصۃ الکتب المنزلۃ (صحف ابراھیم و موسی) بدل من الصحف الاولی قال النبی علیہ السلام من قرأ سورۃ الاعلی اعطاہ اللہ عشر حسنات بعدد کل حرف انزلہ اللہ علی ابراھیم و موسی و محمد علیہم السلام (قاضی بیضاوی) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال ان رسول اللہ علیہ السلام صعد المنبر فقال امین ثم صعد الدرجۃ الثانیۃ فقال امین ثم صعد الدرجۃ الثالثۃ فقال امین ثم استوی فجلس فقال لہ معاذ بن جبل صعدت ثلاث مرات فما حکمتہ یا رسول اللہ قال اتانی جبرائیل فقال یا محمد من ادرک شہر رمضان ولم یصم الی اخرہ ولم یغفر لہ دخل النار فابعدہ اللہ منہا فقلت امین وقال من ادرک ابویہ او احدھما ولم یبرھما فمات دخل النار فابعدہ اللہ منہا قلت امین وقال من ذکرت عندہ اسمک ولم یصل علیک دخل النار فابعدہ اللہ منہا فقلت امین (زبدۃ) قیل قد افلح من تزکی یعنی برالوالدین کقولہ تعالی (وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا) وقیل قد افلح من تزکی یعنی من ترک اللیل الی الظلمۃ کقولہ تعالی (ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار) (وقیل قد افلح من تزکی یعنی من ترک الغیبۃ

یعنی مضمون قد افلح من تزکی الی آخرہ جوامر دینی کا جامع اور کتب منزلہ کا خلاصہ ہی پہلے صحیفوں یعنی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں موجود ہی پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ اللہ تعالی سورۃ الاعلی پڑھنے والے کو ان حرفوں میں سے ایک ایک حرف کے بدلہ دس دس نیکیاں عطا فرماتا ہے جو ابراہیم موسی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں (بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر فرمایا امین پھر دوسری سیڑھی پر چڑھکر فرمایا امین۔ پھر تیسری سیڑھی پر چڑھکر فرمایا امین پھر بیٹھ گئے معاذ بن جبل نے کہا حضور اس تین بار آمین کہنے میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا۔ جبرئیلؑ نے مجھسے یہ کہا تھا کہ جو شخص رمضان پاکر آخر تک روزے نہیں رکھتا دوزخی ہو جاتا ہی خدا اُسے دوزخ سے دور رکھے۔ میں نے کہا آمین۔ پھر کہا جو شخص اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو پاکر اُنکے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتا جہنمی ہو جاتا ہی خدا اُسے جہنم سے دور رکھے۔ میں نے کہا آمین پھر کہا جو شخص آپکا نام سنکر درود نہیں بھیجتا قابل دوزخ ہو جاتا ہی۔ خدا اُسے دوزخ سے بچائے۔ میں نے کہا آمین (زبدہ) قد افلح من تزکی میں لفظ تزکی کے مراد معنی مختلف ہیں۔ بعض نے کہا ہی جس نے والدین کے ساتھ نیکی کی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ الآیۃ تیرے پروردگار کا حکم ہے کہ اُسکے سوا اور کسیکو نہ پوجو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔ بعض کا قول ہے جسنے ظالموں سے میل ملاپ چھوڑ دیا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا الآیۃ ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ورنہ تمکو آگ پکڑ لیگی۔ بعض کہتے ہیں جس نے غیبت کو چھوڑ دیا۔

کقولہ تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضا وقیل قد افلح من تزکی یعنی من ترک محبۃ الدنیا کقولہ تعالیٰ (یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم) وقیل قد افلح من تزکی یعنی من ذکر اللہ کثیرا کقولہ تعالیٰ) یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا (وقیل قد افلح من تزکی یعنی من صبر علی مصیبۃ اللہ کقولہ تعالیٰ) انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب (وقیل قد افلح من تزکی یعنی من تطہر ظاہرہ وباطنہ کقولہ تعالیٰ) ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقہم بعض الذی عملوا لعلہم یرجعون (وقیل قد افلح من تزکی یعنی بتلاوۃ القرآن کقولہ تعالیٰ) واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایمانا وقیل قد افلح من تزکی یعنی باخلاص عملہ کقولہ تعالیٰ) الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات (وقیل قد افلح من تزکی یعنی نہی النفس عن الہوی کقولہ تعالیٰ) واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی المأوی) شیخ زاد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا صاموا شہر رمضان وخرجوا الی عیدہم یقول اللہ تعالیٰ یا ملائکتی کل عامل یطلب اجرہ وعبادی الذین صاموا شہرہم وخرجوا الی عیدہم یطلبون اجورہم اشہدوا انی قد غفرت لہم

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نکرو۔ بعض کا قول ہے جسنے دنیا کی محبت چھوڑ دی چنانچہ ارشاد ہوا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ الَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اسدن مال واولاد نفع نہ دیگی۔ ہاں جو خدا کے پاس سالم دل لیکر آیا وہ نفع میں رہا۔ بعض کہتے ہیں جسنے یاد الٰہی بکثرت کی چنانچہ آیت ہے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا اسلئے خدا کو بکثرت یاد کیا کرو۔ بعض کا قول ہے جو خدا کی بھیجی مصیبت پر صبر کرے چنانچہ فرماتے ہیں اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَہُمْ الآیہ۔ صابرون کو بیحساب بدلہ دیا جاے گا۔ بعض نے کہا ہے جو اپنا ظاہر و باطن پاک رکھے چنانچہ ارشاد ہوا ہے ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جنگلوں اور دریاؤں میں لوگوں کے بداعمال کے باعث بگاڑ پڑ جاتا ہے یہ اسلئے کہ خدا انکو انکے بعض اعمال کا مزا چکھا دے تاکہ وہ توبہ کریں۔ بعض کا قول ہے جو تلاوت قرآن سے تزکیہ حاصل کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ الآیہ جب انپر خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان اور زیادہ ہو جاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے جسنے خالص عمل کئے۔ چنانچہ حکم ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ الآیۃ مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لاکر نیک عمل کئے خدا انکی بدیوں کو نیکیوں سے بدلدیگا۔ بعض کا قول ہے جسنے نفس کو بدخواہشوں سے روکا جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جو اپنے خدا کے سامنے کھڑا ہونیسے ڈرا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا اسکا ٹھکانا جنت ہے (شیخ زادہ) ابن مسعود رضؓ سے مروی ہے کہ جب رمضان کے روزے رکھکر لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ ہر کام کرنیوالا اپنی مزدوری مانگا کرتا ہے میرے بندے روزے تمام کرکے عیدگاہ کیطرف اپنی مزدوری مانگنے نکلے ہیں تم گواہ رہو میں نے ان کو

فینادی منادیا امۃ محمد ارجعوا الی منازلکم قد بدلت سیئاتکم بالحسنات فیقول اللہ تعالیٰ یا عبادی صمتم لی وافطرتم لی فقوموا مغفورا لکم (زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ السلام انہ قال رمضان اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النیران وقال علیہ السلام ان اللہ یعتق فی کل ساعۃ من رمضان من اللیل والنہار ستمائۃ الف عتیق من النار فمن استوجب العذاب الی لیلۃ القدر وفی لیلۃ القدر یعتق بعدد من اعتق من اول الشہر وفی یوم الفطر یعتق بعدد من اعتق فی الشہر ولیلۃ القدر (تنبیہ الغافلین) عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال صوم العید معلق بین السماء والارض حتی یؤدی صدقۃ الفطر فاذا ادی صدقۃ الفطر جعل اللہ لہ جناحین اخضرین یطیر بھما الی السماء السابعۃ یتراءاہ اللہ تعالیٰ ان یجعل فی قندیل من قنادیل العرش حتی یاتی صاحبہ (زبدۃ) قال انس بن مالک المؤمن خمسۃ اعیاد (الاول) کل یوم یمر علی المؤمن ولا یکتب علیہ ذنب فھو یوم عید (والثانی) الیوم الذی یخرج فیہ من الدنیا بالایمان والشہادۃ والعصمۃ من کید الشیطان فھو یوم عید (والثالث) الیوم الذی یجاوز فیہ الصراط ویامن من اھوال القیمۃ ویخلص من ایدی الخصوم والرقباء فھو یوم عید (والرابع) الیوم الذی یدخل فیہ الجنۃ ویامن من الحجب فھو یوم عید (والخامس) الیوم الذی ینظر

ہے قیامت ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اے امت محمدیہ اپنے گھروں کی طرف چلے جاؤ تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو تمنے میرے لئے روزے رکھے اور میرے لئے افطار کئے۔ باوجود نے تمکو بخشدیا پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رمضان کا اول عشرہ رحمت کا ہے اوسط مغفرت کا اور آخر دوزخ سے آزادی کا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر ساعت میں لیلۃ القدر تک (دن ہو یا رات) چھ لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور لیلۃ القدر میں اول روزہ سے لیلۃ القدر تک کی گنتی کے برابر دوزخی آزاد ہوتے ہیں پھر عید کے دن استقدر جہنمی آزاد ہوتے ہیں جسقدر تمام رمضان اور ہر لیلۃ القدر میں ہوئے تھے (تنبیہ الغافلین) انس بن مالک سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں مسلمان کا روزہ جبتک صدقۃ الفطر ادا نکرے آسمان و زمین کے مابین معلق رہتا ہے پھر جب بندہ صدقۃ الفطر ادا کر دیتا ہے تو اُسکے دو سبز پر لگجاتے ہیں اور انکے ذریعہ سے روزہ ساتویں آسمان تک اُڑجاتا ہے۔ پھر اُس روزہ دار کے آنے تک عرش کی قندیل میں امانتاً رکھدیا جاتا ہے (زبدہ) انس بن مالک کا قول ہے کہ مومن کے لئے پانچ عیدیں ہیں (۱) بغیر گناہ کے جو دن گزر جائے وہ گویا مسلمان کے لئے عید کا دن ہے (۲) جسدن ایمان اور کلمہ شہادت کے ساتھ مکار شیطان سے بچکر دنیا سے نکلجائیگا وہ عید کا دن ہوگا (۳) جسدن پلصراط سے گزر جائیگا۔ اہوال قیامت سے نجات پائیگا۔ عذاب کے فرشتوں سے رہائی ملیگی۔ بیشک عید کا دن ہوگا (۴) جسدن جحیم سے نجات پاکر جنت میں داخل ہو جائیگا عید کا دن ہوگا (۵) جسدن دیدار الٰہی ہوگا سب سے بڑا عید کا دن ہے (ابو الشیخ)

وعن وھب بن منبہ انہ قال علیہ السلام ان ابلیس علیہ اللعنۃ یصیح فی کل یوم عید فیجتمع اھلہ عندہ فیقولون یاسیدنا من اغضبک انا نکسرہ فیقول لا شئ ولکن اللہ تعالٰی قد غفر لھذہ الامۃ فی ھذا الیوم فعلیکم ان تشغلوھم باللذات والشھوات وشرب الخمر حتی یبغضھم اللہ فعلی العاقل ان یمنع نفسہ فی یوم العید عن الشھوات والمناھی ویداوم علی الطاعات ولذا قال النبی علیہ السلام اجتھدوا یوم الفطر فی الصدقۃ واعمال الخیر والبر من الصلوۃ والزکوۃ والتسبیح والتھلیل فانہ الیوم الذی یغفر اللہ تعالٰی فیہ ذنوبکم ویستجیب دعاءکم وینظر الیکم بالرحمۃ (درۃ الواعظین) حکی ان صالح بن عبد اللہ کان اذا کان یوم الفطر ذھب الی المصلی فرجع بعد اداء الصلوۃ الی دارہ وجمع اھل وعیال عندہ وجعل علی عنقہ سلسلۃ من حدید وھال الرماد علی راسہ وجسدہ وبکی بکاء شدیدا فقالوا یا صالح ھذا یوم العید ویوم السرور فما حالک ھذا فقال عرفت ذلک ولکن انا عبد امرنی ربی ان اعمل عملا لہ فما ادری اقبلہ امرا وکان یجلس فی طرف المصلی فقیل لہ لم لا تجلس فی وسط المصلی قال جئت سائلا للرحمۃ وھذا مجلس السائلین (زبدۃ الواعظین) قال علیہ السلام اذا کان یوم الفطر یبعث اللہ الملائکۃ فیھبطون الی الارض فی کل البلاد فیقولون یا امۃ محمد اخرجوا الی رب کریم فاذا برزوا الی مصلاھم یقول اللہ اشھدوا یا ملائکتی

وھب بن منبہ سے روایت ہی کہ ابلیس عید کے دن اسقدر چیختا چلاتا ہی کہ تمام شیاطین جمع ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کہ جس شخص نے آپکو غصہ دلایا ہی ہم اُسکے ٹکڑے کر ڈالینگے۔ جواب دیتا ہی کہ میرا غصہ صرف اسلئے ہی کہ آج کے دن اللہ تعالٰی نے اس اُمت کو بخشدیا۔ تمپر لازم ہی کہ مسلمانو کو لذتون اور بُری خواہشون مین مشغول کرو۔ شراب خواری مین لگاؤ۔ تاکہ اللہ تعالٰی اُنپر غضبناک ہو جائے۔ اسلئے عاقل پر فرض ہی کہ عید کے دن اپنے نفس کو خواہشات اور دیگر ممنوعات سے روکے اور طاعات کی مداومت کرتا رہی۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی عید کے دن تیرا نماز۔ زکوۃ۔ تسبیح وتہلیل اور دیگر اعمال خیر مین زیادہ کوشش کیا کرو۔ کیونکہ اسدن خدا تمہارے گناہ بخشتا دعائین قبول کرتا اور تمہاری طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہی (درۃ الواعظین) حکایت صالح بن عبد اللہ عید کے دن جب عیدگاہ کو واپس آتے تو اپنے گھر والون کو جمع کرکے اپنی گلے مین لوہے کی زنجیر ڈالتے اور سر و جسم پر خاک ملکر گریہ وزاری کرتے۔ لوگ کہتے کہ یہ تو خوشی کا دن ہی۔ آپ یہ کیا کر رہے ہین۔ جواب دیتے کہ یہ مجھے بھی معلوم ہی مگر مین بندۂ خدا ہون مجھے حکم ہی کہ خالص اُسکے لئے عمل کرون۔ یہنے عمل تو کئے لیکن یہ معلوم نہین قبول ہوئے یا نہ ہوئے۔ اسپر یہ میرا قاعدہ تھا کہ عیدگاہ مین جاکر ایک کنارہ بیٹھا کرتے تھے۔ لوگون نے کہا آپ بیچ مین کیون نہین بیٹھتے۔ فرمایا مین سائل رحمت بنکر آیا ہون اسلئے سائلون کی جگہ بیٹھتا ہون (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اللہ تعالٰی عید کے دن فرشتے نازل کرتا ہی اور وہ زمین پر اُتر کر تمام شہرون مین پھیل جاتے ہین اور یہ کہتے ہین اے اُمت محمدیہ۔ رب کریم کی طرف چلو پھر جب لوگ نماز کیطرف چلتے ہین تو اللہ تعالٰی فرماتا ہی اے فرشتو۔ گواہ رہو

انی قد جعلت ثوابهم علی صیامهم رضائی ومغفرتی ویقال ان الحکمة فی عید الدنیا تذکرة عید الآخرة فاذا رایت الناس یعضهم یذهب مشاة وبعضهم رکبانا وبعضهم لابسا وبعضهم عریانا وبعضهم یلبس اطلسا وبعضهم یلاسا وبعضهم لاعباضا حکما وبعضهم باکیا فاذکر سیر القیمة فانه کذلک کما قال الله تعالی (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جهنم وردا) وقال الله تعالی (یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا) وقال الله تعالی (یوم تبیض وجوه وتسود وجوه) ولذا قیل ان الاعیاد مصیبة للایتام ولبعض اصحاب الاموات (حکی) عن انس بن مالک رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه خرج لصلوة العید والصبیان یلعبون وفیهم صبی جالس فی مقابلتهم وعلیه ثیاب بذلة وهو یبکی فقال النبی علیه السلام له ایها الصبی مالک تبکی فلا تلعب معهم فلم یعرفه الصبی فقال له ایها الرجل مات ابی بین یدی رسول الله فی غزوة کذا وتزوجت امی واکلت اموالی واخرجنی زوجها من بیتی ولیس لی طعام ولا شراب ولا ثیاب ولا بیت فلما نظرت الیوم الی الصبیان ذوی الاباء اخذنی مصیبة ابی فلذلک ابکی فاخذ رسول الله بیده فقال له یا صبی هل ترضی ان اکون ابا وعائشة اما وعلیا عما والحسن والحسین اخوین وفاطمة اختا لک فعرف الصبی انه رسول الله فقال لا ارضی یا رسول الله

ان کے روزوں کا بدلہ میری رضا اور مغفرت ہی بعض کا قول ہی کہ دنیا کی عید میں رحمت ہی کہ آدمی آخرت کی عید کو یاد رکھے کیونکہ دنیا میں عید کے دن بعض آدمی پیدل ہوتے ہین بعض سوار بعض کپڑے پہنے بعض ننگے بعض کے پاس اطلس کے لباس اور بعض کے پاس ٹاٹ کا بعض کھیلتے کودتے اور بعض روتے ہوئے اس نظارہ کو انسان حال قیامت پیش نظر رکھے کیونکہ وہان بھی اسیطرح ہوگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا الآیۃ ہم اسدن پرہیزگارونکو رحمان کی طرف جمع کرینگے اور گنہگارونکو جہنم کی طرف کھینچین گے دوسری آیت ہی یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا جسدن صور پھونکا جائیگا تم سب اکٹھے ہوکر آجاؤ گے اللہ تعالی کا قول ہی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ اسدن اکثر چہرے سفید ہونگے اور اکثر سیاہ اسلئے کہا گیا ہی کہ عیدین یتیمون اور اہل میت کے لئے مصیبتین ہین حکایت انس بن مالک پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپ عید کی نماز کے لئے جارہی تھے رستہ مین لڑکے کھیلتے ملے انمین ایک لڑکا پھٹے کپڑے پہنے الگ بیٹھا رو رہا تھا آپنے فرمایا لڑکے اکیون رو رہا ہی تو بھی انکے ساتھ کھیل اُسنے حضور کو نہ پہچانا اور یہ کہا میرا باپ پیغمبر خدا کے ساتھ غلان جہاد مین شہید ہوگیا مال بے تیرکہ کا تمام مال کھاپی کر اور نکاح کرلیا اور اُسکے خاوند نے مجھے گھر سے نکال دیا میرے پاس کھانا نہ پینا نہ گھر نہ کپڑا جب مان باپ والے اور لڑکون کو دیکھتا ہون تو اپنے باپ کا صدمہ یاد آجاتا ہی اسلئے روتا ہون پیغمبر خدا نے اسکا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تجھکو یہ پسند ہی کہ مین تیرا باپ بنون اور عائشہ تیری ماں بنجائین علی چچا ہون حسن حسین بھائی بنین اور فاطمہ بہن ہون اب لڑکے نے پہچان لیا کہ آپ رسول اللہ ہین اور یہ کہا مین راضی نہین یا رسول اللہ

فحمله النبی علیه السلام الی منزله والبسه احسن الثیاب واشبعه وزینه وطیبه فخرج الصبی ضاحکا مستبشرا فلما رآه الصبیان قالوا له کنت قبل هذا الآن تبکی فما بالک صرت الآن مسرورا فقال کنت جائعا فشبعت وکنت عاریا فلبست وکنت یتیما فکان رسول الله ابی وعائشة امی والحسن والحسین اخوی وعلی عمی وفاطمة اختی فلا اوتر فقال الصبیان یا لیت اٰباءنا قتلوا فی سبیل الله فی تلک الغزوة فنکون کذلک فلما نوی النبی علیه السلام خرج الصبی وهو یحثو التراب علی راسه فاستغاث وقال الآن صرت غریبا ویتیما فضمه ابو بکر الصدیق الی نفسه رضی الله عنه (زبدۃ) صدقة الفطر واجبة عملا واعتقادا علی الحر المسلم المالک لنصاب فاضل عن الحوائج الاصلیة وان لم یکن نامیا وبه تحرم الصدقة وتجب اداء ضحیة عن نفسه وولده الصغیر الفقیر وعبده للخدمة ولو کان کافرا وکذا مدبره وام ولده لا عن زوجته وولده الکبیر وطفله الغنی بل من مال الطفل والمجنون کالطفل ولا عن مکاتبه ولا عن عبیده للتجارة ووقت اداء صدقة الفطر قبل صلوة العید روی ان عثمان بن عفان رضی الله عنه نسی زکوة الفطر قبل صلوة العید فجعل کفارته عتق رقبة ثم جاء النبی علیه السلام فقال یا رسول الله نسیت زکوة الفطر قبل صلوة العید فجعلت کفارته عتق رقبة فقال علیه السلام لو اعتقت یا عثمان مائة رقبة لم تبلغ ثواب

آپ اُسے اپنے گھر لیگئے۔ کپڑے پہنائے۔ پیٹ بھر کے کھانا کھلایا بنایا سنوارا۔ لڑکا خوش ہوتا ہوا باہر نکلا۔ لڑکوں نے کہا یہ کیا اِس سے پہلے تو رو رہا تھا اور اب ہنس رہا ہی۔ جو ابدیا پہلے مین بھوکا تھا اب پیٹ بھر کے کھا آیا ہون۔ پہلے ننگا تھا اب کپڑے پہن رہا ہون۔ پہلے یتیم تھا اب رسول اللہ میرے باپ۔ حضرت عائشہ میری ماں۔ حسن حسین بھائی۔ علی چچا اور فاطمہ بہن بنگئی ہین۔ پھر مین خوش کیونکر نہون۔ لڑکون نے کہا کاش ہم جاوین ہمارے باپ قتل کئے جاتے اور ہم اِس لڑکے کی طرح حضور کے بیٹے بنجاتے پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ لڑکا سر پر مٹی ڈالتا ہوا نکلا اور یہ کہا آج مین غریب و یتیم ہوگیا ہون یہ سُنکر حضرت ابو بکر صدیق نے اُسے اپنی سایۂ تربیت مین لیا (زبدہ) ہر آزاد مسلمان عاقل مالک نصاب پر جو حاجت اصلی سے زائد ہو صدقۂ فطر عملاً و اعتقاداً واجب ہی (گواعتقاداً لازمی) نصاب نامی ہو یا نہو۔ اور اسی سے صدقہ حرام ہوجاتا ہی علی ہذا القیاس قرابتی اپنی ذات اور اپنی محتاج و صغیر اولاد اور اُس غلام کی طرف سے واجب ہے جو خدمت کے لئے ہو خواہ کافر ہی کیون نہو یہی حکم مدبر اور ام ولد کا ہی۔ للوثہ جورو۔ بالغ اولاد۔ اور بالغ اطفال کی طرف سے واجب نہین بلکہ لڑکے ہی کے مال سے کرنی چاہیے۔ اسی طرح مکاتب اور غلام تجارت کی طرف سے قرابتی واجب نہین دیوانے کا وہی حکم ہی جو بچے کا۔ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔ ایک روایت مین ہی کہ حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا بھول گئے تھے۔ اسکے کفارہ مین ایک غلام آزاد کیا۔ پھر پیغمبر علیہ السلام سے اپنے نسیان اور کفارہ کا حال بیان فرمایا آپنے جواب دیا اے عثمان اگر ہزار غلام آزاد کردگے تو وہ ثواب نہین ملیگا جو نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے مین ملتا (زبدۃ)

قبل الرکوع واحدۃ السجدۃ ثنتان مع ان کلا منہما فرض لان الرکوع ادعی للعبودیۃ والسجدتان شاہدان فکلام یقبل الرکوع الا بالسجود فکذلک لا یقبل الصوم الا بصدقۃ الفطر فہا شاہدۃ علیہ (زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من اعطی صدقۃ الفطر کان لہ عشرۃ اشیاء (الاول) یطہر جسدہ من الذنوب (والثانی) یعتق من النار (والثالث) یصیر صومہ مقبولا کما قال الحسن البصری ان صدقۃ الفطر للصوم کسجدۃ السہو للصلوۃ فکما تجبر سجدۃ السہو کل واقع فی الصلوۃ فکذا الصوم یجبر بصدقۃ الفطر کل واقع فیہ وفی التراویح لان الحسنات یذہبن السیئات (والرابع) یستوجب الجنۃ (والخامس) یخرج من قبرہ آمنا (والسادس) یقبل ما عمل من الخیرات فی تلک السنۃ (والسابع) تجب لہ شفاعتی یوم القیمۃ (والثامن) یمر علی الصراط کالبرق الخاطف (والتاسع یرجح میزانہ من الحسنات (والعاشر) یمحو اللہ تعالی اسمہ من دیوان الاشقیاء (شیخ زادہ) وندب اخراجہا قبل صلوۃ العید ولا تسقط بالتاخیر وہی نصف صاع من بر او دقیق او سویق او صاع من تمر او شعیر او الزبیب کالبر وعندہما کالشعیر والصاع ثمانیۃ ارطال ودفع قیمۃ ذلک افضل وعلیہ الفتوی لانہ ادفع لحاجۃ الفقیر (ملتقی الابحر وقال علیہ السلام من اعطی صدقۃ الفطر کان لہ بکل حبۃ یعطیہا سبعون الف قصر طولہ ما بین المشرق والمغرب

بعض کا قول ہی کہ رکوع ایک ہے اور سجدے دو۔ حالانکہ دونو فرض ہین۔ اسکا سبب یہ ہے کہ رکوع عبودیت کا مدعی اور سجدے اُسکے گواہ ہین۔ پھر جسطرح رکوع بلا سجود مقبول نہین اسیطرح روزے بلا ادائے صدقۂ فطر قبول نہین ہوتے۔ کیونکہ یہ روزہ کا گواہ ہی (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جس نے صدقۂ فطر ادا کیا اسے دس چیزین عطا کی جائینگی (۱) اُسکا جسم گناہون سے پاک ہوگا (۲) دوزخ سے آزادی ملیگی (۳) روزہ قبول ہوگا۔ چنانچہ حسن بصری سے روایت ہی کہ صدقۂ فطر روزہ کے لئے ایسا ہی جیسا سجدۂ سہو نماز کے لئے جسطرح سجدۂ سہو نماز کے حق مین جبر نقصان کا باعث ہی اسیطرح صدقۂ فطر اور تراویح سے روزہ کے تمام نقصانات کا جبر ہوجاتا ہی۔ کیونکہ حسنات سیئات کو دفع کردیتی ہین (۴) جنت کا مستحق ہوجائے گا (۵) قبر سے بامن ہوکر نکلیگا (۶) اس سال مین اُسکے تمام نیک اعمال قبول کئے جائینگے (۷) قیامت کے دن شفاعت پیغمبر علیہ السلام کی نصیب ہوگی (۸) پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیگا (۹) میزان نیکیون کے باعث جھک جائیگی (۱۰) اشقیا کے دفتر سے اُسکا نام مٹا دیا جائیگا (شیخ زادہ) صدقۂ فطر نماز سے پہلے دیدینا مستحب ہے اگر تاخیر سے ساقط نہین ہوتا گیہون یا آٹے یا ستو کا نصف صاع دینا چاہئے جَو اور کھجور مین پورا صاع ادا کرے۔ کشمش گیہون کے حکم مین ہی۔ اور صاحبین کے نزدیک جَو کے حکم مین۔ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہی۔ مگر حساب کرکے قیمت دیدینی اولی ہی۔ کیونکہ اس سے فقیر کو زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہی (ملتقی الابحر) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین صدقۂ فطر دینے والے کو ہر دانے کے بدلے ستر ہزار محل بہشت مین ملینگے جنکا طول مشرق سے مغرب تک ہوگا (مشکوۃ)

اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدہر کلہ وفی روایۃ اخری اعطاہ اللہ تعالی ثواب ستۃ انبیاء (اولہم) ادم علیہ السلام (والثانی) یوسف علیہ السلام (والثالث) یعقوب علیہ السلام (والرابع) موسی علیہ السلام (والخامس) عیسے علیہ السلام (والسادس) محمد علیہ السلام واللہ اعلم بالصواب (زبدۃ الواعظین) یجب اخراج صدقۃ الفطر علی الکبیر والصغیر سواء کان صحیحا او مجنونا عنہما وعند محمد وزفر لا یجب علی الصغیر والمجنون لو کان لہ داران دار یسکنہا والدار الاخری لا یسکنہا ویؤجرہا یعتبر قیمتہا مائتی درہم ویجب علیہ صدقۃ الفطر وکذلک لو کان لہ دار واحدۃ یسکنہا وفضل عن سکناہ بہا مائتی یعتبر قیمۃ الفضل وکذلک فی الثیاب والاثاث (محیط البرہان)

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الفجر

(والفجر) اقسم (بالصبح او فلقہ کقولہ تعالی (والصبح اذا تنفس) او بصلاۃ (ولیال عشر) عشر ذی الحجۃ ولذلک فسر الفجر بفجر عرفۃ او النحر او عشر رمضان الاخیر وتنکیرہا للتعظیم وقری ولیال عشر بالاضافۃ علی ان المراد بالعشر الایام (والشفع والوتر)

مسلم ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی جو شخص رمضان کے پورے روزے رکھکر شوال مین چھ روزے رکھ لیا کرتا ہے وہ گویا صائم الدہر ہی۔ دوسری روایت مین ہے کہ اللہ تعالی اُسے چھ پیغمبرون کا ثواب دیتا ہی جنمین اول آدم ہین۔ دوم یوسف۔ سوم یعقوب۔ چہارم موسیٰ پنجم عیسیٰ ششم محمد علیہ السلام۔ واللہ اعلم بالصواب (زبدۃ الواعظین) صاحبین کے نزدیک بڑا ہو یا چھوٹا تندرست ہو یا دیوانہ سب پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ امام محمد اور زفر کے نزدیک نابالغ اور مجنون پر واجب نہین۔ اگر کسی شخص کی ملک مین دو مکان ہین۔ ایک مین خود رہتا ہی۔ اور ایک کرایہ کو دے رکھا ہی۔ اگر اُسکی قیمت دو سو درم ہی تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔ علی ہذا القیاس اگر ایک ہی مکان اتنا بڑا ہی کہ ایک حصہ مین خود رہتا ہی اور ایک حصہ خالی پڑا رہتا ہی تو اس دوسرے حصہ کی قیمت لگائی جائیگی۔ بیشمار کیڑون اور دیگر اثاث البیت کا یہی حال ہی (محیط البرہان)

سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الفجر

وَالْفَجْرِ۔ مین خود صبح یا اُسکے چاک گریبان ہونیکی قسم کھاتا ہون۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ خود اللہ تعالی فرماتا ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ یعنی صبح کی قسم جبکہ وہ سانس لینے لگے۔ یا یہ معنی ہین کہ نماز صبح کی قسم۔ وَلَیَالٍ عَشْرٍ اور دس راتون یعنی عشرۂ ذی الحجہ کی قسم۔ اسی لئے فجر کی تفسیر یوم عرفہ یا یوم نحر کی فجر سے کی گئی ہی یا رمضان کے آخر عشرہ کی قسم کھائی ہے اور اسکی تنکیر تعظیم کے لئے ہی بعض قرأت مین وَلَیَالِ عَشْرِ الاضافۃ ہے اس صورت مین عشر سے دس دن مراد ہون گے۔ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۔

والاشیاء کلها شفعها و وترها او الخلق کقوله تعالی (ومن کل شی خلقنا زوجین) والخالق هو الله لانه فرد ومن فسرهما بالعناصر الاربعة والافلاک او الروح والسیارات او شفع الصلوات ووترها ویوم النحر وعرفة وقد روی مرفوعا او بغیرها فلعله افرد بالذکر من انواع المدلول ماراه اظهر دلالة علی التوحید او مدخلا فی الدین او مناسبة لما قبلها او اکثر منفعة موجبة للشکر (والليل اذا يسر) اذا یمضی کقوله تعالی (والليل اذ ادبر) والتقیید بذلک لما فی التعاقب من قوة الدلالة علی کمال القدرة ووفور النعمة او یسری فیه من قولهم صلی المقام وحذف الیاء للاکتفاء بالکسرة تخفیفا (هل فی ذلک) القسم والمقسم به (قسم) حلف او محلوف به (لذی حجر) یعتبره ویؤکد به ما یرید تحقیقه والحجر العقل سمی به لانه یحجر عما لا ینبغی کما سمی عقلا وفهبة وحصاة من الاحصاء وهو الضبط والمقسم علیه محذوف وهو لیعذبن یدل علیه قوله (الم ترکیف) الایة قاضی) وعن الحسن بن علی انه قال اذا دخلت المسجد فسلم علی النبی علیه السلام فان رسول الله علیه السلام قال لا تتخذوا بیتی عیدا ولا تتخذوا بیوتکم قبورا وصلوا علی حیث کنتم فان صلوتکم تبلغنی وفی حدیث اوس رضی الله عنه انه قال علیه السلام اکثروا علی من الصلوة یوم الجمعة فان صلوتکم معروضة علی

یعنی کل اشیاء کے جفت وطاق کی قسم یا مخلوق کے زوج وفرد کی قسم۔ چنانچہ ایک اور آیت میں ہے وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ او خالق اللہ تعالیٰ ہی کیونکہ وہ فرد ہی۔ اور جس شخص نے عناصر اربعہ۔ افلاک۔ بروج۔ سیارات۔ جفت وطاق نمازوں اور بطریق روایت مرفوع یوم النحر یا یوم عرفہ وغیرہ کے ساتھ شفع ووتر کی تفسیر کی ہی اُسنے انواع عدد لوازمات میں سے جس چیز کو توحید پر بطور ظاہر زیادہ دال پایا یا دین میں اُسکا زیادہ دخل دیکھا یا ماقبل سے مناسب خیال کیا یا کثیر المنافع ہونیکے باعث لائق مزید شکر سمجھا اُسکا ذکر کردیا۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ۔ اور رات کی قسم جبکہ گزر جائے۔ چنانچہ خود فرماتا ہی۔ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ۔ گزر جانیکی قید اسلئے ہی کہ رات دن کا نوبت بنوبت آنا کمال قدرت اور وفور نعمت کی نہایت قوی دلیل ہی۔ یسری میں یائے تحتانی کا کسرہ کے باعث تخفیفاً حذف کیگئی ہے۔ هَلْ فِي ذَٰلِكَ الآية۔ کیا اس قسم مقسم بہ میں کوئی حلف یا محلوف بہ اُس شخص کے لئے ہی جو صاحب عقل ہو۔ اس جملہ سے جس شے کے اثبات کا ارادہ کیا گیا ہی اسکی تاکید منظور ہے۔ حجر اسلئے عقل کو کہتے ہیں کہ عقل ناسزا وارچیزوں سے روکتی ہی چنانچہ عقل اور نہیہ کے بھی یہی معنی ہیں اور حصاۃ بمعنی ضبط احصاء سے لیا گیا ہی یہاں قسم عامیہ محذوف ہے یعنی قسم ہے کافر عذاب دے جائینگے اور جس محذوف پر آیۃ اَلَمْ تَرَ کَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ یعاد دال ہی (قاضی) حسن بن علی سے مروی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجا کرو کیونکہ آپکا قول ہی۔ لوگو۔ میرے گھر کو عید اور اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ۔ اور جہاں کہیں ہو مجھپر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھتک پہنچ جاتا ہی۔ اوس شخص کی روایت میں ہی کہ آپنے فرمایا جمعہ کے دن مجھپر زیادہ درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود میرے سامنے لایا جاتا ہی

وعن سلیمان سحیم رحمۃ اللہ علیہ انہ قال رایت النبی علیہ السلام فی النوم فقلت یا رسول اللہ ھؤلاء الذین یاتونک فیسلمون علیک افتفقہ سلامہم قال علیہ السلام نعم وارد علیہم (شفاء شریف) قال بعض العلماء من صام ھذہ الایام اکرمہ اللہ بعشرۃ اشیاء البرکۃ فی عمرہ والزیادۃ فی مالہ والحفظ فی عیالہ والتکفیر لسیئاتہ والتضعیف لحسناتہ والتسہیل لسکرات موتہ والضیاء لظلمات قبرہ والتثقیل لمیزانہ والنجاۃ من درکاتہ والصعود علی درجاتہ وکذا روی ان اللہ اختار من السنۃ ثلاث عشرات العشر الاخیر من رمضان لما فیہ من برکات لیلۃ القدر وعشر الاضحی لما فیہ من یوم الترویۃ ویوم عرفۃ والاضاحی والتلبیۃ والحج وانواع المناسک کما جاء فی الخبر ان اللہ تعالی یباھی ملائکتہ فیقول انظروا الی عبادی حیث جاؤا من کل فج عمیق شعثا غبرا یشہدوا منافع لہم اشہدوا یا ملائکتی انی قد غفرت لہم وعشر المحرم لما فیہ من برکات یوم عاشوراء ولورود ھذہ الآثار واشالہا قال الفقہاء رحمہم اللہ لو قال رجل للہ علی ان اصوم افضل الایام فی سنتی ھذہ بعد رمضان یجب علیہ العشر الاول من ذی الحجۃ لان الایام الفاضلۃ من السنۃ ھذہ الایام وفی الخبر من صام یوم عرفۃ مرۃ فی الحجۃ کتب اللہ تعالی لہ صیام ستین سنۃ وکتبہ اللہ من القانتین (زبدۃ الواعظین)

سلیمان سحیم روایت کرتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھکر یہ عرض کیا کہ یہ لوگ جو آپ پر سلام بھیجتے ہین کیا آپ اسے معلوم کرلیتے ہین۔ فرمایا ہان مین جواب دیا کرتا ہون (شفا شریف) بعض علما کا قول ہی کہ عشرہ ذی الحجہ کے روزہ دار کو دس چیزین عطا ہوتی ہین (۱) عمر مین برکت (۲) مال کی زیادتی (۳) اہل و عیال کی حفاظت (۴) گناہ کی معافی (۵) نیکیون کی زیادتی (۶) سکرات موت کی آسانی (۷) قبر مین روشنی (۸) میزان مین گرانباری (۹) دوزخ کے درکات سے نجات پانا (۱۰) جنت کے درجات پر ترقی اسیطرح مروی ہی کہ اللہ تعالی نے سال مین سے تین عشرون کو منتخب کیا ہی (۱) رمضان کا آخر عشرہ کیونکہ اسمین لیلۃ القدر کی برکتین موجود ہین (۲) عشرہ ذی الحجہ کیونکہ اسمین تروید عرفہ کا دن اور قربانیان اور تلبیہ اور حج اور دیگر مناسک پائے جاتے ہین چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالی از روئے فخر فرشتون سے کہا کرتا ہی کہ میرے بندونکو دیکھو۔ پراگندہ مو اور غبار آلود ہوکر دور دور سے منافع اُخروی حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوئے تم گواہ رہو مینے انکو بخشدیا۔ (۳) عشرہ محرم کیونکہ اسمین عاشورہ کا دن ہی۔ اور اسکی برکتون کے متعلق اکثر حدیثین وارد ہین۔ فقہاء کہتے ہین کہ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ مین بعد رمضان اللہ کے لئے اس سال کے افضل الایام مین روزہ رکھونگا تو اسپر ذی الحجہ کے عشرہ اول کے روزے واجب ہونگے۔ کیونکہ سارے سال مین یہ عشرہ افضل الایام ہی اور حدیث مین ہی جسنے ذی الحجہ کے عرفہ کا روزہ رکھ لیا اللہ تعالی اُسے ساٹھ برس کے روزونکا ثواب دیتا ہی اور اسکا نام قانتین مین لکھ لیتا ہی (زبدۃ الواعظین)

روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قال علیہ السلام ما من ایام العمل الصالح فیہا احب الی اللہ تعالیٰ من ھذہ الایام یعنی ایام عشر ذی الحجۃ قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ وما لہ فلم یرجع بذلک وروی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من ایام احب الی اللہ ان یعبد فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صوم کل یوم منہا صیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا قیام لیلۃ القدر وفی الخبر ان موسی علیہ السلام قال یارب دعوت فلم تجب دعوتی فعلمنی شیئا ادعوک بہ فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یا موسی اذا دخل ایام العشر من ذی الحجۃ قل لا الہ الا اللہ افض حاجتک قال یارب کل عبادک تقولہا قال یا موسی من قال لا الہ الا اللہ فی ھذہ الایام مرۃ لو وضعت السموات السبع والارضون السبع فی کفۃ المیزان ولا الہ الا اللہ فی الکفۃ الاخری لثقلت ورجحت ھذہ المقالۃ علیہن جمیعا

روی عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام انہ قال الیوم الذی غفر اللہ فیہ لادم علیہ السلام (اول یوم) من ذی الحجۃ من صام ذلک الیوم غفر اللہ لہ کل ذنب (والیوم الثانی) استجاب اللہ دعاء یونس علیہ السلام فاخرجہ من بطن الحوت من صام ذلک الیوم کان کمن عبد اللہ تعالیٰ سنۃ لم یعص اللہ فی عبادتہ طرفۃ عین (والیوم الثالث) الذی استجاب اللہ فیہ دعاء زکریا علیہ السلام من صام ذلک الیوم استجاب اللہ دعاءہ

ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین یہ نسبت اور دنون کے عشرۂ ذی الحجہ مین کوئی نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے یہانتک کہ جہاد بھی اس سے بہتر نہین مگر مان وہ غازی جو اپنے جان و مال کے ساتہ جہاد کرے اور پھر زندہ واپس آئے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یہ نسبت اور دنون کے عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ان دنون کا ایک ایک روزہ سال بھر کے روزونکی اور رات کا جاگنا شب قدر کی برابر ہی۔ حدیث شریف مین ہے کہ ایکبار موسیٰ نے عرض کیا الٰہی تو نے میری دعا قبول نکی۔ اب کوئی ایسی چیز بتا کہ اُسکے ذریعہ سے دعا مانگا کرون۔ وحی آئی کہ ای موسیٰ عشرۂ ذی الحجہ مین لا الہ الا اللہ بکثرت کہا کرو مین تمہاری حاجتین پوری کردونگا آپنے عرض کیا الٰہی یہ تو تیرے تمام بندے کہا کرتے ہین۔ جواب آیا۔ ان دنون مین ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا اسقدر ثواب رکھتا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینین ایک پلے مین رکھی جائین اور یہ کلمہ ایک پلے مین ہو تو اسی کا پلہ گران ہوکر جھک جائیگا۔ ابن عباس سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا وہ دن جسمین اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی خطا معاف کی تھی ذی الحجہ کا پہلا دن تھا۔ اس دن روزہ رکھنے والے کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہین دوسرے دن حضرت یونسؑ کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُنکو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ اسدن روزہ رکھنے والے کو اُس شخص کا ثواب ملتا ہی جسنے سال بھر کی عبادت مین ایک لمحہ خدا کی نافرمانی نہ کی ہو۔ تیسرے دن حضرت زکریاؑ کی دعا قبول ہوئی۔ اس دن روزہ رکھنے والے کی تمام دعائین قبول ہوتی ہین

(والیوم الرابع) الیوم الذی ولد فیہ عیسی علیہ السلام من صام ذلک الیوم نفی اللہ عنہ الیاس والفقر فکان یوم القیمۃ مع السفرۃ البررۃ الکرام (والیوم الخامس) الیوم الذی ولد فیہ موسی علیہ السلام من صام ذلک الیوم بری من النفاق وامن من عذاب القبر (والیوم السادس) الیوم الذی فتح اللہ تعالی لنبیہ فیہ الخیر من صامہ ینظر اللہ الیہ بالرحمۃ فلا یعذبہ بعدہ ابدا (والیوم السابع) الیوم الذی تغلق فیہ ابواب جھنم ولا تفتح حتی تمضی ایام العشر من صامہ اغلق اللہ علیہ ثلاثین بابا من العسر وفتح لہ ثلاثین بابا من الیسر (والیوم الثامن) الذی یسمی یوم التروبۃ من صامہ اعطی من الاجر مالا یعلمہ الا اللہ تعالی (والیوم التاسع) الیوم الذی ھو یوم عرفۃ من صامہ کان کفارۃ لسنۃ ماضیۃ وسنۃ مستقبلۃ وھو الیوم الذی انزل فیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (والیوم العاشر) ھو یوم الاضحی من قرب قربانا فیہ فبأول قطرۃ قطرت من دمہ غفر اللہ لہ ذنوبہ وذنوب عیالہ ومن اطعم فیہ مؤمنا او تصدق فیہ بصدقۃ بعثہ اللہ تعالی یوم القیمۃ آمنا ویکون میزانہ اثقل من جبل احد (مجالس) حکی عن سفیان الثوری انہ قال کنت اطوف بمقابر المسلمین فی البصرۃ من لیالی ذی الحجۃ فاذا انور فی قبر رجل فوقفت متفکرا

چوتھے دن حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ اس دن روزہ رکھنے والے کا خوف اور فقر رفع ہوجاتا ہی اور ایسے قیامت کے دن نیکوں کی ہمراہی نصیب ہوتی ہی۔ پانچوین دن موسیٰ پیدا ہوئے اس دن روزہ رکھنے والا نفاق سے بری اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہی چھٹے دن اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لئے خیر کے دروازے کھولے اس دن کے روزہ رکھنے والے کیطرف اللہ تعالی نظر رحمت سے دیکھتا ہی اور پھر کبھی عذاب نہین کرتا۔ ساتوین دن دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہین اور تا انقضائے عشرہ پھر نہین کھلتے۔ اس دن روزہ رکھنے والے پر مشکلات کے تیس دروازے بند ہوتے ہین اور آسانیون کے تیس دروازے کھلجاتے ہین۔ آٹھوان ترویہ کا دن ہی۔ اس دن روزہ رکھنے والے کو اسقدر ثواب ملتا ہی کہ اسکا اندازہ خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا نوین دن عرفہ کا ہے۔ جو شخص اس دن روزہ رکھے گا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آیندہ کے گناہون کا کفارہ ہوجائے گا آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ الی آخرہا اسی دن نازل ہوئی۔ دسوان دن قربانی کا ہی۔ اس دن جو شخص قربانی کرتا ہی خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ اُسکے اور اُسکی اہل وعیال کے تمام گناہ اللہ تعالی معاف کردیتا ہے۔ اور جو اس دن کسی مؤمن کو کھانا کھلادے یا خیرات کرے قیامت کے دن امن کے ساتھ ہوگا اور میزان کوہ اُحد سے بھاری ہوجائے گی (مجالس) حکایت سفیان ثوری کہتے کہ مین ذی الحجہ کی راتون مین بمقام بصرہ مسلمانون کے قبرستان مین گشت کررہا تھا یکایک ایک شخص کی قبر سے نور نکلتا نظر آیا مین تعجب کے باعث کھڑا کا کھڑا رہ گیا

فاذا صوت عال یقول یا سفیان علیک بصیام عشر ذی الحجۃ یعطی لک نور مثل ھذا رزبۃ الواعظین
وقال النبی علیہ السلام من صام الیوم الاخیر من ذی الحجۃ والیوم الاول من المحرم فقد ختم السنۃ الماضیۃ
وفتح السنۃ القابلۃ بالصوم وجعل اللہ لہ کفارۃ خمسین سنۃ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا قالت
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم یعتق اللہ تعالی فیہ من النار اکثر مما یعتق فی یوم
عرفۃ زکذا فی زہرۃ الواعظین) جذما اتیتک ولا تکن من الجاحدین قال علیہ السلام افضل ما قلت انا وما
قال الانبیاء قبلی فی ھذہ الایام العشر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وقال علیہ السلام ما من ایام
العمل فیھا افضل من عشر ذی الحجۃ فقیل یا رسول اللہ ولا رمضان فقال بل العمل فی رمضان
افضل ولکن ھذہ الایام حرمتھن اعظم (موعظۃ) قولہ والشفع والوتر عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما انہ قال الشفع یوم التروبۃ ویوم عرفۃ والوتر یوم العید وعن قتادۃ ومجاھد انھما قالا الشفع
ھو الخلق کلھم والوتر ھو اللہ تعالی وقد قال اللہ تعالی ومن کل شئ خلقنا زوجین معناہ لیعلموا ان اللہ تعالی
واحد وعن الحسن انہ قال الشفع ھو اربع صلوات الفجر والظھر والعصر والعشاء والوتر ھو صلوۃ المغرب اقسم اللہ
تعالی بالصلوات الخمس التی یصلیھا اھل الاسلام وقال بعضھم الشفع یوم الخمیس ویوم الاثنین
والوتر یوم الجمعۃ اقسم اللہ بھذہ الایام الثلاثۃ لفضلھا شرفھا علی سائر الایام

اسنے مین یہ کہتے ہوئے بلند آواز سے سنا اے سفیان عشرہ ذی الحجہ مین روزہ رکھنے کو لازم پکڑ یہ تجھے بھی ایسا ہی نور
عطا کیا جائیگا (زہرۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے جسنے ذی الحجہ کے آخر اور محرم کے اول دن کا روزہ رکھا
گویا اسنے گذشتہ سال کو روزے پر ختم اور آئندہ کو روزے سے شروع کیا اللہ تعالی اسکے دو سال پہلے
کے گناہ کفارہ کردیگا حضرت عائشہ سے روایت ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اللہ تعالی جتنے دن عرفہ کے دن جتنے
دوزخ سے آزاد کرتا ہے اتنے دن نہین کرتا (زہرۃ الواعظین) جسنے جو کچھ بیان کیا ہے اسپر عمل کرنا اور غافل نہ
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ سب سے بہتر کلمہ جو عشرہ ذی الحجہ مین نے اور مجھسے پہلے تمام انبیاء نے پڑھا ہے
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے نیز آپکا قول ہے کہ عمل کرنے کیلئے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے افضل نہین
لوگون نے عرض کیا کہ کیا رمضان بھی افضل نہین فرمایا رمضان مین عمل کرنا افضل ہے لیکن ان دنون کی تعظیم
بہت بڑی ہے (موعظۃ) والشفع والوتر کی تفسیر عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ شفع ترویہ اور عرفہ کا دن ہے اور وتر
عید کا قتادہ اور مجاہد کا قول ہے کہ شفع کل مخلوق ہے اور وتر اللہ تعالی جنانچہ خود فرماتا ہے ومن کل شئ خلقنا
زوجین یعنی ہر شے کو جفت پیدا کیا تاکہ معلوم ہوجائے کہ پیدا کرنیوالا واحد ہے حسن سے مروی ہے کہ شفع
نماز عصر اور عشا کی چار نمازین ہین اور وتر مغرب کی نماز اللہ تعالی نے ان پانچون نمازون کی قسم کھائی ہے
جاہل اسلام ادا کرتے ہین بعض کا قول ہے کہ جمعرات اور پیر کا دن شفع ہے اور جمعہ کا دن وتر چونکہ یہ نسبت اور
دنون کے یہ تین دن شرف و افضل ہین اس لئے اللہ تعالی نے ان کی قسم کھائی ہے

وقال بعضهم الشفع رجب وشعبان والوتر رمضان اقسم الله تعالى بهذه الشهور لشرفها وفضلها على سائر الشهور وقال بعضهم الشفع آدم عليه السلام وحواء رضي الله عنها والوتر هو عليه السلام اقسم الله تعالى بهم لكثرة فضلهم وشرفهم (والليل اذا يسر) قال بعض العلماء هي ليلة المزدلفة اقسم الله تعالى بها لفضلها وشرفها يسير الحاج فيها وقال الشيخ ابو سعيد هي ليلة المعراج يدل عليه قوله تعالى (سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الاية (تفسير حنفي) (والفجر) اى (الاول) على ان يكون الفجر اسما بمعنى الصبح اول وقت ظهور ضوء الشمس في جانب المشرق (والثاني) ان يكون مصدرا بمعنى خروج الصبح بفلق الظلام اى بشقه يقال فلقت الشيء فلقا شققته اقسم الله به لما يحصل من انقضاء الليل لظهور الضوء وانتشار الناس وسائر الحيوانات من الطير والوحوش في طلب الارزاق وذلك مشاكل لنشور الموتى وفيه عبرة عظيمة لمن تامل (شيخ زاده) (وليال عشر) اى عشر ذي الحجة اقسم به لانه ايام الاشتغال بنسك الحج واعماله والحج المبرور من افضل الاعمال لكفارته ذنوب العمر وفي الخبر ما من ايام العمل الصالح افضل من ايام هذا العشر ولما فسر الليالي العشر بعشر ذي الحجة قيل المراد بالفجر فجر يوم معين وهو فجر يوم عرفة او فجر يوم النحر اقسم بفجر يوم عرفة

بعض کا قول ہی رجب وشعبان شفع ہی اور رمضان وتر۔ دیگر مہینوں پر بزرگی وفضیلت کے باعث ان تین مہینوں کی قسم کھائی ہی۔ بعض نے کہا ہی کہ آدم وحوا شفع ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وتر۔ اللہ تعالی نے کثرت فضیلت کے باعث ان تینوں کی قسم کھائی ہی۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ کی تفسیر میں بعض علماء نے لیل سے مزدلفہ کی رات مراد لی ہی کہ جس میں حجاج کے باعث اس رات کو فضیلت حاصل ہی شیخ ابو سعید کہتے ہیں کہ اس سے شب معراج مراد ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ پاکذات ہی وہ جو لیجائے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصے کی طرف لیگیا (تفسیر حنفی) والفجر سے مراد اول فجر ہی بشرطیکہ فجر کو اسم بمعنی صبح لیا جائے جو جانب مشرق میں آفتاب کی روشنی ظاہر ہونکا اول وقت ہوتا ہی اور فجر ثانی بھی مراد ہوسکتی ہی بشرطیکہ فجر کو مصدر مانا جائے اور اسکے معنی ظلمت کو چیر کر صبح نکل آنیکے ہوں۔ فلق اور شق اور فجر کے ایک معنی ہیں عرب کا محاورہ ہی فلقت الشيء فلقا اى شققته۔ اللہ تعالی نے فجر کی قسم اسلئے کھائی ہی کہ اس سے روشنی ظاہر ہونیکے سبب رات کا گزر جانا۔ لوگوں کا چلنا پھرنا وحوش وطیور اور دیگر جیوانات کا روزی کی طلب میں نکلنا حاصل ہوتا ہی اور یہ محشر کے دن سونے کے اٹھائے جانے سے بہت مشابہت رکھتا ہی۔ نیز اسمیں تامل کرنیوالے کے لئے بہت بڑی عبرت ہی (شیخ زادہ) وَلَيَالٍ عَشْرٍ عشرہ ذی الحجہ کی، اسلئے قسم کھائی ہی کہ یہ مناسک حج میں مشغول ہونے کے دن ہیں اور حج مبرور عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوجانے میں تمام اعمال سے افضل ہی۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہ نسبت اور دنوں کے اس عشرہ میں عمل صالح نہایت افضل ہی۔ اور جبکہ لیالی عشر کی تفسیر عشر ذی الحجہ سے کیگئی تو فجر سے یوم معین یعنی یوم عرفہ یا یوم نحر کی فجر مراد لی گئی۔

لانہ یوم شریف یتوجہ فیہ الحجاج الی جبل عرفات للموقفۃ او اقسم بفجر یوم النحر لانہ یوم عظیم یاتی فیہ الانسان بالقربان (شیخ زادہ) والشفع والوتر والاشیاء کلہا شفعہا ووترہا علی ان یکون الشفع والوتر معا کنایۃ عن جمیع الاشیاء من حیث ان شیئا ما من اجناس الاشیاء وانواعہا واصنافہا واشخاصہا جواہرہا واعراضہا لا یتصور کونہ خالیا عنہا فالقسم بہا قسم بجمیع الاشیاء ہذا الطریق وکذا اذا جعل الشفع کنایۃ عن جمیع المخلوقات لانہ تعالٰی خلق من کل شیء منہا زوجین ذکرا وانثی ناطقا وصامتا عالما وجاہلا قادرا وعاجزا حارا وبارد رطبا ویابسا فلکیا وعنصریا الی غیر ذلک وجعل الوتر کنایۃ عن الخالق لانہ فرد لا تعدد فیہ وقال بعض المتکلمین لا یجوز ان یقال الوتر ہو اللہ تعالٰی اذ لا یدخل فیہ شیء من المخلوقات علی ہذا الوجہ بل یعظم ذکرہ حتی یتمیز عن غیرہ روی انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سمع من یقول اللہ ورسولہ فنہاہ عنہ فقال قل اللہ ثم رسولہ (شیخ زادہ)

سورۃ القدر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الضمیر للقرآن فخمہ باضمارہ من غیر ذکر شہادۃ لہ بالنباہۃ المغنیۃ عن التصریح کما عظمہ بان اسند انزالہ الیہ وعظم الوقت الذی انزل فیہ بقولہ

اور یوم عرفہ کی قسم اسلئے کھائی کہ یہ نہایت بزرگ دن ہی۔ حجاج وقوف کے لئے جبل عرفات کیطرف جاتے ہین یا یوم نحر کی فجر کی قسم اسلئے کھائی کہ اس عظیم الشان دن مین لوگ قربانیان کیا کرتے ہین (شیخ زادہ) والشفع والوتر سے کل اشیاء مراد ہین (خواہ جفت ہون یا طاق) اس صورت مین شفع اور وتر جمیع اشیاء سے کنایہ ہوگا کیونکہ اجناس اشیاء مین سے کوئی شے خواہ نوع ہو یا صنف یا شخص یا جوہر یا عرض ان دو صفتون سے خالی نہین بس تو اس طریقہ سے شفع و وتر کی قسم گویا جمیع اشیاء کی قسم کھانا ہی۔ علی ہذا القیاس شفع کو جمیع مخلوقات سے کنایہ کیا جائے تو بھی درست ہی کیونکہ اللہ تعالٰی نے ہر شے کا جوڑا پیدا کیا ہی مذکر اور مونث۔ گویا اور گونگا۔ عالم اور جاہل قادر اور عاجز۔ گرم اور ٹھنڈا۔ تر اور خشک فلکی اور عنصری۔ وغیرہ۔ اور وتر خالق سے کنایہ ہی اسلئے کہ وہ ایسا فرد ہے جسمین تعدد نہین۔ بعض متکلمین کا قول ہی کہ یہان یہ نہ کہنا چاہئے کہ وتر سے اللہ تعالٰی ہی مراد ہے کیونکہ مخلوقات کے سلسلہ سطح شامل ہوکر اللہ تعالٰی کا ذکر اچھا نہین معلوم ہوتا۔ چونکہ اُسکا ذکر عظیم الشان ہے اسلئے اُسکا غیر سے متمیز ہونا لازم ہے۔ روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا اللہ اور اُسکا رسول۔ آپنے اُسے منع کردیا اور یہ فرمایا کہ اسطرح کہا کرو اللہ اور پھر اُسکا رسول (شیخ زادہ)

سورۃ القدر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ہمنے اُسکو لیلۃ القدر مین نازل کیا ضمیر غائب قرآن کیطرف راجع ہی اللہ تعالٰی نے بلا ذکر قرآن صرف ضمیر پھیر کر اُسکی تعظیم ظاہر فرمائی ہی۔ اور یہ اُسکی بزرگی پر ایسی شہادت ہی کہ تصریح کیساتھ قرآن کا نام لینے کی ضرورت نہین علی ہذا القیاس اسکے نازل کرنیکو اپنی طرف منسوب کرنے اور وقت نزول کو عظیم الشان کہنے مین قرآن کی تعظیم مقصود ہی جو کہ اسکی آیت سے خارج ہے

وما ادرٰک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر وانزالہ فیھا بان ابتدی بانزالہ فیھا وانزلہ جملۃ من اللوح الی السماء الدنیا علی السفرۃ ثم کان جبرائیل علیہ السلام ینزل بہ علی النبی علیہ السلام نجوما فی ثلاث وعشرین سنۃ وقیل معنی انزالہ انزلناہ فی فضلھا وھی فی اوتار العشر الاخیر من رمضان ولعلھا السابعۃ منھا والداعی الی اخفائھا ان یحیی من یریدھا لیالی کثیرۃ وتسمیتھا بذلک لشرفھا او لتقدیر الامور فیھا لقولہ تعالٰی فیھا یفرق کل امر حکیم وذکر الالف اما للتکثیر او لما روی عن النبی علیہ السلام انہ ذکر اسرائیلیا لبس السلاح وغزا فی سبیل اللہ الف شھر فتعجب المؤمنون وتقاصرت الیھم اعمالھم فاعطوا لیلۃ ھی خیر من مدۃ ذلک الغازی (تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا) ای فی لیلۃ القدر باذن ربھم بیان لما لہ فضلت علی الف شھر وتنزلھم الی الارض او الی السماء الدنیا او تقربھم الی المؤمنین (من کل امر) ای من اجل کل امر من الخیر والبرکۃ قدر فی تلک السنۃ الی القابل وقرئ امر ای من اجل کل انسان (سلام ھی) خبر مقدم (حتی مطلع الفجر) ای لیلۃ القدر مبتدأ مؤخر ای ما ھی الا السلامۃ ای لا یقدر اللہ فیھا الا السلامۃ ویقضی فی غیرھا السلامۃ والبلاء او ما ھی الا سلام لکثرۃ ما یسلمون فیھا علی المؤمنین (حتی مطلع الفجر)

اور تمکو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہی۔ لیلۃ القدر ہزار مہینون سے بہتر ہی۔ یہ ماہ مقدر مین یا تو یہ مطلب قرار نزول ابتدا ہوئی تھی۔ یا سب کا سب لوح محفوظ سے آسمان دنیا کیطرف اُتر آیا تھا۔ بعد تیئیس برس تک جبرئیل پیغمبر علیہ السلام کے پاس تھوڑا تھوڑا لاتے رہی اور بعض نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے قرآن کو شامل لیلۃ القدر مین اُتارا ہی کیونکہ لیلۃ القدر رمضان کے عشرۂ آخر کی طاق رات کا نام ہی اور شائیسوین شب اُن سب مین افضل ہے۔ لیلۃ القدر کے اخفا مین یہ حکمت ہی کہ اسکے طالب اکثر راتون مین شب بیدار رہین۔ اور اسکا نام یا تو بہ تشریف لیلۃ القدر رکھا گیا ہی یا اسلئے کہ اس مین تمام آیندہ باتون کا اندازہ کر دیا جاتا ہے چنانچہ خود فرمایا ہی فیھا یفرق کل امر حکیم۔ اور ہر مہینہ کا ذکر یا تو محض تکثیر عدد کے لئے ہی یا اُس واقعے کیطرف اشارہ ہی جو پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جسنے ہتیار لگا کر ہزار مہینے تک خدا کی راہ مین جہاد کیا تھا۔ مسلمانون کو اس سے تعجب ہوا اور اپنے عملون کو بہت کم جانا۔ اسلئے لیلۃ القدر عنایت ہوئی جو اُس غازی کے ہزار مہینون سے بہتر ہی (تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم) اس رات فرشتے اور جبرئیل اپنے خدا کے حکم سے زمین یا آسمان دنیا کیطرف اُترتے یا مومنون سے تقرب حاصل کرتے ہین یہ لیلۃ القدر کی ہزار مہینون پر جو فضیلت کا بیان ہی اسی مین (کل امر) یعنی فرشتے خیر و برکت کے متعلق ہر امر کیلئے جو اس سال مقدر کیا گیا ہی نازل ہوتے ہین بعض قرارت مین (من کل امرء) آیا ہی یعنی فرشتے ہر انسان کیلئے اُترتے ہین (سلام ھی) لفظ سلام خبر مقدم اور ھی مبتدا موخر ہے یعنی لیلۃ القدر محض سلامتی ہی سلامتی ہی اللہ تعالٰی اس رات سلامتی ہی مقدر کرتا ہی اور دیگر راتون مین سلامتی و بلا دونون باتین مقدر ہوتی ہین۔ یا یہ کہ فرشتے بکثرت مومنون کو سلام کرتے ہین اسلئے یہ رات خود سلام بنگئی ہی (حتی مطلع

ای وقت مطلعہ ای طلوعہ وقرئ بالکسر علی انہ کالمرجع او اسم زمان علی غیر قیاس کالمشرق (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوۃ روی عن ابی عبداللہ بن حفص الکبیر قال مات وراق بالکوفۃ فرآہ عالم فی المنام فقال لہ ما فعل اللہ بک یا وراق قال غفر لی ربی فقال بماذا فقال بالحاق الصلوات عقیب اسم النبی علیہ السلام فمن یکتب صلوانہ بالقرطاس یجد الغفران فکیف لا یغفر اللہ لقائلھا لسانا وقلبا (کذا فی الزبدۃ) قیل عظم استغنا القرآن بثلاثۃ اوجہ (الاول) بان اسند انزالہ الیہ وجعل مختصا بہ دون غیرہ (والثانی) جاء بالضمیر دون الاسم الظاھر شہادۃ لہ بالنباھۃ فی رفعۃ القدر لکمال الشرف (والثالث) رفع مقدار الوقت الذی انزل فیہ (کشاف) وانما سمیت لیلۃ القدر قدر الان فیھا تقدیر الامور والاحکام والارزاق والاجال وما یکون فی تلک السنۃ الی مثل ھذہ اللیلۃ من السنۃ المقبلۃ بقدر اللہ تعالی ذلک فی بلادہ وعبادہ ومعنی ھذا ان اللہ تعالی یظھر ذلک للملائکۃ ویامرھم بفعل ما ھو من وظیفتھم بان یکتب لھم ما قدرہ فی تلک السنۃ ویعرفھم ایاہ ولیس المراد منہ ان یحدثہ فی تلک اللیلۃ لان اللہ تعالی قدر المقادیر قبل ان یخلق السموات والارض فی الازل قیل للحسین بن الفضل الیس انہ قدر اللہ المقادیر قبل ان یخلق السموت والارض

یہ معاملہ طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہی بعض قرات مین مطلع بکسر اللام آیا ہی جیسا کہ مرجع یا اسے مشرق کے وزن پر خلاف قیاس اسم زمان سمجھنا چاہئے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن وہی شخص مجھسے زیادہ قریب ہوگا جو کثرت سے مجھپر درود بھیجیگا۔ ابو عبداللہ بن حفص الکبیر سے مروی ہی کہ کوفہ مین ایک کاتب مرگیا۔ کسی عالم نے خواب مین اُس سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اُس نے کہا مجھے اسلئے بخشدیا کہ مین پیغمبر علیہ السلام کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھا کرتا تھا۔ پھر جو کاغذ درود کا ہمکو مغفرت کا مستحق ہوگیا تو زبان و دل سے درود پڑھنے والا کیونکر نہ بخشا جائیگا (زبدہ) کہتے ہین اللہ تعالی نے تین وجہ سے قرآن کی تعظیم کی ہی (۱) اُسکے انزارنے کو خاص اپنی طرف منسوب کیا ہی (۲) اسم ظاہر کی جگہ ضمیر لائی ہوئی ہی جو قرآن کی بزرگی اور کمال شرف کی شہادت ہی (۳) وقت نزول کو رفیع القدر فرمایا گیا ہی (کشاف) لیلۃ القدر کا نام اسلئے لیلۃ القدر ہی کہ سنمین تمام امور واحکام رزق واموات اور جو کچھ سال آیندہ کی لیلۃ القدر تک ہوگا۔ اللہ تعالی کی طرف سے تمام شہرون اور اُسکے بندون مین مقدر کیا جاتا ہی۔ اسکا یہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی فرشتون پر ظاہر کرکے اُنہین اُنکے متعلقہ کام کرنیکا حکم دیدیتا ہے اور اس سال مین جو کچھ ہونیوالا ہی اُنہین لکھدیتا اور معلوم کرا دیتا ہی۔ یہ معنی نہین کہ آیندہ سال کے امور واقعیہ کو اس رات پیدا کیا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے ازل مین آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے تمام مقادیر کا اندازہ کرچکا ہے حسین بن فضل سے کسی نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالی نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے مقادیر کا اندازہ نہین کیا۔

قال نعم قیل له فما معنی لیلة القدر قال سوق المقادیر الی المواقیت وتنفیذ القضاء المقدر (تفسیر لباب) وانما سمیت لیلة القدر لانها یقدر فیها الامور والاحکام کلها من تلک السنة الی السنة القابلة ثم تسلم المدبرات دفتر الرحمة والعذاب الی جبرائیل علیه السلام ودفتر النباتات والارزاق الی میکائیل علیه السلام ودفتر الامطار والریاح الی اسرافیل علیه السلام ودفتر قبض الروح وانقضاء الاجال الی عزرائیل علیه السلام بقوله تعالی فیها یفرق کل امر حکیم والقدر بمعنی الضیق لان الارض تضیق تلک اللیلة لکثرة نزول الملائکة علیهم السلام (مشکوة الانوار) قیل سبب نزول الملائکة الی الارض فی لیلة القدر انهم لما قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلم مالا تعلمون) اظهر ان الامر خلاف ما قالوا وبین حال المؤمنین فنزلوا یسلمون علیهم ویعتذرون مما قالوا ویدعون ویستغفرون لهم (بخاری) وسبب نزول هذه السورة عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال ذکر جبرائیل علیه السلام عند النبی صلے الله تعالی علیه وسلم عبدا یقال له شمعون الغازی وهو غزا الکفار الف شهر وکان سلاحه لحی جمل ولیس لغیرها من الحرب وکلما ضرب الکفار بهذا اللحی قتل ما لا یحصی عددهم فاذا عطش نخرج من موضع الاسنان ماء عذب

جواب دیا ہاں بیشک کیا ہے۔ اُسنے کہا پھر لیلۃ القدر کے کیا معنی ہین فرمایا اس رات مقادیر اپنے معین اوقات کی طرف لائے جاتے ہین اور قضائے مقدر نافذ کی جاتی ہی (تفسیر لباب) اسکا نام لیلۃ القدر اسلئے رکھا گیا کہ اسمین اس سال سے آیندہ سال تک کے تمام امور واحکام مقدر کئے جاتے ہین۔ پھر مُدبّر فرشتے رحمت وعذاب کا دفتر جبرئیل کو نباتات وارزاق کا میکائیل کو۔ مینہ اور ہوا کا اسرافیل کو۔ اور موت وقبض ارواح کا عزرائیل کو دیدیتے ہین۔ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اِس رات تمام کام تمیز کردئے جاتے ہین (یہ سمجھئے کہ قدر بمعنی تنگی ہی چونکہ کثرت نزول ملائکہ کے باعث زمین تنگ ہوجاتی ہی اسلئے اس رات کو لیلۃ القدر کہا گیا (مشکوۃ الانوار) بعض علماء اس رات زمین کی طرف نزول ملائکہ کا یہ سبب بیان کیا ہی کہ فرشتے پیدائش آدمؑ کے وقت خلقت انسانی پر اعتراض کرچکے ہین کہ الٰہی تو مفسد اور خونریز کو اپنا خلیفہ کیون بناتا ہی۔ ہم تیری تسبیح وتقدیس کے لئے بہت ہین۔ اللہ تعالی اس بات کو ظاہر کیا کرتا ہی کہ امر پیدائش انسانی تمہاری راے کے خلاف نکلا۔ دیکھو ہمارے مومن بندے کیا کررہے ہین چنانچہ فرشتے نازل ہوئے اور مومنون پر سلام کرکے اپنے قول کی معذرت چاہتے ہین اور اُنکے لئے دعا واستغفار کرتے ہین (بخاری) اس سورے کے شان نزول کی بابت ابن عباس سے روایت ہی کہ ایکبار جبرئیلؑ نے پیغمبر علیہ السلام کے سامنے خدا کے ایک خاص بندے شمعون غازی کا ذکر کیا اور یہ فرمایا کہ شمعون نے ہزار مہینے تک کفار پر جہاد کیا اُنکے پاس ہتیار۔ دن مین اونکے جبڑے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب اِس سے حملہ کرتے تھے تو بیشمار کفار کو مار ڈالتے تھے۔ پیاس کے وقت اُس جبڑے کے دانتون کے بیچ سے میٹھا پانی نکل آتا تھا

واذا جاء بنبت منه لحم فیاکله فکان علی هذا کل یوم حتی مضی من عمره الف شهر وهی ثلاث وثمانون سنة واربعة اشهر فعجز الکفار عن رده فقالوا لامرأته وهی کافرة انا نعطیک اموالا کثیرة ان قتلت زوجک قالت انا لا اقدر علی قتله قالوا نعطیک جلا شدیدا فشدی به یدیه ورجلیه فی نومه ونحن نقتله فشدته المرأة فی نومه فاستیقظ فقال من شدنی فقالت انا شدت لاجزیک بجذب یده فقطع الحبل ثم جاء الکفار بسلسلة فشدت امرأته ها فاستیقظ فقال من شدنی قالت انا شدت لاجزیک بجذب یده فقطع السلسلة ثم قالت کالاولی فقال یا امرأة انا ولی من اولیاء الله تعالی لا یغلب علی شیء من امر الدنیا الا اشعری هذا وکان له شعر طویل فسمعت امرأته فلما نام قطعت ذوائبه فی حال نومه وکانت ثمانی قطع من شعر راسه وکلها تجز علی الارض فشدت باربع ذوائب منها یدیه ورجلا الاخری رجلیه فی نومه فاستیقظ فقال من شدنی قالت انا شدت لاجزیک بجذب جذباشدیدا فلم یقدر علی قطعها فاخبرت امرأته الکفار فجاؤا وذهبوا به الی من بجم وکان فیه عمود فاوثقوه علی ذلک العمود فقطعوا اذنیه وعینیه وشفتیه ولسانه ویدیه ورجلیه وکلهم یجتمعون فی ذلک البیت فاوحی الله تعالیٰ الیها ای شیء تریدین بهم اصنعه فقال الرب ان تعطینی من القوة

اور بھوک کے وقت اللہ تعالیٰ اُسمین گوشت پیدا کر دیتا تھا شمعون کھاتی لیتے تھے اسیطرح اُنکے عمر کے ہزار مہینے یا تراسی برس اور چار ماہ گزر گئے۔ کفار نے انکے مقابلہ سے عاجز آکر اُنکی گھر والی سے جو کافرہ تھی یہ کہا کہ اگر تم اپنے خاوند کو مار ڈالو گی تو ہم تمکو بہت کچھ مال و متاع دیدالین گے۔ عورت نے جواب دیا کہ مین اُنکے قتل پر قادر نہین ہو سکتی۔ کفار نے کہا کہ ہم تمکو ایک رسّی دئے دیتے ہین۔ سوتے مین اُنکے ہات پانو باندہ دو۔ پھر قتل کر ڈالنا ہمارا کام ہی۔ چنانچہ اُسنے ایسا کیا لیکن شمعون بیدار ہو کر کہا کہ مجھے کس نے باندہا ہی عورت بولی مینے بطور امتحان باندہ دیا تھا۔ شمعون نے اپنا ہاتھ نکالکر رسّی توڑ ڈالی۔ پھر کفار نے اُنکی گھر والی کو ایک رنجیر دیکر یہ کہا کہ حالت خواب مین اُسکے ہات پانو جکڑ لو۔ عورت یہ بھی کر گزری۔ مگر شمعون نے بیدار ہو کر پوچھا کہ یہ کسکا فعل ہی عورت نے کہا میرا۔ مین تمہین آزماتی تھی شمعون نے ہات نکالکر زنجیر توڑ ڈالی۔ اور یہ کہا کہ اے عورت مین خدا کا ولی ہون۔ کوئی دنیوی شے مجھپر غالب نہین آسکتی۔ البتہ میرے بال مجھے مغلوب کر سکتے ہین عورت نے اس بات کو یاد رکھا۔ اور سوتے وقت اُنکے لمبے لمبے گیسو کتر لئے۔ شمعون کے سر پر آٹھ مینڈھیان تھین جو چلتے وقت زمین سے لگتی تھین عورت نے چار سے ہات اور چار سے پانو باندہ دئے۔ شمعون نے بیدار ہو کر کہا کہ مجھے کس نے جکڑ دیا ہی۔ عورت بولی مینے۔ شمعون نے بہت زور لگایا مگر بالون کی رسّی نہ ٹوٹ سکی۔ عورت نے کفار کو خبر کر دی سب کے سب چڑھ آئے اور اُنکو اپنے نیزہ مین لیجاکر ایک ستون سے باندہ دیا۔ کان آنکھ ہونٹ زبان ہات پانو سب کاٹ ڈالے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم ان کے ساتھ کیا سلوک چاہتے ہو ہم وہی کر گزرین گے۔ شمعون نے عرض کیا آلہی یہ چاہتا ہون مجھے ایسی قوت دے

حتی احرك عود هذا البیت فینهدم علیهم فقواه الله وحرك نفسه فوقع السقف علیهم واهلکوا جمیعا واما رأته معهم فانجاه الله تعالیٰ منهم ورحمه الله علیه جمیع اعضائه فبعد ذلك عبد الله الف شهر مع قیام لیلها وصیام نهارها وضرب بالسیف فی سبیل الله فبکی اصحاب النبی علیه السلام اشتیاقا لذلك فقالوا یا رسول الله هل نذر مثله فقال علیه السلام لا ادری فانزل الله جبرائیل علیه السلام بهذه السورة وقال یا محمد اعطیتك وامتك لیلة القدر العبادة فیها افضل من عبادة شمعون الف شهر وقال بعضهم قال الله تعالی یا محمد رکعتان فی لیلة القدر خیر لك ولامتك من ضرب السیف الف شهر فی زمان بنی اسرائیل (سنانیه) وقیل سبب نزولها انه لما دنا وفاة النبی علیه السلام وقرب فراقه عن امته بکی رسول الله وحزن وقال اذا خرجت من الدنیا فمن یبلغ سلام الله علی امتی واغتم قلبه علیه الصلوٰة والسلام ففرح الله قلبه بقوله (تنزل الملائکة والروح) حتی یبلغوا سلامی ولا امنع عنهم فلا تحزن یا حبیبی (موعظة) قال الامام الرازی فاذا طلع الفجر فی لیلة القدر نادی جبرائیل یا معشر الملائکة الرحیل الرحیل فیقولون یا جبرائیل ما صنع الله بالمسلمین فی هذه اللیلة من امة محمد علیه السلام فیقول لهم ان الله تعالیٰ نظر الیهم بالرحمة وعفا عنهم وغفر لهم الا اربعة نفر

کہ اس ستون کو ہلا دو۔ اور یہ گھر ان کفار پر آپڑے چنانچہ اللہ تعالیٰ سے یہ قوت عطا فرمائی۔ اور شمعون کی تحریک سے کفار پر اس مکان کی چھت آپڑی۔ مع عورت سب کے سب دبکر ہلاک ہوگئے۔ شمعون کو نجات ملی اور تمام اعضا درست ہوگئے اسکے بعد ہزار مہینے خدا کی عبادت کی دن کو روزہ رکھا۔ رات کو بیدار رہے اور خدا کی راہ میں خوب تلوار چلائی۔ یہ واقعہ سنکر صحابہ اشتیاق کے باعث رونے لگے۔ اور یہ کہا کہ حضور کیا آپ کو اسکا ثواب معلوم ہے۔ فرمایا نہیں۔ اتنے میں جبرئیل سورۂ قدر لیکر اترے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپکی امت کو لیلۃ القدر عطا کی ہے۔ اس رات عبادت کرنا شمعون کی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمد۔ لیلۃ القدر میں دو رکعتیں تمہارے اور تمہاری امت کے لئے زمانہ بنی اسرائیل میں ہزار مہینے تلوار چلانے سے بہتر ہے (سنانیہ) بعض نے سبب نزول سورۂ قدر یہ لکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی وفات کے قریب بہت روئے اور غمگین ہوکر یہ فرمایا میں دنیا سے چلا جاؤنگا تو امت کو خدا کا سلام کون پہنچائے گا۔ چونکہ اس خیال سے آپ کا دل غمگین تھا اللہ تعالیٰ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ نازل فرما کر آپ کے خاطر مبارک کو مسرور کردیا۔ یعنی فرشتے خدا کا سلام لے کر اترین گے۔ اے حبیب تم غمگین نہ ہو (موعظہ) امام فخر رازیؒ کا قول ہے لیلۃ القدر کی فجر کو جبرئیلؑ ندا کرتے ہیں کہ اے جماعت ملائکہ رخصت۔ وہ پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس رات کو امت محمدیہ کے مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا۔ جواب ملتا ہے کہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھا سب کے گناہ معاف کردیے۔ مگر چار شخصوں کی مغفرت نہیں ہوئی۔

قالوا من هولاء الاربعة قال صد من الخمر وعاق الوالدين وقاطع الرحم والمشاحن يعنى المصارم وهو الذى لا يكلم اخاه فوق ثلاثة ايام (زبدة الواعظين) عن ابن عباس عن النبى عليه السلام انه قال من صلى فى ليلة القدر ركعتين يقرأ فى كل ركعة بفاتحة الكتاب مرة والاخلاص سبع مرات فاذا سلم يقول استغفر الله واتوب اليه سبعين مرة فلا يقوم من مقامه حتى يغفر الله له ولا بويه ويبعث الله تعالى ملائكة الى الجنان يغرسون له الاشجار ويبنون القصور ويجرون الانهار ولا يخرج من الدنيا حتى يرى ذلك كله (تفسير حنفى) قال النبى عليه السلام ان الله ينزل فى كل ليلة القدر رحمة واحدة تصيب جميع المؤمنين من شرق الارض الى غربها ويبقى منها بقية فيقول جبرائيل عليه السلام يا رب بلغت رحمتك جميع المؤمنين وبقيت فضلة فيقول الله تعالى اصرفها الى المواليد الذين ولدوا فى هذه الليلة فيصرف جبرائيل تلك الرحمة الى مواليد الاسلام والكفار وصارت تلك الرحمة لاولاد الكفار خاصة وهى تجرهم الى دار السلام فيموتون بها مؤمنين كما قال موسى عليه السلام فى مناجاته الهى اريد قربك قال الله تعالى قربى لمن استيقظ ليلة القدر وقال الهى اريد رحمتك قال الله رحمتى لمن يرحم المساكين ليلة القدر وقال الهى اريد الجواز على الصراط كالبرق قال الله ذلك لمن تصدق ليلة القدر

(۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) قاطع الرحم (۴) کینہ رکھنے والا جو اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے (زبدۃ الواعظین) ابن عباس پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص لیلۃ القدر میں اس ترکیب سے دو رکعتیں ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور سلام پھیر کر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ستر مرتبہ کہے تو اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہونے پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ کو بخشدیگا اور فرشتوں کو جنت کی طرف بھیجکر حکم دے گا کہ اسکے لئے درخت لگائیں۔ محل بنائیں۔ نہریں جاری کریں یہ شخص ان تمام سامانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر دنیا سے جائے گا (تفسیر حنفی) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شب قدر میں ایک ایسی رحمت نازل کرتا ہے جو مشرق سے لیکر مغرب تمام مومنوں کو احاطہ کرلیتی ہے اور کچھ باقی رہ جاتی ہے۔ جبرئیل عرض کرتے ہیں الٰہی تیری رحمت تمام مومنوں کو پہنچکر قدرے باقی رہگئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے یہ بقیہ اُن بچوں کو دیا جائے جو آج کی رات پیدا ہوں۔ چنانچہ یہ رحمت بچوں میں تقسیم ہوتی ہے (مسلمانوں کے ہوں یا کافروں کے) اور یہ اولاد کفار کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے اور انکو دار السلام کی طرف کھینچ لاتی ہے یعنی ایسے کافر ایمان لاکر مرتے ہیں جیسا کہ موسیٰ نے عرض کیا تھا الٰہی میں تیرا قرب چاہتا ہوں حکم ہوا میرا قرب لیلۃ القدر میں بیدار رہنے والوں کے لئے ہے۔ پھر فرمایا الٰہی میں تیری رحمت چاہتا ہوں حکم ہوا یہ اُن کے لئے ہے جو شب قدر میں مسکینوں پر رحم کرتے ہیں۔ پھر فرمایا الٰہی میں بجلی کی طرح پلصراط سے عبور کرنا چاہتا ہوں ارشاد ہوا یہ شب قدر میں صدقہ دینے والوں کے لئے ہے

وقال الٰہی اریدان اقعد تحت ظل اشجار الجنۃ واکل من ثمارھا قال اللہ ذلک لمن سبح تسبیحۃ لیلۃ القدر وقال الٰہی اریدالنجاۃ من النار قال اللہ ذلک لمن استغفر اللہ لیلۃ القدر الی الصبح وقال الٰہی اریدرضاک قال اللہ تعالٰی رضائی لمن صلی رکعتین لیلۃ القدر (زبدۃ الواعظین) روی انہ علیہ السلام قال ابواب السموات مفتوحۃ فی لیلۃ القدر فمامن عبد یصلی فیھا الا جعل اللہ تعالٰی لہ بکل تکبیرۃ غرس شجرۃ فی الجنۃ لو سار الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا وبکل رکعۃ بیتا فی الجنۃ من درو یاقوت وزبرجد ولؤلؤ وبکل اٰیۃ من قراءتہ فی الصلوۃ تاجا فی الجنۃ وبکل جلسۃ درجۃ من درجات الجنۃ وبکل تسلیمۃ حلۃ من حلل الجنۃ (زبدۃ الواعظین) روی فی الخبر عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال ینزل فی لیلۃ القدر اربعۃ الویۃ لواء الحمد ولواء الرحمۃ ولواء المغفرۃ ولواء الکرامۃ ومع کل لواء سبعون الف ملک وعلی کل لواء مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قال علیہ السلام من قال فی تلک اللیلۃ ثلاث مرات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ غفر اللہ لہ بواحدۃ وانجاہ من النار بواحدۃ وادخلہ الجنۃ بواحدۃ فینصب لواء الحمد بین السماء والارض ولواء المغفرۃ علی قبر النبی علیہ السلام ولواء الرحمۃ فوق الکعبۃ ولواء الکرامۃ فوق الصخرۃ فی بیت المقدس وکل واحد منھم یجئ فی تلک اللیلۃ علی باب

پھر فرمایا الٰہی مین جنت کے درختون کے سایہ مین بیٹھنا اور اُنکے پھل کھانے چاہتا ہون حکم ہوا یہ لیلۃ القدر مین تسبیح پڑھنے والون کے لئے ہی پھر فرمایا الٰہی مین دوزخ سے نجات چاہتا ہون ارشاد ہوا یہ اُس کے لئے ہی جو لیلۃ القدر مین صبح تک استغفر اللہ پڑھے۔ پھر فرمایا الٰہی مین تیری رضا کا طالب ہون حکم ہوا یہ اُسکے لئے ہی جو شب قدر مین دو رکعتین پڑھے (زبدۃ الواعظین) روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا لیلۃ القدر مین آسمانون کے دروازے کھل جاتے ہین۔ جو شخص اس رات نماز پڑھتا ہی اللہ تعالٰی ہر تکبیر کے بدلے اُسکے لئے جنت مین ایک ایسا درخت لگاتا ہی کہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اُسکے سایہ مین چلے تو منقطع نہو اور ہر رکعت کے بدلے موتی۔ یاقوت اور زبرجد کا ایک محل بنایا جاتا ہی اور قرأۃ نماز مین ہر آیت کے بدلے جنت کا تاج اور ہر جلسہ کے بدلے بہشت کا ایک درجہ اور ہر سلام کے بدلے ایک جنتی حلہ ملیگا (زبدۃ الواعظین) حدیث مین رسول خدا سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا شب قدر مین چار جھنڈے نازل ہوتے ہین (۱) لواء الحمد (۲) لواء الرحمۃ (۳) لواء المغفرۃ (۴) لواء الکرامۃ ہر جھنڈے کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہین اور ہر جھنڈے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوتا ہی حضور کا قول ہی کہ جو شخص اس رات تین مرتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہی ایک اللہ تعالٰی اُسے بخشدیتا ہی دوسرے دوزخ سے نجات دیتا ہی تیسرے سے جنت مین داخل کردیتا ہی لواء الحمد آسمان و زمین کے بیچ مین لواء المغفرۃ بالائے روضہ پیغمبر علیہ السلام۔ لواء الرحمۃ بالائے کعبہ اور لواء الکرامۃ بالائے صخرہ بیت المقدس نصب کیا جاتا ہی۔ اور ہر لوا مسلمانون کے دروازہ پر ستر ہزار سلام کرنے آتا ہے (سنانیہ)

وعن وهب بن منبه انه قال كان عابد فی بنی اسرائیل عبد الله تعالٰی ثلثمائة سنة ورجا ان یوحی الیه فقد انبت الله تعالٰی له نخلة تثمر کل لیلة ما یکفیه وکان قلبه مطمئنا الیه فلم یوح الیه فنودی انی لم اوحی الی رجل قلبه مطمئن بغیری قال یارب ما یطمئن به قلبی فقیل یا الشجرة التی تاکل منها فقطع تلك الشجرة وشرع فی العبادة فقال الله ربه ان لعبادی لیلة هی لیلة القدر خیر من عبادتك کلها وقال بعض العلماء هنا نکتة شریفة وذلك ان نوحا علیه السلام دعا الخلق الف سنة الا خمسین عاما وانت یا محمد دعوت الخلق ثلثا وعشرین سنة وانت خیر من نوح علیه السلام ومدتك القلیلة خیر من مدة نوح علیه السلام ونوابعك اکثر من توابع نوح علیه السلام فکذا الضارب بالسیف الف شهر والقائم الف شهر وان کان کثیرا فصلوٰة الرکعتین من امتك وان کانت قلیلة فی تلك اللیلة افضل من ذلك کل لیعلم الخلائق ان فضلك ورحمتی علی محمد وامته افضل من رحمتی علی جمیع الخلائق (تفسیر حنفی) واختلفوا فی وقتها فقال بعضهم انها کانت فی عهد رسول الله ثم رفعت وذهب عامة المشائخ الی انها باقیة الی یوم القیمة واختلفوا فی تلك اللیلة فقال بعضهم اول لیلة من رمضان وقال بعضهم لیلة سبعة عشر وقال الاکثر فی العشر الاخیر من رمضان واتفق عامة الصحابة والعلماء علی انها لیلة سبع وعشرین من رمضان

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد نے تین سو برس خدا کی عبادت کی اور اس کا امیدوار رہا کہ اُس پر وحی نازل ہونے لگیگی۔ اُسکے گھر میں ایک کھجور کا درخت تھا جو ہر روز اُسکے کھانے کے لئے پھل دیدیا کرتا تھا۔ اور عابد کا دل معاش سے مطمئن تھا لیکن اُسپر وحی نہ اُتری۔ اور ایک مرتبہ یہ آواز آئی کہ جس شخص کا دل غیر کے ساتھ مطمئن ہو ہم اُس پر وحی نہیں بھیجا کرتے۔ عابد نے کہا الٰہی میرے دل کو کس شے سے اطمینان حاصل ہے۔ فرمایا کھجور کے درخت سے جسکے پھل روز کھایا کرتے ہو۔ عابد نے درخت کاٹ ڈالا اور عبادت میں مشغول ہوگیا۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا میرے بندوں کے لیلۃ القدر تیری تمام عبادت سے بہتر ہے۔ بعض علماء نے اس جگہ ایک نہایت عمدہ نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ نوح نے ساڑھے نو سو برس مخلوق کو سمجھایا اور اے محمد آپنے کل تیئیس برس۔ لیکن آپ نوح سے اور آپ کی قلیل المقدار مدت نوح کی مدت سے بہتر ہے اور آپکے توابع اُن کے توابع سے زیادہ ہیں۔ اسیطرح ہزار مہینے کھڑا رہنے والا اور ہزار مہینے شب بیدار گو مدت کے اعتبار سے زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن شب قدر میں آپ کی امت کی قلیل المقدار دو رکعتیں اس سے افضل ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ میرا فضل و رحمت بہ نسبت جمیع مخلوق کے محمد اور اُنکی امت پر بہت زیادہ ہے (تفسیر حنفی) اسکے وقت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں شب قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی آپکے بعد اُٹھا لیگئی مگر عام مشائخ کہتے ہیں کہ قیامت تک باقی رہیگی۔ علی ہذا القیاس اُس رات میں اختلاف ہے۔ بعض نے رمضان کی پہلی اور بعض نے ستر ہویں کہی ہے اکثر کا قول یہ ہے کہ رمضان کے عشرۂ آخر میں ہوتی ہے۔ عام صحابہ و علما کا اتفاق ہے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات سے

حکی ان ابا یزید البسطامی قال رأیت لیلۃ القدر فی جمیع عمری مرتین وھی واقعۃ فی موقع السابع والعشرین (وذکر فی حقائق الحنفی) انہ قال ان حروف لیلۃ القدر تسعۃ احرف وقد ذکر اللہ تعالی لفظ لیلۃ القدر فی ثلاث مواضع فتکون سبعا وعشرین والسر فی اخفائھا علی الامۃ ان یجتھد وا فی العبادات جمیع لیالی رمضان طمعا فی ادراکھا کما اخفی ساعۃ الاجابۃ فی یوم الجمعۃ والصلوۃ الوسطی فی الصلوات الخمس والاسم الاعظم فی الاسماء ورضاہ فی الطاعۃ لیرغبوا ویجتھدوا فی جمیعھا (مشکوۃ الانوار) قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قام ساعۃ فی لیلۃ القدر رقد رما یحلب الراعی شاۃ احب الی اللہ من صام الدھر کلہ والذی بعثنی بالحق نبیا القراءۃ آیۃ من القرآن لیلۃ القدر احب الی اللہ من ان یختم فی غیرھا من اللیالی وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت قلت یارسول اللہ لو وافقت لیلۃ القدر فما اقول قال قولی اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی (موعظۃ) واختلف المفسرون فی معنی الروح قال بعضھم ھو جبرائیل علیہ السلام وعن کعب الاحبار ان سدرۃ المنتھی فیھا ملائکۃ لا یعلم عددھم الا اللہ تعالی ینزلون مع جبرائیل علیہ السلام فی لیلۃ القدر ومقام جبرائیل فی اوسطھا یدعون للمؤمنین والمؤمنات بخیر ولا یترک جبرائیل علیہ السلام احدا من الناس الا صافحہ

حکایت ابویزید بسطامی کہتے ہین میںنے اپنی تمام عمر مین شب قدر دو مرتبہ دیکھی مگر دونون مرتبہ ستائیس رمضان کو واقع ہوئی۔ کتاب حقائق الحنفی مین آیکا قول منقول ہی کہ لیلۃ القدر کے نو حرف ہین۔ اور اللہ تعالی نے اس لفظ کو سورۂ قدر مین تین مرتبہ ذکر کیا ہی۔ اسلئے سب ملکر ستائیس ہوئے۔ شب قدر کے مخفی رکھنے مین یہ حکمت ہی کہ لوگ اسکے لالچ سے رمضان کی تمام راتون مین عبادت کرتے رہین اسیطرح جمعہ کے دن ساعت اجابت کو پانچون نمازون مین صلوۃ الوسطے کو۔ اپنی سارین اسم اعظم کو اور جمیع طاعات مین اپنی رضامندی کو چھپا رکھا ہی تاکہ بندے ان تمام مین رغبت اور کوشش کرتے رہین (مشکوۃ الانوار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص لیلۃ القدر مین اتنی دیر عبادت کے لئے کھڑا رہا کہ جتنی دیر چرواہا بکری کو دوہ لیتا ہی تو وہ اللہ کے نزدیک ہزار مہینے کی روزے رکھنے والے سے بہتر ہی۔ اُس پاکذات کی قسم جسنے مجکو نبی بناکر بھیجا ہی لیلۃ القدر مین قرآن کی ایک آیت پڑھنی اور راتون کے ختم کرنے سے بہتر ہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہی کہ مینے عرض کیا یارسول اللہ اگر مجھے لیلۃ القدر ملجائے تو کیا کہون۔ فرمایا یہ دعا پڑھا اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی (الٰہی تو معافی دینے والا اور گناہ بخشنے والا ہی معافی دینی تجھے پسند ہی میرے گناہ معاف کر) (موعظہ) روح کے معنون مین مفسرین کا اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ جبرئیل مراد ہین۔ کعب احبار سے روایت ہی کہ سدرۃ المنتہی مین اسقدر فرشتے ہین جنکی تعداد خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ یہ سب کے سب لیلۃ القدر مین جبرئیل کے ساتھ نازل ہوکر مومنین و مومنات کے حق مین دعائے خیر کرتے ہین مقام جبرئیل اوسط سدرۃ المنتہی ہی۔ آپ وہان سے اُترکر کسی مومن مسلمان کو مصافحہ کئے بغیر نہین چھوڑتے۔

وعلامۃ ذلک ان من اقشعر جلدہ ورق قلبہ ودمعت عیناہ فہو من مصافحۃ جبرائیل علیہ السلام وقال بعضہم المراد من الروح ہو ملک عظیم لو التقم السموات والارض لکانت لقمۃ لہ لا تراہ الملائکۃ الا فی لیلۃ القدر ینزل لخدمۃ المؤمنین مع الملائکۃ لیطلع علی امۃ محمد علیہ السلام وقیل طائفۃ من الملائکۃ لا تراہم الملائکۃ الا فی لیلۃ القدر وقیل خلق اللہ تعالیٰ یاکلون ویلبسون لیسوا من الملائکۃ ولا من الانس ولعلہم خدام اہل الجنۃ وقیل ہو عیسیٰ علیہ السلام اذ الروح اسمہ ینزل موافقۃ للملائکۃ لیطلع علی امۃ محمد علیہ السلام وقیل ہو ملک رجلاہ تحت الارض السابعۃ ورأسہ تحت العرش الاعلیٰ ولہ الف راس اعظم من الدنیا وفی کل راس الف وجہ وفی کل وجہ الف فم وفی کل فم الف لسان یسبح اللہ تعالیٰ بکل لسان فینزل تلک اللیلۃ ویستغفر لامۃ محمد علیہ السلام (تفسیر بیضاوی) وقال بعضہم المراد من الروح الرحمۃ یبعث اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام مع الرحمۃ علی عبادہ الاحیاء فتتفضل منہم فیقول اللہ یا جبرائیل اقسم الباقی علی الاموات فیفضل فیقول جبرائیل یا رب قد فضلت رحمتک عنہم ماذا تأمر فیقول اللہ تعالیٰ یا جبرائیل خزائن رحمتی مملوۃ فاقسم الباقی علی الکفار فی دار الحرب فیقسم جبرائیل علی من فی علم اللہ انہ یموت مسلما (شیخ زادہ)

اسکی پہچان یہ ہی کہ جس شخص کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں رقت قلبی پیدا ہوئے لگے آنسو جاری ہوجائیں تو سمجھ لے کہ یہ جبرئیل کے مصافحہ کی برکت ہی بعض نے کہا ہی کہ روح سے ایک اور عظیم الشان فرشتہ مراد ہی یہ اگر تمام آسمانوں اور زمینوں کو ایک لقمہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہی۔ دیگر ملائکہ اسے صرف لیلۃ القدر ہی میں دیکھتے ہیں۔ یہ خدمت مومنین اور امت محمدیہ پر آگاہی حاصل کرنیکے لئے دیگر ملائکہ کے ہمراہ نازل ہوا کرتا ہی بعض کا قول ہی روح ملائکہ کی ایک جماعت ہے کہ فرشتوں کی بھی انکی زیارت لیلۃ القدر ہی میں نصیب ہوتی ہی بعض کہتے ہیں روح خدا کی ایسی مخلوق ہی جو کھاتی پیتی ہی لیکن نہ فرشتوں میں داخل ہی نہ انسانوں میں۔ شاید یہ مخلوق اہل جنت کی خادم ہی۔ بعض کی رائے ہی کہ روح سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں کیونکہ روح اللہ آپکا نام ہی۔ امت محمدیہ کے حالات پر مطلع ہونیکے لئے فرشتوں کے ہمراہ نازل ہوا کرتے ہیں بعض کہتے ہیں روح ایک فرشتہ کا نام ہی جسکے پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور سر عرش کے تلے ہی اسکے علاوہ ہزار سر ہیں ہر سر میں ہزار چہرے۔ ہر چہرے میں ہزار منہ۔ ہر منہ میں ہزار زبانیں ہیں ہر زبان سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہی یہ فرشتہ لیلۃ القدر میں نازل ہوکر امت محمدیہ کے لئے استغفار کیا کرتا ہی (تفسیر بیضاوی) بعض کا قول ہی کہ روح سے رحمت الٰہی مراد ہی جسکو اللہ تعالیٰ بذریعہ جبرئیل اپنے زندہ مسلمان بندوں پر نازل کرتا ہی اور بقیہ رحمتیں کے لئے ارشاد فرماتا ہی کہ اے جبرئیل اسے مردوں میں تقسیم کردے۔ چنانچہ اسکی تعمیل ہوتی ہی اور پھر جبرئیل یہ کہتے ہیں کہ الٰہی تیری رحمت کچھ اور باقی ہے اسکے لئے کیا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی کہ میرے رحمت کے خزانے بھرے پڑے ہیں باقی کو کفار پر تقسیم کردو۔ جبرئیل اسے اُن لوگوں پر تقسیم کردیتے ہیں جو علم الٰہی میں مسلمان ہوکر مرنیوالے ہیں (شیخ زادہ)

سورة الکوثر

بسم الله الرحمن الرحیم

(انا اعطیناک الکوثر) ای الخیر المفرط الکثیر من العلم والعمل وشرف الدارین وروی عنه علیه السلام انه نهر فی الجنة وعدنیه ربی فیه خیر کثیر احلی من العسل واشد بیاضا من اللبن وابرد من الثلج واطیب من الزبد حافتاه الزبرجد واوانیه من الفضة لا یظمأ من شرب منه وقیل حوض فیها وقیل اولاده واتباعه وعلماء امته والقرآن العظیم (فصل لربك) قدم علی الصلوة خالصا لوجه الله خلاف الساهی عنها المرائی فیها شکرا لانعامه فان الصلوة جامعة لاقسام الشکر وانحر البدن التی هی خیار اموال العرب وتصدق علی المحاویج خلافا لمن یدعهم ویمنع عنهم الماعون فالسورة کالمقابلة للسورة المتقدمة وقد فسرت الصلوة بصلوة العید والنحر بالتضحیة (ان شانئك) ان من یبغضك لبغضه لك (هو الابتر) الذی لا عقب له اذ لا یبقی منه نسل ولا حسن ذکر واما انت فتبقی ذریتك وحسن صیتك وآثار فضلك الی یوم القیمة وذلك فی الآخرة مالا یدخل تحت الوصف عن النبی علیه السلام من قرأ سورة الکوثر سقاه الله من کل نهر فی الجنة ویکتب له عشر حسنات بعدد کل قربان قربه العباد فی یوم النحر (قاضی بیضاوی)

سورہ الکوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ یعنی ہمنے تمکو علم و عمل اور شرف دارین کے متعلق خیر کثیر عطا فرمائی ہی پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنت مین ایک نہر ہی جسکا خدا نے مجھسے وعدہ کیا ہے اُسمین بہت کچھ خیر ہے۔ شہد سے زیادہ میٹھی۔ دودھ سے زیادہ سفید۔ برف سے زیادہ ٹھنڈی۔ اور بھاگون سے زیادہ نرم ہی اسکے دونو کنارے زبرجد کے اور آبخوری چاندی کے ہین جو شخص ایک مرتبہ اسکا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہوگا۔ بعض کہتے ہین جنتمیں ایک حوض کا نام کوثر ہی بعض کا قول ہی کہ پیغمبر علیہ السلام کی اولاد و اتباع یا علمائے امت۔ یا قرآن عظیم کو کوثر کہتے ہین فَصَلِّ لِرَبِّكَ یعنی خالص اللہ کے لئے۔ غافل اور ریاکار کے خلاف یہ مت اوا سے شکر انعام الٰہی نماز پڑھکر۔ کیونکہ نماز انواع شکر کے لئے جامع ہی وَانْحَرْ اور اونٹ کی جو عرب مین بہترین مال ہی قربانی کرکے محتاجون مین تقسیم کردے اور تیرا یہ فعل اُن لوگون کے خلاف ہو جو محتاجون کو دھکے دیتے ہین اور اُنکو برتنے کی چیزین نہین دیتے۔ بس تو یہ سورگویا سورۂ ماعون کے مقابلہ مین ہی۔ نماز کی تفصیل صلوۃ العید کے اور نحر کی قربانی کے ساتھ کیگئی ہی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ بیشک تجھسے بغض رکھنے والا وہی ابتر اور منقطع النسل ہے۔ ابتر وہ ہی جسکے بعد نہ اُسکی نسل رہے اور نہ کوئی نام لیوا۔ اے نبی تمہاری اولاد۔ نیکنامی۔ اور آثار فضل قیامت تک باقی رہینگے اور آپ کو آخرت مین وہ شے عنایت ہوگی جسکا بیان نہین ہوسکتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہی کہ سورۂ کوثر پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت کی ہر نہر کا پانی پلائیگا۔ اور اسکے نامہ اعمال مین یوم نحر کی قربانیون کی گنتی کے برابر نیکیان لکھی جائینگی (بیضاوی)

قال رسول اللہ علیہ السلام من صلی علی تعظیما لی جعل اللہ تعالی من تلک الکلمۃ ملکا ذا جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاہ تحت العرش یقول لہ اللہ تعالی صل علی عبدی کما صلی علی نبیی فیصلی علیہ الی یوم القیمۃ (زبدۃ الواعظین) روی مسلم عن انس رضی اللہ عنہ انہ قال نام علیہ السلام نومۃ خفیفۃ ثم قام ورفع راسہ متبسما فقیل ما اضحکک یا رسول اللہ قال نزلت علی انفا ای قریبا سورۃ فقرأ علینا (انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر) سبب نزولھا ما روی عن ابی صالح عن ابن عباس انہ قال ان العاص ابن وائل بن ھشام رای رسول اللہ علیہ السلام یخرج من المسجد وھو داخل فالتقیا عند الباب وتحدثا وجماعۃ قریش فی المسجد فلما دخل العاص علیھم قالوا من ذا الذی تحدثہ قال ذلک الابتر وانما قال ھذا لان قریشا سموا محمدا ابتر عند موت ابنہ ابراھیم وکان فی الجاھلیۃ اذا لم یکن للرجل ولد ذکر یسمونہ ابتر فسمع النبی علیہ السلام ما قال العاص فحزن قلبہ فانزل اللہ تعالی تسلیۃ لقلبہ وجوابا لعدوہ لو عاش ابنک فلا یخلوا اما ان یکون نبیا اولا فان لم یکن نبیا فلا یکون لک فیہ شرف وان کان نبیا فلا تکون انت خاتم النبیین وقرنت اسمی باسمک فی التوحید والاذان والصلوۃ وکثیر من الاشیاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص از روے تعظیم ہمپر درود بھیجتا ہی اللہ تعالی ان کلمات سے دو پروں کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی سکا ایک پر مشرق مین ہوتا ہی ایک مغرب مین اور پاؤن عرش کے نیچے اللہ تعالی اُسے حکم دیتا ہی کہ جسطرح میرے بندے نے میرے نبی پر درود بھیجا ہی تو بھی بندہ پر رحمت بھیجتا رہ جانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اُس بندہ پر رحمت بھیجتا رہتا ہی (زبدۃ الواعظین) مسلم انس سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام تھوڑی سی دیر سو کر اُٹھے اور سر اُٹھا کر تبسم فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ حضور اس ہنسی کا کیا سبب۔ ارشاد ہوا کہ ہمپر ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہی بعد اسکے انا اعطیناک الکوثر آخر تک پڑھی۔ ابو صالح ابن عباس سے اسکے شان نزول کی بابت روایت کرتے ہین کہ عاص بن وائل بن ہشام نے پیغمبر علیہ السلام کو ایکبار ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ مسجد سے نکل رہی تھے اور عاص داخل ہو رہی تھے دروازہ پر دونون کی ملاقات ہو کر باتین ہوئی رہین اسوقت قریش کی ایک جماعت مسجد مین موجود تھی۔ عاص جب مسجد مین گئے تو لوگون نے کہا تم کس سے باتین کر رہی تھے جواب دیا ابتر سے۔ اور اسکا سبب یہ تھا کہ قریش نے حضرت کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات کے بعد آپ کا نام ابتر رکھدیا تھا کیونکہ جس شخص کے بیٹا نہو اسے جاہلیت مین ابتر کہا کرتے تھے۔ پیغمبر علیہ السلام عاص کا مقولہ سنکر غمگین ہوے اللہ تعالی نے آپکی تسلی اور دشمنون کو جواب دینے کے لئے سورۂ کوثر نازل فرمائی کہ اگر آپ کا بیٹا زندہ رہتا تو دو حال سے خالی نہ تھا۔ نبی ہوتا یا نہوتا اگر نہوتا تو آپکے لئے باعث شرف نتھا اور اگر ہوتا تو آپ خاتم النبیین نہ ہتے مین نے توحید اور اذان نماز وغیرہ بہتسی

وانت صاحب الکوثر فکیف تکون انت ابتر (روضة العلماء) وهو ای ابراهیم مات فی حال الرضاع وروی انه کان طفلا ابن سبعین یوما اوزیادة وابناء الرسول علیه السلام ثلاثة قاسم وهو ولد قبل نبوة محمد علیه السلام وصار الی العقبی قبل نبوته فی مدة سبعة عشر یوما علی القول الاصح وابراهیم مرت اقواله انفا وعبد الله قالوا اسمه طیب وطاهر وهو ولد بعد نبوة محمد علیه السلام فی مکة ومات فی حال صغره وقال بعضهم ان طیبا وطاهرا غیر عبد الله واما بناته فاربع فاطمة ورقیة وزینب وام کلثوم رضی الله تعالی عنهن وولدن کلهن من بطن خدیجة سوی ابراهیم فانه ولد من جاریة قبطیة اسمها ماریة واولاده علیه السلام کلهم ماتوا قبله غیر فاطمة الزهراء وهی ماتت بعد وفاته علیه السلام بستة اشهر وهی افضل بناته (کذا فی شرح البرکوی للقنوی) روی ان الکوثر نهر فی الجنة وقیل حوض فیها وقیل فی الموقف وقیل فضائل کثیرة وقیل المقام المحمود وقیل خلق حسن وقیل رفعة ذکره وقیل هذه السورة وقیل اولاده واتباعه وقیل علماء امته وقیل القرآن العظیم وقیل علماء اولاده وقیل ما اوحی الیه مطلقا وقیل النبوة وقیل اصحابه العظام وقیل تفسیر القرآن وقیل تحقیق الشرائع

آپ صاحب کوثر ہین اسلئے ابتر نہین ہوسکتے (روضۃ العلماء) ابراہیم نے حالت رضاع مین وفات پائی بعض روایتون مین آیا ہی کہ اُن کی عمر دو مہینے دس دن کی یا اس سے کچھ زیادہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے اول قاسم جو نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور صحیح قول کے اعتبار سے ستّرہ دن کی عمر پاکر نبوت سے پہلے ہی انتقال کرگئے۔ دوسرے ابراہیم جنکا تذکرہ ابھی ہوچکا ہی تیسرے عبد اللہ جن کا نام طیب وطاہر تھا یہ بعد نبوت مکہ مین پیدا ہوئے اور لڑکپن مین انتقال کرگئے۔ بعض کا قول ہی کہ طیب وطاہر عبد اللہ کے سوا اور صاحبزادہ کا نام ہی۔ اور آپکی صاحبزادیان چار تھین فاطمہ رقیہ زینب ام کلثوم ابراہیم کے سوا اور تمام اولاد حضرت خدیجہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی تھی۔ ابراہیم ماریہ قبطیہ سے ہوئے تھے اور آپکی اولاد بجز فاطمہ زہرا کے سب آپکے سامنے انتقال کرگئی البتہ حضرت فاطمہ کی وفات حضور کی وفات سے چھ مہینے بعد ہوئی ہے اور آپ تمام بیٹیون مین افضل تھین (شرح البرکوی للقنوی) روایت ہے کہ کوثر جنت کی نہر یا اُسکا ایک حوض ہے اور بعض کا قول ہی کہ موقف مین ایک حوض کا نام ہے بعض کہتے ہین کوثر سے فضائل کثیرہ مراد ہین بعض کا قول ہی کہ مقام محمود کا نام کوثر ہی۔ بعض کہتے ہین خلق حسن کوثر ہی۔ بعض کی راے ہی کہ آپکے ذکر خیر کی رفعت کو کوثر کہا گیا ہی بعض نے کوثر سے آپکی اولاد اتباع اور بعض نے علماء امت۔ بعض نے قرآن عظیم اور بعض نے آپکی اولاد کے علما بعض نے مطلق وحی۔ بعض نے نبوت اور بعض نے صحابہ عظام بعض نے تفسیر قرآن اور بعض نے تحقیق شرائع

وقیل کثرة امته وقیل الکرامات الواقعة وقیل الشفاعة الکبریٰ (شہاب الدین) وجہ المقابلة ان اللہ تعالی وصف المنافقین فی السورة المتقدمة باربعة امور (الاول) البخل وھو المراد من قولہ تعالی (الذی یدع الیتیم ولا یحض الایة) (والثانی) ترک الصلوٰة وھو المراد من قولہ (ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتہم ساھون) (والثالث) الریاء فی الصلوٰة وھو المراد من قولہ (الذین ھم یراؤن) (والرابع) منع الزکوٰة وھو المراد من قولہ (ویمنعون الماعون) فذکر فی مقابلة (عن صلاتہم ساھون) قولہ فصل وفی مقابلة (الذین ھم یراؤن) قولہ لربک وفی مقابلة (الذی یدع الیتیم ویمنعون الماعون) قولہ (واخر) لان بذل خیار الاموال یقابل البخل وصرفھا الی المحاویج یقابل منع الماعون (شیخ زادہ) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من کان لہ سعة فلم یضح فلیمت ان شاء یھودیا وان شاء نصرانیا وفی روایة من کان لہ سعة فلم یضح فلا یقربن مصلانا وعن علی رضی اللہ عنہ من خرج من بیتہ الی شاء الاضحیة کان لہ بکل خطوة عشر حسنات ومحی عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات واذا تکلم فی شرائھا کان کلامہ تسبیحا واذا انفق ثمنھا کان لہ بکل درھم سبعمائة حسنة واذا طرحھا علی الارض یرید ذبحھا استغفر لہ کل خلق من موضعھا الی الارض السابعة واذا اھرق دمھا خلق اللہ بکل قطرة من دمھا عشرة من الملائکة

بعض نے کثرت امت۔ بعض نے کرامات واقعہ اور بعض نے شفاعت کبریٰ مراد لی ہے (شہاب الدین) سورۂ ماعون سے مقابلہ کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس سورہ میں منافقوں کے چار وصف بیان کیے ہیں (۱) بخل چنانچہ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ سے اسی بخل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (۲) ترک نماز۔ چنانچہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ اسی پر دال ہے (۳) نماز میں ریاکاری چنانچہ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآؤُنَ اسکی گواہی دے رہا ہے (۴) زکوٰۃ نہ دینا جو یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے سورہ کوثر میں بمقابلہ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ۔ فَصَلِّ موجود ہے اور بمقابلہ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآؤُنَ لِرَبِّکَ فرمایا ہے۔ اور الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ اور یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کے مقابلہ میں وانحر ہے کیونکہ پسندیدہ مال کو صرف کرنا بخل کا مقابل اور محتاجوں کا دینا یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کا مقابل ہے (شیخ زادہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جسکو وسعت ہو اور قربانی نکرے وہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ دوسری روایت ہے کہ جو شخص باوجود وسعت قربانی نکرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی خریدنے کی نیت کرکے گھر سے نکلتا ہے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور خریدتے وقت بات چیت کرنے میں تسبیح کا ثواب ملتا ہے اور قیمت دیتے وقت ہر درم کے مقابلہ میں سات سو نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اور جب ذبح کرنے کے لیے اسکو زمین پر لٹایا جاتا ہے ساتوں زمین تک اس جگہ کی تمام مخلوق اسکے لئے مغفرت مانگتی ہے۔ پھر جب اسکا خون گرتا ہے تو اللہ تعالی ہر قطرہ سے دس فرشتے پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اسکے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں

واذا اقسم لحمها کان له بکل لقمة مثل عتق رقبة من ولد اسمعیل علیه السلام (خواجہ زادہ) عن النبی علیه السلام انه قال لعائشة یا عائشة قد هی اضحیتک واشهدیها فان لک باول قطرة تقطر من دمها علی الارض ان یغفر الله تعالی ما سلف من ذنوبک فقالت یا رسول الله انا خاصة ام للمؤمنین عامة فقال علیه السلام بل لنا وللمؤمنین عامة وعن وهب ابن منبه انه قال ان داؤد علیه السلام قال الهی ما ثواب من ضحی من امة محمد علیه السلام قال ثوابه ان اعطیه بکل شعرة علی جسده عشر حسنات ومحوعنه عشر سیئات وارفع له عشر درجات وله بکل شعرة قصر فی الجنة وجاریة من الحور العین ومرکب من ذهب وات الاجنحة خطوها مد البصر یرکبها اهل الجنة فیطیر بها حیث یشاء اما علمت یا داؤد ان الضحایا هی المطایا وترفع البلایا یوم القیمة (زهرة الریاض) حکی عن احمد بن اسمعیل انه قال کان لی اخ فقیر وکان مع فقره یضحی کل سنة بشاة فلما توفی صلیت رکعتین فقلت اللهم ارنی اخی فی منامی فاسأله عن حاله فنمت علی الوضوء فرایت فی منامی کان القیمة قد قامت وحشر الناس من قبورهم فاذا اخی راکب علی فرس اشهب وبین یدیه جنائب فقلت یا اخی ما فعل الله بک فقال غفر لی فقلت بم فقال بسبب درهم تصدقت به علی امرأة عجوز فقیرة فی سبیل الله

اور جب اسکا گوشت تقسیم کرتا ہی تو ہر لقمہ کے بدلے اولاد اسمعیل سے ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے (خواجہ زادہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے عائشہ رضہ سے فرمایا اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ اللہ تعالی اسکے پہلے قطرہ سے تمہارے گزشتہ گناہ معاف کریگا۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کیا یہ فضیلت خاص ہمارے لئے ہی یا عموماً تمام مومنین شامل ہین۔ جواب دیا کہ یہ ہمارے اور دیگر تمام مومنین کیلئے عام ہی۔ وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام نے کہا۔ الٰہی امت محمدیہ مین قربانی کرنیوالے کو کس قدر ثواب ملیگا فرمایا یہ ثواب ملیگا کہ ہم اسکے ہر بال کے بدلے دس نیکیان دینگے۔ دس گناہ معاف کرینگے۔ اور دس درجے بلند کرینگے۔ اور ہر بال کے بدلے جنت مین ایک محل ایک حور اور ایک پرواز سواری عطا کرینگے جسکا ہر قدم منتہائے بصر پر پڑیگا۔ اہل جنت اسپر سوار ہو کر جہان چاہینگے اڑ جائینگے اے داؤد تمہین معلوم نہین کہ قربانیان سواریان ہونگی۔ اور قیامت کے دن بلاؤن کو دفع کرینگی (زہر الریاض) حکایت احمد بن اسحق کہتے ہین کہ میرا ایک محتاج بھائی تھا جو وقتہ بہ وقتہ قربانی کیا کرتا تھا۔ اسکی وفات کے بعد مینے دو رکعتین پڑھکر دعا کی کہ الٰہی مجھے خواب مین اپنے بھائی کا حال دکھادے چنانچہ مین باوضو ہو کر سو رہا خواب مین دیکھتا ہون کہ قیامت قائم ہے لوگ قبرون سے اٹھ رہے ہین میرا بھائی اشہب گھوڑے پر سوار ہے اور بہت سی ذخیرہ اسکے آگے چل رہی ہین۔ مینے کہا بھائی جان۔ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا بخشدیا۔ مینے کہا کس سبب سے جواب دیا اون روٹیون کے سبب جو مینے ایک محتاج بڑھیا کو خیرات کر دیئے تھے۔

فقلت ما هذه النجائب قال ضحایای فی الدنیا والتی ارکبها اول اضحیتی فقلت الی این قصتہ قال الی الجنۃ فغاب عن بصری (رسنانیہ) واما اذا لم یکن للمؤمنین مرکب من الاضحیۃ فیکون عملہ الصالح مرکبا لہ یخلق اللہ تعالٰی من اعمالہ الصالحۃ بعیرا یرکب علیہ اذا خرج من قبرہ فیتقدم الی ربہ تعالٰی (رسنانیہ) عن انس رض عن علی رضی اللہ عنہما انہما قالا قال النبی علیہ السلام اذا حشر المؤمنون من قبورهم یقول اللہ تعالٰی یا ملائکتی احشروا عبادی راجلین بل ارکبوهم علی نجائبهم فانهم اعتادوا الرکوب فی الدنیا کان فی الابتداء صلب ابیهم مرکبهم ثم بطن امهم مرکبهم فحین ولدتهم امهم فجرا امهم مرکبهم الی ان یتم الرضاع ثم عنق ابیهم مرکبهم ثم الفرس والبغال مرکبهم فی البراری والسفن والزوارق فی البحار وحین ماتوا فاعناق اخوانهم وحین قاموا من قبورهم لا تمشوهم راجلین فانهم اعتادوا الرکوب فقدموا نجائبهم وهی الاضحیۃ لقولہ تعالٰی یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا (ای رکبانا) ولذا قال علیہ السلام عظموا ضحایاکم فانها علی الصراط مطایاکم (رجبیۃ) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرب قربانا اذا اقام من قبرہ رآہ قائما علی راس قبرہ فاذا لہ شعر من الذهب وعینان من یواقیت الجنۃ تطیر بهما من الذهب

مینے پوچھا یہ اونٹنیان کیسی ہین۔ جوابدیا یہ میری دنیوی قربانیان ہین اور جس پر مین سوار ہون یہ سب سے پہلی قربانی ہی۔ مینے کہا اب کہان کا ارادہ ہی جواب دیا جنت کا اور یہ کہکر وہ نظارہ میرے نگاہ سے غائب ہوگیا (رسنانیہ) اگر مومنون کی قربانی کی سواری نہوگی تو عمل صالح سواری بنجائیگا۔ اللہ تعالٰی نیک عملون سے اونٹ پیدا کردیگا جو قبر سے نکلتے وقت مومن کو سوار کرکے پروردگار کی طرف لیجائیگا (رسنانیہ) انس اور علی سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول مروی ہے کہ جب مومن قبرون سے اٹھینگے تو اللہ تعالٰی فرشتون کو حکم دیگا کہ میرے بندونکو پیدل نہ لیچلو بلکہ اونٹنیون پر سوار کرلو کیونکہ یہ دنیا مین سواری کے عادی تھے انکی اول سواری باپ کی پشت تھی۔ پھر ان کا پیٹ۔ پھر اسکی گود۔ پھر دودھ چھٹنے کے بعد باپ کی گردن۔ پھر جنگلون مین گھوڑے فخر۔ اور دریاؤن مین کشتیان اور ڈونگے۔ اور مرنے کے بعد بھائیون کے کندھے اب قبرون سے اٹھنے کے بعد ان کو پیدل نہ چلاؤ کیونکہ یہ سواری کے عادی ہین اور اپنی اونٹنیان ساتھ لے آئے ہین۔ ان اونٹنیون سے مراد قربانیان ہین کیونکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہی یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اس دن ہم پرہیزگارون کو سوار کرکے اللہ تعالٰی کی طرف لیجائینگے۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی قربانیون کو موٹا کرو کیونکہ وہ آخرت مین پل صراط پر تمہاری سواریان ہونگی (رجبیہ) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی قربانی کرنے والا قبر سے اٹھکر اپنی قربانی کو اپنے سر پر کھڑا دیکھیگا اس کے بال سونے کے ہون گے۔ آنکھین یاقوت جنت کی اور میٹک سونے کے

فیقول من انت وای شئ انت وما رایت احسن منک فیقول انا قربانک الذی قربتنی فی الدنیا فثم یقول ارکب علی ظهری فیرکب علیه ویذهب به ما بین السماء والارض الی ظل العرش (رجبیة) وقال علیه السلام من صلی صلاتنا ونسک نسکنا فهو منا ومن لم یصل صلاتنا ولم یضح فلیس منا ان کان غنیا وقال علیه السلام خیار امتی یضحون وشرار امتی لا یضحون وقال علیه السلام الا ان الاضحیة من الاعمال المنجیة تنجی صاحبها من شر الدنیا والاخرة (زبدة الواعظین) الاضحیة واجبة علی کل مسلم مقیم موسر وهو ان یملک نصابا وهو مائتا درهم او قیمتها فاضلا عن حوائجه الاصلیة لا یعتبر فیه وصف النماء ولا یعتبر الحولان کالزکوة فان الزکوة یعتبر فیها الحولان ومن کان فقیرا فوجد المال فی ایام الاضحیة تجب علیه الاضحیة ومن کان غنیا فتلف ماله فی ایام الاضحیة سقطت عنه الاضحیة (کذا فی کتب الفقه) وانما تجوز الاضحیة من اربعة اصناف من الحیوان الابل والبقر والغنم والمعز ذکورها واناثها ومن البقر ما تمت له سنتان وطعن فی الثالثة وعن الابل والبقر یکفی الواحد عن واحد من سبعة کلهم یریدون القربة فلو اراد احدهم بنصیبه اللحم او کان کافر او یجزی عن واحد منهن ولم ینقص نصیب احدهم ویجوز الجذع کالجماء والخصی والثولاء الجذع شاة لها استة اشهر والجماء هی التی لا قرن لها والثولاء هی المجنونة ولا یجوز العمیاء التی لیس لها عینان ولا العرجاء التی تعشی بثلاث قوائم

یہ کہیگا تو کون ہو اور کیا چیز ہو میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ قربانی جواب دیگی کہ تیری دنیوی قربانی ہوں اور پھر تو کہے گی کہ تو میری پشت پر سوار ہو جا۔ چنانچہ وہ سوار ہو جائیگا اور قربانی اُسے آسمان و زمین کے مابین عرش کے سایہ تک پہنچا دیگی (رجبیہ) پیغمبر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس نے ہماری طرح کی نماز پڑھی اور ہماری طرح کی قربانی کی وہ ہم میں سے ہے اور جسنے ایسا نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں بشرطیکہ غنی ہو۔ نیز آپ کا قول ہے کہ میری امت کے اچھے لوگ قربانی کیا کرینگے۔ اور بُرے ترک کر دینگے اور حدیث میں ہے کہ قربانی نجات دینے والے اعمال میں سے ہے۔ انسان کو دنیا و دین کی برائیوں سے بچالیگی (زبدۃ الواعظین) قربانی ہر مالدار اور مقیم مسلمان پر واجب ہے بشرطیکہ نصاب یعنی دو سو درم یا اُسکی قیمت کا مالک ہو۔ اور یہ نصاب حاجت اصلی سے زائد ہو۔ اسمیں زکوۃ کی طرح نمو۔ اور حولان حول معتبر نہیں۔ اگر فقیر کو قربانی کے دنوں میں مال حاصل ہو جائے تو قربانی واجب ہو جائے گی۔ اور غنی کا مال ان دنوں میں تلف ہو جائے گا تو اسکے ذمہ سے قربانی ساقط ہو جائیگی۔ (کذا فی کتب الفقہ) قربانی چار قسم کے جانوروں کی جائز ہے (۱) اونٹ (۲) گائے بھینس (۳) دنبا بھیڑ (۴) بکری اس میں مذکر مونث سب برابر ہیں۔ گائے بھینس دو سال بھر کر تیسرے سال میں ہو۔ لیکن اونٹ اور گائے بھینس ایک شخص سے لیکر سات تک کے لئے کافی ہے بشرطیکہ سب کا ارادہ قربانی کا ہو۔ اگر ان میں ایک کا ارادہ فقط گوشت کھانیکا ہے یا کوئی حصہ دار کافر ہے تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی اور نہ خصی کیا جائیگا چھ مہینے کی بکری اور بے سینگ والے یا دیوانہ جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے تین پانو سے چلنے والے لنگڑے کا نڑے۔

ولا العجفاء التی لا مخ فی عظمها ولا ماذهب اکثر من ثلث اذنها او عینها او الیتها کذا فی کتب الفقه) واول وقتها بعد الصلوٰة فی المصر ولا یذبح قبلها لحدیث القری وآخره قبل غروب الیوم الثالث والافضل ان یذبح بنفسه ان قدر والایام غیره ویستحب ان یحضر بنفسه عند الذبح ویکره ترک التوجه الی القبلة ویقول بعد التوجه قبل الذبح انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین الله اکبر الله اکبر لا الٰه الا الله والله اکبر الله اکبر وله الحمد بسم الله الله اکبر فیذبح ثم یصلی رکعتین علی طریق الاستحباب لقوله علیه السلام القوا ما فی ایدیکم من السکین ثم ارکعوا رکعتین فانه ما رکعهما احد وسأل الله شیئا الا اعطاه ویقول بعد السلام اللهم ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لا شریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمین (ضیاء الدین) ووقت صلوٰة العید من ارتفاع الشمس قدر رمح اورمحین الی نوالها وبیان صلوتها انه اذا دخل وقت الصلوٰة یارتفاع الشمس وخروج وقت الکراهة یصلی الامام بالناس رکعتین بلا اذان ولا اقامة یکبر تکبیرة الاحرام ثم یضع یدیه تحت سرته ویثنی ثم یکبر ثلاث تکبیرات یفصل بین کل تکبیرتین بسکتة قدر ثلاث تسبیحات ویرفع یدیه عند کل تکبیرة ویسلم فی اثنائهن ثم یضعهما بعد الثالثة ویتعوذ ویسمی ویقرأ الفاتحة

اور ایسے دُبلے جانور کی جسکی ہڈیون مین گودا نرما ہو قربانی درست نہوگی - اور ایسے جانور کی بھی درست نہین جسکا تہائی کان یا آنکھ یا سُرین ندارد ہو (کذا فی کتب الفقہ) شہرون مین قربانی کا وقت نماز کے بعد شروع ہوتا ہی اس سے پہلے جائز نہین - البتہ گانؤن مین نماز سے پہلے بھی درست ہی اور آخر وقت بارھوین تاریخ کے غروب تک ہی اور افضل یہ ہی کہ اگر قادر ہو تو اپنے ہات سے ذبح کرے ورنہ کسی اور کو اجازت دیدے مگر ذبح کرتے وقت خود حاضر رہنا مستحب ہے اور قبلہ کیطرف قربانی کا مُنہ نرکھنا مکروہ ہی توجہ کے بعد اور ذبح سے پہلے یہ پڑہنا چاہیے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ - اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پھر ذبح کردے اور پھر بطریق استحباب دو رکعت نفل پڑھے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی - اسکے بعد اپنے ہات سے چھری پھینکدو - اور دو رکعتین پڑھو جو شخص یہ دو رکعتین پڑھکر جسمیں اپنی مراد مانگتا ہی خدا اُسے عطا فرما دیتا ہی - پھر سلام پھیرنے کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (ضیاء الدین) عید کی نماز کا وقت ایک یا دو نیزہ کی مقدار آفتاب بلند ہونے سے شروع ہوکر زوال تک رہتا ہی اور نماز کی کیفیت یہ ہے کہ جب آفتاب بلند ہوجائے نماز کا وقت آجائے - اور مکروہ وقت ٹلجائے تو امام بلا اذان و بلا اقامت لوگونکو دو رکعتین پڑھائے - پہلے تکبیر تحریمہ کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے - اسکے بعد تین تکبیرین کہے اور ہر دو تکبیرون کے بیچ مین تین تسبیحون کی مقدار وقفہ کرے اور ہر تکبیر کے وقت دونون ہاتھ اُٹھاکر چھوڑ دے پھر تیسری تکبیر کے بعد ہات باندھ لے اعوذ اور بسم اللہ پڑھے بعدہ سورہ فاتحہ پڑھکر اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملائے -

ثم یکبر ویرکع فاذا قام الی الواجب وھو تکبیرات الزوائد یعنی الی الرکعة الثانیة یبدأ بالقراءة ویفعل ھکذا بعد القراءة الفاتحة والسورة ثم یرکع ویسجد وتکبیرة ھذا الرکوع واجبة لمقارنتھا الی الزوائد الثلاثة والتکبیرات التسع واحدة منھا فرض وھی تکبیرة الافتتاح وواحدة منھا سنة وھی تکبیرة الرکوع الاول وسبعة منھا واجبة وھی الزوائد مع تکبیر الرکوع الثانی (کذا فی کتب الفقه) (مسئلة) رجل له مائتا درھم فاشتری بعشرین اضحیة یوم الثلاثاء مثلا فھلکت الاضحیة یوم الاربعاء وجاء الاضحی یوم الخمیس لا یجب علیه ان یضحی لان الاضحیة انما تجب فی یوم الاضحی وھو فقیر فیه (کذا فی فتاوی الواقعات)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الاخلاص

(قل ھو الله احد) الضمیر للشان کقولك ھو زید منطلق وارتفاعه بالابتدائیة وخبره الجملة التی بعده ولاحاجة الی العائد لانها ھی ھو ولما سئل عنای الذی سألتمونی عنه ھو الله اذ روی ان قریشا قالوا یا محمد صف لنا ربك الذی تدعونا الیه فنزلت ھذه الایة (الله الصمد) السید المصمود الیه فی الحوائج من صمد الیه اذا قصده وھو الموصوف به علی الاطلاق فانه مستغن عن غیره مطلقا

پھر تکبیر کہکر رکوع کرے۔ اور جب دوسری رکعت مین واجب یعنی تکبیرات زوائد کی طرف کھڑا ہو تو پہلے قرارت پڑھے پھر فاتحہ اور ضم سورۃ کے بعد تکبیرات زوائد کہکر رکوع کرے اور سجدہ مین جائے اس رکوع کی تکبیر زوائد ثلاثہ سے مقارن ہونیکے باعث واجب ہے اور ان تو تکبیرون مین ایک یعنی تکبیر افتتاح فرض ہی اور ایک یعنی رکوع اول کی تکبیر سنت۔ باقی سات تکبیرین یعنی چھ زوائد اور ایک تکبیر رکوع ثانی واجب (کذا فی کتب الفقہ) مسئلہ ایک شخص نے بتیس درم کا مالک تھا مثلاً منگل کے دن بیس درم کو قربانی کی خریدی اور وہ بدھ کے دن ہلاک ہوگئی۔ اور عید النحر کو ہوئی اب اُسپر قربانی واجب نہین کیونکہ قربانی عید کے دن واجب ہوا کرتی ہے اور وہ اسدن فقیر ہوگیا ہی (فتاوی الواقعات)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ کہدو کہ اللہ ایک ہے ضمیر ہو شان کے لئے ہی جیسا کہ ہو زید منطلق مین۔ پھر یہ ضمیر مبتدا ہونیکے سبب مرفوع ہی اور جملہ مابعد خبر واقع ہوا ہی۔ عائد کی ضرورت اسلئے نہین کہ اگر نکالا جائے تو اللہ ھو ہی نکلیگا۔ یا یہ ضمیر مسئول عنہ کیلئے ہی۔ یعنی لوگو جس چیز کا تم مجھسے سوال کرتے ہو وہ اللہ ہی کیونکہ قریش نے پیغمبر علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ تم جس خدا کیطرف ہمین بلاتے ہو اُسکی تعریف بیان کرو۔ جواب مین یہ آیت نازل ہوئی۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اللہ بے نیاز ہی۔ حوائج مین لوگ اُسیکی طرف رجوع کرتے ہین یہ لفظ صمد بمعنی قصد سے مشتق ہے اور اللہ تعالی اس صفت سے علی الاطلاق موصوف ہے کیونکہ وہ غیر سے مطلقاً بے پرواہے

وکل ماعداہ محتاج الیہ فی جمیع جھاتہ وتعریفہ لعلمہم بصمدیتہ بخلاف احدیتہ وتکریر لفظ اللہ للاشعار بان من لم یتصف بہ لم یستحق الالوھیۃ واخلاء الجملۃ عن العاطف لانھا کالنتیجۃ للاولی والدلیل علیھا (لم یلد) لانہ لم یجانس ولم یفتقر الی مایعینہ او یخلف عنہ لامتناع الحاجۃ والفناء علیہ ولعل الاقتصار علی لفظ الماضی لورودہ رداً علی من قال الملائکۃ بنات اللہ والمسیح ابن اللہ اولیطابق قولہ (ولم یولد) وذلک لانہ لایفتقر الی شیٔ ولا یسبقہ عدم (ولم یکن لہ کفوا احد) ای ولم یکن احد یکافئہ ای یماثلہ من صاحبۃ وغیرھا وکان اصلہ ان یؤخر الظرف لانہ صلۃ کفوا لکن لما کان المقصود نفی المکافاۃ عن ذاتہ قدم تقدیما للاھم ویجوز ان یکون حالا من المستکن فی کفوا او خبرا ویکون کفوا حالا من احد ولعل ربط الجمل الثلاث بالعاطف لان المراد منھا نفی اقسام الامثال فھی کجملۃ واحدۃ منبہ علیھا بالجمل الثلاث (قاضی بیضاوی) وکان سبب نزول ھذہ السورۃ کما قال ابی بن کعب وجابر بن عبداللہ وابو العالیۃ والشعبی وعکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین انہ اجتمع کفار مکۃ وھم عامر بن طفیل وزید بن قیس وغیرھما وقالوا یا محمد صف لنا ربک من ای شیٔ ھو اھو من ذھب ام من فضۃ ام من حدید ام من نحاس فان اٰلھتنا من ھذہ الاشیاء

اور کل ماسوا یعنی وجود اسکے محتاج ہیں صمد کی تعریف اور احد کی تنکیر اسلئے ہے کہ کفار اللہ تعالیٰ کو صمد جانتے تھے مگر احد نہیں مانتے تھے اور لفظ اللہ کی تکرار اس نکتہ پر اطلاع دے رہی ہے کہ جو ذات صمدیت کے ساتھ موصوف نہ ہو وہ الوہیت کی مستحق نہیں ہو سکتی اور اس جملہ کو حرف عطف سے خالی رکھنا اسلئے ہے کہ یہ جملہ اول کے نتیجے یا اُسکے دلیل کے مرتبے میں ہے لَمْ یَلِدْ اُسکے کسی کا بیٹا نہیں ہونے کی دلیل ہے کیونکہ وہ کسی ہمجنس کی مدد گار یا خلیفہ کا محتاج نہیں ہوتا ہے نہ حاجت طاری ہے نہ فنا۔ اس جملہ کو لفظ ماضی پر موقوف رکھنا شاید اُن لوگوں کی تردید کے لئے ہے جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور مسیح کو بیٹا کہتے ہیں یا یہ سمجھے کہ مگلے قول کی مطابقت کا لحاظ رکھا گیا ہے وَلَمْ یُوْلَدْ اور وہ خود کبھی پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ کسی شے کا محتاج نہیں اور عدم اُسپر سبقت نہیں کر سکتا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور اُسکا کوئی ہمسر نہیں اور اصل یہاں ظرف یعنی لفظ لہ کو موخر کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ کفوا کا صلہ ہے لیکن چونکہ اپنی ذات سے مکافات کی نفی مقصود تھی اسلئے اسکو مقدم بالشان چیز کو مقدم کیا گیا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ لہ کفوا کی ضمیر مستکن سے حال ہے یا خبر ہے اور کفوا احد سے حال واقع ہوا ہے۔ اور ان تینوں جملوں کا ربط بذریعہ عاطف کے ہے کیونکہ اسنے اقسام مثال کی نفی مقصود ہے پس تو یہ تینوں جملے جو نفی مذکور پر آگاہی دے رہے ہیں بمنزلہ جملہ واحدہ کے ہیں (قاضی بیضاوی) اس سورت کے نزول کی بابت اُبی بن کعب۔ جابر بن عبداللہ۔ ابو العالیہ۔ شعبی اور عکرمہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن طفیل اور زید بن ثابت وغیرہ چند کفار مکہ نے جمع ہو کر پیغمبر علیہ السلام سے یہ کہا کہ اپنے پروردگار کی تعریف بیان کیجئے کہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ سونے کا ہے یا چاندی کا۔ لوہے کا یا تانبے کا کیونکہ ہمارے معبود تو ان ہی چیزوں سے بنائے گئے ہیں۔

فقال النبی علیہ السلام من تلقاء نفسہ ھو لا یشبہ شیئا فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ السورۃ وقال قل یا محمد ھو اللہ احد اللہ الصمد قال ابن عباس الصمد الذی لا جوف لہ ولا یاکل ولا یشرب فلو کان مجوفا لاحتاج الی شیٔ وھو لا یحتاج الی شیٔ بل کل الخلائق محتاجۃ الیہ ولو کان محتاجا الی شیٔ لکان لا یلیق بالربوبیۃ (من حدیث الاربعین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لعائشۃ یا عائشۃ لا تنامی حتی تعلمی اربعۃ اشیاء حتی تختمی القرآن وحتی تحجل الانبیاء لک شفعاء یوم القیمۃ وحتی تجعلی المسلمین راضین عنک وحتی تفعلی حجۃ وعمرۃ فدخل علیہ السلام فبقیت علی الفراش حتی اتی الصلوۃ فلما اتمھا قالت یا رسول اللہ فداک ابی وامی امرتنی باربعۃ اشیاء لا اقدر فی ھذہ الساعۃ ان افعلھا فتبسم رسول اللہ علیہ السلام وقال اذا قرأت (قل ھو اللہ احد) فکانک ختمت القرآن واذا صلیت علی وعلی الانبیاء من قبلی فقد صونا لک شفعاء یوم القیمۃ واذا استغفرت للمؤمنین فکلھم راضون عنک واذا قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر فقد حججت واعتمرت (تفسیر حنفی) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من قرأ قل ھو اللہ احد بعد صلوۃ الفجر عشر مرات لم یصل الیہ ذنب ان جھد الشیطان وھی سورۃ مکیۃ وھی اربع ایات وخمس عشرۃ کلمۃ وسبعۃ واربعون حرفا وعن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرأ سورۃ قل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ اعطاہ اللہ تعالیٰ من الاجر کمثل اجر مائۃ شھید (من حدیث الاربعین)

آپنے اپنی جانسے جواب دیا کہ میرا پروردگار کسی چیز سے مشابہ نہیں ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ابن عباس کا قول ہے کہ صمد وہ ہے جو پیٹ نہ رکھتا ہو اور کھانے پینے سے مبرا ہو۔ جو پیٹ رکھے گا وہ کسی شے کا محتاج ضرور ہوگا۔ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں بلکہ تمام مخلوق اُسکی محتاج ہے اگر وہ کسی شے کا محتاج ہوتا تو قابل ربوبیت نہ ٹھیرتا (حدیث اربعین) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے ایک دن حضرت عائشہ سے کہا اے عائشہ چار چیزیں کرنے سے پہلے ہرگز نہ سویا کرو (۱) ختم قرآن (۲) انبیاء کو شفیع روز قیامت (۳) مسلمانوں کو اپنے سے رضامند (۴) حج اور عمرہ۔ یہ فرما کر حضور نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہ بچھونے پر منتظر بیٹھی رہیں اور سلام پھیرنے کے بعد عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان آپنے مجھے ایسی چار چیزوں کا حکم دیا ہے کہ میں بالفعل اُنکے بجالانے پر قادر نہیں ہوں حضور نے مسکرا کر فرمایا جب تو نے قل ھو اللہ احد پڑھ لی تو گویا سارا قرآن ختم کر لیا۔ اور جب مجھ پر اور مجھسے پہلے انبیاء پر درود بھیجا تو سب کو روز قیامت کے لیے اپنا شفیع بنا لیا۔ اور جب مسلمانوں کے لئے مغفرت چاہی تو گویا سب کو رضامند کر لیا اور جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو گویا حج وعمرہ ادا کیا (تفسیر حنفی) علی بن ابی طالب سے روایت ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص نماز فجر کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھ لیگا۔ شیطان خواہ کتنی ہی کوشش کرے مگر اُس تک کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔ یہ سورت مکیہ ہے چار آیتیں پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہیں ابی بن کعب پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب عطا کرتا ہے

وعن النبی علیہ السلام انہ قال ان فی الجنۃ شجرۃ تسمی حولب علیہا اثمار اکبر من التفاح واصغر من الرمان واحلی من العسل واشد بیاضا من اللبن والبن من الزبد قال ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ من یاکلہا یا رسول اللہ قال علیہ السلام من سمع اسمی فصلی علی فہو یاکلہا (زہرۃ الریاض) وانما سمیت سورۃ الاخلاص لانہا تخلص قارئہا من شدائد الدنیا والاخرۃ وسکرات الموت وظلمات القبر واہوال القیمۃ (حکی) ان رجلا رات فراہ ابوہ فی المنام تلک اللیلۃ کانہ فی الجحیم والاغلال شوراہ فی لیلۃ ثانیۃ فی الجنۃ فقال مارایت فی البارحۃ کذا فما ہذا فقال مر علینا رجل فقرأ قل ہو اللہ احد ثلاث مرات ووہب اجرہ لنا فقسم علینا فہذا الذی تراہ نصیبی منہ (تفسیر خازن) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرأ سورۃ الاخلاص مرۃ فکانما قرأ ثلث القرآن ومن قرأہا مرتین فکانما قرأ ثلثی القرآن ومن قرأہا ثلاث مرات فکانما قرأ القرآن کلہ ومن قرأہا عشر مرات بنی اللہ تعالٰی لہ بیتا فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء وفی الخبر من قرأ سورۃ الاخلاص فی الفرائض غفر اللہ لہ ولوالدیہ وہما اسہم من دیوان الاشقیاء وکتبہ فی دیوان السعداء (مجالس) عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال کنت اخشی العذاب علی امتی باللیل والنہار حتی جاء جبرائیل علیہ السلام بسورۃ قل ہو اللہ احد

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ جنت مین ایک درخت کا نام حولب ہے اسکے پھل سیب سے بڑے انار سے چھوٹے شہد سے میٹھے دودھ سے سفید اور جھاگ سے نرم ہین حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا وہ پھل کون کھائے گا فرمایا جو میرا نام سن کر مجھپر درود بھیجے گا (زہرۃ الریاض) اسکو سورہ اخلاص اسلئے کہتے ہین کہ پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی سختی سکرات موت ظلمت قبر اور اہوال قیامت سے نجات دلوا دیتی ہے حکایت ایک شخص کو مرجانے کے بعد اسکے باپنے خواب مین دیکھا کہ قید دوزخ مین گرفتار ہے پھر اگلے دن دیکھا کہ جنت مین موجود ہے پوچھا کہ بیٹے کل تجکو اس حالت مین دیکھا تھا اور آج اس کیفیت مین دیکھتا ہون اسکا کیا سبب جواب دیا کہ کل ایک شخص نے تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھکر اس کا ثواب تمام مردون کو بخشدیا تھا یہ مجکو خاص میرا حصہ ملا ہے (تفسیر خازن) انس بن مالک پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسنے سورہ اخلاص ایکبار پڑھی گویا تہائی قرآن ختم کیا اور جس نے دوبار پڑھی گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین بار پڑھی اسنے سارا ختم کر لیا پھر جس نے دس بار پڑھی اللہ تعالٰی اسکے لئے جنت مین سرخ یاقوت کا محل تیار کرتا ہے حدیث مین ہے کہ جو شخص فرائض مین سورہ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اسکے اور اسکے والدین کے گناہ بخشدیتا اور اسکا نام اشقیا کے دفتر سے کاٹ کر نیکون کے دفتر مین لکھدیتا ہے (مجالس) ابن عباس پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مین دن رات اپنی امت پر عذاب آنیکا خوف کیا کرتا تھا یہانتک کہ جبرئیل سورہ قل ہو اللہ احد لیکر

فعلمت ان اللہ تعالٰی لا یعذب امتی بعد نزولھا لانھا نسبۃ اللہ ومن تعھد قراءتھا تناثر الرمن عنان السماء علی راسہ ونزلت علیہ السکینۃ وتغشتہ الرحمۃ فینظر اللہ تعالٰی قارئھا فیغفر لہ مغفرۃ لا یعذب بعدھا ابدا ولا یسأل اللہ تعالٰی شیئا الا اعطاہ (تفسیر حنفی) اخرج البیھقی عن ابی امامۃ الباھلی انہ قال فی جبرائیل علیہ السلام النبی علیہ السلام وھو بتبوک فی سبعین الفا من الملائکۃ فقال جبرائیل علیہ السلام یا رسول اللہ اشھد جنازۃ معاویۃ فخرج النبی علیہ السلام ووضع جبرائیل علیہ السلام جناحہ علی الارض فتواضعت حتی نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی المدینۃ وصلی علی معاویۃ مع جبرائیل علیہ السلام والملائکۃ ثم قال النبی علیہ السلام یا جبرائیل بم بلغ معاویۃ ھذہ المرتبۃ فقال بقراءتہ قل ھو اللہ احد قائما وقاعدا وراکبا وماشیا روی ان النبی علیہ السلام لما خرج مھاجرا الی المدینۃ اجتمع کفار مکۃ علی باب دار الندوۃ وھی فی سکۃ ابی جھل علیہ اللعنۃ وقالوا من یرد ھدم البناء ورأسہ نعطیہ مائۃ ناقۃ حمراء سوداء الحدقۃ ومائۃ جاریۃ رومیۃ ومائۃ فرس عربیۃ فقام رجل یقال لہ سراقۃ بن مالک وقال انا اردہ الیکم فضمنوا لہ ھذہ الاموال فخرج خلفہ وادرک النبی علیہ السلام فسل سیفہ لیقتل فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ان اللہ سخر الارض لامرک

مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالٰی میری اُمت کو اسکے نزول کے بعد ہرگز عذاب نہ دیگا کیونکہ یہ نسب الٰہی ہے اور جو لازمی طور پر اسے پڑھتا رہتا ہے اُسپر آسمان سے نیکی اور تسکین نازل ہوتی اور رحمت اُسے ڈھونڈتی پھرا کرتی ہے۔ اللہ تعالٰی مغفرت کے بعد اسکے پڑھنے والے کو کبھی معذب نہ کرے گا اور جو کچھ وہ مانگے گا اپنے کرم سے عطا فرمائے گا (تفسیر حنفی) بیہقی ابوامامہ باہلی سے روایت کرتے ہیں کہ تبوک میں جبرئیل ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور یہ کہا کہ معاویہ کے جنازہ پر حاضر ہو جائیے۔ چنانچہ آپ وہاں سے نکلے۔ جبرئیل نے اپنے پر زمین پر بچھا دیئے ساری زمین سمٹ گئی اور مدینہ نظر آنے لگا۔ آپ نے جبرئیل اور دیگر ملائکہ کے ساتھ معاویہ کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ پھر یہ پوچھا کہ اے جبرئیل معاویہ کو یہ رتبہ کہاں سے ملا۔ فرمایا اس سبب سے کہ معاویہ کھڑے بیٹھے۔ چلتے پھرتے قل ھو اللہ احد کثرت پڑھا کرتے تھے روایت ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام بہ نیت ہجرت مدینہ کی طرف نکلے تو کفار نے ابوجہل کے محلہ میں باب دار الندوہ پر جمع ہو کر یہ کہا کہ جو شخص محمدؐ کو پھیر لائے یا انکا سر ہمارے پاس لے آئے تو ہم اُسے کالی پیلیوں کی سو سرخ اونٹنیاں۔ سو رومی لونڈیاں۔ اور سو عربی گھوڑے انعام میں دیں گے۔ ایک شخص سراقہ بن مالک نامی نے کہا کہ میں انہیں پھیر لاؤں گا۔ کفار اُسکے لئے مذکورہ بالا انعام کے کفیل ہوئے۔ وہ آپکے تعاقب میں چلا۔ اور تھوڑی دور جاکر حضرت کو پالیا قتل کرنیکے لئے میان سے تلوار نکالی اتنے میں حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور یہ فرمایا اللہ تعالٰی نے زمین کو آپکے لئے مسخر کر دیا ہے جو کچھ ارشاد ہوگا فوراً بجا لائے گی۔

فقال رسول الله یا ارض خذیه فنسفل فرسه فی الارض الی الرکبة فقال یا رسول الله (ا) افعل الامان الامان فدعا رسول الله فانجاه الله بدعائه علیه السلام فسار ساعة ثم سل سیفه واراد قتله فنسفل فرسه فی الارض حتی اخذته الارض الی سرته فقال الامان الامان یا رسول الله لا افعل بعدها شیئا فدعا رسول الله علیه السلام فانجاه الله تعالی فنزل عن فرسه وجثا بین یدی ناقة رسول الله وقال یا رسول الله اخبرنی عن الهک حیث کانت له قدرة عظیمة مثل هذه امن الذهب ام من الفضة فنکس رسول الله علیه السلام راسه ساکتا فنزل جبرائیل علیه السلام وقال یا محمد (قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد) وقل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء (وفاطر السموات والارض جعل لکم من انفسکم ازواجا ومن الانعام ازواجا یذرؤکم فیه لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر) فقال سراقة یا رسول الله اعرض علی الاسلام فعرض علیه الاسلام واسلم وحسن اسلامه (من حدیث الاربعین) وقد کان النبی علیه السلام یقرأ سورة الاخلاص مع المعوذتین وینفث علی یدیه ویمسح بهما علی جسده عند النوم اذا کان وجعا ویامر بذلک قال بعض العلماء من واظب علی قراءتها نال کل خیر وامن من کل شر فی الدنیا والاخرة ومن قرأها وهو جائع شبع او عطشان

آپنے فرمایا۔ اے زمین سراقہ کو پکڑلے۔ چنانچہ اُسکا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا۔ یارسول اللہ۔ اب ایسا نہ کرون گا۔ مجھے امان دیجئے۔ آپنے دعا کی اور اُسکی برکت سے سراقہ کو نجات ملگئی۔ مگر اُس نے تلوار کھینچ کر پھر قتل کا ارادہ کیا۔ گھوڑا فوراً زمین میں دھنسا اور سراقہ ناف تک اندر اُتر گیا۔ اور الامان الامان پکارنے لگا۔ حضور میں آیندہ ہرگز ایسا نہ کرون گا۔ چنانچہ آپنے دعا کی اور اُسے پھر نجات ملگئی۔ اسوقت سراقہ اپنے گھوڑے سے اُترکر ناقہ پیغمبر علیہ السلام کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور یہ کہا کہ یارسول اللہ۔ مجھے اپنے اُس معبود کے حال سے مطلع کیجیے جو ایسی زبردست طاقت رکھتا ہو سونے کا ہے یا چاندی کا۔ پیغمبر علیہ السلام نے سر جھکا لیا۔ اور جبریل فوراً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الی آخرہ لیکر اُترے اور اس کے ساتھ ہی آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ الی آخرہ اور آیت فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا الی آخرہ نازل ہوئی۔ سراقہ نے کہا کہ یارسول اللہ۔ مجھپر اسلام پیش کیجیے۔ آپنے کلمہ شہادت پڑھایا اور انجام کار سراقہ کا اسلام بہت اچھا ہوا (حدیث اربعین) پیغمبر علیہ السلام معوذتین کے ہمراہ سورہ اخلاص پڑھکر ہاتھوں پر دم کیا کرتے اور سوتے وقت بحالت مرض دونو ہاتھ جسم مبارک پر پھیرا کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو اسی کا ارشاد فرماتے تھے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ جو شخص ہمیشہ سورہ اخلاص پڑھتا رہیگا اُسے ہر طرح کی نیکی حاصل ہوگی اور دنیا و دین کی تمام آفتوں سے امن پائیگا۔ بھوکا اسکے پڑھنے سے پیٹ بھرا ہوا پیاسا اسکی برکت سے سیراب ہوجائیگا

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال کنا مع النبی علیہ السلام بتبوک فطلعت الشمس بیضاء وشعاعہا نورہا لم یر مثلہ فیما مضی وکان بینہ وبین المدینۃ مسیرۃ شہر فطلعت الشمس یوما مغیرۃ فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال النبی علیہ السلام یا جبرائیل مالی اری الشمس مغیرۃ فقال جبرائیل علیہ السلام لکثرۃ اجنحۃ الملائکۃ قال علیہ السلام لم ذلک قال جبرائیل علیہ السلام لان معاویۃ مات بالمدینۃ الیوم فبعث اللہ تعالیٰ سبعین الف ملک یصلون علیہ قیل لم ذلک قال لکثرۃ قراءتہ قل ہو اللہ احد باللیل والنہار فی مشیہ وقیامہ وقعودہ وذاہبا وجائیا وعلی کل حال فاتاہ جبرائیل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ہل لک ان اقبض الارض فتصلی علیہ فقال علیہ السلام نعم فضرب بجناحیہ علی الارض فضاقت ورفع لہ سریرہ حتی نظر الیہ وخلفہ صفوف من الملائکۃ کل صف سبعون الف ملک فصلی علیہ السلام علیہ ثم رجع الی تبوک روی مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ تعالیٰ جزأ القرآن وہو بتشدید الزای المعجمۃ بمعنی قسمہ ثلاثۃ اجزاء فجعل قل ہو اللہ احد جزأ من اجزاء القرآن وجہ کونہ جزأ یجوز ان یکون باعتبار الثواب یعنی ان اللہ تعالیٰ یعطی قارئ ہذہ السورۃ ثواب قراءۃ ثلث القرآن من غیر تضعیف اجر (کذا قالہ النووی) وقیل ان القرآن علی ثلاثۃ انحاء قصص واحکام وصفات اللہ

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم تبوک میں پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ تھے۔ آفتاب نہایت روشن نکلا کرتا تھا۔ تبوک اور مدینہ میں ایک مہینے کی راہ کا فاصلہ تھا۔ ایکدن سورج کچھ غبار آلودہ سا معلوم ہوا پیغمبر علیہ السلام نے جبرئیل سے اسکا سبب پوچھا اور یہ کہا کہ میں آفتاب کو غبار آلودہ دیکھتا ہوں۔ جبرئیل نے جواب دیا کہ فرشتوں کے پروں کی کثرت نے اسکا نور کم کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کی کثرت کا کیا باعث۔ جواب دیا۔ آج مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکی نماز کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا معاویہ کو یہ رتبہ کیونکر ملا۔ حضرت جبرئیل نے ارشاد کیا کہ بکثرت قل ہو اللہ احد پڑھنے کے سبب۔ کیونکہ وہ دن رات کھڑے بیٹھے آتے جاتے اسیکا ورد رکھتے تھے اسکے بعد جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپکی مرضی ہو تو میں زمین کو سکیڑ دوں تاکہ آپ معاویہ کے جنازہ کی نماز ادا فرما سکیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا۔ جبرئیل نے دونوں پر زمین پر مارے اور وہ فوراً سکڑ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاویہ کا جنازہ اسی حالت میں نظر آنے لگا کہ پیچھے پیچھے ملائکہ کی چند صفیں تھیں۔ ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے آپ جنازہ کی نماز پڑھکر پھر بمقام تبوک واپس آ گئے۔ مسلم ابو الدرداء سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین جزو کیا ہے۔ ان میں قل ہو اللہ احد ایک جزو ہے۔ اس سورت کے ایک جزو ہونیکی وجہ اعتبار ثواب ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے پڑھنے والے کو بلا تضعیف اجر تہائی قرآن کا ثواب عنایت فرماتا ہے (ہکذا قالہ النووی) بعض کا قول ہے کہ قرآن قصص حکموں اور صفات الٰہی کے لحاظ سے تین طرح کا ہے

وقل هو الله احد احد هذه الثلاثة وهو صفات الله تعالا ابن ملك على المشارق وحكى ان النبي عليه الصلوة والسلام كان جالسا على باب المدينة اذ مرت جنازة رجل فقال عليه السلام هل عليه دين فقالوا عليه دين اربعة دراهم ومات ولم يؤدها فقال عليه السلام صلوا فاني لا اصلي على من كان عليه دين ومات ولم يؤده فنزل جبرائيل عليه السلام فقال يا محمد ان الله تعالى يقرئك السلام ويقول بعثت جبرائيل بصورته وادى دينه قم فصل فانه مغفور له ومن صلى على جنازته غفر الله له فقال النبي عليه السلام يا جبرائيل من اين له هذه الكرامة فقال بقراءته كل يوم مائة مرة سورة قل هو الله احد لان فيها بيان صفات الله تعالى والثناء عليه وقال النبي عليه السلام من قرأها في عمره مرة لا يخرج من الدنيا حتى يرى مكانه في الجنة خصوصا من قرأها في الصلوات الخمس في كل يوم مرة يشفع يوم القيمة لجميع اقربائه وعشيرته ممن قد استوجب النار من حد بيت الا ربعين (وفي الحديث من قرأ قل هو الله احد مع التسمية غفر الله له ذنوب خمسين سنة (تفسير حنفي حكي) عن بعض الصالحين انه راى في المنام مائة حمامة من حمام مكة بلا رؤس فلما انتبه قص رؤياه على المعبر فقال له لعلك قرأت سورة الاخلاص مائة مرة بلا تسمية فقال صدقت (تفسير حنفي)

قل هو الله احد ان میں کی ایک طرح ہے کیونکہ اس میں صفات الٰہی مذکور ہیں (ابن ملک علیہ المشارق) **حکایت** ایک دن پیغمبر علیہ السلام مدینہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے ایک مرد کا جنازہ آیا۔ ارشاد ہوا کہ کیا یہ قرضدار ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں چار درم ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اسکے جنازہ کی نماز نہیں پڑھتا جو قرضہ ہو کر مرے اور ادا نہ کر سکے۔ تم پڑھ لو۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا کہ اے محمد۔ اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہم جبرئیل کو اس مرنے والے کا ہمشکل بنا کر بھیج چکے ہیں اور اسنے اپنا قرض ادا کر دیا تم اسکے جنازہ کی نماز پڑھو کیونکہ یہ خود بخشا بخشایا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے جنازہ پڑھنے والے کو بھی بخشدیگا آپ نے پوچھا کہ اسے یہ بزرگی کیونکر حاصل ہوئی۔ جبرئیل نے کہا ہر روز سو مرتبہ قل هو الله احد پڑھنے سے کیونکہ اسمیں صفات الٰہی کا بیان اور اسکی ثنا ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص عمر بھر میں ایک بار سورہ اخلاص پڑھ لے گا جبتک جیتے جی جنت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے گا ہرگز دنیا سے نہ نکلیگا۔ خاصکر جو شخص ہر روز پانچوں نمازوں میں ایک مرتبہ اسے پڑھتا رہیگا قیامت کے دن اپنے تمام کنبے قبیلے کی جو فی الواقع مستحق دوزخ ہونگے شفاعت کر سکے گا (حدیث اربعین) حدیث میں ہے کہ بسم اللہ سمیت قل هو الله احد پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پچاس برس کے گناہ بخشدیتا ہے (تفسیر حنفی) **حکایت** بعض صالحین سے منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں بغیر گردن کے سو کبوتر دیکھے جو مکہ کے کبوتروں میں سے تھے۔ بیدار ہو کر اپنا خواب ایک معبر سے بیان کیا۔ اسنے جواب دیا کہ شاید تم نے سو مرتبہ سورہ اخلاص بلا بسم اللہ پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو (تفسیر حنفی)

عن ابن عباس عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال لما اسری بی الی السماء رایت العرش علی ثلثمائۃ وستین الف رکن من الرکن الی الرکن مسیرۃ ثلثمائۃ الف سنۃ وتحت کل رکن اثنا عشر الف صحراء کل صحراء من المشرق الی المغرب وفی کل صحراء ثمانون الفا من الملائکۃ یقرؤن قل ھو اللہ احد فاذا فرغوا من القراءۃ یقولون یا ربنا ویا سیدنا قد وھبنا ثواب ھذہ القراءۃ لمن قرأ سورۃ الاخلاص من الرجال والنساء فتعجبوا من ذلک قال علیہ السلام اتعجبون یا اصحابی قالوا نعم یا رسول اللہ فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ان قل ھو اللہ احد مکتوب علی جناح جبرائیل علیہ السلام اللہ الصمد مکتوب علی جناح میکائیل علیہ السلام لم یلد ولم یولد مکتوب علی جناح عزرائیل علیہ السلام ولم یکن لہ کفوا احد مکتوب علی جناح اسرافیل علیہ السلام فمن قرأ من امتی سورۃ الاخلاص اعطاہ اللہ تعالیٰ ثواب من قرأ التورٰۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام اتعجبون یا اصحابی قالوا نعم یا رسول اللہ فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ان قل ھو اللہ احد مکتوب علی جبھۃ ابی بکر الصدیق اللہ الصمد مکتوب علی جبھۃ عمر الفاروق لم یلد ولم یولد مکتوب علی جبھۃ عثمان ذی النورین ولم یکن لہ کفوا احد مکتوب علی جبھۃ علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فمن قرأ سورۃ الاخلاص اعطاہ اللہ تعالیٰ ثواب ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (حیاۃ القلوب)

ابن عباس پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا معراج کی رات جب مجکو آسمان پر لیگئے تو میںنے عرش کو ساتہ ہزار تین سو پایون پر رکھا دیکھا۔ ایک سے دوسرے پایہ تک تین لاکھ برس کی راہ کا فاصلہ تھا اور ہر پایہ کے نیچے بارہ ہزار صحرا اور ہر صحرا کا طول عرض مشرق سے لیکر مغرب تک تھا۔ پھر ہر صحرا میں اسی ہزار فرشتے قل ھو اللہ احد پڑھ رہے تھے۔ اور قرارت سے فارغ ہوکر یہ کہتے تھے کہ الٰہی ہمنے اپنی اس قرارت کو اُن مردون عورتون کو بخشا جو سورۂ اخلاص پڑھتے ہین۔ لوگون نے اس واقعہ سے تعجب کیا۔ حضور نے فرمایا تعجب کیون کرتے ہو خدا کی قسم قل ھو اللہ احد جبرئیل کے بازو پر۔ اللہ الصمد میکائیل کے بازو پر۔ لم یلد ولم یولد عزرائیل کے بازو پر ولم یکن لہ کفوا احد اسرافیل کے بازو پر مکتوب ہے۔ میری اُمت مین سے سورۂ اخلاص پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ توریت انجیل زبور اور فرقان عظیم پڑھنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر آپنے فرمایا میرے صحابیو تم اس واقعہ سے تعجب کیون کرتے ہو خدا کی قسم قل ھو اللہ احد ابوبکرؓ کی پیشانی پر۔ اللہ الصمد عمرؓ کی پیشانی پر۔ لم یلد ولم یولد عثمانؓ کی پیشانی پر۔ اور ولم یکن لہ کفوا احد علیؓ کی پیشانی پر مکتوب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پس جو شخص سورۂ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ابوبکر و عمر اور عثمان و علی کا سا ثواب عنایت فرماتا ہے (حیاۃ القلوب)

روی ان رجلا شکا الی النبی علیہ السلام من الفقر فقال النبی علیہ الصلوۃ والسلام اذا دخلت منزلک فاقرأ سورۃ الاخلاص ففعل ذلک فوسع اللہ علیہ الرزق وقال علیہ السلام من قرأ سورۃ الاخلاص فی مرضہ الذی یموت فیہ لم یبتن فی قبرہ وامن من ضیق القبر وحملتہ الملائکۃ بایدیہم حتی یجوز بہ من الصراط الی الجنۃ (کذا فی تذکرۃ القرطبی) لکن شرطہ مع البسملۃ

خاتمۃ الکتاب من المؤلف رحمہ اللہ تعالی

الحمد للہ الذی وفقنا بین الموفقین بانجاز المعارف المطلوبۃ وانعم علینا باتمام الدرۃ الملتقطۃ من الکتب المرغوبۃ وصیر جلال الحریم فرجا بفظام الدموع من الاقلام المنصوبۃ والصلوۃ والسلام علی من ہو افضل الرسل واکمل البریۃ وعلی آلہ واصحابہ الذین نالوا مانالوا باعتصام الشریعۃ النبویۃ نیر اللہ لنا شفاعتہم یوم القیمۃ والجمعیۃ وقد رقمت علی ید الحقیر الفقیر العاصی الراجی رحمۃ اللہ ربہ القدیر یوم یؤخذ بالنواصی عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبوی اکرمہ اللہ فی الدارین بلطفہ وکرمہ المولوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین فی سنۃ اربع وعشرین ومائتین والف من ہجرۃ علیہ الصلوۃ والتسلیم

روایت ہو کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپنے فرمایا کہ گھر مین داخل ہوتے وقت سورۂ اخلاص پڑھ لیا کر۔ اُسنے اسپر عمل کیا۔ اللہ تعالی نے اسکا رزق فراخ کردیا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو کہ جو شخص مرض الموت مین سورۂ اخلاص پڑھ لیگا قبر مین گلنے سڑنے سے محفوظ رہیگا۔ گور کی تنگی سے نجات پائیگا اور فرشتے اپنے بازوؤن پر اُٹھا کر اُسے پلصراط سے گزار دینگے۔ اور بہشت مین جا داخل کرینگے (تذکرۃ القرطبی) لیکن قرطبی نے یہ شرط کی ہے کہ سورہ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے۔

خاتمۃ الکتاب من المؤلف علیہ الرحمۃ

سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جسنے ہمین معارف مطلوبہ کے پورا کرنیکی توفیق دی اور ہمپر اُن بکھرے ہوئے موتیون کے پرونے کا احسان رکھا جو پسندیدہ کتابون مین موجود تھے اور جسنے قلم کے آنسو پونچھکر سیاہی کو شائستگی کردکھایا اور درود وسلام اُس پیغمبر پر جو رسولون مین سب سے افضل اور تمام مخلوق مین کامل تر ہین اور اُنکے آل و اصحاب پر جو شریعت نبویہ کو مضبوط تھام کر اعلے مراتب پر ترقی کرگئے۔ اللہ تعالی ہمین قیامت کے دن اُنکی شفاعت نصیب کرے یہ کتاب ۱۲۲۴ھ بارہ سو چوبیس ہجری مین حقیر فقیر عاصی راجی رحمۃ رب قدیر **عثمان بن حسن بن شاکر الخوبوی** کے قلم سے تمام ہوئی۔ اللہ تعالی دونون جہان مین اپنے لطف وکرم کے ساتھ اُسپر مہربان ہو۔ اُسے اور اُسکے ماں باپ کو بخشدے۔ اور سید الانبیاء والمرسلین کے طفیل اُنپر احسان کرے

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب درۃ الناصحین عربی مع تحفۃ الواعظین ترجمہ اُردو مطبع مجتبائی دہلی مین خاکسار محمد عبد الاحد کے اہتمام سے چھپکر نہایت خوبی سے تیار ہوگئی۔

اعلان کاپی رائٹ محفوظ ہو کسیکو بلا اجازت راقم اسکے چھاپنے کی اجازت نہین۔

العبد محمد عبد الاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی ماہ جولائی سنہ ۱۹ع

فہرست مضامین کتاب دستہ الناصحین مع ترجمہ تحفۃ الواعظین

(جلد اول) مطالب کتاب	صفحہ
دیباچہ از جانب مطبع	۱
دیباچہ از طرف مصنف	۴
آیۂ شہر رمضان الذی الخ کی نحوی ترکیب اور اُس مین عالمانہ مباحثہ	۷
رمضان کی وجہ تسمیہ اور اُسکے ماخذ مین علما کے مختلف اقوال	۶
رمضان کے فضائل	۸
مشہور کتاب سمائی کے نزول کی تاریخ کا آغاز رمضان ہے	۹
اُن چار شخصون کا ذکر جنکی بہشت مشتاق ہے	۱۰
عرش کرسی تمام فرشتے اور انکے سوا سب مخلوق ہلال رمضان دیکھکر امت محمدیہ کیلئے بخشش مانگتی ہے	۱۰
فضائل درود	۱۲
رمضان کی پہلی تاریخ کو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس سے حورعین متنبہ ہوتی ہین	۱۳
حورعین کے اوصاف	۶
امت محمدیہ سے دو نورون کی بدولت دو انبیہ پیدا ہوتی ہین	۶
رمضان مین جو عورت اپنے خاوند کو خوش رکھتی ہے	۱۴
اُسے مریم و آسیہ رضی اللہ عنہا کا سا ثواب ملتا ہے	
جو شخص رمضان مین مسجد مین چراغ جلاتا ہے اُسے اُن تمام نمازیون کی نماز کا ثواب ملتا ہے جو اُس مسجد مین پڑھتے ہین	۶
رمضان کی ہر شب کو خدا تعالے اُن لوگون کو ندا کرتا ہے جو اُس سے دعا کرتے ہین	۱۵

(جلد اول) مطالب کتاب	صفحہ
شک کے دن روزہ رکھنے کے سات طریقے ہین	۱۵
روزہ کے عقلی فوائد	۱۶
مہیجات صوم	۱۷
یہ امت پانچ ایسی چیزین عطا کی گئی ہے جو پیشتر کسی امت کو نہین ملین	۱۸
رمضان شریف مین خدا تعالی کا بہت سے دوزخیون کا آزاد کرنا۔	۶
جب رمضان کی آخر شب ہوتی ہے تو اُسکے تمام ہونے پر آسمان و زمین اور تمام فرشتے امت محمدیہ کی مصیبت پر روتے ہین۔	۶
رمضان مین کرام کاتبین کو خدا کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ کے جو لوگ رمضان مین روزہ رکھتے ہین اُنکی نیکیان لکھو اور برائیان درج نہ کرو	۱۹
روزے کے تین درجون کا بیان	۶
روزہ بندے اور خدا کے مابین ایک پردہ کی مانند ہے	۲۰
روزے کا خاص باری تعالی کیلئے ہونا اور اُسکی وجہ خصوصیت	۲۰
رمضان مین مرد کو عورت سے مجتمع ہونے اور بوسہ وغیرہ لینے کے جواز و ناجواز مین علما سلف کا اختلاف	۲۱
روزہ کی فرضیت مین وجہ حکمت	۶
کیس روزے فرض ہوئے مین کیا حکمت ہے۔	۲۲
ایک مجوسی کا عجیب حیرتناک قصہ جو رمضان کی عظمت کرتا تھا۔	۶
روزہ دار و نکی جزا کی خصوصیت اور اُسکی مفصل کیفیت۔	۲۳

مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ
آیۂ وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر اور تعلیم آدمؑ کا ذکر	۲۴	اعتکاف کا ثواب	۳۵
فضائل علم اور عالم کی بزرگی	۲۵	عورتوں کو اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے	″
عالم کے مجلس میں بیٹھنے اور اُسکے ساتھ کھانے اور چلنے پھرنے کا ثواب	۲۶	آیہ واذ قال ابراھیم رب ارنی الخ کی تفسیر	″
مجلس علم میں بیٹھنے سے خدا تعالےٰ چھ نعمتیں عطا کرتا ہے۔	″	حضرت ابراہیمؑ کا ایک مردہ گدھے کو دیکھکر متعجب ہونا اور قدرت خدا کا کرشمہ دیکھنا۔	۳۶
حضرت سلیمان کو علم اور ملک میں اختیار دیا جانا اور اُن کا علم کو اختیار کرنا	″	آسمان وزمین کے پیدا ہونے کی کیفیت	۳۸
ابلیس علیہ اللعنۃ کا ایک دلچسپ واقعہ	۲۷	خدا کی قدرت بدیعہ پر ایمان نہ لانیوالا کافر ہے	۳۹
علم کے محفوظ رکھنے کیلئے پانچ باتوں کا التزام چاہیے	″	ایک مچھیرے کا عبرت انگیز واقعہ	″
علم کو دونوں جہان کا شرف حاصل ہے	۲۸	عذاب قبر کا ذکر	۴۰
اُس عظیم الشان نوری محل کا ذکر جو عرش کے نیچے ہے	″	حسن بصری اور مالک بن دینار اور ثابت بنانی کا واقعہ	
جو شخص عالم کی وفات پر غم کرتا ہے اُسے بہت ثواب ملتا ہے	″	عبرت انگیز واقعات کی نسبت سوال کرنا	۴۱
عالم کو فحش سے یاد کرنے والا کافر ہے	″	رابعہ عدویہ کے خاوند کے انتقال کے بعد حسن بصری کا آنحضرت پیام نکاح دینا اور اُن کا چند مسائل کے جواب ملنے پر اپنا نکاح موقوف کرنا	۴۲
چار شخصوں کا بہشت کے دروازہ پر بغیر حساب جانا	۲۹	آیہ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ الخ کی تفسیر اور صدقہ وخیرات کی فضیلت	۴۳
اور فرشتوں سے بحث مباحثہ ہونا	″	حضرت عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ کی سخاوت وفیاضی کا بیان	″
عالم کی عابد پر فضیلت کا بیان	″	حضرت علی بن ابی طالبؓ کی فراخ حوصلگی کا بیان	۴۴
ابن آدم کی آٹھ خصلتوں کا بیان	۳۰	چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت	″
طالبعلم پر خرچ کرنے کا ثواب	″	صلحاء سلف چھپا کر صدقہ دینے میں بہت مبالغہ کرتے تھے	″
دنیا کے قیام کی باعث چار چیزیں ہیں	″	قبولیت صدقہ کے لئے چند شرطیں ہیں	۴۵
آیۂ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب کی تفسیر	۳۱	صدقہ ہاتھ سے نکلتے وقت پانچ باتیں کہہ جاتا ہے	۴۶
اور اُس میں عجیب وغریب نکات	″	مسلمانوں کو کھانا کھلانے کا ثواب	″
قبولیت دعا کیلئے آنحضرتؐ پر درود پڑھنا شرط ہے	۳۲	بنی اسرائیل میں ایک عورت کا ایام قحط میں کھانے کا	
موسیٰ علیہ السلام کی مناجات کا ذکر جناب الٰہی میں	″		
فضائل تراویح	۳۳		
رمضان کی ہر ہر رات کا جدا جدا ثواب	۳۴		

مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ
ایک لقمہ سائل کو دینا اور اُسکا ثواب دنیا ہی مین پانا	۴۶	نماز کے فضائل	۵۹
ایک عورت کے ساتھ سوکھ جانے کا عبرت خیز واقعہ	۴۷	جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب	″
سخی و بخیل کی کیفیت	۴۸	جب آدمی نماز کی پہلی تکبیر کہتا ہے تو اُسکے تمام گناہ	″
ایک چیل کا حضرت سلیمانؑ سے شکایت کرنا	″	معاف دیئے جاتے ہین	
ایک بخیل متمول کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۹	قیامت کے دن سجدین سفید اور نشانیان بنکر نمازیون کے پاس	
مہمان کے توقیر و عزت کرنے کا بیان	۵۰	آئینگے اور اپنی پشتون پر سوار کرکے پلصراط سے بجلی کیطرح	۶۰
دنیا مین تین عمل سب سے بہتر ہین	″	گذر جائین گی	
آیۃ الذین یاکلون الربا الخ کی تفسیر اور اسکے متعلق نکات	۵۱	امت محمدیہ کی نماز جبرئیلؑ کی نماز سے بڑھکر ہے	″
سود کی سزا اور سود خوار کی برائی	″	امت محمدیہ کو وہ وقت نماز کے بدلے جنت الماوی ملیگی	″
چار آدمیون کو جنت کی نعمتین نصیب نہ ہونگی	۵۲	جنت الماوی کا عرض طول	۶۱
سات ہلاک کرنے والی چیزون کا بیان	″	تین چیزون پر محافظت کرنے والا خدا کا سچا دوست	″
سود کے ستر دروازے ہین اُن کا ادنے گویا اپنی		اور اُنہین ضائع کرنے والا اُسکا قطعی دشمن ہے	
ماں سے زنا کرنا ہے	۵۳	وقت ٹالکر نماز پڑھنے والون کی مذمت	″
سود کا لینے والا دینے والا کاتب اور گواہ سب ملعون ہین	″	تارکین جماعت کی بُرائی	۶۲
معراج کے تذکرہ مین آنحضرت کا ایک نہایت عبرت		دس طرح کے آدمیونکی نماز خدا کے ہان قبول نہین ہوتی	″
انگیز تذکرہ بیان کرنا	″	پنجوقتہ نماز ادا کرنیسے ساتون آسمانون کے فرشتون	
حضرت ابوبکر صدیق کا ایک پازیب خریدنا اور سود کے		کی عبادت کا ثواب ملتا ہے	۶۳
شبہ سے اُسے واپس کر دینا۔	۵۴	نماز کے فوائد	″
سود و بیع مین فرق	۵۵	قیامت کے دن ایک زہریلے جانور کا دوزخ سے نکلکر	
سود کی حرمت کے متعلق علماء نے بہت سی وجوہ ذکر کی ہین	″	پانچ طرح کے آدمیون کو دوزخ مین گھسیٹ لے جانا	۶۴
سود سے بچنے کی حدیث	۵۶	آیۃ شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو الخ کی تفسیر اور	۶۵
سود سے بچنے کیلئے شرعی حیلے اور اُسمین فقہاء کا اختلاف	″	اسکے متعلق علمی مباحث	
سود خوارون کے چہرون سے رونق و نور ہٹ جاتا ہے	۵۷	شہادت و حدانیت کی فضیلت	۶۶
آیۃ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات واقاموا		علم کی فضیلت اور علما کا شرف	۶۷
الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ الخ کی تفسیر اور درود کے فضائل	۵۸	آیۃ ان الدین عند اللہ الاسلام کا شان نزول	″
جماعت سے نماز پڑھنے والیکو پانچ چیزین عطا ہوتی ہین	۵۹	سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیۃ شہد اللہ اور آیۃ قل اللھم	

مطالب	صفحہ
مالک الملک کے فضائل	۶۸
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی فضیلت	″
امت محمدیہ ایسی پانچ چیزوں کے ساتھ مخصوص و ممتاز ہے جو پیشتر کسی امت کو عنایت نہیں کی گئیں	۶۹
اسلام تمام عبادات و فضائل کا جامع ہے	۷۰
حضرت عیسیٰ اور ایک دبلی کا دلچسپ قصہ	۷۱
ابراہیم واسطی رحمہ اللہ کا ایک حیرتناک واقعہ	۷۲
آیہ والذین اذا فعلوا فاحشۃ کی تفسیر اور ظلم و فاحشہ کی تحقیق	″
استغفار کرنیوالا گناہ پر مصر نہیں ہوتا گو ایک روز میں ستر بار گناہ کرے	۷۳
توبہ مقبول کی شرطیں	۷۴
جو شخص موت سے ایک ساعت پیشتر بھی توبہ کرتا ہے اُس کی توبہ قبول ہوتی ہے	۷۵
ایک شخص کی جانکنی کا عبرت انگیز واقعہ	″
توبہ چار چیزوں سے پہچانی جاتی ہے	″
توبہ نصوح کے معنے	۷۶
جس طرح شیطان انسان کے بہکانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں	″

مطالب	صفحہ
رکھتا اسی طرح خدا تعالیٰ اُس کی بخشش میں کسی طرح دریغ نہیں کرتا شرک کے علاوہ تمام گناہوں کے بخشے جانے کا بیان	۷۷ ″
توبہ میں آجکل کرنا بہت بُرا ہے	″
آیۂ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کی تفسیر	۷۸
جنت کے عرض و طول کی کیفیت اور اس میں علماء کے اقوال	۷۹
تکبیر اولیٰ کی بزرگی	۸۰
عبادت ماہ رجب کے فضائل	۸۱
اور رجب میں حضرت پروردگار کا کیا ثواب	″
ایک عابد عورت کی دلچسپ حکایت	۸۲
اُن بدعتوں کا بیان جو رجب اور شعبان کے مہینے میں رواج پذیر ہیں	۸۴
اتباع سنت کا بیان	۸۵
حوران جنت کا ذکر	۸۶
آیۃ الرجال قوامون علی النساء کی تفسیر اور مردوں کے عورتوں پر حاکم بننے کی وجوہ	۸۷
مرد عورتوں پر کتنی فضیلت رکھتے ہیں	۸۸
آیۂ مذکورہ کا شان نزول	″
نیکبخت عورتوں کے ثواب کا بیان	۸۹
ایک نیکبخت عورت کی تامل تعجب حکایت	۹۰

مطالب	صفحہ
عورتوں کی برائیوں کی مختصر فہرست	۹۰
نافرمان عورتوں کی تمام اعمال رائگاں جاتے ہیں	۹۲
جو عورت اپنے خاوند کو مالا یطاق تکلیف دیتی ہے اُسکے فرائض و نوافل کچھ قبول نہیں ہوتے	۹۳
خاوند کو زبان سے تکلیف دینے کا بیان	″
جو عورت گھر سے آراستہ ہو کر نکلے	″
اور خاوند اسپر ناراض ہو تو اُسکی سزا کی کیفیت	″
خاوند کے سامنے عورت کے تُرشرو ہونے کا گناہ	″
جس عورت کو اُسکا خاوند اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے تو کیا	۹۴
عورت پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے	″
حضرت علی اور فاطمہ میں رنجش ہونے کا ذکر	″
دو بیبیوں میں عدل و انصاف کرنے کا بیان	۹۵
ایک نیک عورت ہزار مردوں سے بہتر ہے	″
ہمسایہ کی عزت کرنیمیں بڑا ثواب ہے	″
آیہ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا کی تفسیر	″
حقوق ہمسایہ کا بیان	۹۶

مطالب	صفحہ
حقوق والدین	۹۷
اگر کسی کے والدین ناخوش جائیں	
تو وہ انہیں تین طرح راضی کر سکتا ہے	۹۸
ہمسایہ کی تعظیم و تکریم کا بیان	″
جہاں مہمان اترتے ہیں وہاں فرشتے	
کھڑے رہتے ہیں	″
مہمان جس گھر میں داخل ہوتا ہے	
اپنے ساتھ ہزار برکتیں اور ہزار حسنتیں	۹۹
لیکر داخل ہوتا ہے	
خیرات و صدقات کے فضائل	″
تین چیزیں ان بغیر تین چیزوں کے مقبول	۱۰۰
نہیں ہوتیں	
اطاعت والدین سے درجہ ملنے کا	
بیان اور حضرت سلیمان علیہ السلام	۱۰۱
کی ایک دلچسپ حکایت	
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک	۱۰۲
واقعہ حیرتناک	
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک	
مجوسی کو کھانے نہ دینے پر عتاب	۱۰۳
خداوندی ہونے کا بیان	
صدقہ دینے میں پانچ خوبیاں ہیں	″
آیہ وما من یطع اللہ والرسول	
فاولئک مع الذین انعم اللہ الخ کی تفسیر	۱۰۴
نیک لوگوں کی چار قسمیں ہیں	″
آیہ مذکورہ کا شان نزول اور حضرت	
ثوبان کا قصہ	۱۰۵

مطالب	صفحہ
خدا رسول سے محبت کرنے کا نتیجہ	۱۰۶
آنحضرت کی سنت سے محبت کرنیکا ثمرہ	″
جب ایمان داخل جنت میں داخل ہوئے	
لگیں گے تو انہیں وسوسے ٹوٹھیان	۱۰۷
لگیں گی	
وہ حیوانات جنت میں داخل ہونگے	۱۰۸
بہرام چوبی رحمۃ اللہ کی حکایت	″
جنت اب موجود ہے اور پہلے ہی سے	
پیدا ہو چکی ہے	۱۰۹
بندہ کے تین علاموں کا بیان اور انکا ثواب	″
بغیر پرہیزگاری محبت کا دعوی کرنے	
والا جھوٹا ہے	۱۱۰
سعید مجنون کی حکایت	″
سمنون رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت	
ذوالنون مصری کی ایک عجیب روایت	۱۱۱
سمنون المجنون کی ایک اور حکایت	
آیہ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن کی تفسیر	۱۱۲
سلام کے فضائل	″
جب مسلمان دوسرے مسلمان کو سلام	
کرتا اور وہ اسے جواب دیتا ہے تو اسپر	۱۱۳
فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں	
اگر کوئی سلام کرنیمیں علما کا اختلاف	۱۱۴
کہنا اگر سلام کریں تو انہیں جواب	۱۱۵
دینے میں علما کا اختلاف	
آواز سے قرآن پڑھتے یا سنتے وقت	
اور مذکرہ علم اور اذان و اقامت کہتے	

مطالب	صفحہ
وقت سلام کرنا مکروہ تحریمی ہے	۱۱۶
گھر میں جاتے وقت سلام کرنے	″
سے برکت پیدا ہوتی ہے	
سلام کے رواج دینے والوں کو	۱۱۷
بہشت کے رنگین بالاخانے ملیں گے	
کن کن اوقات میں سلام کرنا مکروہ ہے	۱۱۸
جو شخص سلام سے پیشتر کلام کرے	″
اسے جواب نہ دینا چاہیے	۱۱۹
آیہ الیہ یصعد الکلم الطیب کی تفسیر	″
آیہ مذکورہ کا شان نزول	۱۲۰
آیہ مذکورہ سنکر سب صحابہ کا خوش ہونا	
لیکن حضرت ابوبکر کا محزون و مغموم ہونا	۱۲۱
آیہ مذکورہ کی تاویل سنکر تمام صحابہ کا	
جوش و خروش سے رونا	″
سب سے آخر کون آیت نازل ہوئی	
اسمیں علماء کا اختلاف اور وجہ توفیق	۱۲۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب	″
وفات کی کیفیت	
عکاشہ بن محصن کا قصہ	۱۲۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات	
اور تجہیز و تدفین کا بیان	۱۲۵
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	۱۲۶
ملک الموت کا حضرت سے اذن	
لیکر گھر میں آنا	۱۲۸
ملک الموت اور آنحضرت میں گفتگو	۱۲۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تاریخ	۱۲۹

مطالب	صفحہ
پیغمبر خدا کے جنازہ پر حضرت خضرؑ کا حاضر ہونا	۱۳۰
حضرت عائشہ رضہ کا آنحضرت کی قبر مبارک پر کھڑے ہوکر نہایت درد انگیز الفاظ مین تعزیت کرنا	″
آیہ یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب کی تفسیر	۱۳۱
شراب اور جوے کی سزا سب چھ قسم کی تاکید کے ساتھ بیان کی گئی ہے	۱۳۲
شراب کی عقلی نقص	۱۳۳
شراب کے نقلی عیوب	″
شرابی شراب پیتے وقت مومن نہین رہتا	″
علماء اخبار کے نزدیک تارک عمل موسن رہتا ہے	″
ایمان و اسلام ایک چیز ہے	″
شراب پینے مین دس طرح کی خرابیان ہین۔	۱۳۴
ہمیشہ شراب پینے والا جنت مین داخل نہ ہوگا۔	۱۳۵
کبیرہ گناہون کی مفصل فہرست	۱۳۶
ایک بڑا عابد شراب پینے کیوجہ سے کئی گناہون کا مرتکب ہوا	″
بوصیصا عابد کا عبرت انگیز قصہ	۱۳۷
ابتدائے اسلام مین شراب حلال تھی	۱۳۹
آیہ واتل علیھم نبا الذی اٰتینٰہ کی تفسیر	۱۴۰
حاسد کو ہمیشہ نفع کے عوض ضرر پہنچتا ہے	۱۴۱
قابیل و ہابیل کا قصہ	۱۴۲
قابیل و ہابیل کے مولد یعنی جاے پیدایش مین اختلاف	۱۴۳
گناہون کی جڑ تین چیزین ہین	۱۴۵
تین شخصون کی دعا قبول نہین ہوتی	″
حاسد کیلئے آٹھ طرح کی آفتین ہین	۱۴۶
آیہ واذا وحیت الی الحواریین الخ کی تفسیر	۱۴۷
تین چیزین مچھر کے پر کے برابر بھی طرا کے نزدیک وقعت نہین رکھتین	۱۴۹
حواریون کا حضرت عیسے سے خوان طلب کرنا اور اُسکا آسمان سے اُترنا	″
مائدہ کے ناشکری کرنے والونکی صورتین مسخ ہوئی	۱۵۱
ایک عجیب و غریب قصہ	۱۵۲
رمضان کے روزون کا ثواب	″
عید کے روز شیطان نہایت غمگین ہوتا ہے	۱۵۳
آیہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا کی تفسیر	″
رمضان کے روزون کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا ثواب	۱۵۴
سفیان ثوری کی ایک عجیب روایت	۱۵۵
شوال کے چھ روزون کے مسنون ہونے کی وجہ حکمت	۱۵۷
حضرت فاطمہ کے بیمار ہونے پر جناب علی رضہ کا اُن کے لئے انار خریدنے کا قصہ	۱۵۸
امت محمدیہ کی نیکیان المضاعف ہونے مین تین حکمتین ہین	۱۵۸
بہرام مجوسی کا قصہ	۱۵۹
جب آدمی اسلام مین پکا ہوجاتا ہی تو اُسکی ایک نیکی کی سات سو نیکیان ہوتی ہین	۱۶۰
اور ایک بدی کی ایک ہی بدی لکھی جاتی ہی	
آیہ ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ کی تفسیر	۱۶۱
دنیا کی چار چیزون کے سبب سے قائم ہے	″
تین شخصون کی دعائین یقیناً مقبول ہوتی ہین	۱۶۲
منصورین عمار رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کی حکایت	″
وما تقبل منھم نفقاتھم کے سبب سے	۱۶۳
چار چیزین عمر کو بڑھاتی ہین	″
ایک نیکدل مفلس کی حکایت	۱۶۴
تین چیزین فقیرون کی پسندیدہ اور تین امیرون کی محتاج ہین	۱۶۵
آیہا الموصنون الذین اذا ذکر اللہ الخ کی تفسیر	″
اہل حق کے خوف کی دو قسمین یا ان کی ہین	۱۶۶
ایمان کی کمی زیادتی کی کیفیت	۱۶۷
انا مومن حقا کہنے مین علماء کا اختلاف	″
صدقہ ستر بلاؤن کو دفع کرتا ہے	۱۶۸
ذکر الٰہی کے تمام عبادات سے افضل ہونے کی وجہ	″

مطالب	صفحہ
ذکر کی دو قسمیں ہیں	۱۶۹
تمام امت سے حضرت ابوبکرؓ کا ایمان زیادہ ہونا	″
ایمان دو طرح کے ہیں	۱۷۰
انا مومن ان شاء اللہ کہنے میں علماء کا اختلاف اور اسمیں حضرت امام اعظم کے مذہب کو ترجیح	″
یا ایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول الخ کی تفسیر	۱۷۲
آیہ مذکورہ کا شان نزول اور ابولبابہ صحابی کا قصہ	۱۷۳
اُن دس چیزوں کی تفصیل جنپر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیمؑ نے عمل کیا	۱۷۴
حضرت آدم علیہ السلام کا امانت الٰہی کو قبول کرنا اور دیگر مصالح خداوندی کا بیان	۱۷۵
امانت میں خیانت کرنیوالا مومن نہیں ہے	۱۷۶
حب دنیا کی مذمت	۱۷۷
آیۃ والذین یکنزون الذھب الخ کی تفسیر اور زکوۃ نہ دینے والوں اور بخیلوں کی مذمت	″
زکوۃ نہ دینے والوں کو دوزخ میں طرح طرح کا عذاب ہوگا۔	۱۷۸
قرآن مجید میں نماز و زکوۃ کے ایک ساتھ بیان کرنے کی وجہ حکمت	۱۷۹
جو شخص پانچ چیزوں کے رکے گا خدا اُس سے پانچ چیزیں روکے گا	۱۷۹
زکوۃ دینے سے مال محفوظ رہتا اور صدقہ سے بیماری دفع ہوتی ہے	۱۸۰
ایک نصرانی کے اسلام میں داخل ہونے کا عجیب واقعہ	″
دوزخ کے ایک حریص نام جانور کی کیفیت	″
جنت اکثر فقراء کا آباد اور دوزخ اغنیاء سے معمور ہے	۱۸۱
عشرہ مبشرہ کی اسماء کی مختصر فہرست	″
حضرت شبلی علیہ الرحمۃ سے زکوۃ کی بابت دریافت کرنا اور اُنکا جواب دینا	۱۸۲
قارون کا قصہ	″
کوہ قاف سے پرے ایک سرسبز شہر کا ذکر اور وہاں کے باشندوں کی کیفیت	۱۸۴
آیہ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر کی تفسیر	۱۸۵
ذیقعدہ و ذیحجہ محرم کی حرمت کا بیان	۱۸۶
رجب کی فضیلت	۱۸۷
اہل جاہلیت کی اُس کمی بیشی کا ذکر جو مہینوں میں کیا کرتے تھے	۱۸۹
اہل جاہلیت نے رجب کے متعلق بہت سے احکام گھڑ رکھے تھے	۱۹۰
جمعہ و عیدین اور ایام تشریق کو علاوہ کسی اور دن کو عید کا دن مقرر کرنا بدعت ہے	″
رجب کے مہینے میں روزہ رکھنے کا ثواب	۱۹۲
رجب کی نماز جماعت سے پڑھنا بدعت ہے	″
ایک عابدہ کی حکایت جو رجب کے مہینے کی تعظیم کرتی تھی	۱۹۳
آیہ ومنھم من عاھد اللہ الخ کی تفسیر	″
آیہ مذکورہ کا شان نزول اور ثعلبہ بن حاطب کا قصہ	۱۹۴
قل ھو اللہ کی ایک دفعہ پڑھنے سے سارے قرآن کا ثواب ملتا ہے	۱۹۵
ایک منافق کا واقعہ	″
نفاق کی تین علامتیں ہیں	۱۹۶
سخاوت کی تعریف اور بخل کی مذمت	۱۹۸
صدقہ کی برکت اور سود کی بے برکتی کا بیان	″
صدقہ کا ثواب تمام اعمال سے زیادہ کیوں ہے	۱۹۹
صدقہ کے اقسام	″
دولتمند کو مال کا عالم کو علم کا صاحب قدرت کو اپنی قوۃ کا صدقہ دینا چاہیے	۲۰۰
صدقے کا تمام بہائمی چیزوں سے گران ہونا	″
اظہار صدقہ کی فضیلت	″
بنی اسرائیل کی ایک قحط سالی کا ذکر اور ایک بخیل متمول کی لڑکی کا قصہ	″

مطالب	صفحہ
بنی اسرائیل کی ایک اور عورت کی حکایت	۲۰۱
آیہ وما من دابۃ الخ کی تفسیر	״
حضرت سلیمانؑ اور ایک چیونٹی کا قصہ	۲۰۳
توکل کی فضیلت	״
لفظ دابہ کی تحقیق	۲۰۴
امام زاہدی کا رزق کی بابت یقینی تجربہ حاصل کرنا	۲۰۵
ابراہیم ادہم کی توبہ کا سبب اور ایک عجیب وغریب قصہ	״
توکل کی چار قسمیں ہیں	۲۰۶
شکر کی حقیقت	۲۰۷
سوال کی مذمت	״
سوال کے حرام ہونے کے کئی سبب ہیں	״
سوال کس وقت حلال ہوتا ہے اور اس میں علما کا اختلاف	۲۰۸
اگر بھوک کی حالت میں مرجانے کا اندیشہ ہو تو سوال مباح بلکہ لازم ہے	۲۰۹
آیہ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا الخ کی تفسیر	۲۱۰
ظالم کی امداد کرنے کی ممانعت	״
جو ظالم کی بقا کی دعا کیا کرتا ہو وہ زمین میں خدا کی نافرمانی کو دوست رکھتا ہے	۲۱۲
ایک مظلوم کا ظالم کو نصیحت کرنا	״
مظلوم کی اعانت کرنیوالا پلصراط پر ثابت قدم رہے گا	۲۱۳
میدان محشر میں خدا کے نافرمان بندے لعنتوں سے پکارے جائینگے اور نیک کار اچھے لعنتوں سے	۲۱۴
ایک نصرانی کا جناب نبی کریم صلعم سے ابوجہل کے ظلم کی شکایت کرنی اور آپ کا اُسکی مدد کیلئے اُٹھ کھڑا ہونا	۲۱۶
آیہ واذن فی الناس الخ کی تفسیر	۲۱۹
قیامت کے روز لوگ تین قسم ہوکر اُٹھینگے۔	۲۲۰
اہل محشر کی حسب مراتب سواریوں پر سوار ہوکر آئینگے	۲۲۱
ظلم کے معاف اور نہ معاف ہونے کی کیفیت	۲۲۳
ترک گناہ کبیرہ اگر بلا توبہ مرجاتا ہے تو وہ مشیت الٰہی کے ماتحت رہتا ہے	۲۲۴
عاد کے دو بیٹے شداد اور شدید کا قصہ۔ شداد کے بہشت بنانیکا قصہ۔ اور اُسکی مفصل کیفیت	۲۲۵
مالدار کی تواضع کرنے سے دو تہائی دین جاتا رہتا ہے	۲۲۶
انسان کے تمام حرکات وسکنات کا حساب لیا جائے گا	۲۲۷
آیہ نبئ عبادی الخ کی تفسیر	״
خدا کے رحمت وعذاب کی کیفیت	۲۲۸
خوف الٰہی کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہوتی ہے	۲۲۹
ایک نیک آدمی کی حکایت بوخوف	
خدا پر روسے سے نجات پانا	۲۳۱
فضیلت فقرا	۲۳۳
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ	۲۳۴
اللہ کہنے کا ثواب	״
ترغیب توبہ کی حدیث	״
جو شخص جس قدر مقرب درگاہ ہے خداوندی ہوتا ہے اُسپر اُسی قدر دنیوی مصیبتیں پڑتی ہیں	۲۳۵
آیات اللہ یا مرا بالعدل والاحسان کی تفسیر	۲۳۶
تمام کاموں میں میانہ روی پسندیدہ ہے	״
تین طرح کے جنتیوں کا بیان	۲۳۷
پانچ طرح کے دوزخیوں کا ذکر	״
بندہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تین طرح کے عدل کا حکم ہوا ہے	۲۳۸
تین چیزیں جامع کل امر ونواہی ہیں	۲۳۹
شیخ حسن بصری کا ایک امیرزادے کو چند نصیحتیں کرنی	۲۴۰
قیامت کے روز کون شخص سب سے فریادہ مفلس ہوگا	۲۴۱
قیامت کے دن تین شخصوں سے	۲۴۲
خدا بات نہ کریگا	״
باوجود قدرت غصے کے پھر برداشت	

مطالب	صفحہ
کرنے کا ثواب	۲۴۲
میمون بن مہران کی حکایت	۲۴۲
بد خلق آدمی سے کبھی دوستی کرنی نچاہیے	۲۴۴
سخاوت کی فضیلت	۲۴۳

فہرست جلد دوم

مطالب	صفحہ
آیۂ سبحان الذی اسری بعبدہ الخ کی تفسیر	۱
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے میں معراج ہوئی یا سوتے میں روح کے ساتھ یا جسد کے ساتھ اور اسمیں علماء کا اختلاف	۲
بیت المقدس کا برکت ہونیکا ذکر	۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم سے افضل ہیں	۳
سورہ بنی اسرائیل کو تسبیح سے شروع کرنے کی وجہیں	۴
مسجد حرام اور مسجد اقصے کی تعمیر کا ذکر	۵
معراج کا حال سُنکر لوگوں کا مرتد ہونا اور حضرت ابوبکر صدیق کا اسکی تصدیق میں سبقت کرنا	۵
ایک کافر کا معراج کی بابت حضرت سے عناد کے ساتھ پیش آنا اور حضرت علی کا اُسے سزاے موت دینا	۶
معراج کی کیفیت	۷
بیت المقدس میں آنحضرت کا تمام انبیا کی امامت کرنا	۱۰
اولوالعزم انبیا کی امامت کرنا	۱۰
اُس سیڑھی کی کیفیت جسپر سے چڑھکر آنحضرت آسمان پر تشریف لیگئے	۱۰
عجائب ملکوت اور آسمانوں کی سیر	۱۱
بیت المعمور اور سدرۃ المنتہے کا بیان	۱۲
جنت کی چار نہروں کا ذکر	۱۲
حضرت کا رفرف پر سوار ہوکر عرش تک پہونچنا	۱۳
نمازوں کے فرض ہونے کی کیفیت	۱۵
احوال معراج سے متعلق کون کونسے مسئلے ہیں	۱۶
اور استحاناً سوال کرنا	۱۶
رسول خدا دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے کہ نہیں اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف	۱۷
آسمان و زمین کا باہم فخر کرنا	۱۸
آیہ ولقد کرمنا بنی آدم الخ کی تفسیر	۱۹
انسان کو جہت سی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے	۲۰
غافل آدمی عالم و عابد کا حکم رکھتا ہے	۲۱
عقل کے دس جزو ہیں	۲۱
حسن کی سات قسمیں ہیں	۲۱
انبیا علیہم السلام آسمانی فرشتوں سے افضل ہیں کہ نہیں اس میں علماء کا اختلاف اور وجوہ ترجیح	۲۲
افلاک اور انسانی ترکیب کا مقابلہ	۲۳
ملائکہ جن انسان شیاطین کی پیدائش	۲۴
اور اُنکے حصص	۲۴
اگر فقیر کو بادشاہ مال منصوبہ میں سے کچھ دے تو وہ اسکے لئے حلال ہے کہ حرام	۲۵
آیۂ ومن اللیل فتہجد بہ الخ کی تفسیر	۲۷
مقام محمود کی تعیین	۲۷
دو مسلمانوں کے باہم ملاقات و مصافحہ کرنے اور درود بھیجنے کا ثواب	۲۸
نماز تہجد کی فرضیت اور پھر اُسکا نسخ	۲۹
نماز تہجد کا ثواب	۲۹
اُن تین چیزوں کا بیان جو آنحضرت پر فرض اور امت پر سنت ہیں	۳۰
جو رات کو دل لگا کر نماز پڑہے گا اُسے تو چیزیں عطا ہونگی	۳۱
حضرت ابراہیم اور ہم کو ابدال مہمانوں کا چند نصیحتیں کرنا	۳۱
تہجد کی ترغیب میں کئی حدیثیں	۳۲
عمر بن عبد العزیز رح کا اپنی لونڈی کا خواب سُنکر جان دینا	۳۲
تہجد گذاروں کو خود فرشتے آکر اُٹھاتے ہیں	۳۳

مطالب	صفحہ
حضرت لقمان کا اپنے فرزند کو نصیحت کرنا	۳۴
حضرت موسیٰ اور ایک زکوٰۃ نہ دینے والے کی حکایت	″
فجر کی سنتوں کی فضیلت	۳۴
امام شافعی رح کی حوصلہ مندی کی ایک حکایت	″
فقرا کی بزرگی و فضیلت	۳۵
فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے	۳۶
فقرا میں پانچ کرامتیں ہوا کرتی ہیں	۱۵
جس میں دو خصلتیں ہوتی ہیں خدا اُسکا نام شاکرین صابرین میں لکھتا ہے	۳۹
فقر کے تین حرفوں کی تفصیل	″
محمد الحریری کی حکایت جو بغداد کے وفات کے بعد اُن کے نام سے ہوئے	″
نیک نیتی سے صدقہ دینے کا ثواب	۴۱
مہمان کی عزت و توقیر کرنیکا ثواب	۴۲
آیہ واضرب لھم مثلا اصحٰی کی تفسیر	″
زندگانی دنیا کی مثال	۴۳
دنیا تین دن کا نام ہے اور ہر دن کی کیفیت	″
پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جاننا چاہیے	۴۴
حضرت عمر رض کے فرزند کا احوال	۴۵
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترکہ کا ذکر	″
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت	″
آپکی طرز زندگی اور سامان معاش	۴۶

مطالب	صفحہ
ایک خوبصورت شخص کا آنحضرت ﷺ کے پاس آکر سوال کرنا	۴۷
حضرت ابوبکر صدیق کی حوصلہ مندی اور فتوت	۴۸
حضرت بی بی فاطمہ کا نکاح	″
شقاوت کی چار خصلتوں کا ذکر	۵۰
واذکر فی الکتاب ادریس کی تفسیر	″
غیر نبی پر درود نہ بھیجنے اور نہ بھیجنے میں علما کا اختلاف	۵۱
ملک الموت کا کافر کی روح قبض کرنے کے بیان میں	″
ایک عارف کا سوال خدا کو بحوالہ ایک آیت قرآن کے	۵۲
موت کو وقت ہر ایک عضو کا دوسرے عضو کو رخصت کرتا ہے	۵۳
حضرت ادریس کے جنت کیطرف آجانے کا سبب	۵۴
حضرت ادریس کا دوزخ و جنت کی سیر کرنا اور جنت میں رہجانا	۵۵
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیارت امت کے لئے رونا	۵۶
آدمی کے عمل آسمان پر چڑھتے ہیں پھر اگر اُس میں ریا ملی ہوتی ہے تو صاحب عمل کے منہ پر مار دیئے جاتے ہیں ورنہ قبول ہوتے ہیں	۵۷
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ کو چند نصیحتیں کرنا	″
آیہ فخلف من بعدھم خلف الخ کی تفسیر	۵۸
قوم کے بعد سابق زمانہ کا کسر ضرر نہیں ہو پہنچانا	″
آیہ مذکورہ کا شان نزول	۵۹
نماز میں نماز کی کیفیت اور نفس کی تحقیق	″
پنجوقتی نماز کے ترک کا عذاب	۶۰
جو شخص جماعت سے نماز ادا کرے	″
میت ستی کرتا ہے وہ بارہ بلاؤں میں مبتلا ہوتا ہے	″
نماز کا بروز معاد سے ترنا جائز ہے	۶۱
جو شخص بلا عذر تارک جماعت ہوئے تقریر دلپذیر درست ہو	″
جماعت میں شریک نہونیکے عذرات	۷
نماز میں جماعت پر تمام مخلوق لعنت کرتی ہے	۶۲
جو شخص پانچ چیزوں سے باز رہیگا خدا اُس سے پانچ چیزیں روک لیگا تارک جماعت دنیا و آخرت دونو	۶
ہیں ملعون ہے	۷
اذان و تکبیر کی آواز سنکر جماعت میں حاضر نہ ہونے والے اس امت کے یہود و نصارے ہیں	۶۳
نماز دین کا ستون ہے	″

مطالب	صفحہ
بے نمازی کی بدی کا اثر کتنے اونچا ہے	
کے ستر آدمیوں تک پہونچتا ہے	۶۳
عقیل بن ابی طالبؓ کے ایمان میں مضبوط	
ہونے کی حکایت	۶۴
حضرت عیسےٰؑ کے سفر کی ایک حکایت	۶۵
ایک بے نمازی کی مرنے کے بعد سور	
کی سی صورت ہو جانیکی حکایت	″
ملک الموت کی عبرت انگیز حکایت	۶۶
آیہ ومما اعرض عن ذکری الخ کی تفسیر	″
قرآن مجید سیکھکر پڑھنے والا خود بھی جنت	
میں داخل ہوگا اور اپنے کہنے کی دس	
آدمیوں کی سفارش کرا کے جنت میں	
لے جائیگا۔	۶۷
فضائل تلاوت قرآن مجید	″
بہترین عبادت تلاوت قرآن ہے	۶۹
خدا تعالےٰ اپنے بندہ پر دو خوف اور	
دو امن جمع نہیں کرتا	۷۰
دحیہ کلبیؓ کے مسلمان ہونیکی حکایت	″
کلمہ طیبہ کی فضیلت	۷۲
آیہ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد الخ	
کی تفسیر	۷۳
رسول خدا پر درود پڑھنا گناہوں کو اس	
طرح مٹا دیتا ہے جیسا ٹھنڈا پانی آگ کو	۷۴
ملک الموت کے چار فرشتہ ہیں	″
عیسےٰ علیہ السلام کی مردوں کے زندہ	
کرنے کی حکایت	″

مطالب	صفحہ
علیین وسجین کی کیفیت	۷۴
حضرت عیسےٰ کی دعا سے سام بن نوح	
کا زندہ ہونا اور تلخی موت کی کیفیت	۷۵
بیان کرنی	
مومن جبتک دنیا میں جنت اور کافر	
دوزخ نہیں دیکھ لیتا اُسکی روح نہیں نکلتی	″
روح کی تین منزلیں ہیں	۷۶
روح و روان میں فرق	″
حضرت الیاسؑ کے روح قبض ہونے	
کی حکایت	″
حضرت عثمانؓ کا قبرستان میں	
گذرتے وقت رونا	۷۷
حضرت مریم علیہا السلام کا کوہ لبنان	
میں وفات پانے کا قصہ	″
حضرت مسیحؑ کا اپنی والدہ کے قبر پر	
کھڑے ہوکر میت سے دردانگیز	″
کلمات کہنے	
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات	
کا واقعہ	۸۰
جو شخص عذاب قبر سے بچنا چاہیے اُسے	
چار چیزوں کو عمل میں لانا اور چار چیز کو	″
چھوڑ دینا چاہیے	
خدا سے بندہ پر موتا ہی یا روح پر ہیبت	″
ملک الموت کا اخلاق	
روح بدن سے نکلکر کہاں جاتی ہے	
اور اُس سے کس قسم سوال وجواب ہوتا ہے	۸۱

مطالب	صفحہ
روح کے آٹھ ٹھکانے ہیں	۸۱
قیامت کے روز خلائق کے	
مبعوث ہونے کی کیفیت	۸۲
قبروں سے اُٹھنے و نت فرشتے	
تین فرقوں سے مصافحہ کرینگے	۸۳
عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت	″
زمین سر آدمیوں کو نہیں کھاتی	″
قیامت کے دن سب لوگ ننگے	
اُٹھینگے جسطرح ننگے پیدا	
ہوئے تھے مگر شعبان رجب	۸۴
رمضان کے روزہ دار کپڑوں	
سمیت محشور ہوں گے	
اُن صنفوں کی تعداد اور عرض و	
طول کی مقدار جو قیامت کے دن	″
اہل محشر کی ہونگی	
آیہ یاایھا الناس اتقوا ربکم ان	
زلزلۃ الساعۃ الخ کی تفسیر	۸۵
قیامت کے دن کی ہیبت و	
خوف کا بیان	″
رسول خدا پر درود نہ پڑھنے والوں	
کی کیفیت	″
آخری عہد میں مسلمانوں کی کیا	
حالت ہوگی	″
قیامت کی دس علامتوں کا ذکر	۸۶
علامات دجال	″
خروج دابہ کی کیفیت	″

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
نزول عیسی علیہ السلام	۸۷	ہر ایک شخص کے سر پر دو فرشتے	۹۳	نہیں ہوتی	۱۰۱
خروج یاجوج وماجوج	〃	لگی ہوئی ہیں		ابتدائے آفرینش کی کیفیت	۱۰۲
اشراط قیامت	〃	انسان کو لائق نہیں کہ عظمت و تکبر کرے	۹۴	ایک تارک نماز کے باعث ایک محلہ پر	
صور کی پیدائش کی تاریخ اور اسکی ہیئت بنا	〃	متکبروں کی سزا	〃	ستر بار لعنت اترتی ہے	〃
حضرت اسرافیل عرش کی طرف دیکھ رہے ہیں اور منتظر حکم الٰہی ہیں	〃	قیامت کے روز خدا تعالیٰ تین شخصوں سے بات نہ کرے گا	〃	بعض گناہ ایسے بھی ہیں جن سے سالہا ایمان ہو جاتا ہے	۱۰۳
کہ کب حکم ہو اور صور پھونکوں		جسکے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا	۹۵	ایک حدیث قدسی کا بیان	〃
نفخ صور تین بار ہوگا	۸۸	چند خصلتیں ایسی ہیں جنپر عمل کرنیسے		حضرت عمرؓ کے اوصاف کا ذکر	۱۰۴
خدا تعالیٰ کے سوا سب کو موت کے ذائقہ	〃	آدمی متکبروں میں شمار نہیں ہوتا	〃	ایک عجیب وغریب نکتہ	〃
گھونٹ پینے پڑیں گے	〃	حضرت عمرؓ کی تواضع کا بیان	〃	ظلم اور علم شہروں میں ہوتا ہے اور جہل	〃
ملک الموت کے قبض روح کی کیفیت	〃	مطرف بن عبداللہ کی نصیحت سنکر مہلب		برکات دیہات میں	〃
دنیا کی بربادی کا ذکر	۸۹	کا اپنی بختر آمیز جال کو ترک کر دینا	۹۶	مکہ معظمہ کے ایک نہایت شدید قحط کا ذکر اور ایک ولی اللہ کا واقعہ	۱۰۵
چالیس روز تک ایک ایسے پانی برسنے سے مخلوق کا گھاس پھوس کی طرح	〃	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے مکہ معظمہ		چھ شخص چھ خصلتوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے	۱۰۶
آگ کھڑے ہونے کا ذکر جس میں منی کی خاصیت ہوگی		تواضع کا تذکرہ رسالہ عبادت سے افضل ہونا	۹۷	یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا الآیۃ کی تفسیر	〃
رسول خدا کے قبر سے اٹھنے اور امت کو تلاش کرنے کا بیان	〃	چھ چیزوں کا تواضع کی وجہ سے مرتبہ بلند ہونا	〃	صلاۃ کے معنے کی تحقیق	۱۰۸
حضرت کی امت کا بارہ طرح حشر ہوگا	۹۰	حضرت ابراہیم اور شاہ مصر کی حکایت	۹۹	فضول باتوں سے سخت دلی پیدا ہوتی ہے	〃
آیۃ وعباد الرحمن الذین یمشون الآیۃ کی تفسیر	۹۳	حضرت سارہ کو شاہ مصر کا پکڑ لینا اور اُنپر تا بونہ پاکر حضرت ہاجرہ کو اُنہیں ہبہ کرکے رخصت کرنا	〃	ایک ولی اللہ کے وفات کے بعد کا واقعہ	۱۰۹
جاہلوں سے اعراض کرنا عباد الرحمن کی صفت ہے	〃	حضرت سارہ اور ہاجرہ علیہما السلام کا تذکرہ	۱۰۰	سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے فضائل	〃
رسول خدا کا نام سنکر درود نہ بھیجنے والا دوزخ میں جائے گا	〃	عالم و تعلم اور علم کی فضیلت کا ذکر	〃		
		علما کی تعظیم و توقیر کرنے کا بیان	۱۰۱	ایک بڈھے آتش پرست کا قصہ	〃
		آیۃ ظہر الفساد فی البر والبحر الآیۃ کی تفسیر	〃	کلمہ توحید کے فضائل	۱۱۰
		کوئی دعا اور نماز بغیر درود کے قبول		مغفرت خداوندی کا بیان	۱۱۱

مطالب	صفحہ
کلمہ شہادت کے فوائد	۱۱۱
ساتھ کلموں کا یاد رکھنے والا جائے گا	۱۱۲
نزدیک قابل مغفرت ہے	۱۱۲
ساتھ چیزیں روشنی قبر کا باعث ہیں	۱۱۲
لا الٰہ الا اللہ اور الحمد للہ کی فضائل	۱۱۳
معبودیت کے دو جزو ہیں	۱۱۳
ان اللہ وملائکتہ یصلون الخ کی تفسیر	۱۱۴
حبیب نبی پر درود نہیں بھیجا جاتا	۱۱۵
آدمی کی دعا آسمان و زمین کے مابین ہر کی رہتی ہے	۱۱۶
ایک صالح کی حکایت	۱۱۷
ایک زاہد کا واقعہ	۱۱۸
شیخ حسن بصری کی ایک روایت	۱۱۸
درود شریف کے فضائل	۱۱۹
ایک غلام صالح کی حکایت	۱۲۰
ایک یہودی اور مسلمان کا قصہ	۱۲۰
سفیان ثوری کی ایک روایت	۱۲۱
جو شخص رسول خدا پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں	۱۲۲
آیۃ انا عرضنا الامانۃ الخ کی تفسیر	۱۲۱
امانت الٰہی کے بار سے تمام مخلوق کا انکار کرنا اور حضرت آدم کا اسی کو اٹھا لینا	۱۲۲
امانت الٰہی کی تفسیر میں علما کا اختلاف	۱۲۴
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر	۱۲۶
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی کوئی عبادت	۱۲۶
قبول نہیں ہوتی	۱۲۶
ایک عابد کی حکایت	۱۲۸
جھوٹے کے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے	۱۲۸
ان الذین یتلون کتاب اللہ الآیہ کی تفسیر	۱۲۹
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے ایک دولتمند کا واقعہ	۱۳۰
حافظ قرآن کی فضیلت و بزرگی	۱۳۱
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نماز کی کیفیت	۱۳۲
تین شخصوں کی ہر وقت تعظیم کرنی چاہیے	۱۳۳
قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کی ایک مثال	۱۳۴
طلب علم کے لئے سفر کرنا مستحب ہے	۱۳۵
آیۃ واتلوا البوما الخ کی تفسیر	۱۳۶
ابلیس ملعون کا آنحضرت کے پاس آنا اور آپ کا اس سے چند سوال کرنا	۱۳۸
دوزخیوں کے دوزخ میں جانے کے بعد ابلیس کا آگ کے منبر پر کھڑے ہو کر نہیں وعظ سنانا	۱۳۹
ابوذکریا نامی کی وفات کا واقعہ	۱۴۰
چند باتوں کے کرنے سے آدمی شیطان جیسا ہو جاتا ہے	۱۴۰
طالب عرفان نجات کو چار چیزیں اٹھا دینے چاہئیں	۱۴۱
شیطان کا کہا ماننے والا معرفت الٰہی کو ضائع کر دیتا ہے اور نفس کی پیروی کرنے والا تقویٰ کو برباد کرنے والا ہے	۱۴۱
جسکے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکالا جائے گا	۱۴۲
آیۃ وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین کی تفسیر	۱۴۳
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے کا قصہ	۱۴۴
ایام تحریق وجوب تکبیر کا سبب	۱۴۸
جو شخص اپنے فرزند کے ذبح کرنے کی نذر مانے اسے ایک بکری ذبح کرنا واجب ہے	۱۴۹
حضرت ابراہیم کے تمول و محبت الٰہی کا ذکر	۱۵۰
کس قسم کا مال کا مالک غنی کہا جاتا ہے	۱۵۱
آیۃ واذکر عبدنا ایوب کی تفسیر	″
توریت کی چار سطروں کا بیان	۱۵۲
مصیبت پر صبر کرنے کا اجر	″
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحمدلی اور حسان کا ایک عجیب واقعہ	″
صبر کی تین قسموں کا بیان	۱۵۳
حضرت ایوب علیہ السلام کا مفصل قصہ سب سے زیادہ شدید بلا انبیا پر پڑتی ہے پھر اولیا پھر علما وغیرہ پر	۱۵۴
مصیبت پر گھبرا کر صبر کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے	۱۵۹
مصیبت پر صبر کرنے والوں کے فضائل	″
انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا ثواب	۱۶۰
ایک مومن اور ایک کافر کی حکایت	۱۶۱
آیۃ ویعلم الذین کفروا الی جھنم کی تفسیر	۱۶۲
	۱۶۳

مطالب	صفحہ
کفار کا دوزخ مین پا بزنجیر ہوکر ٹانکے جانے کا بیان	۱۶۴
دوزخ کے عذابون اور تکلیفون کا ذکر	۱۶۵
دوزخ کی آگ کی تیزی کی کیفیت	″
دوزخیون کے چرخ فرخ کرنے کا بیان	۱۶۶
دوزخ کے ساتکون کی فہرست	۱۶۹
دوزخ کی گہرائی کا ذکر	″
دوزخیون کو انتہا بھوک مین زقوم کھانے کو دیا جائے گا	″
آیۂ وسبق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا کی تفسیر	۱۷۰
بہشت کی آٹھ دروازون کے نام	۱۷۱
بہشت کے آٹھون طبقون کی تفصیل	۱۷۲
جنت کی چار نہرون کی کیفیت	″
جبرئیل علیہ السلام کا حکم الٰہی سے جنت کی سیر کرنا اور ایک حور کو دیکھکر کر سجدہ مین گر پڑنا	۱۷۳
بہشتی درختون کی کیفیت	۱۷۴
درخت طوبے کا بیان	″
بہشتیون کے ساتھ حورعین کا معانقہ کرنا	۱۷۵
حورون کی خوبصورتی اور زینت کا ذکر	″
بنی آدم کے اعمال کی کیفیت	۱۷۶
بنی اسرائیل کے ایک نیکدل اور سخی شخص کی حکایت	۱۷۷
آیۂ الذین یحملون العرش الخ کی تفسیر	″
حاملان عرش کی کیفیت	۱۷۹
عرش خداوندی کی بلندی کا ذکر	″
ایک سانپ کا حال جو عرش مجید کو لپٹا ہوا ہے	۱۸۳
لوح وقلم کی پیدایش کا ذکر	″
کرسی کی عظمت و وسعت کا بیان	۱۸۵
آیۂ ان الذین قالوا ربنا اللہ الخ کی تفسیر	″
آیۂ مذکورہ کا شان نزول	۱۸۶
استقامت کے معنے اور اُسکے مراتب واقسام	″
دس چیزون کی محافظت استقامت کی علامت ہے	۱۸۸
مومن کے ایمان کی مثال	۱۸۹
تین قسم کے بشارت دینے والون کا ذکر	″
موت کے وقت کی بشارت پانچ طرح پر ہے	″
بیداری کی چار علامتین ہین	۱۹۰
جس شخص مین پانچ خصلتین ہون وہ سب سے افضل ہے	۱۹۱
موت کسے کہتے ہین	″
ثابت قدم اور راستباز آدمی کی چند علامتین ہین	۱۹۲
شیخ ابوعلی رودباری کے انتقال کے وقت کا ایک واقعہ	″
ایک یہودی کے مسلمان ہونے کا عجیب سبب	۱۹۳
آیۂ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ الخ کی تفسیر	″
توبہ چھ معنون مین مستعمل ہوتی ہے	″
تین شخصون کو رسول خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا	۱۹۴
شیطان اور یہود و نصارے کو رحمت الٰہی سے ناامید ہونے کا سبب	″
پانچ جگہ جلدی کرنا مسنون ہے	۱۹۵
توبہ واستغفار کی تحریص	″
بنی اسرائیل کے ایک نوجوان کا قصہ	″
حسن بصری کا ایک عورت پر مفتون ہونے کا واقعہ	″
خدا تعالی نے امت محمدیہ کو پانچ ایسی کرامتین عنایت کی ہین جو آدمؑ کو بھی نہین دین	۱۹۷
بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت اور ایک عابد کا قصہ	″
جس شخص کو چار چیزین ملین وہ چار چیزون سے محروم نہین رہتا	۱۹۹
ابوہاشم صوفی کی حکایت	″
اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء کی تفسیر	۲۰۰
ماہ رجب وشعبان کی فضیلت	۲۰۱
مخلوق مین باہم ترحم ومحبت کس سبب سے ہے	۲۰۴
شعبان مین روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۵
شعبان کی پندرہوین شب کو نماز نفلی جماعت سے پڑہنا بدعت ہے	″
شعبان کی پندرہوین شب کو شرت	″

مطالب	صفحہ
سے چراغ جلانے قندیلین	
روشن کرنی ناجائز نہین	۲۰۶
اس بدعت کے ایجاد کا سبب	″
آیۃ الاخلاء یومئذ بعضھم	
لبعض الا المتقین کی تفسیر	۲۰۸
حب فی اللہ اور بغض فی اللہ تمام	
اعمال مین بہتر ہے	۲۰۹
مسلمان بھائی کی زیارت کا ثواب	۲۱۰
موالاۃ و معاداۃ کے تفصیلی معنے	۲۱۵
آیۃ یا یھا الذین اٰمنوا لا تتبعوا	
خطوات الشیطان الخ کی تفسیر	۲۱۶
دس چیزون کے باعث انسان کے	
دل مردہ ہوجاتے اور دعائین	۲۱۷
قبولیت کا جامہ نہین پہنتی ہین	
انسان کو اپنے چار دشمنون پر ضرور	
جا کرنا چاہیئے	۲۱۸
لشکر شیطان کا نمازین آکر	
وسوسہ ڈالنا	″
امت محمدیہ مین شیطان کے پندرہ	
شخص دشمن ہین	۲۱۹
برصیصا راہب کا شیطان کے	
وسوسہ سے ایک شہزادی سے	
زنا کرکے اُسے قتل کرڈالنا اور	۲۲۰
اُسکے قصاص مین بے ایمانی کی	
حالت مین سولی دیا جانا	
کسی کا قالب شیطان کی جولانگاہ	

مطالب	صفحہ
سے خالی نہین ہے	۲۲۲
توبہ کی تین شرطین ہین	″
توبہ چھ معنون مین مستعمل ہوتی ہے	۲۲۳
آیۃ یا عبادی الذین اٰمنوا ان ارضی	
واسعۃ کی تفسیر	″
جس شہر مین آدمی اظہار ایمان نہین کرسکتا	
وہان سے ہجرت کرنا فرض ہے	۲۲۴
مومن کی روح مرنے کے بعد کہان	
رہتی اور کیا کرتی ہے	۲۲۵
حضرت سلیمان علیہ السلام کا تمام مخلوق	
خدا کی دعوت کرنا	″
مومن کی روح قبض ہونے کی کیفیت	۲۲۷
بدن سے نکلنے کے بعد روح کی	
ندا کا تذکرہ	۲۲۹
روح جب بدن سے نکلتی ہے تو آسمان	
سے تین آوازین آتی ہین	″
جب میت کو نہلانے کیلئے پٹرے	
پر ڈالتے ہین تو اور تین آوازین آتی ہین	″
کفن پہنانے اور دفنانے کے وقت	
آسمان سے تین آوازین آتی ہین	
روح حیوانی کی کیفیت	
سورۂ دخان کی چند آیتون کی تفسیر	
نزول قرآن کی تاریخ	۲۳۲
ماہ شعبان کی تیرہوین چودھوین	
پندرہوین کی بزرگی کا بیان	۲۳۳
لیلۃ البراۃ کی دعا	۲۳۷

مطالب	صفحہ
حضرت عیسی علیہ السلام کی ایک حکایت	۲۳۷
بعض مہینون اور دنون کو خصوصیت	
کے ساتھ فضیلت ہے	۲۳۸
آیۃ کونوا کل امۃ جائیۃ الخ کی تفسیر	۲۳۹
قیامت مین ہر ہر فریق کو علیحدہ علیحدہ	
ندا ہوگی	۲۴۰
آدمیون پر سات چیزین گواہی دینگی	۲۴۱
مصیبت پر صبر کرنے والے اور اہل	
فضل اور خدا کے لئے باہم محبت کرنے	۲۴۲
والے بلا حساب جنت مین داخل ہونگے	
عالم عقبے مین موقف کے کئی درجے ہونگے	۲۴۳
جب تک چار باتون کا سوال جواب نہ ہولیگا	۲۴۴
بندہ اپنے خدا کے سامنے کھڑا رہے گا	
جب آدمی اپنے جرائم سے انکار کریگا	
تو اُسکے ہاتھ پاؤن زبان آنکھ وغیرہ	۲۴۶
اُسکے خلاف مین گواہی دینگی	″
آیۃ ووصینا الانسان بوالدیہ	
احسانا کی تفسیر	۲۴۷
آیۂ مذکورہ کا شان نزول	۲۴۸
والدین کی تعظیم اور اُن کے حقوق	۲۴۹
حضرت عمرؓ کے عہد کے ایک سوگ	۲۵۰
کا واقعہ	″
ایک مشہور فاضل کا قصہ جو اپنی	
والدہ کی خبر جانت حج کو چلا گیا تھا	۲۵۱
نبی عربی کا عبداللہ بن سلام کے سکات	
موت کے وقت تشریف لیجانا اور انکی	

مطالب	صفحہ
والدہ کو بلاکر خطا معاف کرانا	۲۵۲
جسکی مان زندہ ہو اور وہ اسکے	
ساتھ نیکی سے پیش نہ آئے تو اُسے	۲۵۳
مرتے دم کلمہ نصیب نہ ہوگا	
یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا	
من الظن کی تفسیر	۲۵۴
بعض ظن باعث گناہ ہے	״
غیبت کی مذمت	״
چار چیزیں جنمیں داخل ہیں	۲۵۷
غیبت و بہتان میں فرق	״
بہتان میں تین جگہ توبہ کی حاجت ہے	۲۵۸
جس نے عمر بھر ایک بار غیبت کی	
ہوگی اُسے خدا دس طرح کے عذاب	۲۵۹
میں مبتلا کرے گا	
غیبت میں تین قسمیں ہیں	۲۶۰
غیبت کی چار قسمیں ہیں	״
ابواللیث بخاری کا قصہ	۲۶۲
پانچ موقعوں پر غیبت کرنا جائز ہے	״
سورۂ قمر کی چند آیات کی تفسیر	۲۶۳
حبیب بن مالک رسمی زیر	
قریش کا قصہ	۲۶۴
معجزہ شق القمر	۲۶۶
رسول خدا کے شق الصدر کا قصہ	۲۶۹
کفار قریش کا حضرت سے معجزہ	
طلب کرنا اور ایک پتھر سے عجیب	۲۷۰
غریب درخت کا پیدا ہونا	

مطالب	صفحہ
سورہ حشر کی چند آیات کی تفسیر	۲۷۱
خوف الٰہی سے رونے کی فضیلت	۲۷۲
رباح بن عیسیٰ اور حبشی غلام کی حکایت	۲۷۵
خشیت الٰہی کا بیان	۲۷۶
جنکے چار چیزوں کا سوال نہ ہوگا	״
بندہ خدا کے سامنے کھڑا رہے گا	
امت محمدیہ کے ستر ہزار آدمی بلاحساب	״
جنت میں داخل ہونگے	״
اس امت کی خطاؤں نسیان پر پکڑ نہ ہوگی	۲۷۸
آیۂ یاایھا الذین اٰمنوا اذا نودی	
للصلوٰۃ الخ کی تفسیر	۲۷۹
جمعہ کے روز حضرت پر درود پڑھنے	״
کا ثواب	
آیۂ مذکورہ کا شان نزول	״
جمعہ کے بلا عذر ترک کرنے کی سزا	۲۸۰
اور ادا کرنے کا ثواب	״
فضائل جمعہ	۲۸۱
نیک نیتی کی ایک عمدہ مثال	۲۸۲
مالک بن دینار کے زمانہ کے دو	
آتش پرست بھائیوں کی حکایت	۲۸۳
جمعہ کی دو رکعتیں ستر برس کی عبادت	
سے افضل ہیں	۲۸۶
جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے	
جسمیں ہر دعا قبول ہوتی ہے	״
جمعہ کی ساعات کا بیان	۲۸۷
اسلام میں پہلی بدعت	״

مطالب	صفحہ
آیۂ یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم	۲۸۸
کی تفسیر	״
خوف خدا سے رونے کی فضیلت	״
حضرت زکریا کا وعظ اور جناب یحییٰ	
کے خوف الٰہی کی مثال	۲۸۹
آتش دوزخ کی حرارت و تیزی کا بیان	۲۹۱
منصور بن عمار کی حکایت	۲۹۲
ایک شیخ اور لڑکے کی حکایت	۲۹۳
ایک عابد کا قصہ	۲۹۴
جب الحزن کی تحقیق	״
مالک دوزخ کے ناخنوں کی تعداد	״
دوزخ کے فرشتوں کی بیرحمی اور	
سخت دلی کا ذکر	۲۹۵
گنہگاران امت محمدیہ کے چہرہ کو دوزخ	
نہ جلا سکے گی	״
آیۂ یاایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ	
کی تفسیر	۲۹۶
اُس فور کا بیان جو قیامت کے دن	
مومنوں کو ملے گا	״
کمال توجہ آٹھ چیزوں سے حاصل	
ہوتا ہے	۲۹۷
تائب کی ظاہری علامتیں	״
سکرات موت سے پیشتر تک تائب	
کی توبہ قبول ہوتی ہے	۲۹۸
منافقوں کی توبہ مقبول نہیں ہوتی	״
تائبوں کے فضائل	۲۹۹

مطالب	صفحہ
ایک نہایت نصیحت خیز حکایت	۳۰۰
ایک عجیب نکتہ	۳۰۲
سورہ مدثر کی چند آیتوں کی تفسیر	۳۰۳
خدا تعالے کو امت محمدیہ سے	
خصوصیت کے ساتھ رعایت ہی	۳۰۴
کیفیت شفاعت	〃
ابو یزید بسطامی اور اُنکے بلخی	
مہمان کی حکایت	〃
حرام کمائی سے پیٹ پالنے والے	
جنت میں داخل نہو سکینگے	۳۰۵
نیکبختی کی گیارہ علامتیں ہیں	〃
بدبختی کی چار علامتیں ہیں	۳۰۶
بنی اسرائیل کے ایک عابد	
کی حکایت	〃
قیامت کے روز معصوم بچے	
اپنے والدین کی شفاعت کرینگے	۳۰۸
دوزخیوں کے عذاب کا بیان	۳۰۹
آیۂ ینبأ الانسان یومئذ بما	
قدم واخر کی تفسیر	۳۱۰
میزان اعمال کا ذکر	۳۱۱
داؤد علیہ السلام کی حکایت	۳۱۲
شقاوت کی چار علامتوں کا تفصیلی	
بیان	۳۱۳
زندگی میں ایک درم خیرات کرنا	
مرتے وقت سو درم خرچ	〃
کرنے سے افضل ہے	

مطالب	صفحہ
خدا تعالے قیامت کے روز چار	
شخصوں سے چار جنوں پر انتقام	۳۱۴
قائم کرے گا	
جو شخص بری بات دیکھکر منع نہیں	
کرتا وہ خود اُس برائی میں شریک	۳۱۵
ہوتا ہے	
حکیم ابو القاسم کی ایک حکایت	۳۱۶
ایک اور حکایت	〃
بے ریائی اور طمع کے نتائج	〃
آیۂ قد افلح من تزکی کی تفسیر	۳۱۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر	
چڑھتے وقت تین دفعہ آمین کہنا	۳۱۹
چند آیتوں کی تفسیر	۳۲۰
رمضان کے روزوں کی فضیلت	〃
شب قدر اور لیلۃ العید کی بزرگی	۳۲۱
مومن کے لئے پانچ عیدیں ہیں	〃
ابلیس کا ہر عید کو اپنے لشکر کو جمع	
کرکے آہ وزاری کرنا	۳۲۲
صالح بن عبد اللہ کی ایک پُر اثر	
حکایت	〃
دنیا میں عید مقرر کرنے کی حکمت	۳۲۳
ایک اور عبرت انگیز واقعہ	〃
صدقہ فطر کے وجوب کا بیان	۳۲۴
صدقہ فطر کن کن لوگوں پر واجب ہے	〃
نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا	
ثواب	〃

مطالب	صفحہ
ایک رکوع اور دو سجدے ہر شروع	۳۲۵
ہونے کی وجہ حکمت	
صدقہ فطر ادا کرنے والے کو دس	
چیزیں عنایت ہوتی ہیں	〃
مقدار صدقہ فطر	〃
رمضان کے پورے روزے	
رکھنے والوں کو چھ پیغمبروں کا	۳۲۶
ثواب ملتا ہے	
سورۂ فجر کی چند آیتوں کی تفسیر	〃
عشرہ ذی الحجہ کے روزہ دار کو دس	۳۲۸
چیزیں عطا ہوتی ہیں	
خدا تعالی نے تمام سال میں تین	〃
عشروں کو منتخب کیا ہے	
افضل الایام کی تفسیر	〃
ذی الحجہ کے عشرہ کے ہر دنوں میں	
ایک ایک اولوالعزم پیغمبر کا خاص	۳۲۹
واقعہ	
ذی الحجہ کے آخر اور محرم کے اول	
تاریخ کے دو روز پچاس سال کے	۳۳۱
گناہوں کا کفارہ ہیں	〃
وتر اور شفع کے تفسیر میں علما کے	〃
مختلف اقوال	
سورہ قدر کی تفسیر	۳۳۳
لیلۃ القدر کی کیفیت	۳۳۴
قرآن مجید کی تعظیم کی وجوہ	۳۳۵
شمعون طاری کی حکایت	۳۳۶

مطالب	صفحہ
لیلۃ القدر کی فجر کو جبرئیل ع کی منادی کا ذکر	۳۳۸
سورہ قدر کے شان نزول کی ایک اور روایت	″
شب قدر کو چار شخصوں کے علاوہ سب مسلمان بخشے جاتے ہیں	″
شب قدر میں دو رکعت خاص طور پر پڑھنے کا ثواب	۳۳۹
شب قدر میں چار جھنڈوں کا اترنا اور جانا	۳۴۰
بنی اسرائیل کے ایک عابد کی حکایت	۳۴۱
شب قدر کے وقت میں علماء کا اختلاف	″
شب قدر کے دیکھنے کے بارہ میں	۳۴۲
ابو یزید بسطامی کی حکایت	″
لیلۃ القدر کی دعا	″
روح کی تحقیق	″
شب قدر کی علامت	۳۴۳
سورہ کوثر کی تفسیر اور فضائل	۳۴۴
سورہ کوثر کا شان نزول	۳۴۵
سورۂ کوثر کے شان نزول میں ایک اور روایت	″
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ مطہرہ کا حال	۳۴۶
کوثر کی تحقیق میں مختلف اقوال	″
سورہ کوثر اور ماعون کا وجہ مقابلہ	۳۴۷
قربانی کے جانور خرید کرنے کا ثواب	″
قربانی کرنے کا ثواب	۳۴۸
احمد بن اسحاق کی ایک روایت حکایت	″
قیامت کے روز قربانی کرنے والوں کا اپنی قربانیوں پر سوار ہو کر میدان حشر میں آنا	۳۴۹
قربانی کن لوگوں پر واجب ہے اور کن پر نہیں	۳۵۰
قربانی چار قسم کے جانوروں کی جائز ہے	″
کون سے جانوروں کی قربانی ناجائز ہے	″
قربانی کا وقت	۳۵۱
قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے	″
قربانی کرتے وقت کون سی دعا پڑھے	″
عیدین کی نماز کا وقت اور کیفیت نماز	″
تکبیرات عیدین کا بیان	۳۵۲
سورۂ اخلاص کی تفسیر	″
سورۂ اخلاص کا شان نزول	۳۵۳
فضائل سورہ اخلاص	۳۵۴
جنت کے ایک درخت کا ذکر	۳۵۵
ایک شخص کے مرنے کے بعد کا واقعہ	۳۵۵
معاویہ بن القرہ کے انتقال کا واقعہ	۳۵۶
سراقہ بن مالک کے اسلام لانے کا سبب	″
سورہ اخلاص پر مداومت کرنے والا دین و دنیا کی تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے	۳۵۷
سورہ اخلاص کے ایک دفعہ پڑھنے سے ثلث قرآن کا ثواب ملتا ہے	۳۵۸
سورہ اخلاص کے ثلث قرآن ہونے کی وجہ	″
ایک قرضدار کے جنازہ کی کیفیت	۳۵۹
ایک صالح کے خواب کا واقعہ	″
سورہ اخلاص پڑھنے والوں کی بزرگی	۳۶۰
سورہ اخلاص پڑھنے سے وسعت رزق ہوتی ہے	۳۶۱
خاتمہ کتاب	″

شائقین حسب ذیل کتابین اور نیز جملہ علوم وفنون کی کتابین مطبع مجتبائی دہلی سے طلب فرماوین

آغاز اسلام - مجتبائی اُردو مولفہ مولوی ابومحمد عبداللہ صاحب انصاری ناظم مکتب دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تا آغاز رسالت آغاز دعوت - ہجرت اور کل غزوات کا ذکر خصائل حمیدہ -	۴ر
کلمات جامعہ وفات کا ذکر بہت خوبی سے لکھا ہی اس مختصر مین مجموعی حالات بہت اچھی طرح نمایان ہین ہر طالب بڑی بڑی کتابون مین مشکل سے لمین وہ اس مین بآسانی مل سکتے ہین-	
رحمۃ الرحمن فی ترجمۃ قصیدۃ النعمان یہ وہ قصیدہ مبارک ہی جسکو حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومحامد اور معجزات مین لکھا ہی اگر اصل پوچھتے ہو تو دریا کو کوزہ مین بھرا ہی نثر مین اُسکا ترجمہ لکھکر اُسکا ترجمہ نظم مین لکھا ہی پھر نثر مین اُسکا باقاعدہ اُردو ترجمہ اسکے بعد سہل لغات تحقیق محاورات تشریح مطالب استدلال نصوص واحادیث بحوالہ کتب تفاسیر وصحاح اس خوبی سے کیا ہی کہ دیکھنے والے کو مسرت ہوتی ہی مصرعہ مصرعہ قرآن واحادیث سے ملاکر دکھلایا ہے - یہ مبارک کتاب آجتک کہین نہین چھپی تھی اسی مطبع نے اسکو پہلے پہل خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپکر شائع کیا ہے - شیدایان رسول عربی ملاحظہ فرماوین - مجتبائی	۴ر
گنج گنج الملفوظات خوانگان چشت اہل بہشت مجتبائی - جسمین ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ مسمے بہ انیس الارواح وحضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مسمی بہ دلیل العارفین وحضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ مسمی بہ فوائد السالکین وحضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ مسمی بہ راحۃ القلوب وحضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ مسمی بہ راحۃ المحبین کے ملفوظات نہایت شرح وبسط کے ساتھ بزبان اُردو باہم دیگر مندرج ہین چونکہ دل سے نکلی ہوئی بات دل ہی مین جاکر بیٹھتی ہی	
حق السماع در منع سماع مصنفہ مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی یہ رسالہ دیکھنے کے قابل ہی مطبوعہ مجتبائی	۱ر
دافع المسلمین ترجمہ ردو انیس الواصلین مجتبائی	
رونمای مثنوی یعنی فرح دیباچہ مثنوی مسمی بزبان اُردو منظوم از مولوی محمد اشرف علیصاحب تھانوی مجتبائی	۱ر
اعمال قرآنی حصہ اول از مولانا مولوی محمد اشرف صاحب تھانوی مجتبائی	۲ر
ایضاً حصہ دوم اعمال قرآنی ملقب بہ خواص قرآنی مجتبائی	۲ر
ایضاً حصہ سوم اعمال قرآنی ملقب بہ آثار رحمیانی مع ضمیمہ اسرار اسماے ربانی - مجتبائی	۲ر

سلیقے سے بعد لحاظہ لمفوظات ہذا انکی باطنی کشش اور حقیقی جذب دل کے متعلق آپ خود بول اُٹھین گے کہ دل من دانم ودانم ودانم دل من معہ مختصر حالات ونقشہ مزارات حضرات خواجگان یہ مجموعہ جدید قابل دید ہی حصہ دوم جسمین لمفوظات حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ مسمی بہ اسرار الاولیا وترجمہ لمفوظات حضرت سلطان جی صاحب علیہ الرحمۃ مسمی بہ فوائد الفواد مندرج ہی اسکی خوبیان شائقین مطالعہ سے معلوم کرینگے قیمت کامل ہر دو حصہ کاغذ سفید وعنائی قیمت

ایضاً کاغذ عنائی مصری

ایضاً کاغذ ولایتی

تحفۃ الصوفیہ لواعج حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح بزبان عربی مع ترجمہ اُردو زیر متن وترجمہ آداب الشیخ از شیخ شہاب الدین سہروردی رح مطبوعہ مجتبائی

جہاد اکبر از حاجی امداد اللہ رح مطبوعہ مجتبائی

حکایات الصالحین اُردو مجتبائی یہ بڑی عمدہ کتاب ہے اسمین اولیاء اللہ کے حالات اور عجیب وغریب حکایات اور نقلیں صالحین کی مرقوم ہین مؤلف مرحوم نے زیادتی لطف کے لئے بعض جگہ مولانا روم کے اشعار اور کثرت ذوق شوق کیلئے بعض فوائد بھی درج کئے ہین جو ناظرین کو کمال روحانی لذت بخشتے ہین-

کہف الثقلین یعنے خلاصہ حصن حصین مع ترجمہ اردو باحوالہ مجتبائی از مولوی شاہ محمد مسعود صاحب نقشبندی مجددی احمدی		دیگر ادعیہ اور عربی کے منتخبہ مختصر جملوں کے ترجمہ کرنے مین کافی مدد ہوسکتی ہے۔ (۲) حاشیہ پر نہایت مفید	وتحفات تحریرات استخراج موکلات اور اسماء عظام کا حاوی ہے ۹/ ۱۲/
ایضاً مجلد چرمی نفیس	۱/ ۸/	وبسبب مطالب حدیث وتفسیر کی معتبر ومشہور کتابون کے علاوہ مایحتاج الیہ	ایضاً حصہ سوم مبین جو تہا اور پانچواں حصہ ہے ۱۴/
خواتیم سبعہ من الآیات القرآنیہ مجتبائی بارہ مہینے کے بارہ خطبے تمام قرآن مجید کی آیتون سے مرتب کئے گئے ہین	۱/	جیوۃ الحیوان۔ مطالع المسرات۔ المؤنق الطیب فی فضائل الحبیب۔ صلوات ناصری۔ فارسی۔ نسیم الریاض۔ مزیح الحسنات۔ ناصر الحسنین۔ مواہب لدنیہ۔ زرقانی۔ فتوحات الٰہیہ وغیرہ وغیرہ سے منتخب کرکے عام فہم اردو مین لکھے گئے ہین جن سے ہر ہر دعا اور ہر ورد کا مطلب اور شان نزول نہایت وضاحت وتفصیل سے ساتھ ساتھ ذہن نشین ہوتا جاتا ہے	۱۴/
دلائل الخیرات۔ کوئی تین سال بلکہ اس سے کم ہی کا عرصہ ہوتا ہی کہ اسی مطبع سے اشرفی فی غلطی دلائل خیرات کی تغلیط کے۔ طابن ایک دلائل الخیرات نہایت خوشنما اور اکثر صرت مین نکلی تھی جو عام مقبولیت کے ساتھ لوگون مین رائج ہوئی ہے اور بیحد قدردانی وشائقین نے توقع سے بڑھکر قدر کی اور بہت سی جلدین ہاتھون ہاتھ خریدکین۔ چونکہ عام طابن اور عام طبائع کے اندازہ کرنیکا بہت کچھ موقع مل چکا تھا اس لیے اب دوبارہ مطبع سے ایک اور دلائل الخیرات چھاپنی شروع کی۔ اسمین شبہ نہین کہ اسکی بھی تغلیط وہی ہے جو اسکی تھی۔ خط وہی ہے جو اسکا تھا۔ چھاپہ وہی ہے جو اسکا تھا لیکن اسکے ساتھ ہی چند باتین ایسی زیادہ کی گئی ہین جن کی وجہ سے یہ اس سے بالکل جدا اور ممتاز ہے (۱) بجاے حاشیہ کے ترجمہ مبین السطور مین لیلیا گیا ہی اور اس خوبصورتی سے بنایا گیا ہی کہ ہر لفظ کا ترجمہ اسی کے نیچے جو ہے جس سے تلاوت کرنے والون کو	۱۲/ ۱۴/
		(۳) صحت مین اہتمام بلیغ کیا گیا ہی (۴) چونکہ اس زمانہ مین مولانا سید علی حمیری مدنی قدس سرہ کی روایت تمام عربستان مین معمولاً اور حرمین محترمین مین خصوصاً رائج ہے لہذا اسی روایت کے مطابق یہ دلائل الخیرات چھاپی گئی ہے۔ قیمت	
		جواہر خمسہ اردو۔ مجتبائی حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری کا فارسی اصلی جواہر خمسہ کا یہ ترجمہ اردو زبان مین عام فہم صحیح طور پر ہوا ہی مرزا محمد بیگ صاحب سلمہٗ نے کیا ہی تین حصون مین منقسم ہے پہلے حصہ مین دو جوہر دوسرے مین ایک تیسرے مین تتمہ دو جوہر ہین پہلا حصہ جہاد ونکاح کے متعلق ہی۔ جسمین اکثر اعمال اور ادعیہ سنت نبوی کے موافق ہین	۶ ۱۲/
		ایضاً حصہ دوم تیسرا جوہر جو تمامی	۱۲/

کشکول شریف محتوی بر اذکار واشغال فارسی۔ مجتبائی از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی	۱۲/
ایضاً معہ ترجمہ اردو	۱۴/
صفات الاولیا فارسی مجتبائی	۲/
ضیاء القلوب فارسی از حاجی امداد اللہ مرحوم۔ مطبوعہ مجتبائی	۱۲/
رموز العارفین نظم مطبوعہ مجتبائی	۲/

اعلان

چونکہ اس کتاب درۃ الناصحین
کا ترجمہ بامحاورہ
سلیس اُردو زبان مین عام
فہم کیا گیا ہے اور اس کا نام تحفۃ الواعظین
رکھا گیا ہے اور مع متن و ترجمہ اس کو طبع کیا ہی
لہذا جملہ حقوق کاپی رائٹ اس کتاب کے بذریعہ
رجسٹری باضابطہ محفوظ کئے گئے ہین۔
کوئی صاحب اسکے طبع کا مجاز نہین۔

الراقم

محمد عبدالاحد
عفی عنہ پروپرائٹر
مطبع مجتبائی
دہلی